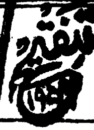
دیباچہ تذکرۃ الاولیا



حسین صاحب اطہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ای آنکہ بنامت آشنا شد — ازتذکرہ اش تو اولیا شد
گم کرکے سبھی جو تجھکو پایا — تو وہ ہی کہ ہو گیا اُسیکا
تلوین سے کیا جسے تو شاغل — ابدال مین ہو گیا وہ داخل
ہی جسکو تری کشش وہ مجذوب — طالب ہے وہ جسکا تو ہی مطلوب
مہدی ہی وہ جسکو تو بلاوے — وہ ضال ہی جسکو تو چلاوے
بسا کون اپنے بس مین ہی کون — ہی تجھسے یہہ کون اور وہ کون
تیری ذات وصفات ہی پاک — تو نور ہی نور ہی سبھی خاک
تو ایک کو طور تک بلایا — اور ایک کو دور تک بلایا

قطعہ

وان ہاتھ مین داغ یان حجر کی — دست الوزین کلمہ خوانی
ہی وان بزم وعصا وپیغام — یان رزم وتیغ وحکم رانی
لیجا دارالسلام مین یان — امت کی کرے ہی میہمانی
ہی ذرہ کہ جو مراد اسکو — خور سے اتنی مراد اسکو

مناجات بدرگاہ خالق الارض والسموات

یارب دیوانگی دے مجھکو — سب سے بیگانگی دے مجھکو
داغون سے جگر ہو رنگ گلشن — ہو سینہ بھڑک کے مثل گلخن
آنکھون مین نگاہ آئینہ دے — عین حیرت ہر آئینہ دے
رکھہ مجھکو سدا تری رضا مین — اور راہ ولائے مصطفےٰ مین
اللہ کے بعد سب سے افضل — ہی احمد پاک شاہ مرسل
اگلے جو پیمبر زمان تھے — انکے موکب کے چاوشان تھے
چوسٹ الف انکے معجزے ہین — ارباب سیر رقم کئے ہین
[illegible] افلاک پر کدا یا — طفلی مین چاند اُسے کھلایا
اول سے ہی آخر انکا فاضل — ہہ آن بآن انکو حاصل
کہتا کہ جن و بشر پڑہے ہین — کلمہ انکا حجر پڑہے ہین
ای دل [illegible] درود پڑہنا — تعداد کے دایرے سے بڑہنا
[illegible] لب [illegible] ہین — سب انکے نعت کے لئے ہین

ہی جو کہ تری ولا کا مارا — اپنا اُسے تو ولی بنایا
جسکی فریاد کو تو پہنچا — وہ منصب غوثیت کو پہنچا
وحدت ہی تری مدار جسکا — تو قطب زمان اُسے بنایا
جو تیری طناب غم مین آیا — اوتاد کے مرتبے کو پایا
سب دلکو دو انگلیون مین رکھے — چاہے جسکو جدہر تو پھیرے
یہہ سب ہی فنا تو ہی بقا ہی — بندے ترے سب ہین تو خدا ہی
کسکو تو دیا دثار صفوت — بخشا تو کسے شعار خلعت
جسقدر کہ جسکو حوصلہ ہی — اتنا سرکار سے صلہ ہی
ہی یان متی اون و مازاغ — اور وان ارنی ولن ترانی
وان طور یہ دیدیان فلک پر — ہی وہ ارضی یہہ آسمانی
وان بول رہے ہین نفسی نفسی — باحال نزار و ناتوانی
فکر ہر کس بہمت اوست — اطہر تو چہ ایں سخن ندانی
ذرہ مربوب سو ربکا ہی — ہر چند مقام دور کا ہے
یارب مرے دل کی مدعا دے — وہ درد ہی جسکی تو دوا دے
تخت وحشت کا دے مجھے راج — اور داغ جنون کا سر پہ کہ تاج
صحرا صحرا دے مجھکو وحشت — دریا دریا دے جوش الفت
عشاق کی جستجو دے مجھکو — دیوانون کی آہو دے مجھکو

نعت سید کاینات مفخر موجودات علیہ افضل الصلوۃ والتسلیمات

حق اسکو نور سے بنایا — آنکھون سے دیکھنے بلایا
ہی چاکر برق سیر کسکو — دیکھا افق مبین جسکو
معطی ہی خدا ہین آپ قاسم — مخدوم ہین وے سب انکے خادم
در دریاے آن ولایت — کہتے جسے افضل النبوت
امین جائے بلند پر چڑہے ہین — جبرئیل جہتے ہین وہ بڑہے ہین
فرض انپہ ہمیشہ درود پڑہنا — یکبار گر فرود پڑہنا
خاصان خدا سبھی پڑہے ہین — بعد قرآن یہی پڑہے ہین
معدومہ ازل ابد سرا یش — ملک ملک است جنش ستایش

نازل ہو خدا کی ابر رحمت
ہر دم ہر لحظہ تا قیامت

بو بکر ہین اُن سبھون مین افضل
ہین خیر بشر وہ بعد مرسل

لنگ باندھ کے بوریے کی آخر
گھر مین بیٹھے سبے وہ فاخر

اُنسے ہو کر ظہور دین کا
چمکا ہی جہان مین نور دین کا

آئینہ حیا سے اُنکے حیران
ہی ذات سے اُنکے کامل ایمان

بستر پہ نبی کے ہی وہ سویا
معذور نہ تھا یہ پھر کسی کا

سلطان الاولیا و اوتاد
قطب الاقطاب شاہ بغداد

زندہ ہوا دین احمد اُن سے
لی زیب آئین احمد اُنسے

شیخیکہ در وفاست اشیاخ
او اصل طریق و طرق کل شاخ

محبوب الٰہ نام غوث است
درگاہ خدا مقام غوث است

گردید سر رقاب عالم
آن سر کہ بزیر گام غوث است

خورشید کہ آفتاب شد نام
او ساغری از مدام غوث است

ہر چند نگوسے دور آخر
تا حال بدور جام غوث است

فریاد رسی دگر چہ داند
اطہر کہ بدل غلام غوث است

چل خامہ ادب سے سر جھکا کر
وصف قطب زمان ما کر

ابن در علم ابو المعانی
اسرار حقیق و خضر ثانی

لولوئے منیر عقد اقطاب
مطلوب تمام طلب طلاب

ماوای ودیعت الٰہی۔
مرآت مصور کما ہی

زاوندہ لش چہ می برآید
از ریزش روح می درآید

مستودع شاہد لعمرک
ملفوظ ولی اولیا تمسک

سید عبد اللطیف نامی
محی الدین عرف آن گرامی

شیخان زمان مرید اُن کے
ہین سالک رہ مرید اُن کے

شاگرد ہین انکے شہر استاد
ہر ایک رشید اہل ارشاد

دیتے تھے وہ تذکرے کو زینت
لکھتے تھے ادب سے نام حضرت

اطہر کیسے نصیب تیرے
جو دور پڑا قدم سے اُنکے

دایر تا آفتاب گردد
سایر تا ماہتاب گردد

مدح جناب مترجم مد اللہ ظلہ الاکرم

ہادی مرا و استاد میرے
ہم واجب الاقتدا و میرے

صاحب دل و مولوی نامی
عبد الحی صاحب گرامی

آل و احباب پر ہو اُن کے
یاران و صحاب پر ہو اُن کے

پہلے ایمان نبی پہ لایا
مال انکی ولا مین سب لٹایا

بعد اُنکے جو حضرت عمر ہین
اتنک نزد شہ بشر ہین

بعد انکے جو ہین جناب عثمان
اک رکعت مین تھے پڑھتے قرآن

چوتھے ہین علی ولی یزدان
یعسوب جنود اہل ایمان

مدح سلطان الاولیا غوث الاعظم قدس اللہ سرہ الاکرم

سیار مسیر پاک رفرف
از بارگہش ملک مشرف

جو خرق اُنسے ظہور مین آئے
وہ بعد نبی کوی نہ دکھلائے

غزل

یکران روح رام غوث است
تا عرش برین خرام غوث است

مرقات بلند آسمان ہا
معراج عروج بام غوث است

در حجرہ خاص قادریہ
بنگر کہ چہ فیض عام غوث است

تا میکہ بود سرای رضوان
آن واجب احترام غوث است

مدح مولانا و مرشدنا حضرت مولوی حافظ حاجی سیدنا محی الدین

مصباح طارم لدنی
سباح قلزم لدنی

فیاض زمان ولی کامل
سلطان قلم و فضایل

کشاف رموز علم عرفان
حلال عقود بستہ کاران

عمان تقدس و تجرد
قاموس تقرب و تفرد

قندیل منیر طاق تلوین
روشن ساز رواق تمکین

ایوان ہدا کے زینت زین
قرطین کے خاص قرۃ العین

ہی قرب نوافل انکا خلوت
اور قرب فرایض انکا جلوت

ہین اُنکے مرید پیر عالم
خورشید صفت شہیر عالم

شیخ دوران فرید عطار
ہوتے نہ رہ عدم کے سیار

میکرد چو خضر احترامش
می یافت جرعۂ ز جامش

جسکا ہاتھ اس قدم کو پہنچا
وہ اپنے دم قدم کو پہنچا

در دور رہی ہدایتش باد
ہر دم ز دم ہدایتش باد

مولا مرے قبلہ گاہ میرے
ملجا مرے دین پناہ مرے

صاحب مرے مطاع میرے
محسن میرے متاع میرے

ملہم تبیان سروش تذکیر
جادو تقریر و سحر تحریر

در دست چنانکہ دست بالا / انگشت نما دستِ موسیٰ
ہی صبر و سکون تحمل انکا / میر سامان توکل انکا
مصداق علیہ فنِ تصنیف / تالیف کرے ہی انسے تالیف
تائیدِ غیب ہو رہی ہے / ریزش لاریب ہو رہی ہے

غزل

درا ژدو خبر خبر کہ اینست / واعظ نی سحر گر کہ اینست
طیار بذروۂ معانی / شہباز تیز پر کہ اینست
ازغیب بجلوہ حسن معنی است / پیش صاحب نظر کہ اینست
ازوست مدہ حضورش اطہر
امر معروف و نہی منکر / فرموے یہہ دو سوا نہ دیگر
رکھتا نہین غیر حق سے کچھ آس / جاتا نہین مالدار کے پاس

حکایت

اعلام شہیر طوس سے تھا / نیشاپور اسکا تھا ٹھکانا
رخصت ہر چند اسنے چاہی / لاکن پروانگی نہ پائی
سنکر یہہ سخن وہ شاہ والا / رستے مین کھڑا اتارا تکتا
آداب سلام کے بجا لا / بولا مشتاق ہون تمہارا
فرماکے یہہ منہہ پھرا لیا وہ / دیوار کو دیکھنے لگا وہ
کرنے لگا عرض ای خداوند / تجھکو نہین مثل اور مانند
مجھ سے ہی خصومت اسکی للہِ / ہی مجھ کو محبت اسکی للہِ
یون ہاتف غیب نے ندا دی / مقبول ہی تو نے جو دعا کی
دنیا دارون کے پاس جانا / ہرگز نہین اہلِ دین کا بانا
دیکھے نہ سر مژہ برابر / آوے کبھو عجب سے تا نگر
مروی ہی کہ اسمعیل سامان / سلطان قلمرو خراسان
رخصت جو ہوا تو ساتھ اُسکے / تا ہفت قدم چلا ادب سے
ارشاد ہوا کہ آج تو نے / میری امت کے عالمون سے
رخصت وہ ہوا تو ساتھ اُسکے / تا ہفت قدم گیا، تو چل کے
بخشیگا خالقِ سمٰوات / اصلاب مین تیرے پادشاہ سات
کرنی تھا علام دین کی توقیر / لینی ہی باعثِ خلد جاگیر
منظور زبانِ فارسی ہے / جون صورت صاف آرسی ہے
ہندی کا ہی آج روز بازار / دکان دکان اسیکی تکرار

مست سرجوش لاابالی / ازدوست پر و ز غیر خالی
محسودِ معاصرین قشری / مغبوطِ مقررِ معانی
یہہ سب یکسو اِدھر تو آؤ / قرآن پڑھتے ہین سنکے جاؤ
جو محفلِ وعظ مین ہی داخل / دعوے پہ مرے گواہ عادل
ازچہرۂ او کہ مصحفی ہست / فال طغرا نگر کہ اینست
در علم کلام لاجوابے / علامۂ مشتہر کہ اینست
ہمچشم او استاد اول / در علم نظر نگر کہ اینست
جبر فرّخ سیر کہ اینست

حق جو آوے تو حق ہی بولے / منہ لیک سوال مین کھولے
چون بر رخ او در کشادند / در بار کسی نہ بار دادند
کہتے ہین کہ فاضلِ مفخم / علامۂ دین محمد اسلم
ملنے کے لئے شہ خراسان / دروازے پہ اسکے آہ ذیشان
لوگون نے کہا کہ جمعہ کے روز / آتا مسجد کو وہ دل افروز
آئی اسلم کی جب سواری / گھوڑے سے اتر وہ شاہ عالی
یہہ سنکے وہ اہل فضل دیندار / بولا مجھے تجھ سے کیا سروکار
ہو کر غمگین وہ شاہ خوشخو / رکھ کر سجدے مین اپنے سر کو
شاہنشہ دو جہان توئی ہی / دانائے مرام جان توئی ہی
یہہ بغض و ولا تیرے لئے ہین / تو بخش گناہ جو مرے ہین
یہہ سچ ہی کہ عالمان دیندار / رہتے اہلِ دول سے بیزار
ایسا ہی وہ واعظ سخنور / عبدالحی صاحب معز
کرنی لازم ہی انکی تکریم / ہی اجرِ عظیم جنکی تعظیم
عالم کوئی اُسکے پاس آیا / اُٹھا آپ اور اُسے بٹھایا
دیکھا رویا مین اُس ہی شب کو / سلطانِ رسل شہِ عرب کو
آیا تیرے پاس جب تو اسکو / اکرام کیا بہت خوشی ہو
ہو دل سے خوشی کیا دعا مین / تیرے لئے حق سے التجا مین
فی الجملہ مراد اپنی وہ پاے / ہاتھ اسکے قدم تلک جو پہنچاے
صوفیِ زمان عزیز یکتا / جو تذکرہ اولیا کا لکھا
اسوقت مین فارسی کہان ہے / منہہ دیکھین وہ آرسی کہان ہے
اسوا ہے واعظِ سخن گو / ہندی مین کیا ہی نظم اسکو

تفہیم سخن ہی اسکو منظور — ورنہ فن شعر اس سے کیا دور

غزل

ہین اہل صلاح جنکے مصحوب — وہ حزب اللہ مال ہی یہہ
فکر شعر اور وعظ ہی اور — دور از وہم و خیال ہی یہہ
دکان عطار کی کھلی ہے — بوئے جنت گلی گلی ہے
الفاظ کے لخلخے دھرے ہین — بوے معنی سے جو بھرے ہین
قرطاس پہ حرف جو لکھا ہی — کافور مین مشک تیرتا ہی
اس بزم مین جلوہ گر ہین اقطاب — قربان جنپر ہین مہر و مہتاب
بنگر کہ ترا رہ بہ کیس است — آئینۂ طلعت اویس است
ذکر خواجہ حسن کہ بصری است — بر خوان نعم کہ ہمچو مصری است
باتین ذو النون کے سنکے جاؤ — مصری سے نبات لب پہ لاؤ
دیکھو شہ بلخ ابن ادہم — چھوڑا رہ حق مین فیل و ادہم
گلگشت باغ داد کر لو — دل سید طایفہ سے بھر لو
منصور ہزدار پر چڑھے ہین — معراج وقار پر کھڑے ہین
اسمین ذکر غدایگان ہے — وہ معنت کہ گنج شایگان ہے
دیکھے جسے آدمی ملک ہو — [illegible] تا فلک ہو
 — آنکھین کھل جائین اسکو دیکھین
بسمل کی تڑپ مین جو مزہ ہے — یان بسملہ کا مطالعہ ہے
ہو سنگ مجاعت اسکا لقمہ — ہو جیب مین خار جاے تکمہ
مٹی مین سلے تو آبرو پاے — سر جادۂ بوتراب ٹھہراے
اس بحر کا جو کہ آشنا ہی — دامن گوہر سے بھر لیا ہی
مہمان خانہ ہی اور صلا ہی — الوان نعم ہی مرحبا ہے
بزم روشن دلان کہ جسمین — خورشید بمنزل سہا ہے
گو ارض پہ ہی دم اعالی — عیسی نفسون کا یہہ سما ہے
جس پر مرتے ہین خضر و الیاس — یہہ وہ سرچشمۂ بقا ہی
ان راہبرون کے چل بتے پر — بس دیکھکے رنگ بس لیا ہی
سایر وہ کون تھے الی اللہ — تو کون جو [illegible] رہ بنا ہی

لکھنے مین شعر کے گر آوے — ہی کون جو [illegible]
وہ وعظ بے مثال ہی یہہ — [illegible] وعظ کے ہی جادو کا ہیکو قیل و قال ہی
تطبیق و توافق سخن مین — استاد فن و کمال ہی یہہ
یا روکیسی کتاب ہی یہہ — مردان خدا مآب ہی یہہ
دستبوی ید جنان ہی — راحت بخش مشام جان ہی
ہی چو طرف اسمین فرش صندل — ہر سمت مثلثون کے ہین تل
مجلس ہی کتاب کا ہیکو ہی — ساقی ہی جام ہی سبو ہے
شمع بزم شفیع محشر — بیٹھے ہین یہان امام جعفر
ملبوس خود ش رسول حق داد — فرمود بسی بہ نیکیش یاد
دودہ اسکو پلا یا ام سلمہ — طفلی مین کھلا یا ام سلمہ
بوکرخ سے لو شنیدنی ہی — یہ وہ معروف دیدنی ہی
مالک سے صدا یہہ ہو رہی ہے — کشتی دینار سے بھری ہی
شیر غابات نکتہ دانی — حاضر ہی یہان جناب شبلی
محبوب جہان حبیب عجمی — موجود ہی یان لبیب عجمی
اللہ کے دوستون کی حالات — اور انکے لطایف و مقالات
مانند شمع دل نکل جاے — نفس سرکش کا رخت جل جاے
اپنے کو بجھائین اسکو دیکھین
دنیا کی ہوا سے ہو یون دور — مردار کی باس سے ہو جون دور
ٹھوکر پہ کرے سپاس نعلین — اس رہ مین قدم کرے سر و عین
ہمدست کمین جو خشک نان ہو — شکر باری مین تر زبان ہو

غزل

اس بزم مین بار عام ہی آج — ساقی بر منصب جبا ہے
موسی نظرون کی ہی یہہ وادی — نخل ایمن یہان گیا ہے
انکا مشہد ہی یہہ کہ جنکو — پرتاب نظر ہی خون بہا ہے
کیونکر نہ کھلین گرہ دلون کے — مضمون سب اسمین کشف کا ہی
دل صاف عمل سے کرخدمند — آئینہ مین جوہر آگیا ہے
آیا ہی مشتری کہان سے — بسطامی تاج بیچتا ہے

مذکور ہی جنکا قدسیان مین — اطہر یہہ انکا تذکرہ ہی

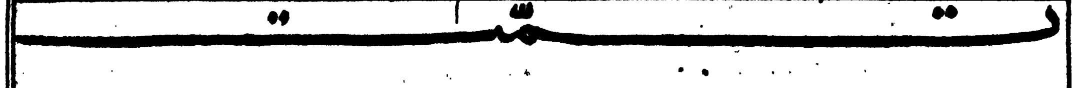
شیشہ وہ گلاب ناب کا تھا — محتاج اس آفتاب کا تھا
گردید گلاب آفتابی — بوشد بہ شتاب آفتابی

مشک اذفر اگرچہ تما وہ
تما صورت شیشۂ سکندر
یا بود زرے زنگان رسید
یارب بہ یگانگی ذاتت

سارا عنبر اگرچہ تما وہ
پر جرم ہے روشن اسکے جوہر
دیدہ نہ کسی چنو شنیدہ
یارب بہ تقدس صفاتت
تا دور زمان است باقیش وار

از دست کسی چو عطر سا شد
واعظ گر چو رجب عطا شد
در ہند کسی چنانش با بود
اللہ بجا احمد
در بزم رشاد کا قیش وار

نکہت دہ مغز و جان فزا شد
چو آئینہ بدن نما شد
رشک رمغز بیش بہ نمود
ہست آنکہ بہر دو الف اعصم



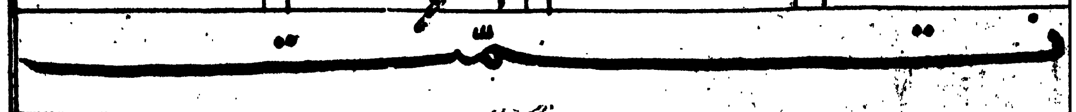
تاریخ اختتام فرخ فرجام ترجمۂ کتاب مستطاب تذکرۃ الاولیا نوکریز خامۂ صاحبزادۂ والامراتب جناب مولوی عبد القادر علیصاحب المتخلص صوفی

انّ ہذا الکتاب خیر کتاب
وہو للقلوب تصفیۃ
ہم ارباب خرق العادات
فیہ اعمال اولیاء اللہ
کیف ما کانوا یعبدون اللہ
عملوا بالسنۃ واخذوہا
انہم کیف کانوا ارتاضوا
انہم کیف ماتوا قبل الموت
ربہم کیف کانوا یخشون
الکتاب ہو لہم التأثیر
مرآۃ قلبہ لتجلی
کل اہل الطریق یمثلہ
من لہ الفضل والعلی فی الدین
کم لہ من عجائب التألیف
ابدا الشمس فیضہ لاحت

لجمیع الکتاب لب لباب
وہو للنفوس تزکیۃ
صاحبوا الحال والمقامات
فیہ اقوال اولیاء اللہ
کیف ما کانوا یذکرون اللہ
بالتواجید کیف عضدوہا
فی ترک النفوس یجتہدون
ثم نالوا الحیوۃ بعد الفوت
برضی اللہ کیف یرضون
این التأثیر بل ہو التسخیر
سقطت عنہ شہوۃ الدنیا
جمع اہل السلوک یعلمہ
صاحب الفیض والہدی فی الدین
کم لہ من غرائب التصنیف
السماء والنجوم ما دامت
رمت عام اختتام مترجم

جمع الخیر واحتوی البرکات
ہو للاولیاء تبصرۃ
جاؤا بالکشف والکرامات
فیہ حالات اولیاء اللہ
کیف صدء القلوب یجلون
اثروا فی السلوک ای سبل
کیف ساروا وجاہدوا فی اللہ
صرفوا العمر کیف فی الخیرات
مثلہا الکتاب یحوونہ
حرف منہ فی الذی اثر
کم من الاولیاء قد سبقوا
کان فی الفرس قد ترجمہ
صاحب الوعظ صاحب التأثیر
سید المولوی عبد الحی
اذا اتم الکتاب ترجمۃ
تم بالخیر ملہم الہم
۱۲۸۴

واحاط الفیوض والحسنات
ہو للاولیاء تذکرۃ
بالشہود وبالولایات
وریاضات اولیاء اللہ
کیف ما نفسہم یزکون
فازوا بالقرب فی رحبۃ التکمیل
کیف بعد الفنا بقوا باللہ
واقاموا اللیالی فی الطاعات
کم من السر قد اتی فیہ
شہوۃ النفس عنہ تکسر
استناروا بہ وقد فازوا
کلا الی السماط نظمہ
ہل لہ الوعظ ام لہ التسخیر
دافع الشر والہوی والغی
ومع الخیر بالخاتمۃ



فہرست کتاب مستطاب تذکرۃ الاولیا

الحمد للہ والمنہ از حسن اتفاق است کہ اختتام ترجمہ این کتاب فیض نصاب بروز جمعہ عرفہ ذیحجہ سنہ ۱۲۸ ہجریہ بجلوہ ظہور رسیدہ بود اکنون حسن
الضرام تشیخ طبع وی ہم بروز عرفہ ذیحجہ سنہ ۱۲۸۶ ہجریہ بوقوع آمدہ

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک و سلم

باہتمام سید زین العابدین مہتمم مخزن الاخبار مدراس طبع شد

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

الحمد للہ یہہ کتاب مستطاب گہربار فیضدار تالیف کئی ہوی زبدۂ
عارفان کبار معدن حقایق و اسرار حضرت شیخ
فرید الدین عطار قدس سرہٗ کی جو مسمّٰی

تذکرۃ الاولیا

جو زبان فارسی مین منشور اور نہایت معتبر اور مشہور ہے بعضی طالبان
و سالکان راہ ہدا کے خواہش پر تابع کتاب و سنت جامع شریعت و طریقت
جناب مولانا مولوی عبد الحی صاحب واعظ قادری النقشبندی سلیس ہندی مین منظوم کرکے

یہہ عاصی سید منشی زین العابدین نے واسطے نفع خاص و عام کے لیے مطبع مظہر الاخبار میں مطبوع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد کیونکر تیری ہم سے ہو یا رب
انبیا اولیا ہین عاجز جب

خاک سے تو بنایا آدم کو
اور ہجدہ ہزار عالم کو

کیا آدم کو اشرفِ عالم
اور عالم کو تابعِ آدم

نوعِ انسان کو ارجمند کیا
اور درجے اُسے بلند دیا

تو کسیکو کیا ابو الارواح
ابو الاجساد ہی کسی بہ فلاح

سب سے اوّل بنا کسی کا نور
پا آخر مین سب کے اُسکو ظہور

اور صفوتِ کسی کو کرکے عطا
ہے زمین پر اُسے خلیفہ کیا

علم اسما کا اُسین کرکے نمود
ہے ملایک کا کردیا مسجود

عین طوفان مین دی کسیکو نجات
لایا اعدا پہ اُسکے غرق کی گھات

اور اپنی کسی کو دی خلّت
کہا اُسکو حنیف باعزت

کر تجلی کسی پہ با اکرام
طور پر تو کیا ہی اُس سے کلام

کون گھڑی مین کسی کا حمل بنا
کیا بے پدر تو نے اُسے پیدا

اور اُسے مہد مین کیا گویا
کہ کہا ہے وہ اِنّی عبدُ اللّٰہ

لے گیا چرخ پر اُسے زندہ
لاویگا پھر زمین پہ آیندہ

اور کسی کو کیا تو اپنا حبیب
یہہ نہ رتبہ ہوا کسیکو نصیب

لامکان تک مکان سے بالخیر
طرفۃ العین مین جسے دی سیر

کی عطا اسکو قربتِ قوسین
کیا برزخ اُسے دو بحر کے بین

جون سفر اسکو تو وطن مین دیا
جیسی خلوت بھی انجمن مین دیا

اور اُسے سیرِ انفس و آفاق
اور فضاے تقیّد و اطلاق

اور فنا و بقا عروج و نزول
جون بوجہ اتم کیا مبذول

اور مقام و مناصبِ والا
اور نعیم و مدارج والا

جو کرم سے عنایت اُسکو کیا
نہین ایسے تعین کسیکو دیا

دے اُسے ختمیت کی تاج بسر
اور شفاعت کی دی اُسے توقیر

کیا اُمت کو اُسکے خیرِ اُمم
سب اُمم مین اُنھین کیا اکرم

جسکی تعریف کی تو در قرآن
جنکو بخشی تو خلعتِ رضوان

جن کے حق مین بعزت و توقیر
کی ہے نازل تو آیۂ تطہیر

چار یاران خصوص حضرت کے
چار ارکان شرع و ملت کے

چار و میر و امام بستر و جہار
چار نے اپنے زمان کے قطب مدار

پہلے بو بکر باغِ صدق کا گل
افضل الخلق ہے جو بعدِ رسل

اور عمر جسکے حق مین آئی خبر
ینطق الحق علی لسانِ عمر

اور عثمان جامع القرآن
جسکا مبغض ہے مبغضِ رحمان

اسد اللہ ابن عمِ رسول
زوجِ خیر النسا جنابِ بتول

اور سبطین مصطفی حسنین
ہے شہادت کو جنسے زینت و زین

اور دوسرے صحابۂ اخیار
اور سب اہلِ بیت کے ابرار

ہوئے ایسے معین جلیل الذات
بسکہ رشک ملک ہین جنکی ذات

اور یہہ اُمت مین بعد انکے یقین
ایسے پیدا ہوے اکابرِ دین

انہین ایسے ہوے بہت علما
ایسے اقطاب و اولیا عرفا

کہ ہدایت مین جنکی ہے تمثیل
با ہمہ انبیاے اسرائیل

مصطفی کی جنھین نیابت ہے
انبیا کی جنھین وراثت ہے

کوئی تو مظہر جلال ہوا
اور کوئی مظہر جمال ہوا

پیروی مین عروج کے ہین ہم
انبیا کے قدم پہ جنکا قدم

کہ قدم پر ہے کوئی آدم کے
کوئی قدم پر ہے نوح اقدم کے

اور براہیم کے قدم پہ کوئی / او داؤد کے قدم پر بھی
اور قدم پر ہے کوئی موسیٰ کے / اور قدم پر ہے کوئی عیسیٰ کے

اور جو ہے سو ہین انبیائے کرام / ہین قدم پر قدم انہون کے تمام
کوئی ایسا ہے انہین با اکرام / کہ قدم پر ہے مصطفیٰ کے مدام

جیسے سلطان اولیائے زمان / قطب اقطاب و غوث عالیشان
اور ہے صدیقیت مین جسکا قدم / اور محبوبیت مین ہے وہ علم

جسکا ہر نائب گرامی شان / مقتدا عصر کا ہے شیخ زمان
خاص اس عصر مین ہے شیخ مرا / حامیٔ دین و قدوۂ عرفا

مظہر سیرت حسین و حسن / رازدان علوم سر و علن
جسکے اجداد سب ہین عز و العلا / صاحب حال و قال بحر کمال

بو الحسن جسکا شیخ و والد ہے / محی دین جس کا جد امجد ہے
خود ہے وہ جامع فیوض کمال / اور درخشان ہے جس سے نور جمال

جو نکالی ہے اسکو عرفان مین / اور تحقیق شہود و وجدان مین
جوہری ہے بڑا حقایق کا / اور نقاد ہے دقایق کا

جو علامات ہین ولایت کے / اور جو آثار ہین سیادت کے
ذات سے جسکے جلوہ گر ہین سدا / اسکی صحبت دلاوے یاد خدا

نیک انصاف کی نظر سے ضرور / اور تعصب کا زنگ دل سے ہو دور
کہ تعصب تھا جنکو آہ بدل / انبیا کے وے کب ہوے قایل

یا الٰہی اسے سلامت رکھہ / دیر گاہ اسکو باہدایت رکھہ
یا الٰہی جو دوست ہین تیرے / ساتھہ انکے ہمین محبت دے

جو ہوے تیرے خاصگان خیار / اور جو ہو وین تا بروز شمار
رکھہ مؤدب تو انسے ہمکو تمام / ہمکو رکھہ پیروی مین انکے مدام

سبب تعظیم این کتاب مستطاب واجب التعظیم از مترجم اثیم عفا اللہ عنہ

ہر مسلمان پر یہہ واجب ہے / جو رضائے خدا کا طالب ہے
کہ سدا روز و شب وہ حق سے ڈرے / پیروی دوستان حق کی کرے

او ایا انکا ذکر خیر کرین / انکے باغ ولا کا (دلکشی ۱۲) سیر کرین
جو قصص انکے اور روایت ہون / عبرت انگیز جو حکایت ہون

انکو دیکھین سنین محبت سے / چشم عبرت سے گوش عبرت سے
جانین انکے مناقب و احوال / دیکھین انکی ریاضت و اعمال

دیکھہ حالات انکے لین عبرت / کرین پیدا انھون سے یک نسبت
رشتۂ حظ نفس کو توڑین / شیشۂ نفس پروری پھوڑین

چھوڑ دے سب حظوظ نفسانی / اور تن پروری تن آسانی
زہد و تقوے مین ورع و طاعت مین / ذکر مین فکر مین عبادت مین

پیروی مین انھون کے ہو کامل / کرے مولا کی معرفت حاصل
نیک بندون کے دیکھین جب احوال / پائین انکے نیک جب اعمال

دوسرے بندگون کو ہو عبرت / ویسے اعمال کی بھی ہو رغبت
با صفا کام یہہ مجرب ہے / کالنسہ حکمت سے یہہ ملقب ہے

دین کے عاقلان تجربہ کار / عالمان اور عارفان کبار
محل ہادیان حکمت کیش / دانش آموز مصلحت اندیش

عاملان شریعت نبوی / سالکان طریقت نبوی
تابع سنت رسول اللہ / خیر خواہان بندگان الہ

سلف صالحین سے لیکر / ہوتے آئے جو ابتلک ہر
کام ایسے بجا وے لائے ہین / اسمین بس تجربے بجائے ہین

کھینچے ہین امر ایسے کر کے ادا / بندگان خدا کو سوئے خدا
باغ لوگون کو یہہ دکھاتے ہین / طاعت حق کی طرف بلاتے ہین

اس ذریعے سے دین کے احکام / کرین ابلاغ با خواص و عوام
اس وسیلے سے ہے بہ آسانی / ہووے آراستہ مسلمانی

کام ایسا نہ سرسری جانو / اسمین ہے فیض گستری جانو
زہ یہہ سید ہی ہے سید اسمین ہیچ / کار این است غیر این ہمہ ہیچ

جس کو دین متین کا غم ہے / بات اس پاس یہہ مسلم ہے
دین کا غم ہے اہل دین کو سدا / اہل دنیا کو غم ہے دنیا کا

جسکو دنیا مین دین کا غم ہو / وہی محشر مین شاد و خرم ہو
جسکو دنیا کا غم ہو دنیا مین / غم بہت اسکو ہووے عقبیٰ مین

غم دین خور کہ غم غم دین ہست
الغرض ذکر دوستان خدا
ہینگے انکے حکایتین اکسیر
انبیا اولیا کا ذکر تمام
باعث ازدیاد ایمان ہے
ایک جنان السیر جو اشہر ہے
مین نے لکھا ہون روضۃ الابرار
ایک گلزار ہے شہادت کا
مالک و بوحنیفۂ اکمل
اور در ذکر حضرت محبوب
اولیاے کرام کے حالات
ہووے حاصل سعادت دارین
جس سے اچھے عمل کی ہو ترغیب
جس سے حاصل ہو ورع و زہد و تقا
جس سے حاصل خدا کی ہو الفت
اور انوار ذوق و وجدان کے
جو ہین اس رہ کے منزل او مقام
جس پہ مکشوف یہہ مطالب ہو
اولیاے کرام کی الفت
پس محبت ہو اولیا سے جسے
کیا بڑی ہے یہہ نعمت عظمیٰ
عربی فارسی کتب ای یار
اور ارشاد بس یہہ تینو کتاب
اور نفحات شیخ جامی کی
تذکرہ اولیا کا بن ای خبیر
کیا عجب عطر پروری کی ہے
اسکا کیا عطر فیض خوشتر ہے

ہر غم با فرو ترا زین ہست
ہے بلا شک دلیل راہ ہدا
انکی باتین ہین کیمیا تاثیر
جبکہ ہے نافع خواص و عوام
موجب قرب رب رحمان ہے
اور دوسری ریاض ازہر ہے
ہین مناقب کے اسمین سب ازہار
شرح سر شہادت ہی دوسرا
شافعی اور احمد حنبل
لکھا ایک نسخہ تحفۂ مرغوب
صالحین عظام کے حالات
ہووے علم و عمل کو زینت زین
اور معاصی کی جسسے ہو ترہیب
حلم و تسلیم و صبر و شکر و رضا
اور اسکے نبی کی تبعیت
اور اسرار جذب و عرفان کے
بو سے اسکے معطر ہو مشام
خوف حق اسکے دل پہ غالب ہو
اسکو ہووے نصیب با عزت
حشر مین وہ انھین کے ساتھہ اٹھے
کیا بڑی ہے یہہ دولت کبریٰ
یہہ ہین اس فن مین معتبر بسیار
ہین ز تصنیف یافعی دریاب
عالم و عارف گرامی کی
فارسی مین عجب ہی پر تاثیر
کیا بڑی فیض گستری کی ہے
جس سے ابتک جہان معطر ہے

غم دنیا مخور کہ بیہودہ ست
ذکر مین انکے حکم تفضیل
بعد اصل کتاب و سنت کے
خاص سالار انبیا کا ذکر
پس وہ سرور کے حال مین دریاے
اور بذکر صحابۂ حضرت
ذکر حسنین مین بھی با تقدیس
اور ہوے ہین جو چار مجتہدین
انکے احوال مین بصدق صواب
اب بہ امداد حضرت بیچون
دیکھہ لکھتا ہون مختصر ایسے
جس سے عبرت ہو مومنون کو کثیر
جس سے خوف و خشیت مولا
تلخ ہو جس سے لذت دنیا
اور فنا و بقا کی قصر کا در
اور رموز مکاشفات صحیح
اس رسالے مین مین نے لاتا ہون
صدق سے جو پڑھے سنے یہہ کتاب
ہی خبر جس سے دوستی جو رکھے
ہووے انکے ہی ساتھہ وہ محشور
جاہے گا جسکو وہ خداے کریم
عربی روضۃ الریاحین ایک
فارسی تذکرہ جواہر بار
واعظ کاشفی کی بھی رشحات
سب مین ہے وہ کتاب ہی کچھہ اور
اسکے عرفان کے عطر کی خوشبو
ہر زمانے کے سالکون کے مشام

ہیچکس در جہان نیاسودہ ست
ہے جو آہن کو کھینچ لے انیس
فرض عینی علوم ملت کے
خاص محبوب کبریا کا ذکر
مین لکھا دو کتاب فیض نصاب
اور بذکر ائمۂ عترت
دو رسالے لکھا ہون مین نے سلیس
چار اقطاب چار صدیقین
چار گلشن لکھا ہون ایک کتاب
تذکرہ اولیا کا لکھتا ہون
جن کے پڑھنے سے اور سننے سے
کیا خواص عوام میر و فقیر
ہووے حاصل سلوک راہ خدا
اور شیرین ہو رغبت عقبیٰ
اور در دولت اسکا آوے نظر
اور غموض معاملات صحیح
حال بعضون کا کچھہ سناتا ہون
ہووےگا اسپہ فتح باب شتاب
بالیقین وہ اسکے ساتھہ رہے
اور نہ ہو انکی وہ گروہ سے دور
دیگا یہہ دولت عظیم و فخیم
تکملہ اسکا بھی خلاصۂ نیک
کہ ہے تصنیف شیخ دین عطار
اور اخبار دہلوی خوش صفات
دیکھہ تو حسن طور اسکا بغور
دیکھو اسکی کتاب سے ہو تم
پاتے ہین جسکی بو سے خلق تمام

پر خلل جسکے ہو دماغ اندر ۔ پہنچے ہو اُس مریض کو کیونکر
ہے عجب فیض بخش اُسکی کتاب ۔ کہ ہے وہ ایک جاذبے کا باب
شیخ میرا اسی لئے اکثر ۔ حکم کرتا یہہ مستفیدون پر
کرین اُسکا مطالعہ بضرور ۔ دیدہ و دل کو دیوین اُس سے نور
پہلے طبقے کے اولیا کا حال ۔ سب ہی مرقوم اُسمین خوش منوال
دوسرے طبقات کے جو ہین اخیار ۔ اُنکے حالات باصفائی یار
دوسرے جو کتب ہوئین مذکور ۔ بیشتر اُنمین ہین سمجھہ مسطور
ذکر مین اولیا کے اب خوشتر ۔ مین لکھون نظم و نثر دو دفتر
تذکرہ اولیا کا پُر انوار ۔ جسکو لکھا ہے شیخ دین عطار
اُسکو کرتا ہون اوّلاً منظوم ۔ صاف ہندی ہو سب کو تا مفہوم
کرون تفصیل ہو جہان مجمل ۔ اُسکو ٹھہراؤن دفتر اوّل
دوسرے طبقات مین ہین نیک شعار ۔ ہو گئے ہین جو اولیاے کبار
اُنمنے بعضے خیار کا احوال ۔ نثر لکھون وے جیسے کتب سے نکال
اُسکو ٹھہراؤن دفتر ثانی ۔ ہووین دو نثر دبان حق دانی
یا الٰہی بہ یمن پیغمبر ۔ بہر آل و صحابۂ سرور
تیرے سب اولیا کی حرمت سے ۔ نیک بندون کی سب برکت سے
بخش ہر امر مین مجھے اخلاص ۔ اور لکھنے مین اس کتاب کے خاص
نفس و شیطان سے رکھ مجھے محفوظ ۔ مجھے اپنی رضا سے رکھ محظوظ
اپنی اُلفت مین کر فنا مجھکو ۔ معرفت اپنی کر عطا مجھکو
ساتھہ ایمان کے اس جہان سے لجا ۔ کر ترے دوستون مین حشر مرا
اس رسالے کو از رہِ احسان ۔ جلد دے اختتام ای حنان
وجہ تالیف تذکرے مین ای یار ۔ جو ہوا باعث کئی لکھا عطار
ہین بہت فائدون سے وہ مشحون ۔ اسلئے پہلے انکو لکھتا ہون

باعث تالیف این کتاب پُر انوار گہر بار از شیخ عالیوقار فرید الدین عطار قدس اللہ سرہٗ

بولتا ہے وہ شیخ عالیشان ۔ کہ ز بعد حدیث اور قرآن
اولیا کے کلام سے بہتر ۔ نہین کوئی کلام مین ہے اثر
انکے باتون مین ہے نتیجہ کار ۔ بات ہے انکی مخزن اسرار
بات مین انکے ہے نتیجہ حال ۔ نہین انکے سخن مین ثمرہ قال
وہ عیان ہے نہین بیان زنہار ۔ ہے وہ اسرار سے نہین تکرار
بات انکی ہے جان کی جوشش سے ۔ نہین انکا سخن ہے کوشش سے
ہووے کہین علم سے لدنی کے ۔ نہین ہرگز علوم کسبی سے
وجہ تالیف تذکرہ اے یار ۔ لایا اسطرح شیخ دین عطار
جمع کرنے مین اس کتاب کے اب ۔ مجھکو باعث ہوے ہین چند سبب
اوّلا یادگار میرے سے ۔ تا زمانہ مین ایک باقی سے ہے
یا پڑھے اسکو کوئی طالب نیک ۔ پاوے اُس سے اگر کشایش ایک
حق مین میرے دعا کرے وہ جب ۔ خاک مین ہو مجھے کشایش تب
شیخ یحیی نے جب وفات کیا ۔ خواب مین کوئی دیکھہ اُسے اچھا
کہ ترے ساتھہ کیا کیا مولا ۔ اُسکو یحیی نے یہہ جواب دیا
کہ کہا حق نے مجھکو اے یحیی ۔ کام تجھہ پر تو سخت مشکل تھا
پر تو یکروز ایک مجلس مین ۔ کر رہا تھا ہماری تعریفین
تب وہان دوست یک مرا آیا ۔ سنکے وہ خوش ہوا ہے وقت اسکا
اسلئے تجھہ کو ہم نے بخش دیئے ۔ دیکھتا ورنہ کیا کئے ہوتے
اور ہے منقول بعض اہل وفاق ۔ بوچھے از شیخ بو علی دقاق
کہ سنین اولیا کے گر باتین ۔ پر عمل انپہ ہم سے کر نہ سکین
اُس مین کچھہ فائدہ ہے کیا فرما ۔ کہا دو فائدے ہین اُسمین بجا
اوّلا گر وہ مرد طالب ہو ۔ ہمت اُسکی قوی ہو اُس سے سنو
اور طلب اُسکی ہووےگی افزود ۔ جس سے دیکھے وہ چہرۂ مقصود
دوسرا گر کسی کو ہو دعوا ۔ کہ سمجھتا ہو آپ کو اچھا
توٹ جاوے وہ اسکا دعوی خام ۔ بد نظر آوے اُسکو اُسکے کام
اور اگر وہ نہو تو کور و غبی ۔ تو کرے وہ مشاہدہ خود ہی
چونکہ بولا ہے عارف اکمل ۔ صاحب حال و قال شیخ اجل
اپنی میزان عقل مین اے یار ۔ کبھو لوگون کو تول مت زنہار

بلکہ مردان رہ کے میدان مین | آپ کو آپ تول کر دیکھین
تا وہ فضل و زیادتی انکی | اور نظر آوے مفلسی اپنی

اور لوگون نے یون سوال کیا | سید الطائفہ جنید سے جا
اولیا کی حکایتین ہین جو | اتقیا کی روایتین ہین جو

انکے سننے سے ای امام ہدا | فایدہ کیا مرید کو ہوگا
کہا شیخ جنید نے ان سے | کہ حکایات ان بزرگون کے

لشکرون سے خدا کے ای لوگو | ایک لشکر ہے بالیقین سمجھو
دل شکستہ مرید کا ہو اگر | تو قوی ہوگا وہ یقین سنکر

ویسے لشکر سے یک بڑی تائید | جانیو پاویگا مرید رشید
بس یہہ قول جنید کی برہان | سے ہے بلاشک یہہ آیت قرآن

وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ

یعنی کہتا ہے یون خدای رحیم | کہ سمجھ ای مرے رسول کریم
کہ رسل جو ہمارے گذرے ہین | ہم قصص انکے تجھ سے کہتے ہین

تا قوی ہووے اس سے تیرا دل | اور تسکین ہو تجھے حاصل
اور حدیث صحیح مین آیا | کہ شہ انبیا نے فرمایا

ہوویگا ذکر صالحون کا جب | تب ہو بیشک نزول رحمت رب
پس اگر کوئی سفرہ چن دیوے | اسپو رحمت کے گر گہر برسے

تو ہے امید سفرے والے کو | اس سے محروم کر نہ بیٹھین کبھو
پس یہہ امید مین بھی رکہتا ہون | کہ وہ رحمت سے مین بہی ہو مقرون

یہہ بھی امید اور ہوی ہی مجھے | انکی روحون سے تا مدد پہنچے
کہ بہ پیش اجل مرے مولا | کرے دولت کا ایک سایہ عطا

اور بعد از حدیث و قرآن کے | بعد یہہ دو دلیل و برہان کے
اولیا کے حکایت و اقوال | دیکہا مین بہترین قال و مقال

اور مضمون حدیث و قرآن کا | انکے باتون مین مندرج دیکہا
ہوا مین اسمین اسلئے شاغل | تا فیوض کثیر ہون حاصل

گرچہ انمین نہ مین گنا جاؤن | لیک تشبیہ انسے یک پاؤن
کیونکہ آئی ہے یہہ صحیح خبر | کہ کہے یون خدا کے پیغمبر

جسنے جس قوم سے شباہت لی | وہ اسی قوم سے یقین ہووے
اور اس بات کو بہی اب جانو | عقل و دانش سے اپنے پہچانو

کہ سمجہنے کتاب اور سنت | چاہیئے نحو اور صرف و لغت
لوگ اکثر نہ اس سے ماہر ہین | پس سمجہنے مین اسکے قاصر ہین

اولیا کا کلام ہوا آسان | جب ہے شرح حدیث اور قرآن
اس سبے بیشبہ سب خواص و عوام | یوین حصہ بفضل رب انام

جو ہے نیکون کی بات مین تاثیر | سچ ہے اسمین نہ کیجیے شبہ و نکیر
دیکہہ گر بد کہے کوئی تجہہ کو | تب تو ہوتا ہے اسکی جان کا عدو

سالہا اس سے کینہ رکھتا ہے | کرنے اسکو تباہ تکتا ہے
بد سخن کا ہو جب اثر ایسا | سخن حق مین ہوا اثر کیسا

اسمین ہے اس سے بیشمار اثر | گرچہ اس سے نہووے تجہہ کو خبر
شیخ اسکاف عبدرحمان سے | نقل ہے لوگ یون سوال کئے

کہ کسی نے اگر پڑہے قرآن | اور نہ سمجھے کہ کیا پڑہے اس آن
ایسے پڑہنے مین کچھہ اثر ہے کیا | عبدرحمن نے یہہ سنکے کہا

کہ دوا ایک کسی نے گر کہاوے | اور کہاتا ہے کیا نہ وہ سمجھے
جب اثر ایسی ہو دوا سے عیان | کیون نہ دیوے اثر کہو قرآن

ہے اثر بیشمار قرآن کا | کیونکہ ہے وہ کلام رحمان کا
ہان پڑہے گر سمجھہ اسے باغور | تب تو تاثیر اسکی ہے کچھہ اور

اور ہمیشہ تھا ایسا حال مرا | اقتضا دل کا ماہ و سال مرا
اہل دل کے کلام پاک سوا | کہہ نہ سکتا تھا سن سکتا تھا

ہان مگر جب بڑی ضرورت ہو | تب ضروری سخن بہ قدر ہو
ہمزبانون کے واسطے جن کے | مین وظیفہ کیا سخن انکے

تا یہہ سفرے پہ ہم نوالہ رہون | ساتھہ یاران کے ہم پیالہ رہون
یون کہا شیخ بوعلی دیکہو | کہ مرے دل مین آرزو ہین دو

ایک تو یہہ کہ حق کا ذکر سنون | یا کسی اسکے دوست کو دیکہون
مین تو یک مرد محض امی ہون | نہ تو مین پڑھہ سکون نہ لکہہ بہی سکون

کوئی ایسا ہو بات اسکی کہے
گر نہ جنت مین ہووے اسکا کلام
کہ نہا نہ یہہ جبکہ گذرے شتاب
کہا ہر دن کلام سے اسکے
اور لڑکائی سے مجھے دن رات
ہے خبر جسنے جسکو دوست کہے
انکی باتین حکایتین پر نور
ہیگی مردانِ راہ کا پوشاک
جونکہ بولا جنید یا شبلی
ویسے کو بھی نہ چھوڑ اِی بھائی
کہ ہین اشرار ناس ہی نکلے
تا کہین خاسران یہہ دنیا مین
ہین صحبت سے انکے تا ہو رشید
کہ پڑھے یا سُنے جو لیل و نہار
دوستی حق کی دل مین پیدا ہو
حق سے کہے جن مین فائدے ایسے
اور ایسی کتاب فیض نصاب
اور فردون کو عین درد کرے
پڑھے ایسی کتاب جو خوشتر
کہ وہ ہر ایک فرد کیسا تھا
شیخ عارف امام خوارزمی
مین نے پوچھا کہ کیا ہی غم کا سبب
کہ وہ سب ایسے تھے ہادیانِ جلیل
کہ ای خلاقِ قادر و علام
یا آلہی کمال رحمت سے
نہین کہتا ہون کچھ مین اسکے سوا
اور جو مین کتاب لکھتا ہون

تا یہہ بندے نے گوش دل سے سنے
نہین جنت سے بو علی کو کام
طایفہ تب یہہ ہوگا رو بہ نقاب
آٹھ اوراق تک پڑھا کیجے
تھی محبت یہہ طلیفے کے سات
بالیقین وہ اسکے ساتھ رہے
حسب مقدور مین نے کی مسطور
اب تو نکلے ہین مدعی بیباک
کہ یہہ دنیا کے خلق ہیچ سبھی
اس سے دل کو نہ توڑ ای بھائی
اور اخیار ناس کو بہولے
دوستانِ خدا کو نا بہولین
کرے حاصل سعادت جاوید
اولیا کے کلام اور اخبار
جان و دل ذکر حق مین شیدا ہو
جمع کرنا یقین سخن ویسے
مِس کو سونا یقین بناوے شتاب
گنج دل مین انہون کے درد بھرے
کرے اخلاص سے عمل اسپر
جان مین اسکے درد کیسا تھا
جو بڑا تھا محقق نامی
شیخ میرے یون کہا ہی تب
جیسے تھے انبیائے اسرائیل
نہین علت سے کوئی تیرا کام
اپنے احسان سے عنایت سے
دوستون ساتھ تیرے مجھ کو ملا
یہہ بھی امید حق سے رکھتا ہون

یا سناؤن مین اُسکے کچھ باتین
اور لوگون نے شیخ ذیشان سے
کیا کرین ہم تو بول اے رہبر
پس ہوا ہے یہہ فرض عین مجھے
انکا بے شبہہ ہر سخن فاضل
پس بحکم حدیث مصطفوی
اس زمانے مین دیکھو احباب
مثل کبریت سرخ عصر مین سب
شخص یک گر تو ایسا پاویگا
اور یہہ ایسا زمانہ آیا ہے
اس لئے انکا مین نے ذکر لکھا
جو ہین خلوت گزین و گوشہ نشین
اور پایا ہون مین سے نفع کثیر
سرد دنیا ہو انکے دل یہ زیادہ
جو سنے وہ کرے یہ ہوشیاری
ہے بلا شبہہ واجبات سے جان
جو مخنث ہین انکو مرد کرے
درد دل کیون نہ انکو ہو پیدا
اور جب اُس سے خوب ماہر ہو
کہ ہوئے ہین انہون سے ایسے کام
ایک دن مین نے اسکے پاس گیا
کہ عجب و سپاہ سالاران
پھر کہا اسلئے ہون مین گریان
کام تیرے بفضل و احسان ہے
بار سے مجھکو وہ قوم سے کیجے
مری البتہ یہہ دعا وہ کریم
کہ شفاعت سے اُن بزرگون کے

گوش دل سے وے اپنے تا سن لین
پوچھے یوسف امام ہمدان سے
تا سلامت رہین فتنہ و شر سے
ورد لکھنا یہہ غافلون کے لئے
تھا ہمیشہ مرا مفرح دل
رکھے کہ امید ہمرہی کی قوی
ایسی باتین ہوئے ہین رو بہ نقاب
اہل دل نادر الوجود ہین سب
کہ موافق ہو یک سخن مین ترا
کیا بڑا انقلاب لایا ہے
تذکرہ اولیا کا نام رکھا
ڈھونڈھے رغبت سے انکو صاحب دین
ایسے باتون مین یک بڑی تاثیر
اور وہ آخرت دلاوے یاد
توشہ عاقبت کی تیاری
اور بہتر مصنفات سے جان
شیر مردون کو مرد فرد کرے
عشق کی کیون نہ جان مین خو پیدا
تب یہہ اسرار اسپہ ظاہر ہو
اور سرزد ہوئے ہین ایسے کلام
دیکھا اُس وقت اسنے روتا تھا
گذرے اُمت سے یہہ گنہگاران
کل کی شب یہہ دعا مین کی تھی جا
نہین احسان کو تیرے پایان ہے
یا کہ نظارہ کی انہون کی دے
کی ہو مقبول بس بلطفِ عمیم
حق تعالی نجات دیوے مجھے

سگ اصحاب کہف کے مانند — کرے یک استخوان سے بہرہ مند
نقل ہے موصلی نے یک مدت — کھینچ بیحد مشقت و محنت
اور بہت مال و جاہ خرچ کیا — اپنی یک قبر کی وہ جا پایا
روضہ مصطفی کے قرب جوار — بیٹھکا حضور شاہ خیار
اور وصیت کیا یہہ آیت پاک — گرد مرقوم میرے بر در خاک

وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ

اور کتا انکا پسار رہا ہے ❊ اپنی ہاتھین جو کھٹ پر

ای خدا وند کل موجودات — ایک سگ تیرے دوستون کے سات
باعقیدت کئی قدم جو چلا — تو نے اسکو انہین کے ساتھ کیا
دوستی دوستون کی تیری مدام — مین بھی رکھتا ہون ای خداے انام
انبیا اولیا کی حرمت سے — علما کی بھی سب برکت سے
دے مجھ عاجز غریب کا مطلوب — مجھکو اس قوم سے نکر محجوب
ہووے اونپر جو تیری خاص نظر — مجھکو محروم اس نظر سے نکر
اور تو اس کتاب کو یارب — درجہ قرب کا ہی کرئیے سب
کر قبول اپنے لطف سے یہہ دعا — سخن شیخ اب تمام ہوا
ای مرے مالک اے مرے مولا — شیخ عطار جو کیا ہے دعا
حق مین مین بھی اس حقیر کمتر کے — بندۂ ناتوان احقر کے
اپنے فضل و کرم سے کر مقبول — از طفیل رسول و آل رسول
سارے اصحاب کی برکت سے — تیرے سب اولیا کی حرمت سے
انبیاے کرام صدیقین — اور شہیدان و صالحین گزین
کون ہے یہ پہلے کھینچیو معلوم — کرون فتح الخزینہ سے مرقوم

بیان چہار گروہ فضیلت شکوہ انبیا و صدیقین و شہدا و صالحین صلوٰت اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

نعمتین اپنے قرب کے رحمان — دئیے جن بندگون کو ہر عیان
ہین یہ خاصون کے سب چہار گروہ — کہ تری انکو دی ہے شان شکوہ
وے نبیین ہین اور صدیقین — اور شہیدان و صالحین یقین
ہے رہ مستقیم انکی راہ — کہ گواہ اسپہ ہے کلام اللہ
سو وہی راہ حق سے کرنے طلب — ہمکو مامور کر دیا ہے رب
سورۂ فاتحہ مین رب کریم — کیا ہے سب مومنون کو یہہ تعلیم
اور وہ سورۂ نسا مین بھی — سب مطیعون کو یہہ بشارت دی
کہ اطاعت کرے گا جو حق کی — اور اسکے رسول مطلق کی
ہین وہ ساتھ انکے ہووینگے باکرام — جن پہ اللہ نے کیا انعام
ہونگے وے ساتھ انبیا و صدیقین — شہدا صالحین نیک آئین
ہین وے چار وگروہ نیک رفیق — ہو رفاقت سے انکے ملنے طریق
جو طریق خدا کا طالب ہے — ہمرہی انکی اسپہ واجب ہے
مومنون مین عوام جو ہووین — ہمرہی صالحون کی وے ڈھونڈین
صالحون کو رفاقت شہدا — چاہئے وے ڈھونڈنا براہ خدا
اور شہیدان باصفا کو یقین — چاہئے ہمرہی صدیقین
اور صدیق لوک کو ہے ضرور — انبیا کی رفاقت پر نور
سالکان راہ حق کی جو ہووین — فیض ترتیب سے ہی لوین لیوین
مومن عامی اگر چاہے ہے — کہ رفاقت وہ انبیا کی کرے
تو ہئے تینون کا واسطہ ہی ضرور — تا بہ تدریج اسکو ہووے عبور
عالم غیب سے خدائے کریم — وہ رہ مستقیم کی تعلیم
کی ہے حضرات انبیا کو یقین — انسے پہنچی ہے وہ بصدیقین
بعد وہ از گروہ صدیقین — ہے شہیدون کو پہنچی نیک آئین
اور شہیدون سے صالحون کو تمام — ہوئی تعلیم اسکی باکرام
پہلے لازم ہے تجھکو ای عاقل — معرفت انبیا کی ہو حاصل
پہنچے تینون گروہ اکرم کی — معرفت ہاتھ آوے تجھکو سبھی
تا ہوے تا چارون کی ہمرہی طلب — ہو میسر خدا کے فضل سے تب
ہیں یہ چارون کی معرفت کا بیان — بھلا بوتا ہون دیکھ یہان
کہ حقیقت مین نبی کی ہے جان — برگزیدہ ہے ایک تو انسان
نوع انسان کو ہی باعزت — حق تعالی دیا ہے دو قوت
قوت نظر یہہ ہے جان پہلا — قوت عملیہ سمجھہ دوسرا

ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا ۱۲

قوّتِ نظریہ سے ہی سُن تو
آدمی جانتا ہے چیزون کو
قوّتِ عملیہ سے لیل و نہار
اُس سے ہوتے ہین نیک بدکردار

انبیا کو بلا وساطتِ غیر
تربیت آپ ہی کرے بالخیر
قوّتِ نظریہ مین اُنکے ای میر
ہووے یون نورِ قدس کی تاثیر

کہ جہان تک ہین اُنکے معلومات
غلط و شک نہ اُنمین ہو دن رات
قوّتِ عملیہ مین اُنکے خوہ ا
ملکہ ایسا ایک کرے پیدا

کہ اُنہون سے برغبتِ وافر
ہووے اعمال صالحہ صادر
اور اعمالِ بد سے بے نہایت
اُنکو رہتی ہے دایماً نفرت

اور اُنکے قواے جسمانی
دانش و تجربے ہی سے اے گیانی
جبکہ حدِّ کمال کو پہنچے
درجہ اعتدال کو پہنچے

اُنکو مبعوث کرتے ہین بہ قبیل
تا اُنہون سے ہو خلق کی تکمیل
پھر اُنھین بیّنات دیتے ہین (دلیلین)
شاہد معجزات دیتے ہین

تا نبوّت پہ اُنکے بالتحقیق
کرین بے شُبہ بندگان تصدیق
بعضے اعجاز قولیہ ہے جان
جیسے اعجاز حضرتِ قرآن

فعلیہ معجزات اُسکو کہے
جسطرح انگلیون سے آب بہے
اور دیتے ہین معجزات کے ساتھ
کئی آیاتِ عقلیہ خوش دہات (نشانہاے)

تا وے آیات ہے خواص کو ان
ہون بلاشبہ موجبِ ایمان
ہین وے آیاتِ عقلیہ بسیار
کئی اقسام پر ہین وے اے یار

ہے ازانجملہ حضرتِ خلّاق
بخشے اُنکو مکارمِ اخلاق
اور ازانجملہ صادقہ جو علوم
ہو وہین دیتے ہین اُنکو مقسوم

اور اُنہین سے بیانِ شافی ہے
حجّتِ واضح اور وافی ہے
اور اُنھین سے ہی نورِ صحبت ہے
گنج برکات اُنکی رُویت سے ہے

قاصرون کو نہین ہے جبکہ کمال
کرتے ہین معجزون سے استدلال
اور جو کامل ہین خلق مین بتقیل
اِن کاملون سے لیتے ہین وے دلیل

خاص امراض جو ہین رُوحانی
جو علاج اُنکے ہون بہ آسانی
اور ناقص نفوس کی تکمیل
فیض ہم صحبتون پہ بالتعجیل (جلدی)

ہو وے پیغمبرون سے جب ظاہر
اُن سے اہلِ کمال ہو ماہر
اُنکی پیغمبری پہ دل سے وہین
لاتے ہین بس کمال صدق و یقین

انبیا اپنے چیزون کا ہی بیان
کرتے ہین بعضے وقت پر پہچان
کہ وہ ہر ہر کے پاس ہو معقول
دل و دانش کرے ہے اسکو قبول

جیسے ہستی خالقِ متعال
حق تعالی کی بھی صفاتِ کمال
اور کبھو ایسے چیزون کا بھی بیان
کرتے ہین بعضے وقت پر پہچان

کہ وہ تبیان مفصّل و اجمال
عقل نا پا سکے بہ استقلال
جیسے ہر روز کے جو ہین احکام
حق مین بندون کے از خداے انام

اور ثواب و عقاب کی تفصیل
نیک اور بد عمل اُپر بے قیل
اور وے فعلون کے حال کا تبیان
جو کبھو بد کبھو ہو نیک عیان

پس اگر معجزات کی تصدیق
اور آیاتِ عقل کی تحقیق
گر نہ پیغمبر اُن کے ہووے سات
کیون عوام اُنکی سچ جانے بات

نہ عیان فایدے ہو بعثت کے
اسلئے معجزات اُنکو دئیے
یعنی انبیا بقدرِ ضرور
جب ہوئی ہے یہان تلک مذکور

پس باجمال معنے تصدیق
کرون تدقیق سے یہان تحقیق
قوّتِ نظریہ بہت کامل
جیسا سب انبیا کو ہے حاصل

حق سے ویسا ہی اُسکو حاصل ہو
قوّتِ نظریہ مین کامل ہو
اور از ابتداے عمر کبھی
بات ہرگز کیا نہو جھوٹی

اور دو رویہ سخن بس تو عیان
کبھو اصلا اسے نہین شایان
اور دینی مقدمے مین غرور
اُس سے پورے خلوص کا ہو ظہور

ایسا اخلاص ہووے شام و پگاہ
کہ نہو جسمین حفظِ نفس کو راہ
اور علامات سے ہے اُسکے سنو
عزم مین ہے اُسکے نا تردّد ہو

گرچہ اُسکو نماز مین گاہ ہے
حادثہ ایک سخت پیش آوے
نہ چپ و راست التفات کرے
دل نہ مائل بہ کائنات کرے

ظاہر و باطن اُسکا ہو یکسان
اور نہ لعنت کرے کسی پر جان
علمِ تعبیرِ عالمِ رویا (خواب)
خوب تر جاننے مین ہو یکتا

بولتے ہین شہید جان اُسے
قلب کو ہو مشاہدہ اُسکے
انبیا اُسکو جو کہ پہنچاتے
اسکو اسطرح وہ قبول کرے

کرو سے چشیون کو چشم سے گویا — دیکھتا ہے بعالم دنیا
اسلئے ہے با مردین اے جان — جان دنیا ہی اسکو ہے آسان
گو بظاہر نہین ہوا مشغول — ہے بباطن یہہ دیکھ اسکو حصول
قوت علیہ بھی اسکا عجیب — قوت انبیا کے ہووے قریب
اور صالح وہی ہے نیک صفت — نظری و عملی اسکے دو قوت
قوت انبیا سے اکرم سے — وے پڑے ہین کمال مین نیچے
پر کمال متابعت سے ہان — بالیقین صالح گرامی شان
اپنا ظاہر گنہ سے پاک رکھے — خوف سے دل کو خوفناک رکھے
اعتقادات فاسدہ سے سدا — اور اخلاق بد سے صبح و مسا
اپنے باطن کو بسکہ دور رکھے — اس قدر یاد حق سے پور رکھے
کہ نہ گنجایش اسمین ہوج کبھی — ہووے ہرگز دوسری شی کی
نام گرچہ ولی کا اے کامل — ہے یہہ تینو گروہ کو شامل
لیک یہہ لفظ جانئے اشہر — صالحون پر ہی آتا ہے اکثر
صالحین اولیا کو کہتے ہین — اہل تحقیق یہہ بھی لکھتے ہین
کہ یہہ چار و گروہ کے اخیار — جو ہین انکے یہ چند مین آثار
دوست رکھتا ہے انکو مولا — متکفل ہے انکی روزی کا
یون تکفل ہوا انکا اے دمساز — کرو سب خلق مین ہے ممتاز
رکھے محفوظ انکو اعدا سے — انکا غربت مین وہ انیس ہے
اور انکے نفوس پاک اندر — ایسی عزت عطا کرے داور
بادشاہون کی اور امیرون کی — نہین خدمت سے ہوتے ہین انکی
انکی ہمت بلند کرتا ہے — انکو یون ارجمند کرتا ہے
کہ نجاسات جو ہین دنیا کے — نہین انکو وہ ہوتے ہین انسے
اور انکے دلون کو رب انام — کرے روشن کرم سے باکرام
ایسے چیزین انہون کو معلوم — اور ایسے نکات ہون مفہوم
کہ ان ارباب نظر و فکر کتین — نہین معلوم خوب ہوتے ہین
اور سینون مین ان بزرگون کے — حق تعالی کشادگی بخشے
کہ شدائد اگرچہ دنیا کے — انپہ صبح و مسا نزول کرے
نہین ہوتے ہین انسے وہ دلتنگ — رنج و راحت مین ہے ہین یکرنگ
دیوے یک ہیبت انکو وہ داور — سرکشون کے ہو ولین انکا اثر
اور برکت کلام مین انکے — اور برکات کام ہین انکے
اور مکانات مین انہون کے سدا — اور ہم صحبتون مین انکے سدا
انکی اولاد و نسل مین اکثر — زائرون مین بھی انکے شام و سحر
اپنے الطاف پاک سے قادر — ہے برکتین کرے ظاہر
دیوے یک انکو مرتبہ ایسا — جس سے ہو مستجاب انکی دعا
بلکہ انکا وسیلہ اشرف — لاوے حاجتین جو حق کی طرف
حق تعالی ز روئے لطف و عطا — انکے کرتا ہے حاجتون کو روا
اور بملکوت برزخ و محشر — جو خصائص دیا انہین داور
نہین ایسے مین وہ خصوصیات — وے نہین اس قبیل کے آیات
کہ عوام اسکو جان لین یہ حال — اور اس سے کرین وہ استدلال
وے عوام جب تلک دیکھین — انکے کیونکر حقیقتین پاوین
ہر مسلمان کو از رہ تحقیق — حق تعالی عطا کرے توفیق
کہ یہ چار و گروہ کے جو ہین کام — پیروی کرے انہون کی قیام
اور کرے انکے ساتھ ہی محشور — انکے ہی ساتھ ذکر پیر عبور
ساتھ انکے لجاوے در جنت — اور اپنی عطا کرے رویت
اور سدا انکے صلوات و سلام — انپہ پہنچا وہم سے رب انام

چار اصحاب باصفا کا ذکر — چار یاران مصطفے کا ذکر
پہلے لکھہ اس کتاب مین کرون — بعد ازان ترجمہ شروع کرون

ذکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ

خیر اصحاب سرور عالم — اسبق السابقین خیر امم
افضل الاتقیا و صدیقین — اکمل الاتقیا سے حامی دین
مظہر نور قدس اسم جمال — قدوۂ اہل حال ذوالاجلال
مورد آیت فیوض مدار — ثانی اثنین اذ ہما فی الغار

نائب اعظم رسول خدا — قطب اقطاب اعظم الخلفا — فخر اسلام حضرت صدیق — رضی اللہ عنہ بالتحقیق
محو تھا بس رضائے مولا مین — اور فانی ولائے مولا مین — سورۂ لیل مین جب اسکو خدا — غایت لطف سے کہا اتقیٰ
اور کیا اسکے حسن حال کا ذکر — صدق و اعطا و بذل مال کا ذکر — اور کہا بذل اسکا شام و پگاہ — ہے محض خالصاً لوجہ اللہ
کہ کہا وجہ ربہ الاعلا — و لسوف کہا ہے اور یرضیٰ — یعنی نزدیک ہے کہ حرمت سے — ہم یقین اس سے راضی ہوونگے
اور فرمائے احمد مختار — تین سو ساٹھ نیک ہین اطوار — گر کسی مین ہو انسے یک خصلت — پاویگا لطف حق سے وہ جنت
پوچھا صدیق نے کوئی خصلت — کیا ہے میرے مین انسے ای حضرت — کیا ارشاد اسکو شاہ انام — کہ ترے مین وہ خصلتین ہین تمام
ایسے مقبول کبریا کی ثنا — ایسے ممدوح مصطفی کی ثنا — ایسے یکتا کا جود و صدق و صفا — زہد و ایثار اور رضا بقضا
ورع و تقوے بھی صبر و حلم و وقار — اور ایسے ہی پاک تر اطوار — ایک عشر عشیر کیون ہو رقم — کہ ہے قاصر یہان زبان قلم
انکا اکل حلال صدق مقال — ہووے طومار گر ہو با اجمال — اور مناقب اگر محرر ہو — اسکے بے شبہ چند دفتر ہو
سب صحابہ کی بھی یہی حالات — تھے بحسب تفاوت درجات — خاص چار و خلیفۂ ذیشان — ابو بکر و عمر علی عثمان
یہان ہر یک کے حال سے پرنور — کرون یک دو روایتین مذکور — اکثر آب و طعام مین صدیق — رکھتا تھا احتیاط بالتحقیق

ہے روایت کہ یک غلام اسکا — یک تجارت اپر مقرر تھا

روایت

اس تجارت سے خاص اپنا طعام — بس دیا تھا قرار وہ بدوام — دودھ یک دن غلام وہ لایا — اسکو صدیق نوش فرمایا
یک دو گھونٹ ہی پیا ہے جب — آہ معلوم یون ہوا ہے تب — نہین کسب حلال سے وہ شیر — بلکہ ہے از حرام پر تزویر
کہ بعین کہانت مردود — کیا پیدا غلام نے وہ دود — جلد وہ اس قدر کیا ہے قے — کہ وہ باہر تمام آیا ہے
کہنے لاگا ہے درد پر تسلیم — اے خدا وند ای غفور رحیم — کہ جہان تک تھی تاب مر طاقت — مین نکالا وہ دودھ بارغبت
جو رگو نین کیا سرایت ہو — عفو اسکو کرم سے کر یکجو — یہی قوت حلال کا مایہ — قصر طاعات حق کا ہے پایہ
ہووے بنیاد جسقدر محکم — ہو عمارت بھی اسقدر محکم — غیر قوت حلال اے ہشیار — گویا پانی پہ ڈالنی دیوار

بس ہے اول ضرور قوت حلال — کرین قوت سے تا سکے نیک اعمال

روایت

شیخ عارف امام ہمدانی — کی ذخیرے مین نقل ای گیانی — کہ ابو بکر کو خلافت پر — جب بٹھلائے صحابہ سرور
دوسرے دن وہ سفید لے کر پاس — گیا بازار کو وہ بے وسواس — تا اسے بیچ کر بوجہ حلال — کرے ہمدست قوت اہل و عیال
اسکے آگے ہی وہ خدا آگاہ — یہی کرتا تھا کسب شام و پگاہ — پھر اسی کام پر گیا وہ جب — ہوئے آزردہ دل صحابہ سب
اور کہے منصب خلافت کو — نہین شایان یہ کام ہے سن تو — کہا ابو بکر قوت اہل و عیال — مجھ پہ واجب ہے دایماً و سال
حق ادای مین انکے صبح و مسا — جب کہ تقصیر مین رکھونگا روا — مومنون کے حقوق مین یہ تمام — ہوگی عادت وہی مجھے بدوام
پس صحابہ نے اتفاق کیا — شورہ سب مل کے باوفاق کیا — کہ بقدر کفاف اہل و عیال — دیوین بوبکر کو ز بیت المال
تا فراغت وہ کر کے یک حاصل — ہو حکومت کے کام مین شاغل — یومیہ گھر کے خرچ کو اسکے — ڈیڑھ درہم کئے مقرر تھے
کہتے ہین یک زمین زراعت کی — ملک سے تھی وہ باصداقت کی — موت اسکی قریب آئی جب — اپنے فرزند کو بلایا تب

عبدِ رحمان تھا جسکا نام ہمام کی وصیت اُسے وہ نیک انجام
کہ وہ میری زمین کو بیچ شتاب اور نفقے کا میرے کر تو حساب
جتنا پہنچا ہے مجھے بیت المال تا وا پس تو کیجیے فی الحال
عبدِ رحمان بموجب فرمان یہہ وصیت ادا کیا جو لان
ہے روایت کہ بر سرِ منبر بولتا تھا وہ خلق کا رہبر
سو سے تو دو یہ نون بھی ہم چھوڑتے ہین حلال مین سے
خوف سے اُسکے یہہ کہ ہم نے یقین اور طرح شبہہ مین پڑے نہ کہین
احتیاط اُسکو جون طعام مین تھا احتیاط ایسا ہی کلام مین تھا
نقل ہے وہ مدام شام و سحر منہہ مین رکھتا تھا اپنے یک پتھر
جب کسی بات کی ضرورت ہو مسئلہ بولنے کی حاجت ہو
تب نکال اُسکو بات کرتا تھا پھر وہی سنگ منہہ مین دہرتا تھا
گر ثنا اُسکی کوئی کرتا جب عرض کرتا تھا وہ بدرگہِ رب
حال سے میرے مجھ سے دانا تو ہے بیشک ای خالقِ اکبر
اور دوسرون سے میرے نفس کا حال مین بہت جانتا ہون ای متعال
ای خدا خلق کے گمانون سے مجھکو بہتر کرم سے کر دیجے
اور مجھے بخش دے بلطف و عطا کیئے نا جانو سے جو میری خطا
اور مدح و ثنا سے اُنکے کبھو یا الٰہی تو مت پکڑ مجھکو
اور تواضع مین اُسکے ربِ جلیل دی تھی اپنے کرم سے شانِ جلیل
نقل ہے در مدینۂ انور جس محلے مین وہ رہا اکثر
اُس محلے کے مومنون کے کام کرتا تھا وہ خوشی سے اپنے مدام
اس محلے کے بکریون کا دودھ دیا کرتا نچوڑ اُنکو زور ذ
جب خلیفہ ہوا وہ باتمیز اس محلے کی ایک کہی ہے کنیز
نہ نچوڑیگا اب یقین وہ شیر ہے خلافت کی اُسکو شان کبیر
کہا یہہ سنکے وہ بلطفِ عمیم مین نچوڑون گا اپنی چال قدیم
بلکہ وہ نہی مدام تا رحلت اپنی جاری رکھا وہی عادت
وہ جو راہِ خدا مین خرچا مال کون اُمت مین ہوگا اُسکے مثال
دین اسلام کی حمایت مین شاہِ کونین کی اعانت مین
ابتدائے زمان بعثت سے دائما تا وفاتِ حضرت کے
مال اُسکا جو کام آیا ہے دین جو انتظام پایا ہے
رتبہ پایا نہ یہہ کسیکا مال نہ ملا یہہ کسی کو جاہ و جلال
کئی بردون کو مول لے دلشاد اُنکو للّٰلہ کر دیا آزاد
شہ کے اصحاب مین جو داخل ہین اور از اولیائے کامل ہین
اور ہزارون سے درہم و دینار کیا فرمانِ مصطفیٰ پہ نثار
در جہادات کافرانِ غوی اور بہ تعمیرِ مسجدِ نبوی
صرف بس مبلغ خطیر ہوا آخرِ حال وہ فقیر ہوا
ایک لنگی سوائے کچھ نہ رہا تن برہنہ بھی سر برہنہ ہوا
بوریا آہ ایک باندھ لیا وہ بھی راہِ خدا مین صدقہ کیا
کیون لکھون ہے دراز یہہ قصہ اور ہے جان گداز یہہ قصہ
اُسکا احوال مکرمت مشحون کچھ جنان السیر مین لایا ہون
اور مناقب کچھ اُسکے پرانوار مین لکھا ہون بروضۃ الابرار
نہین گنجایش اس کتاب اندر اکتفا اب کیا اُسیکے اوپر
ذکر اُسکا ہے زاید الارقام رضی اللہ عنہ بالاکرام

ذکرِ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مصدرِ فیضِ نظمِ قرآنی مظہرِ نورِ نطقِ ربانی
صاحبِ قرب و ملہمِ غیبی ماہ و دانِ فیوضِ لاریبی
فخرِ اقطاب و اعدلِ اصحاب حامئی دین عمر بن الخطاب
مصطفیٰ کا خلیفہ ثانی نشر و اعلانِ دین کا بانی
کیون بیان اُسکے ہو فضائل کا اُسکے اخلاق اور شمایل کا
کشورِ زہد و فقر کا تھا امیر اور تھی ورع و تقا مین شان کبیر
مرکزِ علم کا تھا قطبِ مدار تھا وہ بحرِ علومِ سرّ و جہار
کہتے ہین جب وہ انتقال کیا ابن مسعود آہ ہے کہنے لگا
علم یون چلتے اب گیا ہیہات پوچھے کیون بولتا ہے ایسی بات
کہ ہمارے بین مین بہت علما صاحبِ فقہ و مصدرِ فتویٰ

مولانا مین نے کہا جو نون حصے
نہین مطلب وہ حکم و فتویٰ سے

بلکہ ہین وے حقایق و اسرار
کہ ہے وہ حصۂ اولوالابصار

سعد و طلحہ نے بولتے ہین عمر
زہد مین ہم سے تھا یقین بڑھکر

اور رغبت مین آخرت کے طرف
بھی زیادہ تھا ہم سے وہ اشرف

نقل ہے ایک برس مدینے مین
بحرِ تقدیس کے سفینے مین

قحط ایک رو دیا برا سُننئے
جسکو عام الرماد کہتے تھے

اور اس سال مین عمر محزون
کھایا کرتا تھا روغنِ زیتون

اور سوا اُسکے کچھ نہ کھاتا تھا
آہ آرام کچھ نہ پاتا تھا

لوگ کہتے تھے کچھ تناول کر
تھوڑا آرام لے ای نیک سیر

کہتا میرے برادرون نے سب
کلفتِ قحط کھینچتے ہین اب

کہو راحت مین کسطرح پاؤن
اور بہتر طعام کیون کھاؤن

اور کھانیسے روغنِ زیتون
ہوا الاغر بہت وہ پاک درون

اور رخسار پاک پر اُسکے
اُسکے کھانیسے چھائیان تھے پڑے

بی بی حفصہ جو اُسکی تھی بیٹی
اور زوجہ رسولِ اکرم کی

آتش ٹھنڈی بکاسہ چینی
روغن اُسپر بھی ڈالکر بھیجی

دیکھ کر اُسکو وہ بہت رویا
اور زنہار آتش وہ نہ پیا

اور کہا یون وہ مقتدای زمن
کاسہ چین مین آتش با روغن

ہے جب اسباب ناز و نعمت کا
مین زنہار اُسکو پیؤن گا

اور یہہ اُمید حق سے رکھتا ہون
کہ یہہ دُنیا مین جب تلک جیؤن

دُور رہی کھے ناز و نعمت سے
اور دارِ فنا کی لذت سے

کہتے ہین رات دن طعام سکا
دس نوالون سے کچھ نہ زاید تھا

بھی روایت ہے جبکہ نیک سیر
بیٹھا ہے مسندِ خلافت پر

ایک ایسا قمیص پہنا تھا
جس کو پیوند تھے لگے بارا

کبھو دو پیرہن نہ پہنا ہے
اور دو سالن کبھو نہ کھایا ہے

اور یقین اتباعِ سُنت مین
اور سدا انقطاع بدعت مین

فرد کوئی نہین تھا اسکا نظیر
اُسکو اس امر مین تھی شانِ کبیر

آیا یک بار حجرِ اسود پاس
یون لگا کہنے اُسکو بیوسواس

کہ نہین تو مگر ہے ایک حجر
نہین تجھ سے کسی کو نفع و ضرر

سرورِ انبیا حبیب خدا
گر تجھے بوسہ نا دیا ہوتا

مین بھی دیتا کبھو نہ بوسہ تجھے
دیتا ہون اتباع سے اُسکے

آئین اکثر روایتین ایسے
اور اُسکے حکایتین ایسے

کچھ لکھا ہون ریاض ہر مین
جنکو مطلوب ہو وہان دیکھین

ذکر حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

منبع علم و عفو بذل و سخا
جانِ جود و سخا و کانِ عطا

قطبِ آفاق و زبدۂ اصحاب
بحرِ فیضان مفخرِ احباب

یعنے عثمان جامع قرآن
رضی اللہ عنہ فی الاکوان

کیون فضائل کا اُسکے ہو تبیان
بسکہ عاجز یہان ہے کلکِ بیان

ہے روایت کہ وہ امامِ ہدا
پاک اخلاق مین یگانہ تھا

سب کو کھلواتا نعمتِ الوان
کھایا کرتا تھا آپ سرکہ و نان

اور موٹا لباس بے وسواس
پہنتا تھا سدا وہ قدوۂ ناس

اور خچر پہ چڑھتا تھا وہ شریف
کرتا اپنے غلام کو بھی ردیف

اور خلافت مین اپنے در مسجد
سوتا اکثر زمین پہ وہ ماجد

اور کبر کی علامتین اکثر
اُسکے پہلو پاؤ آتے نظر

کیا کرون اُسکی مین حیا کا بیان
یہان عاجز ہے خامۂ امکان

کہ تھے حضرت نے اُس سے فرماتے
اور اسطرح سبکو فرماتے

کہ ہمیشہ فرشتگان سما
کرتے عثمان سے ہین شرم و حیا

اور یہہ اُمت مین بولا شاہِ جہان
سب سے زیادہ حیا مین ہے عثمان

نقل ہے جب وہ غسل فرماتا
ور حجرہ پہ قفل دلواتا

غسل کرتا تھا آپ ہی تنہا
کشفِ عورت بھی وہ نکرتا تھا

للہ الحمد آج میرا ضمیر
دیکھتا ہون ورین خیالِ اخیر

اس حیا کی صفت نہین تا امکان
آئینہ دارِ حضرتِ عثمان

ایک مدت مین اُسکی خدمت مین
صرف کی عمر فیضِ صحبت مین

تن برہنہ کبھی نہین دیکھا
کبھو تن سے نہ پیرہن اُترا

بھو کو غسل کر جو پہنے لباس
دوسرے جھو مین وہ اتارے لباس

جھو نقط ثقیل بھی حاشا
نہین اُسکی زبان سے نکلا

اُسکی جو جان کا بھی دشمن ہے
اُس سے ایمن ہے اُس امین سے ہے

دیکھئے باوجود قدرت کے
کیا لِلّٰہ درگذر اُن سے

بعضے فسّاق دشمنِ سادات
ننگ اسلام آہ زشت صفات

دشمنون نے برا ہی کید کیا
پس اُسے حاکمون نے قید کیا

ایک عالم ہوا ہے زیر و زبر
بیخور و خواب خلق شام و سحر

پر کیا حاکمون نے جب دریافت
دادِ دریافت دی ہے بکم و کاست

حق و ناحق مین ہو گئی تمئیز
سعی جھوٹون کی ہو گئی ناچیز

کہا حاکم جو شیخ فرماوے
دشمنون کو سزا وہ پہنچاوے

رحمۃ عالمین کا پوتا
سیّد المرسلین کا پوتا

دشمنون کو ہوئی پشیمانی
ہوئی حکّام کو بھی حیرانی

عفو ہو حق عبد ای آگاہ
پر نہ ہووے معاف حق اللّٰہ

شیخ کو وہ جو رنج قید ہوا
یہہ تو ہے اہل بیت کا ورثہ

اور دوسرے ائمۂ عترت
جو تھے ایسی خروج کی تہمت

آہ قید شدید کرواے
رنج و آزار اُنکو پہنچائے

ظلم کیسا ہوا ہے مالک پر
وہ طریق خدا کے سالک ہین

اور کر قید ابن حنبل کو
جان سے مارے وہ شیخ اکمل کو

بہار گلشن و روضۃ الابرار
دیکھ دونون مین اُنکے ہین اذکار

سنئے خوف و خشیت داور
بسکہ عثمان کو تھی شام و سحر

ریش ہوتی تھی اُسکی تر فی الحال
سکئے یکروز حاضرون نے سوال

کہا مین نے سنا ہون حضرت سے
یہہ خبر خاتم الرسالت سے

جو یہہ منزل مین پاویگا نجات
اسکو مین دوسرے منزلون مین برات

ایک رکعت مین بھی کبھو دلخواہ
ختم کرتا تھا وہ کلام اللّٰہ

وجہ پوچھے کہا کہ کب سلطان
بھیجیگا گر کسی کو یک فرمان

تا اوامر جو ہین بجالاوے
اور مناہی سے اُسکے دور رہے

کبھی تھا بعد ہر وضو ناچار
مین نے کرتا ہون حق سے استغفار

نہ اتارے لباس وہ گاہے
اور اُسی پر وہ خواب فرماوے

کیا کہون اُسکے حلم کا مذکور
کہ ہے وہ ایک کوہ حلم و غفور

دشمنون کا بھی خیرخواہ ہوا
دشمنون کا وہی پناہ ہوا

سنِ ہجری تھا جب ہزار و صد
اور پنجاہ پر تھے سہ زائد

کئے اُسپر خروج کی تہمت
اہتمام جہاد کی نسبت

قید خانے مین روز پینتالیس
بس مراقب رہا وہ با تقدیس

ایک مسلمان نہ بلکہ اہلِ ملل
تھے مکدّر و مضطر و بیکل

دعوا فسّاق کا دروغ ہوا
پر دروغ اُنکا بیفروغ ہوا

دشمنان لایق سزا ٹھہرے
اور مرعوب ہو گئے سارے

شیخ تھا جب جمال کا مظہر
حمل و حلم کمال کا مظہر

غایت لطف سے یہہ فرمایا
کہ مین لِلّٰہ اُنکو بخش دیا

نہین پاوے سزائے سرکاری
لیک پاوے سزائے قہّاری

نار فتنہ تھے جو جو سلگائے
سب وے دنیا مین خوار و زار ہوئے

زین عبّاد و باقر و جعفر
اور موسیٰ رضا گرامی گہر

کر کے اُنپر بھی بعضے شر النّاس
حاکمانِ بنی اُمیہ پاس

اور منصور نے تو قید مین ہی
بو حنیفہ نے آہ رحلت کی

قید کر شافعی کو اہل عناد
آہ لائے یمن سے تا بغداد

اور بہت اولیا کے ساتھ یہی
پیش ایسا ہی آئے ہین اشرار

احقر اُٹھا کہان گیا تو کہان
سے لکھے احوالِ حضرت عثمان

جب کسی قبر پر گذرتا تھا
اِس قدر آہ رویا کرتا تھا

کیون تو روتا ہے قبر دیکھ اتنا
نہین روتا ہے اور کہین اُتنا

قبر ہے ایک منزلِ اولیٰ
بالیقین از منازلِ عقبیٰ

قایم اللیل انبیا تھا بہ نیاز
کہ وہ پڑھتا تھا شب تمام نماز

اور کر کے نماز صبح ادا
پھر وہ قرآن دیکھ پڑھتا تھا

چاہئے دایماً اُسے دیکھے
تا ہو معلوم امر و نہی اُسے

اور وضو ہر نماز کے خاطر
کرتا تھا بالدوام وہ فاخر

تا ہوا ہو جو اُسمین سہو و قصور
بخشئے اپنے کرم سے رب غفور

صایم الدہر بھی تھا وہ فیروز
یعنے رکھتا تھا روزہ وہ ہر روز

اور پس از رحلت رسول خدا
حج و عمرہ وہ دس کیا ہی ادا

اور راہ خدا مین لیل و نہار
مال خرچا ہے وہ برون شمار

محض بہر خدا بجنگ تبوک
کیا کیا غازیون سے حسن سلوک

کہتے ہین اونٹ تھے وہ ایک ہزار
اور ہفتاد اسپ تھے رہوار

بیس یا آٹھ ہزار تھے درہم
اس سے سر دیجیو بہشت خرم

یہ دعا اسکے حق مین کی ہے تب
کہ تو عثمان کو بخش دے یا رب

جو کیا ہو وہ اول و آخر
اور کیا ہو جو باطن و ظاہر

ہے روایت صحابہ حضرت
جب مدینے طرف گئے ہجرت

فقر و فاقے مین مبتلا تھے تمام
نہین ملتا تھا انکو آب و طعام

اور مدینے مین جتنے تھے کنوین
سربسر آب شور تھا ان مین

آب شیرین تھا شیر سے بھی گران
گم تھا اسکا سراب بھی نشان

نہ کوا کھودنے کی طاقت تھی
نہ خریدی کی انکو وسعت تھی

ایک کنوا تھا آب شیرین کا
کہ یہودی کے ایک ملک مین تھا

بئیر رومہ تھا اس کنوے کا نام (باوڑی کا نام)
وہ یہودی نے اسکا آب مدام

یک چھگل گر کسی کو دیتا تھا
اس سے یک مد (پیمانہ) اناج لیتا تھا

کہے یک روز یون رسول خدا
کہ کسی نے خرید وہ کنوا

وقف گر مومنون پہ کر دیگا
مین ہون ضامن بہشت ہے اسکا

کہ اسے ایک نہر دیوے خدا
حشر کے دن بجنت الماوا

سن یہ عثمان کیا خرید اسے
تیس پر پنج ہزار درہم دے

اور کیا وقف مومنون پہ تمام
ہوئے مسرور اس سے شاہ انام

اور ہفتے مین یک غلام سدا
للہ آزاد اسنے کرتا تھا

ایسے اوصاف اسکے ہینگے کثیر
نہین خامے کو طاقت تحریر

ذکر حضرت مرتضی علی رضی اللہ تعالی عنہ

وارث مسند رسول اللہ
رہبر رہبران راہ اللہ

مقتدائے محب و محبوبین
قطب اقطاب و فخر صدیقین

پدر حسنین و ابن عم رسول
ابن عم رسول و زوج بتول

نور اسلام و سابق الایمان
میر اصحاب و ہمدم قرآن

بحر عرفان و قرب صدق و صفا
اسد اللہ خاتم الخلفا

رہبر سے مشتہر ہے جسکا نام
رضی اللہ عنہ بالاکرام

کیا لکھون اسکا علم اور اخلاق
کہ یہان طاقت قلم ہے طاق

باب مین اسکے علم کے اشہر
خود کہے یون خدا کے پیغمبر

کہ ہون مین شہر علم کا سمجھو
اسکا دروازہ ہے علی بوجھو

اور اسطرح سے کہا ہے امیر
گر لکھون فاتحہ کی مین تفسیر

تو ہو ہفتاد اونٹ کا وہ بار
نہ رکھے اسکی بحر علم کنار

ابن مسعود بولا اے ماہر
کہ ہے قرآن کو باطن و ظاہر

ہے علی جامع بطون و ظہور
اس سے رخشان ہے برج ہر دو نور

کیا کہون اسکا زہد و فقر جلیل
کہ نہین اسکا اسمین کوئی مثیل

فقر کا ہی اسے نصاب رہا
نہ کبھو مالک نصاب ہوا

اور خلافت مین بھی بشان جلی
کشور فقر کا ہی تھا والی

پاس اسکے تہی خوار تر دنیا
تھا ہمیشہ وہ طالب المولی

ہے روایت وہ جب خلیفہ ہوا
تین درہم کا یک قمیص لیا

آستین تھین دراز تہ پہنچے سے
قطع کر کے لیا ہے پہین اسے

اور جب وہ لباس پہین لیا
شکر مولا کا ہے بجا لایا

اور وہ کرتا تھا اکتفا اکثر
ایک لنگ اور ایک چادر پر

اور اسہی لباس سے ای یار
ہوتا رونق فروز در بازار

اور بازاریون کو صبح و مسا
امر معروف بھی وہ کرتا تھا

بولتا تھا انھین خدا سے ڈرو
ماپ اور تول مین دغا نکرو

مت قسم کھاؤ جھوٹ مت بولو
عیب شی کا چھپا کے مت بیچو

اور کبھو نے بھی خشت پہ خشت
نہ رکھا وہ کہین قصر بہشت

یعنے وہ بحر فقر و استغنا
عمر ساری نہ گھر کیا ہے بنا

کوئی شی گر خرید فرماتا
آپ ہی گھر اٹھا کے لے آتا

لیا یک روز یک درم کے کھجور / تب کیا عرض کوئی اسکے حضور
مین اٹھا لاؤن دوش پر پیچھے / کیا ارشاد یون کرم سے اسے
مین ہی اسکو اٹھا لیجاؤن گا / عیال والا ہی ہے احق اسکا
مین مناقب وہ باصفا کے کثیر / اب نہین مجھکو طاقت تحریر
یک صحابی کے یک قول اثر یہان / کرتا ہون اکتفا یہہ پاک بیان
نام نامی ضرار ہے اسکا / اس سے یک دن معاویہ نے کہا
وصف کچھ مرتضی کے کر مذکور / وہ کہا مجھکو اس سے رکھہ معذور
پر معاویہ جد و جہد کیا / لاجرم تب ضرار کہنے لگا
کہ علی کا مقام بس فاخر / تھا یقین عقل و فہم سے باہر
دین مین اسکا قوت اظہر / حیطۂ وہم سے بھی تھا برتر
قول اقدس تھا اسکا فصل خطاب / حکم تھا اسکا عدل محض ثواب
بہتے تھے اس سے علم کے انہار / اور حکمت تھی اسکی نطق بجار
اور وحشت تھی اسکو دنیا سے / نعمت اسکی ذلیل پاس اسکے
وحشت شب کی ساتھہ تھا وہ انیس / اور مناجات حق کے ساتھہ جلیس
دائم الفکر تھا بہ فکر دراز / اشک ریزان سدا بسوز گداز
پہنتا تھا لباس موٹا ہی / کہایا کرتا تھا خشک ہی روٹی
تھا ہمارے مین وہ ہمارے سا / پوچھین گر کچھ جواب دیتا تھا
آتا تھا ہم بلاتے اسکو اگر / گرچہ رہتا وہ ہم سے ہل مل کر
لیک واللہ اسکی ہیبت سے / بات ہم اس سے کر نہ سکتے تھے
کرتا تھا اہل دین کی تعظیم / تھا مساکین پہ اسکا لطف عمیم
یہہ توقع کسی قوی کو نتھی / کہ ہو باطل پہ اسکے وہ راضی
اور کوئی ضعیف بھی حاشا / نہین مایوس اسکے عدل سے تھا
اور یک رات مین نے کی یہہ نظر / ریش اپنی لیا تھا ہاتھہ اندر
آہ کرتا تھا اضطرارا ایسا / سانپ کاٹا ہوا کرے جیسا
اور روتا تھا اسطرح وہ یقین / جسطرح روئے ہے کوئی غمگین
بعد یون بولتا تھا دنیا سے / کہ مرے غیر کو فریب تو دے
آیا تو چاہتی ہے مجھ سے وفاق / مین تو تجھکو دیا ہون تین طلاق
نہین رجعت ہے جس طلاق مین ہان / مین قسم کھا کے بولتا ہون جان
کہ عمر تیری ہے بہت چھوٹی / اور بہت کم ہے عز و قدر تری
تھوڑے توشہ پہ بیشتر افسوس / اور طول سفر اپر افسوس
جب معاویہ یہہ بیان سنا / جوش رقت سے زار زار ہوا
اور اسطرح سے کہا گریان / بوالحسن پر ہو رحمت رضوان
ہے قسم حق کی وہ گرامی شان / یون ہی تھا جسطرح کیا تو بیان
جو اثر تھی ضرار کی فاخر / جانئے اب یہان ہوئی آخر
اور بہ اولاد حیدر کرار / ہوئے ایسے ہی اولیاے کبار
خاص یکسر ائمہ مسعود / از حسن تا بہ مہدئی موعود
سب اماموں کے مقتدا ہین وہ / اولیاؤن کے پیشوا ہین وہ
ہین وے غواص بحر عرفان کے / اور وے ساقی ہین خم فیضان کے
سب بمدد اولیائے عالیشان / فیض پائے ہین انسے تر عیان
انکا احوال باصفاے یار / مین لکھا ہون بروضۃ الابرار
ان بزرگون سے یک امام کا ذکر / زبدۂ عترت کرام کا ذکر
یمن و برکات کے لئے مجمل / شیخ عطار نے لکھا اول
اسنے آغاز جو کتاب کیا / ذکر سے اسکے فتح باب کیا
ترجمہ اسکے تذکرے کا بجا / مین یہین سے کرون بفضل خدا

ذکر امام ہمام حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ

گل گلزار خاندان رسول / بلبل باغ دودمان بتول
در کان علوم مصطفوی / رازدان فیوض مرتضوی
وارث مسند رسول اللہ / مقتداے مقربان اله
گل سر سبد آل پیغمبر / مرآت حال و قال پیغمبر
شیخ عباد و اشرف زہاد / فخر اوتاد و قدوۂ افراد
زبدۂ اہل حق بحق ناطق / قطب اقطاب جعفر صادق
پیشوا تھا وہ شریعت کا / رہنما عرصۂ طریقت کا
سب مشایخ کا مستند تھا وہ / اہل عرفان کا معتمد تھا وہ

سب کا وہ مقتدائے مطلق تھا　　مومنوں کا امام برحق تھا
عصر کا اپنے تھا امام ہمام　　اسکے تابع تھے اولیائے کرام
تھا حقائق میں صاحب تصنیف　　اس سے منقول ہیں رموز شریف
در بیان لطائف، تفسیر　　فرد کوئی نہیں تھا اسکا نظیر
اور بشرح سرائر تنزیل　　یوں نہی کوئی نہیں تھا اسکا عدیل
اپنے والد امام باقر سے　　باقر العلم ذو المفاخر سے
ہے کیا نقل وہ بہت سے نکات　　ہو کتاب اسکی گر لکھوں یکبات
نقل ہے نزد جعفر ای ہوشیار　　آیا داؤد طائی نے یکبار
اور کہا اے رسول کے فرزند　　ای علی و بتول کے دلبند
میں گنہگار ہوں ز زنگ گناہ　　دل مرا ہو گیا ہے آہ سیاہ
لطف سے مجھکو یک نصیحت کر　　جسمیں حاصل ہو فائدے کے گھر
وہ مراحل ذوق و کشف و شہود　　سنکے یہہ اسکو بولا ای داؤد
تو یقین زاہد زمانہ سے ہے　　عابدوں میں تو آب یگانہ ہے
کیا تجھے پند کی بھی حاجت ہے　　کیا مری حاجت نصیحت ہے
کہے داؤد نے ای ابن رسول　　حق نے سب سے کیا ہے تمکو قبول
اور سب پر تمہیں فضیلت دی　　شرف و عز و جاہ و عزت دی
پند سے تیرے سبکو حاجت ہے　　سب کی واجب تجھے نصیحت ہے
کہا جعفر کہ میں سے ڈرتا ہوں　　یہی ہر آن فکر کرتا ہوں
کہ کہیں جد مرا رسول خدا　　ہو سچے دامن پکڑ بروز جزا
کہ تو حق متابعت میرا　　نہیں کیوں کر ادا کیا پورا
کام آوے عمل بدرگہ رب　　اور یہاں معتبر نہیں ہے نسب
سن یہہ داؤد ہوش کھویا ہے　　در دسے زار زار رویا ہے
اور کہنے لگا کہ ای داور　　جسکی معجون طینت اطہر
آب اقدس سے ہو نبوت کے　　اور تخمیر سے طہارت کے
جسکی مادر بتول جد ہے رسول　　یہہ تو ہے ایسے باغ قدس کا پھول
ہووے ایسے کو جب یہہ حیرانی　　اور یہہ خوف یہہ پریشانی
آہ کیا ہووے حالت داؤد　　روز محشر میں کربت داؤد
نقل کرتے ہیں حضرت جعفر　　جبکہ خلوت نشین ہوا اشہر
آیا سفیان ثوری اسکے پاس　　کہا ای یادگار خیر الناس
لوگ تیرے سے فیض پاتے تھے　　خیر دارین ہاتھ لاتے تھے
پس تو خلوت میں کیوں رکہا تشریف　　کہیں محروم سب وضیع و شریف
ہوا اسکے سوا گذیر نہیں　　اور یہہ شعر وہ پڑا ہے وہیں
ذہب الوفاء ذہاب امس الذاہب　　والناس بین مخاتل ومحارب
یفشون بینہم المودۃ والوفا　　وقلوبہم محشوۃ بعقارب
دیکھے عمدہ لباس یک بہتر　　کہ تھا پہنا امام دین جعفر
کہا خدمت میں شخص یک نے پھر　　کہ یہہ پوشاک ہے بہت فاخر
سنکے یہہ عرض ہاتھ وہ اسکا　　اپنے ہی آستین میں کھینچا
کپڑا اندر درشت تھا ایسا　　کہ یقین ہاتھ کو وہ چبھتا تھا
کہا یہہ بہر خلق ہے تو جان　　اور از بہر حق ہے یہہ پہچان
نقل ہے یک ہمینی پیسوں کی　　کسی یک شخص کی تھی جاتی رہی
اسنے ناحق تقاضا پیسوں کا　　آکے جعفر کے ساتھ کرنے لگا
پوچھا پیسے تھے اسمیں کس مقدار　　وہ کہا یک ہزار تھے دینار
اسکو تب اپنے گھر بلا لایا　　اور دینار وہ ہزار دیا
بعد وہ شخص اپنا سب پیسا　　دوسری ایک جاے میں پایا
پاس جعفر کے لاکے وے دینار　　معذرت اس سے کی بہت بسیار
کہا جعفر نے جو کہ ہم نے دیے　　اسکو واپس نہ پھیر کے لیونگے
پوچھا پھر کون ہے یہہ نیک سیر　　لوگ بولے یہہ حضرت جعفر
ہوا نادم وہ نام سن اسکا　　اور پشیمان بہت ہی ہو گیا
نقل ہے ایک دن چلا تھا　　اللہ اللہ لب سے کہتا تھا
شخص یک پیچھے اسکے جاتا تھا　　وہ بہی اللہ اللہ کہتا تھا
کیا جعفر نے عرض یا اللہ　　نہیں رکھتا ہوں جامہ و جبہ
وہیں بہتر لباس یک فاخر　　غیب سے حق نے کر دیا ظاہر
اسکو جعفر نے لیکے پہن لیا　　اور وہ شخص دیکھ عرض کیا
اللہ اللہ بولنے میں شریک　　میں بھی تھا بیچ تیرے ساتھ شریک

اپنا کہنہ لباس دے تجھے مجھے
کہا اپنے وزیر سے یک شب
آہ جو شخص بیٹھ خلوت میں
لگی جو جیون سے یونہی وہ دانا
اور غلاموں کو اپنے تب منصور
جلد تر تم نے اس اشارے سے
اور لرزاں ہوا ہی وہ بدحال
اور کیا اس سے عرض خدمت سے
حق کی طاعت میں تا رہوں مشغول
جب روانہ ہوا وہ حق آگہ
اور بعضے لکھے ہیں ای دمساز
کیا تھی حالت تری عجب کہنے لگا
ایک لب اسکا تھا زمین سے لگا
اس عمارت کو اور تجھ کو اٹھا
اور بے شبہ اسکے خوف سے ہی

دیا جعفر نے اسکو خوش ہو کے
کہ تو جعفر کو جا بلا لا اب
ہے مشغول حق کی طاعت میں
ہوا مانع وسلے نہ وہ مانا
کیا اسطرح جلد تر مامور
تیغ سے اسکو قتل کر دیجے
دوڑتا آیا اسکے استقبال
بول کیا مجھ سے تیری حاجت ہے
کہا منصور ہاں بدل ہے قبول
تن میں منصور کے پڑا لرزہ
کہ ہوئیں فوت اس سے تین نماز
جبکہ جعفر ہوا ہے جلوہ فزا
اس مکان کے اوپر ہے لب سرا
جان بیشک نگل ہی جاؤں گا
ہوش اور عقل میری جاتی رہی
اکتفا اسپہ ہی کیا ہوں یہاں

نقل ہے جو خلیفہ تھا منصور
تا کروں قتل اسکو آج کی رات
ملک و دولت سے ہاتھ کھینچا ہے
آخر الامر لا علاج ہوا
کہ یہاں جب آوے گا جعفر
آیا ہے جبکہ حضرت جعفر
اسکو مسند پہ اپنے بٹھلا کے
کہا جعفر اسے کہ وہ میرے بار
اور اسکو خوشی سے دے رخصت
اور کہتے ہیں وہ ہوا بیہوش
جبکہ منصور ہوش پایا ہے
نظر آیا ہے مجھکو تب واللہ
مجھ کو بولا زبان حال سے لو
اسلئے میں نے بیقرار ہوا
اسکے ایسے کرامتیں بسیار
رضی اللہ عنہ فی الاکوان

ظلم گستر تھا اور جفا معمور
کہا اس سے وزیر عجز کے ساتھ
قتل کرنا اسے نہ زیبا ہے
پاس جعفر کے وہ وزیر گیا
میں نکالوں کلاہ اپنی ز سر
دیکھ منصور ہو گیا مضطر
آپ بیٹھا ہے باادب آگے
مت بلا تو مجھے کبھو زنہار
پس روانہ کیا ہے باعزت
تین دن تک بھی یونہی تھا بیہوش
اس سے اسکا وزیر پوچھا ہے
اژدہا ایک اسکے تھا ہمراہ
رنج دیوے گا گر تو جعفر کو
معذرت کر اسے روانہ کیا
میں محرر بروضۃ الابرار

ذکر خیر التابعین اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قدوۂ عارفان حق آگاہ

عاشق صادق رسول اللہ
ہے طریقت کو جس سے زیب و زین

زبدۂ اولیائے یمنی ہے
رضی اللہ عنہ فی الدارین

قطب عالم اویس قرنی ہے

روایت

ہے روایت کہ سرور عالم
ہو کے متوجہ یمن کے دلشاد
میں یمن کے طرف سے پاتا ہوں
پاک صورت فرشتگاں ہی کیا
تا اویس انکے درمیان ہو ہنوز
کیونکہ دنیا میں طاعت مولا
پس اسی واسطے خدائے غیور

کرتے اسطرح بیشتر ارشاد
میں قرن کے طرف سے پاتا ہوں
کہ ہو ستر ہزار انکا شمار
ہوویں سوئے بہشت جلوہ فروز
بسکہ پوشیدہ اسنے کرتا تھا
اسکو اپنے کرم سے روز نشور
جانئے اس حدیث کے مصداق

یعنی بو جو نسیم رحمت کی
اور شہ انبیا نے فرمایا
غایت لطف اور کرم سے خدا
تا نہ پہچانے کوئی بندہ اسے
دور رہتا تھا خلق سے بہ نشاط
چشم اغیار سے رکھے محفوظ
ہوویں ایسے ہی اولیا عاشق

گاہ گاہ در مدینہ اکرم
بو محبت کی اور الفت کی
جب قیامت کا روز آویگا
کرے شکل اویس پہ پیدا
حق تعالیٰ مگر جسے چاہے
دل لگایا تھا اپنا حق کے ساتھ
اپنے دیدار سے رکھے محظوظ

حدیث

اور آئی حدیث حضرت سے
کہ ہے یک مرد میری امت سے

وہ قیامت کے دن بشان رفیع
ہووےگا اتنے عاصیونکا شفیع

دو قبیلے تھے یہ عرب مین بڑے
بے نہایت تھے گوسپند انکے

کہے سرور ان ارجمندون سے
وہ ہے یک بندہ حق کے بندون سے

پوچھے اسکا کہان ہے اب مسکن
کہے مسکن اویس کا ہے قرن

نہین دیکھا بہ دیدۂ ظاہر
دیکھا ہے چشم دل سے وہ باہر

کہا دو وجہ اسکے ہین سمجھو
غلبۂ حال ایک ہے بوجھو

اسکی مان مومنہ ہے نابینا
بس یہ خدمت گذار ہے اسکا

پوچھے کیا اسکو ہم نے دیکھینگے
بولا صدیق کو نہ تو دیکھے

بائین ہتھیلی پہ اسکے ایک نشان
اور کف دست پر بھی ہووے عیان

اور کہا اسکو تم اگر پاؤ
اسکو میرا سلام پہنچاؤ

بعد فرمائے سرور عالم
اولیا مین بزرگ اور اکرم

پوچھے کس جا مین ہم نے پاوین اسے
کہے اسکو مین پاؤگے

کہ مرا جبہ تم نے لیجاؤ
اور اویس قرن کو پہنچاؤ

عمر فاروق و حیدر کرار
شہر کوفے مین آن کر ملغار

اور خطبے مین نجد یون کہتین
وہ پکارا تو سب اٹھے ہین وہین

وے کہے ہان عمر نے پھر پوچھا
نام بو تو اویس ہے کس کا

کہ ہے اسکو تو خلق سے وحشت
نہین رکھتا ہے خلق سے صحبت

یون کیا عرض حاضرون نے تمام
کہ وہ رہتا ہے دشت مین مدام

لوگ جو کھاوین وہ نہ کھاوے یقین
غم و شادی وہ جانتا ہی نہین

اسکے فاروق و مرتضیٰ یہ بیان
اس بیابان طرف ہوئے ہین روان

اور ملک حکم حق تعالیٰ سے
اونٹ اسکے وہان چراتے تھے

عمر فاروق و مرتضیٰ کو دیکھ
کہا سبقت سے السلام علیک

پوچھتے ہی کہا وہ عبداللہ
کہا ہم سب ہین بندگان اللہ

کہا فاروق ای گرامی ذات
اب دکھا مجھکو اپنا سید صفات

اس نشان پہ عمر نے بوسہ دیا
اور اسطرح اسکو فرمایا

اور یہ جبہ شریف اپنا
خاص تیرے لئے کیا ہے عطا

کہ بقوم ربیعہ اور مضر
باب بکرون کے جتنے ہون تن پر

کہا یارون نے یا رسول خدا
کون وہ مرد ہے ہمین فرما

پوچھے کیا ہے وہ باصفا کا نام
کہے سرور اویس اسکا نام

پوچھے کیا آپ کو وہ دیکھا ہے
ان کو یون شاہ دین بولا ہے

پوچھے کیا ایسا عاشق ای حضرت
نہین پایا ہے آپ کی صحبت

دوسرا پاس حکم ملت ہے
وہ مری شرع کی رعایت ہے

اونٹ اجرت کے وہ چراتا ہے
نفقہ مادر کا اس سے پاتا ہے

اسکو فاروق و مرتضیٰ ہر دو
دیکھینگے عنقریب ای یارو

قدر درہم پہ یک سفیدی ہو
اس نشان کو نہ برص سے سمجھو

اور کہیے پیام یہ میرا
کرے امت کے حق مین میرے دعا

اتقیا اخفیا مین عالیشان
یعنی پرہیزگار جو ہین نہان

نقل ہے جب نبیؐ نے رحلت کی
یون صحابہ کو تب وصیت کی

حسب فرمان واجب الاذعان
بعد ترحیل سیدِ اکوان

اور بہت خلق کو فراہم کر
ایک خطبہ پڑھا جناب عمر

پوچھا اب تم مین کوئی ای لوگو
کیا ہے اہل قرن سے کہیو سچ

وے کہے ہم اسے نہین جانا
ہے مگر ایک شخص دیوانا

عمر فاروق انسے پوچھا ہے
کہ کہئے کہان وہ رہتا ہے

اور وہ نان خشک کھاتا ہے
شہر مین لوگ مین نہ آتا ہے

جب ہنسین لوگ اسپہ روتا ہے
اور وے روویں تو آپ ہنستا ہے

اسکو شاغل نماز مین پائے
بس خشوع و نیاز مین پائے

جنبش آدمی وہ جب پایا
جلد باہر نماز سے آیا

دیکے فاروق نے جواب سلام
اسکو پوچھا کہ کیا ہے تیرا نام

بولے کیا ہے خاص تیرا نام
وہ کہا ہے اویس میرا نام

وہ دکھایا تھا وہ نشان اسیر
کہ خبر جسکی دی تھی پیغمبر

کہ بوقت وفات خیر انام
بولا ہے ای اویس تجھکو سلام

اور وصیت مجھے یہ بھی فرمایا
میری امت کی حق مین کیجے دعا

وہ کہا ای صحابی سرور / تو دعا کے لیے ہے اولی تر
پھر کہا ہے اویس نے ای عمر / حکم فرمائے جسکو پیغمبر
کہا فاروق نے وہی ہے یقین / کہ نشان اسکی دی ہے سرور دین
اور اون سے اویس دور گیا / رکھ کے سجدے مین سر یہہ کہنے لگا
جب تلک امت محمد کو / اپنے احسان سے نہ بخشے تو
تیرا پیغمبر رفیع مکان / اور فاروق و مرتضی ذیشان
ایک آواز غیب سے آئی / کئی تن بخشون ترے خاطر ہی
حکم آیا ز درگہہ مولا / اور اتنے ہزار بخشون گا
آئے ایسے مین مرتضی و عمر / پوچھا کیون آئے تم نے دیر نکر
پس مرقع اویس پہن لیا / اور اسطرح اونسے کہنے لگا
اور بکرے جو انکے مین بسیار / انکے بکرون کے بال کے مقدار
اس مرقع کے یمن سے وہ سب / یہہ دعا کی مری اجابت اب
تا مدینہ تو کیون نہین آیا / کیون حضور نبی نہین پایا
کہ مبارک جو دانت حضرت کا / آہ جس روز ہے شہید ہوا
دوستی مین موافقت ہے ضرور / یہی شرط مولفت ہے ضرور
اور بولا جمال حضرت کا / چشم ظاہر سے مین نہین دیکھا
شرط الفت موافقت ہی جب / مین بھی یک دانت اپنا توڑا تب
ایک یک دانت مین گراتا تھا / دل نہ چین و قرار پاتا تھا
جب علی و عمر نے سنی یہہ بات / رونے لاگے بہت ہی دہد سے تمام
گرچہ حضرت کو یہہ نہین دیکھا / اسکا عشق و ادب ہے پن ایسا
پس عمر نے اویس سے یہہ کہا / کر دعا میرے حقمین نزد خدا
مغفرت مین نے مومنونکی سب / چاہتا ہون یقین ز درگہ رب
تم کو تب گھیر لیگی میری دعا / ورنہ ضایع کرون مین اپنی دعا
اسکو تب یون اویس نے پوچھا / کہ تو پہچانتا ہے حق کو کیا
پھر شہ پہچانے فیروق کے تئین / یہی بہتر ہے تیرے حقمین یقین
کہ خدا مجھکو جانتا ہے کیا / کہا ہان مجھکو جانتا ہے خدا
کہا فاروق شہر سے اس جا / تا کوئی چیز مجھکو دیون لا

کہا کرتا ہون مین ہمیشہ دعا / یہہ وصیت نبی کی لا تو بجا
شاید وہ شخص ہووےگا دیگر / پس تامل سے خوب کیجے نظر
پس لیا جبہ شہ دوران / اور کہا صبر تم نے کیجو یہان
یا الہی یہہ جبہ والا / مین خوشی سے نہ اپنے پہنونگا
کہ وہ جبہ ترا رسول کریم / پاس بھیجا مرے بلطف عمیم
بایقین کر چکے ہین اپنا کام / اور باقی ہے اب یہہ ترا کام
پھر کیا عرض اے جہان کے رب / کہ یہہ امت کو بخش دیجے سب
یونہی کرتا تھا عرض بر بر بار / وو نہی کہتا تھا قادر غفار
یہہ مرقع نہ پہنرتا مین نے / جبتلک امت کو سارے نا بخشے
دو قبیلے ربیعہ اور مضر / جو عرب مین بڑے ہین لب شہر
امت احمدی کو وہ مولا / بس شفاعت سے میرے بخشیگا
مرتضی نے خموش بیٹھا تھا / اور فاروق اسکو یون پوچھا
پوچھا کیا تم ہو دوست حضرت کے / کہے ہان یون کہا اویس نے
پس طریق موافقت سے یقین / دانت کیون اپنے تم نے توڑے نہین
اپنے سب دانت وہ جو توڑا تھا / تب عمر کو اویس بتلایا
پر سنا جب یہہ واقعہ ای رشید / کہ ہوا دانت شاہ دین کا شہید
پر نہ معلوم تھا کہ حضرت کا / کون سا دانت وہ توٹا ہوگا
آخر الامر اپنے دانت تمام / توڑا خاطر کو تب ہوا آرام
اور سمجھے یہہ ہے ادب کا ثمر / اور تادب ہے منصب دیگر
چاہیے اس سے ہم لوگ سیکھین / مشرب عشق اسکا ہم دیکھین
وہ کہا ہر نماز مین دن رات / بس تشہد مین جان بیچ اوقات
پس اگر اس جہان فانی سے / تم نے ایمان کے ساتھ گذر گئے
بعد یون التماس کی ہے عمر / کہ مجھے ایک اب وصیت کر
بولا پہچانتا ہون ہان حق کو / کہا پہچانے گر خدا کو تو
کہا فاروق اور زیادہ کر / پوچھا اس سے اویس بار دگر
کہا حق کے سوا کوئی گر / نہ پہچانے تجھے تو ہے بہتر
جیب مین ہاتھ اویس قال السلام / سے ہے دیکھا نکال دو درہم

اور کہا میں نے تو سچ جو
خبر تیری میں سب قبول کروں
ہو جو اس جہان سے تم واپس
ہے قیامت کی فکر کیسی
حشر کا روز جب کہ [illegible]
اسلئے سوچ کر وہ بھاگا
کہ شفاعت کا وہ جو ہوا لا
کہ ہوئے اس سے جا فر [illegible]
وہ کرتا تھا اس جو [illegible]
میں نے جانا کہ پکڑوں اس کا ہاتھ
ہوئی رقت بری سو رونے لگا
مجھکو نہ دہ کہے کرم ہے خدا
پس مرا اور مرے پدر کا نام
پس بلاشک وہی علیم و خبیر
جان مری تیری جان کو پہچانی
وہ کہا شاہ انبیا کا لقا
پڑھ دیتا جو ہوں صاحب شان
میں کہا ایک آیت قرآن

جان پیدا کیا تمہیں ہر بے
ہوتا افزوں کہ لائے یوں
اور حیات بہت قریب ہے بس
ہے مجھے صبح شام راہی گھر
جب پھریں وہاں سے آخر کار
بعد کوئی اسکے نہیں دیکھا
میں سنا جب اویس قرنی کا
پھر وہ ہوں اسکی خدمت سے
اور دھوتا تھا اپنے کپڑے کو
پرنہ ہرگز دیا وہ اپنا ہاتھ
رحمک اللہ یا اویس کہا
کس لئے میرے پاس تو آیا
کیوں تو پہچانا مجھے اعلام
دی خبر تیری مجھکو تا تیسیر
ہے یہہ تائید و فضل ربانی
آہ افسوس میں نہیں دیکھا
واعظ و متقی و محدث ہاں
پڑھتے سنوں تا تیرے لئے [illegible]
کیا کتاب ہے رب موجود آ

گر تو ہوتا ہے صفا من اسکا آ
بعد ایسا زبان پر لالے
مومنان جب ملینگے وہ جزا
میں جیتے ہیں اسکے شاغل
ہوئی زاید اویس کی حسرت
ہاں مگر ایک حرم بن حیان
تب مرے دل میں اشتیاق ہوا
میں انکو نے کو ڈھونڈھتا آیا
میں نے انکو کیا خطاب سلام
مجھکو اسکی کمال الفت سے
ہوگیا تب اویس بھی گریان
میں کہا ای اویس مجھکو کچھ تو
تب وہ لینے لگا کہ کوئی شی
جانے مومنوں سب رحمان
میں کہا اب رسول اکرم سے
پڑ احادیث پاک سر دین
کہ ہوں میں ایک شغل میں شامل
پڑھتا ہو وہ سنے بیقرار ہوا
پس تلاوت کیا ہی یہ آیات

گر میں جیوں یہہ سر گئے
کہ بہت سچ تم نے پایا ہے
پھر ابد تک ہو وینگے جدا
جاؤ تم میں تو اس میں مائل ہو
لوگ کرنے لگے بری عزت
اسطرح سے خبر دیا ہی جان
صبر و طاقت کو کیا طاق کیا
اور اسکو فرات پر پایا
دیکھ مجھکو دیا جواب سلام
دیکھنے سے بھی اسکی حالت سے
اور کہا یا حرم بن حیان
نہیں دیکھا تھا اسکے آگے تو
نہیں علم خدا سے باہر ہے
دوست اور آشنا ہیں آپس میں
ایک روایت حدیث کی کیجے
میں نے دوسروں سے ہاں سنا ہوں یقین
اسلئے اسطرف نہیں مایل
اور رقت سے زار زار ہوا

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ مَا خَلَقْنَاهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ○

اور پھر پڑھکے ایک نعرہ کیا
یا فقیر کیا اسکے ای ہمام
میں سمجھا ہوں وہ تمکو بکام
جانے ای حرم تو جب ہو
اور تکو [illegible] کرے یاد
[illegible] کی [illegible]

میں نے سمجھا کہ ہوش سے گزرا
تجھ سے تا کیوں [illegible] آرام
دوسرے سے لیگا اسلام
تیرا لیں موت کو سے کہے
[illegible] تجھ [illegible] نہ بنا
[illegible] کو [illegible] سب سمجھا

بعد پوچھا کہ سلے بن حیان
وہ کہا [illegible] جسکر
میں کہا یک مجھے [illegible] کر
اور [illegible] ہو وے گا تو جب
[illegible] ہے ہوا ای تو تھا
میں نے پوچھا کہاں کروں [illegible] قیام

قبل کیا چیز تجھکو لائی یہاں
اس سے ہے وہ [illegible]
یوں لگا کہنے [illegible]
موت کو [illegible] ختم ہو گئے
دیکھ حرم [illegible]
بعد کہا [illegible] کیجے شام

مین نے بولا وہان مرا گذران
پھر کہا مین نے ہو بہت مضطر
اور بے شبہ آدم و حوا
اور سب انبیا نے کی رحلت
اور مرا بھائی آہ عدل نصاب
وہ کہا حق نے مجھکو ہی ہے خبر
بعد اسکے وہ ہے ورود پڑھا
کہ تمسک تو کر کتاب اللہ
قوم مین جب تو اپنے جاویگا
اور اس امت کی تو جماعت سے
بعد اسکے دعای خیر کیا
پر مجھے تو دعا سے کیجے یاد
مین نے چاہا کہ اور یک ساعت
اسکو مین دیکھتا تھا پیچھے سے
پیشتر وہ جو مجھ سے ذکر کیا
صبح کی تب نماز پڑھتا تھا
ظہر کی پڑھ نماز وہ کامل
تین دن یونہی وہ گذرا ہے
خفیہ کرتا تھا اُس پہ مین نے نگاہ
چشم پر خواب و پر شکم سے آہ
سمجھا کیا اسکا حال اقدس ہے
لوگ پوچھے اویس سے یہ بات
نہین ہوتی ہے ایک بار تمام
کہا نیز لیسے اسکو مارین اگر
کہ کسی نے علی الصباح تھا
اور ہو وہ اویس جو بدخو
یعنے بہتر طعام اور لباس

ہووے کیون کر کہا وہ عالیشان
دوسری یک مجھے وصیت کر
اور نوح و خلیل اور موسیٰ
ہوا رونق فزا سوے جنت
ہوا راہی عمر بن الخطاب
کہ کیا نقل اس جہان سے عمر
اور کیا درگہ خدا مین دعا
اور لیجے تو صالحون کی راہ
کر نصیحت تو انکو بہر خدا
باہر ہرگز نہ یک قدم ہووے
اور مجھکو کہا کہ تو اب جا
مین بھی تجھکو کرون دعا سے یاد
جاؤن ساتھ اسکے پر ندی رخصت
ہوا آخر نہان نظر سے مرے
چار اصحاب مصطفیٰ کا تھا
جبکہ فارغ نماز سے وہ ہوا
ہوا تسبیح مین وہین شاغل
کچھ نہ کھایا ہے اور نہ سویا ہے
جلد گھبرا کے پھر اٹھا ناگاہ
ہر زمان مانگتا ہون تیری پناہ
پہر عبرت مجھے یہی بس ہے
کیون گذرتی ہے بول یہ رات
صبح ہوتی ہے جانو یونہی مدام
تو بھی ہرگز نہووے اسکو خبر
اور نہین جانتا ہے یہ اصلا
تین چیز دن کو دوست رکھا جو
بیٹھنا اور تونگرون کے پاس

دوا سے عیسے دلون پہ ہووے چند
تب وہ فرمایا ای ہرم بن حیان
اور داؤد انبیا دیگر سے
اور اسکا خلیفہ حق کا عتیق
مین کہا تجھ پہ حق کی ہو رحمت
پھر کہا اے ہرم بن حیان
پس کہا یہ مری وصیت ہے
یک گھڑی موت سے نہ رہ غافل
بندگان خدا سے ہان گا ہے
دیکھ بعد ین ہوویگا ہشیار
پھر نہ دنیا مین تو مجھے دیکھے
تو چلا جا یہ راہ سے جولان
آہ پر جوش رونے لاگا ہے
پھر نہ اسکی مجھے ہوئی ہے خبر
بولتا ہے ربیع اکرم نے
حق کی تسبیح تب شروع کیا
پس ادا کرکے عصر کی وہ نماز
اور جب آئی اسپہ چوتھی شب
اور مناجات مین یہی کھولا لب
بولتا ہے ربیع فرخ فال
نہین سوتا تھا کوئی شب زنہار
کہا سجدے مین ایک بار صبح
اور اس سے کہے خشوع نماز
لو پوچھے کس طرح سے ہے ترا حال
کہ اُسے موت شام لگ اسی روز
اسکی گردن کی جا نورگ سے بھی
اور کئی لوگ اویس سے مذکور

جن مین شک ہووے اور نہ لیوین شد
پدر تیرا سفر کیا نہ جہان
سب یہ دار فنا سے ہین گذرے
نقل دنیا سے ہے کیا صدیق
نہین فاروق کی ابھی رحلت
مین بھی تو مرد گون سبھی ہین جان
گر بجا لاوے تو سعادت ہے
رات دن ذکر حق مین رہ شاغل
لیکن نصیحت دریغ مت کیجئے
روز محشر مین ہوگا دخل نار
اور مین بھی کبھی نہ دیکھون تجھے
مین بھی جاتا ہون اب یہ راہ سے ہان
اسکا رونا مجھے رولایا ہے
ہے کہان یا گیا وہان سے کدھر
کہ گیا مین اویس سے ملنے
ظہر تک بھی اسی مین شاغل تھا
پھر اسی شغل سے ہوا مسباز
نیند تھوڑی اُسے لگی ہے تب
یون لگا بولنے ای میرے رب
جب مین دیکھا اویس کا یہ حال
طاعت حق مین رہتا تھا بدحال
جبکہ کہتا ہون حق کی مین تسبیح
اسکو کہتے مین کہ ای صاحب راز
وہ کہا اس نمط ہے میرا حال
وہ عمل دینی ہے یا نہین سونے
آہ دوزخ قریب تر ہوگی
کہ یہان ایک شخص ہے مشہور

که یقین وه زعفرانی سی سال ، کفن اپنا گلے مین اپنے ڈال
بیٹھ کر قبر مین ہی روتا ہے ، اشک سے منہ کو اپنے دھوتا ہے
تھا پاس اسکے تم سے مجھے یکبار ، لے چلو اسکا پاؤن تا دیدار
جا کے دیکھا بہت حقیر ہے وہ ، ہوا غم سے بہت زحیر ہے وہ
دیکھ بولا ہے یون اویس اسے ، حق سے پھیرا ہے شغل قبر تجھے
گور اور کفن یہہ تجھے دریاب ، راہِ مولا سے ہو گئے ہین حجاب
اسکو اتنا اویس بولا جب ، ہو نزدیک اسکے دلمین چکا تب
فی الحقیقت وہ آپ مین پایا ، حال اُس پر خدا نے کشف کیا
ایک نعرہ کیا ہے وہ لرزان ، اور اُسی قبر مین وہ دیدی جان
شیخ عطار بولتا ہے یہان ، پردۂ راز کھولتا ہے یہان
که ہوئی جب کفن و قبر آہ حجاب ، کیا بلا ہو وے دوسرا اسباب
قطع اسباب پہلے لازم ہے ، اسکو جو راہِ حق کا عازم ہے
قطع اسباب یہہ نہو جب تک ، دل بھی فارغ نہو ویگا تب تک
دل یہہ جب غیر حق سے خالی ہو ، مظہر نور قدس عالی ہو
اور جو ہمسایگان اویس کے تھے ، نقل کرتے ہین اسطرح سُنئے
ہم نے سمجھے تھے اُسکو دیوانہ ، اُسکے خاطر بنا ہے یک خانہ
رہتا ہر روز دایما صایم ، اور ہر شب مین رہتا وہ قایم
چونتا تھا وہ تخم خرمے کے ، مول لیتا تھا نان بیچ اُسے
گروہ سارے کھجور ہی پاتا ، بیچ دیتا تھا صدقہ بہر خدا
چندیان گھوڑ پر جو آوین نظر ، خوب دھوتا تھا انکو وہ لاکر
گودڑی اسکی لبن وہ سیتا تھا ، اسکو غیبت سے چھین لیتا تھا
جاتا باہر نماز ظہر لئے ، اور آتا تھا گھر عشا پڑھ کے
رہ مین اسکو جو دیکھتے لڑکے ، مارا کرتے تھے اسکو پتھرون سے
بولتا تھا اویس تب ان کو ، چھوٹے پتھرون سے مارو ای لڑکو
اور نہ مارو بڑے پتھر سے مجھے ، مار وان خون ہونا وضو توٹے
که مجھے غم نماز کا ہے یقین ، دست و پا ٹوٹنے کی فکر نہین
آخر عمر مین وہ پاک شعار ، ہوکے ہمراہ حیدر کرار
جا کے صفین مین جنگ کرتا تھا ، جان کو اپنے جنگ کرتا تھا
آخر اس جنگ مین ہوا ہی شہید ، قدس اللہ سرہ ہو جاوید
شیخ عطار قدوۂ خیار ، تذکرے مین لکھا ہی ای ہشیار
قوم ہے یک ز اولیاے کرام ، مشتہر انکا ہے اویسی نام
پیر کی انکو کچھ نہ حاجت ہے ، تربیت انکی بے وساطت ہے
تربیت جو اویس کی بالخیر ، ہوئی ظاہر مین بے وساطت غیر
که بظاہر اگرچہ وہ اکرم ، نہین دیکھا رسول حق کے قدم
لیک باطن کی راہ سے ہر آن ، اسکو حاصل نبی سے تھا فیضان
کہ نبوت بہی اسکو حضرت کی ، پرورش فضل حق سے کرتی تھی
یہہ مقام عظیم ہی جانو ، اور یہہ فضل فخیم ہے جانو
کسکو یہہ رتبۂ بلند ملے ، کسکو یہہ شان ارجمند ملے
که یہ افضل یہہ خدا کا ہے ، جسکو چہتا ہے اسکو دیتا ہے
جو بلا شیخ پاوے یون فیضان ، انکو ہی کہتے ہین اویسی جان

ذکر افضل التابعین حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مہر اوجِ شریعتِ نبوی ، موجِ بحرِ طریقتِ نبوی
تابعِ سنتِ رسول اللہ ، حاملِ ملتِ رسول اللہ
معدنِ علم و حلم و ورع و تقا ، مخزن حال و قال صدق و صفا
افضل التابعین حسن بصری ، اکمل العارفین حسن بصری
صاحب علم اور معاملہ تھا ، اور بہت اسکو خوف تھا حق کا
نقل ہے جب ہوا ہی پیدا ، تبھی فاروق کے جناب مین لا
اسکو تبلا کے التماس کئے ، نام اس طفل کا تو اب رکھیئے
نام بولا حسن رکھو اسکا ، که اسنے حسن شکل دی ہے خدا
والدہ اسکی عابدہ تھی بڑی ، اور عفیفہ و صالحہ تھی بڑی
تھی موالی سے ام سلمہ کے ، خادمون سے وہ گنج حکمہ کے
ام سلمہ تھی بی بی حضرت کی ، والدہ تھی تمام اُمت کی
ماں حسن کی تھی جو تھی کام مین جب ، رو دیا کرتا تھا جب ہی وہ تب

ام سلمہ تب اسکو گود مین لے ٭ دودھ دیتی اسے شفقت سے
شیر اقدس حسن وہ پیتا تہا ٭ جلد رونا بھی چھوڑ دیتا تھا
ہوئے ظاہر حسن سے بے تاخیر ٭ تھی وہی شیر پاک کی تاثیر
حسن تقریب سے خدائے کریم ٭ کی ہے اسکو عطا بفضل عمیم
تھا دھرا گھر مین ام سلمہ کے ٭ جا کے پانی پیا حسن اس سے
تب کئے عرض ای رسول زمن ٭ آج پانی پیا ہے اس سے حسن
جانیو علم اسقدر میرا ٭ اسکو مولا کرم سے بخشیگا
خوش نصیبی یہہ بس حسن کی تھی ٭ گود مین مصطفے کے اسکو دی
نعمتین بس حسن جو پایا ہے ٭ یمن وہ سب اسی دعا کا ہے
[illegible] شفقت [illegible] بفضل خدا ٭ تب وہ بی بی کو دودھ آیا تہا
[illegible] حق دیا ہی اسے ٭ مقتدا خلق کا کیا ہے اسے
[illegible] ستر تھے بدریان فاخر ٭ غزوہ بدر مین جو تھے حاضر
[illegible]مت اطہر سے اسکے خرقہ لیا ٭ اسکی خدمت سے استفادہ کیا
تھا جواہر فروش وہ پہلے ٭ حسن لولوی تھے کہتے اسے
یون حسن سے کہا وزیر نے تب ٭ ہم نے جاتے ہین ایک جا پر اب
واسطے اسکے اسپ یک لائے ٭ ایک صحرا مین ہلکے سب آئے
ریشمی ہین اسے طنابے لگے ٭ اور میخین لگے ہین سونے کے
اور کچھ بولتے ہین جاتے ہین ٭ آہ کرتے ہین درد کہاتے ہین
چار سو فیلسوف پھر آکر ٭ وہ بھی ایسا ہی کر گئے یکسر
او طبق پر زر و جواہر کے ٭ اپنے ہاتھون مین سب جو لائے تھے
[illegible] وزیر اور قیصر قاصر ٭ جا کے خیمے مین اسے ہین باہر
[illegible] قیصر کا ایک بیٹا تھا ٭ تھا جوان صاحب جمال ترا
[illegible]شق تھا اس سے باپ کو بسیار ٭ ناگہان ہو گیا ہے وہ بیمار
آخر الامر مرگیا ہے وہ ٭ سب کو غمگین کر گیا ہے وہ
سب نصارا یہہ سال مین یکبار ٭ آتے ہین اسکی گور پر ای یار
دفع ہوتی اگر لڑائی سے ٭ جان ہم سب فدا کئے ہوتے
[illegible]رتے ہم عقل کا بڑا سامان ٭ ہے یہہ میدان مین عقل بھی حیران

گرچہ خاتون کو تب نہین تھا دودھ ٭ لیک آتے تھے چند قطرے دودھ
جو ہزارون فیوض اور برکات ٭ اور ہزارون کرامت و خیرات
اور تبرکی ایک نعمت والا ٭ جو نعیم جنان سے ہے اعلا
یعنے حضرت کا ایک کوزہ آب ٭ جسمین فضلہ تھا اسکا فیض نصاب
کیا دریافت سرور والا ٭ کہ یہہ کوزے سے کون پانی پیا
سرور انبیا نے فرمایا ٭ پانی وہ جس قدر ہے اس سے پیا
کہتے ہین ایک دن رسول خدا ٭ ام سلمہ کے گھر طرف آیا
غایت لطف سے شہ والا ٭ حق مین اسکے دعائے خیر کیا
کہتے ہین بی بی ام سلمہ ہی ٭ پرورش اسکو خود ہی کرتی تھی
اور کہتی تھی بارہا اے خدا ٭ کر اسے مقتدا تو عالم کا
تھے صحابہ نبی کے یکسو تیس ۱۳۰ ٭ کہ ملا ان سے سب وہ پر تقدیس
ہین ارادت کی نسبت اسکی عیان ٭ ہے یقین مرتضی علی سے جان
خلق سے وہ جو انقطاع کیا ٭ بوجہہ لکھتے ہین یہہ سبب اسکا
جبکہ بصرے سے روم کو وہ گیا ٭ اور وہان کے ملا وزیر سے جا
تو بھی آتا ہے کیا ہمارے ساتھ ٭ کہا آتا ہون ہان تمھارے ساتھ
دیکھا جنگل مین وہ حسن ہے کھڑا ٭ ایک دیبائے روم کا ڈیرا
اور سپاہون نے باندھکر ہتھیار ٭ گرد خیمہ کے پھرتے ہین بسیار
آئی پھر یک گروہ بوڈہون کی ٭ وہ بھی ایسا ہی کرکے لوٹ گئی
پھر کنیزین قریب دو سو کے ٭ آئین مہرو کمال زینت سے
گرد خیمہ کے یونہی پھرتے بھی ٭ اور کچھ بول کر گئے ہین سبھی
بولتا ہے حسن مین جب دیکھا ٭ ہوا حیران وزیر سے پوچھا
اور انواع کے علوم و ہنر ٭ جانتا تھا شجیع تھا اشہر
جو اطبا یہان کے حاذق تھے ٭ ہوئے عاجز علاج سے اسکے
لا کے خیمے مین اسکو دفن کئے ٭ شہریان سارے زار زار ہوے
بولتے ہین سپاہ ای شہزادے ٭ آہ حالت یہہ ہو دیکھی جو تجھے
کہتے ہین فیلسوف بعد سبھی ٭ عقل گر کام گر یہان ہوتی
بعد بوڈہون نے بولتے ہین آ ٭ گر سفارش مفید ہوتی بجا

ہم سفارش سبھی کیے ہوتے — نفع کیا یہ یہاں سفارش سے
پھر کنیزیں یہ کہتے ہیں کمال — کام آتا اگر یہ مال و جمال
تو یہ مال و جمال ہم اپنا — کرتے تیرے لیے ہی دل سے فدا
پر یہ مال و جمال کی ایجان — کچھ نہیں قدر پیش مالک جان
بعد جینے میں آنکر قیصر — بولتا ہے اسی ای جان پدر
لشکر و فیلسوف او ضعفا — اور طبیب و کنیز ماہ لقا
میں نے لایا اگر یہ آتے کام — کام آتے یقین تیرے تمام
باپ تیرا بھی اور جہان سب — ہینگے عاجز یہ پیش قدر رب
ای پسر اب سلام ہو تجھ پر — بول اسطرح جاتے ہیں یکسر
کہتے ہیں جب حسن سنا یہ بات — یاد کی اپنی موت اور سکرات
دل سے از بسکہ خوف کھایا ہی — جلد بصرے کو لوٹ آیا ہے
اور رکھایا قسم کیا اقرار — کہ نہ دنیا میں میں ہنسوں زنہار
اور شاغل ہوا عبادت میں — ذکر میں فکر میں ریاضت میں
ایسا عابد ہوا وہ نیک سیر — کہ نہیں تھا اسکا عصر میں ہمسر
نقل ہے وہ امام نیک شعار — وعظ ہفتے میں بولتا یکبار
رابعہ گر نہ رہتی در محفل — جانتا بزم قالب بے دل
فیض کے لب نہ کھولتا تھا وہ — وعظ ہرگز نہ بولتا تھا وہ
لوگ کہتے کہ اب کئی ہجوم — اتنے اہل کمال و اہل علوم
یک بڈھی گر نہ آوے کیا پروا — کیوں نہ کہتا ہے وعظ کچھ فرما
کہتا پیلوں کے واسطے لوگو — ہم نے شربت بنائے ہینگے جو
سر بسر چیونٹیوں کے سینے میں — کہو شربت وہ کسطرح بیٹھیں
اور سخن میں وہ گرم ہوتا جب — اسطرح رابعہ سے کہتا تب
کہ یہ گرمی سخن کی ای بی بی — گرمی دل سے ہے تیرے ہی سبھی
اس سے پوچھے کہ خلق جو وافر — ہوتے ہیں تیرے وعظ میں حاضر
کیا تو ہوتا ہے اس سے کہہ دل شاد — کیا اسطرح انکو تب ارشاد
کہ اگر ہووے خلق کی کثرت — اس سے حاصل نہیں مجھے فرحت
بلکہ گر گا ہے کوئی یک درویش — آوے مجلس میں سوختہ دل ریش
اسکے آئینے مجھکو فرحت ہے — فرحت و انبساط و بہجت ہے

روایت

ہے روایت کہ حیدر کرار — شہر بصرے کو آیا تھا یکبار
اور وہاں تین دن اقامت کی — شہر بصرہ کو زیب و زینت دی
واعظوں کے تھیں منبریں اکثر — اور واعظ تھے شہر میں اکثر
اسکے سب منبروں کو تڑوایا — اور سب واعظوں کو منع کیا
جب کیا مجلس حسن میں نزول — تھا حسن وعظ ہی میں تب مشغول
اس سے پوچھا وہ حاکم سالم — کیا تو عالم ہے یا ہے متعلم
اس سے بولا حسن کہ یہ خادم — نہ تو عالم ہے اور نہ متعلم
ہاں رسول کریم سے جو بات — مجھ کو پہنچی صحیح نقل کے سات
وہی لوگوں کو میں سناتا ہوں — اور اسکے طرف بلاتا ہوں
مرتضی نے اسے نہ منع کیا — اور ایسا کرم سے فرمایا
کہ یقین یہ جوان صادق ہے — بس یہی واعظی کے لایق ہے
اسد اللہ اس طرح فرما — کہتے ہیں جب وہاں سے آگے چلا
منبر وعظ سے وہ اترا ہی — اور پیچھے علی کے دوڑا ہے
اور کیا عرض اے شہ والا — حسب سنت مجھے وضو سکھلا
طشت یک تب وہاں منگایا وہ — اور حسن کو وضو سکھایا وہ

تنبیہ

منبریں وعظ کے جو تڑوایا — واعظوں کو جو منع فرمایا
سنیو لکھتا ہوں اب یہ اسکا سبب — کہ ترا واعظی کا ہے منصب
ہر کسی کو وہ ساز وار نہیں — وہ تو ہر بوالہوس کا کار نہیں
کئی شرطوں کے ساتھ ہی مشروط — کئی شرطوں کے ساتھ ہے مربوط
پہلے نیت تو اسکی خالص ہو — وعظ گو چاہیے کہ مخلص ہو
کہ کہے وعظ وہ برائے خدا — ہو سدا طالب رضائے خدا
اسکو اصلاح خلق ہو منظور — جانے عالم کی خیر خواہی ضرور
بھائیوں کو کرے نصیحت جب — اولا اسپہ آپ عامل ہو
اور سب اپنے تابعوں کو فرور — کرے ویسے امور پر مامور

افضل ہے حکم شرع پیغمبر
پس وہی حکم انکو سنواتا
گر خلاف اسکے کوئی ایک کرے
گر کوئی تم مین کرے بے انصاف
یہہ بھی واعظ کو ہے ضرور یقین
آپ مین کام وہ اگر رہتا
اور آگے ہی اس نصیحت کے
اور زشرح حدیث اور تفسیر
عبرت انگیز قصے اور امثال
اور حدیثین بشرح اور اسناد
انبیا اولیا کا جانے سیر
انکی طاعت و بندگی کا بیان
حسن ترتیب حسن تبیان کی
ایسے واعظ سے وہ اجازت لے
کہے میر و فقیر کو یکسان
کہین اپنی بڑائی کا خطرہ
اپنے علم و کمال کا اظہار
اور واعظ بھی بردبار رہے
اور اکثر نہ کوچہ گردی کرے
اور خبردار ہے ضرور وقار
اور واعظ بڑا خلیق رہے

کرتا تھا جب عمر کسی کے اوپر
اور اس طرح انکو فرماتا
مین سزا انکو دیونگا سنئے
لگا ہے اس حکم کا کرنگا خلاف
کہ نصیحت کرے وہ جسکے تئین
کس طرح اسکا بولنا چہتا
حق مین اسکے دعاے خیر کرے
رہے البتہ اچھے طرح خبیر
جو کہ لایا ہے قادر متعال
پڑھے جو ہین ضرور از استاد
رکھے اخبار بندگون سے خبر
انکے تقوے کا خوف کا تبیان
سیکھے صحبت سے واعظون کے بھی
وعظ کہنے کی اس سے رخصت لے
اور صغیر و کبیر کو یکسان
عزت و خود نمائی کا خطرہ
کبھو ہرگز نہ چاہیئے وہ نہار
صاحب حرمت و وقار رہے
اور نہ ذلت کی رہ نوردی کرے
ہر نہووے تکبر و پندار
مومنون پر سدا شفیق رہے

آتی ہی جلد تر وہ اپنے گھر
آج یہہ حکم دین کیا ہون مین
دیکھو اب تم بھی ہوشیار رہو
لوگ کو جو کہ مین سزا دونگا
آپ کو اسکے جاے پر سمجھے
ویسا اسکو ملامت سے کہے
اور واعظ جو ہو شریعت کا
سورے اور آیتون کا وجہ نزول
اور جانے حدیث کا مورد
آئے ہین جو حدیث در ترغیب
آل و اصحاب مصطفے کا حال
جانے اور نقش لوح جان کرے
اور جب ہو صحیح اجازت ہو
اور للہ وعظ و پند کرے
نہو ہرگز ریا کو دخل یہان
صفحہ دل مین نا خطور کرے
ایسا بد خطرہ آوے گر نا گہ
کس و ناکس کے ساتھ ہو یکرنگ
سفلگی کا شعار نا لیوے
فرق کبر و وقار مین کیجو
حق نے قرآن مین کہا در باب

زن و اولاد کو فراہم کر
اسکو لوگون نے سب لیا تہون مین
اور اسکی مخالفت سے تر رہو
دونگا دو چند اسکے تم کو سزا
آپ کی جاے پر اسے بوجھے
نرمی و حسن موعظت سے کہے
ہووے عالم کتاب و سنت کا
جانے جو ہے حدیث سے منقول
کرے استاد سے بشرح سند
اور اخبار آئے در ترہیب
اور اس امت کے اتقیا کا حال
وجہ مرغوب سے بیان کرے
تا صحابہ جسے نہایت ہو
طمع مین جان و دل نہ بند کرے
کہ ریا ہے پلید شرک نہان
ایسے خطرون کو دل سے دور کرے
ورے حق سے وہین کرے توبہ
کھیل بازی کا نا کرو تے رنگ
عزت و اعتبار نا کھووے
کبر کی ایک ذری تو بھی نہو
سرور انبیا سے کرکے خطاب

فبما رحمة من الله لنت لهم ولو كنت فظا غليظ القلب لانفضوا من حولك

کبھو ہرگز نہ زشت گوئی کرے
نہ کشیدہ رہے مسلمان سے
وعظ ہے یک علاج روحانی
کام یہہ مین طبیب نادان کا
مرض جو جسمین جس گنہ کا ہے

نہ کسی سے بھی تند خوئی کرے
رہے خوشحال اہل ایمان سے
پہلے لازم ہے ہان مرض دانی
بلکہ ایسے سے ہے خطر جان کا
واعظ اسکو سمجھ علاج کرے

رہے سب سے کشادہ پیشانی
اور مدبر رہے حلیم رہے
مرض ہیجان کے دوا دینا
کچھ دوا اور سمجھ ہو بیماری
جسکو جیون چاہیئے وہ سمجھاوے

ہے یہی اقتضاے ایمانی
عقل و تدبیر مین حکیم رہے
کام ہیگا طبیب حاذق کا
ویسے بیمار کی ہو کیا خواری
بس رہ رہت اسکو بتلاوے

لوگ جب تک نہ خوب مائل ہوں
وعظ اور پند میں شاغل ہوں

۱۱ اور جس جا میں ایک واعظ ہو
صاحب حکمت و مواعظ ہو

محفل آرائی آپ بھی نکرے
بلکہ جا اُس سے آپ وعظ سنے

واسطۂ غیر سے ترش ہونا
اپنے ہی واسطے سے خوش ہونا

۱۲ اور الفاظ نا مسجع ہو
اور فقرات نا مرصع ہو

صاف لفظوں سے سب کی ہو تفہیم
کرے اس سے ہی سبکو وہ تعلیم

گر نیاید بگوش رغبت کس
بر رسولاں بلاغ باشد و بس

قرن خامس کا مقتدا و امام
ہے لقب جسکا حجۃ الاسلام

اپنی کیمیا و احیا میں
خوب لایا ہے بسط سے دیکھیں

بس وے بصرے کے واعظونکو علی
کر دیا منع جو بوجہ جلی

یا کہ محرور یا تھی اُن میں نمود
یا کوئی شرط انمیں تھی مفقود

شاہ مرداں اگر نظر کرتا
منع انکو نہ کس قدر کرتا

وعظ کے جو شروط ہیں بسیار
ہونا ہر شخص سے ہی بس دشوار

نقل ہے خواجہ حسن بصری
جسکو تو عبط میں تھی ناموری

تا شرایط ہیں واعظی کے جو
سر بسر وے تمام حاصل ہو

مومنوں میں نے مدت دس سال
کی مشقت بڑی بوجہ کمال

نہیں حاصل ہوئے ہیں سب آخر
انکی تحصیل میں ہوں میں قاصر

تم سے پنہاں ہیں جو تمہارے عیوب
اب سناتا ہوں میں وے تم کو خوب

شیخ بصری کا جب ہے ایسا حال
پوچھیے کیا مرا ترا احوال

پر نہ جب ہووے ناصح دیگر
اور خرابی خلق کا ہو خطر

بس خدا و رسول کے احکام
کہنا لازم ہے مومنوں کو تمام

انکو دوزخ سے تب ڈرانا ہے
مژدہ جنت کا بھی سنانا ہے

انعقاد محافل تذکیر
دعوت خاص و عام کی تدبیر

ای برادر یہ بات ہی دوسری
اور ہے دوسری نصیحت شخصی

ہاں امید قبول ہووے جب
کلمہ خیر بول بھائی سے تب

جیسے کوئی کرے گناہ ظاہر
یا ہے صوم و صلوٰۃ سے قاصر

دیکھو آئی ہے یہ صحیح خبر

۱۳ اور امید قبول نا ہو جہاں
کرے ہرگز نہ وعظ گوئی وہاں

اور لوگوں میں کچھ ہی تشہیر
لوگ پاتے ہیں اُس سے نفع کثیر

واں مطلب کی حب حصول ہے
پھر نہیں حاجت فضولی ہے

ہے منافی خلوص کے یہ کام
زشت ہی ایسے کام کا انجام

نہ تکلف کرے کلام میں وہ
بلکہ ساعی ہو اصل کام میں وہ

بس خدا و رسول کے احکام
کرے ابلاغ مومنوں کو تمام

اور بھی ہیں شرایط و آداب
وعظ و ارشاد و پند کے در باب

شیخ والا امام غزالی
قدس اللہ سرہ العالی

میں جو لکھا ہوں یہ بھی کافی ہے
طالب حق کو یہ بھی وافی ہے

شاید ایسے موانعات ای یار
مثل جاہ و تکبر و پندار

اس زمانے کے خود نمایوں کو
بے عمل اور بے وفایوں کو

اس زمانے کا جب ہے ویسا حال
اس زمانے کا ہووے کیسا مال

جو ہوئیں اس کتاب میں مذکور
اسقدر تو ہے واعظوں کو ضرور

دس برس تک بڑی مشقت کی
رات اور دن بہت سی محنت کی

آکے منبر پہ بس ہوا ہے سوار
اور یوں بولنے لگا ہی پکار

تا شرایط جو واعظی کے ہیں
کروں حاصل تمام وہ سب میں

فضل حق سے میں جانتا ہوں جو
اب سناتا ہوں تم کو سب سنیو

پاویں گر تم بھی کچھ مرے میں عیب
تم بھی مجھکو سنائیو بے ریب

ایسے رتبے کے ہم نہیں شایاں
ہم کہاں یہ بلند رتبہ کہاں

نیک نیت سے تب تو نامقدور
بہ لحاظ شرایط مذکور

امر معروف و نہی منکر سے
انکی للہ خیر خواہی کرے

ای برادر برادروں سے تو
تب نصیحت نرکھ دریغ کبھو

اور دوسرے لوازم تو عیظ
اور نکات و معالم تو عیظ

کر نظر اسکے تو شرایط پر
مطلقاً پند شخصی ترک نکر

نیت خیر سے ہی لیکن بول
نرمی و عاجزی سے ہی منہ کھول

ہر مسلماں کو تب بہت ہے ضرور
کہ کرے پند میں اسکے قصور

کہ کہا ہے خدا کا پیغمبر

مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْ بِیَدِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانْ

ترجمہ — اور قرآن مین کہا ہی رب — اب اس آیت کا سوجھیے مطلب — ترجمہ

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَاءُ بَعْضٍ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ

ترجمہ — **حکایت** — ترجمہ

لکھا احیا مین اپنے غزالی — روح اللہ روحہ العالی

عصر مامون مین ایک شخص سدا — خلق پر احتساب کرتا تھا
اور وہ مامون سے نہ تھا مامور — کہ کرے احتساب وہ بفرمود

جبکہ مامون سے یہ کئے ظاہر — بولا اب اسکو لاکر و حاضر
جلد حاضر اُسے کئے لاکر — مامون بیٹھا ہوا تھا کرسی پر

ہاتھہ مین اُسکے یک کتاب جو تھی — ناگہان ہاتھہ سے زمین پر گری
بیخبر تھا وہ اُسکے گرنے سے — پوچھا مامون دیکھتے ہی اُسے

ای فلان اب ہمارے بے فرمان — کیون تو کرتا ہی احتساب عیان
وہ نہ اسبات کا جواب دیا — بلکہ مامون کو اسطرح بولا

کہ اُٹھا دیر اب نکر اصلا — ورنہ کہہ مجھہ کو تا وہ دیون اُٹھا
اُسکو دو تین بار یون ہی کہا — لیک مامون کچھہ نہین سمجھا

کہا آخر کہ آہ نام خدا — ہے ترے زیر پا تو جلد اُٹھا
سنکے مامون خجل ہوا بسیار — پھر اسی بات کی کیا تکرار

کہ ہمارے بغیر حکم بجا — کیون تو کرتا ہے احتساب بھلا
ہم جو ہین اہل بیت یہہ منصب — کیا تو تفویض ہے ہمارے رب

ترجمہ — دیکھہ فرما دیا ہی قرآن مین — حکم اسکا ہمارے ہی شان مین — ترجمہ

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ

محتسب نے کہا کہ راست کہا — کہ یہہ منصب تجھے دیا ہی خدا
لیک قرآن مین ہے دوسری جا — حق تعالی نے حکم فرمایا

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَاءُ بَعْضٍ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ

ترجمہ — اور یونہی خدا کے پیغمبر — دیکھہ فرماے ہین صحیح یہہ خبر — ترجمہ

جب یہہ فرمان رب عزت ہی — اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا — اور اُسکے نبی کی سنت ہی

گر تو فرمان پذیر ہے حق کا — اور اُسکے رسول مطلق کا
شکر کیجے یہہ کام مین بجا — بسکہ کرتا ہون مین نے تیری مدد

اور تکبر اگر تو کرتا ہے — درد دین کا اگر نہ دہرتا ہے
تو ترا کام ہے خدا کے ہات — جانتا ہے تو خوب تر یہہ بات

یہہ سخن اسکو جب کہ خوش آیا — وہین مامون اُسکو فرمایا
کہ ہے یہہ کام سازوار تجھے — خلق پر احتساب اب کیجے

نقل ہے ایک بار ای بھائی — شہر بصرے مین خشک سالی ہوی
شخص دو لاکہہ ساکن بصری — شہر سے نکلے بہر استسقا

ایک میدان مین لا رکھے منبر — اور حسن کو چڑھا دئیے اوپر
تا کرے درگہہ خدا مین دعا — اُنسے رو رو کے یون حسن بولا

مینہہ گر چاہتے ہو ای مردم — مجھہ کو بصرے سے اب نکالو تم
میری شامت سے ہی سنو یہہ بات — نہین برسنا ہے اب یہان برسات

اسقدر خوف اُسپہ غالب تھا — کہ وہ بیٹھا تو یون نظر آتا
پیش جلاد گویا بیٹھا ہے — اُسپہ جلاد تیغ کھینچا ہے

ترجمہ — خوف ایسا تھا اُسکو صبح و مسا — کوئی خندان اُسے نہین دیکھا — ترجمہ

نقل ہے ایک دن وہ نیک سیر — اٰخِرُ مَنْ یَّخْرُجُ مِنَ النَّارِ یُقَوْلُ لَہٗ ھَنَّادُ — لایا اپنی زبان پر یہہ خبر

یعنے یک شخص ہووےگا ایسا — سب کے آخر سقر سے نکلیگا
اُسکو ھناد بولتے ہین بجا — پس حسن غم سے یون ہی کہنے لگا

کاش ہوتا حسن وہی نہاد
ہوتا آخر نجات سے دل شاد
ایک شب اپنے گھر وہ روتا تھا
پوچھے کیا وجہ ہے یہہ رونے کا
کہا بے علم و قصد میرے سے
کام کوئی ہوا ہو گر گا ہے
یا کسی جا پہ بر رکہا ہو قدم
بخلاف رضائے حق کوئی قدم
مجھکو بولینگے روز حشر کہین
درگہہ حق مین تجھکو راہ نہین
کوئی طاعت تری قبول نہین
اس ہی خدشہ مین ہین ان انکھین
بام پر صومعے کے وہ یکبار
آہ اتنا کیا تھا گریہ و زار
چشم سے آب اسکے گر سیلان
تھا پنالے سے اس مکان کے رواں
راہ سے ایک شخص نے گذرا
اس بنالے سے آب اسپہ گرا
اسنے پوچھا ہے تب حسن سے وہین
بول پانی یہہ پاک ہے کہ نہین
اسکو بولا حسن نے باتپ و تاب
آہ عاصی کے چشم کا ہی یہہ آب
آہ کیون کر ہو پاک ایسا آب
اپنے کپڑے کو جاکے دہو تو شتاب
نقل ہے ایک دن ای اہل صفا
ایک جنازے کے ساتھ اسنے گیا
دفن مردے کو جب کئے ای یار
رونے لاگا حسن نے زار و زار
کہتے ہین اسقدر وہ رویا ہے
خاک اس قبر کی بہگویا ہے
پس یہہ کہنے لگا ہی ای لوگو
ہو و ہوشیار اب ذرا سوچو
ہے یہی گور آخر دنیا
ہے یہی گور اول عقبیٰ
کیون یہہ تم دنیا کے دون پہ ہو نازان
جسکا آخر یہہ گور ہے نادان
کیون نہ ڈرتے ہو آخرش کہو
گور یہہ جسکی پہلی منزل ہو
نہین پوشیدہ بلکہ ہے ظاہر
یہہ تمہارا ہے اول و آخر
غافلو اپنا اول و آخر
تم سنوارو باطن و ظاہر
جب سنے اس کلام کو حضا
روئے ہین زار زار چھوڑ قرار
نقل ہے کودکی مین ہی ناگاہ
کہین اس سے ہوا تھا ایک گناہ
پیرہن جب نیا وہ سلواتا
وہ گنہ آہ اسپہ لکھتا تھا
دیکھ روتا تھا اسکو یون پرجوش
ہوتا اس جوش درد سے بیہوش
ابن عبد العزیز نیک سیر
نام وہ مشتہر ہے جسکا عمر
ہوئے عباسیہ خلیفے جو
انمین تھا پانچوان خلیفہ تو
اسنے لکھا حسن کو ای رہبر
کہ مجھے ایک اب نصیحت کر
تا رکہون یاد مین وہ پند مدام
اور اسکو کرون مین اپنا امام
تب حسن اسکو یہہ جواب لکھا
موجز و مختصر شتاب لکھا
کہ خدا جب تعین ہے تیرے ساتھ
پھر تو رکہتا ہے کس سے تو رفاقت
گر نہو تیرے ساتھ حق جاوید
پھر تو رکہتا ہے بول کس سے امید

ہے روایت سعید ابن جبیر

روایت

پند مین بولتا تھا یون بالخیر

کہ نکر تین کام تو اصلا
اسنے یہہ کام ہے سمجھ پہلا
مت سلاطین کے پاس جا کا ہے
گرچہ ہو وین وے بس شفیق تیرے
دوسرا کوئی زن کے ساتھ کبھو
کوئی خلوت مین جاکے بیٹھ نہ تو
گرچہ وہ رابعہ کی رکھتے شان
اور پڑہاتا ہو اسکو تو قرآن
تیسرا مزار تو نہ سن کوئی آن
گرچہ رکھے تو درجۂ مردان
کہ وہ خالی نہین ہے آفت سے
نہ بچے اسکے تو جراحت سے
نقل کرتا ہے مالک دینار
کہ مین پوچھا حسن سے جا یکبار
کیا عقوبت ہی بول عالم کی
بولا دل کا ہی مرنا ای بھائی
پوچھا مین دل کی موت وہ کیا ہی
اسنے بولا کہ حب دنیا ہی

ایک آتش پرست شمعون نام

حکایت

تھا وہ ہمسایۂ حسن ای ہمام

سخت بیمار جبکہ اسنے ہوا
اسکے پرسش کے واسطے وہ گیا
اسکو کہنے لگا حسن ای یار
خواب غفلت سے اب تو ہو بیدار
آہ آتش کے پوجنے مین ہی
عمر ضایع کیا ہے تو اپنی
اب تو ڈر حق سے تا ہو نیک انجام
ہو مشرف ز دولت اسلام
تا خدا کی ترے پہ رحمت ہو
حشر مین تجھسے رفع کربت ہو
وہ کہا تین چیز سے ای امام
باز مجھکو رکھے مین از اسلام
یعنی کرتے ہو پہلے تم نے بھی
بس عبادت مدام دنیا کی
پھر اسیکی طلب مین تم دن رات
صرف کرتے ہو اپنے سب اوقات

دوسرا تھی جلتے ہو مرنے کو
آج اُسکے خلاف مرضیات
مومنین کام گر کرین ایسے
اور تو آتش کے پوجنے مین ہی
اور نہ آتش پرستی مین نے کیا
اب ترا ہاتھہ اور ہاتھہ مرا
دیکھہ شمعون ہوگیا حیران
اب مین باقی یہہ چند نفس اخیر
کہا ایک نامہ گر تو لکھہ دیوے
بولا شمعون کہ جتنے بصرے مین
آہ شمعون بہت ہوا گریان
دفن کے وقت پر یہہ خط نجات
پس یہہ دنیا سے نقل کی وہ جب
اور اُس شب مین وہ نہ خواب کیا
آہ کسطرح حق مین دوسرے کے
تیری رحمت سے ای غفور رحیم
آخر شب مین اپنے خواب اندر
غایت شادمان و خندان ہے
کہا اللہ نے بفضل عمیم
اور جو جو مجھے دیا احسان
جب حسن اپنے خواب سے جاگا
کام تیرے نہین ہین علت سے
اگر ہفتاد سال کو ایسا
اسکو محروم تو کرے گا کب
کہا ایک دن تھا مین پہاڑی بیچ
اسکو ہوے ہین قریب پنجاہ سال
دھوپ کالا ہو یا ہو ٹھنڈ کالا

کچھ نہ تیاری کی کرسکا جو
کام کرتے ہو تم لیے سب ہیہات
آہ پھر کام تو کرے کیسے
آہ برباد عمر کی اپنی
دونو کو بھی جلا سکے بے خدا
رکھہ کے آتش مین دیکھیو آہ
اور یون بولنے لگا ترسان
ای حسن بول کیا کرون تدبیر
کہ خدا نا عذاب دیوے مجھے
ہین بزرگان گواہی اُسپہ لکھین
اور لایا ہے صدق سے ایمان
میرے مرقد مین بھیجیو یہہ بات
بتر ہے اسیر نماز خلق کثیر
اور بہت درد و اضطراب کیا
ایک ذرہ بھی ہووے دخل نہ مجھے
مجھہ کو امید ہے بوجہ صمیم
دیکھا شمعون کو ایسی حالت پر
باغ جنات مین خرامان ہے
کیا داخل مجھے بدار النعیم
وصف مین اسکے بے زبانی ہے زبان
نامہ وہ اپنے ہاتھہ مین دیکھا
بلکہ ہین محض فضل و رحمت سے
ایک کلمہ سے اپنا قرب دیا
ارحم الراحمین ہے تو یا رب
تب یہہ آواز مین سنا خوشتر
مین ترے گھر مین مہمان ہین اول
آفتین اسکے مین سبھی ہون جدا

تیسری دیدار حق تعالی کی
اُسکو بولا حسن یہہ سنکے بیان
لیک وہ جانتے ہین اسکو بیک
آگ کے پوجنے مین ہی بجبال
لیک مولا اگر مرا چاہے
بول ایسا رکھا وہ اپنا ہاتھہ
عمر ہفتاد سال آہ مری
اُسکو بولا حسن مسلمان ہو
تو مین لاتا ہون جلد ایمان اب
سب بزرگون نے تب گواہی لکھی
کی وصیت حسن کو وہ محزون
تا مجھے حق کے پاس حجت ہو
اور وصیت حسن بجا لایا
بولتا تھا کہ میرے نفس کا جب
آہ کیسا کیا یہہ مین نے کام
کہتے ہین دیر تک وہ صاحب دل
تاج یک اپنے سر پہ رکھا ہے
اُسکو پوچھا حسن نے دیکھہ کے تب
اپنی دیدار کی بھی دولت سے
اب تو فارغ ہوا ضمانت سے
تو ہین کہنے لگا خداوندا
تیرے در پر جو سر جھکایا ہے
جو ہے ہفتاد سال کا مومن
لوگ یکبار اُس سے یون پوچھے
ایک عورت نے اپنے مرد کے ساتھہ
بات سے کوئی خبر گھر مین پایا ہے
اور زیادہ ترے سے مین مانگی

تم نے امید رکھتے ہوگے قوی
آشنایون کے ہین یقین یہہ نشان
پاک ہین کفر و شرک سے بیشک
عمر تیری جو گذری ستر سال
نار سوزان سے تا جلاوے مجھے
نہین آتش کی اُسکو پہنچی گھات
پوجنے مین جو آگ کے گذری
چھوڑ دے کفر اہل ایمان ہو
لکھہ دیا نامہ نجات وہ تب
دیا لیکر حسن وہ نامہ اُسے
کہ مین دنیا سے جب وفات کرون
حق تعالی کی مجھہ پہ رحمت ہو
کر اُسے دفن اپنے گھر آیا
آہ مالک نہین ہو مین یا رب
کہا ہوا اس کام کا مرے انجام
تھا نماز و دعا مین ہی شاغل
اور ایک حلہ بر مین پہنا ہے
بول کیسا ہی حال تیرا اب
مجھہ کو بخشا شرف وہ عزت سے
یہہ ضمانت کا اپنے خط لیجے
تو کریم و رحیم ہے یکتا
کچھ نقصان نہین وہ پایا ہے
مبتلا ہے گناہ مین لاکن
کیا ترا وقت خوش ہوا کہ ہے
گھر مین کہتی تھی اپنے درد کے ساتھہ
صبر اسپر کئی ہون مین دل سے
نام اور ننگ ترا نگاہ رکھی

اور کسی سے برا گلہ نہ کئی / یہ بیک چیز مین ہی تن نہ دئی
مجھ پہ دوسری کو تو قبول کرے / مجھ کو اسباب مین ملول کرے

مین جو کھینچی یہہ آفتین ہر آن / محض اسواسطے ہی ہے یہہ بیجان
کہ تو دیکھے مجھے مین دیکھون تجھے / تکہ جا دوسری کو تو دیکھے

دوسری کے طرف ای فرخ پے / آج تو التفات کرتا ہے
مومنون کا جو ہے امام یہان / جا کے پکڑون گی اسکا مین دامان

اور فریاد مین ترے پہ کرون / کیا ہوا انجام کار مین دیکھون
بولتا ہے حسن یہہ جب مین سنا / خوش ہوا وقت اسسے بس میرا

اس خوشی سے ہی مین ہوا گریان / ہوا آنکھون سے میرے آب روان
مین نے اسکی نظیر قرآن سے / جانا آیت یہہ ای فرقان سے

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ

یعنی کیسا گنہ بھی ہوویگا / گر خدا چاہے گا تو بخشیگا

پر طرف غیر کے کوئی فاجر / گر ہو مائل بگوشۂ خاطر
اسکو ہرگز خدا نہ بخشیگا / اسکو دایم سقر مین رکھیگا

نقل ہے روز عید وہ رہبر / گذرا ناگاہ یک جماعت پر
کھیل بازی مین سب وے تھے مشغول / اور ہنستے تھے سب کے سب غافل

کہنے لاگا ہے دیکھ انکو تب / کہ بہت ایسے لوگ سے ہی عجب
کہ وے دنیا مین آج ہنستے ہین / خوف عقبیٰ کا کچھ نہ رکھتے ہین

بےخبر آپ اپنی حالت سے / روز محشر کے رنج و راحت سے
موت باقی ہے قبر باقی ہے / پرسش روز حشر باقی ہے

ذرہ ذرہ حساب دینا ہے / بدلہ اپنے عمل کا لینا ہے
کیا سقر مین عذاب ناری ہے / یا عذابون سے رستگاری ہے

ابھی سر پر کھڑے ہین یہہ آفات / پھر یہہ ہنستے ہین کس لئے ہیہات
سن یہہ باتین وے بیقرار ہوے / درد و رقت سے زار زار ہوے

نقل ہے وہ امام اہل ہدا / یون مناجات بیچ کہتا تھا
ای خدا النعمتین تو مجھ کو دیا / آہ کچھ شکر اسکا مین نہ کیا

اور گاہے بلا تو بھیجا تھا / آہ مین صبر اسپہ کر نہ سکا
مین نکرنے سے شکر ای مولا / تو نہ نعمت کبھی سے چھین لیا

اور نکرنے سے صبر ای داور / تو نہ دایم رکھا بلا مجھ پر
اکرم الاکرمین ہے تو یکتا / تجھ سے نا آوے کچھ کرم کے سوا

کہتے ہین جب تلک وہ جیتا تھا / نہین گاہے ہنسا ہے وہ اصلا
بندہ کے حال بیچ عالم غیب / اسپہ مکشوف جب ہوا لاریب

ہنسنے لاگا ہے شادمانی سے / اور سدھارا یہہ دار فانی سے
نقل ہے یک بزرگ دیکھا خواب / نقل جس شب کیا وہ پاک نصاب

کہ کھلے آسمان کے دروازے / اور ایسی منادی کرتے تھے
کہ امام زمان حسن بصری / ہوا واصل بدرگہ باری

خوش ہوا اس سے خالق عالم / قدس اللہ سرہ الاکرم

ذکر مالک دینار رحمۃ اللہ علیہ

شیخ اخیار مالک دینار / بحر اسرار مالک دینار

شیخ بصری کے تھا وہ یارون سے / تھا طریقت کے شہسوارون سے
صوفیہ کے تھا پیشوایون سے / تھا مشایخ کے مقتدایون سے

جان مملوک پدر تھا اسکا / ہوا مملوکیت مین وہ پیدا
گرچہ مملوک زادہ تھا وہ شاد / لیک تھا ہر دو کون سے آزاد

مشتہر ہین کرامتین اسکے / اور ہین اکثر ریاضتین اسکے
پدر کا نام اسکے تھا دینار / اور مالک ہی اسکا نام ای یار

بعضے کہتے ہین مالک دینار / ہوا کشتی مین ایک دن اسوار
جبکہ دریا کے درمیان پہنچی / مانگا ملاح اسکی مزدوری

ان سے مالک نے یون کیا اظہار / نہین مجھ پاس درہم و دینار
مارے ملاح اسکو یون پر جوش / ہوگیا انکے مارسے بیہوش

بعد مالک نے ہوش پایا جب / اہل کشتی کئے ہین مزد طلب
کہا مینے نہین ہین میرے پاس / پھر لگے مارنے وے پر ہوس

بولے ہم پاؤن تیرا پکڑینگے / ابھی دریا مین پھینک دوینگے
ماہی دریا سے آئین بسیار / منہہ مین ہر یک کے ایک تھا دینار

ایک دینار ان سے تب لیکر / دیا ملاح کو وہ نیک سیر
اسکی ہونے سے قدر اور شہرت / کہا مالک یہہ ہے بڑی آفت
وہین کشتی سے وہ نکل مضطر / چل دیا آشکار پانی پر
اسکے توبہ کا وجہ اے اکرم / شیخ عطار یون کیا ہے رقم
تھا مقیم دمشق صبح و مسا / معتکف جامع دمشق مین تھا
کہتے ہین نقد اور زمین بہتر / وقف مسجد کیا تھا وہ اکثر
ہوگیا اسمین معتکف درحال / اور عبادت مین ہی رہا یکسال
مالک اپنے سے آپ کہتا تھا / تو منافق ہے زشت نیت کا
ایک آواز غیب سے آئی

اہل کشتی یہہ حال دیکھے جب / اگر رہے مین قدم پا اسکے تب
سمجھا اب اختلاط سے انکے / مرے اوقات مین خلل آوے
ماہی دینار لائین جب بسیار / اسکو کہتے ہین مالک دینار
کہ خدا نے اسے دیا تھا جمال / اور دیا تھا اسے بہت زر و مال
ایک مسجد وہان معاویہ / اپنی شاہی مین جو کیا تھا بنا
دیکھ مالک نے اسکی طمع کیا / اور اسکی تولیت چاہا
بس وہ مسجد مین جب کوئی آتا / اسکو ہر دم نماز مین پاتا
یونہی یکسال وہ گذار لیے / بعد یکسال تب باہر آیا ہے
یون کیا ہے خطاب اسکو کوئی

یا مالک مالک ان لا یتوب

یعنی کسواسطے تو ای مالک
بس یہہ سنتے ہی ہوگیا حیران / آیا مسجد کے درمیان لرزان
بندگی حق کی تو ریا سے کیا / نہین مولا سے آہ شرم لیا
بس وہ شب شرم کی ندامت لی / اور اخلاص سے عبادت کی
دوسرے روز لوگ آئے ہین / اور مسجد مین اسکو پائے ہین
ایک متولی چاہیے لایق / نہین مالک سے دوسرا لایق
اور اسکو نماز مین پائے / تا فراغت وے انتظار کیے
کہا مالک ای قادر متعال / بندگی مین ریا سے کی یکسال
اور مضبوط دل مین کی نیت / کہ نہ چاہون کبھو تولیت
ہے قسم مجھکو تیری عزت کی / اور سوگند تیری عظمت کی
وہین مسجد سے باہر آیا ہے / حق کے جانب توجہ لایا ہے

نہین ہوتا ہے تائب سالک
آپکو آپ یون کہا بہ ملال / کہ ای نادان زمدت یکسال
اسمین اخلاص گر بجا لاتا / حق سے اجر و ثواب تو پاتا
ہوا ظاہر خلوص کا ثمرہ / بس دیا حق کی فضل کا شجرہ
اور آپسمین کہنے یون لاگے / کہ یہہ مسجد کے اہتمام لیے
بس وے سب اپنے اتفاق کیے / پاس مالک کے ملکے سب آئے
کہے الحاح سے کہ ای مقبول / کر بیان کی تولیت تو قبول
کوئی دیکھا نہین طرف تیرے / مین کیا دل جواب طرف تیرے
بیس شخصون کو تو نے بھیجا ہے / یہہ ترے فضل کا نتیجہ ہے
مین نہ چاہتا ہون کام یہہ زنہار / توہی بس ہے مجھے بسر و جہار
اور شاغل ہوا ریاضت مین / ذکر مین فکر مین عبادت مین

حکایت

شہر بصرے مین یک توانگر تھا
ایک دختر تھی اسکی اہل کمال / کہ بڑا ہی تھا اسکو حسن و جمال
آئی تا شیخ کے پاس وہ لڑکی / اور اس طرح اس سے عرض کئی
تا عبادت مین حق کے صبح و مسا / بس مددگار وہ رہے میرا
اسکو مالک نے یہہ جواب دیا / کیا جواب اسکو با صواب دیا
پس دیا ہون مین سہ طلاق جسے / ہو لئے کیونکی کرون نکاح اسے
اپنے نعلین اور عصا لیکر / چترصا مالک نے یک بلندی پر

کہتے ہین ان دنون وہ فوت ہوا
مالکہ ترکۂ پدر کی ہوئی / وارثہ اسکے مال و زر کی ہوئی
مین نے ای شیخ چاہتی ہون یہہ بات / کرون اپنا نکاح مالک سات
کہا ثابت یہہ بات مالک سے / مالک و سالک مسالک سے
کہ مین دنیا کو دی ہون تین طلاق / زن بھی دنیا سے ہے بعز و فاق
نقل کرتے ہین یک رات ای یار / تکی بصرے کے شہر کو انکار
دیکھتا ہے کہ لوگ حیران ہین / سر بحر بردار مین پریشان ہین

بعضے آتش مین آہ جلتے تھے
بعضے سالم وہین نکلتے تھے
بعضے اسباب کے اُٹھانے مین
پاتے تھے رنج آنے جانے مین

دیکھ کر آنکو مالک دینار
کہا اس طرح آہ زار و نزار
جو سبکبار تھے نجات لئے
اور گران بار سب ہلاک ہوئے

کم تھا سامان جنکا پار ہوئے
نار سوزان سے رستگار ہوئے
اور سامان جنکا تھا اکثر
وہ اُٹھانے مین پائے رنج و ضرر

حال ایسا ہی ہو بروز جزا
سب امیرون کا اور فقیرون کا
رکھے دنیا مین جو بہت اسباب
اُسکیہ ہے صدمۂ حساب عقاب

ذرّہ ذرّہ حلال سے ہو حساب
قطرہ قطرہ حرام پر ہو عذاب
جو سبکبار ہوویگا پاوین نجات
اور گران بار پائینگے آفات

یہہ جو فرمایا مالک ذیشان
یہہ حدیث اُسکی ہے مؤید جان
کہ یہہ اُمت کے مالدارون سے
مدت پانسو برس آگے

جتنے فقرا کے ہین اِس اُمت مین
جائینگے فضل حق سے جنت مین
سب رسولون کے بعد در محشر
پانسو سال جبکہ جاوین گذر

ہو سلیمان داخل جنت
کہ جہان مین کئے تھے وہ دولت
آہ اُسکے حساب مین بے قیل
ہو سلیمان کو بھی اتنی ڈھیل

وہ تو حالانکہ بادشاہت مین
نرہے گاہے ناز و نعمت مین
کہ بتاتے تھے دائما تکبر
اُس سے کرتے تھے قوت شام و سحر

اُنسے بااین حساب لیوین گے
پانسو سال حسین گذرین گے
آہ پھر دوسرون کا کیا ہو حال
پاوین کیسا اُبال کیجے خیال

حکایت

اور خبر دی ہے مالک دینار
کہ ہوا ایک شخص سے بیمار

مین عیادت بدل جب اُسکے گیا
موت اُسکی قریب تر پایا
اور مین کلمۂ شہادت کی
اُسکو تلقین کی بہت ہی تھی

کہہ نہ سکتا تھا مین وہ بیچارا
آہ کہتا تھا منہہ سے دیگیارا
بعد اس طرح وہ مریض سے کہا
آگے میرے ہے کوہ آتش کا

پڑھنا چاہتا ہون مین شہادت جب
قصد کرتی ہے آگ میرا تب
مین نے لوگون سے تب سوال کیا
بولو کسب کیا یہہ کرتا تھا

وے کہے اُسنے سود کہاتا تھا
اور کمی مانپ نے مین لاتا تھا
ایک پیمانہ وہ رکھا تھا کم
بیچتا تھا اُسی سے وہ ہر دم

نقل

نقل ہے شیخ مالک دینار
پیشوا ہے موحدین کبار

جبکہ ایاک نعبد کہتا
اور وایاک نستعین پڑھتا
خوف سے زار زار ہوتا تھا
عقل و ہوش و حواس کھوتا تھا

بولتا تھا یہہ آیت ذیشان
گر نہوتی ز سورۂ قرآن
اور پڑھنے کا حکم نا آتا
مین نہ ہرگز زبان پر لاتا

کہ بہ ایاک نعبد پنج بار
مین نے کرتا ہون رات دن اقرار
پوجتا ہون تجھی کو مین ای خدا
آہ پوجے مین نفس کے ہون سدا

اور وایاک نستعین اندر
معترف مین نے ہون بشام و سحر
کہ تجھی سے مدد مین چہتا ہون
سب نمازون مین یونہی کہتا ہون

آہ پھر در پہ اُسکے اور اُسکے
مین نے پھرتا ہون کار و بار لئے
اور شکایت کسی سے وہتر ہون
اور ستایش کسیکی کرتا ہون

آہ کیا روز حشر دون جواب
بس اسی فکر سے ہون تپ و تاب
نقل کرتے ہین مالک دینار
بسکہ رہتا تمام شب بیدار

ایک دختر تھی اُسکی نیک اختر
ایک شب درد سے کہی ای پدر
کب تلک یہہ مشقت و محنت
ایک لحظہ تو پائیے راحت

اسکو مالک کہا کہ تیرا پدر
قہر شبخون کے ڈر سے ہی مضطر
اور ڈرتا ہون اسلئے پیہان
ایک دولت ہو جلوہ گر کوہی آن

اور اسوقت مین نے سوؤن گا
دولت وارده وہ کہوونگا
کہئے مالک سے ایکبار سوال
بول کسطرح سے ہی تیرا حال

بولا کہاتا ہون نعمت رحمان
آہ ہون در اطاعت شیطان
اور یکبار وہ کہا اثبا
ور مسجد پہ گر کرین یہہ ندا

کہ جو بدتر ہے تم مین اب حاضر
آوے مسجد سے جلد وہ باہر
کوئی باہر نہ آئیگا آخر
مین ہی آوُن گا جلد تر باہر

حکایت شیخ ابن مبارک

شیخ ابن مبارک اکرم
صدق پر اس سخن کے بے تکرار
کہا گذرے ہین بیس سال بجا
ہین مقالات اُسکے بس نافع
جو رکھے دوست خلق ساتھ کلام
اور ضایع ہے اُسکی عمر عزیز
اور بولا کہ خالق اکبر
ہین نعلین ہاتھ مین لے عصا
نعمتین حکمتین ہمارے دیکھ
یعنے اتنا بھی تو کرے گا سیر
کہ دیا ہے کرم سے ربّ عزیز
چیز پہلی یہی ہے جا تو ثُم
چیز دوسری کہا ہے اُدْعُونی
کہا توراۃ مین خداے متین
ذکر میرا بہ عالم دنیا
اور کہا ہے کہ مین نے یہہ مضمون
مین جو بدلہ کرون گا اُسکے سات
قلب سے اُسکے مین لجاؤن گا
فارغ البال اُس سے ہے شیطان
کہا ہر وقت مین تو ہون آگاہ
شیخ مالک نے جب وفات کیا
حسن ظن مین جو اُس سے رکھا تھا
ہوے دو شخص داخل جنت
ایک آگے تھا مالک دینار
کہ جناب محمّد واسع
مجھکو بولے محمّد واسع
پیر ہین ایک مالک دینار
جب سُنا یہہ سخن کہا اُسدم
یہہ حکایت لکھے شیوخ کبار
کوئی ہرگز نہ مجھکو پہچانا
اُخروی منفعت کے ہین جامع
لیوے ذکر و دُعا مین نا آرام
اُسکا جینا جہان مین ہے ناچیز
وحی بھیجی جناب موسیٰ پر
سیر کر جو طرف زمین پر جا
دیکھ ہر چیز ہیچ صنعت نیک
تجھکو سیری نہووے گی لسما خیر
اُمت احمدی کتین دو چیز
فَاذْکُرُوْنِی کہا بھی اَذْکُرْکُمْ
بھی کہا اَسْتَجِبْ لَکُمْ وہ غنی
کیا ارشاد مین بصد یقین
ہے یقین ایک نعمت عظمیٰ
آسمانی کتب مین دیکھا ہون
اُسمین کستر ہے جا نیو یہہ بات
بے نصیبی مین اُسکو لاؤن گا
دوست شیطان کا ہی وناداں
کارسازی پہ حق کے راضی رہ
ایک بزرگ اُسکو خواب مین دیکھا
اِس لئے وہ کرم سے بخش دیا
حق نے دونون اُپر کیا رحمت
شیخ واسع تھا پیچھے پر ای یار
علم و تقویٰ سے کا جو کہ ہے جامع
گرچہ علم و عمل کا ہے جامع
رکھتا تھا جلنے سے بلیل و نہار
بر بزرگی مالک دینار
کہ کہی ایک زن اُسسے یکبار
آج تو خوب مجھکو جانی ہے
کہا مالک کہ حق کے ذکر سے بھی
علم ویسے کا ہے بہت تھوڑا
اور بولا کہ سب عمل مین خاص
کہ تو نعلین اور ایک عصا
دیکھ آثار اگلے لوگون کے
تا وہ گھٹ جاوے آہنی نعلین
اور بولا کہ مین کیا ہون نظر
ایسے چیزین ہین وے عظیم و جلیل
یعنے فرمایا مجھکو یاد کرو
یعنے میرے سے تم دُعا مانگو
کہ مرے ذکر سے ای صدیقو
اور مرے ذکر کی جزا جبریل
کہ جو عالم کمال غفلت سے
کہ مرے ذکر کی حلاوت کو
اور کہا جو کہ از رہ غفلت
آخر عمر ہیچ اُس سے کوئی
کہ وہی کارساز ہے تیرا
پوچھا حق کیا کیا ہے ساتھ ترے
اور کوئی بزرگ ای بھائی
ایک تو ہے محمّد واسع
دیکھ یہہ حال مین کیا ہون عجب
شیخ مالک سے بس ہے فاضل تر
لیک اُسنے بہ عالم دنیا
ترک دنیا مین جب وہ اقدم تھے
شاہد عدل ہے یہی اقرار
ای ریاکار ای ریاکردار
کون ہو نہین سو تو پہچانی ہے
اور مناجات سے بھی فکر سے بھی
اور ویسے کا دل ہے نابینا
خوب تر میرے پاس ہے اخلاص
سخت لوہے سے جلد تر بنوا
اور ہر یک اثر سے عبرت لے
ٹوٹ جاوے عصا ترے تین
ایک سماوی کتاب کے اندر
پائے مین جبرئیل و میکائیل
مین بھی تمکو کرون گا یاد سنو
مین کرون گا قبول ای بندو
تم تنعم سب اس جہان مین کرو
یاد مین عقبیٰ مین معید و مثیل
پس یہہ دنیا کو دل سے دوست رکھے
اور مناجات کی بھی لذت کو
جا ہے دنیا مین نفس کی شہوت
حق مین اپنے وصیت یک بات ہی
حال تیرا ہو موت تک انبیا
بولا بخشا خدا گناہ مرے
خواب دیکھا قیامت ہے آئی
شیخ مالک بھی دو سر اسامع
اور تحیر سے یون کہا ہون تب
سب کمالون مین اُس سے کامل تر
پیر مین دو عدد ہی رکھا تھا
اسلئے اُسپہ وہ مقدم ہے

بیان ... فضیلت

پایا جنت مین رتبۂ اعظم | قدس اللہ سرہ الاکرم

ذکر محمد واسع رحمۃ اللہ علیہ

شیخ زہاد عالم عامل | فخر عباد عارف کامل
متقی تونگر قانع | قدوۂ دین محمد واسع
اکثر تابعین کو پایا تھا | انکی خدمت بجا وہ لایا تھا
اکثر اگلے شیوخ سے کامل | فیض صحبت کیا تھا وہ حاصل
اسکو حظ و فور حاصل تھا | شیخ کامل تھا اور مکمل تھا
نان خشک آب مین بھگاتا تھا | کر قناعت اسیکو کھاتا تھا
یون مناجات مین وہ کہتا تھا | ای خداوند عرش و ارض و سما
شکر ہے اسپہ یہہ مقام علا | کس سبب سے مجھے ملا ہوگا
بھوک بھی کبھی جو وہ پاتا | شیخ بصری کے گھر طرف جاتا
اس سے ہوتا تھا خوش حسن بصری | کہ تکلف سے اتقیا مین بری
ہے خنک صبح گرسنہ جو اٹھے | اور شب مین وہ گرسنہ سووے
کہ ہے لازم یہہ بات تو سنئے | دنیا عقبی مین بادشاہ ہے
اور محتاج دیکھے خلق کو سب | بادشاہ و غنی تو ہوگا تب
ہے بچانے سے درہم و دینار | سخت دشوار سخت تر دشوار
جامۂ صوف تب وہ پہنا تھا | تب قتیبہ نے اس سے یون پوچھا
پھر قتیبہ کیا ہے اسکو خطاب | نہین دیتا ہے کس لئے تو جواب
لیک ہی خوف مجھکو اسمین ترا | کہ کئے سا ہے آپ اپنی ثنا
اپنے لڑکے کو ایک دن دیکھا | کہ وہ ناز و لٹک سے چلتا تھا
حال کچھ اپنا جانتا ہے کیا | آپ کو کچھ پہچانتا ہے کیا
مین جو تیرا پدر ہون کمتر ہون | مسلمین مین تمام ابتر ہون
بھائیو اس جگہہ مین کیجو خیال | اولیائے کرام کا تھا یہہ حال
جانیو سب سے آپکو بدتر | بوجھیو مت آپکو کبھو بہتر
بولا اے شیخ کیا ہے تیرا حال | کہا کیا پوچھتا ہے اسکا حال
لوگ پوچھے اسے اگر وہ کہین | کیا تو پہچانتا ہے حق کہتین
بعد اسطرح اسکو بولا ہے | حق تعالی کو جو پہچانا ہے
جو شہود خدا سے لیوے شرف | کبھو مائل نہووے غیر طرف

وقت مین اپنے بے نظیر تھا وہ | علم و عرفان مین شہیر تھا وہ
زمرۂ تبع تابعین سے تھا | جملہ قوم صالحین سے تھا
کیا شریعت مین اور طریقت مین | اور رموز کتاب و سنت مین
کیا ریاضت کا بولون اسکے بیان | بسکہ قاصر بیان ہے کلک زبان
بولتا جو قناعت اسپہ کرے | خلق سے بس وہ بے نیاز رہے
بھوکا ننگا رکھے ہی تو جو مجھے | جسطرح اپنے دوستون کو رکھے
جو ترے دوستون کی حالت ہے | تو کیا وہ مجھے عنایت ہے
ماحضر اسکے گھر جو پاتا تھا | بے تکلف وہ اسکو کھاتا تھا
ہین مقالات اسکے قدس سمات | ہی ازانجملہ یہہ مقدس بات
کوئی اس سے وصیت یک چاہی | اسکو تب اسنے یہہ وصیت کی
یعنے زاہد رہے تو دنیا مین | اور کسی سے کبھی نہ طمع کرین
کہا ایک دن بہ مالک دینار | کہ بچانا زبان ز خلق ای یار
اور قتیبہ کے پاس ای سامع | آیا ایک دن محمد واسع
کیون تو پہنا ہے صوف ای مدہوش | کچھ نہ بولا رہا ہے وہ خاموش
کہا چپتا ہون اس طرح کہنا | جامۂ صوف زہد سے پہنا
یا گلہ حق کا ہو ز درویشی | اسلئے مین نے لی ہے خاموشی
اسکو بولا کہ ای پسر میرے | کیون تو چلتا ہے ناز و نخرے سے
تیری ماں کو مین نے مول لیا | مول دو سو دراہم اسکا دیا
بول پھر کس لئے تو نازان ہے | اور تکبر سے یون خرامان ہے
عجب و پندار سے رہو تم دور | لیجئے منیتی کے مہر سے نور
اور ز شیخ محمد واسع | پوچھا یکبار کوئی ای سامع
عمر گھٹتی گناہ بڑھتے ہین | اشک اس فکر مین ہی بہتے ہین
بات یہہ جب سنا ہی وہ اکرم | ایک ساعت کیا ہی سر کو خم
ہووے اندک سمجھ تو اسکا کلام | اور تحیر بہت ہو اسکو مدام
وہ خدا پر ہی جان نثار کرے | دوسرے کو نہ اختیار کرے

اور بولا وہ عارفِ عاشق / ہے وہی شخص مومنِ صادق
جسکی خوف و رجا برابر ہو / حق سے اُمید بھی ہو اور ڈر ہو
ایسے اُسکے کلام ہین اکثر / قدس اللہ سرّہ الانور

ذکر حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

مسند آرائے قبۂ غیرت / صاحبِ صدق و صاحبِ ہمت
فاتح بابِ فیضِ علمی ہے / شیخ والا حبیب عجمی ہے
ہین بہت سے ریاضتین اُسکے / مشتہر ہین کرامتین اُسکے
ابتدا مین تو مالدار تھا وہ / شہر بصرے مین سود خوار تھا وہ
مال لوگون کو قرض دیتا تھا / اور پیسون کا سود لیتا تھا
اور پھرتا تھا سود کرنے وصول / رہتا ہر روز اُسی مین وہ مشغول
سود کوئی اگر نہ دیتا تھا / آنے جانے کی مزد لیتا تھا
خرچ اُس روز کا اُسی سے کر / اُس سے کرتا تھا قوت شام و سحر
پس وہ یک روز اپنی عادت پر / ایک مقروض کے گیا ہے گھر
اور وہ قرض تب نہتا حاضر / اُسکی عورت نے یون کہی ظاہر
کہ مرا مرد اب گیا ہے کہین / اور کوئی چیز میرے پاس نہین
ذبح ہم نے کئے تھے یک بکرا / اُسکی گردن سوا کچھ نہ رہا
پس وہ گردن ہی مین نے رکھی ہون / گر تو چاہے ہے وہ لاکے دیتی ہون
کہا لادے دئی ہے وہ لاکر / جلد وہ لیگیا ہے اپنے گھر
اپنی عورت کے ہاتھہ دیکے کہا / کہ ہے یہہ سود سے تو جلد پکا
کبھی حاضر نہین ہے ہیزم و نان / کہا لاتا ہون وہ بھی سود سے نان
جا کے ایسا ہی سود سے وہ بہم / لیکے آیا ہے نان اور ہیزم
اور سالن وہ جب پکائے ہین / ڈال کاسہ مین کھا چاہے ہین
سایل ایسے مین ایک آیا ہے / اور کوئی چیز اُس سے چاہا ہے
اُسکو بولا حبیب اب جا تو / اس قدر مین نے دیون گر تجھ کو
تو تونگر نہووے ہم درویش / ہووینگے وہ چلا گیا دلریش
بعد اُسکے حبیب کی زوجہ / ڈالی سالن کے دیگ مین کفچہ
خون سب ہوگیا تھا وہ سالن / تب پکاری ہے مرد کو وہ زن
دیکھہ یہہ دیگ آکے باسرعت / تیری شومی کی دیکھہ یہہ شامت
آکے دیکھا حبیب اُسکو جب / نقشِ دیوار ہوگیا ہے تب
سلگی ہے اُسکے دل مین ایسی نار / کہ نہ بجھتی تھی نار وہ زنہار
اور عورت سے یون کہا ہی تب / ہر بدی سے مین باز آیا اب

فائدہ

جو وعیدین کتاب و سنت مین / آئے ہین سود کے مذمت مین
تھوڑے اُسنے یہان مین لاتا ہون / پھر عبرت تمھین سناتا ہون
بھائیو تم سنو قبول کرو / سود سے باز آؤ حق سے ڈرو
حق نے قرآن مین کہا ہے سنو / تم ڈرو حق سے ای مسلمانو
اور اگر سود تم نہ چھوڑوگے / رشتۂ حرص گر نہ توڑوگے
ایک دوسرے کو یہہ خبر دیو / سب کو یہہ خبرِ پرخطر دیو
کہ خدا اور رسول سے ناچار / جنگ کرنے پہ ہووین تیار
یعنی جو سود خوار فاسق ہین / حق سے کرنیکے جنگ لائق ہین
جنگ حق کا تو ہے سقر کی نار / اور جنگِ رسول ہے تروار
جنگ ہی جسکو با خدا و رسول / کیا بدکار ہووے وہ مخذول
آہ کیا اُسکا حال ہووے تباہ / اُس سے حق مومنون کو دیوے پناہ
شاہِ عالم رسولِ جن و بشر / اپنے یارون کو یون دئے ہین خبر
ایک آواز سخت بجلی سا / شبِ معراج بیچ مین نے سنا
دیکھا ایک قوم پر تھا سخت عذاب / مارتے تھے وہ چیخ ہو بیتاب
شکم پھولے ہوے تھے انکے بڑے / سانپ بچھو تھے اُنمین آن بھرے
مین نے پوچھا ہون جبرئیل سے تب / کون یہہ لوگ ہین تو کہے کہ اب
وہ کہا اب یہہ سود خواران ہین / زشت حالان تباہ کاران ہین
اور فرمائے ہین رسولِ خدا / ایک درم بھی جو سود کھاویگا
اُسنے گویا بہ ملتِ اسلام / مان سے اپنے زنا کیا ناکام
اور فرماتے ہین شہِ اکوان / سود لیوے بھی دیوے جو نادان
اور تمسک جو کوئی اُسکا لکھے / اور اُسکا گواہ جو ہووے
ہاتھہ پر اپنے گندھنے والی زن / اور اُسکو گندھانے والی زن

یعنے انہہ بہر حسن جو عورات
کرے ارشاد اس نے حضرت
اور نہ کہے ور زمانہ آخر
بیچنا اور خریدنا باہم
جانیو پانچ یہہ برے خصلت
اور تروار سے بھی انکو خدا
یہہ خبر جو ہن کہ مخبر صادق
اور فرماے سرور والا
اور مغضوب حق رہے وہ مدام
اور کہے سود خوار زشت خصال
وہ نہ جاوے کبھی بہشت اندر
دوزخ ہر روز اس سے ہو ناشاد
سستی کرتے ہین جو نماز اندر
پس وہ وادی مین انکو ڈالین گے
ایسے جنت کہ آسمان و زمین
ایسے اخبار آئے ہین بسیار
گوشت وہ جبکہ ہو گیا ہے لہو
دوسرے روز باہر آیا زود
جب وے لڑکے حبیب کو دیکھے
گر لگے ہم کو آہ گرد اسکی
جانب مجلس حسن بصری
ایک اثر عظیم اسکو ہوا
ایک مقروض اسکا رہ مین ملا
پھر ملے راہ مین وہی لڑکے
دور رہو تا ہماری گرد اسے
دی تو لوگون کے دلین تہہ تاثیر
کیا واپس تمسکات ان کے

بیچاڑو لوٹتے ہین جو اپنے ہات
ڈالے ڈلواوے اسکو جو عورت
ہوینگے پانچ خصلتین ظاہر
بھی کرینگے وے کہا کے جھوٹی قسم
جبکہ لوگون مین پائینگے شہرت
آزماویگا آزماوے گا
دے چکے ہین پیمبر صادق
جسقدر سود جسنے کہاوے گا
اسپہ حق کا غضب رہے بدوام
جانیو بت پرست کے ہی مثال
جب تک اسکو نہ کہاوے نار سقر
حق تعالی اسے ہی کرے فریاد
نہین پڑھتے ہین اسکے وقت آکے
قید کر انکو اسمین رکہین گے
اسکے اوپر اگر رکھینگے یقین
گر لکھون ایک ہوویگا طومار
ہوا حیران حبیب دیکھ اسکو
اصل ہی لیکے چھوڑدے تا سود
ایسا آپسمین سارے کہنے لگے
ہم بھی بدبخت ہوگئے ویسے ہی
جلد آیا ہے کر نہ کچھ دیری
ہاتھ پر وہ حسن کے توبہ کیا
دیکھ کر اسکو بھاگنے لاگا
دیکھ اسطرح اسکو کہنے لگے
نا لگے ہم نے عاصی ہووینگے
اور نیکی سے کی مری تشہیر
اور دیا بخش اپنے سب پیسے

جو ہے کفار بین تبری عادت
اور نہ دیوے زکوۃ جو بے شین
پہلے یہہ ہے کہ سود کہاوینگے
مانپ اور تول مین کمی کرکے
سخت امراض طرح طرح کے تب
نینے جنگ و جدال و فتنہ فساد
دیکھیو اس زمان آخر مین
اسقدر اسکے قلب کو مولا
سود کا مال جب تلک وہ رکھے
سود کے مال سے بدن جسکا
اور فرمائے خلق کے ہادی
اور پہاڑون کو اسمین گر ڈالین
مانپ اور تول مین کمی جو کرین
واسے اسپر جو کھینچ یہہ ذلت
مثل یک دانے یا دو دانے کے
یہہ بھی کافی ہین اس عمل کے لئے
اور عورت سے اپنے بولا تب
دوسرا روز تھا وہ جمعے کا
اس ربا خوار سے کنارا لو
بات ایسی حبیب جبکہ سنا
بات ایسی کیا ہے اس سے حسن
بعد توبہ حسن سے لے رخصت
کہا مت بھاگ اب تو میرے سے
توبہ کرکے حبیب آتا ہی
تب کہا ہی حبیب نے ای خدا
پس منادی بشہر کروایا
اور رکھتا تھا گھر مین جو زر و مال

جاہلیت مین بھی یہہ تھی عادت
لعنت حق ہوئے سب یہ بیچے بے مین
اور زنا بھی عمل مین لاوینگے
دے دغا خلق کو وے بیچینگے
کرے پیدا یقین جہانمین رب
آہ آپسمین ہی کرینگے زیاد
ہووے ظاہر تمام یہہ باتین
نار دوزخ سے جانو بہر دیگا
اسپہ جان لعنت خدا آوے
جانو دنیا مین پرورش پای
کہ جہنم مین ایک ہی وادی
اسکی گرمی سے راکھ ہو جاوین
کہاوین جو سود نا خدا سے ڈرین
بیچے وادی کے در عوض جنت
آسمان و زمین نظر آوے
ذکر آگے کا اب وہی سنئے
ہر گنہ سے مین باز آیا اب
کودکان کھیلتے تھے مل یکجا
گرد تا اسکی نا لگے ہم کو
پیچ کھایا ہے اور غصہ ہوا
کہ کیا حق نے اسکا دل روشن
کیا اپنے مکان طرف رجعت
بلکہ مین بھاگتا ہون تیرے سے
پاک ہو اپنے گھر کو جاتا ہے
مین جو یک دن تیری طرف آیا
قرضدارون کو اپنے بلوایا
وہ بھی خیرات کر دیا فی الحال

کی اس روز ایسا جود و کرم
کہ نہ باقی رہا ہے ایک درم

بعد آکر کیا ہے کوئی سوال
تب دیا تن سے پیرہن کو نکال

بعد آیا ہے سائل دیگر
اپنی عورت کی دی اسے چادر

پس کنار فرات پر وہ جا
کہتے ہیں ایک صومعہ باندھا

اور باندھی کمر عبادت میں
ذکر و تسبیح میں ریاضت میں

اور حسن بصری پاس دن کو جا
علم دینی مدام پڑھتا تھا

اور عبادت وہ شب میں کرتا تھا
بس یہہ کاموں کی فکر دیتا تھا

اور اسکو جو اعجمی کہتے
وجہ اسکا یہی ہے سن لیجے

کہ وہ لہجے اہل عرب کے جان
پڑھ نہ سکتا تھا قرأت قرآن

جبکہ گذرے ہیں یونہی یکمدت
بینوا اسکی ہو گئی عورت

نفقہ کرنے لگی ہے اس سے طلب
بولا جاتا ہوں کام کرنے اب

صومعے کے طرف وہ جاتا تھا
اور عبادت میں دل لگاتا تھا

اور بشب آتا اپنے گھر وہ جب
پوچھتی زن کہ کیا تو لایا اب

کہتا جسکا ہوا ہوں میں اجیر
ہے بڑا وہ یقین کریم شہیر

اسلئے میں نے شرم رکھتا ہوں
کہ کوئی چیز اس سے میں مانگوں

وقت جب آوے خود بخود دیوے
بعد دس روز کے وہ دیوے مجھے

پس برائے عبادت مولا
صومعے کو ہمیشہ جاتا تھا

جبکہ دس روز وہ ہوئے ہیں تمام
ہوا اس فکر سے ہی بے آرام

آج شب گھر کو کیا لیجاؤں میں
اپنی عورت کو کیا سناؤں میں

الغرض بعد شام ہو مضطر
جبکہ آیا حبیب اپنے گھر

گھر میں کھانے کی بو خوش پائی
آگے عورت بھی دوڑتی آئی

اور تواضع سے یوں کہی ای سلیم
کہ ہے صاحب ترا بڑا ہی کریم

آج اس فکر میں ہی میں ناچار
گھر میں بیٹھی تھی اپنے دل افگار

تین ایسے میں آئے ہیں حمال
ایک تھا ان میں اہل حسن جمال

ایک خروار نان کا آٹا
ایک حمال نے اٹھایا تھا

ایک مسلوخ گوشت بھی بہتر
لایا حمال جو کہ تھا دیگر

روغن و شہد تیسرا حمال
لایا ہے میرے گھر کے در فی الحال

ساتھ تھا ماہ رو جو ایک جوان
ایک تھیلی وہ زر کی لایا جان

تھے بھرے اسمیں تین سو درہم
مجھکو پہنچا دئے ہیں سب وہ بہم

وہ جوان یوں زبان کھولا ہے
کہ خداوندکار بولا ہے

کہ ترے مرد کو یہہ کہہ دیجے
مزد یہہ تیرے کام کی لیجے

اور بھی گر کرے زیادہ کام
مزد بھی پائیگا زیادہ مدام

بولا اسطرح سے چلا ہی گیا
سن حبیب اسکو زار زار رویا

اور عورت سے سب کہا قصہ
جس سے پایا یہہ فضل کا حصہ

لیا دس روز میں نے کام کیا
فضل یہہ خالق انام کیا

اور زیادہ اگر کروں طاعت
دیوے عقبیٰ میں کیا بڑی دولت

پھیر دنیا سے منہ وہ جیدل
طاعت حق میں ہو گیا شاغل

مستجاب الدعا قریب ہوا
خلق سے جتنے تھے اکثر اسے دعا

حکایت

ایک عورت نے اسکی پاس آئی
اور رو رو کے عرض اس سے کی

بولی گم ہو گیا مرا بیٹا
ایک مدت سے دور ہی اسکا

تو خدا واسطے دعا کیجے
آوے تا میں سے دعا کے ترے

پوچھا رکھتی ہے کچھ تو دام و درم
کبھی رکھتی ہوں میں یہہ دو درہم

وہ دو درہم تب اس سے مانگ لیا
اور فقیروں پہ انکو صدقہ کیا

بارگاہ خدا میں کی ہے دعا
کہا آیا ہے جا ترا لڑکا

ابھی گھر تک نہیں وہ پہنچی تھی
اپنے لڑکے کو راہ میں دیکھی

ہانک ماری ہے دیکھو شہر سند
کہ یہی ہے یہی مرا فرزند

روتی بیٹے کو جا لپیٹ گئی
کیا تھی حالت تری اسے پوچھی

اسنے تب بولنے لگا ای ماں
میں نے کرمان کے شہر میں تھا جان

گوشت لانے دکان سے دل شاد
مجھکو بھیجا ابھی مرا استاد

گوشت بازار میں خریدا میں
اپنی منزل طرف سدھارا میں

باد یک آ مجھے اڑا لایا ہے
یہاں لمحے میں ایک لایا ہے

اور وہ بازار کے درمیان ابھی
میں نے آوازہ یہہ سنی اس آن

کہ یہہ لڑکے کو ایک آن اندر
جلد پہنچا لیجا کے اسکے گھر

ہمن سے صدقہ دو درہم کے
اور عرفے کے روز در عرفات
دیتا فقرا کتین بلا وسواس
اور کرتا تھا قرض اُس سے ادا
پوستین یک حبیب رکھتا تھا
آیا ناگہہ وہان حسن بصری
خود کہڑا رہ گیا ہے اُسہی جا
اور بولا ای مومنون کے امام
یہہ تو لوگون کا راستہ ہی ترا
نقل ہے ایک دن حسن بصری
اُسکو آگے حسن کے لاکے رکھا
شیخ بصری اُسے کہا ای حبیب
اس قدر تو نجانتا ہے عیان
سُن کے وہ یہہ سخن سکوت کیا
نان اور گوشت اُسمین تھا اچھا
بھیسے فقرا کو سب وہ بانٹ دیا
تجھہ کو ہوتا اگر یقین تھوڑا
نقل ہے ایکدن حسن بصری
ہا سے الحمد حبیب پڑتا تھا
حق کو اس رات خواب مین دیکھا
کہا میری رضا تو پایا تھا
کہا پیچھے حبیب کے بہ نیاز
لیک الحمد کی عبارت پر
مُنہہ کے اصلاح سے بغیر خطر
ڈہونڈہتے تھے حسن کتین ہر جا
وہ کہا ہے یہہ صومعے اندر
پرنہ دیکھے ہین مجھکو وے زنہار

اور دُعا سے حبیب اکرم کے
اُسکو دیکھے ہی شہر مہیا تب
قرض خواہان جب آئے اسکے پاس
یہہ کرامت اُسے دیا تھا خدا
پہنتا تھا وہ پوستین ہی سدا
دیکھا اُسکی وہ پوستین ہی دہرا
تا نہ لیجا وے اُسکو کوئی آ
کس لئے تو یہان کیا ہے قیام
کس کے پھر اعتماد پر چھوڑا
رونق اُسکے مکان کو بخشی
شیخ بصری نے اُسکو کھاتا تھا
مرد لایق ہے تو فطین و لبیب
کہ نہ مہمان کے پاس سے لے نان
اُسکو ہرگز جواب کچھہ نہ دیا
اور حلوا بھی خوان مین تھا دہرا
شیخ کے ساتھہ رو تنین کھایا
علم کے ساتھہ تیرے بہتر تھا
پڑھنے خاطر نماز مغرب کی
سُنکے اسکو حسن یہہ دلمین کہا
اور کمال ادب سے عرض کیا
پر نہین قدر اُسکی تو جانا
تو پتہ ہا ہوتا گر وہ فرض نماز
اُسکی قرأت مین کی ہے تو نے نظر
دل کی اصلاح ہے یقین بہتر
وہ چھپا صومعہ حبیب مین آ
جا کے ڈہونڈہے وہ چوطرف تمسیر
آ ہی پہنچے ہین بعد سب نا چار

نقل ہے آٹھوین مین فوج کے
قحط بصرے مین تھا بڑا ایکبار
ایک تھیلی وہ سیدی رکھا تھا
شہر بصرے کے چوک کے اوپر
رہ مین یک روز ڈال اُسکیتین
بولا وہ عجمی نے آہ یہان
بعد دیری کے جب حبیب آیا
بولا تو پوستین راہ اوپر
وہ کہا اعتماد پر اُسکے
نانِ جو اور کچھہ نمک تھوڑا
سایل ایسے مین یک وہان آیا
علم تھوڑا ابھی گو رکھا ہوتا
دیوے سایل کو اُس سے یک ٹکڑا
ایسے مین یک غلام آیا تھا
اور لایا ہے تین سو درہم
عرض کی ہے حبیب ای اُستاد
جمع یک جا یہہ ہوتے علم و یقین
صومعے کو حبیب کے آیا
نہین جایز ہے اقتدا اُسکا
یا الٰہی ہے کس مین تیری رضا
پھر کیا عرض ای خدائے انام
ای حسن تیرے سب نمازونکی
پر نہ پائی ہے اُسکی تو نیت
نقل ہے ایکبار جاسوسان
پوچھے اگر حبیب سے وہ نشان
بولتا ہے حسن گہی ذات
اور بولے حبیب سے دلریش

لوگ بصرے نین شیخ کو دیکھے
نسبہ خلّہ حبیب لے لبیاس
زیر بالین اُٹھا کے بٹھلاتا
تھا جناب حبیب کا ایک گھر
وہ طہارت بدل گیا تھا کہین
پوستین ڈال کر گیا ہی کہان
اور حسن کیتئین سلام کیا
چھوڑ ایسا چلا گیا تھا کدہر
جس نے اُسپر کہڑا کیا ہے تجھے
پاس اپنے حبیب رکھتا تھا
روٹی اُسکو حبیب دی وہ اٹھا
بالیقین تیرے حق مین بہتر تھا
پاس مہمان کے رکھے دوسرا
سر پہ یک خوان آپنے لایا ہے
رکہا آگے حبیب کے اُسدم
تو ہے بے شبہ مرد نیک نہاد
علم سے چاہیئے یقین ہو قرین
اور اُسکو نماز مین پایا
پس گذاری نماز وہ تنہا
تا کرون مین وہ کام دل سے ادا
کیجے ارشاد کونسا تھا وہ کام
وہ نماز ایک مُہر ہو جاتی
اُسکی نیت مین تھی تری صحت
جو ہے مخفی حجاج بر جفا کے جہان
کہ خبر دیجیے حسن ہے کہان
دے رکھے سات بار مجھہ پر ہاتھہ
تم سے حجاج یون جو آوے پیش

سب ہے بلاشبہ وہ تمہاری سزا
جھوٹھ کہتے ہو کس لئے ایسا

انکو بولا حبیب ہنس کر
کہ ابھی مین بھی اور حسن مل کر

داخل صومعہ ہوئے تھے بجا
تم نہ دیکھے تو کیا قصور مرا

دوسرے بار صومعے مین گئے
ڈھونڈھے اکثر وے نہین دیکھے

گئے ناچار ہو کے سب آخر
آ حسن صومعے سے تب باہر

کہا اب حق استادی مرا
ای برادر نہین نگاہ رکھا

مین ہوا تیرے صومعے مین نہان
پھر تو میری وہ بیہ ہے انکو نشان

اسکو بولا حبیب ای استاد
راستی مین ہی ہے فلاح و رشاد

سانچ کہنے سے ہے مرے پہچان
ہاتھ سے انکے تو نے پایا امان

بولتا بات مین اگر جھوٹی
تو گرفتار ہوتے ہم دو بھی

شیخ پوچھا کہ کیا پڑھا ہے تو
کہ وے دیکھے نہین یقین مجھکو

کہا دش بار آیۃ الکرسی
اور دش بار قل ہو اللہ بھی

آیۂ آمن الرسول ای یار
بھی تلاوت کیا ہون مین دین بار

اور دعا مین کیا کہ ای داور
مین نے سونپا حسن کو تیرے پر

کوئی حافظ نہین ہے تیرے سوا
دشمنون کی بدی سے اسکو بچا

تنبیہ

بوجہ شیخ حبیب کی گفتار
ہے مطابق حدیث کے ای یار

سو ہے حدیث شریف مین آیا
کہ شہ انبیا نے فرمایا

کہ یقین صدق مین نجات ہے جان
اور ہلاکت ہی کذب مین تو جان

(حاشیہ: حدیث الصدق ینجی والکذب یہلک)

نقل ہے ایک دن حسن ای جان
لب دجلہ پہ آکھڑا تھا عیان

اور ناگہ حبیب بھی آیا
اور اسطرح اس سے عرض کیا

ای مرے شیخ ای امام زمان
بولے کس لئے کھڑا ہے یہان

بولا آتی ہے دیر سے کشتی
منتظر مین کھڑا ہون اسکا ہی

اسکو بولا حبیب ای استاد
علم تیرے سے مین کیا ہون یاد

پر ترے سے یہہ عرض خدمت ہے
گرچہ جرات ہی اور جسارت ہے

پاک کیجے حسد سے دل اپنا
اور کر دل پہ سرد آب دنیا

اور بلیات کو غنیمت جان
کام سب حق پہ سونپ سر و عیان

تب قدم اپنے رکھہ تو پانی پر
اور پانی اوپر تو کیجے گذر

بول کر یون حبیب بیخطر
چل دیا آشکار پانی پر

یہہ سخن جب حسن کیا ہے گوش
کھینچ یک آہ ہو گیا بیہوش

اور جسوقت ہوش مین آیا
لوگ پوچھے تو انکو فرمایا

کہ وہ سیکھا ہے علم میرے سے
اور ملامت بحق کیا یہہ مجھے

اور پانی اوپر چلا دلشاد
اس سے یہہ بات مجھکو آئی یاد

کہ قیامت کے روز یونہی ندا
جبکہ ہووے ز بارگاہ خدا

کہ چلو آتشی صراط پہ اب
آہ کیونکر گذر کرینگے تب

پس وہ شیخ حبیب سے پوچھا
کس عمل سے یہہ رتبہ تو پایا

کہا مین دل سپید کرتا ہون
فکر ہر دم اسی کی دھرتا ہون

اور تو کاغذ سیاہ کرتا ہے
یہی شام و پگاہ کرتا ہے

تب کہا ہے حسن کہ علم مرا
غیر کو میرے انکہ نفع دیا

ندیا مجھہ کو ایسا نفع کثیر
اپنے شاگرد سے ہون عبرت گیر

یہان کہتا ہے شیخ دین عطار
کہ یہان تو گمان نکر زنہار

کہ وہ درجہ حبیب عجمی کا
ہے یقین رتبہ حسن سے ترا

نہین حاشا یہہ بات بالتحقیق
جانئے اب یہہ رمز کی تدقیق

رتبۂ علم سے ہے نزد خدا
کوئی رتبہ ترا نہین دوسرا

کی دعا اس لئے ہے پیغمبر
علم یا رب مرا زیادہ کر

در کلام مشایخ ذیشان
دیکھ مذکور ہے یہہ آتا ای جان

کہ طریقت کی رہ مین جانو تم
ہے کرامت کا درجہ چارم ہم

اور بلاشبہ علم کے اسرار
درجۂ بڑہ ہم مین ہے ای یار

کہ کرامات اولیا سے عیان
ہین عبادات سے انکے جان

اور یقین از تفکر بسیار
مین انکتے حقایق و اسرار

اور اس بات کا مثال ای یار
ہے سلیمان کا حال بے تکرار

کہ حکومت جو تھی سلیمان کی
جانئے خلق مین کسیکو نہتی

کہ یقین ابر و باد اور جنات
زیر فرمان اسکے تھے ذرات

آب و آتش بھی اور وحوش و طیور / بھی مسخر تھے اسکے غیر قصور
اور ایک فرش تا چہل فرسنگ / تھا ہوا مین روان ای نیک آہنگ
مور و مرغون کی جانتا تھا لغت / گرچہ حق اسکو دی تھی یہہ عظمت
فہم حق کی کتاب کا ای یار / جبکہ ہیگا ز عالم اسرار
بس وہ موسیٰ کی تئین دیا تھا رب / پاس حق کے بڑا ہی یہہ منصب
پس سلیمان نبی کتئین سننے / باوجود اسکی ویسی عظمت کے
کر دیا تابع کلیم اللہ / رتبۂ علم ہے بڑا واللہ

نقل

نقل ہے شافعی امام اجل / اور مہ فضل احمد حنبل
بیٹھے تھے ایک جا یہہ ہر دو امام / وہان آیا حبیب ذوالاکرام
کہا احمد نے شافعی سے تب / پوچھتا ہون حبیب سے کچھ اب
شافعی نے اسے کہا در حال / کہ سزاوار نہین ہی اس سے سوال
کہ یہہ ہی قوم ایک قوم عجیب / ہوا نزدیک ایسے مین ہی حبیب
پوچھا احمد حبیب عجمی سے / کیا تو کہتا ہی حق مین ایسے کے
کہ ہوی فوت اس سے ایک نماز / پنجگانہ سے ای نکو انداز
پر نہین یاد کونسی نہ پڑھا / کیا کیا چاہیے وہ اب فرما
کہا اس سے حبیب صاحب دل / کہ وہ مولا سے اپنے تھا غافل
اسکی تادیب ہی ضرور بجا / کرے پانچو نماز بھی وہ قضا
یہہ جواب اس سے جب سنا ہی عیان / وہ امام زمان ہوا حیران
شافعی اس سے تب یہہ کہنے لگا / کیا نہین تجھکو مین یہہ بولا تھا
کہ نہ اس قوم سے کرئیے سوال / صاحب حال ہین یہہ با اجلال

نقل

نقل ہی ایک کنیز رکھتا تھا / نہین تیس سال تک اسے دیکھا
اسہی لونڈی کو ایک دن وہ کہا / کہ ہماری کنیز کو بلوا
کہی مین ہی کنیز ہون تیری / بات اسکو حبیب تب یہہ کہی
عرصہ تیس سال سے تا حال / نہین زنہار تھا یہہ ہمکو مجال
کہ سوا اسکے دیکھین جانب غیر / تجھکو دیکھا نہ اس لئے بس خیر

نقل

نقل ہی اسنے بیٹھ در غلت / اسطرح بولتا تھا بارقت
ساتھ تیرے خوشی نہو جسکو / یا الٰہی خوشی اسے مت ہو
انس نا ہووے حبیب کو تیرے سے / انس اسکو کسی سے نا ہووے
پڑھتے تھے اسکے پاس جب قرآن / جلد ہوتا تھا وہ بہت گریان
کہتے عجمی ہی تو ای فرخ پے / اور قرآن نہین سمجھتا ہے
پھر تو روتا ہی کس لئے فرما / تب انھین یون حبیب فرمایا
گرچہ میری زبان ہے عجمی / ایک ہی دل مرا یقین عربی

نقل

نقل ہی ایک شخص کو ای یار / کھینچے تقصیر خون سے بردار
کوئی اس شب ہی اپنے خواب اندر / اسکو دیکھا بہشت مین خوشتر
نہین عمدہ لباس جنت کا / مرغزار جنان مین جاتا تھا
پوچھا اسطرح دیکھ کر اسکو / کہ یہہ درجہ کہان سے پایا تو
کہا جب مجھکو دار پر کھینچے / گذرا مجھ پر حبیب عجمی نے
گوشۂ چشم سے مجھے دیکھا / اور مرے حق مین وہ کیا ہی دعا
اسکے برکات سے دیا یہہ خدا / قدس اللہ سرہ الابدا

ذکر ابو حازم مکی رحمۃ اللہ علیہ

وجد و عرفان کے ملک کا ناظم / قدوۂ عارفین ابو حازم
مکۂ محترم مین تھا ساکن / تھا اسے علم ظاہر و باطن
نہین جس کا مجاہدے مین نظیر / تھا بہت وہ مشاہدے شہیر
پیشوا تھا بہت مشایخ کا / اور عمر دراز پایا تھا
تابعین کرام سے تھا وہ / صالحین عظام سے تھا وہ
سب کا مقبول ہیگا اسکا کلام / اور مفتاح مشکلون کا تمام
اسکے اقوال ہین کتب مین کثیر / دی ہے انھین خدا عجب تاثیر
اکثر اصحاب کو وہ پایا تھا / فیض اسنے بہت اٹھایا تھا
جون انس ابن مالک ذیشان / بو ہریرہ علیہم الرضوان

نقل

نقل

نقل ہے ایک دن ای نیک انجام
پسر عبد الملک کا تھا جو ہشام

ابو حازم سے عرض کی یہہ بات
کس عمل مین ہماری ہووے نجات

کہا درہم تو ایک جب لیوے
دیکھ وجہ حلال سے ہووے

اور خرچے اُسے بوجہ حلال
توکرے اسمین احتیاط کمال

وہ کہا کون کر سکے یہہ کام
ابو حازم کہا اُسے ای ہشام

نار دوزخ سے جو گریزان ہو
اور بہشت برین کا خواہان ہو

اور ہو طالب رضاے خدا
اُس سے آسان یہہ کام ہووے گا

ابو حازم کا قول ہی رکھہ یاد
کہ وہ کرتا تھا لوگ کو ارشاد

کیجو دنیا سے احتراز مدام
نہین دنیا کو ہی قیام دوام

لاوین یک شخص کو بروز جزا
کہ وہ دنیا کو دوست رکھتا تھا

حشر کے روز طاعتین اسکے
حیف و برباد سارے کر دینگے

اور سب خلق مین کرینگے ندا
کہ یہہ بندہ ہے جانیو ایسا

پاس حق کے حقیر تھی جو چیز
اسکو رکھتا تھا یہہ بہت ہی عزیز

اور اسطرح بولتا تھا وہ
عقدۂ راز کھولتا تھا وہ

نہین دنیا مین کوئی شی ایسی
کہ تجھے جس سے ہاتھ آوے خوشی

بر اسی چیز مین الم ہے یقین
کہ تو یکبار ہوئیگا غمگین

اور بولا کہ مین نے سب چیزین
بسکہ پایا ہون دو ہی چیزین

ایک وہ چیز جو مری ہے یقین
دوسری چیز وہ جو میری نہین

پہلی وہ چیز جو کہ میری ہی
گر مین بھاگون وہ مجھ سے ملتی ہے

دوسری شی مری نہین جو یقین
گرچہ ڈھونڈون وہ مجھکو ملتی نہین

کوئی یک دن کیا ہی اُس سے سوال
بولئے کسکو بولتے ہین حال

کہا کرنا رضاے حق حاصل
بے نیازی بھی خلق سے کامل

جسنے اللہ سے رہے راضی
خلق سے وہ رہیگا مستغنی

یون کہا یک بزرگ حق آگاہ
مین کیا عزم حج بیت اللہ

جبکہ بغداد جا کے پہنچا ہون
ابو حازم کے پاس آیا ہون

اور اُسوقت اُسنے سوتا تھا
وہ اُٹھے تک مین انتظار کیا

ابو حازم ہوا ہی جب بیدار
مجھ کو اسطرح سے کہا ای یار

کہ اسی وقت مین بعالم خواب
دیکھا مین سالار انبیا کا جناب

تجھ کو پیغام یہہ ہے فرمایا
حق نگہہ رکھہ تو اپنی نادر کا

کہ یہہ بے شبہ تیرے حق اندر
حج کعبہ سے ہی سمجھہ بہتر

اب تو مکے کی راہ سے پھر جا
اور طلب کر تو اسکی دل کی رضا

بس یہہ سنتے ہی مین نے جلد پھرا
دل سے اسکی رضا کا ہو جویا

ذکر عتبہ بن الغلام رحمۃ اللہ علیہ

عارف و عاشق بلند مقام
عتبہ ابن الغلام ذو الاکرام

روشنی عجیب رکھتا تھا
عشق مین خوش نصیب رکھتا تھا

اسکا استاد ہی حسن بصری
پیر ارشاد ہی حسن بصری

کہتے ہین اس امام دین کا گذر
ہوا ایک دن کنار دریا پہ

عتبہ چلنے لگا ہی بر سر آب
حسن اُس سے کیا ہی استعجاب

اُس سے پوچھا حسن کہ اے عتبہ
پایا کس وجہ سے تو یہہ رتبہ

کہا اے اوستاد اہل کمال
رات اور دن ز عرصۂ سی سال

تو وہ کرتا ہی وہ جو فرمائے
مین وہ کرتا ہون جو کہ وہ چاہے

یہہ اشارہ ہے جان پر تسلیم
اور بدرک رضاے رب کریم

یہہ سبب ہے رجوع عتبہ کا
حق کے جانب بھی اسکے توبہ کا

کہتے ہین ایک وہ نیک بی بی
یہین برقعہ کہین گذرتی تھی

اُسپہ شہوت سے وہ نگاہ کیا
اور پیچھے وہین وہ زن کے چلا

اور وہ بی بی نے لے گئی ہی یک
کہ یہہ شہوت سے پیچھے آتا ہی

جلد رہ سے قدم دراز کئی
اور اپنے مکان مین آئی

بھیجی اپنی کنیز کو فی الحال
کہ تو کر جا کے اس جوان سے سوال

کونسی شی مرے مین ہے بہتر
کہ تو عاشق ہوا ہی اب اُسپر

کہا عتبہ نے بس تری آنکھین
جان اور دل کو میرے چھین لئین

یہہ خبر جبکہ اسکو پہنچی ہی
آہ یک سرد اُسنے کھینچی ہی

جلد جا کو وہین منگائی وہ
اپنے دیدہ سے دونون نکالی وہ

آہ تب انکو یک طبق مین رکھی
اور عتبہ کے پاس بھیج دئی

آہ عتبہ نے جب اُنھین دیکھا
نیم جان مرغ سا تڑپتا تھا
جلد خدمت مین تب حسن کے گیا
ہاتھ سے اپنے جو وہ بوتا تھا
اسکو پانی مین تب بھگاتا تھا
اور سب وقت مین وہ صاحب دل
شرم رکھتا ہون اِن فرشتون سے
نقل ہے ایک روز اک جاگاہ
پوچھے کیا حال ہے کیا وہ بیان
ایک ڈھیلا لئے از زین دیوار
تب ٹپکتا ہے عرق میرے سے
کہی مادر نے اُسکی نرمی کر
نہین بہتر طعام کھاتا ہون
نقل ہے ایک رات روتا تھا
اور اگر بخشش دیوے تو مجھ کو
اُسنے اُسطرح اُس سے کی ہی بیان
سنکے عتبہ یہ بات اُس سے کہا
نقل ہی ایک روز اُسکے پاس
پوچھا عتبہ تو چاہتا ہے کیا
کہا عتبہ کہ ہان رطب لیجے
ہی حکایت محمد سماک
پہین یک پیرہن خرامان تھا
کہا عتبہ غلام جبار رم
اور اُسے کوئی خواب مین دیکھا
آہ یک دن بعالم دنیا
حسب فرمان حضرتِ یزدان
یک طرف منھ کو میرے کاٹ دیا

وہین بیہوش ہو زمین پہ گرا
اور آہ و فغان بھی کرتا تھا
ہاتھ پر اُسکے دل سے توبہ کیا
کشت تیار جبکہ ہوتا تھا
دھوپ مین اُسکو پھر سکھاتا تھا
رہتا طاعت مین حق کے ہی شاغل
کہ کبھو آگے ایک ہفتے کے
شیخ عتبہ گھر آتھا ای آگاہ
کہ سنو ایک دن کئی مہمان
کہ تھی ہمسائے کی مری جدہ
گرچہ یہ دن مین سخت سرسیکے
نوش کیجے طعام کچھ بہتر
نہین راحت یہان مین پاتا ہون
یہی کہتا تھا اور نہ سوتا تھا
تب بھی رکھتا ہون دوست مین تجھکو
کہ یقین مین تری ہون عاشق جان
مین نے دنیا کو سہ طلاق دیا
آکے پوچھا کسی نے یہ سوال
کہا چاہتا ہون اب رطب کھلا
ایک زنبیل تب دیا ہی اُسے
اور ذوالنون صاحبِ ادراک
ابنِ سماک اُسکو یون پوچھا
ہمچنین ست حال رفتارم
آہ آدھا سیہ تھا منھ اُسکا
پیش اُستاد مین نے جاتا تھا
جب مجھے لے چلے ہین سوئے جنان
اور اسطرح سے وہ تجھ کو

کئی ساعت کے بعد پایا ہوش
پس گریبان اپنا چاک کیا
اور قوت حلال کھاتا تھا
ہاتھ سے اپنے کا تنا تھا اُسے
اُسکے یک قرص سے صباح و مسا
اور جوان ہو تا وہ اہل کمال
کام مین سخت و بڑے جاڑے ونہین
اور وہ موسم تھا سخت سرمے کا
آئے تھے ابتدا مین میرے گھر
سو یہ چاہ مین جبکہ آتا ہون
نقل ہے پھر طعام خوش ای یار
کہا نرمی کے ہی لئے ای مان
کھنچے دنیا مین جو کہ تھوڑا رنج
ای خدا گر مجھے عذاب کرے
نقل ہی ایک شب بفضل خدا
دیکھا ایسا نہ کام کر بہشتین
اُس سے ہرگز نہ پھر کرون رغبت
کہ ترا حال لوگ میرے سے
وہ زمستان کے تھے یقین ایام
اُسمین تار سے بھرے ہوئے تھے کھجور
بیٹھے تھے نزد رابعہ ایجان
کیسی رفتار ہے یہ اے عتبہ
یہ کہا سو وہین گرا پر بیم
پوچھا ای شیخ کیا ہی اسکا سبب
ایک امرد ملا ہے راہ اندر
نار پر سے ہوا گذر میرا
[illegible]

بحر حسرت کی کرنے لاگی جوش
درد سے اپنے سر پہ خاک کیا
احتیاط اُسمین بہوت لاتا تھا
اور آتا تب اُسکا سوا کے
ایک ہفتے تلک وہی کھاتا
کہ ملک جو ہین کاتب اعمال
شغل مین اُسکے دل لگاؤن مین
عرق اُس سے بہت ٹپکتا تھا
ہاتھ دھونے کو اپنے وے کیسر
شرم اُس سے بہت ہی پاتا ہون
نہین کھاتا تھا وہ کبھو زنہار
پھر آرام روز محشر جان
راحتِ اُخروی کا پاوے گنج
تب بھی رکھتا ہون دوست مین نے تجھے
خواب مین ایک حور کو دیکھا
کہ فراق آوے ترے میرے بین
تا ہو حاصل مجھے تری رویت
پوچھا کرتے ہین کچھ بتا تو مجھے
نہین تار سے کھجور کا ہنگام
اُسکے ایسے کرامتین ہین وفور
عتبہ ایسے مین آگیا ہی وہان
وے مجھے اطلاع ای آگہ
اور ہوا تب ہی جان بحق تسلیم
اُسکو عتبہ نے یون کہا ہی تب
آہ اُسپر کیا تھا مین نے نظر
مار دوزخ سے ایک تب نکلا
اِس لئے نصف کہ ہی مین کاتا

دیکھتا تو اگر زیادہ اُسے
کاٹتا مین بھی اب زیادہ تجھے
سو جیسو کیا ہو پھر تمھارا حال
دیکھیو آپ اپنے تم اعمال
لولیون کسبیون بلاتے ہین
مجلسون مین انھین نچاتے ہین
ایسے فساق ہو کیسا حال
کیا جہنم مین پاوین ردّ و بال
کہ نہ دہ ہو حدودِ شرع رسول
توڑتے ہین وے بوالفضول جہول
مومنو اس سے لیجیو عبرت
ایسے پاکون کی جب ہو یہ حالت
آہ اس عصر مین جو خلق کثیر
کیا خواص و عوام و میر و فقیر
مال و زر اسمین خرچ کرتے ہین
خوف کچھ حشر کا نہ دہرتے ہین
کیون نہ ایسون کا منہ ہو کالا اب
کیون نہ ایسون پہ ہووے حق کا غضب
دیوے توفیق انکو ہم کو خدا
تا کرین شرع پر قیام سدا

ذکر فضیل عیاض رحمۃ اللہ علیہ

آفتاب سماے ورع و تقا
نیرِ مطلع فنا و بقا
جس سے خندان تھا معرفت کا ریاض
ذوالخوارق فضیل ابن عیاض
مرجع قوم اپنے وقت مین تھا
اسکے جانب رجوع تھا انکا
اول حال اسکا تھا ایسا
کہ بیابان مین وہ رہتا تھا
بے تکلف پلاس پہنا تھا
سر پہ پشمین کلاہ رکھتا تھا
مال و زر جو کہ وے چراتے تھے
پاس اسکے ہی سب وے لاتے تھے
اور لیتا تھا آپ جو زر و مال
رکھ کے رکھتا تھا اسکو وہ فی الحال
تابعون سے بھی اسکے جو بہ نیاز
با جماعت ادا کرے نہ نماز
ایک دن ایک کاروان بڑا
ناگہان اس مقام پر گذرا
ایک شخص انمین نقد رکھتا تھا
جا کے جنگل مین تا کرے اخفا
اور ایک شخص اسمین بیٹھا ہے
اور کلاہ و پلاس پہنا ہے (پوشیدہ)
ہوا خوش حال جلد اسکو دیکھ
دل مین سمجھا کہ ہے یہ مرد نیک
سنکے اسنے کیا اشارہ اسے
کہ یہ خیمے مین جا کے رکھ دیجے
تب تلک کاروان پر گر کے
مال چورون نے اسنے لوٹتے تھے
لیگیا ہی طرف وہ خیمے کے
تا وہین اسکو بھی نہان کر دے
کہ وے کرتے تھے مال سب تقسیم
دیکھ یہ حال ہو گیا پر بیم (خوف)
جب فضیل اسکو دور سے دیکھا
اپنے نزدیک اسکو بلوایا
وہ کہا اس لئے مین آیا ہون
کہ امانت مین اپنی اب لیون
یعنی امانت وہ اپنی جلد لیا
کاروان کے طرف ہی اپنے گیا
کیون تو واپس اسے دیا یہ اب
انکو ایسا فضیل بولا تب
مین بھی حق کے جناب سے ہر آن
بسکہ رکھتا ہون اسسے نیک گمان
آیا بعد اسکے کاروان دوسرا
لوٹتے اسکا بھی مال و زر سارا
عارفین عظام سے تھا وہ
پس شیوخ کرام سے تھا وہ
اور کرامات مین بلند مکان
تھا ریاضات مین رفیع الشان
اسمین رہتا تھا وہ بروز و شب
خیمہ جنگل مین یک کیا تھا نصب (کھڑا)
راہ زن اور چور تھے یکسر
اور اتباع اسکے تھے اکثر
جو ہو مطلوب آپ لیتا تھا
کر کے تقسیم انکو دیتا تھا
وہ جماعت کے ساتھ پڑھتا تھا
پنجگانہ نماز صبح و مسا
اسمین تھا اسکو احتیاط و فور
اپنی صحبت سے اسکو کرتا دور
سب صغیر و کبیر تھے مضطر
وے تو چورون کی یہ سنتے تھے خبر
ایک خیمہ وہان کھڑا دیکھا
اس بیابان اس لئے وہ گیا
بھی ہے تسبیح ہاتھ کے اندر
اور بیٹھا ہے وہ مصلے پر
پس کہا اس سے اپنا سب احوال
سونپ دون پس اسکو اپنا مال
کاروان کے طرف وہان سے گیا
تب وہ خیمے مین نقد اپنا رکھا
مغتنم جان اسکو اٹھا
کاروان مین جو کچھ کہ باقی تھا
سب وے چورون کو بھی مین دیکھا
جبکہ خیمے کے پاس جا پہنچا
آہ مین چور کے حوالے کیا
دل مین بولا کہ نقد زر اپنا
پوچھا آیا ہے کس لئے تو یہان
پاس اسکے گیا ہے وہ ترسان
وہین حاضر ہے اب خوشی سے لیجا
کہا جب جاے پر ہے تو رکھا
کاروان مین تو نقد کچھ نہ ملا
تابعون نے فضیل سے بولا
لاکیا نقد میرے پاس نہان
کہ وہ رکھتا تھا مجھ سے نیک گمان
تا کرے راست حق گمان میرا
مین نے اسکا گمان راست کیا
کھانے لاگے تمام مل کے طعام
بیٹھے یک جا پہ جمع ہو کے تمام

مرد اس کاروان سے آیا ایک   اور پوچھا ہی اُس گروہ کو دیکہ
اُسنے پوچھا کہان وئے تو جواب   کہ مصلا بچھا کے برلب آب
کہے پڑھتا ہی وہ نفل اے یار   ہے یہی شغل اُسکو لیل و نہار
کہا یہہ تو نہین مہ رمضان   کیے رکہا ہی صوم نفل وہ جان
کہا یہہ چوری اور صلوۃ و سلام   بولے تجھکو آوینگے کیا کام
کوئی سردار کیا تمھارا ہے   بولے سردار ہان ہمارا ہے
دیکھئے وہ نماز پڑھتا ہے   کہا اب وقت نین نماز کا ہی
کہا تم سے نہین شریک طعام   کہے صایم ہے وہ نکو انجام
سنکے وہ شخص نے کیا حیرت   آیا نزد فضیل با سر عبرت
پوچھا اسکو فضیل نے ایجان   بول کیا جانتا ہی تو قرآن
وہ کہا ہان کہا فضیل اسکو   کیا یہہ آیت نہین پڑہا ہی تو

وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا۔

اُسنے سنکر یہہ آیت قرآن   کام سے اسکے ہوگیا حیران
زان کسی کاروان مین گر آوے   کہتا پاس اسکے کوئی نا جاوے
اور بر قدر احتیاج ہر پاس   چھوڑ دیتا تھا وہ بلا وسواس
رہزنی مین جو ہاتھ آتا مال   پاس اُسکے ہی بھیجتا فی الحال
نقل ہے یک مروت و ہمت   ذات مین اُسکے تہی بلا غایت
گر کسی پاس ہووے مایہ کم   اس سے لیتا نہین تھا وہ اکرم
ابتدا مین وہ ایک عورت کا   جو بہت شیفتہ و عاشق تھا
گاہ گہہ پاس اسکے جاوے یار   ہوتا اُسکے ہوس مین زار و نزار
ایک شب ایک کاروان گذرا   اور یہہ آیت کسی نے انہین پڑھا

اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ۔

یعنے کہتا ہے خالق اکوان   کہ جو لوگون نے لائے ہین ایمان
بوتا ہے فضیل عالی شان   مین سنا جب یہہ آیت قرآن
گویا بیشک یہہ آیت قرآن   کئی مجھ سے مبارزت اس آن
وقت پہنچا ہے سرفرازی کا   تیری اس رہ مین جانبازی کا
کہتے ہین جب فضیل اسکو سنا   ہوکے پر خوف ایک نعرہ کیا
نادم و بیقرار سرگردان   ایک بیابان طرف ہوئے دوان
کہنے لاگے فضیل ہے رہ مین   سے خطر آگے اب نہ ہم جاوین
وہ تو اب تایب و پشیمان سے ہے   اور خود تم سے وہ گریزان ہے
اور جن جن کا وہ لیا تھا مال   اُنسے ملتا تھا ڈھونڈھ کر بحال
خصم اسکا تھا ایک جہود ای یار   خوش نہوتا تھا اس سے وہ زنہار
تو اُٹھاویگا گر یہہ بالو سب   تجھ سے خوشنود ہوونگا مین تب
راحت یک آن بھی نہ پاتا تھا   رات اور دن وہی اُٹھاتا تھا
دیکھ یہہ حال ہوگیا حیران   اور کہا یون فضیل سے ای جان
زیر بالین میرے کیسہ زر   مین رکھا ہون وہ لاکے دے خوشتر
کیا نہ آیا یہہ وقت اُن پہ ابھی   کہ ڈرین انکے دل خدا سے سبھی
گویا دل پر لگی مرے یک تیر   ہوئی باطن مین یک عجب تاثیر
بولتی ہے یہہ رہزنی کب تک   یہہ دلیری یہہ ایمنی کب تک
ہم تری راہ قطع کر دینگے   اب ترقی مین تجھ کو لا دینگے
کہا توبہ کیا مین توبہ کیا   آہ اب خوف مین نے حق سے لیا
کاروان یک وہان کیا تھا نزول   دیکھ سب اسکو ہوگئے ہین ملول
تب کہا ہی فضیل یون اُن کو   بھائیو تم کو اب بشارت ہو
پس چلا تھا فضیل روتا تھا   تخم حسرت کے آہ بوتا تھا
عذر کر اُنسے بخشواتا زود   جلد کرتا تھا خصم کو خوشنود
ڈھیگ بالو کی تھی بڑی یک جو   وہ دکھا کر کہا فضیل سے او
پس فضیل و عیاض کرکے قبول   وہ اُٹھانے مین ہوگیا مشغول
ایک بار اتر چلا یک شب   اور وہ بالو اُڑا دیا ہی سب
مین نے سوگند ایسی کھایا ہون   زر لئے بن نہ مین تجھے بخشون
کیسہ زر وہ زیر بالین سے   لا دیا ہے اُٹھا فضیل اُسے

اپنی ہتھیلی مین پر وہ جب دیکھا / یون فضیل عیاض سے بولا
مجھ پہ اب عرض کیجیے اسلام / تا تجھے بخش دون ای نیک انجام
اسکو تلقین وہ کیا ہے زود / پس مسلمان ہوگیا وہ یہود
[illegible] پوچھا تو جانتا ہے کیا / کہ مسلمان کس لئے مین ہوا
اسنے بولا کہ مین نہین جانا / تب لگا بولنے وہ فرزانہ
مین نہ سمجھا تھا آج تک زنہار / دین حق کو نہ اپنی بے تکرار
اب مین سمجھا کہ دین حق واللہ / دین اسلام ہی ہے عند اللہ
مین نے توریت مین جو دیکھا تھا / آج وہ راست اور صحیح ہوا
یعنے توریت مین ہی ای آگاہ / صدق حق پاس جسکا ہو توبہ
ہاتھ اگر اپنا خاک پر وہ رکھے / تو مقرر وہ خاک زر ہووے
مین یہہ ہتھیلی مین خاک رکھا تھا / اور یہہ تیرے سے امتحان چاہا
ہاتھ اپنا تو جب رکھا اسپر / کر دیا ہے خدا نے اسکو زر
اب بلاشک مجھے ہوا یقین / کہ ہے برحق صریح تیرا دین
ہی حکایت فضیل حق آگاہ / جب کیا عزم حج بیت اللہ
یون کہا جا کے اپنی عورت سے / گر تو چاہے طلاق دیون تجھے
کبھی تیرے سے مین نہونگی جدا / مین تیرے ساتھ ہی رہونگی سدا
تو چلیگا جہان وہان آؤن / اور خدمت تری بجا لاؤن
گئے مکے کو پس دونون جولان / راہ اُن پر خدا نے کی آسان
اور مجاور دونون وہان کے ہوئے / اور سعادت دونو جہانکی لئے
اور کئی اولیا کو پائے ہین / فیض اُنسے بہت اُٹھائے ہین
اور صحبت امام اعظم کی / قدوۂ اولیائے اکرم کی
شہر مکے مین اسنے پایا ہے / اُس سے دینی علوم سیکھا ہے
اسپہ مکے مین فتح باب ہوا / اسپہ کشف سخن شتاب ہوا
مکیان اسپہ کرنے لاگے ہجوم / اسپہ میر و فقیر کا تھا ہجوم
اور وہ اُن پہ وعظ فرماتا / حق کے جانب اُنہون کو بلاتا
خویش اُسکے بہت خراسان سے / آئے پاس اُسکے درد ہجران سے
انکو ہرگز نہین وہ بار دیا / اور دروازہ اُن پہ بند کیا
رونے لاگے پھرے نہین زور / تنگ ہو وہ چرا مھارتی پر
کہنے لاگا پکار اے مردم / کیون ہوے ہو خدا سے غافل تم
دیوے حق تم کو دانش کامل / کرے یک کام مین تمہین شاغل
چھوڑ امید اُس سے سارے وہ / پس خراسان طرف سدھارے وہ
وہ مجاوری پہ یونہی تھا گریان / چشم گریان تھے اسکا دل بریان
نقل ہے ایک شخص از حکام / کہ ہے ہارون رشید جسکا نام
بولا اپنے وزیر سے یک شب / دل پہ سختی ہے میرے آئی اب
حشمت و شوکت ریاست سے / غرۂ ملک و مال و دولت سے
مجھ کو لے چل تو پاس ایسے کے / جسکی صحبت سے نرم دل ہووے
گھر پہ سفیان بن عُیینہ کے / لیگیا تب وزیر جلد اُسے
در پہ اُسکے مکان کے مارا / شیخ سفیان کون ہے پوچھا
لب پہ تب یون وزیر لایا ہی / کہ ترے گھر امیر آیا ہے
کہا سفیان کیون دئیے نہ خبر / خود ہی آتا تھا مین نے اسکے گھر
سن یہہ ہارون کہا وزیر سے تب / آہ جس شخص کی ہی مجھ کو طلب
مرد ویسا یقین نہین یہہ جان / یہہ سخن سنکے یون کہا سفیان
مرد ویسا یگانۂ دوران / ہی فضیل عیاض عالیشان
جب وے دونون یہہ نشان پائے / گھر فضیل عیاض کے آئے
تب یہہ آیت وہ گھر مین پڑھتا تھا / سنکے ہارون وزیر سے بولا
کہ یہی پند مجھ کو کافی ہے / یہی ارشاد مجھ کو وافی ہے

أم حسب الذين اجترحوا السيئات أن نجعلهم كالذين امنوا الخ — ترجمہ

الغرض اُسکے گھر کے در پر آ / جبکہ مارا تو کون ہے پوچھا
بول دیا اسکو اطلاع وزیر / آیا ہے تیرے گھر کے در پہ امیر
تب فضیل عیاض نیک انصاف / گھر کے اندر سے یون دیا ہی جواب
کہ مرے سے امیر کو کیا کام / اور مجھے اس سے کام کیا انجام
مجھ کو مشغول مت کرو تو کو / یون کہا ہے وزیر تب اُسکو
کہ اولی الامر کی اطاعت بھی / دیکھ واجب ہے مومنون پہ بھی

حکام اسلام ۱۲

پھر جناب فضیل بولا تب
مجھ کو تشویش تم نہ دیو اب

پھر کے اسکو وزیر یون بولا
اذن تو ہم کو دیوے تو ہی بھلا

اور نہ ہم اب رہ حکومت سے
تیرے حجرے مین جان آوینگے

وہ کہا مین اذن دون زنہار
گر حکومت سے آوین ہو مختار

آیا حجرے کے درمیان ہارون
گرچہ آپ نے نہین ہوا ماذون

گل کیا وہ چراغ جلدی سے
تا نہ ہارون کا وہ منہہ دیکھے

کہین ناگاہ ہاتھ ہارون کا
دست پاک فضیل پر ہی پڑا

ہاتھ ہارون کا لگا ہے جب
کہا شیخ فضیل نے یون تب

ما ألين هذا الكف لو نجا من النار

یعنے کیا نرم ہی یقین یہہ بات
پاوے گر آتش سقر سے نجات

بس یہہ کہکر وہ عارف کامل
ہوگیا ہے نماز مین شاغل

بات ہارون مین یہہ کئی تاثیر
گویا دلمین لگی ہی اسکے تیر

نہ رہا ہارون مین اختیار رہا
درد و رقت سے زار زار ہوا

جبکہ پھیرا ہے وہ سلام نماز
کہا ہارون بہ عجز و سوز و گداز

کچھ تو ای شیخ کیجیے ارشاد
تا عمل مین کرون اسے رکھہ یاد

کہنے لاگا فضیل ہارون سے
کشتۂ تیغ پند و محزون سے

کہ ترا پدر حضرت عباس
تھا صحابی جو عم سید ناس

عرض یکبار کی ہی حضرت سے
کیجے اک قوم کا امیر مجھے

کئے ارشاد مصطفی ای چچا
تجہ کو تجہ پر ہی مین امیر کیا

یعنے اب تیرے نفس پر تجھکو
مین بنایا امیر سن لے تو

نفس تیرا بطاعت مولا
رہنا بہتر ہے افضل و اعلا

خلق تیرے مطیع رہنے سے
کہ برس یک ہزار تک سننے

اور یہہ دنیا کی جو امارت ہی
روز محشر مین وہ ندامت ہے

کہا ہارون یہہ خبر سنکر
پھر بھی ای شیخ کچھہ زیادہ کر

تب لگا کرنے یون فضیل بیان
عمر عبد العزیز کو اے جان

جبکہ مسند خلافت پر
جب کہ بٹھلائے خلق اکثر

عمر عبد العزیز فکر کیا
ان بزرگون کو جلد بلوایا

ایک تو سالم ابن عبد اللہ
جو معظم تھا عالم باللہ

شیخ ابن حیوۃ شیخ اجل
اور محمد بن کعب اکمل

ان بزرگون نے لائے جب تشریف
یون لگا کہنے وہ عفیف و شریف

اس خطرناک کام مین ناگاہ
مبتلا مین ہوا ہون اب صد آہ

کیجیے فرماؤ اب مری تدبیر
تب کیا یک بزرگ یہہ تقریر

کہ تو چاہتا ہے گر بروز شمار
پاوے حق کے عذاب سے چھٹکار

ابن اسلام مین جو ہین بوڑھے
انکو تب اپنے پدر سا سمجھے

اور جوانون کو بھائیون سا جان
اور لڑکون کو مثل فرزندان

عورتون کو جو مادر و خواہر
جانئے تو بہ باطن و ظاہر

پس تو ان سے معاملہ ایسا
کر دے خویشون سے کرے جیسا

کہا ہارون پھر زیادہ کر
پھر لگا بولنے کو وہ رہبر

کہ جو اسلام کے ہین شہر و دیار
گھر کے مانند ہین ترے ناچار

اور جو ہین خلق خالق متعال
سب وے تیرے عیال کے ہین مثال

کہا ہارون اور زیادہ کر
تب کہا ہے فضیل پاک سیر

ساتھہ پدرون کے لطف کر ہر دم
اور کر بھائیون کے ساتھہ کرم

کیجیے نیکی بجاے فرزندان
مت بدی کیجیے ز دلبندان

پھر کہا تیری خوب روئی سے
روز محشر کے روز ڈر ہی تجھے

کہین نار سقر مین منہہ تیرا
جل کے ہو جاوے زشت اور برا

کئی چہرے ہین نیک در دنیا
جل کے دوزخ مین زشت ہون فردا

اور دنیا کے ہین بہت سے امیر
کہ جہنم مین ہووینگے وے اسیر

ہارون یہہ سنکے آہ آہ کیا
مضطرب ہو بہت ہی رونے لگا

کہا روتا ہوا ہی وہ مضطر
اور ارشاد کچھہ زیادہ کر

پھر وہ کہنے لگا خدا سے ڈر
خوف حق دلمین رکھہ تو شام و سحر

حشر کے دن ز خالق متعال
ذرے ذرے سے ہووے تجھہ سوال

کیا تو ابن دن جواب دیویگا
عمر کا کیون حساب دیویگا

پس تو اس دن بدرگہہ باری
کر جواب خدا کی تیاری

پھر مسلمانوں کے حال سے متعال / حشر کے دن کرے تیرے سے سوال
اور ہر ایک شخص کا انصاف / حق ترے سے طلب کریگا صاف
ایک شب اپنے گھر کوئی بوڑھی / فاقہ کھینچیگی بھوکی سوویگی
ہاتھہ داماں مین ڈالکر تیرے / سے خصومت بروز حشر کرے
ہارون رویا ہی اسطرح پر جوش / جوش سے غم کے ہوگیا بیہوش
حال اسطرح دیکھہ اُسکا وزیر / یون کہا ہے فضیل سے دلگیر
کہ تو بس کر یہہ پند کا مطلب / مار ڈالا ہے تو امیر کو اب
کہا اُسکو فضیل ای ہامان / چپ تو خاموش رہ نہ کھول زبان
تو بھی اور تیری قوم اسکی تئین / مار ڈالے ہین جان نہ مارا مین
سُن یہہ ہارون بہت ہی رونے لگا / اور اپنے وزیر کو بولا
کہا ہامان اس لئے وہ تجھے / کہ وہ فرعون جانتا ہی مجھے
بعد ہارون فضیل سے پوچھا / بول کچھہ قرض ہے ترے پر کیا
کہا ہان قرض ہی خدا کا جان / وہ عبادت ہی اُسکی سر عیان
آہ پکڑینگے اُس سے مجھکو اگر / تو ہے افسوس میری حالت پر
کہا ہارون قرض خلق کا مین / پوچھتا ہون ای شیخ تیرے تئین
کہا شکر خدا ہی لیل و نہار / نعمتین اسکے مجھہ پہ ہین بسیار
کچھہ گلہ اُس سے مین رکھتا ہون / جب سنا اُس سے یہہ سخن ہارون
پیش کی ایک خریطہ دینار / کہ تھے دینار اسمین ایک ہزار
اور بولا حلال ہے یہہ بجا / ماں کے میراث سے یہہ مین پایا
اُسکو بولا فضیل پند مری / کچھہ نہین آہ تجھکو نفع دئی
کہ ابھی ظلم تو کیا آغاز / نہین بیداد سے تو آیا باز
مین بلایا سوئے نجات تجھے / تو ہلاکت مین ڈالتا ہی مجھے
چاہتا ہون تری سبکساری / چاہیے ہی تو مری گرانباری
مین نے کہتا ہون تو جو کچھہ رکھے / مستحقون کو اسکے وہ تئین بھیجے
آہ جسکو نہ چاہیے دنیا / اور نہین چاہتا ہی وہ لینا
اُسکو دینا تو چاہتا ہی یقین / پند میری سبھی تجھے مفید نہین
یہہ کہا اور فضیل جلد اُٹھا / اور حجرے کے در بہی مارا
ہارون حجرے سے باہر آیا ہی / اور ایسا زبان پہ لایا ہی
آہ کیا مرد ہے یہہ مرد خدا / فی الحقیقت یہی ہے مرد بجا
نقل ہی در شبانۂ عرفات / پوچھے شیخ فضیل سے یہہ بات
جمع آئے ہین یہہ جو خلق خدا / کیون تو اب دیکھتا ہی حال انکا
کہا بخشیگا انکو رب غفار / گر فضیل اُنمین نا رہے بدکار
پوچھے کیا ہی سبب کہ ای اکرم / خایفون کو نہ دیکھتے ہین ہم
بولا گر ہوتے خایفان بزمان / تم سے رہتے سدا نہ وے پنہان
دیکھیے خایف ہی خایفون کے تئین / دیکھیے غمگین کے تئین غمگین
اور پوچھے خدا کی الفت مین / اُسکی الفت مین اور محبت مین
رتبہ غایت کا مرد پاوے کب / یون کہا ہے فضیل انکو تب
کہ ہے اس پاس ایک منع و عطا / فرق دونون مین نا کرے حاشا
پوچھے کیا حق مین اُسکے کہتا ہی / کہ وہ لبیک کہنا چہتا ہے
اور ڈرتا ہی آہ اُسنے لبیک / کہ کہا جاویگا مین لا لبیک
کہا جو شخص ہووےگا ایسا / اور یون آپ کو جو سمجھیگا
کوئی لبیک بولنے والا / اُس سے پاوے نہ درجہ بالا
اُس سے پوچھے کہ اصل دین ہی کیا / بولا ہے عقل اصل دین بجا
پوچھے کیا اصل عقل ہے ای امین / بولا ہی حلم اصل عقل یقین
پوچھے کیا اصل حلم ہے فرما / صبر ہے اصل حلم فرمایا
نقل کرتا ہی احمد حنبل / قدوۂ مسلمین امام اجل
مین سنا ہون فضیل کہتا تھا / کہ ریا جو کیا خراب ہوا
مین نے اُس سے کہا کہ ای رہبر / کہ مجھے ایک اب وصیت کر
کہا متبوع ہو تو رہ تابع / ہے سعادت اسی مین ای سامع
بشر حافی کہا کہ مین پوچھا / زہد بہتر ہے یا رضا فرما
شیخ بولا رضا ہی بہتر ہے / زہد سے اُسکا درجہ برتر ہے
کیونکہ رکھے رضا کا جو منصب / نہین کرتا ہی کوئی رتبہ طلب
جو رضا سے خدا پہ راضی ہے / تری اُسکو ہی سرفرازی ہے
نقل ہے ایک شخص نے ای یار / آیا ملنے فضیل سے یکبار

[illegible]

اسکو شیخ فضیل پوچھا ہے
ای فلان کس لئے تو آیا ہے

کہا اسکو فضیل نے یون ٹھیک
کہ بہ وحشت سے ہی بہت نزدیک

مجھو تجھ سے تا فریب دیوے مجھے
تجھ تجھ سے مین فریب دیون تجھے

خلق کی اختلاط سے ای یار
اسقدر تھا فضیل نے بیزار

ہو و مین اب مریض اور بیمار
رہون خلوت مین اپنے لیل و نہار

اور یون ہوتا تھا ای لوگو
گر یہہ امکان تم نہ رکھتے ہو

یہہ بڑا کام ہے بخیر و صلاح
دو جہان کا ہی اسمین فوز و فلاح

کہ جو گذرے مرے پہ نیک انجام
اور نہ ہرگز کرے وہ مجھ کو سلام

اور کہتا تھا جبکہ آوے شب
ہاتھ دیتی ہے مجھ کو فرح و طرب

صبح کرتی ہے جب گریبان چاک
مجھ کو کرتی ہے وہ بہت غمناک

نہین چاہتا ہون آکے مجھ سے ملین
اور دے تشویش مین مجھے ذلین

بس وہ لوگون سے انس لیوئیگا
اور سلامت سے دور ہووئیگا

اور خدا جسکو دوست رکھیگا
اسکو اندوہ بہت ہی دیویگا

اور ہر چیز کا زکوۃ مدام
عقل کا ہے زکوۃ درد دوام

اور بولا بہ جنت ماوا
چونکہ رونا یقین عجب ہی بڑا

اور بولا کہ جسکے دل اندر
ہووے سا کہ یقین خدا کا ڈر

حب دنیا بھی شہوتین اسکی
جانو اس خوف سے ہی جل جاوی

اور بولا کہ جو خدا سے ڈرے
جانو ہر چیز بھی ڈرے اس سے

پھر بولا کہ خوف بندے کا
اسکے بر قدر علم ہووے گا

اور بولا تمام یہہ دنیا
گر مجھے دیوینگے بلطف و عطا

چونکہ مردار سے تمین بسیار
ہی یقین ننگ و عار اور انکار

اور جو خلق اسمین ہین جاگیر
مثل دیوانگان وے ہینگے اسیر

آخرت سے پرے اسکے صد چندان
کم کئے اسکی شو بہت سے جان

اس جہان مین نہ لیجو لذت
چاہین گر آخرت کی تم راحت

وہ تکلف کا ہے سبب جانو
کہ تکلف بلا ہے پہچانو

اور شیخ فضیل فرمایا
کہ پہاڑون پہ حق نے وحی کیا

جسن پہاڑان سبب ہوئے نازان
طور سینا کیا تواضع ہان

کہا تا پاؤن تیری مین صحبت
تیری صحبت سے پاؤن کچھ الفت

نہین آیا ہی اب تو میرے پاس
مگر اسواسطے ہی پر وسواس

اب چلا جا جہان سے تو آیا
اسکو یون بولکر روانہ کیا

اسطرح ہوتا تھا ہو محزون
کہ مین یہہ بات دل سے چاہتا ہون

نہ جماعت کے واسطے جاؤن
خلق سے تا کسیکو نا دیکھون

تو رہو ایسی جاے مین جاکے
خلق کو تم نہ تم کو وے دیکھے

اور یون ہوتا تھا وہ گریان
کہ ہے اس شخص کا بڑا احسان

اور بیمار مین نے ہوؤن اگر
نہ عیادت کرے مری آکر

مین نے پایا ہون خلوت کامل
جس مین ہوتا ہی تفرقہ زایل

دن تو میرے پو ایک آفت ہے
خلق کی دید سے کراہت ہے

اور کہا ہے وہ صاحب غربت
ہووے تنہائی سے جسے وحشت

اور کہا ہی کہ جو خدا سے ڈرے
گنگ اسکی زبان ہوجاوے

اور دشمن رکھیگا جسکو خدا
دیویگا اسکو وسعت دنیا

اس لئے ہی وہ سید اکوان
تھا یہہ دنیا مین دایم الاحزان

یونہی دنیا کے درمیان ہسنا
ہے عجب تر بڑا یہہ اس سے بڑا

کام مین جو کہ چیز نا آوے
وہ کبھو اپنے منہ ہو نالاوے

اور دنیا کی رغبت وافر
دل سے وہ خوف ہی کرے باہر

اور جو کوئی نا ڈرے حق سے
وہی ہر چیز سے ہمیشہ ڈرے

زہد بندے کو ہووے اس مقدار
رغبت آخرت ہو جس مقدار

اور حلال اسمین حساب ہے
ننگ ہی مجھ کو اسکے لینے سے

اور بولا فضیل یہہ دنیا
ایک بیمار خانہ سا ہیگا

اور بولا کہ دار دنیا مین
نہ کسیکو دئے ہون کچھ چیزین

اور کہا ہے کہ نرم کپڑے سے
اور بستر لذیذ کھانے سے

اور بولا کہ خلق مین اشہر
آتی ہے جو مخالفت اکثر

جب تکلف یہہ درمیان سے اٹھے
ہر بشر خوش ہے ہی خوش جیسے

کہ تمھارے لیے ایک پر خوش ذات
ایک پیمبر سے ہین کرو حکایات

پس اسی کو وہ بہ ہیا اکرام
کیا موسی کے ساتھ حق نے کلام

طور سینا وہ عجز جب لایا
ہے یہی معنے تواضع جان
قدر و قیمت جو اپنی جانے یقین
ایک تو ہی وہ عالم اکمل
ایسے عالم کو آہ ڈھونڈہو گے
دوسرا جانیو وہ عامل ہے
ایسا عامل نہو وے جب حاصل
تب رہو گے بلا برادر تم
کرے اظہار دوستی بزبان
اور کہا ایک وقت تھا ایسا
اور کہا خلق کو دکھانے کبھی
اور ریا اخلاص ہے وہی سمجھین
کہ بہت اسکو دوست رکھتا ہون
اور کہا اصل زہد یہ ہے رجان
اور فتوت یہی ہے بس سمجھین
کہ نہ امید غیر حق سے رکھے
نہ شکایت کبھو کرے رب کی
کام فرما تو باغراست و ہوش
اور اسوقت گر کہیگا ہان
اس لیے یقین روز مین یکبار
کہ طہارت کی جا مین جاتے ہین
اور بولا کہ با خردمندان
کہا فاسق کو دیکھ کر جو ہنسے
اور کہا ایک جانور ہے جب
اور کہا گر ہو مجھکو خوش خبری
کہ مرے حق مین گر کرو نہین دعا
اور اصلاح بھی ہو سلطان کی

حق تعالے کے وہ پسند آیا
کہ کرے حق سے عجز سر و عیان
کچھ تواضع سے اسکو حصہ نہین
کہ کرے علم پر وہ اپنے عمل
کہین اس عصر مین نہ پاؤ گے
یعنے جسمین خلوص کامل ہی
تب رہو گے یقین بلا عامل
بے رفیق و بغیر یاور تم
پر عداوت رکھے وہ دلمین نہان
کہ عمل انکا تھا زبہر ریا
جو کریگا عمل ریا ہے وہی
کہ یہ دونون سے حق بچاوے ہمین
کہ کہون مین یقین مرائی ہون
کہ رہے حق سے راضی سر و عیان
در گذر اپنے بھائیون سے کرین
اور ہرگز نہ غیر حق سے ڈرے
بس رہے اسکے فعل پر راضی
کچھ نہ کہہ تب ادب سے رہ خاموش
فعل تیرا ہی دوستون سا کہان
جاتا تھا مزبلے طرف ای یار
پاک ہو کر وے باہر آتے ہین
جنگ کرنا یقین ہے آسان
اور اس سے خوشی سے بات کرے
کرے کوئی طعن ہو تابعی تب
کہ دعا ایک ہو قبول تری
میری اصلاح کا سبب ہوگا
اور اصلاح بھی ہو اسمین مری

یہی تواضع پسند رب ودود
جو کرے حکم وہ قبول کرے
اور کہا مین حیرت جو ڈھونڈو
علم اسکا عمل کی میزان مین
تب تو رہ جاؤ گے بلا عالم
نیت خالصہ عمل کے سات
تیسرا آپ ہے برادر بے عیب
اور کہا جس نے اپنے بھائی کے ساتھ
اور لعنت کرے خدا اسپر
اب ریا سے یہی مین ہی عمل
خلق کے واسطے کرے جو عمل
اور شیخ فضیل پاک صفات
مین ریاکار نہین ہون کہنے سے
جو کرے اسکے ساتھ رنج دہ
اور کہتا تھا اسطرح انکی
اور بولا وہی ہے متوکل
اور کہا کوئی تجھ سے گر پوچھا
کیونکہ گر تب نہین تو بولے گا
اور کہا مین نے شرم رکھتا ہون
اور بولا ہین لوگ ایسے کثیر
جا کے اکثر بہ کعبہ فاخر
حلوا کھانے سے احمقون کے سات
وہ بویرانئی مسلمانی
کہ ہو آمین و لعنت اکبر
جو کہ چاہتا ہے مانگلے ز خدا
حق مین سلطان کے گر دعا ہو قبول
اور بولا دو خصلتین مین سے

اور تکبر خدا کا ہی مردود
اور فرمان حق بجا لاوے
کہ کہین پاؤ گے نہ تم انکو
تو لے جاؤ تو راست ہی پاؤین
کہان ایسا ہے با صفا عالم
وہ برابر سدا رکھے دن رات
گر ہون جو پانہ پاؤ گے بے ترس
آشنائی کے اور بھلائی کے ساتھ
اور کرے اسکو پر وکر داور
بے عمل ہے ریا انہون کی دغل
شرک ہی شرک پر خطا و خلل
کھاکے سوگند بولتا تھا یہ بات
وہی اقرار ہے پسند مجھے
بدل و جان خود رہے خوشنود
یہی حقیقت یہی توکل کی
حق پہ جسکو وثوق ہو کامل
کہ تو رکھتا ہے دوست حق کو کیا
کا فرشتہ کا رہو ویگا
کہ بہت مزبلے طرف جاؤن
کیا رجال و نسا امیر و فقیر
آتے ہین پھر پلید ہی باہر
بات کرنے سے فاسقون کے سات
کی ہی کوشش تر ہی ہنادانی
جو ہی عاصی تر اہو اسکے ابر
حق مین سلطان کے مین کرونگا دعا
اسمین اصلاح خلق ہے دامل
کہ کرینگے خراب دل کو ترے

وے بہت کھانا اور بہت سونا — بائیہ عمر اسمین ہی کھونا
اور کہا تم مین بہیر دو خصلت ہین — وہ حماقت کی دو علامت ہین

ایک وہ بہی عجب نکچھ دیکھے — اور بے وجہ بے سبب وہ ہنسے
دوسرا جو کرے نصیحت و پند — پر عمل مین نہ آپ ہو پابند

اور بولا کہ حق تعالی نے — حکم بھیجا نبی کو یک اپنے
کہ گنہ گار جو کہ ہین بندے — ان سبھون کو تو یہہ بشارت دے

کہ گناہون سے گر کرین توبہ — انکے توبے کو مین قبولونگا
اور جو بندے ہین میرے صدق یقین — انکو اسطرح سب ڈرا تو یقین

کہ اگر عدل انکے ساتھ کرون — تو انھین سب عذاب مین ڈالون
اور کہا کوئی اس سے ای رہبر — کہ مجھے ایک اب وصیت کر

تب وصیت مین اسکو وہ ایجان — کی تلاوت یہہ آیت قرآن

أَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ

اور یک دن فضیل کا لڑکا — ایک دینار وزن کرتا تھا

نقش زر مین جو میل تھا اسکے — پاک کرتا تھا میل کو اس سے
جب کیا ہی فضیل اسپہ نظر — تب لگا بولنے ای میرے پسر

آہ دس حج سے اور عمرہ سے — ترک اسکا بھلا ہی حق مین ترے
قول اسکے پسر کا ای دلبند — نقل ہے ایک دن ہوا تھا ب

تب فضیل اپنے ہی اٹھایا ہاتھ — اور کہنے لگا ہی عجز کے ساتھ
یا الہی جو اپنے دل سے مین — دوست رکھتا ہون بعض حق ترے تین

اب اسی دوستی کی حرمت سے — اسکو اس رنج سے رہائی دے
جب کیا ہی فضیل نے یہہ دعا — وہین فی الحال وہ شفا پایا

اور مناجات مین بسوز و گداز — اسطرح بولتا تھا وہ بہ نیاز
ای مرے کردگار میرے رب — تو مجھے اور مرے عیال کو سب

گرسنہ اور برہنہ رکھتا ہی — شب گھر مین چراغ لگتا ہی
یہہ ترے اولیا کا ہی منصب — مجھ کو بخشا تو اپنے لطف سے اب

یا الہی تو مجھ پہ رحمت کر — حال میرا نہین چھپا تجھ پر
یا الہی نگر تو مجھ پہ عذاب — کہ تو قادر مرے پہ ہی بھو

نقل ہے تیس سال تک ایجا — کوئی دیکھا نہین اسے خندان
مگر اسدن ہوا جو اسکا پسر — تب تبسم کیا وہ نیک سیر

کہا ای شیخ وقت یہہ کیسا — ہی جو تو نے یہہ مسکرا کے ہنسا
تب کہا ہے فضیل مین سمجھا — موت پر اسکے ہی رضا خدا

مین بھی راضی رضای حق پر ہو — اب تبسم کیا ہون یہہ سمجھو
کہتے ہین ایک قاری قرآن — جو تہا تھا فصیح و خوش الحان

پاس یک دن فضیل کے آیا — اس سے قرآن وہ سنکے فرمایا
میرے فرزند سے ملاؤ اسے — تا وہ قرآن پاک اس سے سنے

سورہ قارعہ مگر زنہار — نہ پڑھے اسکے روبرو ہشیار
کہ قیامت کی سختیون کا بیان — نہین سننے کا اسکو ہی امکان

ناگہان قارعہ کی سورت ہی — روبرو اسکے وہ تلاوت کی
آہ وہ شیخ زادہ ذیشان — چیخ یک مار کر دیا ہے جان

نقل ہے جب فضیل پاک نصیب — صدمہ موت کے ہوا ہی قریب
اسکے ناکتخدا تھین دو دختر — ورع عفت کے تھین وے دو اختر

اپنی عورت کو یہہ وصیت کی — اسکو اسطرح سے اجازت دی
کہ مرے بعد دفن انکو بلا — کوہ پر بوقبیس کے تو لیجا

کر طرف آسمان کے منہ اپنا — التجا کیجیے خدا وندا
جب جہان سے فضیل رحلت کی — مجھ کو اسطرح سے وصیت کی

مین نے جبتک جہان مین زندہ تھا — یہہ ترے باندیون کو ای مولا
حسب امکان اپنے رکھا تھا — جو دیا تھا ترا وہ انکو دیا

جب مجھے اس جہان سے بلوایا — ان دو لونڈیون کو تجھی پہ سونپ دیا
الغرض جب فضیل کو ای یار — کئے مدفون کل اخیار

اسکی بی بی نے دخترون کو لیتین — ہمراہ اپنے لیکے حزین
کوہ پر بوقبیس کے ہی گئی — اور دعا دیکہہ خدا مین کہی

کی مناجات درد و زاری سے — عاجزی اور بیقراری سے
حق دعا اسکی مستجاب کیا — فضل کا اپنے فتح باب کیا

کہ اُسی حال مین یمن کا امیر
آیا تھے طرف بشانِ کبیر

اُسکے ہمراہ تھے دو اُسکے پسر
نیک اوصاف اور نیک سیر

وہ یمن کا امیر دمساز
اُسکے رونے کا جب سنا آواز

اُسکے رونے کا وجہ پوچھا ہے
اُسکو لوگون نے سب سنایا ہی

دے دو دختر کے ساتھ با اکرام
اپنے بیٹون کا وہ کیا پیغام

اسکا پیغام وہ کئی ایجاب
وہ عماری بنایا ایک شتاب

فرش دیبا کا اسمین بچھوایا
اور عماری مین انکو بٹھلایا

جلد شہر مین مین جا پہنچا
عمدگون صالحون کو جمع کیا

منعقد عقدِ ازدواج کیا
اور بہت فرح و ابتہاج کیا

الف دینار مہر بے تکرار
باندھا ہر ایک کا بعز و وقار

دوست جو ہی خدا کا از دل و جان
بس ہی اُسکو خدا ہی سر عیان

پس جو بندہ خلوصِ نیت سے
کام اپنے خدا پہ ہی سونپے

کام اُسکے مسبب الاسباب
کرے آراستہ کرم سے شتاب

شیخ ابن مبارک ای آگاہ
نام نامی ہے جسکا عبد اللہ

کہا جسدن فضیل رحلت کی
گرد اندوہ کی زمین سے اُٹھی

سب خواص و عوام تھے پُر غم
قدس اللہ سرہ الاکرم

ذکر شیخ ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ

تارکِ ملک و دولتِ دنیا
قدوۂ دین و طالب المولی

شیخ و سلطانِ عارفین ہے وہ
اور برہان واصلین ہے وہ

اوجِ علم و یقین کا تھا شہباز
قرب مولا مین تھا بلند پرواز

نام نامی ہے جسکا ابراہیم
ابن ادہم ہے وہ سلیم و فہیم

متقی تھا بڑا وہ بالتحقیق
اور تھا اپنے عصر کا صدیق

تھا حقایق مین اُسکو حظ تمام
اور اُسے تھے معاملاتِ عظام

اور بہت اولیا کو دیکھا تھا
رمز و اسرار اُنسے سیکھا تھا

اور صحبت امام اعظم کی
ہم جلیسی وہ فرد اکرم کی

وہ سبہ عارفان نے پایا تھا
فیض اُن سے بہت اُٹھایا تھا

اہل کشف و شہود کا ہادی
شیخ والا جنید بغدادی

بولتا تھا یہ بات کہ معلوم
کہ براہیم تھا کلید علوم

صوفیہ کے علوم کے نکتے
اُسکے مفتاح لب سے کھلتے تھے

نقل ہے ایک دن وہ فرخ پی
بو حنیفہ کے پاس آیا ہی

جو تھے یاران ابو حنیفہ کے
تب حقارت سے ہین اُنسے دیکھے

بو حنیفہ کہا ہے باتکریم
کہ ہی سید ہمارا براہیم

پوچھے یاروں نے اُس سے یکبار
کس عمل سے یہ پائی سرداری

کہا اللہ کی عبادت مین
اور اُسکے ہی ذکر و طاعت مین

دائما صبح و شام ہی شاغل
ہم ہین کاموں مین اپنے بس مایل

کہتے ہین ابتدا مین ابراہیم
شاہ تھا بلخ کا بشانِ عظیم

زیر فرمان تھے اُسکے یک عالم
تھا بڑا اُسکا ملک فوج و حشم

اور چالیس تو عال سینے کے
اور چالیس گرز بھی زر سے

چلتے تھے اسکے آگے اور پیچھے
شان و شوکت سے اور تجمل سے

ایک شب تخت پر وہ سوتا تھا
نیم شب مین وہ گھر کا سقف ہلا

کیا آواز کون ہے ترسان
اُسنے بولا کہ آشنا ہون جان

گم ہوا ہے کہین شتر میرا
جست و جو مین اُسیکے ہی نکلا

ابن ادہم کہا شتر تیرا
کیون ہماری اُپر چڑھیگا آ

تب دیا وہ جواب ای غافل
کر تو کچھ غور و فکر اب کامل

کہ تو اطلس کے اِن لباس کے ساتھ
تختِ زرین کے ساتھ بھی ہیہات

حق تعالی کو ڈھونڈھتا ہی اب
اس عجب سے ہے یہ بڑا ہی عجب

ایک ہیبت عظیم و خوف بڑا
دل مین اُسکے ہوا ہی تب پیدا

دل مین یک آگ اُسکے سلگی ہی
اور بہت جوش کرنے لاگی ہے

ہوگیا غرق بحرِ حیرت مین
بس تردد مین اور ملالت مین

جو تھے ارکان اُسکے دولت کے
دوسرے روز سارے جمع ہوئے

اُٹھا اپنے مقام پر وہ تمام
تب کئے تھے بڑے ادب سے قیام

اور اُسکے غلام تھے جتنے
اُسکے آگے صفوف کھینچے تھے

اور وہ اذن بار عام دئے
جمع تب سارے خاص و عام ہوئے

آیا ایسے مین مرد یک ناگاہ　　کہ بہت اسمین تھی جماعت جاہ
جو خدم اور حشم تھے اسکے وہان　　کوئی پایا نہ طاقت و امکان
کہ مزاحم ہو پوچھے یون اسکو　　کون ہے اور کہان سے آیا تو
دیکھہ ہر شخص اسکو گنگ ہوا　　اور بخوف وہ چلا آیا
تخت تک بادشاہ کے پہنچا　　بادشاہ اسکو دیکھہ کر پوچھا
کہ ہے تو کون اور کہان آیا　　تب وہ مرد بزرگ فرمایا
کہ مسافر ہون اور چلتا ہون　　آج مین اس رباط مین اترون
بولا اسطرح اسکو ابراہیم　　کہ نہین ہے رباط یہ اے فہیم
بلکہ ہی یہہ سراے سلطانی　　کہ مرے ملک سے ہی ای گیانی
پوچھا پھر ایسے بولئے آگے　　تھا یہی قصر ملک سے کسکے
کہا والد کے میرے ملک سے تھا　　پوچھا پھر اسکے آگے تھا کسکا
کہا سلطان کہ اسکے بھی آگے　　تھا یقین ملک سے مرے جد کے
اسنے پوچھا کہ آگے جد ترے　　ملک سے کسکے تھا سو کہہ دیجے
اسنے بولا فلانکی ملک سے تھا　　پھر وہ ایسے ہی چند نام لیا
پوچھا بعد اسکے وہ بزرگ وہین　　آہ کیا یہہ سرا رباط نہین
کہ یقین ایک جبکہ جاتا ہے　　دوسرا اسکی جا پہ آتا ہے
ہر کہ آمد عمارتے نو ساخت　　رفت منزل بہ دیگری پرداخت
بول اسطرح قصر سے باہر　　آنکر چل دیا ہے وہ فاخر
اور براہیم ہو گیا حیران　　اسکے پیچھے ہوا ہی جلد دوان
دو تارا راہ تھوڑی قطع کیا　　اور بہر حال اس سے جاکے ملا
عرض کی کون ہے تو ای ریحان　　کہا وہ مرد مین خضر ہون جان
بس یہہ بولا سو ناپدید ہوا　　درد ادہم اپر شدید ہوا
ایک آتش ہے اسکے دل مین لگی　　اور بہت اسکو بیقرار کئی
سوئے دربار جلد لوٹ آیا　　اور اسطرح جلد حکم کیا
خاص گھوڑے پہ زین باندھین　　چند اسوار اپنے ساتھ آوین
تا بیابان کے طرف جاؤن　　کیا ہوا انجام کام کا دیکھون
ایک صحرا طرف ہوا ہی روان　　تھا ملول و حزین و سرگردان
اپنے لشکر سے ناگہان جدا　　ہوگیا اور یہہ سنا ہی ندا
کہ گیا آج بالیقین بیدار　　پھر سنا ہے یہہ صوت دیگر بار
تیسرے چوتھے بار یک آواز　　سخت ایسا سنا ہی سوز گداز
آگے اسکے سمجھہ کئے بیدار　　کہ کرین موت سے تجھے بیدار
یہہ ندا جب سنا ہی وہ ظاہر　　ہوگیا اختیار سے باہر
ناگہان یک ہرن نظر آیا　　تب براہیم اسکا پیچھا کیا
حکم حق سے زبان وہ کھولا ہی　　صاف ایسا ہرن وہ بولا ہی
کہ مجھے آہ اب تو کرنے شکار　　نہین بھیجا ہے خالق داوار
صید نا کر سکیگا تو مجھہ کو　　کس لئے رنج کھینچتا ہے تو
کیا ہوا اس لئے ہی تو پیدا　　کام دوسرا تجھے نہین ہے کیا
متحیر ہوا ہے ابراہیم　　کہ یہ کیا حال ای خدای کریم
وہین پھیرا ہرن سے منہ اپنا　　وہی آواز زین سے بھی سنا
وہین خوف اسمین یک ہو پیدا　　کشف اسکا وہین زیادہ ہوا
پھر سکے چاہی جب خدای انام　　کہ کرے اسکے کام کو اتمام
سو گریبان سے اپنے وہ بھی سنا　　کشف اسکا بیان تمام ہوا
وہین ملکوت کا کھلا ہی در　　اترے ہین اسپہ واقعات اکثر
اطمینان و یقین بس کامل　　فضل حق سے اسے ہوا حاصل
اسقدر درد سے وہ رویا ہی　　اسکا اسپ و لباس بھیگا ہی
اور وہین توبۂ نصوح کیا　　اور دنیا سے منہ کو پھیر لیا
اس بیابان مین ایک چرویا　　ناگہان اسکو تب نظر آیا
ایک گلیم درشت اوڑا تھا　　ٹوپی بالون کی سر پہ رکھا تھا
ابن ادہم لباس شاہانہ　　تب جو پہنا ہوا تھا اوسنے
تن سے اپنے نکال اسکو دیا　　اور اسکا لباس آپ لیا
اسکے نظارے واسطے زملک　　وہین جمع ہوے بہت سے ملک
یہہ عجب سلطنت بشان عظیم　　متوجہ ہوی بہ ابراہیم
جب لباس نجس نکالا وہ　　اور پوشاک فقر پہنا وہ
دشت و صحرا مین اسنے پھرتا تھا　　اور گناہون پہ اپنے روتا تھا

بعد شہر مرو مین آپہنچا
دیکھ اسکو کہا ہے ابراہیم
اور براہیم ہو گیا حیران
اور نو سال تک وہ رات اور دن
کیا لکھون آہ اسکا شرح و بیان
جمع کرتا وہ لکڑیان بضرور
آدھی روٹی فقیر کو دیتا
نقل ہے جبکہ بعضے خلق اللہ
شیخ ابو الخیر بو سعید اے یار
مشک سے بھرتے گر یہہ غار کوئی
حق کی طاعت کیا ہی اسمین جو
راہ مین اُس سے یک بزرگ ملا
اور اسکو کہا ای پاک اساس
پس اُسی وقت پرے وہ نو مین
الغرض بولتا ہے ابراہیم
دیکھا ستر وہان مرقع پوش
مین نے پوچھا کہ اے جوانمردو
کہ کجا دور دور کر کے قصور
روم کے کافران بے ایمان
ہم گئے تھے یہہ عزم سب ولین
اور سکون و حرکت ای آگاہ
جبکہ جنگل سے ہم نے گذرے ہین
کہے الحمد للہ ہم نے سب
خضر سا با کمال و با اجلال
یعنے آے مدعی و کذاب
ہم غرامت مین تمکو مارینگے
ہین یہہ سارے وہی جوانمردان

پل وہان ایک رود کا دیکھا
کہ یہہ اندھے کو تو بچا ای کریم
کہ ہی کیسا یہہ مرد عالیشان
بس اُسی غار مین رہا ساکن
کہ ہی اس فن مین وہ عظیم الشان
صبح لا بیچتا بہ نیشاپور
آدھی وہ اپنے واسطے رکھتا
اسکے احوال سے ہوئے آگاہ
آیا ملنے کو اسکے بر سر غار
تب بھی ایسی نہ آتی خوشبوئی
ہی معظم اُسکی یہہ خوشبو
اسم اعظم بھی اسکو سکھلایا
کہ برادر تھا وہ مرا الیاس
ہوئے اسرار کے بہت باتین
جب وہ صحرا مین چلا ای سلیم
قتل ہو کر پڑے ہین سب مدہوش
کیا تمھارا یہہ حال ہے کہہ دو
دیکھ ہو جائیگا کہین مجبور
حاجیون کو کئے ہین قتل یہان
کہ نہ ہرگز کسی سے بات کرین
نہ کرین ہم بغیر وجہ اللہ
اور باحرام گاہ پہنچے ہین
سعی مشکور ہوئی ہماری اب
آیا اسدم ہمارے استقبال
کیا تمھارا ہوا وہ عہد کہو
خون تمھارا وہان بہاوینگے
وہ ہی آتش کے سوختہ مین تن

اور اُس پل پہ ناگہان دیکھا
وہ معلق وہین ہوا مین کھڑا
اور وہان سے گیا بہ نیشاپور
اس مین کیا کیا ریاضتین کھینچا
الغرض آتا غار سے باہر
اور کرتا نماز جمعہ ادا
ایک ہفتے تلک بھی شام و سحر
جلد اُس غار سے نکل بھاگا
اور براہیم کو نہین پایا
ایک جوانمرد اسمین گئے روز
اور منقول ہے کہ ابراہیم
حق کو اس نام سے وہ یاد کیا
اسم اعظم جو حق تعالی کا
حضرت خضر پیر اُسکا تھا
کئی منزل وہان سے قطع کیا
آہ تھا اُنکے تن سے خون روان
بولا اسطرح مجھکو وہ اکرم
اور یونہی بہت قریب نہ آ
ہم نے یک قوم صوفیہ سے تھے
اور بجز یاد حق کے خطرہ غیر
اور بغیر خدا طرف زنہار
خضر آیا تو ہم سلام کئے
پہنچا طالب بہ مقصد و مطلوب
آہ اسطرح ہم نے کیتے ہی
عہد اپنا وہ تم نے بھول گئے
یہہ ندا سنکے بیقرار ہوے
ای براہیم دیکھ یہہ احوال

ایک نابینا اُسپہ جاتا تھا
اور ابراہیم کو وہ بر مین لیا
غار جو ایک ہی وہان مشہور
اور کیا کیا مجاہدات کیا
پنجشنبے کے روز وہ فاخر
ایک روٹی خرید فرماتا
اکتفا کرتا آدھی روٹی پہ
شہر مکہ طرف روانہ ہوا
پڑھکے تسبیح تب یہہ فرمایا
کی تھی اپنی اقامت فیروز
جبکہ جنگل طرف چلا ای فہیم
اور اسیوقت خضر بھی آیا
آ یہہ جنگل مین تجھکو سکھلایا
وہی کھینچا اُسے باذن خدا
اور ذات العرق مین آپہنچا
ایک مین باقی تھا یک رمق ہی جان
ای براہیم اے بن ادہم
کہین رنجور دیکھ ہو ویگا
کر توکل یہہ دشت مین آئے
نہ کبھی ولین لائین ہم بالخیر
نہ کرین التفات سر و جہار
اُسکے ملنے سے شادکام ہوے
تو تھا اپنا ہاتھ آیا خوب
ایک ندا غیب سے ہوئی ہے تبھی
جانب غیر التفات کئے
آیہان سارے جان نثار ہوے
تو بھی آگر ہے تجھکو اسکا خیال

ور نہ اب ہم سے دو رہو اس آن
اسنے بولا وے یکجگان ہین تمام
بس یہہ بولا سو وہ بھی جان دیا
رہ مین روتا تھا وہ بسوز و گداز
تب حرم مین تھے جتنے ذوالاجلال
یا کوئی آپ کو نہ پہچانے
کہ مشائخ حرم کے اہل کمال
خادمون نے یہہ سنکے عقدہ ہوے
وہ ولی خدا ہے بالتحقیق
خادمون نے بڑھے وہ آگے جب
جب سنا تو حرم کے اہل کمال
لوگ وے قافلے مین جا ای بار
اسکی خدمت مین و تہہ آئے ہین
لکڑیان وہ ہمیشہ لاتا تھا
فضل سے حق کے جب ہوئی حج ان
اور کہی ای پسر سماعت ہے
پدر سے اپنے جب ملوگا مین
چلے ہمراہ میرے وہ خوشتر
شاہزادہ حرم مین جب آیا
باادب انکو جا سلام کیا
کہے ہان شیخ وہ ہمارا ہی
شاہزادہ گیا سوے صحرا
جبکہ دیکھا یہہ پدر کی حالت
لا کے بازار مین وہ پاک انداز
یہہ ندا سنکے ایک مرد آیا
اسکو کھانے لگے ہین وے جب مل
کر کے احتیاط شام و سحر

سن براہیم ہو گیا حیران
مین نہین پختہ اور ابھی ہون خام
روح اللہ روحہم ابدا
اور تھا شاغل نماز و نیاز
آئے مکے سے اسکے استقبال
قدر و عزت نہ آپکی جانے
آرہے ہین اب اسکے استقبال
اور سب اسکو مارنے لاگے
تو ہی ہوگا ای بے ادب زندیق
یون براہیم بولا نفس کو تب
سارے آتے ہین تیرے استقبال
جبکہ اس سے کئے ہین استفسار
عذر کر اس سے عفو چاہے ہین
بیچ کر اسکو نان کھاتا تھا
پوچھا مادر سے میرا پدر کہان
اسکی مکے مین اب اقامت ہے
اسکی خدمت مین ہی ہونگا مین
خرچ اسکا ہے میرے ذمے پر
ایک جماعت بڑی وہان پایا
اور عقیدت سے یون کلام کیا
لکڑیان لانے اب سدھارا ہی
اور یک پیر مرد کو دیکھا
رو دئی اسکو یک بڑی رقت
ایک اسطرح سے کیا آواز
اس سے وہ لکڑیان خرید کیا
اور ہوا خود نماز مین شاغل
پھر دو مین سے بچاو اپنی نظر

بولتا ہے کہ اس سے پوچھا مین
مین ابھی جان کندنی مین ہون
اور منقول ہی کہ چودہ سال
جبکہ مکے سے وہ قریب ہوا
ہو براہیم قافلے سے جدا
کئی خدام ملکے پوچھے اسے
کہا آتے ہین کس لئے وہ کرام
اور کہے ویسے مرد ذیشان کو
کہا ہان مین یہہ بولتا ہون سنو
ہان ای نفس غرور بد فرما
تیرے باطن مین ایک عجب آیا
ہوا معلوم سب کو باتکریم
پس وہ مکے مین جب ہوئی مقیم
نقل ہے جب وہ بلخ سے نکلا
سنکے مادر نے پیچ کھائی ہے
کہا مکے طرف مین جاؤن گا
پس منادی بشہر کروایا
نکلے ہین مرد تب چہار ہزار
وے بزرگان تھے سب مرقع پوش
کہ براہیم ابن ادہم کو
تا اسے بیچ کر بوجہ حلال
پشتہ ہیزم کا ایک باندھا جی
لیک وہ اسکو بجاتا تھا
کہ یہہ طیب کو مل طیب ہے
اس سے یک نان اسنے مول لیا
اور براہیم نے صباح و مسا
تا اس ایام حج سکھین یہہ جب

کس لئے بول تجھ کو چھوڑے مین
پختہ ہو انکے پیچھے تا جاؤن
قطع جنگل کیا وہ اہل کمال
ہوئی مکے مین یہہ خبر ہر جا
آپ واحد ہی آگے چلنے لگا
کہ براہیم ہے کہان کہدے
کیا وہ زندیق ہے ہی انکو کام
آہ زندیق بولتا ہے تو
کہ ہون زندیق مین ہی ای لوگو
دیکھ پایا ہے اب تو اپنی سزا
اسلئے اسکی یہہ سزا پایا
کہ وہی پیش رو تھا ابراہیم
اس سے پاتے تھے لوگ فیض عمیم
یک پسر اسکا خرد سالہ تھا
اسکا احوال سب سنائی ہے
سعی اسکی طلب مین لاؤن گا
کہ جسے شوق ہووے اب حج کا
تا پہنچے مکے مین آنکر یلغار
انکی دریائے عشق تھی پر جوش
تم نے کیا جانتے ہو زیادہ
دیوے قوت ہمکو روز و شب و سال
اسکو گردن پہ لیکے آتا ہے
پیچھے آہستہ اسکے اٹھتا
جاتا ہے تو کوئی آیو...
اپنے یارون کو تا حرم مین دیا
اپنے یارون کو حکم کرتا تھا
جمع آئے ہین لوگ اکثر اب

لڑکے اور ہین اور زنان کثیر
الغرض حاجیان پاک اوصاف
آیا جب اُسکے آگے اُسکا پسر
کہے یارون نے تو بہ منع نظر
کہا ہین جبکہ بلخ سے نکلا
دوسرے اُسکے یارون سے
اسمین تھی ایک کرسی بہتر
باریابی کیا طلب درویش
پوچھا کسکا تو ہی پسر وہ کہا
گروہ واقف مرے سے ہوویگا
اُسکے ہمراہ تھی اُسکی مادر بھی
پیش رکنِ یمانی با تکریم
اُسکی بی بی نے جب اُسے دیکھی
کہی اپنے پسر سے اُسے بیٹا
تھا پسر آہ یون ادہر بیہوش
گل کے مانند وہ کبھو غمناک
نیم جان مرغ سا تھا وہ بیتاب
لعل سا خاک بیچ تھا غلطان
کیا زن و مرد کیا جوان و پیر
وہ پسر جبکہ ہوش مین آیا
پوچھا کس دین پر ہی تو ای پسر
وہ کہا ہان پڑھا کتاب کریم
جانا جیتا تھا پدر پس ہر چند
کر براہیم آسمان پہ نگاہ
پوچھے یارون نے تب بدرد و ملال
دل مین میرے بھی دوستی اُسکی
ای براہیم تیرے غیر کے ساتھ

جمع آئے ہین کیا امیر و فقیر
جبکہ کرنے لگے ہین سب طوف
کی براہیم خوب اُسپہ نظر
ہمکو تاکید کی تھی اے رہبر
ایک پسر میرا شیرخوارہ تھا
تھا جو یک شخص نیک [illegible]
شاہزادہ نے بیٹھکر اُسکو
اذن اُسکو دیا ہی وہ دلریش
آہ مین پدر کو نہین دیکھا
خوف ہی وہ مرے سے بھاگیگا
وہ بھی مغموم اور مکدر تھی
معہ یاران تھا بیٹھا ابراہیم
وہین بے صبر و بیقرار ہوئی
پدر تیرا یہی ہے مرد خدا
اور بی بی نے بھی اُدہر پُرجوش
کرتی تھی درد کا گریبان چاک
اور یہہ تھی جو ماہی بے آب
مثل بلبل تھا اُسکو شور و فغان
کیا خواص و عوام میر و فقیر
باپکو اپنے اسلام کیا
کہا دینِ محمدی کے اُپر
کہا الحمد للہ ابراہیم
پر اُسے چھوڑنا تھا فرزند
تب کہا ہے اغثنی یا اللہ
یا براہیم کیا تھا یہہ احوال
یکبیک جنبش و حرکت کی
کیون تو مشغول ہے یہہ کیسی بات

تم نہ دیکھو کسی طرف ہرگز
ساتھ یارون کو لیکے ابراہیم
جب فراغت طواف سے پائے
خوب رو یک پسر کو تو دیکھا
مین نظر آج آن جسپہ کیا
بلخ کے قافلے طرف آیا
کر رہا تھا تلاوت قرآن
پوچھا آیا کہان سے تو ای امیر
ہان مگر کل کے دن ہی دیکھا تو
پدر میرا وہی مگر تم سے ہے
کہا درویش آؤ بے وسواس
یار کو اپنے تب وہ دیکھا ہی
درد سے آہ رونے لاگی جب
شاہزادہ نے یک کیا نعرہ
مثل غنچہ کے تھی کبھو دل تنگ
تھا پسر کے تئین اُدہر تب و تاب
مثل لالہ کے اُسکو داغ جگر
دیکھ یہہ حال آہ سب حضار
ہوئے بے اختیار سب گریان
تب براہیم نے جواب دیا
کہا الحمد للہ ہو شادان
پوچھا کچھ علم تو پڑھا ہے کیا
اور فریاد کر رہی تھی مان
یہہ دعا کرتے ہی وہ پاک سیر
یون براہیم نے کہا ہی تب
وہین درگاہ حق سے آئی ندا
کیا نہ خالص مری تو [illegible]

کہ نہین اُنکو دیکھنا جایز
کرنے لاگا طواف بیت کریم
اپنے اپنے مکان مین سب آئے
حکمت اسمین تھی کیا ہمین فرما
وہی شاید کہ ہے پسر میرا
خیمہ دیبا کا یک وہان پایا
اور تلاوت مین تھا بہت گریان
کہا از شہر بلخ وہ دیگر
ہی وہی یا نہین یہہ ہے مظنون
گمان
جو براہیم ابن ادہم ہی
کر لیجاتا ہون تم کو اُسکے پاس
زن و فرزند ساتھ لاتا ہی
اشک سے منہ کو دہونے لاگی جب
اور بیہوش ہو زمین پہ گرا
منقش دیوار سا کبھو تھی دنگ
پیچ کھاتی تھی زن ادہر جو کباب
مثل سوسن تھکی تھی اُسکی نظر
جمع آئے تھے خلق جو بسیار
کچھ کیا یک بڑا ہی شور و فغان
اور اُسے اپنے گود مین ہی لیا
پوچھا تو جانتا ہی کیا قرآن
کہا ہان وہ کہا ہی شکر خدا
آہ بے اختیار تھی گریان
گود مین ہی مُوا ہی اُسکا پسر
کہ اُسکو گود مین تھی جب
دعوا ہے تجھکو میری اُلفت کا
اسمین چاہتا ہی غیر کی شرکت

ور کرتا ہی حکم یار وفق
مین نے سنا ہون جب یہہ ندا
کہ محبت پسر کی میرے کبھو
حق مین اُسکے بہ بارگاہ خدا
اپنے بچون کو دوستانِ خدا
ہوحق مین بحکم حق اے جان
خاص بندون کو غیرِ حق کے ساتھ
تا کبھی اپنا دوستِ ذیشان
غیرتِ حق نہ چاہتی ہے یہہ بات
ہنوا اُسپہ فتح باب تو جان
تیسرا جب ادا کرے وہ نماز
کہ اُسے بیشتر ہو فکر کثیر
اور عمل اُسکا بیشتر ہر آن
اور بولا کہ کوئی شئی بسیار
اور کہتا تھا آج تیرے پر
اور بولا کہ تین ہین پردے
ایک تو سلطنت دو عالم کی
وہ ابھی ہے حریص کر معلوم
اور افلاس اُسکو دین بسیار
اور اگر کوئی مدح اُسکی کرے
اور جو کوئی حقیر ہمت ہو
نقل ہے پوچھا ایک طالب کو
دنیا و آخرت طرف ای یار
اور طعامِ حلال کھایا کر
کہ مجرد نماز و روزے سے
جاتی ہے اپنے حلق مین کیا چیز
کہ بعض ہر روز بھیجتا تھا لا

امرد و زن طرف کرو نہ نظر
وہین اللہ سے کیا یہہ دعا
کہ رہے مشغول گر مرے دلکو
ہو گئی ہے قبول میری دعا
یونہی کرتے ہین اُسکی رہ مین فدا
اپنے دلبند کو کیا قربان
شعور رہی اُنست بھی دیوئیگی گواہی
نہ کرے غیر کے طرف میلان
کہ ہو مشغول دوست غیر ساتھ
اُسکی غفلت کی یہہ نشانی ہی پہچان
دل ہو حاضر یہہ نہ جگہ یہہ بنیان
ہووے ہر وقت مین عبرت گیر
ہووے طاعت مین حق کے سرگردان
سخت اُس سے نہ مجھہ بھی زنہار
جو عمل ہے یقین گران اکثر
دل سے سالک کے مرتفع ہووے
گر اُسے دیوینگے ابتک بھی
فی الحقیقت حریص ہی محروم
اُسپہ ناخوش نہووے وہ زنہار
اُسپہ ہرگز فریبنہ ہو کھاوے
اُسکو محجوب ہی یقین سمجھو
کیا تو چھپاتا ہے اولیا سے ہو
ایک ذرہ نہ میل کر زنہار
اس مین لیکن احتیاط لایا کر
اور فقط یونہی حج و عمرے سے
پہلے اُسکی ضرور ہے تمیز
جیسے خضر اُسکو اُسکے دیتا تھا

اور فرزند و زن طرف مشغول
یا الٰہی زراہِ فضل و کرم
تو ابھی مجھہ کو مار دے یارب
تو سنا یہہ جو حالِ ابراہیم
تھا براہیم جو خلیل اللہ
یہہ براہیم تھا ولی خدا
پھر اُس غیر کو جلاتے ہین
جانئے یہہ مقامِ غیرت ہی
نقل ہی بولتا تھا وہ فاخر
ایکطو دور تلاوت قرآن
اور بولا علامت عارف
اور یقین بیشتر بھی اُسکا کلام
نظر اُسکی ہو ناظر قدرت
کہ مین ہوؤن کتاب سے مہجور
حشر کے دن بکفہ میزان
تا کہ اُسپر بلطف رب ودود
اُسپہ ہرگز نہ ہووے وہ مسرور
اور اگر مملکت دو عالم کی
کیونکہ بے شک یہی ہے سخط کی شان
جو ہو اُسپر فریفتہ نادان
چاہئے ہمت بلند رکھے
کہا ہان چاہتا ہون ای اُستاد
حق کے جانب ہی اپنا منھہ کیجو
نہ ضروری ہے کچھہ شب کا قیام
پایا یا مردون کا کوئی نہین پایا
اور کہتے ہین درمہ رمضان
اور افطار کرکے رات تمام

پھر تو ہوتا ہے بات اپنی بھول
ہو تو فریاد رس مرا ہر دم
یا پسر کو ہی مار دے تو اب
تو تعجب اُس سے کرای فہیم
حق کا پیغمبر گرامی جاہ
وہ براہیم تھا نبی خدا
جلد دنیا سے ہی اُٹھاتے ہین
یہہ بھی یک زوبان قربت ہی
جسکا دل تین جا ہو حاضر
دوسرا ذکر حق کے وقت بھی جان
تین چیزین ہین اُس سے ہو واقف
ہووے مدح و ثنای حق مین مدام
اور دیکھے لطایف صنعت
مین ہنسنے تھا بر مطالعہ مامور
ہو گران تر وہی عمل پہچان
اور دولت کشادہ ہووے زود
کیونکہ یک چیز پر کرے جو سرور
اسکو بھی اُس سے حقیقیون سمجھی
اور ہی ساخط یقین معذب جان
ہے یقین وہ حقیر ہمت جان
حوصلہ اپنا ارجمند رکھے
اُسکو اسطرح تب کیا ارشاد
ماسوی اللہ سے تو فارغ ہو
اور ضروری نہین ہے دن کا صیام
قوت جب تک حلال نین کھایا
جا براہیم و محنت کے درمیان
آپ کرتا نماز مین ہی قیام

مقام غیرت

پوچھے حیران ہو سب احباب
تیرے آنکھوں مین کیون آوے خواب

جب نہ موقوف ہو کبھی رونا
پھر کہاں خواب اور کہاں سونا

کہ مین ڈرتا ہون یہ غار یقین
پھیر مارے نہ میرے منھ پہ کہین

شکر مولا سے تب ہوا دمساز
چار سو رکعتین پڑھا ہی نماز

چار سو رکعتین پڑھا خوشتر
یونہی گذرے ہین ساٹھ شب اسپر

شخص یک آکے اسکو پوچھا تب
کیا تجھے احتیاج قوت ہی اب

غور سے جب نظر کیا وہ فہیم
تب پچھانا کہ ہی وہ ابراہیم

اور کہا ہین غلام ہون تیرا
ہی تیرا ملک و مال سب میرا

جو تو رکھتا ہی تجھ کو بخشتا ہون
اب مجھے اذن دے کہ تا جاون

نہ کبھی بعد اسکے تیرے سوا
غیر سے کوئی شی نہ چاہونگا

کہ براہیم یک سفر مین تھا
توشہ باقی نہ اسکے پاس رہا

اور کسی سے نہ بات یہہ بولا
تا کسیکو نہ رنج ہو اصلا

کہ براہیم ابن ادہم سات
تھا مرا بعض یک سفر مین دن رات

آرزو ایک چیز کی تھی مجھے
مین نے ظاہر کیا ہون جب اس سے

بعد صحبت کے اس سے مین پوچھا
خر کہان ہی ترا کہان بیچا

کہا گردن پہ میرے تو ہو سوار
مین مچلتا ہون لے تجھے ای یار

آہ دینی برادری کا حق
اور اخلاص پروری کا حق

ہی اسی مین کمال ایمانی
ہی یہی رونق مسلمانی

مال و زر سے بھی جسم و جان سے بھی
قدم و خامہ و زبان سے بھی

مال و زر کو زوال ہے آخر
آخرت مین اُبال ہے آخر

نفع دونون کو دیویگی فردا
پاوینگے دونو ظل عرش خدا

نفع ایسا ہے مال و زر مین کہان
سود ایسا ہی باغ و گھر مین کہان

کیا کہا خوب سعدی شیراز
وہ گلستان راز کا ہمراز

پیکن زنگ نیکخواہان را
ہرچہ زحمت سرست سوختہ بہ

ہے خدا کی اسی مین خوشنودی
اسمین ہے سالکون کی بہبودی

خدمت خلق جو بجا لایا
وہ بڑا ایک مرتبہ پایا

وہی شیراز راز کا عارف
ہی طریقت کا اسطرح واصف

کہا آنکھوں سے میرے اشک ابھی
نہین موقوف کوئی ساعت بھی

اور جب وہ نماز پڑھتا تھا
ہاتھ رکھ منھ پہ اپنے کہتا تھا

نقل ہے ایک دن وہ ذو الاکرام
کچھ نہ پایا ہے ایک ذرہ طعام

دوسری شب بھی کچھ نہین پایا
شکر اللہ کا ۰ بجا لایا

ضعف اسمین بڑا ہی آیا تب
کیا کچھ قوت مجھ کو دے یا رب

کہا ہان احتیاج ہے اکثر
لیگیا اسکو اسنے اپنے گھر

ہوا بے اختیار اور بیہوش
ایک نعرہ کیا نہایت جوش

یون براہیم اسکو بولا تب
تجھکو آزاد مین کیا ہون اب

پس لگا کہنے ای مرے مولا
مین نے اب عہد یہہ ترے سے کیا

شیخ والا ابن المبارک سے
نقل کی ہی عطا نے سن کے

آہ کچھ تھی رات دن کھایا
یونہی چالیس روز صبر کیا

اور کہتا ہے اسطرح ای سلیم
شیخ دین سہل ابن ابراہیم

خرچ جو اپنے پاس رکھتا تھا
مجھ کو ہی وہ خوشی سے کھلوایا

خر سواری کا اپنے بیچ دیا
اور اُسے میرے خرچ مین لایا

کہا کس پر سوار مین ہوؤن
آہ کسطرح قطع راہ کرون

پس بٹھا مجھ کو اپنی گردن پر
تین منزل چلا ہے وہ رہبر

یون بزرگون نے کرکے بتلا دیا
پاس سے [illegible] خدا

ہی یہی حق ملت اسلام
آوے تا ہم سب اپنے بھائی کے کام

بھائیو بھائیون کے آؤ کام
خیر ہے خیر اسکا ہے انجام

نسبت نیک دو مسلمانکی
حب خالص ہو وہ اہل ایمان کی

ایک ثمرہ ہی یہہ مودت کا
ایک نتیجہ ہے یہہ محبت کا

پس تجے مال و زر بھی باغ و گھر
کر فدا اپنے بھائیون کے اُپر

تا دل دوستان بدست آری
بوستان پدر فروختہ بہ

خدمت خلق مین سعادت ہی
وہ سعادت کی یک علامت ہی

جب رضا اسمین حق کی پاتے ہین
اہل حق وہ بجا لے آتے ہین

جو تھا خادم وہی ہوا مخدوم
جو تھا راحم وہی ہوا مرحوم

کہ طریقت ہی خلق کی خدمت
نہین تسبیح و دلق کی قیمت

فقط تسبیح و دلق و سجادہ / نہ بناوینگے تجھ کو آزادہ
دل کو دیجے عمل سے آرایش / تن کو پوشاک ...
در عمل کوش ہر چہ خواہی پوش / تاج بر سر نہ و علم بر دوش
نہیں غیرون پہ احتساب مرا / ہی مرے نفس پہ خطاب مرا
نفس کو میرے پاک کر یا رب / مجھ کو اس مین خاک کر یا رب
اور مجھے خاک کی صفت دیجے / اور مجھے اپنی معرفت دیجے
وہی شیخ عطا نے دی ہے خبر / کہ براہیم ابن ادہم پر
یا نزدہ روز گذرے ہین کھانا / قوت اسکو ملا نہین زنہار
آہ بالو ہی اسنے کھاتا تھا / شکر حق کا بجا وہ لاتا تھا
اور بولا کہ میوہ مکے کا / وہ نہ چالیس سال تک کھایا
کیونکہ بعضے سپاہ در مکہ / وہ خریدے تھے آ کئی جگہہ
اور کئی بار حج بیت اللہ / جا پیادہ کیا وہ حق آگاہ
چاہ زمزم سے نہین لیا پانی / کیونکہ تھا اسمین دلو سلطانی
اور منقول ہے کہ وہ فیروز / جاتا مزدوری کے لئے ہر روز
کام کرتا تھا شام تک اسکا / اور مزدوری اپنی لیتا تھا
لیل ادا کر کے وہ نماز شام / مول لیتا طعام دیکر دام
لا مساکین کو کھلاتا وہ / اور مساکین مین ہی رہتا وہ
ایک شب دیر تک آیا جب / کہے آپسمین یون مساکین تب
آج ہم جلد کھا کے سو جاوین / اس سے زاید نہ انتظار کرین
پھر وہ دیری کبھو نہ لاویگا / بس ہمیشہ وہ جلد آویگا
کھا لئے ایسا ہی اور سوئے وہ / بس وفائی سے ہاتھ دہوئے وہ
پھر براہیم جب کہ آیا ہے / سب کو سوتے ہوئے ہی پایا ہے
دیکھ انکو کہا ہے یہ غمگین / آہ بھوکے یہ سوئے سب مسکین
تھوڑا آٹا جو مول لایا تھا / جلد تر اسکی وہ خمیر کیا
آگ سلگانے وہ لگا ہی تھی / پھوکتا تھا نہ وہ سلگتی تھی
ریش اپنی وہ رکھہ بہ خاکستر / بار اکرتا تھا اور تھا مضطر
وے مساکین ہوگئے بیدار / دیکھہ شرمندے ہوگئے بسیار
اور پوچھے ہین اس سے تب یکسر / کیا تو کرتا ہے بولا اے رہبر
کہا سوتے ہوئے تمہین دیکھا / بھوکے سوئے ہوئے ہین مین سمجھا
چاہا ایک نان اب کرون تیار / اور تمہین دیون جو ہوئے بیدار
سن یہ حیران وے ہوئے اسدم / اور کہنے لگے ہین یون باہم
ہم نے کیون پیش آئے اسکے ساتھ / کیا سلوک اسکا ہی ہمارے ساتھ
صحبت اسکی اگر کوئی چہتا / تین شرطین وہ اس سے لیتا تھا
اولا یہہ کہ مین کرون خدمت / تا نہو اپنے بھائی کو زحمت
دوسری شرط یہہ کہ بانگ نماز / مین ہی بولا کرون بعجز و نیاز
شرط سیوم فتوح دنیا مین / ہم برابر رہین نہ طمع کرین
نقل ہے معتصم اسے پوچھا / کیا ہی پیشہ ترا وہ فرمایا
کہ یہہ دنیا کے طالبان جو ہین / بوجھ دنیا انہین پہ چھوڑا ہے
اور ہین عقبے کے طالبان جتنے / چھوڑا عقبے کو انپہ ہی مین نے
اس جہان مین لیا ہون کر خدا / اُس جہان مین لقین اسی کا لقا
اور ایک شخص اس سے پوچھا ہے / بول پیشہ ترا سدا کیا ہے
کہا کیا جانتا نہین ای میان / کہ خدا کے ہین جو کہ کارکنان
انکو پیشہ سے کچھ نہ حاجت ہے / کارساز انکا رب عزت ہے
نقل ہے اس سے پوچھے اکرم / کسکا بندہ ہی تو ای ابراہیم
بس یہہ سنتے ہی ہو گیا لرزان / گر زمین کے اوپر ہوا غلطان
پا افاقہ اٹھا زمین سے پس / کی تلاوت یہہ آیت اقدس

إن كل من في السموات والأرض إلا آتي الرحمن عبدا

پوچھے تب اس سے حاضران شتاب / کیون تو اول نہین دیا ہی جواب
تب براہیم انکو یون بولا / کہ وہ سنتے ہی مجھ کو خوف ...
کہ کہون مین اگر ہون بندہ رب / وہ کرے حق کی بندگی کو طلب
اور کہون کس طرح نہین بندہ / مین اسیکا تو ہون یقین بندہ
اور پوچھے ہین ایکبار اسکو / کیون زمانہ گذارتا ہی تو
کہا رکھتا ہون مرکب ہو لے / تیز رفتار چار بس ہشیار

بکہ از بارگاہِ ربانی
ب ادا ہووے ایک عطا خاص
ور جب مجھ سے ہووے ایک گناہ
مل ہی جمع ہو شیوخ کرام
ور کہے سلطنت کی گندہ ہی جو
بیکہ ویسے کو وسے نزانے دین
بہار رکھتا ہے حق جیسے دشمن
ور یہہ جگہہ ہی کھیل بازی کی
ارِ فانی سے دل وہ جو بڑے ہین
ور کہتے ہین ایک طالب نیک
اور ایک شخص دوسرا آیا
پھر کیا عرض اُسنے ای مخدوم
اور کشادہ ہی یہہ جو تیری زبان
ہ براھیم عارفِ آگاہ
ہ ہین چھے کمات سخت الہی یاد
ہِ نعمت کو آپ پر باندھے
اور کرے بند آپ پرہ زخواب
اور کہتے ہین نزد ابراہیم
کہے مجھ کو تو ایک پند ہمام
عاقبت مین نجات پاوے تو
کہا رزاق ہی وہی سب کا
دوسرا اگر گناہ اُسکا کرے
کہا تو اسکے ملک مین رہ کے
وہ کہا ہے وہ عالم الاسرار
اور تو رہے گے اسکے ملک اندر
اور جو تھا جب آوے عزرائیل

ایک نعمت ہو مجھ پر ارزانی
تب مین چڑھتا ہون مرکب خلاص
تب ہوا سوار مرکب توبہ
بیٹھے تھے ایک روز ایک مقام
ابھی تیرے پاس آتی ہے ہم کو
آہ موے دوستوں کو کیا لوگ
دوست رکھتے ہین انکو سر و تن
نہین پہچانی سرفرازی کی
دار باقی سے منہ کو موڑے ہین
اس سے چاہیے آو صیت ایک
اور اُس سے وصیت یک چاہا
رمز اُسکا نہین ہوا معلوم
بند کر اُسکو تا نہ دیو زبان
کر رہا تھا طواف بیت اللہ
جب تلک تو نہ اُس سے ہووے پار
درِ محنت کو آپ پر کھولے
در بیداری کھول دیو شتاب
آکے یک شخص یوں کہا پر ہیم
تا اُسے مین بناؤں اپنا امام
اور آفات نا اُٹھاوے تو
رزق پھر پاؤں مین کہاں اپنا
ملک سے اُسکے تو نکل جاوے
نہین لایق گناہ اُسکا کرے
دل کے بھید جانے وہ جلیل و بنا
آہ پھر تو نے اُسکو بتلا کر
قبضِ جان مین تو اُس سے مانگے مہل

مرکبِ شکر پر مین چڑھتا ہون
مبتلا ایک بلا مین ہووں جب
حق سے کرتا ہون مین نے استغفار
انکی صحبت مین پایا وہ جانا
یہان کہتا ہی شیخ دین عطار
نقل ہی اس سے پوچھے ای کامل
آہ یہہ تو سرا ہے فانی ہی
اور ہی عاقبت سرائے ابد
اسلئے ہی جہانیان کے قلوب
کہا رکھہ دوست حق کو شام و سحر
کہا تو کھول دے جو بستہ ہی
کہا جو ہووے ہاتھہ تیرا بند
احمد خضرویہ کہتا ہے
اور تب ایک شخص کو پایا
درِ رب العالمین کو تا پہنچے
اور باندھے یقین درِ عزت
باندھے بابِ تونگری بخوشی
ای سرِ سالکان ای شیخ کبیر
کہا پھر سے یاد رکھہ پچھے بات
پہلے اگر معصیت کریگا تو
کہا تو آہ رزق اُسکا کھا
اُسنے بولا کہ شرق و غرب بھی
تیسرا جب گناہ تو اُسکا کرے
تب براہیم نے کہا اُسکو
کرنا اُسکا گناہ غفلت ہے
تا کہ توبہ کرے تو یا فرصت

جلد تر راہ قطع کرتا ہون
مرکبِ صبر کا سوار ہون تب
میرے مرکب یہی ہین تیز چہار
نہین آنے دئے ای دانا
تو تھا کیسا وہ شیخ پاک اطوار
حق سے محجوب کس لئے ہین دل
کہ نہین اُسکو جاودانی ہی
اور نہین نعمتوں کو اُسکے حد
حق تعالی سے ہو گئے محجوب
چھوڑ دے پھر تو خلق کو یکسر
اور کر بند جو کشادہ ہے
کھول دے اسکو اب ای دانشمند
مین نے یکبار خوب دیکھا ہی
پند اس طرح اُسکو فرمایا
رتبۂ کاملین کو تا پاوے
کھول دیوے وہین درِ ذلت
اور کھولے تو بابِ درویشی
آہ مین نے کیا ہوں جرم کثیر
گر عمل اُسپہ تو کرے و نرات
رزق اُسکا تو پھر نہ کھاوے کبھو
نہین لایق کرے گناہ اُسکا
بالیقین ملک ہی خدا کا ہی
ایسی جا کر کہ وہ نہ دیکھے تجھے
کہ سدا اُسکا رزق کھاوے تو
نہین زنہار سازوار ہے تجھے
بولا اُسنے نہ دیویگا مہلت

شیخ بولا تو جب نہین تھا ور
بچوان منکر و نکیر بھی جب
ر دوزخ مین ڈالو ان کو لجا
بار کھتا ہی جب تو اسکا ڈر
ور ہی نعل لوگ با تکریم
ہا تم حق کو جانتے ہو بجا
و سنت کی پیروی اسکی
حق کی کھاتے ہو نعمتین بسیار
پر طلب اسکو تم نکرتے ہو
نہین کرتے ہو اس سے تم پرہیز
بلکہ ہوتے ہو اسکے تم تابع
پدر و مادر کو اور بچون کو
اپنے عیبون کو ڈھانپتے ہو خوب
اور لوگون نے اس سے یون پوچھا
پوچھے کب تک کہا مجھے فیروز
بولا کر صبر ہی کرے رحلت
کر توکل خدا پہ ستّر و جبار
اور کہا چھوڑ بلخ کی شاہی
مین کہا دوست ہے اے میرے رب
ایک ندامت ہوی ای ابراہیم
جیب مین ہاتھ اپنے لایا مین
ہوا ابلیس در پیرے سے
جبکہ دامن کو اپنے بھرتا تھا
آہ چالیس بار دیون ہی سے کئے
کروے چالیس حال سنے کے
جو کہ خدام تھے وہ مسجد کے
بند مسجد کے کرکے دروازے
تھا مسجد مین ایک پیر کبیر
ہوکے محراب بیچ مرد خدا

ملک الموت سے بچا آخر
آوینگے و دفع کروے انکو تب
تب تو کہہ وے کہ مین جاونگا
ڈر خدا سے کبھی گناہ نکر
پوچھے یکبار یون زا ابراہیم
پر نکرتے ہو طاعت اسکی ادا
تم نکرتے ہو دیکھو تم ہی
پر نہوتے ہو اسکے شکر گذار
نیک کامون پہ دل دہرتے ہو
بلکہ ہوتے ہو معصیت مین تیز
عمر کرتے ہو اسمین ہی ضایع
خویش و جورو کو اور بچون کو
لیک مردون کے ڈھونڈتے ہو عیب
کہ کوئی مرد جبکہ ہو بھوکا
کرے یک روز بلکہ دو تسہ روز
مارنے والے پر تو ہی دیتے
ایک جنگل مین مین چلا یکبار
ہو کا کعبے طرف ہی کیون راہی
کیا تو دشمن کو سو غنیا ہی اب
جیب مین اپنے چور کہا ہی تم
نقروی چار دانگ پاتا مین
قوت یک غیب سے ملا مجھے
اور جانے کا قصد کرتا تھا
جب چلا اسکے بعد چھوڑ دئے
تیرے آگے جلو مین چلتے تھے
شب نہ مسجد مین بیٹھنے دیتے تھے
گئے خدام اپنے گھر سارے
پچھتا تھا وہ پلاس پوش فقیر
کہا دو رکعتین نماز ادا

اُسکے آنے کے آگے ہی کر قبر
اور پچھتوان گنہگارون پر
وہ کہا مجھہ کو تب نہ چھوڑینگے
سن یہان تک کہا وہ نیک انجام
ہو گئے کیا سبب ہماری دعا
اور اسکے نبی کو اے مردم
اور قرآن زبان سے پڑھتے ہو
اور سمجھتے ہو تم بہشت یقین
اور دوزخ کو جانتے ہو خدا
اور عدو جانتے ہو شیطان کو
اور سمجھتے ہو موت آویگی
دفن کرتے ہو تم ہی زیر زمین
جنکو افسوس ایسی حالت ہو
کیا کرے گر نہ چیز کچھہ پاوے
کہے دس روز تک بھی صبر کیا
اور خود بولتا ہے ابراہیم
تین دن تک بھی کچھہ نہین پایا
با فراغت بھی با تجمل نان
یا الٰہی تری عدو کے سوا
پھینک دے اسکو جیب سے باہر
پایا اسکا نہ تھا مجھے صلا
اور کہا ایک باغ مین یکبار
ناگہان آکے دھکے دیتے مجھے
کہ یہ چالیس بار کی تذلیل
اور بولا یہ مسجد اقصیٰ
تن پہ یک بوریا لپیٹ کے تب
تھی وہی شب جبکہ گذری تمام
مرد چالیس ساتھ تھے اسکے
جب فراغت نماز سے پایا

جلد اپنے گنہ سے توبہ کر
جب کہ یہ حکم ہووے در محشر
زور سے نار مین لیجاوینگے
کہ نصیحت یہ بس ہے مجھکو مدام
نہین کرتا ہی مستجاب خدا
جانتے ہو رسول برحق تم
پر عمل اسپہ تم نکرتے ہو
نیک مردم لئے سنوارے ہین
عاصیون کے لئے کیا پیدا
پر عداوت نہ اس سے رکھتے ہو
پر نکرتے ہو اسکی تیاری
پر نہ لیتے ہو عبرت انسے یقین
کیون دعا انکی پھر اجابت ہو
کہا وہ صبر ہی بجالاوے
نہ ملے تب بھی کیا کرے فرما
اپنا احوال پاک سن ای فہیم
وہین ابلیس ناگہان آیا
جاتا ہے حج کے لئے روا ہی جان
راہ کیون قطع مین کرون فرما
دیکھ کیا ہووے غیب سے ظاہر
جلد اسکو نکال پھینک دیا
ہوش چھننے گیا تھا مین ای یار
اور میرے پیسے چھین لیتے تھے
اور عوض اسکے ہی سمجھہ بعقیل
مین نے پوشیدہ ایک گوشہ لیا
رہا مسجد مین مین نہان اس شب
کھل گیا خود ہی ایک دروازہ
بھی وہ ستار پلاس پہنے تھے
پشت محراب کے طرف ہی گیا

کہا ایک مرد نے آج کی شب ... ہی یہہ مسجد مین غیر کوئی اب
کہ یہہ مسجد مین آج کی شب یان ... ہی براہیم ابن ادہم جان
اسطرح بولتا ہے ابراہیم ... ہوا یہہ سنکے دل مرا دو نیم
تجھ کو دیتا ہون مین خدا کی قسم ... کہول کر صاف بول ای اکرم
کیا سبب ہی یہ مجھ سے کر ظاہر ... تب کہا یون یہ مجھ سے وہ ماہر
اور تب ایک دانۂ خرما ... وہ دکان پاس تھا زمین پہ گرا
پس وہ دانہ وہین اُٹھایا تو ... اپنے خرمے مین ہی ملایا تو
اُسکو کہانیسے اُسکی شامت سے ... وہ حلاوت گئی عبادت سے
وہین صبر و قرار چھوڑا ہون ... جلد بصرے طرف مین دوڑا ہون
وہ دکاندار ہو گیا حیران ... اور یون بولنے لگا ترسان
مین نے خرما فروشی چھوڑ دیا ... اور کامون سے اپنے توبہ کیا
حق کیا اسکو واصل کامل ... کیا ابدال مین اُسے داخل
لشکری ایک رہ مین آ ہی ملا ... اور تو کون ہی اُسے پوچھا
وہ اشارہ کیا بہ گورستان ... ہوا براہم وہ لشکری نادان
شیخ پر اسقدر وہ ضرب کیا ... کہ سر پاک اُسکا پھوٹ گیا
دیکھ کر لوگ ہو گئے لرزان ... اور لگے کہنے اسکو ای نادان
کون ہی یہہ بزرگ صاحب حال ... کون ہی یہہ ولئی ذوالاجلال
ارے یہہ عارفون کا ہی سلطان ... ارے یہہ سالکون کا ہی برہان
یہہ براہیم ابن ادہم ہے ... متقیون مین یہہ معظم ہے
اور لگا کرنے معذرت بسیار ... اور کرنے لگا ہی گریہ و زار
اُس سے اُمید ہی کہ رب کریم ... دیوے جنت مجھے بلطف عمیم
پوچھا بندہ ہون کس لئے تو کہا ... کہا بندہ ہون مین یقین حق کا
کہا ہر روز شہر ہو ویران ... دیکھ آباد ہووے گورستان
کہ بھرے ہین ذر و جواہر سے ... دامن و آستین ہر یک کے
مجھ کو اسطرح دے دئیے ہین خبر ... کہ براہیم ابن ادہم پہ
دار جنت مین اُسکو لاوے جب ... حکم اسطرح ہمکو ہووے تب
نقل ہے ایک دن وہ بحر صفا ... راہ مین ایک مست پر گذرا
اُسکو آلودہ چھوڑ رہا لیا ... نہین حرمت ہے پس اسے دھو لیا
وہ پشیمان ہوا ہی توبہ کیا ... اور براہیم خواب مین دیکھا

کہ ہمارے سے وہ نہین ہے یقین ... کر تبسم کہا وہ پیر وہین
آہ چالیس دن سے در طاعت ... نہین پایا ہی اُسنے کچھ لذت
پاس اُس پیر کے گیا جولان ... اور کہا بہت تو دیا ہی نشان
کہ حلاوت جو ہیک عبادت کی ... آہ میرے سے جو رہی جاتی
کہ تو بصرے مین جا فلانے روز ... کیا خرما خرید اے بے سوز
تو نے سمجھا کہ ہے وہ دانہ مرا ... میرے دامن سے ہی زمین پہ گرا
فی الحقیقت وہ دانۂ خرما ... اُس دکاندار کے ہی ملک سے تھا
آہ یون بولتا ہی ابراہیم ... بس یہہ سنتے ہی مین ہوا پُربیم
جب دکاندار کو وہ پایا مین ... عذر کر اُس سے بخشوایا مین
جبکہ قوت حلال پانے مین ... ہووے باریکی ایسے کھانے مین
اور دوکان تبھی اُٹھایا ہی ... راہ مین اہل حق کے آیا ہی
نقل ہے ایک روز ابراہیم ... ایک جنگل طرف چلا اے فہیم
کہا بندہ ہون مین نے ای بھائی ... پوچھا پھر کسطرف ہی آبادی
پوچھا کیا ہزل مجھ سے کرتا ہی ... نہین شاید کسی سے ڈرتا ہی
اُسکی گردن مین ایک رسی ڈال ... کھینچ لاتا تھا اسکو وہ فی الحال
ارے ظالم کیا تو کیسا کام ... کون ہی دیکھ یہہ رفیع مقام
کون ہی بس یہہ عارف باللہ ... کون ہی یہہ ولئ حق آگاہ
تارک سلطنت ہی یہہ ذیشان ... طالب حق ہی یہہ نکو عنوان
وہ یہہ سنتے ہی بیقرار ہوا ... اور براہیم کے قدم پہ گرا
تب براہیم اُس سے کہنے لگا ... کام یہہ تو جو میرے ساتھ کیا
اسلئے مین یہہ کر رہا ہون دعا ... کہ نہ دوزخ مین ڈالے تجھکو خدا
کہا مجھکو نشان آبادی ... کیون دکھایا قبور اے ہادی
ایک بزرگ اپنے خواب کے اندر ... اہل جنت اُپر کیا ہے نظر
پوچھا مین کس لئے کھڑے ہو تم ... یون جواہر یہہ لیکے ای مردم
ایک نادان ضرب ایسا کیا ... کہ سر پاک اسکا پھوٹ گیا
کہ بجا لاؤ اسکا عز و وقار ... یہہ جواہر کرو تم اُسپہ نثار
منہہ تھا آلودہ اسکو دیکھ کہا ... نکلے جس منہہ سے آہ ذکر خدا
بعد وہ مست جب ہوا بیدار ... یہہ خبر اُسکو تب دئیے حضار
کہ کہے اسکو یون ای ابراہیم ... کہ ہمارے تو ذکر کی تعظیم

جبکہ دھویا تو اسکے منہ کو یک
تب کیا وہ بزرگ اُس سے سوال
جب براہیم یہہ کیا ہی مقال
مثل یہہ تجھہ مین کہا لاکن
سخت چلنے لگی ہوا اکثر
کہ تمھارے ہے ساتھہ ابراہیم
ایک تری موج آئی ہی اجان
کہ ہمارے مین ہے یہہ تری کتاب
اور یک وقت چاہا ابراہیم
ریگ دریا مین ہوئی ہی زر
وہان ایسے مین ایک شخص آیا
ہے براہیم جب سنا یہہ سخن
کہا چہتا ہون اپنی سوزن ہی
اسمین یک بات یہہ بھی ادنی ہی
پھینک دے پھر کے دلو وہ ڈالا
کہا یارب کہ جانتا ہے تو
نقل ہے ایکبار حج کے لئے
کہا اگر طمع زر کی رکھتے ہو
نقل ہی ایک بار وہ ذیشان
کہے ہم اُس حصار مین اُترین
بس وہین کے سب نزول کئے
تا کہ بنواتے آج اسکا کباب
اُسپہ قادر ہی قادر متعال
دیکھنے کیا ہین شیر آتا ہے
شیر بھی اُنکے آگے بیٹھا تھا
موضع قبر مین بھی اسکے جہان
ہی جہان قبر لوط پیغمبر
اور بہت خلق کہ چھپائی زمین
جبکہ رحلت کیا وہ نیک انداز

دل ترا دھوئیے ہم بفضل شتاب
مرد کی کیا ہی کہہ نشانِ کمال
کوہ چلنے لگا وہین درحال
اب تو ساکن ہو وہ ہوا ساکن
کہ تھا کشتی کے ڈوبنے کا خطر
وہین ساکن ہوئی ہوا پر بیم
ایک مصحف وہان تھا آویزان
غرق سے تو بچا ہمین شتاب
چڑھے کشتی ولے نتھا زر و سیم
دیا یک مشت اُس سے وہ لیکر
یہہ براہیم سے سوال کیا
اپنی دجلے مین ڈالدی سوزن
ایک مچھلی نے لا دئی ہے وہی
اور باتین بہت ہی اعلی ہی
دلو وہ بھر کے سیم ہی نکلا
یہہ خزانے نہ چاہیئے مجھہ کو
وہ چلا لوگ اُسکے ہمرہ تھے
جاؤ اُس جھاڑ کے طرف دیکھو
جاتا تھا با گروہِ درویشان
آج کی رات آگ سلگھاوین
اور آتش خوشی سے سلگھائے
کھاتے پیتے کباب اور یہہ آب
کہ ہمین بھیجدیوے لحم حلال
گور خر ایک ہانک لاتا ہی
دیکھتا تھا یہہ حال سب انکا
مختلف قول آئے مین پہچان
اسکے نزدیک ہی وہ نیک سیر
حکم حق سے کہ بے نشان ہین یقین

نقل ہے اُسنے یک بزرگ کے ساتھہ
کہا اگر کوہ کو کہے بزبان
پھر کہا اے جبل کہ مین اس آن
اور کہا ایک بزرگ حق آگاہ
آئی ایسے مین یک ندا از غیب
اور کرتے ہین نقل دوسرے بار
ہاتھہ مین اسکو لیکے ابراہیم
ایک ندا تب ہوئی کہ لا تفعل
اور ملاح اُس سے زر چاہا
پاس دجلے کے ایک دن بیٹھا
بلخ کی سلطنت جو چھوڑا تو
آئے باہر ہزار یک ماہی
کہا شاہی کے چھوڑ دینے سے
نقل ہے ایک چاہ کے اندر
پھینک پھر دلو ڈالا جب وہ سعید
دے وضو کے لئے تو پانی اب
کہے یک روز ہمکو زاد نہین
جاکے اُس جھاڑ پر کئے مین نظر
جاکے وے یک حصار پر پہنچے
کہ مصفا یہان ہی آب روان
ایک درویش اُنسے بولا تب
اور براہیم تب نماز مین تھا
بول یون پھر کھڑا رہا بہ نماز
جلد اسکو پکڑ کے ذبح کئے
نقل ہی در اخیر عمر فخیم
بعضے بغداد بولے بعضے بشام
جانو زیر زمین سمایا ہے
لے براہیم خلق سے وحشت

کرتا تھا ایک جبل پہ یک دن بات
کہ رواں ہو تو جلد ہووے رواں
حکم تجھہ پر نہین کیا یہہ جان
کہ تھا کشتی مین اسکے مین ہمراہ
غرق ہونیسے مت ڈرو بے ریب
کہ تھا کشتی کے درمیان وہ سوار
التجا یون کیا اے ربّ کریم
ہوا حافظ خدائے عز و جل
پڑھہ دو رکعت وہ حق سے کی ہی دعا
پارہ خرقے کا اپنے سیتا تھا
کیا بدل اُسکے بول پایا تو
منہہ مین ہر یک کے سوئی زر کی تھی
جو تجھے سمجھے ملے ہین مجھے
دلو ڈالا وہ بھر کے نکلا زر
آئے وہ دلو بھر کے مروارید
آیا یک دلو بھر کے پانی تب
کہا مضبوط حق پہ رکھہ یقین
قدرتِ حق سے سب ہوا تھا زر
لکڑیان بہت اس حصار مین تھے
لکڑیان بھی بہت پڑے ہین یہان
کاش کچھہ گوشت ہمکو ملتا اب
پھیرتے ہی سلام یون بولا
آیا ایسے مین شیر کا آواز
اور اسکا کباب کر کھائے
خلق سے گم ہوا ہے ابراہیم
اور بعضون نے یون کیا ازعام
خلق سے حق اُسے چھپایا ہی
جاکے اُس جا سے پر کیا رحلت
ہاتف غیب یہہ کیا آواز

انّی لمّا نال الارض قبل ما مات — کرامات زمین کیا رحلت — خلق کو تس سے ہوگئی حیرت

کہ ہی وہ کون شخص با تکریم — بس سنے ہیں وفات ابراہیم — بوجھے وہ شخص تھا وہی رہبر — قدس اللہ سرہ الانور

ذکر بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ

مہر اوج مجاہدات کرام — مطلع نور واردات عظام
شاہباز ہوائے قرب حق — رازدان مراتب مطلق

صاحب جذب حال و قال بلند — عارج درجۂ کمال بلند
بس وہ صوفی ہی اور صافی ہی — شیخ عشاق بشر حافی ہے

تھا یگانہ مجاہدے میں وہ — اور یکتا مشاہدے میں وہ
مرجع قوم اپنے وقت کا تھا — پیشوا تھا وہ اہل عرفان کا

اسکا ماموں تھا علی خشرم — تھا اسیکا مرید با اکرم
اور تھا عالم فروع و اصول — اسکے تابع تھے عالمان فحول

مولد اسکا مرو سے تھا رکھو یاد — بعد رہتا تھا آکے در بغداد
وجہ توبہ کا اسکے ہی مشہور — کہ تھا اول تو پر فسق و فجور

مست یک روز رہ میں چلتا تھا — ایک کاغذ پڑا ہوا دیکھا
اور لکھا تھا اس پہ بسم اللہ — وہ اٹھایا ادب سے کرکے نگاہ

عطر اس دم خرید کر بہتر — اور وہ کاغذ کو تب معطر کر
کر ادا اسکی وہ بڑی تکریم — ایک جگہہ رکھا ہے با تعظیم

ایک بزرگ اپنے خواب میں دیکھا — کہ اسی شب میں اسکو حکم ہوا
کہ تو اب جاکے یوں بشر کو بول — عقدۂ راز اسکے آگے کھول

کہ معطر کیا تو میرا نام — اور کیا میرے نام کا اکرام
ہم بھی اب جان تجھکو پاک کئے — اور بزرگی تجھے کرم سے دئے

اب ہی سوگند میرے عزت کی — میری عزت کی اور عظمت کی
نام کو تیرے میں کرونگا بلند — دنیا و آخرت میں ہو خورسند

خواب سے اسنے جبکہ جاگا ہی — دل میں اسطرح کہنے لاگا ہی
کہ بشر ایک مرد فاسق ہے — اس بشارت کے کب وہ لائق ہی

میں ہی شاید غلط کیا ہوں اب — پھر وضو جلد وہ کیا ہی تب
اور پڑھ کر نماز خواب کیا — پھر بھی ویسا ہی خواب میں دیکھا

کیا سہ بار یونہی وہ فاخر — یونہی سہ بار بھی ہوا ظاہر
تیسرے روز صبحدم نکلا — بشر کو ڈھونڈتا ہوا ہی چلا

سنکے ہے مجلس شراب اندر — تب گیا اسکے گھر کے وہ در پر
کہے وہ مست بیخبر ہے پڑا — کہا لایا ہوں یک پیام ترا

یہ خبر جا دئے ہیں جب اسکو — کہا کسکا پیام ہے پوچھو
پوچھے لایا ہی کسکا تجھ پیام — کہا پیغام خالق علام

سنتے ہی یہ بشر ہوا گریان — اور آیا ہے پابرہنہ وہاں
پوچھا اب کیا پیام لایا ہے — بولے کیا عتاب آیا ہے

وہ کہا ای بشر بشارت ہی — تجھپہ اللہ کی عنایت ہے
جب سنا وہ بہت ہی رویا ہی — حب دنیا سے ہاتھ دھویا ہی

اپنے یاروں سے سب وداع ہوا — اور گناہوں سے اپنے توبہ کیا
پیش رہ زہد اختیار کیا — الست حق میں جان نثار کیا

اور از غیبۂ شہود خدا — کفش ہرگز وہ پہنتا ہی نہ تھا
پس اسیواسطے بہ پیر و جوان — لقب اسکا ہوا ہی حافی جان

اس سے سائل [illegible] کوئی ای یار — کفش کیوں پہنتا نہیں زنہار
کہا جسوقت میں نے توبہ کیا — پیر تھا اور پا برہنہ تھا

اس لئے جانو [illegible] — پیر میں اپنے کفش اب پہنوں
اور کہدی ہے خدا زمین کے تئین — ہم بچھایا بنا ہے فرش یقین

[illegible] — کفش [illegible] نہیں ادب کا طریق
بعضے خلوت گزین اہل شہود — کہ تھا مشہود جنکو غیر وجود

[illegible] — [illegible]
[illegible] — کہ رکھا اپنے تھا شہود کا باب

[illegible] — [illegible]
بشر حافی کا تھا ہی جو حال — نور حق کا شہود تھا [illegible]

[illegible] — [illegible]
جب [illegible] خدا میں [illegible] — [illegible]

[illegible] — [illegible]
کہ میں اب [illegible] کرتا ہوں — [illegible]

پہلا کہتا ہی شیخ دین عطار
اور منقول ہی امام اجل
اس سے کہتے تھے اسکے شاگرد ون
کیون وہ دیوانا سی ہوتا ہی
پر بلاشک [illegible] وہ ہبر
میرے رب حدیث کو مجھ سے بات
جب جماعت [illegible] پہ چڑھتا تھا وہ
پس جماعت سے نماز ترہا
کہا جب مین قدم ترہی پہ رکھا
کہنے مینگے ہو دلمیں اتی
[illegible] کئے سے جو یہہ نہین [illegible]
نقل کرتا ہی یون اہل [illegible]
میری خاطر مین آئی تب یہہ بات
تب میرے کہا وہ عالی شان
وہ کہا شافعی امام رشاد
دی خبر وہ امام دین متین
کہا ہوا سکے کوئی اسکے مثال
دفن زیر زمین کیا وہ لا
نفس [illegible] ہی وہ بیان کرنا
اور [illegible] وہ چاہتا ہی جب
لیوین تنبیہ اس حکایت سے
[illegible] نفس پر جو ہووے کام
[illegible] کی ہی دونون پہ نظر
[illegible]

وہ ملک نور حق ہی [illegible]
حامی دین احمد حنبل
اسے پیر اتقیا امام زمان
کیون [illegible] اسکی [illegible]
[illegible] خدا کتین بہتر
یعنی اسکی سنا مجھے کچھ بات
پیر اپنا ستر ہی پہ رکھا وہ
پس خواہر کے لوٹ پھر آیا
میری خاطر مین خطرہ یہہ گذرا
کہ نہ پاسے ہین فخر ایمانی
کہا کیا مین جو لطف فرماتے
صاحب علم و حال و اخلاص
ہی مگر خضر یہہ گرامی ذات
مین ترا بھائی خضر ہون [illegible]
ہی بلاشک [illegible]
ہی یقین از خیار صدیقین
نہین اس عصر مین ہی ذو الاجلال
پھر روایت حدیث کی نہ کیا
اپنی اظہار عز و شان کرنا
تب روایت مین [illegible]
اسکو دیکھین [illegible]
کام جو ہووے بہر عزت و نام
نیتون سے رکھے وہ [illegible] خبر
نفس پر [illegible]
[illegible] نہین گناہ [illegible]
[illegible]

آئی ہی یہہ حدیث پیغمبر
بشر حافی کے پاس [illegible]
اب تو عالم علوم دین کا ہی
وہ کہا مان کہ سب علوم ہین
اور وہ جا کے بشر حافی پاس
نقل ہی ایک رات وہ فاخر
اور گھر ار ہگیا وہین حیران
کئی خواہر نے تب یہہ اس سے سوال
کہ ہین بغداد مین تو لوگ اکثر
اور ہی یونہی بشر میرا نام
بس اسی بات کی تھی حیرانی
کہ یہہ صحراے آل اسرائیل
اس سے پوچھا مین ہے خدا کی قسم
پھر مین پوچھا [illegible]
پوچھا در شان احمد حنبل
پھر مین پوچھا کہ کیا کہے تو بشر
اور کتابین حدیث کے ای یار
اور بولا روایت اخبار
پس نکرتا ہون نقل کی ارشاد
چاہیئے واعظون کو سر [illegible]
سلسلہ شوق نفس کا توڑین
اس مین ہر گز [illegible]
پس بہر حال [illegible]
[illegible]

[illegible] ہی نور حق [illegible]
[illegible] کہ جاتا [illegible]
معتقد سارے مسلمین کا ہی
اس سے بہتر مین جانتا ہون یقین
اس طرح ہوتا تھا [illegible]
ہوا داخل نخانہ خواہر
شب گذر صبح کی ہوئی [illegible]
ای برادر تمہارت کا کیا حال
کہ بشر انکا نام ہے [illegible]
[illegible] مجھکو یہہ [illegible] امام
سمجھا آخر ہے فضل ربانی
ہی ملا مجھ سے ایک [illegible]
دے خبر کون ہی تھا ای اکرم
حق مین کیا شافعی کے کہتا ہی
کیا تو کہتا ہی [illegible]
بشر حافی کے باب مین فرما
وہ سند کر چکا تھا ساتھ اخبار
نہین کرتا ہون اس لئے [illegible]
نہین دیتا ہون اس [illegible]
کہ رکھین یاد یہہ مفید سخن
شیشہ جب [illegible]
بلکہ ہی موجب [illegible]
کام ہر [illegible]
نفس کا [illegible]
[illegible]

اب کیا مین نے یاد درویشان　　کہ جو ہین بے نوا صفا کیشان
اور لوگون نے یون سوال کیا　　کس عمل سے یہہ درجہ تو پایا
کیے ہوتا ہی ظلم سلطان سے　　کیون نہ کہا تو وعظ و پند ایسے
پاس جیسے کے آہ ذکر خدا　　مین کبھو جانتا نہین زیبا
بشر حافی کہا کہ جو حافی　　جو تھا کامل ولی حقانی
دیکھ وہ مجھ کو دوڑنے لاگا　　اور اس طرح بولنے لاگا
مین بھی دوڑا ہون سکے پیچھے تب　　اور کہا کیجے یک وصیت اب
خواہش نفس کا عدو ہو صاف　　کر ہمیشہ تو شہوتون کا خلاف
قبر سے تیرے جب بلاوے تجھے　　پاس حق کے خوشی سے تو جاوے
اور وہان ایک مرد کو دیکھا　　دیکھ مین کون ہی سے پوچھا
کی دعا یہہ کہ خالق اکوان　　تجھ پہ طاعت سدا کرے آسان
کہ عبادت تری بستر و عیان　　حقتعالی کرے ترے پنہان
کہ نہ مال حلال اے اکرم　　پاس میرے ہی دو ہزار درم
بشر حافی کہا ہی یون اسکو　　کیا تماشے لئے ہے جاتا تو
قرض اب کو ہی قرضدار کا جا　　کر ادا کر ادا براے خدا
اس سے جو انکے دل کو راحت ہو　　جو قضا انکی ایک حاجت ہو
وہ کہا رغبت حج کی افزون تر　　دیکھتا ہون مین اپنے دل اندر
نہین وہ مال ہے نہ وجہ حلال　　ہی اسیواسطے تجھے یہہ خیال
اور دیا ہی خبر وہ عالی شان　　مین گیا ایک دن بہ گورستان
بسر مرقد پہ بیٹھ کر سے اپنے　　وے کوئی چیز حصہ کرتے تھے
غیب سے تب ہوی ہی ایک ندا　　ای بشر پوچھ تو انھون سے جا
آگے ہیبتے کے ایک مرد خدا　　دیس مردون سے ہم پہ گذرا تھا
اور دعا کر یہہ درگہ مولا　　ہم پہ اسکا ثواب ہدیہ کیا
نہین اس سے ابھی فراغت ہی　　اجر اسکا ملا نہایت ہی
مجھ کو ارشاد یون کئے ای بشر　　کیا یہہ حالت سے تجھ کو خبر
تجھ کو لوگون مین ارجمند کیا　　اور درجہ ترا بلند کیا
کئے ارشاد مجھ کو یون حضرت　　تو ہوا میرا تابع سنت
مرے اصحاب و اہلبیت کے سات　　بھی تو رکھتا ہی دوستی و رغبت
اور کہا مین نے ایک رات بخواب　　دیکھا سالار انبیا کا جناب

کچھ نہین مال تا انہین دیوٴن　　چاہا تن سے موافق انکا ہون
کہا سب عرض حال اپنا مین　　غیر حق سے یقین چھپایا مین
کہا مولا کو جو نہین جانے　　اور عظمت نہ اسکی پہچانے
بسکہ برتر ہی اس سے خالق ناس　　کہ کرون اسکو یاد ایسے پاس
ایک دن اسکے پاس مین نے گیا　　چشمۂ آب پر وہ بیٹھا تھا
آہ مین آج کیا گناہ کیا　　کہ یہان آدمی کو یک دیکھا
وہ کہا فقر کو تو لے در بر　　زندگانی مدام صبر سے کر
آج تو اپنے گھر کو لحد ہی جان　　فی الحقیقت وہ قبر ہے پہچان
اور کہا ہی بشر اے فیروز　　کہ گیا اپنے گھر مین یک روز
کہا مین خضر بھائی ہون تیرا　　مین کہا میرے حق مین کیجے دعا
مین کہا اور کچھ زیادہ کر　　تب دعا یون کیا ہی وہ دیگر
نفل ہی کوئی بشر حافی سے　　عرض خدمت کیا ہی یون کے
چاہتا ہون کہ حج کو جاؤن مین　　تا سعادت کا نقد پاؤن مین
گر نہ ہر رضائے حق جانا　　چاہتا ہے اگر تو ای دانا
یا کسی ایک یتیم کو دیجے　　یا کسی یک عیال دار کو دے
ہی وہ سوچ سے افضل و بہتر　　ہوئیگا حج نافلہ وہ مگر
بشر حافی کہا بلا وسواس　　تو جو رکھتا ہی مال اپنے پاس
خرچ ہے جبتک نہ بے محل زنہار　　تب تلک دل ترا نہ پاوے قرار
دیکھا مردون کو باہر آئے ہین　　اور آپس مین سب جھگڑتے ہین
مین عجب کرکے یون کہا یارب　　کیا یہہ حالت ہی کہو مجھ پر اب
مین نے جاکر کیا ہون انسے سوال　　یون خبر وہ دئے مجھے در حال
پڑھ کے ستہ بار سورۂ اخلاص　　محض للہ از رہ اخلاص
ہم نے آپسمین از رہ تکریم　　کر رہے ہین وہ اجر کی تقسیم
اور خبر یون دیا ہی جو دریاب　　دیکھا مین شاہ انبیا کو بخواب
تیرے اقران سے خلق یکتا　　کس لئے ہے تجھے قبول کیا
مین نے کی عرض یا رسول اللہ　　نہین اس بات سے ہون مین آگاہ
اور تو صالحون کی حرمت کی　　بھائیون کے تئین نصیحت کی
بس اسیواسطے بستر و جبار　　تجھ کو بخشے یہہ درجہ ابرار
عرض کی ای رسول رب وحید　　کیجے ارشاد ایک پند مفید

ہوا اسطرح تب مجھے ارشاد ای بشر یہہ سخن مرا رکھہ یاد	کہ شفقت تونگروں کی پہچان بدل و جان بجا لی درویشان
بہر اجر و ثواب ہی بہتر کہ ثواب اسکا دیوےگا داور	کبر درویش اوس سے ہی بہتر اہل ثروت تونگروں کے اوپر
اعتماد حق کے ہی کرم پہ سدا حقیقت درویش کے ہی بس اولیٰ	نقل ہی بولتا تھا یار و نکو کہ سفر تم کیا کرو یارو
کیونکہ آب روان رہے بہتر آب ساکن ہی ہووے متغیر	بشر حافی کا یہہ سخن ای میان ہیگا مضمون یک حدیث کا جان
ہے۔ یہی وہ حدیث پیغمبر	آتی ہے معتبر کتب اندر

سافروا فان الماء اذا وقف نتن

اور وہ قوتی کا حال عارف قوم مثنوی مین کیا ہی یون مرقوم	یہہ نہ کرتا تھا دو مقام کہین ایک منزل مین وہ محقق دین
نا کفی جاوے سے ہنو حاصل الفت و انس و تعلق دل	پھر تحصیل نفع دین متین پھر دریافت فیوض مبین
فایدہ بیشتر سفر کا ہی وہ وسیلہ بڑا ظفر کا ہی	اور عقل و فراست کامل ہووے اکثر سفر مین ہی حاصل
جو ہمیشہ وطن مین ہو پابند اوسپہ در ہووے عقل و حزم کا بند	باغبان گلستان دانش کا رازدان بوستان بینش کا
جو ہی ممتاز عقل و عرفان مین کیا کہا خوب یہہ گلستان مین	تا بہ دوکان و خانہ در گروی ہرگز ای خام آدمی نشوی
اور کہتا تھا بشر با تمیز کہ جو چاہے رہے جہان مین عزیز	تین چیزون سے بس وہ دور رہے بلکہ اونسے سدا نفور رہے
کوئی بندے سے اڑا لگا ہے کوئی حاجت بھی اپنی نا چاہے	بد کسیکے کہے نہ حق مین بات اور نہ جاوے کسیکے مہمانات
اور بولا جو شخص یہہ چاہے لوگ پہچانے نا جہان مین اوسے	وہ حلاوت نہ پائے عقبیٰ کی ہی ابھی اسمین جاہ دنیا کی
حب دنیا کا بس وہی ہی سر ہی بڑا اسمین سالکون کو خطر	اور کہتا تھا اسطرح پہ مین تیرے اور تیرے شہوتوں کے بین
ما ہو دیوار آہنی جب تنگ حظ طاعت نہ پاوے تو تب تک	اور کہا تین کام سخت ہین جان کر تو لازم وہ آپ پر آسان
ایک تنہا مفلسی کی حاجت مین دوسرا ورع و خوف خلوت مین	اور درتا ہو اوس سے تو ذات روبرو اوسکے بولنا حق بات
اور کہا ورع ہی یہی سن اب کہ تو شبہون سے پاک ہووے سب	اور کرے تو محاسبہ ہر آن نفس سے اپنے ہی بسر و عیان
کہا ہی زہد ایک ملک ای یار دل خالی سوا نہ لیوے قرار	اور اندر وہ ملک ہی دوسرا جس جگہہ وہ قرار لیوے گا
وہان باقی رہے نہ کوئی چیز جائے ہرگز اسے نہ دوای عزیز	اور بولا کہ چیز فاضل تر مرحمت جو کئے ہین بندے پر
حق تعالی کی معرفت ہی جان اور ہی صبر فقر پر ہر آن	اور کہا خاصگان ہین حق کے جو عارفان ہین وے عارفان سمجھو
اولا کہا ہی وہ صوفی کامل ساتھہ حق کے ہی جسکا صافی دل	اور کہا ہین وے عارفان خدا کوئی نہ پہچانے انکو حق کے سوا
اور نہ انکی کرتے کوئی تکریم وار دنیا مین غیر رب کریم	اور کہا دل لگا ہے حق سے جو وحشت اوسکو سدا یہہ خلق سے ہو
اور کہا گر نظر کرے یہہ بخیل سخت ہووےگا دل ترا بیقل	اور جب تک ترے سے تیرا عدو ہنو امین ہووے کامل تو
طاعت حق نکر سکے تو اگر بارے اسکی تو معصیت مت کر	روبرو اوسکے ایک شخص کہا کہ توکل خدا پہ مین نے کیا
اسکو کہنے لگا تو ہی جھوتا کہ توکل خدا پہ گر کرتا	جو کرے تیرے ساتھہ رب ودود اسپہ رہتا تو راضی و خوشنود
اور بولا تجھے سخن ہے ای یار گر کبھی آوے عجب او پندار	تب ضرور ہے تو خموشی لے اور خموشی سے عجب جب آوے
تو ضرور ہے کہ سخن سے دم عجب تا ہووے درہم و برہم	اور کہا گر تو اپنی عمر تمام سجدہ شکر مین گذارے مدام
شکر اسکا نہ تو کیا ہوا ادا جہد کر مونہہ دوستان خدا	کہتے ہین جب قریب مرگ کے تھا ایک بڑا اضطراب اسکو ہوا

پہلے جینا ہی کیا مجھے مرغوب
کیا جینا نہین مجھے مطلوب
نقل ہی مرض موت مین وہ تھا
شخص ایک پاس اسکے تب آیا
پیرہن پاپتاب جو پہنا تھا
تن سے اپنے اتار اسکو دیا
نقل ہی جب تلک وہ زندہ تھا
راہ مین جانور نہ لید کیا
ایک شب ایک جانور لید کیا
دیکھ مالک نے اسکو کہنے لگا
نقل ہی جبکہ اُسنے نقل کیا
اسکو بعضون نے خواب مین دیکھا
کہا اللہ نے عتاب کیا
اور ایسا مجھے خطاب کیا
ای بشر کیا خبر یہہ تجھکو نتھی
کہ کرم ایک ہی صفت میری
کہا مجھکو خُدا نے بخش دیا
اور ایسا کرم سے فرمایا
اور رہا کر کہ اس جہان اندر
نزیبا میرے ہی لئے اکثر
اور پوچھا کوئی اُسے ہمنام
کہا کیا تیرے ساتھ ربِ انام
اور کوئی اسکو خواب مین پوچھا
کہا کیا تیرے ساتھ ہی مولا
جب تری جان لئے تر یقین
دوست تر کوئی نتھا بروئے زمین
آکے پوچھی ہی ایکدن یہہ بات
کہ ہماری یہ اپنے مین کل رات
مشعلین آئے ہین خلیفے کے
جو سواری کے ساتھ چلتے تھے
کیا یہہ جایز ہی یا نہین اے امام
پوچھا کون ہی وہ ذو الاکرام
بس یہہ سنتے ہی بیقرار ہوا
سخت رقّت سے زار زار ہوا
پھر کہا یہہ تجھے نہین ہی روا
کہ بلند اُس سے ہی ترا تقوی
آب صافی ترا نہ تیرہ ہو
توسن نفس بھی نہ خیرہ ہو
اُسکی مشعل کی روشنی مین بشب
ہاتھ گردش کیا ہو تیرا جب
حال یہہ تیرے بھائی کا تھا تمام
ہاتھ کرتا دراز جب بطعام
ہاتھ پر اپنے زجر کرتا تھا
اسکو کھانے سے باز رکھتا تھا

ایک جانا حضور شہنشاہ
سخت ہی سخت وقت یہہ پس آہ
اپنا افلاس وہ کیا ظاہر
سُنتے ہی بشر حافی فاخر
پیرہن مُستعار ایک لیا
پہن کر اُسکو ہی وفات کیا
کیونکہ بغداد مین برہنہ پا
بشر حافی ہمیشہ پھرتا تھا
بشر شاید کہ آج رحلت کی
لید مرکب خلاف عادت کی
اور پوچھا کہ ای گرامی ذات
کہا کیا کردگار تیرے سات
کہ تو دنیا مین کس لئے ہر آن
رہا لرزان ہمیشہ اور ترسان
اور دیکھنے اسکو خوابمین ایک
پوچھا کہا حق کیا ترے سے ای نیک
کرتا وہ کہ اس جہان مین سدا
میرے خاطر ہی تو نہ کھاتا تھا
یعنے روزہ ہمیشہ رہتا تھا
اور ہماری رضا ہی چہتا تھا
کہا اللہ مجھکو بخش دیا
آدہی جنت مجھے مباح کیا
کہا فرمان حضرتِ داور
ہُوا صادر کہ مرحبا ای بشر
نقل ہی نزد احمدِ حنبل
ایک ضعیفہ عفیفہ اکمل
بیٹھ کر کاتنے مین تاگے کے
مُشتغل تھی کہ ناگہان رہ سے
روشنی مین اسکے تب ناچار
کئی کاتے گئے میرے سے تار
کہی خواہر ہون بشر حافی کی
منتظر ہون جواب شافی کی
اور بولا کہ ایسا ورع و تقا
کیون نہو خاندان سے اُسکے بجا
تیرے دامان ورع کو بے ریب
داغ سے ایسے تا نہ لاگے عیب
اقتدا اپنے بھائی کا کر تو
ہر دم اللہ سے بہت ڈر تو
ہاتھ تیرا ترا مطیع نہین
حکم مین اپنے رکھ تو اسکو یقین
شبہ گر اس طعام مین ہی ہتا
گر نہوتا مطیع ہاتھ اُسکا
بشر حافی کے ایسے ہی حالات
ہی کتابون مین شرح و بسط ثبات

اسقدر سالکون کو ہی وافی
قدس اللہ سرہُ الصّافی

حکایت خواہر بشر حافی

ذکر ذو النون مصری رحمۃ اللہ علیہ

قدوۂ اہل ملتِ اسلام
زبدۂ مجمع شیوخ کرام
تھا سلاطین سے وہ طریقت کے
سالکون ہے رہِ ملامت کے
مشتہر ہین ریاضتین اسکے
اور بہت ہین کرامتین اسکے
بعض تھے اسکے کام مین حیران
اسکے ادراک مین تھے سرگردان
کوئی بھی اسکے وفات تک مرد آگاہ
نہین تھا اسکے حال سے آگاہ

مصر عرفان کا عزیز شہیر
شیخ ذو النون مصر فرد کبیر
اسکو توحید مین تھی نظر دقیق
رمز و اسرار مین تھی فکر عمیق
اکثر اہلِ مصر بے تحقیق
کہتے تھے اُس جناب کو زندیق
اور زندہ تھا جبتلک وہ پیر
اسکے منکر تھے سب صغیر و کبیر
بس وہ رکھتا تھا آپ کو پنہان
اور خدنگِ بلا کا تھا وہ نشان

ابتدا مین کرم سے اپنے خدا
اس سے ملنے کا قصد کرکے گیا
ورنہ ایسا ہی چھوڑ دلوین تجھے
سنکے آواز اُسکے رونے کا
کہ یقین جسکی شرم ہے مشہوری
اور کہا کیا ہی یہہ تری حالت
خلق سے اختلاط چہتا ہے
خون شاید کسی مسلمان کا
ساتھہ اُسکے ہی سار فسق و فجور
کہا زاہد ترا بھی میرے سے
مین نے اُس کو وہ یہہ سنکے گیا
اور کپڑے بہت سے آتے تھے
مین نے جاکر کیا ہون اُسکو سلام
رو برو ایک زن گئی ہی گذر
ایک ندا غیب سے ہوئی یہہ تب
کیا تو کرتا ہی آج ای نادان
باہر ایک پیر جو رکھا تھا مین
کل رہا ہون اسی مین آج مدام
اور مردانِ حق جو ہین اُن سے
جانہ سکتا ہون اس بلندی پر
کیا اُس سے مناظرہ کوئی
کہ جو بندے کے کسب سے ہو وے
شہد خالص وہ مکھیان ہے سدا
ایک افزا ور ترا ہی درد و ملال
اُسکا اللہ ہی کارساز رہے
ایک پرندہ صغیر بیٹھا تھا
وہین وہ مرغ جھاڑ سے اترا
تل کے دانے تھے طرف زمین
اور اسی جھاڑ پر گیا اُڑ کے

یہہ کیا وجہ اُسکے توبہ کا
دیکھا وہ ایک شجر سے لٹکا تھا
سخت تا بھوک سے تو مرجاوے
اُسکو عابد نے اسطرح پوچھا
اور بجز گناہ ہی اُسکی تری
یون لگا کہنے تب وہ بارقت
آرزو مین اُسی کے رہتا ہی
تو کیا یا گنہ کیا ہے ترا
دن بدن ایک ایک کرینگے ظہور
کیا تو اب چاہتا ہی جا دیکھے
اور وہان ایک جوان کو دیکھا
پائے مقطوع کو وہ کھاتے تھے
پوچھا کیا حال ہے ترا ای ہمام
دل کو میرے ہوا ہی میل اسپر
کیا تجھے شرم کچھ نہین ہی اب
بیخبر ہوا اطاعت شیطان
اُسکو بالفور کاٹ ڈالا مین
کہ میرے کیا ہو کام کا انجام
گر تو چاہے کہ ایک کو دیکھے
حال سے اُسکے مجھہ کو دیجے خبر
کہ بجز کسب کے نہین روزی
کچھہ نہ کھایا وہ چند دن گذرے
رزق کرتا ہی حق نے اسکو عطا
دل مین پیدا ہوا مرے فی الحال
اور وہ لوگون سے بے نیاز رہے
کی نظر اُسپہ تھا وہ نابینا
جو نجھہ سے اپنے کچھہ زمین کھودا
اور پھر اٹھا گلاب سیمین مین
وے دو نو ظرف ناپدید ہوے

کہ سنا ایک روز وہ ماجد
تن کو کہتا تھا اپنے یون سعید
دیکھہ ذوالنون ہجر آری کی
کون ہی وہ جو در دو حرم کرے
کہا ذوالنون مین اُسکے پاس گیا
کہ یہہ تن میرا حق کی طاعت مین
مین نے یہہ بات سنکے اُس سے کہا
کہا کیا تو نہ جانتا ہی یہہ بات
مین کہا تو ترا ہی زاہد ہے
مین کہا ہان کہا یہہ کوہ پہ جا
قطع کر دیکھے پیر یک اپنا
پیر دہلیز کے تھا یک اندر
کہا اِس صومعے کے در پر آ
باہر یک پیر صومعے سے رکھا
مدت تیس سال صبح و مسا
جب سنا مین یہہ غیب سے آواز
تب سے ترسان ہون اور لرزان ہون
تو یہہ بدکار پاس کیون آیا
چتر تو چوٹی پہ اِس پہاڑ کے اب
کہا یک صومعہ ہی اوپر جان
تب وہ عابد نے حق سے نذر کیا
مکھیان شہد کے خدا بھیجا
شیخ ذوالنون یون کہا ای لبیب
اور سمجھا یہہ بات دلمین وہین
الغرض مین وہان سے جبکہ پھرا
مین سے کی فکر اپنے دل اندر
نکلے دو ظرف تب زر زیر زمین
دانے کھایا ہی اور پیا ہی گلاب
کہتے ہین شیخ جبکہ یہہ دیکھا

کہ فلان جا سے پری یک عابد
طاعت حق مین کر میری تائید
حال پر اُسکے آہ و زاری کی
حال پر آہ ایسے محزون کے
اور ادب سے اُسے سلام کیا
نہین بہتا میری اطاعت مین
کہ مجھے اِس طرح گمان ہوا
کہ ہو جب اختلاط خلق کے ساتھ
حال ترا یہہ تجھپہ شاہد ہے
دیکھہ زاہد وہان ہے ایک ترا
اور اُپر صومعے کے رکھا تھا
اور بیٹھا ہوا تھا بس مضطر
آہ یک روز مین نے بیٹھا تھا
پیر یک صومعے کے اندر تھا
تو عبادت یقین خدا کی کیا
وہین دہشت سے ہوگیا دمساز
کام مین اپنے آہ حیران ہون
اِس گنہ گار پاس کیون آیا
کہا ذوالنون مین نے بولا تب
اسمین ہے ایک عابد ذیشان
کہ وہ لقمہ کبھی نہ کھاؤن گا
گرد اُڑتے ہین اسکے وے یہہ ہوا
کہ سنا مین نے جب یہہ ذکر عجیب
کہ توکل کرے جو حق پہ یقین
راہ مین ایک جھاڑ پر دیکھا
آب و دانہ اسے ملے کیونکر
ایک زرین تھا دوسرا سیمین
ہوگیا اُس لیے سبز اور سیراب
اور یقین اُسکا تب زیادہ ہوا

ہوا ثابت قدم توکل مین ۔ قطع اسباب اور تبتل مین
اور وہین توبہ نصوح کیا ۔ اور خدا کے طرف رجوع ہوا
پس وہین سے سفر کیا وہ جوان ۔ اسکے ہمراہ ہوے کئی یاران
ایک ویرانہ راہ مین پایا ۔ معہ یاران وہان نزول کیا
وہان یک دیگچہ ہے انکو ملا ۔ تھا تر از دیگچہ وہ زر سے بھرا
ایک تختہ بھی اسپہ دھرا پایا تھا ۔ نام اللہ اسپہ لکھا تھا
اسکے یارون نے متفق ہوکر ۔ حصہ آپسمین کر لئے وہ زر
کہا ذوالنون یہہ لوح پر ہے نقد ۔ میرے صاحب کا نام ہی مسطور
بس یہہ تختہ ہی یک مجھے دیجے ۔ اور یہہ زر تمام تم لیجے
بس وہ تختے کو ہاتھ مین لیکر ۔ بوسے دیتا تھا شوق سے اسپر
پس خدا کے کرم سے کام اسکا ۔ ایسے درجے تلک ہی آ پہنچا
کہ وہ دیکھا ہی ایک شب بہ منام ۔ کہ کہے اسکو لیکے اسکا نام
کہ رفیقان تیرے بخواہش دل ۔ ہوگئے زر کے ہی طرف مائل
اور جو چیز اس سے تھی برتر ۔ کر پسند اسکو تو لیا خوشتر
وہ ہمارا تو اسم اعظم ہے ۔ اسم اعظم ہی بس معظم ہے
تجھپہ ہم لطف بس شتاب کئے ۔ علم و حکمت کا فتح باب کئے
جب یہہ درجہ بلند پایا وہ ۔ شہر مین پھر وہان سے آیا وہ
کہتا ہی ایک روز میرا گذر ۔ ہوا یک نہر کے کنارے پر
نہر کے پاس یک پہاڑی تھی ۔ مین نے اس نہر مین طہارت کی
ہوا فارغ وضو سے جب ناگاہ ۔ پڑی اس بام پر ہی میری نگاہ
خوبصورت کنیز ایک جوان ۔ اس پہاڑی پہ تھی کھڑی شادان
دیکھ مجھ کو کہی وہ ای ذوالنون ۔ دور سے جب تجھے مین دیکھی ہون
سمجھی شاید کہ ہی یہہ دیوانہ ۔ نہین ہشیار عاقل و دانا
اور نزدیک جبکہ تو آیا ۔ سمجھی عالم ہے یہہ تجکو پایا
اور ہوا جبکہ تو بہت ہی قریب ۔ سمجھی عارف ہی بس ہے مرد لبیب
اور تامل سے جب کئی ہون نظر ۔ خوب سمجھی یقین ہوا مجھپر
کہ نہین ہے تو مرد دیوانہ ۔ نہ تو عالم نہ عارف دانا
مین نے پوچھا تو کیون کہانی ہے ۔ مین باتین یہہ کیون تو جانی ہے
کبھی دیوانہ گر رہا ہوتا ۔ کس لئے تو وضو کیا ہوتا
اور ہوتا اگر تو عالم دین ۔ اجنبی زن کو دیکھتا نہ یقین
ہوتا عارف اگر تو ای ہشیار ۔ غیر حق کو نہ دیکھتا زنہار
بولی اسطرح مجھ سے با عبرت ۔ وہین غائب ہوئی ہے وہ عورت

مین شوہر نہین نتھی لاریب ۔ تھی یہہ تنبیہ مری بپردۂ غیب
کہتے ہین جب سنا یہی ذوالنون ۔ نہین باقی رہا کچھ اسمین سکون
سلگی یک اگ اسکے دل مین نہان ۔ وہین دریا طرف ہوا ہے روان

لوگ کشتی مین جا کے چڑھتے تھے ۔ وہ بھی جا کر چڑھا ہی ساتھ انکے
ایک تاجر بھی تھا جہاز اندر ۔ اسکا جاتا رہا ہی یک گوہر
اہل کشتی نے اتفاق کیا ۔ کہ وہ گوہر یہی فقیر لیا
اسکی کرنے لگے ہین وہ تحقیر ۔ اور دینے لگے ہین رنج کثیر
اسنے بیٹھا تھا صابر و خاموش ۔ حد سے گذرا ہی جبکہ انکا جوش
تب کہا تنگ ہوکے وہ یارب ۔ تو بلاشبہ جانتا ہی سب
پس ہزارون سے ماہیان ظاہر ۔ وہین دریا سے آگئے ہین باہر
منہ مین ہر یک کے ایک گوہر تھا ۔ ایک ذوالنون لیکے انکو دیا
اہل کشتی یہہ حال جب دیکھے ۔ سبکے سب اسکے آ قدم پہ گرے
سب پشیمان ہوگئے یکبار ۔ اور کئے اس سے معذرت بسیار
اسکا ذوالنون اس لئے ہی لقب ۔ نون ماہی کو بولتے ہین سب
نہ ریاضت کو اسکے غایت ہی ۔ بے نہایت ہی بے نہایت ہی

حکایت

نقل ہی ایک اسکی تھی خواہر ۔ مستفید اسکی باطن و ظاہر
اسکی خدمت مین رہکے وہ بی بی ۔ عارفہ ہوگئی تھی بس ایسی
کہ وہ پڑھتی تھی ایک دن قرآن ۔ جب تلاوت کئی یہہ آیت جان
وظللنا علیکم الغمام وانزلنا علیکم المن والسلوی
ڈالے ہم تم پہ ابر کا سایہ ۔ اور بھیجے تمہین من و سلوی
کبھی یارب بہ آل اسرائیل ۔ من و سلوی کیا تو کیا تنزیل
جب ہین اسکے محمدی فاضل ۔ کیا انہہ کس لئے نہ نازل
تیری عظمت کی ہی قسم یارب ۔ تیری عزت کی ہی قسم یارب
من و سلوی نہ بھیجے تو جب تک ۔ مین نہ بیٹھونگی ہون پر زینب تک
کی اجابت خدا نے اسکی دعا ۔ من و سلوی وہین برسنے لگا
دیکھ یہہ حال بیقرار ہوئی ۔ ایک بیابان طرف وہین دوڑی
پھر نہ دیکھا اسے کوئی زنہار ۔ تھی وہ بی بی ز اولیائے کبار

اور ذوالنون یون کہا ای یار کہ پہاڑون مین مین گیا یکبار
جمع آئے وہان بہت مردم پوچھا مین کس لئے ہین آئے تم
وسے کہے ایک صومعہ ہی یہان اسمین رہتا ہی ایک عابد جان
باہر آتا ہی سال مین یکبار جمع آتے ہین تب بہت بیمار
آئینہ کرتا ہی دم وہ بحر صفا حق نے دیتا ہی تب انکو شفا
پھر کے وہ صومعے مین جاتا ہی باہر یک سال پھر نہ آتا ہے
سن کے مشتاق مین نے اسکا ہوا صبر کر اسکا منتظر بیٹھا
تھوڑی صومعے کے بعد وہ فاخر آیا اس صومعے سے ہے باہر
تھا وہ مرد ضعیف اور حقیر اور چہرہ تھا اسکا زرد کثیر
ناتوانی سے اسکے دو آنکھین ہو کشیدہ مغاک مین دھنس گئین
اسکی ہیبت سے مین نے دیکھا ہی لوگ لرزے یہ پہاڑ لرزا ہی
وہ شفقت سے اپنی کی ہی نظر اور کیا دم وہ سب مریضون پر
حق تعالی دیا ہی انکو شفا اس سے رخصت ہو حاضرین نے لیا
صومعے کا کیا ہی قصد وہ جب مین نے دامان اسکا پکڑا تب
اور بولا کہ از براے خدا مرض ظاہر کا تو علاج کیا
مرض باطن کا اب علاج تو کر یون کہا مجہپہ اسنے کرکے نظر
کہینچ دامن سے ہاتھ اپنی ذوالنون سمجھی ایک بات اپنی ذوالنون
دوست ہے وہ جلال وعظمت سے دیکھتا ہے یقین تجھے وہ تجھے
جب تو ہو غیر کے طرف مایل غیر بھی ہو تیرے طرف مایل
تجھ کو اسپر بھی اسکو تیرے پر کہین ناخوش ہو چھوڑ دیوے مگر
نہین بندے کو سازوار یہہ بات کہ وہ مایل ہو غیر حق کے سات
بس یہہ بولا سو صومعہ مین گیا مین نے عبرت بڑی ہی اس سے لیا
نقل ہی ایکدن وہ روتا تھا پوچھے یارون نے وجہ رونیکا
کہا سجدے مین مین رکھا تھا سر وہی سویا ہون کل کی شب اندر
حق تعالی کو خواب مین دیکھا لطف سے حق نے مجھکو فرمایا
مین کیا سارے خلق کو پیدا اور دس حصے ان سبون کے کیا
عرض دنیا کیا مین اونپہ سبھی لئے نو حصے والے دنیا ہی
لوگ باقی جو ایک حصہ رہے وہی دنیاے دون کو ترک کئے
ہوئے دس حصے انکے بھی پھر عرض مین نے کیا بہشت انپر
چاہے اپنے بہشت نون حصے ایک حصہ جو ان سے باقی رہے
مین کیا انکے پیش دار سقر بہاگے نون حصے لوگ اس سے ڈر
ایک حصہ جو ان سے باقی رہا نہ تو چاہے وے راحت دنیا
نہ تو جنت کے وے ہوے خواہان نہ تو دوزخ سے بھی ہوے ترسان
مین نے پوچھا انہین کہ ای بندو کیا سوا اسکے اور چاہتے ہو
سر جھکا سب کہے ہین یون مجھکو ہم جو چاہتے ہین جانتا ہی تو
نقل ہی ایکروز یک لڑکا پیش ذوالنون باصفا آیا
کہا میراث مین جو پایا ہون لاکھ دینار نقد رکھتا ہون
اور ای شیخ مین نے چاہا ہون کہ وہ خدمت مین تیرے صرف کرون
پوچھا بالغ ہی کیا تو دیجے خبر کہا بالغ نہین ہون اے رہبر
کہا نفقہ ترا نہین ہے جواز ٹھہرئے تا بلوغ ای دمساز
جبکہ بالغ ہوا ہی وہ لڑکا ہاتھ پر شیخ کے ہی توبہ کیا
لاکھ دینار جو رکھا تھا زر کردیا صرف وہ فقیرون پر
آیا یک روز پیش درویشان کام اسکو پڑا تھا یک ایجان
ایک درہم بھی جب نہین پایا حرف یہہ تب زبان پر لایا
لاکھ دینار اور کہان دیگر صرف کردیون تا فقیرون پر
شیخ یہہ سنکے یون کیا گفتار وہ نپایا ابھی حقیقت کار
ابھی دنیاے دون کا عزت و پاس ہتوڑا باقی ہی کہ اسکے پاس
کہا اسکو بلاکے دربازار جا تو اب نزد آن فلان عطار
اور میرے طرف سے یہہ پہنچا تین درہم کے وے فلان اشیا
وہ جوان یہہ پیام پہنچا یا اور وے چیزین خرید کر لایا
شیخ بولا کہ پیس ہاون مین اور خمیر اسکی کر تو روغن مین
تین گولے بنا کے لے اسوزن لا وے تینون مین ڈال کر روزن
وہ جوان حکم یہہ بجا لایا شیخ پھرے وے اپنے ہاتھ لیا
اور مل کر کیا ہی دم ان پر تینون یاقوت ہو گئے بہتر
اور یاقوت بھی وے تھے ایسے کہ نہ دیکھا تھا وہ کبھو ویسے
کہا بازار مین انہین لیجا مول ٹھہرا کے انکا پھر لے آ
لیگیا ہے وہ جبکہ دربازار مشتری اسکے ہو گئے بسیار
لاکھ دینار مول ہر یکیکا کرکے لوگون نے ہی بہت مانگا
وہ جوان آکے یہہ دیا ہی خبر شیخ پھر حکم یون کیا اس پر

پس کہا انکو ڈال دے در آب   ڈالا وہ نہر مین لیجا کے شتاب
نہین محتاج آج روٹی کے   بلکہ ہین اختیار سے چھوٹے
ہوئی پاس اُسکے بے وقعت دنیا   دل پہ ہوئی اُسکے سرد تر دنیا
جون سزاوار ہی خدا کے طرف   آیا ایک شخص ہی بعز و شرف
باب مسجد کے روبرو گذرا   یہہ سخن مین زبان سے کہتا تھا
شاہزادہ نے جب یہہ بات سُنا   آکے پوچھا یہہ بات کا معنیٰ
ہوا یہہ بات سُن کے متحیر   رنگ اُسکا ہوا ہی متغیر
پوچھا ہی کونسی خدا کی راہ   کہیئے اُس سے اب مجھے آگاہ
اُسنے کہا ہی گر تو چھوٹی راہ   تو اول کیجیئے تو ترک گناہ
اور بڑی راہ تو اگر چاہے   جو سوا حق کے ہی تو چھوڑ اُسے
سُنکے یہہ وہ کہا ہی ای ذوالنون   مین بڑا راستہ ہی لیتا ہون
حق کے جانب رجوع لایا ہی   حیف طاعات حق اٹھایا ہی
نقل ہی ایک شخص تھا مدیون   آیا یکدن بخدمت ذوالنون
ایک پتھر پڑا ہوا تھا وہان   دیا اُسکو اٹھا کے شیخ زمان
اور وہ چار سو درم سے بکا   اور اُس سے ادائے قرض کیا
ایک دن وہ بزرگ پاک صفات   ایک انگوٹھی دیا ہی اُسکے ہات
گردی رکھہ اسکو لا تو یک دینار   لیگیا اسکو اُسنے در بازار
سُنتے تب اسکو پھیر لے آیا   شیخ اسطرح اُسکو فرمایا
جب وہ صراف پاس لایا ہی   الف دینار مول ٹھہرا ہی
شیخ سے آکے اُسنے بولا ہی   شیخ یون رمز اُسکا کھولا ہی
نان بائی کا علم وہ یہہ بات   جیسے دیکھا ہی تو انگوٹھی ساتھ
اور کہتے ہین جب کرم سے خدا   کام ذوالنون کا بلند کیا
تو تب مصر کے خواص و عوام   اُسکو زندیق بولتے تھے تمام
تب خلیفے نے اُسکو بلوایا   اُسکے لوگون نے قید کر لایا
کہی اُس سے نہ خوف کر اصلا   ایک بندہ ہی وہ بھی تیرے سا
شیخ کہتا ہی مین نے آگے چلا   ایک سقا نے راستے مین ملا
مین کہا تب رفیق سے ای یار   کہ یہہ سقا کو ایک دے دینار
آہ تو مبتلا ہے قید اندر   نہ مروت ہی تجھہ سے لینا زر
جب خلیفے نے اُسکو دیکھا ہی   قید خانے مین اُسکو بھیجا ہی

شیخ نے تب اُسکو یون کہا ای جوان   جانئے یہہ گروہ درویشان
وہ جوان سُنکے ہوگیا بیدار   اور توبہ کیا بسر و چار
نقل ہی یون کہا وہ اہل کمال   کہ بلایا مین خلق کو تیس سال
یعنی یک روز شاہزادے نے   لے حشم اور خدم کو ساتھ اپنے
نہین کوئی اُس ضعیف سے نادان   کہ ہنو تابع قوی ہر آن
مین نے بولا کہ آدمی ہی ضعیف   نہین ہے تابع خدائے لطیف
اُٹھہ کے خاموش پس چلا ہی گیا   دوسرے روز پھر وہین آیا
مین کہا راہ حق کے ہین دو طریق   ایک چھوٹی دگر بڑی تحقیق
اور دنیا کی ترک دولت کر   ترک دنیا بھی ترک شہوت کر
اور ترک کلام کر لے پسر   اور ہر شی سے دل کو خالی کر
ایک پشمینہ پہن دوسرے روز   ہوا وہ شاہزادہ جلوہ فروز
پایا آخر وہ ایسا قرب و کمال   کہ ہوا ہے ز کمل ابدال
کہا ای شیخ وام رکھتا ہون   نہین اب ایک دام رکھتا ہون
لیگیا ہی اُسے وہ در بازار   وہ زمرد ہوا وہین ای یار
نقل ہی ایک شخص تھا بدکار   کرتا تھا صوفیہ پہ وہ انکار
اور کہا ایک نان بائی کے پاس   اسکو بیچا تو اب بلا وسواس
نان بائی نے دیکھہ اسکو کہا   ایک درم سے زیادہ کے نہ بکا
کہ تو صراف پاس اُسکو لجا   اُس انگوٹھی کا مول اب ٹھہرا
نزد صراف لیگیا وہ تب   الف دینار سے کیا وہ طلب
حال پر صوفیہ کے علم ترا   جان بیشک وہ شبہ ہی ایسا
کیا تو یہہ وہ سُنکے یہہ گفتار   اور وہ انکار سے کیا انکار
اُسکے ادراک حال مین اکثر   لوگ حیران اور عاجز تر
ان دنون تھا خلیفہ متوکل   گئے فریاد اُس سے جا سب مل
ایک بڑھی نے اُس سے راہ مین ملی   اور اسطرح اُس سے عرض کئی
حق تعالے نہ جب تلک چاہے   کوئی بندہ سے کچھہ بھی ہو نہ سکے
آب شیرین بہت مصفا تھا   ایک پیالہ دیا وہ مین نے پیا
پر وہ سقا نہین قبول کیا   اور یون عذر کر کے کہنے لگا
قصہ کوتاہ جب خلیفے پاس   لاکے پہنچائے ہین اُسے بہراس
شہر بغداد مین وہ بے تقصیر   رہا چالیس روز آہ اسیر

سیدھی راہین ہے بیچ دو راہین

بشر حافی کی یک جو خواہر تھی
بھیجتی تھی ہمیشہ یک روٹی
قید سے اسکو لائے باہر جب
نان ویسے ہی تھین وہ ہر سو سب

یہ خبر جب سنی ہے وہ خاتون
ہوئی دلگیر مضطر و محزون
بولی نوحہ بنا تھا بے وسواس
بھیجی مین روٹیان جو تیرے پاس

تھین وے سب از حلال و بے منت
کیون نہ کھایا اسے ای باعزت
کہا زندان کے جو نگہبان ہین
ہاتھ سے انکے آہ پایا مین

اس لئے مین نے وہ نکھایا ہون
رکھئے معذور مجھ کو ای خاتون
الغرض اسکو جبکہ ای باہر
قید خانے سے لائے ہین باہر

غایت ضعف سے وہ پاک سیر
گر پڑا ہے وہین زمین کے اوپر
اسکی پیشانی پھوٹ گئی یکبار
آہ جاری ہوا ہے خون بسیار

اسکے چہرے پہ اور کپڑون پر
ایک قطرہ نہین لگا ہی مگر
خون پاک اسکا جو زمین پہ گرا
حکم سے حق کے نا پدید ہوا

پس خلیفے کے پاس لا فی الحال
کئے اس باصفا سے چند سوال
جو تھے اسکے حقایق باریک
جنہین تھی اہل علم کو تشکیک

کیا اسطرح اسکا شرح و بیان
درفشان یون ہوا بہ درج زبان
کہ خلیفہ بھی اور سب حضار
ہو گئے سنکے اسکو زار و نزار

اور خلیفہ ہوا مرید اسکا
اور ہوا مخلص شدید اسکا
کی بہت اسکی عزت و حرمت
اور اسکو خوشی سے دی رخصت

نقل ہی جب نماز کے خاطر
ہوتا قایم وہ قدوۂ فاخر
بولتا اسطرح سے عجز سے تب
ای مرے کردگار میرے رب

کس قدم سے ترے طرف آؤن
کونسا دل ترے طرف لاؤن
اور کس چشم سے بھلا ای داور
تیرے قبلے طرف کرون مین نظر

کس زبان سے ہی راز تیرا کہون
کس لغت سے بھی نام تیرا لون
گرچہ سرمایگی کا نہین مایہ
پر کیا مین اسیکو سرمایہ

اور درگہہ مین تیرے آیا ہون
بندگی اور نیاز لایا ہون
کہہ کے اسطرح بولتا تکبیر
اور پڑھتا نماز با توقیر

کہا یا رب نہ دے تو مجکو عذاب
مجھ کو محجوب تو نکر بحجاب
اور کہتا تھا پاک ہی وہ رب
کہ وہی اہل معرفت کو سب

نعمتین دیگے دار عقبی کے
کیا محجوب خلق دنیا سے
اور کہتا تھا اسطرح بصواب
دیکھنا نفس کا ہے سخت حجاب

کہا معدہ بھرے طعام سے جب
نور حکمت رہے نہ اسمین تب
کہا کیا خوب شیخ شیرازی
جسکو تھی معرفت سے ہمرازی

اندرون را ز طعام خالی دار
تا درو نور معرفت بینی
اور کہا جرم سے نہ کر انکار
بولنا منہ سے لفظ استغفار
جانئے توبہ دروغ وہی
توبہ بر رشتہ فروغ وہی

اور کہا ہی خنک وہ نیکوکار
ورع و تقوی ہو جسکے دل کا شعار
اور کہا سالکون کو سر و علن
تھوڑے کھانے مین ہی صحت تن

اور گنہ کی کمی مین صحت روح
ہی بلا شبہ و شک فلاح و فتوح
اور یون بولتا تھا روز و شب
صبر کرنا نہین بلا مین عجب

بلکہ جسنے بلا پہ راضی ہو
ہی عجب اسکو سر فرازی ہو
کہا جب تک کہ ترسکار ہین
لوگ بے شک بڑے کار ہین

ترس وہ ہر جبکہ دل سے جاوے آہ
ہونگے لوگ تب یقین گمراہ
اور کہا راہ رست وہی جان
کہ تو اللہ سے رہے ترسان

اور اٹھا جبکہ دل سے خوف خدا
بندہ اسوقت سیدھی رہ سے گرا
اور بولا کہ خالق اکبر
ہووے غصہ یقین جو بندے پر

یہ علامت ہی جانیو اسکی
کہ ڈرے وہ ز فقر و درویشی
اور بولا کہ بندگوں کے اوپر
آوے پیچھے جدھر سے فساد اکثر

آخرت کے لئے کرین جو عمل
نیت اسمین ضعیف ہی اول
دوسرا خلق کے جو تن مین قوی ہی
کئے شیطان کے انکو ہین گروی

تیسرا موت ہی قریب انکی
لیک امید رکھتے ہین لمبی
اور جو تھا رضائے خلق سدا
چاہتے ہین وہ بر رضائے خدا

پانچوان تابع ہوائے کثیر
تارک سنت رسول بشیر
بلکہ بر سنت رسول کریم
آہ بدعت کو دیتے ہین تقدیم

چھٹوان جو زلتین سلف کے ہین
حجتین بس یہہ بنا خلف کے ہین
اور سلف کے جو ہین کمال ہنر
کر دئے ہین نہان انہین یکسر

اور کہا دوستی حق کی نشان
اتباع حبیب حق ہے جان
اسکے اخلاق اور سیرت مین
اسکے افعال اور عادت مین

اور اوامر مین اور سنن مین تمام
پیروی اسکی ہی کرے بدوام
اور بولا کہ اپنے یارون سات
صحبت ایسی تو رکھ سدا دن رات

جیسے صدیق با صفا صحبت — رکھا حضرت سے باوفا صحبت
لاجرم اسکو خالق اکوان — اسکا صاحب کہا ہی در قرآن
اور صحبت تو خلق ساتھہ بخیر — ہی نرکھہ تو مثل صحبت کے بغیر
اور عداوت کے ساتھہ با دشمن — کہ ہی شیطان عدو سے تو ظن
کہ وہ مستی مین ایک مست کو دیکھ — واسے اسکا کرے علاج نیک
پند کچھہ اسکو سودمند نہین — پند گو اسکا ہوشمند نہین
اور کہا حق اسے عزیز کیا — کہ عیوب اسکے اسکو دکھلایا
اور کہا دوست ہی وہی تیرا — کہ تجھے شہوتون سے جو پھیرا
اور بولا خلوص یک کامل — ہووے خلوت مین ہی تجھے حاصل
کنج خلوت جو خلق سے لیوے — وہ سوا حق کے اور نہ کچھہ دیکھے
یعنے ارکان صدق سے بہ یقین — اسنے پکڑا ہی ایک کن کین
روح اقدس ہمارے حضرت کی — سارے ارواح مین ہی سبقت کی
اور کہا نار خوف کے درمیان — فکرین جس کے دل کتین سب یان
کہا صوفی وہی ہی جسکا قال — ہوا اسیکا یقین حقایق حال
اور خاموش جبکہ وہ ہووے — تو سراسر معاملے اسکے
کاٹ ڈالا ہو وہ علایق جو — حال اسکا اسی ناطق ہو
کیونکہ ہر ساعت اسکو قربت ہی — قرب حق موجب خشیت ہی
یعنے عرفان کا جو واصف ہی — فی الحقیقت نہین وہ عارف ہی
حق تعالی کہا ہے در قرآن — عالمان حق سے ہین بہت ترسان
کہ ترقی کے حالتین از غیب — اسپہ وارد ہین دمبدم بے ریب
اور ایسا کہا وہ قدوۂ دین — کہ یقین معرفت کے قسم ہین تین
اسکو تقلید بولتے ہین جان — اس سے بیشک صحیح ہوا ایمان
دوسری معرفت ہی وہ بے قیل — لاتے ہین جسپہ حجت اور دلیل
اور تیسری وہ معرفت ہی عمیق — کہ ہو حاصل بہ کشف اور تحقیق
اسپہ ہین سارے اولیاے کرام — اہل عرفان و اصفیاے عظام
انکی توحید بس مکمل ہی — انکا ایمان اتم و اکمل ہے
اور بولا حقیقت عرفان — ہی یہی جانیو بغیر گمان
ایسے اسرار جن سے لیل و نہار — ہووے رخشان لطایف انوار
اور بولا کبھی نہو زنہار — مدعی معرفت کا ای ہشیار

کہ وہ در امر دین یا دنیا — نہین حضرت کا کچھہ خلاف کیا
اور کہا صحبت حق کے ساتھہ سدا — ہان نرکھہ تو موافقت کے سوا
اور صحبت بہ نفس زشت صفات — تو نہ رکھہ جز مخالفت کے ساتھ
اور کہا وہ طبیب جاہل ہی — بلکہ اجہل ہے وہ نہ عاقل ہی
یعنے دنیا کی دوستی کی مے — جسکو مدہوش و مست کر دی ہے
نشہ دنیا کی اس سے جب اترے — اسکا توبہ سے تب علاج کرے
نہ دکھاویگا جسکو اسکے عیب — ہی بڑا پاس حق کے وہ بے ریب
بولا انست ہو جسکو خلق کے ساتھ — انس حق نہ آوے اسکے ہات
نہین خلوت سے کوئی شی بہتر — بہر اخلاص مین کیا ہون نظر
دوست خلوت کو جو رکھے بدوام — اسنے پکڑا یقین خلوص کا کام
اور کہا معرفت کی میدان مین — لائے ہین انبیا کی جب وحین
اسکو سبقت مین یون کمال ہوا — واصل روضۂ وصال ہوا
تب تلک کاشفہ محبت حق — نہین دیتے ہین اسکتین مطلق
یعنے ایسی نہ کوئی بات کہے — کہ نہ وہ اسکی ذات مین ہووے
ہووین اسکے یقین معبر حال — دین خبر اسکے حال سے بکمال
کہا عارف وہی ہی پاک سیر — کہ رہے ہر گھڑی وہ خاشع تر
اور بولا کہ عارف خایف — چاہیئے نے کہ عارف وصف
ہوتا عارف اگر حقیقت مین — رہتا وہ خوف اور خشیت مین
کہا عارف کی ایک نہین حالت — حال بدلے ہی اسکا ہر ساعت
یس ہی عارف یقین ذوی الحالات — ایک حالت اسے نہین دن رات
جانیو ایک معرفت ہی عام — جسپہ ہین سارے مومنین عوام
کرتے تقلید سے ہی جو تصدیق — جنت اسکو بھی دیوے حق تحقیق
اسپہ ہین اہل عقل اور علما — اور اہل بلاغت و حکما
ہی یہی معرفت ولایت کی — اہل کشف و شہود و قربت کی
چشم دل سے یقین صباح و مسا — انکو حاصل ہی بس شہود خدا
اپنے جیرین ہوے حق کرے ظاہر — کہ نہین جن سے دوسرے ماہر
کہ یہ اسرار قادر داد ار — کرے بندے کو مطلع ای یار
نور سے آفتاب کے بشتاب — دیکھئے تا آفتاب عالمتاب
معرفت کا کریگا جو دعوا — وہ حقیقت مین ہی برا جھوٹا

اگرچہ سمجھا بھی ہو تو ہووی   اہل عرفان کو یہہ نہین زیبا
کہا کرتا تھا حضرت صدیق   تم سے بہتر نہین ہو مین تحقیق
بلکہ مولا کی معرفت کامل   نہین ہرگز کسی کو تین حاصل
کہا با این وہ دین کا مالک   ما عرفناک حق معرفتک
کہ ہو نزدیک آفتاب سے جو   متحیر وہ آفتاب مین ہو
کہ یقین از سیاست شاہی   ہے کہان اُنکو آگاہی
جانو عارف وہی ہی نیک سیر   کہ نہین اُسکو عین و علم و خبر
کہ نہ دیکھے وہ آپ کو باقی   حق مین کر دیوے آپکو فانی
اور اُنکی نظر ہے حق کی نظر   کہ دیا اُنکی چشم پردا در
کہ کہے ہین رسول رب عباد   حق تعالے کیا ہی یون ارشاد
تب سماعت نہ اُسکی ہو باقی   کہ وہ سنتا ہی تب مریسے ہی
اور ہوتا ہون مین نے اُسکی زبان   بولتا ہی مریسے تب وہ جان
اور ذوالنون یون کہا ہی جان   زاہدان آخرت کے ہین شاہان
اور کہا یون وہ باکرامت ہی   صحبت حق کی یہہ علامت ہی
غیر حق پر نہ التفات رہے   بس وہ ونرات حق کے ساتھ رہے
پہلے حق کی کرے جو طاعت وہ   اُسمین پاوے نہ کچھ حلاوت وہ
اور تیسرا طرف وہ چیزون کے   چشم عبرت سے اپنے نا دیکھے
اور مقام عبودیت کی نشان   شیخ ذوالنون یون کیا ہی بیان
اور چہوڑا ہو نفس کے شہوات   ترک اُسکے کیا ہو سب لذات
چونکہ ہر حال مین صباح و مسا   وہی صاحب ہی بالیقین ترا
اور محبت بھی آج ہی موجود   پر محبت مین صدق ہی مفقود
اور جو توبہ سنو خواص کا ہی   اپنی غفلت سے باز آنا ہی
ایک توبہ تو ہی انابت کا   دوسرا توبہ استجابت کا
اور وہ توبہ ہی استجابت کا   کہ جو توبہ کرے ز شرم خدا
کرے نیت یہہ خالصاً للہ   کہ کرے بالیقین وہ ترک گناہ
توبہ گوش ہی وہی سمجھین   نہ سنین کان سے بری باتین
یہہ ہے توبہ قدم کا کوئی دم   کہ مناہی طرف رکھے نہ قدم
اور ہے فرج کا ہی توبہ   ہون فواحش سے دور شام و پگاہ
اور رجا ہی شفیع محسن جان   چاہیے خوف اُس سے زاہدان

کیونکہ ہین جو کبار صدیقین   نہین کرتے ہین اپنی وصف یقین
اور اگر جو تمہ سے ترا دعوا   نہین عارف تو بھی کبھی جھوٹا
خاتم المرسلین سے واللہ   نہین عارف ترا کوئی آگاہ
جو ترا ہووے عارف ذیشان   ساتھ حق کے بہت رہے حیران
جو مقرب ہین بادشاہ کے جان   وہی رہتے ہین بیشتر حیران
پوچھے ذوالنون سے کون ہی عارف   اُسنے عارف کا یون ہوا وصف
نہین وصف و مشاہدہ دریاب   اور اُسکو نہین ہی کشف و حجاب
بات اُسکی خدا کی بات ہی جان   کہ کیا ہی زبان پہ اُنکے روان
کہ حدیث صحیح قدسی ایک   آئی ہی معتبر کتب مین دیک
کسی بندے کو جب مین دوست کہون   مین وہ بندیکا گوش ہوتا ہون
اور ہوتا ہون چشم مین اُسکے   تب یقین دیکھتا ہی میرے سے
اور ہوتا ہون مین نے اُسکا ہات   وہ پکڑتا مریسے ہی دن رات
عارفان زاہدون کے شاہان ہین   کہ خدا کے ہی بس وہ خواہان ہین
کہ کرے حق سے جو اُسے غافل   چہوڑے اُس چیز کو بنفرت دل
اور کہا ہووے جسکا دل بیمار   اُسکے ہینگے علامتین یہہ چہار
۲ دوسرا خوف حق تعالی کا   ڈر ہے آہ اُسکے دل مین ترا
۴ اور چوتہا سنے جو علم کی بات   فہم اُسکا نہ وہ کرے ہیہات
کہ وہی وہ مقام پایا ہو   ہو مخالف ہوا ے نفس کا جو
بولا وہ ہی عبودیت کا کمال   کہ تو بندہ اُسیکا ہر حال
اور وہ بولا کہ علم ہی موجود   پر عمل علم پر ہے اب مفقود
اور بولا عوام کا توبہ   ہی ندامت کے ساتھ ترک گناہ
اور توبہ کا یون کیا ہی بیان   کہ ہین توبہ کے قسم دو ایجان
توبہ خوف عذاب حق سے جو ہو   ہی یقین توبہ انابت او
توبہ ہر عضو کا ہی ای بھائی   دل کا توبہ ہی نیک نیت ہی
توبہ چشم ہی یہی ای پسر   کہ نظر نا کرے حرام اُپر
توبہ دست ہی یہی دن رات   کہ مناہی طرف لجاوے نہ ہات
توبہ شکم ہی یہی بدوام   کہ نہ کہاوے کبھی طعام حرام
اور کہا خوف ہی رقیب عمل   کہ بچاتا ہی از خطا و خلل
گر رجا ہی زیادہ رہیگا   تب مشوش یقین دل سے رکہتا ہون

کہا جو حاجتین ہین اپنے سبھی
اور بولا مدام ذکرِ خدا
اور اُس سے حیا بخوف و ہراس
شرم لاوے سکوت صبح و شام
اور باطن فضول سے ہو پاک
اور کہا صدق حق کی ہے تلوار
اور بولا کہ صدق ہے مخزون
اور ذرہ بھی عُجب نا لاوے
اور اسکو نہ سمجھے اپنا عمل
اور دنیا کے ترک مین بھی یقین
اور کہا ہے وہی توکل جان
اور توکل کی یون کیا تقریر
اور کہا ہے وہ صاحب اُلفت
کیونکہ اُلفت بہ اولیاء اللہ
کہ اگر آگ مین جلا دین اُسے
اور بولا کلید طاعت کی
فکر دل سے کریگا جو بے ریب
اور نزولِ قضا کے ہی آگے
اور عین بلا مین ای ذی ہوش
کہا راضی ہو جسنے قسمت پر
اور آ لا پاس اسکے اے لوگو
اور بولا جو چشم سے دیکھین
اور بولا یقین کے آثار
دوسری باکمال عجز و خشوع
اور بولا یقین سے بے قیل
اور بے شبہ زہد فی الدنیا
کہا بہتر یقین ہے تھوڑا
تیسرے یقین سے شام و سحر
اور بولا کبھی خدا نے دیو گیا

مانگ حق سے زبان فقر سے ہی
ہی بلا شبہ میری جان کی غذا
ہی بلا ریب میری جان کا لباس
اور کردیوے خوف بے آرام
حق کے آگے کترا ہے دل جب
کوئی شی پر نہ گذرے وہ زنہار
سانچ کہنا زبان سے ہی موزون
کرے توبہ وہین اگر آوے
بلکہ فضل خدا سے عز و جل
دیکھ ہو ویگا تو کہین خود بین
قطع اسباب تو کرے یکسان
کہ کرے ترک اپنی تو تدبیر
خلق دنیا سے ہو جسے وحشت
اُنس ہے حق کے ساتھ ای گاہ
نہ خلق آوے اُنس مین اُسکے
فکر مفتاح ہی عبادت کی
روح سے اپنے دیکھے عالم غیب
وہ یقین ترک اختیار کرے
دوستی حق کی دل مین جوش
جاننے والا ہے وہی بہتر
خلق کی مدح و ذم برابر ہو
نسبت اسکی ہی علم سے تو جہین
تین چیزین ہین یاد رکھ ای یار
لاوے اللہ کے طرف ہی رجوع
گور تجھی یاد ویگی امید طویل
تجھے حکمت طرف بلاویگا
از متاعِ و قور این دنیا
دیکھے ملکوت آخرت یکسر
اور بہتر وہ سب کا ہو ویگا

گا ہے اپنی زبان حکم سے چپ
اور اللہ کی ثنا خوانی
اور بولا کہ دوستی بدوام
کہا تقوی وہی ہی اے ماہر
اور بولا کہ ہے وہی صادق
پر بلاشک وہ شی کو بے تاخیر
کہا بہتر جو چیز ہی تجھ پاس
گوشۂ چشم سے بھی تو ای یار
اور دنیا حقیر ہی سمجھے
جانے اسکو بھی محض فضل خدا
اور تو لیوے بندگی کی صفت
اور آوے تو بیگمان باہر
مگر از اولیا سے صاحبِ دل
کیونکہ منزل کمال ادنی تر
اور کہا اُنس کی نشان تجے ہی
اور نشان وصول ای مقبول
اور کہا ہی رضا وہی رکھ یاد
تلخ اور ناگوار بعد قضا
اور پوچھے کہ کون ہی فرما
اور اخلاص کا کیا ہی بیان
اور اپنے عمل کو نا دیکھے
اور دیکھیگا جو بدیدۂ دل
پہلی جس چیز پر کرے تو نظر
تیسرا چاہیے ز درگہ باری
اور قصر امید ای اشرف
اور حکمت تو جبکہ پاوے گا
کیونکہ تھوڑے یقین سے بھی بدل
اور کہا ایک روز یارون سے
اور تکلف کریگا جو بہ امور

مانگ مت یاد رکھ بستر و علن
اس غذا پر ہے بس مزا پانی
چاہتی ہے کلام با اکرام
نہ ملوّث گنہ سے ہو ظاہر
کہ ہو صدق و صواب سے ناطق
پارہ پارہ کئی ہی وہ شمشیر
کرے ایثار اسکو بے وسواس
دیکھے ہرگز نہ جانب ایثار
اُسکے جانب نہ التفات کرے
وہی توفیق یہ تجھے بخشا
ترک کردیوے صاحبی کی صفت
اپنے قوت سے باطن و ظاہر
اُنس کامل رہے اُسے حاصل
اُنس کی ہی یہی اے نیک سیر
خلق سے اُنس اسکو نا ہو کبھی
نفس کی ہے مخالفت مقبول
کہ رہے تلخی قضا پر شاد
دل مین اپنے نہ پاوے وہ اصلا
نفس کو اپنے جاننے والا
کہ ہین اخلاص کے یہ تین نشان
اسپہ واجب ثواب نا جانے
جانئے وہ یقین ہے کامل
نظر اسکی کرے ہی خالق پر
اپنے ہر ایک امر مین باری
لاویگی تجھ کو بوجہ زہد طرف
اُس سے انجام کار دیکھیگا
راحت عقبی کی ہو تجھے حاصل
جو قناعت زمانیون سے کرے
کرے ضایع وہ سب امور ضرور

اور بولا کہ جو خدا سے ڈرے
اور بولا کہ جسکا ظاہر حال
اور کہا جو خدا کو یاد کرے
لوگ پوچھے ہین اُسکو ای دانا
یعنے جب غصّ حق کا کامل ہو
پس محمدؐ رسولِ اکرم سے
پوچھے یکبار اُس سے بندہ رب
لیوے ہر کام مین پناہ بخدا
کہا ایثار ہے وہ تیرا یار
جتنی زاید کہ ہو تجھے تغیر
کہا بندے نے جبکہ ستر وچہار
اور پوچھے کہ بندہ مولا
اولا استقامت ایسی کرے
اور ترا بظاہر و باطن
پنجم آگے حساب عقبیٰ کے
کہا خوف خدا بستر و علن
کہ کسی چیز کی نہ طمع کرے
سائلین یہ جواب بھی سُنکر
اور پوچھے کہ حق مین سالک کے
پوچھے دنیا ہی کیا کہا اُسنے
کہ رکھین کسکے ساتھ صحبت ہم
پھر کہا مجھ کو یک وصیت کر
نہ خدا کی مخالفت مین نہان
شاید انجام اسکا ہووے خوب
کہا باطن کو اپنے حق کے ساتھ
کہے اے شیخ اور کیجے زیاد
گر بلا ایک آوے تیرے پر
اور کئی طالبون نے یون پوچھا
اور خدا انکو دوسرے بندون سے

دل کبھی اسکا حق کو نا چھوڑے
حال باطن پہ اُسکے ناہو دال
وہ فراموش سبکو کر دیوے
کہ تو کس شے سے حق کو پہچانا
معرفت حق کی حق سے حاصل ہو
سارے پیغمبرون کے خاتم سے
رب اپر اپنے سونپے جاوے کب
کوئی پیوند نا رہے اُسکا
کہ کبھو نا کرے ترا انکار
حاجتِ دوست بھی ہے اتنی کثیر
سمجھے بے شبہ آپ کو بیمار
کس سبب مستحق ہو جنت کا
کہ نہ ہرگز کبھی وہ اُس سے پھرے
ہو مراقب خدا کا رات اور دن
آپ اپنا محاسبہ کر لے
کرے ہر خوف سے اُسے ایمن
رشتہ طمع سب سے قطع کرے
پھر کہے اور کچھ زیادہ کر
بول عزلت درست کب ہووے
پھیرے اللہ سے جو چیز تجھے
تب دیا یون جواب وہ اکرم
کہا اسطرح اُسکو وہ رہبر
دوستی نفس کی تو ڈھونڈھے نان
اور ہو نیز ایسے معرفت مسلوب
سونپ ظاہر کو اپنے خلق کے ساتھ
شیخ ذوالنون یون کیا ارشاد
صبر کے ساتھ تو تحمل کر
صوفیہ کسکو کہتے ہین فرما
اپنے الطاف سے قبول کرے

حبِّ حق پر ہو اُسکا محکم دل
کبھو ویسے کا تو انیس نہو
کہ یقین وہ خدائے عزّ و جل
کہا حق سے ہی حقکو مین جانا
اور جب خلق ہین ز نور خدا
خلق خالق کو سب پہچان سکے
کہا اللہ کے سوا اسے یار
اور پوچھے اُسے ای باعزت
گرچہ تو اُس سے ہووے متغیر
پوچھے خوفِ خدا بستر و عیان
اور از خوفِ طولِ بیماری
وہ کہا پانچ چیز ہین سمجھو
دوسرا اجتہاد ہو ایسا
موت کا انتظار ہے چوتھا
اور لوگون نے اس سے پوچھا ہی
اور پوچھے نشان توکل کی
پھر کے پوچھے تو یون دیا ہی جواب
کہا وے اپنے نفس کو ذلت
کہا عزلت درست ہووے تب
یوسف ابن الحسین اہل کمال
کہا صحبت تو اُسکے ساتھ رکھے
نفس کی تو مخالفت مین سدا
اور کسی شخص کو نجان حقیر
اور ایک شخص اُسکے پاس آیا
اور تو رہ عزیز ساتھ حق کے
کہ نہ جب تک کہ نفس ہووے رام
اور سدا درگہ خدا کا حضور
کہا ہین صوفیہ وہی مقبول
کہا یک مرد اسکو ای ذوالنون

عقل بھی اُسکی ہووے گی کامل
اور اُسکا تو ہم جلیس نہو
سارے چیزون کا ہو عوض بدل
خلق کو سب نبیؐ سے پہچانا
نورِ احمد ہے اصل اِن سب کا
سارے کون و مکان کو جان سکے
وہ نہ دیکھے کسی طرف زنہار
ہم رکھین کیسے لوگ سے صحبت
وہ نہووے تیرے سے متغیر
حق کے بندے پہ ہووے کب آسان
رکھے پرہیز دایما جاری
جن سے وہ مستحق جنت ہو
سہو اُسمین کبھو نہو اصلا
اور نہیہ بھی اُسکے توشے کا
کہ نشان بولِ خوف کی کیا ہے
وہ دیا ہی اُنھین جواب یہی
خلع ارباب و قطع ہو اسباب
دوالنا اُسکو در عبودیت
نفس سے اپنے لیوے عزلت جب
اُس سے یکبار یون کیا ہی سوال
کہ من و تو نہ درمیان رہے
ڈھونڈھ ہر وقت دوستی خدا
فی الحقیقت اگرچہ ہی وہ صغیر
اور اُس سے وصیت یک جا ہا
خلق سے بے نیاز تا کروے
اس سے راضی نہو ای نیک انجام
کیجے لازم تو آپ پر بضرور
کہ کرین سب سے وے خدا کو قبول
دوست مین تجھ کو دل سے رکھتا ہون

کہا گر حق کو تو پہچانے گا / حق تعالی رہیگا دوست ترا
کہ پہچانا ہو حق کو وہ آگاہ / حق طرف تا تجھے بتاوے وہ راہ
کہا حیرت ہی درجۂ اولی / بعد اسکے ہی اتقیا رجا
اور پوچھے اسے اہی شیخ اجل / بول عارف کا کونسا ہی عمل
اور لوگون نے یون کیا ہی سوال / نفس کی معرفت مین کب ہو کمال
نقل ہے مرض موت مین اسکے / لوگ اسطرح آنکر پوچھے
کہ یقین آگئے ہین مرنیکے / ایک لحظہ ہی آہ باقی ہے
الشوق امرضنی والشوق احرقنی / والحب افنانی واللّٰه احیانی
یوسف ابن حسین پھر آکے / ایک وصیت طلب کیا اس سے
کہ مین احسان حق پر کر کے نظر / متعجب ہون اور حیران تر
سترا شخاص نے بعالم خواب / دیکھے اس رات مصطفیٰ کا جناب
ہم نے آئے ہین اسکے استقبال / پس مین ایسے کہ کیا لکھون اجلال

هذا حبيب الله مات في حب الله هذا قتيل الله مات بسيف الله

ہی یہہ مقتول حق تعالی کا / حق کی تروار سے ہی مارا گیا
تب پرندے بہت سے آئے ہین / بال و پر اپنے سب جمائے ہین
راہ مین جب جنازہ اسکا چلا / ایک موذن نے تب اذان بولا
اپنی انگشت تب شہادت کی / شیخ ذوالنون نے اٹھایا تھی
اور جنازہ وہین اتارے سبھی / اسکی انگلی کھڑی تھی وہ یونہی
پس جنازہ اٹھانے مین ناچار / اور کئے دفن اسکو سب اخیار
سمجھے اپنی تھی سب وفادانی / کھینچے اس سے بڑی پشیمانی

اگر خدا کو تو پہچانا ہو / ڈھونڈتا ہے بافقر و در ایسے کو
پوچھے عارف کا درجۂ اول / ہوئے کون ہی اسے اکمل
اتصال اسکے بعد ہے جانو / بعد اسکے حیات ہی ہجا نو
شیخ بولا ہر ہم سے پر احوال / ناظر حق رہے وہ صاحب حال
کہا جب اس سے بدگمان ہووے / اس سے ہرگز نہ ظن نیک رکھے
بولئے کیا ہے آرزو تیری / کہا یک آرزو ہی ہے باقی
لطف سے اسکے اسکو پہچانون / پس پڑھا ہی یہہ شعر وہ محزون
شعر یہہ پڑھکے ہوگیا خاموش / بعد یک روز تک رہا بیہوش
کہا ذوالنون ایسے وقت مین آہ / مجھ کو مشغول مت کرا ہی آگاہ
پس ہوا اس جہان سے ناقل / رحمت حق سے ہوگیا واصل
کہا یک دوست حق کا آتا ہی / یعنے ذوالنون نام اسکا ہی
بعد رحلت جبین پر اسکے / غیب سے یہہ لکھا ہوا دیکھے
یعنے یہہ دوست خدا ہی بجا / دوستی مین ہی ہی خدا کے موا
اور جنازہ اٹھائے جب اسکا / گرم خورشید بے نہایت تھا
اور جنازے پہ سایہ ڈالے تھے / گھر سے بے شبہ گور تک اسکے
وہ موذن نے اسل اذان اندر / پہنچی جب کلمہ شہادت پر
کئے لوگون نے شور اور فریاد / کہا ہی زندہ مگر یہہ نیک نہاد
گرچہ چاہے کرین برابر وہ / پر نہ امکان پائے اسپر وہ
مصریان اسکو جو ستائے تھے / رنج دے اسکا دل دکھائے تھے
معتقد اسکے جان و دل سے ہوے / اور اپنے کئے سے توبہ کئے
سمجھے ذوالنون کا رتبہ والا / قدس الله سره الاعلی

ذکر بایزید بسطامی قدس الله سره

شیخ و سلطان عارفین کرام / پیشوائے مکملین عظام
آفتاب سمائے ورع و تقا / شمع کاشانۂ فنا و بقا
قطب عالم تھا وہ ذوی الارشاد / ذات اسکی تھی مرجع اوتاد
اور بفن حقایق و اسرار / ایک نظر تھی تری اسے ای یار
قرب و ہیبت کا جو برا ہی مقام / پس قیام اسمین اسکو تھا بدوام
تن تھا اسکا مجاہدے مین سدا / دل تھا اسکا مشاہدے مین سدا
اور معانی مین بس طریقت کے / اور اسرار مین حقیقت کے

صاحب جذب و حال و صاحب دل / ذو المواجید و اصل موصل
شیخ دین بایزید بسطامی / قدس الله سره السامی
ہینگے اسکی ریاضتین بسیار / اور اسکی کرامتین بسیار
اور وجد طبع رکھتا تھا / اور تھا کشف و شہود مین یکتا
غرق تھا آتش محبت مین / اور شناور تھا بحر انس مین
اور روایت حدیث کی مقبول / ہی وہ شیخ شہیر سے منقول
سنتا چندان کسیکو استنباط / کیا اکثر یقین اور استنباط

نہین کچھ پوشیدہ ہی کمال اُسکا — تا بحدیکہ یون جنید کہا
کہ ہمارے مین بایزید جلیل — ہی فرشتون مین جسطرح جبرئیل

اور توحید کا جو ہے میدان — سالکان جسمین ہینگے بیتر ہزارون
جو وہ میدان کا نہایت ہی — وہ تو اسکا ابھی بدایت ہی

اور بے شبہ اس سخن کی دلیل — قال ہی بایزید کا بے تعطیل
گذرے یک بوستان پہ دو سال — کہ ہمارے سا گل کھلے خوشحال

شیخ ابو الخیر بوسعید خبیر — حق مین اسکے کیا یہہ خوش تقریر
کہ یہہ سجدہ ہزار عالم کو — دیکھا مین بایزید سے پہلو

اور نہین بایزید ہی درمیان — یعنے ہی محو حق مین وہ ذیشان
اور کہتے ہین بایزید کا جد — نہین مومن تھا بلکہ گبر اشد

پدر تھا اُسکا صاحب اسلام — از بزرگان بلدۂ اسلام
یون دئی اُسکی والدہ نے خبر — کہ وہ تھا جب مرے شکم اندر

لقمہ رکھتی تھی منہہ مین گر ایسا — کہ وہ لقمے مین شبہہ کچھ رہتا
تو شکم مین مرے تڑپتا وہ — جنبش و اضطرار کرتا وہ

لقمہ جب تک نہ تھوک دون تمام — وہ نہ لیتا قرار اور آرام
یہہ ہے مصداق اس سخن کا بجا — لوک سایل ہوے ہین اُس سے آ

کیا ہی بہتر یہہ رہ مین کر ارشاد — کہا دولت ہی جانو مادرزاد
کہے دولت یہہ گر نہو حاصل — چشم بینا کہا وہ صاحب دل

کہے یہہ بات بھی اگر نا ہو — کہا ذوالنون گوش شنوا ہو
کہے یہہ بھی نہو تو فرمایا — کہ مناجات مرگ ہی اولی

نقل ہے جبکہ والدہ اُسکی — مدرسہ مین ہی یک اُسے بھیجی
لطف سے اُسکو اوستاد اُسکا — درس قرآن پاک دیتا تھا

جبکہ اُسنے بسورۂ لقمان — پہنچا اِس آیت شریف پہ جان

اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیْکَ

یعنے اِس طرح حق نے فرمایا — کہ تو شکر و سپاس کر میرا
شکر کر والدین کا بھی ترے — ہی تری پرورش مجاز انسے

معنی دریافت اُسکی اُسنے کیا — اوستاد اُسکا اُسکو سمجھایا
پس یہہ آیت کی معنی اظہر — جلد ولیکن کئی ہی اُسکے اثر

وہین تختی کو اپنے رکھا ہی — اور اُستاد سے یہہ بولا ہی
کہ اجازت دے مجھکو ای رہبر — تا مین جاؤن بخدمت مادر

وہ اجازت دیا چلا وسواس — وہ گیا جلد اپنے مادر پاس
اُسکی مادر نے اُسکو پوچھی تب — کس لئے آیا ای پسر تو اب

تب کہا بایزید اے مادر — آج پہنچا ہون مین یہہ آیت پر
حق تعالی نے اندرین آیت — حکم فرمایا ہے بدو خدمت

حق تعالی نے اپنے شکر کے سات — ضم کیا شکر والدین کی بابت
مجھ کو طاقت نہین ہی یہہ اصلا — کہ خدائی دو گھر کی لاؤن بجا

آج یہہ آہ آیت قرآن — جان مری تنگ کردئی ہی جان
یا مجھے مانگ لیجئے ز خدا — تا مین خدمت گذار ہون ترا

یا خدا ہی یہہ چھوڑ میرے تئین — رہون طاعت مین تا اسکے تئین
کہی مادر نے ای مرے فرزند — ای مرے نور چشم اے دلبند

کار حق مین ہی مین تجھے چھوڑی — حق مرا مین نے تجھہ کو بخش دئی
جا تو اب طالب خدا ہو جا — راہ مین اُسکی ہی فدا ہو جا

پس تبھی بایزید نیک انجام — نکلا بسطام سے بجانب شام
شام کے دشت مین تا سی سال — کھینچتا تھا ریاضتین ہر حال

کھانے سونے سے بس اُٹھایا ہات — اور عبادت مین ہی لگا دن رات
ایک سو تیرہ پیر پایا ہی — انکی خدمت بجا لے آیا ہی

اور اُنسے لیا ہی نفع کثیر — شیخ صادق ہی اُنسے ہی یک پیر
نقل ہی ایک روز صادق پاس — بیٹھا تھا بایزید پاک اساس

شیخ صادق نے اُسکو فرمایا — طاق سے یہہ فلان کتاب لے آ
تب کہا بایزید ای اُستاد — کون طاق کیجئے ارشاد

کہا صادق کمال حیرت سے — کہ تو رہتا ہی ایک مدت سے
طاق کیا ابتلک نہین دیکھا — اِسطرح بایزید کہنے لگا

کہ تجھے طاق سے ہی کیا سرکا — تیری خدمت سے ہی مرا سروکار
مین نہ آیا ہون بہر نظارہ — بلکہ آیا کہ تجھہ سے لون بہرہ

وہ کہا جا تو اب سوے بسطام — کام تیرا خدا کیا ہے تمام
نقل ہے بایزید سے اکثر — لوگ یکبار یہہ دئے ہین خبر

کہ فلان جاے پر ای فرخ پے
جبکہ نزدیک اُسکے جا پہنچا
کہا یہہ شخص آہ در ظاہر
جب شریعت مین اسکا یہہ ہو حال
بالیقین یہہ خلاف سنت کا
کس قدر وہ خلاف سنت سے
جسقدر پیروی ہو حضرت کی
جبکہ یہہ راہ ہی پیمبرؐ کی
چلین اِس راستے سے جو محرم
دیکھہ اِس رہ سوا بناہ نہین
ہوگئے جتنے اولیاے کبار
شرع و سنت کا جو خلاف کرے
کہا یون ہی جنید بحرِ صفا
غوثِ اعظم بھی یونہی فرمایا
یونہی فرماے سارے اہل ہدا
پس ہی اُنسے خلاف شرع محال
اور معانی بلند ہین انکے
انکے الفاظ ظاہری مت دیک
کہ عبارات اُنیہ آئین تنگ
وے ہین ارباب وجد و کشف و شہود
جو ہین ارباب عقل و فکر و نظر
وے بزرگان تو اپنے کشوفات
ہوے جب اُنکی کشف مین غلطی
کیون خلاف اُنسے ہو شریعت کا
انکے نازک حقایق و اسرار
اُسمین قایل کا کیا گناہ و قصور
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
اور اُنمین تھا بہت خدا کا ڈر
نہین ہرگز مجھے گوارا جب

ایک شیخ بزرگ رہتا ہے
وضو کرتا ہوا اُسے دیکھا
داب شرع و سنن سے ہی قاصر
کیا طریقت مین اُسکو ہووے کمال
کبھی زنہار اِسسے نا ہوتا
رکھتے تھے احتراز بدعت سے
ہووے نسبت قوی طریقت کی
انبیا اولیا کے رہبر کی
وے رہِ راست نا کرینگے گم
نفس و شیطان کو اسمین راہ نہین
سب یہی رستہ چلے ای یار
اور طریقت مین پھر وہ لاف کرے
قدس اللہ سرہُ الاصفیٰ
قدس اللہ سرہُ اعلا
روح اللہ روحہم ابدا
انکو ہی اس سے احتراز کمال
اور مطالب ہین ارجمند اُنکے
انکے بکسر معانیٔن سے نیک
اور دسرا ہے معنیو نکا رنگ
انکی باتین ہین اُنیہ سب مشہود
انکے مکشوف یا وینگے کیونکر
عرض کرتے ہین شرع پر ذرات
نہ موید ہو اُسکو شرع نبیؐ
کہ بنا جس پہ ہی طریقت کا
فہم سے تیرے دور ہین سیاے
بلکہ تیری ہی ہے نظر مقصور
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
اور بہت پاس شرع پیغمبرؐ
وے بزرگان دین کرینگے کب

یہہ خبر بایزید جبکہ سُنا
آہ قبلے طرف وہ تھوک دیا
نہ سکھا جب ادب شریعت کے
اور طریقت کی رہ مین اسکا قدم
دیکھیے سالکان طریقت کے
جسقدر اتباعِ سُنّت ہو
اور ولایت کا ہی وہی پایہ
ہووےگا جسنے سالکِ این راہ
جسنے اس راہ سے چلیگا زود
یہہ ترا راستہ ہی اور سیدھا
انکو اِس رہ سے ہی کمال ہوا
آہ عارف نہین وہ بالتحقیق
کہا یون ہی امامِ غزّالی
شیخ اکبر بھی یونہی دی ہی خبر
جب اساطین سب طریقت کے
پر مقالات انکے ہین دیگر
انکے لفظون سے ہی مُراد دگر
دیکھہ مت تو عبارتین انکے
جو وے کہتے ہین دیکھہ کہتے ہین
ہم پرے ہین لعالم ناسوت
وے نہ ہرگز خلافِ شرع کرین
کشف جو ہووے حسبِ شرع رسولؐ
کشف و لیساو دل سے دہوتے ہین
دائما ہین وے شرع سے پابند
نہ مخالف ہین شرع کے زنہار
کیا کہا خوب عاشقِ جانباز
پس تو سمجھے کہ وے ذوی الارشاد
جب خلافِ شریعتِ غرّا
پس اُنھون کا کلام فیض نظام

وہین ملنے لئے ہی اُسکے چلا
دیکھہ یہہ بایزید لوٹ گیا
کیا سکھا ہو ادب طریقت کے
ہوتا گر اُستوار اور محکم
کس قدر تابعان تھے سُنت کے
قرب حق اسقدر عنایت ہو
معرفت کا وہی ہے سرمایہ
ہووےگا وہ مُقرب درگاہ
زود تر پہنچے بہ منزلِ مقصود
ڈر نہین اسمین چور و رہزن کا
اور یہی رہ سے وصال ہوا
بلکہ گمراہ ہی ملحد و زندیق
قدس اللہ سرہُ العالی
قدس اللہ سرہُ الانور
یون رہین تابعان شریعت کے
اصطلاحات انکے ہین دیگر
اور ہے انکا اجتہاد دگر
مندمج ہین اشارتین انکے
نیک کہتے ہین نیک کہتے ہین
کہتے ہین وے ز عالمِ جبروت
نہ خلاف اصول و فرع کرین
اسکو کرتے ہین چشم و سر سے قبول
تابع شرع پاک ہوتے ہین
انکے پیرو نہین ہے اُسکی کمند
نہ سمجھہ انیو تو نہ کر انکار
شیخ سعدی محققِ شیراز
علم اور عقل مین تھے مجھ سے زیاد
اور منافی ملتِ بیضا
ہو ہرگز خلاف شرع ہمام

فہم مین اسکے مین بھی قاصر ہون / دے معارف کا مین نہ ماہر ہون
کر نہ انکے کلام کا انکار / کر تو اپنے قصور کا اقرار
حشر کے دن ز قادر متعال / تیرے اعمال سے ہو تجھ پہ سوال
بس تو رہ بندگی مین شام و سحر / غیر کے خیر و شر پہ حکم نکر
دیکھ نزد محققین کبار / ہے مقرر یہہ قاعدہ ای یار
اسکے انکار مین نکر تعجیل / بلکہ کر اسکی نیک ہی تاویل
ہو تو شرع ہمام کا تابع / نہین انکے کلام کا تابع
اور علمانے یہہ بھی لکھا ہے / دیکھے قایل کو پہلے کیسا ہے
گرہے زندہ کلام اسکا شتاب / تا نہو وین عوام اس سے خراب
گر وہ زندہ ہے پوچھہ لیوین تب / اس سے اسکے کلام کا مطلب
گر نہ سمجھا سکیگا وہ بارے / تب نصیحت ملایمت سے کرے
ورنہ اقوال اولیاے کرام / کہ جو انکے ہین کشف اور الہام
بحث مین اسکو تو نہ لا زنہار / بلکہ کیجے سلوک لیل و نہار
بلکہ لکھے صراحتاً فقہا / مسئلہ متفق علیہ بجا
گرچہ نود و نہ ہون تلک بھی ہین / یک ہو ایمان کا احتمال اسمین
بحر رایق مین دیکھ یون ہی کہا / در مختار مین بھی یون ہی لکھا
اولیا کے کلام مین ضرور / اسقدر احتیاط ہو منظور
جو کہ لکھا ہون قاعدہ اوپر / رکھہ ہمیشہ تو اسکو پیش نظر
جیسے غوث الوری شہ امجاد / یونہی ملفوظ مین کیا ارشاد
اور یواقیت مین بھی ای گیانی / وونہی لایا امام شعرانی
اور شیخ مجدد اکرم / اپنے مکتوب مین کیا ہی رقم
اور ختم المفسرین کرام / مقتداے محققین عظام
اور طریقت مین دو کتاب لطیف / جو مرا شیخ نے کیا تالیف
اور یونہی لکھے بہت اخیار / انپہ ہو حق سے رحمتین بسیار
بالیقین جادۂ شریعت پر / استقامت گئے ہین شام و سحر
تھے فدا پیروی مین حضرت کے / تھے وے پروانہ شمع سنت کے

جان اسطرح سے ہی تو ای سلیم / لے بادب سے شیوۂ تسلیم
بس تو کر اتباع شرع و سنن / اہل باطن سے تو نہو بدظن
غیر کے حال و قال سے زنہار / نہو تجھ پر سوال روز شمار
حکم آن قصہ با خدا بگزار / بندگی کن ترا بحکم چہ کار
کہ کلام مشایخ فاخر / گر تو دیکھے مخالف ظاہر
گر نہ تاویل بن سکے تجھ سے / اسکو تسلیم اپنہ کر دیجے
نہ بزرگون سے بدگمان ہو کبھی / انکا دشمن ہے دو جہان مین شقی
گر ہو زندیق و ملحد اشہر / نہ مقید بشرع پیغمبر
تابع شرع گر ہے وہ بے قیل / کرے اسکے کلام کی تاویل
گر وہ سمجھاوے حسب شرع رسول / بے تعصب کرین تب اسے قبول
پوچھنا وجہ اور سمجھنا تا / بات ہی یہہ بہ مومن ادنی
کشف و الہام پر ہی ہے موقوف / جانے جب تو ہو صاحب مکشوف
جب خدا تجھہ پہ لطف فرماوے / تجھ کو بھی اس مقام پر لاوے
کسی مومن کے گر کلام اندر / کفر کے احتمال ہون اکثر
تو ہی مفتی کو یہہ ضرور سدا / اسکے اسلام پہ ہی دے فتوی
آہ جو ہو وین مومنین عوام / حکم ایسا رکھے جب انکا کلام
آہ قاصر ہو جب ترا ادراک / انکے انکار مین نہو بیباک
ہین اسی پر اکابر علما / ہین اسی پر اعاظم عرفا
اپنی احیا مین حجۃ الاسلام / دیکھ وونہی یقین کیا ارقام
شیخ عبد الکریم جیلی بھی / لکھا اپنی کتاب مین وونہی
اور ایسا ہی یافعی رکھ یاد / اپنے ارشاد مین کیا ارشاد
شیخ ہندوستان عبد عزیز / لکھا تفسیر مین بھی باتمیز
ہین وے دونون کا بھی جو اہتمام / یونہی دونون مین وہ کیا ارقام
الغرض یونہی اولیاء اللہ / کمل صوفیان حق آگاہ
تھے سدا اتباع سنت مین / عادت و خلق اور عبادت مین
ہوئے اس بہر فیض جب کامل / ہوگئے ہین وے کامل و واصل
انھین رتبہ ملا ولایت کا / یہہ نتیجہ ہے تبع سنت کا

فصل

تبع سنت کے فصل مین ای یار / اب لکھون چند آیت و اخبار

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

یعنے کہا ہے حق نے حضرت کو / ای نبی بولدے یہ خلق کو تو
تو مری پیروی کرو بہ ضرور / دوست رکھیگا تم کو رب غفور
تم اگر چاہتے ہو مجھے لوگو / کہ رکھے دوست حق یقین تم کو
اور تمھارے گناہ بخشیگا / ہی غفور و رحیم وہ مولا

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِيْنَ ۝

اور کہتا ہی اے رسول مرے / بول دیجے یہ میرے بندونسے
حکم یہہ گر بجا نہ لاؤ گے / اور تم اس سے پیٹھ پھیروگے
کہ خدا اور رسول کی نا چار / تم اطاعت کرو بسر وجہار
تو خدا ایسے منکرون کتئین / نہین رکھتا ہے دوست جانو یقین

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

اور خدا اور رسول کی لوگو / تم اطاعت سدا بجا لاؤ
جب اطاعت یہ تم نے لاوین بجا / تم پہ رحمت کریگا وہ مولا

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا

اور خدا و رسول کا فرمان / جو بجا لاویگا بسر و عیان
سو تری وہ مراد کو پہنچا / اسکے درجے بلند کریگا خدا

وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

اور جو کچھ کہ تم کو دیوے رسول / سو اسے لیو دل سے کرکے قبول
اور اللہ سے ڈرو لوگو
اور وہ جس سے تم کو منع کرے / بند کو دور تم رہو اس سے
سخت اسکا عذاب ہی سمجھو

فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

یعنے پس چاہیئے ڈرین وے سبھی / کرتے ہین جو خلاف حکم نبی
ایسے ہی آئے ہین بہت آیات / اور احادیث شاہ موجودات
کہ پڑے اپنے یک بلائے عظیم / یا وین دوزخ مین یا عذاب الیم
انسے لکھتا ہون اب حدیثین چند / سو سنو انسے تم نے لیو پسند

عن انسؓ مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ اَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ

یون روایت کیا انس اے یار / کہ ہین فرماتے سید الابرار
دوست مجھ کو رکھے جو بالتحقیق
میری سنت کو جسنے دوست رکھے / پس مقرر رکھا وہ دوست مجھے
ہووے مرا بہشت مین وہ رفیق

وعن جابرؓ كان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا خطب احمرّت عيناه وعلا صوته واشتدّ غضبه كانّه منذر جيش يقول صبّحكم ومسّاكم ويقول بعثت انا والساعة كهاتين ويفرق بين اصبعيه السبابة والوسطى ويقول امّا بعد فانّ خير الحديث كتاب الله وخير الهدى هدى محمّد وشرّ الامور محدثاتها وكلّ محدثة بدعة وكلّ بدعة ضلالة

اور جابر نے یون دیا ہی خبر / خطبہ پڑھتے تھے جبکہ پیغمبر
گویا لشکر سے یک ڈراوین ڈر / کہ وہ پہنچیگا صبح شام اگر
کلمہ کی اور بیچ کی انگلی / وہ دکھاتے تھے کر جدا اپنی
درمیان میرے اور قیامت کے / کوئی دوسرا رسول نا ہووے
جیسے دو انگلیان یہہ ہین باہم / فاصلہ انمین ہے بہت ہی کم
پس خدا سے ڈرو بسر و جہار / توشۂ عاقبت کرو تیار
اور فرماتے سب مین بہتر راہ / ہے محمدؐ کی راہ بس دلخواہ
انکھین ہوتی تھین سرخ اپکی تب / بلند آواز اور سخت غضب
کہتے مین اور دن قیامت کا / سمجھو بھیجے گئے ہین اب ایسا
یعنے بے شبہ میری بعثت سے / ہی قیامت قریب سن لیجے
ختم مجھ پر ہوی نبوت جب / ہی قیامت قریب جانو اب
یونہی میرے مین اور قیامت مین / قرب ہی فاصلہ ہے کم سمجھین
بعد کہتے کہ یہہ کتاب خدا / نیک تر سب کلام سے ہی بجا
اور شر الامور اے مردم / ہین یقین محدثات جانو تم

ہر نیا کام جانو بدعت ہی
اور بدعت ہر ایک ضلالت ہی

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید

ابن عباس نے دیا ہے خبر
کہ کہے ہیں رسول حق و بشر

میری امت مین جب فساد پڑے
جو تمسک مری چلن کو کرے

حق تعالی نے سو شہیدون کا
اسکو اجر و ثواب دیویگا

ومن رغب عن سنتی فلیس منی

جسنے سنت سے منہ پھیرا
جانیو وہ نہیں ہی میرے سے

کیئے لعنت بہ تارک سنت
دوسری ایک حدیث مین حضرت

اور راسپہ ہی آئے ہین اخبار
جسکے لکھنے کو چاہیئے طومار

نقل آئی ز احمد حنبل
کہ کہا یون ہی وہ امام اجل

ایک جماعت کے ہین نے تھا ہمراہ
گذرے ہین ایک نہر پر ناگاہ

اترے پانی مین ہو برہنہ سب
مین برہنہ نہین ہوا ہون تب

کہ مجھے یاد آئی ایک خبر
کہ جو فرمائے تھے وہ خیر بشر

جسنے ایمان خدا پہ لایا ہو
اور قیامت کے روز پر مجھو

وہ برہنہ نجاوے در حمام
یاد آتے ہی یہہ حدیث تمام

اپنی لنگی کے ساتھ ہی بصواب
مین نے اترا ہون جلد تر در آب

اسی شب کوئی خواب مین میرے
آکے اسطرح سے کہا ہی مجھے

آج کی رات تجھ کو ای احمد
ہو بشارت ز بارگاہ صمد

تو جو سنت پہ وہ کیا ہی عمل
تجھ کو بخشا خدائے عز وجل

اور کیا وہ تجھے جہان کا امام
ہین ترے تابع ہون ناخواص و عوام

مین نے پوچھا تو کون ہے ای خلیل
کہا مین جبرئیل ہون بے قیل

دیکھئے پیروی سنت سے
پائے اخیار مرتبے ایسے

عمر مین اپنے وہ کبھی زنہار
کبھی تربز نہ کھایا ہے یکبار

اس سے لوگون نے اگے پوچھا ہی
بول تربز تو کیون نہ کھاتا ہے

کہا پہنچی نہین ہے مجھ کو خبر
نوش فرمائے اسکو کیون سرور

یعنے کیسا اسے تراشے ہین
اور کسطرح اسکو کھائے ہین

جب حدیثون مین یہہ نپایا ہون
اس لئے مین نہ اسکو کھاتا ہون

تا نہ مجھ سے خلاف سنت ہو
اسکے کھانے تراشنے مین سنو

اور جو تھا اسکے وقت مین حاکم
بلکہ دشمن ہو اسکا وہ ظالم

قتل کا اسکے جب ارادہ کیا
تین دن رات وہ امام چھپا

اور ظاہر ہوا ہے چوتھے روز
لوگ اس سے کہے ہین اے فیروز

ابھی ڈھونڈتے ہین ظالمون تجھے
پس مناسب نہین کہ تو نکلے

تب کہا غار ثور کے درمیان
تین دن ہی رہنے نبی پنہان

آہ کیون اس سے مین زیادہ چھپون
کیون یہہ سنت کا مین خلاف کرون

گر چہ مین انکے ہاتھہ سے مرون گا
نکرون پر خلاف سنت کا

اللہ اللہ ئے سلف کے خیار
اسقدر تھے سنن کے تابعدار

جان کا اپنے ہین کئے پروا
جان سنت پہ یون کئے ہین فدا

دیوے انکو جزا ہے خیر خدا
دیوے ہمکو بھی اقتدا انکا

احقر اپھیر اب عنان قلم
کرو ہی حال بایزید رقم

نقل ہے جب کیا وہ حج کا خیال
چلا کعبے کی راہ بار اسال

کہتے ہین چند گام جاتا تھا
اور مصلا وہان بچھاتا تھا

با کمال خشوع عجز و نیاز
پڑھتا دو رکعتین وہ نفل نماز

کہتا دہلیز یہہ نہین ایسی
آہ دنیا کے بادشاہون کی

تا کہ داخل ہون اسمین جا یکبار
یہان لازم ادب ہی سرو جہار

قصہ کوتاہ ہم برین منوال
طی کیا ہے وہ راہ بار اسال

ہوا کعبے مین جا کے پس واصل
حج کعبہ اسے ہوا حاصل

اور اسی سال مین وہ شیخ زمان
نہ مدینے طرف ہوا ہی روان

اسی برس لوٹ جا وہ نیک انجام
دوسرے سال باندھ پھر احرام

جا کے حضرت کی ہی زیارت کی
یہہ ادب کی ہے وہ رعایت کی

باندھ احرام اسنے دوسرے بار
نکلا ہے اپنے شہر سے ای یار

نکلا جب شہر سے وہ با توقیر
ہوسے ساتھ اسکے ایک خلق کثیر

شہر سے جسکہ باہر آیا ہے
اپنے ہمراہ انکو پایا ہے

پوچھا یہہ کون لوگ ہین تحقیق
کہے یہہ سب ترے ہوئے ہین رفیق

تب دعا یون مانگی وہ یارب
بعد ازان صبح کی نماز پڑھا
نقل ہے اس سفر مین ای آگاہ
کہا ایک شخص اس قدر سامان
دیکھ نزدیک اسکے آای یار
کہا سبحان اللہ دیکھ وہ تب
کھولتے ہو زبان ملامت کی
کیا کیا چاہئے تمھارے سات
بعد آیا ہی یہہ ارادہ اسے
آیا جب نزد شہر با جلال
مضطرب اس لئے ہوا ہے کثیر
ہاتھ مین اسکو لیکے کھانے لگا
بعد ازان شیخ اپنے یارون سے
یعنے روزہ سفر مین فرض نہین
نقل ہے وقت فجر وہ رب
رکھہ وہ میرے غریب کو آباد
شیخ نے جبکہ یہہ کلام سنا
کہا تیرا غریب اے مادر
تیری فرقت مین آہ لیل و نہار
نقل ہے بوتا تھا وہ فاخر
مین سفر مین ریاضتین جو کیا
ایک شب میری مان نے چاہی آب
میری مادر نے تب کئی تھی خواب
اور شفقت سے یون کہی ای پسر
اور نہ اسوقت مین ہون حاضر
جو تھا مدت سے میرا مطلب دل
شہر ہمدان مین آنکر پہنچا
جو نشان چند اسمین آئین نظر
وہین ہمدان کے طرف وہ چلا

تعلق کو میرے واسطے سے اب
اور طرف انکے دیکھ کچھ بولا
ایک ہی اونٹ اسکے تھا ہمراہ
لادنا اسپہ بھی یہہ ظلم عیان
کیا ہی کچھ اسکے پشت پر یہہ بار
اور کرنے لگا بہت ہی عجب
جو کہ چہتے ہو بولتے ہو تبھی
سخت دشوار ہے بری یہہ بات
کہ وہ مادر سے اپنے جاکے ملے
اہل بسطام آئے استقبال
کیا کرون اسکے دفع کی تدبیر
جب کہ لوگون نے آ اسے دیکھا
یون لگا کہنے دوستدارون سے
پس تھا کھانا مجھے جواز یقین
پہنچا ہی اپنے گھر کے آدر پر
اور بزرگون کو اس سے رکھہ دل شاد
وہین بے اختیار رونے لگی
وہ لگی رونے اور کھولی در
مین تھی مغموم اور زار و نزار
مین رکھا تھا جو کام کو آخر
اور غربت مین کربتین کھینچا
آب لانے لئے اٹھا مین شتاب
ہاتھ مین لے کھڑا امین کوزۂ آب
کیون نہ کوزہ رکھا زمین کے اوپر
پس کھڑا رہگیا اسی خاطر
صبح دم حق نے وہ کیا حاصل
تخم وہان معصفر کے مول لیا
دیکھ کر اسکو ہوگیا مضطر
وہی دوکان مین انکو پہنچایا

گرنہ محجوب آپ سے ہر حال
سب لگے کہنے ہی یہہ دیوانہ
اپنا اور اپنے سب مریدون کا
تب اسے بایزید بولا ہئے
اسکے نزدیک آکیا ہے نظر
پس کہا بایزید اس منوال
حال گر اپنا مین کرون ظاہر
پس مدینے مین جا زیارت کی
یک جماعت کے ساتھ پس نکلا
آہ وہ اختلاط جب انکا
اور معظم تھا وہ مہ رمضان
کئے انکار ہر کس و ناکس
کیا کیا مین نے کام تم دیکھا
تارک فرض ہے وہ سمجھہ ناچار
وضو کرتی تھی اسکی مادر تب
پاک احوال کر عطا اسکو
اور مارا ہی گھر کے در پہ تبھی
اور کہنے لگی کہ اے طیفور
روشنی میرے چشم کی بھی گئی
بس وہی کام سب سے تھا بھلا
ڈھونڈھتا تھا جو اس ریاضت مین
دیکھا گھر مین نہ آب تھا موجود
ہوئی بیدار جبکہ آخر شب
مین کہا خوف تھا مجھے بسیار
حق مین میرے بہت کئی وہ دعا
نقل ہے جب زمکۂ اقدس
اور بسطام تک وہ لے آیا
آہ یون بولنے لگا ای خدا
جو کہ تعظیم ہو لامر اللہ

میری الفت تو انکے دل سے نکال
پھر گئے اس سے ہو کے بیگانہ
جو تھا اسباب اسپہ لادنا
اونٹ یہہ بار نہین اٹھایا ہے
تھا معلق وہ ایک گز کے اوپر
گر چھپاؤن مین تم سے اپنا حال
طاقت اسکی نہ رکھتے ہو آخر
اور چندے وہان اقامت کی
اور بسطام کے طرف ہی چلا
اسکو مولا سے باز رکھتا تھا
لیا دوکان سے ایک قرص نان
کس و ناکس ہوے ہین سب واپس
کام یہہ مین نے حسب شرع کیا
کئے میرے سے جلد تر انکار
اور یون بولتی تھی وہ یارب
قرب کی اپنے رہ بتا اسکو
ان نے اندر سے کون ہے پوچھی
ایک مدت رہا تو مجھ سے دور
اور مری پشت بھی خمیدہ ہوی
کام تھا وہ تو میری مان کی رضا
مین نے پایا وہ مان کی خدمت مین
نہر سے مین نے جاکے لایا زود
ہاتھ مین میرے دیکھی کوزہ تب
کہ تو ناگاہ ہو دیگی بیدار
حق نے اسکی دعا قبول کیا
ہوا بسطام کے طرف واپس
اور بستہ وہ کھول کر دیکھا
مین کیا انکو انکی جا سے جدا
اور شفقت جو ہو بہ خلق اللہ

نقل ہے بایزید بحر صفا
لوگ پوچھے اُسے ای قرن پ
اگر ہو مسجد مین حایفہ کو گذر
اہل ظاہر کے دانش و افہام
پوچھا کسواسطے تم اے لوگو
کہ عجب نیک ہی وہ شہر و بلد
سر دیوار پہ کہڑا حیران
لوگ پوچھے یہہ حال ہے کیسا
آہ وہ بات مجھکو ائی یاد
وہ حاضر اگر ہو دل یکبار
یہی حالت رہی تمامی رات
نہ سنا اُس سے مین نے کوئی بات
وہین زانو پہ پھر وہ رکھتا سر
جب دیا ربط اُسکو رب قدیر
نقل ہی ایک وقت وہ رہبر
کہا نہ اب ہے بایزید شرم کیا
وہ قسم کہائی جب ملک جیون
تین جامے جدا وہ رکھا تھا
غیر دیوار مسجد ای ہوشیار
تین بار اپنے منہ کو دہوتا ہون
وہ کہا تیس سال تک مین نے
حق تعالی سے آئی جب امداد
نقل ہے شیخ بایزید کا کام
نقل ہے بوتراب کا تھا رشید
کہا سنو بارہا یک دن مین جو

ور مسجد پہ جبکہ آتا تھا
کس لئے بول یون تو روتا ہی
وہ ملوث نہ ہووےگی کیونکر
پا نہ سکتے تھے جبکہ اسکا کلام
مجھکو بسطام سے نکالے جو
کہ رہے بایزید جس کا بد
اور نہین ذکر دہ کیا بزبان
درو سے انکو تب کہا ایسا
کردئی سب خوشی میری برباد
جلد ہوتی زبان میری بیکار
صبح شمین ہی ہوگئی میہات
تھا یہی حال اسکا سب اوقات
تھا یہی حال اسکا شام و سحر
فایدے پائے اُس سے خلق کثیر
سرخ دیکھا ہی سیب یک بہتر
نام میرا تو سیب پر رکھا
میوہ بسطام کا نہ مین کھاؤن
گھر کا مسجد کا اور طہارت کا
یا کہ اپنے رباط کی دیوار
بہر تعظیم خالق بیچون
آہ صد آہ نفس کو اپنے
تب مرا نفس ہوگیا منقاد
پہنچا تا این مقام در انجام
صاحب وجد و حال ایک مرید
دیکھے ہی بایزید کے رب کو

ہو کے حیران وہین کہڑا رہتا
وہ کہا اس لئے مین ہوتا ہون
نقل ہے جبکہ وہ بلند ہوا
ساتھ بار اسکو رنج دے وافر
لوگ کہنے لگے تو ہے بدکار
نقل ہے وہ برائے ذکر خدا
اور کہتے ہین تب نیشاپ کی جا
کہ مرے پر تھی جبکہ لڑکائی
کر دئی ایک حیرت و وحشت
گر حرکت زبان مین آتی تھی
شیخ عیسی کہا کہ تیرا سال
سر کو زانو پہ اپنے دہرتا تھا
اور یون شیخ سہلگی نے کہا
تھا بڑا فیض بخش اسکا کلام
دیکھ بولا کہ ہے یہ سیب لطیف
تا چہل روز آہ نام خدا
نقل ہے مدت چہل سالہ
اور چہل سال تک وہ نیک اطوار
وہ کہا مین نہ مدت سی سال
ابو موسے نے اسکو پوچھا ہی
سوئے درگاہ کھینچ لاتا تھا
وہ مجھے کھینچتا تھا سوئے خدا
جو گذرتا تھا اسکو در خاطر
بار ہا پیر بولتا تھا اُسے
اسکو حاجت ہی بایزید سے کیا

اور بے اختیار روتا تھا
آپ کو حایفہ سے پاتا ہون
مرتبہ اسکا ارجمند ہوا
شہر بسطام سے کئے باہر
یون کہا تب وہ قدوۂ ابرار
ایک شب بام صومعہ پہ گیا
خون اُسکی روان بہت ہی ہوا
نا سزا بات لب پہ یک آئی
کردئی یون مجھے وہ بے طاقت
دل مین وحشت بڑی سماتی تھی
اسکی صحبت مجھے رہی ہر حال
جب اٹھاتا وہ آہ کرتا تھا
جانئے حال اسکے قبض کا تھا
مستفیض اس سے تھے خواص و عوام
وہین پہنچی ہی یک ندائے شریف
ہی فراموش دل پہ اسکے ہوا
ایک مسجد مین وہ مجاور تھا
نہ لگایا ہے پشت بر دیوار
جب کرون یاد خالق متعال
کام اس رہ مین سخت ترکیا ہے
دہوم رونے کا وہ مچاتا تھا
اور اُس سال مین وہ ہنستا تھا
اسپہ ہوتا تھا وہ تبھی ظاہر
کاش تو بایزید کو دیکھے
بوتراب اسکو یون جواب دیا

کہ خدا کتین جو تو دیکھے | دیکھے بر قدر حوصلہ اپنے | اور جب اسکے پاس جا دیکھے | دیکھے بر قدر حوصلہ اسکے | جو تعالی کی مرتبہ مین ہے | وہ تعالی تماشا ہد مین رہے

فضل منہ ای جو تھے بعد نبی
پہنچے بسطام مین کہ ہر دو آ
راہ تہوڑی رہے وہ جب گئے ہین مل

کہان پہنچینگے اسکو خلق سبھی
اور تب بایزید گھر مین تھا
دیکھے تشریف اُسنے لاتا ہی

تب کہا ہی مرید بے دس اس
کہ گیا تھا وہ گھر سے بیتب
ہاتھ مین ہی سبوئے آب لیا

چلئے اب بائین بایزید کے پاس
گئے یین بہی سو شتاب
پوستین کہنہ بر مین ہے پہنا

جبکہ وہ اُس مرید کو دیکھا / اور وہ بایزید کو دیکھا
ہو گیا ہے مرید نعرہ زنان / گر پڑا اور وہین دیا جان
حال یہہ ہو تر اب جب دیکھا / کر عجب بایزید سے پوچھا
کہ تھی کیسی یہہ شخص کی حالت / کہ تری ہی یک نظر مین کی رحلت
یون کہا بایزید اسکے ساتھ / ذات مین اُس جوان کے تھی یکبات
کہ ابھی وقت کشف اُسکا جب / اُس جوان کے اُپر نہ آیا تھا
سو وہ میرے مشاہدہ مین اب / کشف بے شبہ کر دیا ہی سب
جب نہین اُسکو اُسکی طاقت تھی / اِس لئے اُس نے جلد رحلت کی
مصر کے عورتون کی حالت بھی / تھی بلا شبہ جان ایسی ہی
حسن یوسف کے دیکھنے کامل / نہین طاقت تھی اُنکو جب حاصل
نقل ہے عارف ذوی المنصب / شیخ یحیی معاذ رازی جب
نامہ یک بایزید کو لکھا / یہی مضمون تھا وہ نامے کا
کہ تجھے اور مجھے اگر مولا / حشر کے دن بہشت دیوےگا
ہی ترے ساتھ ایک راز مرا / بالیقین زیر سایۂ طوبی
اور وہ نامے کے ساتھ اکرم / بھیجا ایک قرص نان بھی سدم
اور بھیجا ہے یہہ پیام زبان / کہ تناول تو کیجئے یہہ نان
آب زمزم سے ہین پکایا ہون / اور خدمت مین تیرے بھیجا ہون
بایزید اُسکو یون جواب دیا / کہ جہان ہووے یاد مولا کا
ہے وہی جانئے بہشت علا / اور وہی ہوگا سایۂ طوبی
اور وہ قرص نان جو بھیجا تھا / مین نے اُسکو نہ کام مین لایا
گر جو بھیجا تو یہہ پیام مجھے / کہ پکایا ہون آب زمزم سے
پر نہین یہہ خبر تو مجھ کو دیا / کہ تو کس تخم سے اُسے بویا
شیخ یحیی سنا ہے جب یہہ مقال / اُسکا مشتاق ہو گیا درحال
اُسکے ملنے لئے تبھی نکلا / اور پہنچا ہے جا بوقت عشا
تب نہین گھر مین تھا وہ شیخ زمان / کہ گیا تھا بسوئے گورستان
بولتا ہی وہ مین بھی جا پہنچا / شیخ کو اُس قبور مین دیکھا
دو انگوٹھون پہ پاؤن کے تھا کھڑا / ذکر و تسبیح مین خدا کے تھا
صبح تک بھی یہی تھا حال اُسکا / صبح کے وقت مین نے اُس سے ملا
نقل ہے بایزید سے ای یار / کہ تھا صحرا مین مین نے جا یکبار
ایک شب نیند آئی کچہ سویا / ناگہان مجھ کو احتلام ہوا
آہ موسم تھا سخت سرمے کا / سخت شدت سے چل رہی تھی ہوا
غسل کرنے کا مین ارادہ کیا / نفس تب اضطراب کرنے لگا
بولتا تھا کہ صبر کچہ کیجیے / تا طلوع آفتاب ہو جاوے
کاہلی اُسکی دیکھ مین سمجھا / صبح کی ہو ویگی نماز قضا
یخ بند تھا یا آب دیکھا مین / اپنے ہاتھون سے اسکو توڑا مین
اُترا پانی مین اور غسل کیا / جلد خرقے کو اپنے پہن لیا
تن مرا صبح تک رہا لرزان / طاق تھی میری طاقت امکان
نقل ہے ایک شب وہ شیخ زمان / آرہا تھا سوئے گورستان
رہ مین بربط کوئی بجاتا تھا / نفس پر مین نے اپنے زجر کیا
اور اُٹھا جلد سوئے آب گیا / جب وہ نزدیک شیخ کے پہنچا
شیخ لاحول بر زبان لایا / اور اُسکو ہے منع فرمایا
آہ وہ بے ادب نے چڑھ جا کر / مارا بربط سے شیخ کے سر پر
سر پاک اُسکا آہ پھوٹا ہے / اور بربط بھی اُسکا ٹوٹا ہی
شیخ کے سر سے خون جاری تھا / رنج اُسکا تمام شب کھینچا
صبح دم ایک پر طبق حلوا / مول بھی اُسکے ساتھ بربط کا
خاص خادم کے ہاتھ اپنے دیا / پاس اُس شخص کے روانہ کیا
اور ایسا کہا کہ اُسکو بول / کہ یہہ بربط کا تیرے لیجے مول
اور حلوا یہہ نوش کیجے ضرور / تلخی غصے کی ہاتھ سے ہو دور
وہ جوان جبکہ یہہ سنا ہی پیام / ہو گیا بے قرار و بے آرام
شیخ کے پاس دوڑتا آیا / اور اُسکے قدم پہ جلد گرا
اشک آنکھون سے ہین بہایا ہے / عذر خدمت مین اُسکے جا یا ہی
اور گناہون سے اپنے توبہ کیا / اور شریعت کی راہ راست لیا
اور کئی شخص اُسکے ساتھ ہوئے / اور اپنے گنہ سے توبہ کئے
اُسکے اخلاق کی برکت سے / بہرہ ور ہو گئے یہہ نعمت سے

ف از مترجم

چاہئے واعظون کو یہ اشعار / ایسے اخلاق کے ہون آئینہ دار
کہ وے لین صبر و حلم و عمل کی خو / نہ رکھین بغض و غصہ و خشم کی بو

نفس اور خشم سے کہین کچھ بات
جنگ مین ایک حملہ لائے ہین
آہ وہ بے ادب لعاب اپنا
کس ملئے آپ مجھکو چھوڑ دیئے
لیک جسوقت تو نے تھوکا ہے
سن وہ حیران ہوگیا ہی وہین
الغرض نفس سے کرین جو کام
پر قصاص و حدود اور تعزیر
کہ حکومت کے ساتھ ہی وہ بات
پہنچتا ہے انھین بہ میر و فقیر
دین جن سے لیا ہی زینت و زین
سنگ تھا راستہ نہین تھا ترا
دلمین تب یک مرید کے ای یار
اور ہمارا یہہ شیخ عالیشان
ایک کتے کے واسطے ان پر
یون کہلا اُس مرید سے درحال
کہ مجھے پوستین سگ بے قیل
جب ہوا مین یہہ بات سے آگاہ
جب وہ رخصت کے واسطے آیا
یہہ سخن وہ قبول کر نکلا
پوچھا کیا بولتا ہے شیخ ترا
اور اسطرح بولتا ہی یقین
واحد ہون میرے عیال خلق سبھی
فارغ ہی بایزید گر ہووے
کہ تو دو قرص نان سے ای یار
اور توکل کا پھر تو نام نہ لے
جب یہہ سخن سنا وہ بالتحقیق
سارا احوال وہ کیا ظاہر
بعد ازان یون مرید سے بولا

نہ ملے اجر اسپہ کچھ یہہ بات
ایک کافر کبتین گرائے ہین
جلد تر اس جناب پر ہیگا
شاہ مردان نے اسکو فرمائے
مجھ کو بے خواست غصہ آیا ہی
کہ یہہ کیسا ہے دین اور آئین
نہین اُسمین ہے خیر کا انجام
جو مقرر ہین شرع مین ای خبیر
کرین جاری حدود و تعزیرات
کرے جاری حدود اور تعزیر
رضی اللہ عنہ فی الکونین
اور ایک سگ وہ رہ سے آتا تھا
گذری یہہ بات از رہِ انکار
زمرۂ عارفین کا ہی سلطان
راہ ایثار یہہ کیا کیونکر
کہ کہا سگ یہہ از زبانِ حال
دیکھ پہنا کے یون کئے ہین ذلیل
اُسپہ ایثار کر دیا ہون راہ
اسکو شیخ شقیق فرمایا
اور جب بایزید سے وہ ملا
اس طرح وہ مرید کہنے لگا
گر ہو لوہے کے آسمان و زمین
یہہ توکل سے مین پھیرون کبھی
ویسے مشرک کے شہر پر نہ ازے
امتحانِ خدا مگر زنہار
تا کہین آہ شومیت سے ترے
لوٹ آیا وہان سے نزد شقیق
ہوا اُس سے شقیق جب ماہر
کی نہ تو بایزید سے پوچھا

ہی روایت کہ حیدر کرار
اور چڑے جلد اسکے سینے پر
تب دیئے چھوڑ اسکو شیر خدا
کہ گرایا تجھے برائے خدا
گر مین غصے سے قتل کرتا شتاب
کفر سے دل تبھی اٹھایا ہے
امر معروف نفس سے نکرین
رفق اور نرمی نصیحت تان
یعنی جو ہووے مومنون کا امام
دیکھ قایم کئے ہین حد جو عمر
نقل ہے بایزید نے یکروز
پھر گیا شیخ اسکو دیکھ کے یاد
کہ خدا آدمی کو عزت دی
ساتھ اسکے بھی لوگ لائق ہین
خطرہ ایسا اُسے گذرتے ہی
کہ ازل مین مرے سے کیا تقصیر
اور یہہ خلعت تجھے جو پہنا کے
نقل ہے جب شقیق بلخی کا
شہر بسطام پر ہو کے گذر
شیخ پوچھا تو کون ہے ای سعید
کہ وہ فارغ ہو خلق سے یکسر
آسمان سے اگر نہ کچھ برسے
یون کہا بایزید اُسکے سات
جبکہ تو اُسکے پاس جاویگا
جبکہ ہو ویگا گرسنہ تو ہان
شہر یون پر نہ کچھ بلاوے
دیکھ اسکو شقیق نے پوچھا
جو کہ بولا تھا بایزید وہ عجب
کہ بھلا گر شقیق ایسا ہی

شاہ مردان مقاتل کفار
چاہیے تا اسکا کاٹ دیوین سر
کر تعجب وہ آپ سے پوچھا
اور للہ مارنا چاہا
اُسپہ مانا نہ مجھکو اجر و ثواب
اور ایمان تبھی وہ لایا ہے
نا امیدِ ثواب اسمین و ہرین
کچھ منافی نہین ہے اُسکے جان
اور قاضی نافذ الاحکام
اپنے فرزند ارجمند اوپر
ہوا کوچے مین ایک جلوہ فروز
راہ وہ سگ لئے کیا ایثار
خلق پر سب اُسے فضیلت دی
معتقد اور مرید صادق ہین
شیخ آگاہ اُسپہ ہوئے تبھی
ہوئی سرزد تیرے سے کیا تقصیر
تجھ کو سلطان عارفین کئے
ایک مرید عزم حج کعبہ کیا
تو ملاقات بایزید کی کر
وہ کہا مین شقیق کا ہون مرید
بیٹھا ہے سندِ توکل پر
اور زمین سے اگر نہ کچھ اوگے
سخت یہہ شرک کفر کی ہے بات
بالضرور اسکو بولئے ایسا
اپنے ہم جنس سے تو لے دونان
اور زمین مین شہر بس جاوے
بولئے لیا سبب تو جلد پھیرا
پایا ہی اپنے درمیان بے ریب
بولئے شیخ اب تو کیسا ہی

اُسنے بولا کہ مین نہین پوچھا
کہ ہو شیخ شقیق گر آیا
کہا گر شیخ مصلحت سمجھے
شیخ بولا کہ لکھے بسم الله
شیخ نے اسکو دے لیا ہی
جبکہ موصوف ہی نہو باقی
کہ تو کہہ کیا عمل ہے تیرا خاص
یونہی فرمائے مصطفی دیکھو
لوٹ آیا ہی جب مرید ای یار
کھول دیکھا شقیق وہ نامہ
اور اپنی سمجھ سے باز آیا
نقل ہے ایک تھا بزرگ بڑا
کھضر اب پیرو سے چلتے تھے
پیر بولا ہی اُنسے اے یارو
اور جو اسکا ہو سکے ناظر
اور کہا ایک مرید نے ناچار
رکھے دہلیز پر عصا کے تمام
شیخ بولا جو تم مین بہتر ہو
کب تلک یہ سیاحت اور سفر
شیخ بولا تو کیون ہو دریا
کہا احمد نے سُنے تیرے باتین
غرض ایسا ہی ساتھ ہو گیا
دیکھا اے شیخ مین تیرے سو در پر
بے ہوس اب وہ ایکو ڈالا
نقل ہے بایزید نے بولا
اُسنے احمد سا ذکر کرین
پھر ملک دوسرے آسمان کے آ
دے کہے پھر زبان ذکر خدا
حشر کا وہ معاملہ پھر

کہا یہ بات اُس سے پوچھ جا
بولا اے شیخ پھر تو سے کہا
حکم فرما کہ کیا لکھے
لکھا بسم الله شفقت کی یوں
اور دے ہاتھ اسکے بھیجا جب
وصف پھر کس طرح کرین اسکی
گر توکل رکھے تو با اخلاص
لیو اخلاق حق کے اے بندو
ہو گیا ہے شقیق نے بیدار
تب شہادت کا وہ پڑا کلمہ
اُس گناہِ خفی سے توبہ کیا
احمد خضرویہ نام اُسکا
اور ہوا مین تمام اڑتے تھے
تم سے طاقت یہ ہو ویگی جسکو
وہ نہ آوے یہین ہے باہر
کہ نہین مجھکو طاقت دیدار
وہین دہلیز پر کیا وہ قیام
پھر سے نزدیک اُسکو لے آؤ
گرد عالم پھرے بشام و سحر
متغیر ہووے تا اصلا
مین بہت غایت بلندی مین
آٹھوین بار اُس سے ذوق لیا
کھینچے ابلیس کو مین دار اوپر
مبتلا اُسنے جرم جو مین ہوا
ایک شب مین خواب مین دیکھا
قسم ہے ناخدائے الثقلین
بولے مین سلطنہ ہی جواب دیا
کب تو پاویگا مین نے اُنسے کہا
سب خلایق یہ جبکہ جاوے گذر

جلوہ وہ بایزید پاس گیا
کہا بولون اگر مین ہون لیا
تا نہو رایگان مری محنت
پھر کہا لکھ کہ بایزید یہ ہے
یعنے یہ بایزید ہے ناچیز
جب نہ یک ذرہ بایزید رہے
ہین یہ اوصاف خلق کے مشہور

اور اسطرح اُس سے عرض کیا
تو نہ پہچان سکے اُسکو جلتا
آیا ہون دور سے بایں غربت
لکھا اتنا ہی جب وہ فرخ لجا
فی الحقیقت وہ کچھ نہیں اے عزیز
آہ کسطرح پھر اُسے پوچھے
حق کے اوصاف سیکھنا ہے ضرور

تَخَلَّقُوا بِاَخْلَاقِ اللهِ

انتظار جواب کرتا تھا
اور سمجھا بظاہر و باطن
اور دنیا سے کی تھی رحلت
اور اسکے مرید ایک ہزار
پیر کے ساتھ اپنے سب ملکر
کہ وہ اب بایزید کو دیکھے
سب کہے ہم نہ ساتھ آوینگے
رکھین دہلیز پر عصا جو سب
پیر اور سب مرید بھی اسکے
جو کہ بہتر تھا اسکو لائے جب
کہا احمد کہ آپ یک جا پر
پھر لگا کرنے شیخ نے گفتار
بس ہین قاصر ہمارے سب افہام
بیہا تھا ہوش بایزید نے جب
کہا ہم سے کیا تھا عہد وہ دون
شہر لے ہے بادشاہ کے دربار
کہ ملک آسمانِ اول کے
مین نے بولا کہ آ میرے تئین
پھر ملک ستا آسمان کے بھی
جنتی جب کہ جاوین جنت مین
عرش کے گرد آ پھرونگا مین

خط وہ لاکر مرید پہنچا یا
کہ سُنے سر سے مین ہوا مومن
حق تعالی کی اُسپہ ہو رحمت
ایسے تھے پاک باز پاک شعار
آئے ہین شیخ بایزید کے گھر
سو وہ ہمراہ اب مرے آوے
شرف اسکے لقا سے پاوینگے
مین نگہبان رہونگا اُنپر اب
شیخ سے جا بہت ادب سے ملے
کہا احمد سے بایزید نے تب
گر کھڑا ہو تو ہو وے متغیر
کہنے لاگا حقایق و اسرار
سمجھے اُس سے بیچ آکے کلام
احمد خضرویہ بولا تب
گرد بسطام کے کبھی پھرون
دزد و رہزن کو کھینچے ہین یار
آئے نزدیک میرے اور کہے
ذکر مولا کی اب زبان نہین
آئے مین نے دیا جواب وہی
اور دوزخ مین دوزخی جاوین
الله الله تب کہونگا مین

نقل ہے ایک شب وہ مجلس میں
ذوق پایا نہیں عبادت میں
اپنے خادم سے تب وہ بولا ہے
دیکھیے گھر کے درمیاں کیا ہے

جاکے دیکھا وہ جب ہوا نادر
ایک باقی تھا خوشۂ انگور
آکے خدمت میں اسنے عرض کیا
شیخ اس طرح اسکو فرمایا

جانتے بایزید کا یہ مکان
آہ بقال کا نہیں ہے دکان
یہ لیجا کر کسیکو دے تو ابھی
دیا خادم لیجا کسیکو تبھی

وقت تب اسکا خوش ہوا بعد
ذوق پایا بطاعت معبود
نقل ہی شیخ کے ہی قرب جوار
خانہ گبر ایک تھا سے یار

نہیں وہ گبر نے گیا تھا سفر
اسکو تھا شیرخوار ایک پسر
اور افلاس کے سبب سے سدا
نہ چراغ اسکے گھر میں جلتا تھا

اس قدر طفل اسکا روتا تھا
ہوش و قوت کو اپنے کھوتا تھا
شیخ ہر شب چراغ لیجاتا
اسکے گھر میں لگاکے پھر آتا

جب لگاتا چراغ وہ جاکر
وہیں خاموش ہوتا اسکا پسر
گبر وہ جب سفر سے کی رجعت
اسکی دیکھی روشنائی بحالت

وہ کہا روشنائی شیخ کی جب
کئی نورانی میرے گھر کو سب
نہ سزاوار ہے مجھے یہہات
ظلمت کفر میں ہوں دن رات

جلد خدمت میں شیخ کے آیا
اور ایمان کا شرف پایا
نقل ہے ایک گبر کو سنیو
لوگ بولے کہ تو مسلمان ہو

کہا گر یہ ہی ملت اسلام
جو رکھے بایزید نیک انجام
ایسے اسلام کا بستر و عیان
نہیں ہے مجھکو طاقت و امکان

اور مسلمانی گر یہ ہے لوگو
تم جو کہتے ہو تم جو رکھتے ہو
نہیں چاہتا ہوں وہ مسلمانی
نہیں اسپر ہی خواہش جانی

نقل ہی ایک روز بے وسواس
آیا ہی ایک شخص اسکے پاس
شیخ نے سر رکھا تھا زانو پر
بعد وہ جب اٹھایا اپنا سر

پوچھا ای شیخ تو کہاں تھا اب
وہ کہا میں نے تھا در کعبہ
کہا در کعبہ میں بھی حاضر تھا
پر وہاں میں تجھے نہیں پایا

شیخ کہنے لگا تو سمجھ بولا
وہاں پردے کے میں نے اندر تھا
اور تو باہر ہی تھا وہ پردے کے
بول کسطرح پھر مجھے دیکھے

پھر کہا بایزید عالیشان
نہ ہمیشہ پڑھیگا جو قرآن
اور مسلمان کے جنازے پر
آوہ حاضر نہو وہ گیا جو بشر

نکر میگا عیادت بیمار
اور یتیموں پہ رحم ستر و جبار
گر یہ منصب کا وہ کرے دعوا
مدعی ہے وہ مدعی جھوٹا

بولا ایک شخص بایزید سے مل
صاف کیجے ای شیخ اپنا دل
تا کہوں ایک بات تیرے سے
شیخ نے یوں دیا جواب اسے

عمر میری تیس سال سے کامل | میں نہیں چاہتا ہوں جو تیرے سے حاصل ہی دل | نہیں ابتک مجھے ہوئی حاصل | ایک لمحے میں کچھ ہی معانی | اور کہا چاہئے تجھے جو وکلان | راہ خشکی ہے رنج ہی نمان

کئی برسوں سے چاہتا ہوں خدا
کہ یہ مسکین پر ذرا خدا
آہ مقدار یک سر سوزن
لطف سے کھولیں جو کریں جو فتن

التجا کر رہا ہوں شام و پگاہ
ابھی اتنی نہیں کھلی ہے وہ راہ
نقل ہے گر زدرگہ مولا
اسپہ آتی نہ کوئی روز بلا

حق سے کرتا تھا یوں دعا وہ تب
نان دے تا خورش بھی دیا رب
پوچھا ایک روز ابو موسی
کہ تو کسطرح آج صبح کیا

کہا مجھکو نہ صبح ہے نہ شام
مجھکو اسطرح کرتے ہیں انعام
کہ ہمارا خزانۂ پر نور
طاعت و بندگی سے ہی معمور

ہیں یقین سب وہ طاعتیں مقبول
بندگی اور عبادتیں مقبول
تو اگر ہم کو چاہے جو سوا سا
لاو سے چیزیں جو نہیں ہمارے پاس

میں کہا ای خدا سے عرش بریں
کیا ہی وہ شی جو تیرے پاس نہیں
کہا بیچارگی و عجز و نیاز
اور خواری شکستگی کا راز

اور کہا میں گیا تھا در صحرا
عشق کا مینہ خوب برسا تھا
تر ہوئی تھی زمیں وہ پانی سے
پیر میرے میں انہیں پہنے لگے

عشق میں عشق کے میں غرق ہوا
عشق میرے گلے تک پہنچا
کہا میری نماز میں جو تھا
فقر و ستادگی نہ کچھ پایا

اور پہوڑے میں میں نے اپنے بچا
کچھ نہیں بھوک کے سوا دیکھا
پیر جو ہے مجیب و فضل خدا
نہیں میسر عمل سے ہی اصلا

اور بولا کہ جہد و کسب سے ہی
کچھ نہ حاصل ہو بندگونکو کبھی
نقل ہے وہ مناقب امام
جبکہ کرتا تھا بایزید کلام

ہوتا خوش وقت اور مجھی خوشی
اور ہوتا سکوں سے مالامال
جب سخن ذات حق میں کرتا تھا
درد سے آہ سرد بھرتا تھا

که وه کهوتا تها اپنی هوش حواس
نظر آیا ہے گهر ہی پہلے بار
یعنے حق مین ہوا تها گم ایسا
ایکدن ایک شخص نے آیا
شیخ بولا کہ تیس سال ہوے ہان
نقل ذوالنون سے کئے یہہ کلام
ایک جماعت جو گم ہوی ہے بحق
کہا جو ہین مجاہدات کبیر
یعنے یک روز اپنے نفس کو مین
بولا یا تو مری اطاعت کر
کہ خدا ہی حجاب ہو اسکا
حق تعالی سے وہ رہے محجوب
ہووے اسکا حجاب تب زایل
عرصۂ بیس سال سے جاوید
اسکو ہر دن جلاتا جب و ہمام
مین نے رہتا ہون تیرے پاس مدام
پیر بلاشبہ اب خدا کا نام
نقل ہے ایک بار لوگون نے
کہا ایک رات کو دلی مین مرے
دیکھا مین ایسی یک بتری درگاہ
مجھ پہ غالب ہوا تر ایکحال
اور یہہ ہی بارگاہ عالیشان
کہ نہین اسمین کوئی آتا ہے
تب مرے دلمین یہہ ہوی خواہش
نہ دعا وہ کیا نہ پاس ادب
ہم نے اب تجھکو ارجمند کئے
نقل ہے بو نصر قشیری سے
کہ مین کل رات حق کا دیکھا ہم
ایک رتبہ یہہ جب شفاعت کا

اسقدر سے یہہ ہوتا خوف و ہراس
صاحب گهر کو دیکها دوسرے بار
کہ اسے کچھ نظر نہ آتا تها
گهر کے در پر گیا ہی اسکے ندا
مین بہی جویا ہون بایزید جان
سن یہہ کہنے لگا وہ نیک انجام
یہہ بہی ویسا ہی گم ہوا مطلق
گر کرون تم سے انکی مین تقریر
حکم یک چیز کا کیا تها مین
یا اسی رنج تشنگی مین مر
شیخ اسطرح انکو فرمایا
کہ ہی تمئیز طالب و مطلوب
اسکو کشف حقیقی ہو حاصل
پاس حاضر تها اسکے ایک مرید
پوچھا اے پسر ترا کیا نام
پھر تو ہر روز پوچھتا ہے نام
یون مرے دل مین بھر گیا ہے تمام
آکے یون بایزید سے پوچھے
باہر آیا تها شہر سے اپنے
بے نہایت تھی جسکی عظمت و جاہ
سوز دلمین مرے پڑا بکمال
پھر وہ کسواسطے ہی یون ہی نہان
کوئی امکان نہ اسکا پاتا ہے
چاہتا ہون تا سارے خلق کی بخشش
تب یہہ آیا خطاب درگہ رب
ہم ترے نام کو بلند کئے
لوگ اسطرح آکے کہنے لگے
کرم بالجزم یہہ کیا تها جسم
خاص ہے صاحب شریعت کا

نقل ہے اس طرح وہ کہتا تها
تیسرے بار جو گیا پھر کر
اور ایسا ہوا تها اسکو شہود
پوچھا کسکو پکارتا ہے تو
اسکا نام و نشان ہی اے یار
کہ مرے بھائی بایزید اُپہ
نقل ہے بایزید سے بولے
تم کو اسکا نہوئیگا امکان
نہ مرا حکم وہ بجالایا
نقل ہے بایزید سے پوچھے
جب تلک جانتا ہو یہہ طالب
چاہئے نا رہے یہہ طالب ہی
کہتے ہین بایزید کو خلاق
اسکی خدمتمین ہی وہ رہتا تها
کہا یکدن مرید نے ہیہات
شیخ کہنے لگا تب ای لڑکے
غیر کے نام کو نہین ہے جا
درجہ یہہ کس سبب سے تو پایا
خوب روشن ہوا تها تب مہتاب
کہ یہہ ہجدہ ہزار خلق عجب
ہین کہاں ہے یہہ بارگاہ عظیم
ائی آواز تب ز ہاتف غیب
اور ہم چاہتے نہین مطلق
پھر کہا رتبہ یہہ شفاعت کا
کہ ادب یہہ مرے پیمبر کا
ایک عالم ترے رہین رہین
کہ حکایت کیا ہمارے سے
اولین آخرین کی یکسر
اسلئے مین ادب نگاہ رکھا

بار اول جو مین نے حج کو کیا
نہ نظر آیا گھر نہ صاحب گھر
ماسوا ہو گیا تها سب مفقود
وہ کہا بایزید اکسر ہم کو
کہین پایا نہین ہو نہین نہار
کرے رحمت خدا الشام و سحر
کر بیان کچھ مجاہدات اپنے
جو ہین کمتر کرون مین انکا بیان
مین نہ یک سال اسکو آب دیا
کہا تو کہتا ہے حق مین ایسے کے
کہ مین بندہ ہون حق مرا صاحب
نذر ہے اسکی عقل و دانش بھی
ایسا بخشا تها حال استغراق
ایک دن بھی نہین ہوا تها جدا
مدت بیس برس سے ذرات
ہزل کرتا نہین ہون مین تجھ سے
اس لئے بھولتا ہون نام ترا
کب تو ایسے مقام کو پہنچا
اور تجھے سب جہانیان کی خوبی
اسکے آگے ہین ایک ذرے سا
پھر وہ خالی ہی کسلئے ای کریم
خالی درگہہ ہی اس لئے بے ریب
کہ ہو درگہہ مین دخل نالایق
ہے بلاشبہ خاص حضرت کا
صدق سے تو جواب نگاہ رکھا
تجھے سلطان عارفین کہین
شیخ دین بایزید یون سنکے
چاہون بخشش ز حضرت واہب
سن قشیری یہہ بات کہنے لگا

کیہ بہہ ہمت ہی تر لپایہ بایقین بایزید نے پایا
اہل عرفان مین ہوا ممتاز کیا عروج بلند مین پرواز
نقل ہے بایزید کہتا تھا مین ہمیشہ یہہ بات چہاتا تھا

کہ کرون یک نماز ایسی ادا کہ ہو شایان بارگاہ خدا
ایک شب مین پڑھا نماز عشا چار رکعت کیا ہون فرض ادا
یونہی مین بار بار پڑھتا تھا صبح تک بھی یہی تھا حال مرا
کہ کرون یک نماز ایسی ادا کہ سزاوار ہو ترے ای خدا
بندگان بے نماز ہی ہین ترے انہین ہی کیجے شمار مجھے
کہا چالیس سال لیل و نہار کیا مین نے ریاضتین بسیار
مین نے کی عرض و زاری سے کہ یہہ درگاہ مین راہ دیوین مجھے
پس تجھے اسکے ساتھ بار نہین اور وہ تجھ کو سازوار نہین
بعد ازان حکم یون ہوی مجھے مدعی لوگ سے تو کہہ دے مجھے
کیا ایسے مجاہدات ترے اور کیا ہی ریاضتین ایسے
کوزہ و پوستین کو جب پھینکا حق تعالے نے اسکو مار دیا
اور طریقت کو تم گئے ہو تمام اپنے نفس و ہوا کے دانہ و دام
نقل ہے ایک شخص کہتا تھا ایک مدت سے مین نے چہتا تھا
ایک شب اسکا حال جا دیکھا طاعت حق مین شب تمام کیا
اور بہت خون ہوا اس سے روان پوچھے کیا حال ہی یہہ کیجے بیان
نقل ہے ایک شب وہ نیک انداز جب کیا ہی ادا عشا کی نماز
اور بے اختیار تھا گریان اور تھا آنکھون سے اسکے خون روان
اور وہ اس سے صبح کو پوچھا حال کیا تھا وہ رات کا فرما
عرش اعظم سے مین نے یون پوچھا باب مین تیرے حق نے فرمایا
ہم کو تیرے لیسے جب دو یہہ نشان کیا تو رکھتا ہے کیجے ہم بیان

انا عند المنکسرة قلوبهم

اور مقرر جو ہین زمینیان ڈھونڈھتے ہین آسمانیان
اور زاہد سے فاسقان غوی اور زہاد فاسقون سے بھی
قرب کا مین مقام پایا جب کہے جو چاہتا ہے چاہ ثواب
تب کہے بایزید کی ہستی جب تلک ذرہ بھر بھی ہو باقی
عرض مین نے کیا یون پھر یا رب کیجیے رحمت اپنی خلق پہ سب
کوئی بندے کو مین نہین دیکھا نیک ہر یک کو تھا شفیع اسکا
بسکہ یہہ حال مین نے دیکھا جب وہین خاموش ہو گیا باادب

آہ ایسی یہہ عمر بھر مین سبھی نہین حاصل ہوی یہہ بات کبھی
بعد چاہا کہ اس سے مین بہتر پھر پڑھون اب نماز بار دگر
پس کیا عرض اے خدای قدیر کیا تا صبح مین نے جہد کثیر
آہ مین پڑھ سکا نہ ویسی نماز پس ہون عجز و قصور سے دمساز
کمتر بندگان ہو نہین یا رب بخش دے مجھ کو اپنے لطف سے اب
بعد چالیس سال کے بصواب کہے یک شب مرے سے رفع حجاب
یون ہوا تب خطاب خالق ناس کوزہ و پوستین ہے تیرے پاس
مجھ کو اسطرح جبکہ آئی ندا کوزہ و پوستین کو پھینک دیا
کہ یقین بایزید لیل و نہار بس چہل سال تک برون شمار
کوزہ و پوستین لے آیا جب وہ نہ پایا ہی بار در گہہ رب
تم تو یون در تعلقات کثیر پا بہ زنجیر ہین امیر و فقیر
پس تعین سے ہے درگہہ مولا بار یابی نہ ہوویگی اصلا
کہ ہو معلوم بایزید کا حال شب گذارے سدا وہ کس منوال
آخر شب مین لفظ یا اللہ بول یکبارگی پڑا ہے آہ
کہا یک آئی غیب سے یہہ ندا کون ہے تو کہ لیوے نام مرا
پاؤن کے انگلیون پہ اپنے کھڑا صبح تک بھی یہی تھا حال اسکا
اسکا خادم نے دیکھ یہہ حالت ہو گیا غرق ورطۂ حیرت
کہا پہلے قدم مین میرا گذر ہوا بے شبہ عرش اعظم پر

الرحمن علی العرش استوی

عرش بولا کہ ہان تیرے دل سے دیکھ ہم کو بھی یہہ نشان دیئے
پوچھ جو اہل آسمان مین یقین ڈھونڈھتے ہین وہ سب اہل زمین
ڈھونڈھتا ہی جوان سے بوڑھا اور بوڑھے سے ہی جوان جو یا
سب اسکے طلب مین حیران ہین بھید مین اسکے سارے نادان ہین
مین کہا خواست ہی نہین ہے مجھے چاہ بے شبہ تو ہی میرے لئے
خواہش ایسی یقین ہی سخت محال پس کہے دع نفسک و تعال
حکم ایسا ہوا ہے تب مجھ پر غور سے کر نظر تو خلق اوپر
اور حق کو ہی من شفیع ترا سب خلائق کو آپ سے دیکھا
عرض کی پھر ادب سے یہہ عزت کیجے ابلیس کے اوپر رحمت

مجھ کو فرمائے کہ تو گستاخ ہے
چاہئے تجھ کو ہوشیار رہے
اور وہ بولا کہ قادر علام
مین کسیکو نہین قبول کیا
نقل ہے کوئی بایزید سے آ
کون ہون مین کہ درمیان آئین
اس فضولی سے پس مجھے کیا کام
کہ سکھا چیز ایسی یک مجھ کو
علم اشیاہی جان بس ہے تجھے
اور تو سمجھے یقین کہ رب میرا
قدم اسکے قدم پہ رکھتا تھا
شیخ یک پوستین پہنا تھا
کہا گر بایزید کا ہی پوست
در عمل کوش ہرچہ خواہی پوش
کرتا ہے اکرا دروپ کر
مین کہا ای خدا تو میرا ہو
نزع کا حال جب شروع ہوا
کر نہین یاد مین گیا ہون تجھے
بس وہ دل کے حضور سے کامل
کہتے ہین جبکہ وہ وفات کیا
صبح کو مین ہوا روانہ شتاب
اور آئے تھے جمع خلق کثیر
ہاتھ اپنا اسے لگاؤن مین
اور جنازے کو اسکے سر پہ لیا
عرش تو سر پہ جو اٹھایا تھا
نقل ہے یک مرید نے اسکا
کہا اگر کئے سوال وہ جب
اے اخبر غلام کا اقرار
میں مکرر ہزار کہون

ذکر وفات
بایزید [illegible]

کہے ہے بایزید خاموشی
اور بہت جد و جہد اسمین کرے
مجھ پہ کھولا ہی دو ہزار مقام
بعد اسطرح مجھ کو فرمایا
حق مین اپنے اگر دعا چہتا
خلق و خالق مین واسطہ ہوون
تھا یہی حال اسکا آہ مدام
کہ مجھے حبس سے رستگاری ہو
کہ تو اسطرح بالیقین سمجھے
بس ہے میرے عمل سے بے پروا
اور اسطرح اسنے کہتا تھا
دیکھ وہ شخص اس سے عرض کیا
کھینچ کر پہن لیوے تو ای دوست
تاج بر سر نہ و علم بر دوش
دے فلان چیز مجھکو ای داور
اور وہی کر تو چاہتا ہے جو
اللہ اللہ بولتا ہی رہا
مگر افسوس راہ غفلت سے
ذکر مین حق کے ہو گیا شاغل
ابو موسی وہان نہ حاضر تھا
تا کہون جا کہ شیخ سے یہ خواب
کیا خواص و عوام میر و فقیر
اپنے کاندھے اپر اٹھاؤ نہیں
اور وہ خواب اپنا بھولا تھا
خواب مین ہی وہ یہ جنازہ مرا
شیخ کو اپنے خواب مین دیکھا
کون ہی اب تو بول تیرا رب
ہووے کیا فائدہ فسر جہد
اسکا بندہ ہون شیخ کا بندہ ہون

کیونکہ ابلیس [illegible] ہی سبحان
کہ نہ ہو جاوے آتشی تو کہین
اور ہر ہر مقام مین مو
کیا تو چہتا ہی مین کہا یا رب
کہتا اے کارساز عالم کے
بعد اپنے سے آپ یون کہتا
اور یک شخص اسکے پاس آیا
یون کیا بایزید اسے ارشاد
کہ خدا تجھ پہ مطلع ہے مدام
ایک دن بایزید جاتا تھا
کہ بزرگون کے یون قدم بقدم
ایک ٹکڑا یہہ پوستین سے دے
کچھ نہین نفع جب تلک کامل
نقل ہے بولتا تھا تا سی سال
معرفت کا جو ہے قدم پہلا
نقل ہے ابتدا مین وہ بسیار
بعد اسکے وہ از کمال ادب
اب تو ہون اس جہان سے مین ناقل
ذکر مین ہی خدا کے بانگ ربم
کہا اس شب ہی خواب دیکھا ہون
پہنچا اسکے مکان کو جا عشرت
جب جنازہ اٹھائے ہین اسکا
نہین امکان اسکا پایا مین
شیخ مجھ کو وہین نظر آیا
ہے یہی تیرے خواب کی تعبیر
اور اس طرح اس سے عرض کیا
مین کہا اے فرشتگان کرام
معتبر ہے کلام مولا کا
شیخ کیا جب تلک نہ بولے خدا

چاہئے آتشی کو آتش ہان
تاب آتش نہ لا و بچا تو یقین
مملکت ایک مجھ کو بتلایا
کچھ نہ چہنا ہی چاہتا ہون اب
تو ہی خالق یہ خلق ہین تیرے
حاجتین سبکے جانتا ہے خدا
اور اس طرح اس سے عرض کیا
کہ یہ دو حرف ہین تو کر لے یاد
توجہ کرتا ہی جانتا ہے تمام
اور ایک شخص اسکے ساتھ چلا
چاہئے رات دن چلین ہر دم
تا مین مجھ کو برکتین اسکے
تو نہ ہو بایزید سا عامل
مین نے کرتا تھا بس خدا سے سوال
جبکہ مین نے وہان تلک پہنچا
اللہ اللہ بولتا تھا پکار
اسطرح بولنے لگا یا رب
ہووے پھر کب حضور دل حاصل
ہو گیا اسنے جان بحق تسلیم
عرش لے سر پہ اپنے اترتا ہون
کی تھی اس شب ہی شیخ نے رحلت
مین بھی ہمراہ ہوا بہت چاہا
بس جنازے کے نیچے آیا مین
اور اسطرح مجھ کو فرمایا
صاف اسطرح سے کیا تقریر
کیون تو منکر نکیر سے پوچھتا
اے کہ معتبر مرا ہو کلام
جو وہ فرماوے بس یہی ہے بجا
کہ بلا شبہ ہی وہ بندہ مرا

پسر اے منکر نکیر تم جا کر | کون ہون میں انہی سے تم پوچھو
ہوا اُسے ایک بزرگ ایسا | خواب میں اپنے دیکھ کر پوچھا
حق تعالیٰ نے یون مجھے پوچھا | کہ تو اے بایزید کیا لایا
کوئی شئی ویسی مین لایا ہون | نہ کوئی چیز ویسی پایا ہون
حق تعالیٰ نے یون مجھے پوچھا | کیا نہ تو دودھ کو شریک کیا
اور میرے شکم مین درد ہوا | درد کا وجہ کوئی آ پوچھا
اس لئے مجھ پہ حق عتاب کیا | اس سخن کو بھی شرک فرمایا
طلب اقطاب جس سے پاوے عتاب | پھر تو شرک جلی کا کیا ہو عذاب
نقل ہے شیخ بایزید کو جب | کئے مدفون با احترام و ادب
آئی ہے واسطے زیارت کے | جبکہ فارغ ہوئی زیارت سے
کہے سب جانتی ہی تو بہتر | تب وہ بی بی نے یون دئی خبر
ایک ساعت ہی مین نے بیٹھی ہون | نیند آئی یہہ خواب دیکھی ہون
مین نے دیکھی بزیر عرش خدا | ایک بیابان تر انظر آیا
اس بیابان کو مین نے دیکھی تب | گل و ریحان سے بھرا تھا سب
نقل ہے اسکو خواب مین دیکھے | اور تصوف ہی کیا ہے پوچھے
اور خود بیٹھا شام و سحر | آپنے زانوی مشقت پر
مرقد پاک کی زیارت کر | جب پھرا ہی وہ عارف رہبر
بحر عرفان تھا شیخ بسطامی

وہ جو فرمایگا وہی حق ہے | وہی بے عیب و بے شبہ حق ہے
کہ ترے ساتھ کیا کیا ہوا | شیخ تب یون مجھے جواب دیا
مین کیا عرض اسے مرے خالق | تیری درگاہ کے جو ہو لائق
ہان ترے پیس کیا نہ شریک | ایک جانا ہون تجھ کو بے شریک
شیخ نے قصہ اسکا یون بولا | کہ مین ایک رات دودھ کھایا تھا
آہ تب مین زبان پہ لایا تھا | کل کی شب مین نے دودھ کھایا تھا
آہ یہہ بات تو نہین مخفی | کہ تھا وہ شرک بسکہ شرک خفی
ہم کو اپنے کرم سے یا اللہ | شرک سے ہر طرح دیجے پناہ
والدہ شیخ دین علی کی جو تھی | احمد خضرویہ کی تھی بی بی
پوچھی کیا جانتے ہو ای لوگو | کون تھا بایزید سمجھے ہو
ایک شب مین نے جب طواف مین تھی | کعبۃ اللہ کے طواف مین تھی
کہ مجھے آسمان پہ لیکے گئے | بعد لائے ہین عرش کے نیچے
اسکی چوڑائی اور لنبائی | مجھے ہرگز نظر نہین آئی
اور ہر پھول پر یہہ لکھا تھا | ہی ولی اللہ بایزید بجا
وہ کہا باب رحمت و آرام | بند کرتا ہے اپنے منہہ پہ مدام
شیخ ابو الخیر بو سعید جو تھا | جب زیارت کو شیخ کے آیا
کہا جو چیز کہ گئے ہین گم | چاہیے دھونڈھ لین یہان مردم
قدس اللہ سرہ السامی

ذکر عبد اللہ بن المبارک قدس سرہ

پیشوائے شریعت غرا | مقتدائے طریقت والا
جامع دو طریق وہ جب تھا | ذو الجہادین سے ملقب تھا
علم مین بسکہ بے مثل تھا وہ | اور شجاعت مین بے بدل تھا وہ
تھا فنون و علوم مین یکتا | اور احوال پاک رکھتا تھا
اور مقبول تھا تمام کا وہ | اور مرجع تھا خاص و عام کا وہ
اور کرامات اسکے ہین مشہور | اور ریاضات اسکے ہین مذکور

نام نامی ہے جسکا عبد اللہ | ہے وہ ابن مبارک آگاہ
بولتے تھے اُسے شہ علماء | ذات اسکی مفخر فضلا
محتشم تھا بڑا شریعت مین | محترم تھا بڑا طریقت مین
اور بہت اولیا کو پایا تھا | فیض اُنسے بہت اٹھایا تھا
اور تصانیف اسکے ہین بسیار | اور مشہور و مستند سارے یار
نقل ہے ایکدن وہ آتا تھا | دیکھہ سفیان ثوری اسکو کہا

لیجے تشریف لائے مرد خدا | تھا وہان تب فضیل جا حاضر

تعال یا رجل المشرق والمغرب وما بینهما

کہ تو ہے مرد ملک مشرق کا | کیا اسطرح اُسنے تب ظاہر

لیے مشرق کا ہی وہ مرد یقین | شرق اور غرب کا ہی مرد یقین
فضل اسکا ہے کہ فضیل حبیب | پھر ہو اسکی ثنا کی طاقت کب
ایسا معشوق تھا کہ بیل و نہار | کہ نہ دیکھے سوا تھا اسکو قرار

اور جو بھی ملک شرق و غرب تھی | سب کے ملکون کا مرد کہتے ہین
ہے یہی وجہ اسکے تو سبب کا | ایک عورت کا اسنے عاشق تھا
ایک شب مضطرب ہو سوتا | گئے پہنچا اسکے گھر کے پاس

زیر دیوار جا کے اسکے کھڑا / صبح تک اسکا انتظار کیا
سخت موسم تھا شدت سرما / اور شدت سے برف گرتا تھا
جب اذان صبح کی سنا بی وہان / اسنے سمجھا کہ ہے عشا کی اذان
اور جب آفتاب عالم تاب / اپنے رخ سے کیا ہی رفع حجاب
نور سے اپنے کر جہان [illegible] / اپنے عاشق کو کیا مسرور
اسکا جو انتظار کرتے تھے / شوق جو اسکا دلمین بھر تھے
دید سے اسکے کامیاب ہوئے / بہرہ ور سارے شیخ و شاب ہوئے
تب یہ سمجھا ہی وہ مگراہی خواہش / کہ کتی استغفار مین سب رات
آپ اپنے سے یون کہا کہ آہ / کہ مجھے شرم ہو ای عبد اللہ
خواہش نفس مین ہی تھی ہیہات / یون کیا ہی قیام ساری رات
آہ کوئی امام نے بہ نماز / گر پڑھا ہوتا کوئی سورہ دراز
اس سے بس بیقرار ہوتا تو / صبر و آرام اس سے کھوتا تو
وہین یک درد دل ہوا پیدا / وہین اپنے گنہ سے توبہ کیا
اور شاغل ہوا عبادت مین / ذکر اور فکر مین ریاضت مین
درجہ اسکا یہان تلک پہنچا / کہ وہ یک روز اپنے باغ مین جا
استراحت کیا تھا زیر شجر / اسکی مادر نے کی ہی جا بتے نظر
وا کی نرگس کی منہ مین لیے یک مار / مگس اس سے ازدھار ناتھا ای [illegible]
پس وہ شہر مرو سے نکلا ہے / اور بغداد آکے پہنچا ہے
اور بغداد بیچ یک مدت / رہی اسکو شیوخ کی صحبت
بعد مکے طرف وہان سے گیا / ایک مدت وہان مجاور تھا
بعد اسکے مرو کو لوٹ آیا / اور اسی شہر مین مقیم ہوا
بعد شہر مرو کے تھا قوم عام / معتقد اسکے ہوگئے مین تمام
اور وے لوگ دو جماعت تھے / ایک فقہا محدثین دوسرے
اور موافق تھے اسکے ہر دو فریق / ہر دو راضی تھے اس سے بالتحقیق
پس وے ہر دو گروہ کے خاطر / دو بنا یار باط وہ فاخر
پھر وے مکے طرف روانہ ہوا / اور مجاور یقین وہان کا رہا
نقل ہے ایک سال حج کرتا / اور کرتا تھا ایک سال غزا
اور تجارت وہ یک برس کرتا / نفع جو اسمین اسکو ملتا تھا
اور وہ بخشتا تھا فقرا کو / اپنے یارون کو اور احبا کو
اور مساکین کو وہ بلوا تا / اور کھجورین انھون کو کھلوا تا
کھایا ہر ایک شخص کس مقدار / دیکھتا تخم کرکے انکے شمار
دیتا ہر تخم پر وہ ایک درم / کیا لکھون اسکا مہربان کرم
کیا لکھون اسکا ورع اور تقوی / اسکو تقوی مین تھی ہیشان علا
کہ مسافر ہوا تھا وہ یکبار / بیش قیمت تھا اسپ یک رہوار
راہ مین ایک جا پر اترا / اور وہان شاغل نماز ہوا
اور وہان کھیت یک سیکا تھا / ناگہان اسکا اسپ اسمین گیا
اور فارغ نماز سے جو ہوا / اپنے گھوڑے کو کھیت مین دیکھا
بس مین چھوڑ دیکے وہ گھوڑا / اور پیادہ وہان سے آگے چلا
اور لیا تھا کسی سے وہ اکرم / شام مین مستعار ایک قلم
بھول واپس اسے نہ پہنچایا / شام سے وہ مرو کو جب آیا
قلم مستعار جب دیکھا / بس پشیمان اور ملول ہوا
اور وہین چلدیا ہی جانب شام / نہین پایا ہی راحت و آرام
قلم مستعار پہنچایا / اور مالک سے اسکے عذر کیا
نقل ہے یکبار وہ اکمل / جب تھا ذو الحج کا عشرہ اول
شوق اسکو بڑا ہوا حج کا / ایک جنگل مین تب وہ تنہا تھا
اس طرح بولنے لگا رنجور / گرچہ کعبے سے آج مین ہون دور
بارے جو حاجیون کے ہین اعمال / بعضے انسے ادا کرون امسال
کہ شباہت جو انکی لیویگا / ناخن و بال نا تراشیگا
حاجیون کا ثواب و اجر خدا / اسکو اپنے کرم سے دیویگا
خطرہ خاطر مین یہ گذرتی ہی / وہین ظاہر ہوی ہے ایک بڑھی
پشت اسکی بہت خمیدہ تھی / اور وہ آتی ہے ٹیکتی لکڑی
اور بولی مجھے وہ حق آگاہ / کیا تو چہتا ہی حج بیت اللہ
کہا ہان تب کئی ہی وہ ظاہر / مجھ کو تشکے ہین آپ سر خاطر
مجھ کو بولی کہ ہو تو میرے ساتھ / تا مین پہنچاؤن تجھ کو بر عرفات
اسطرح بولتا ہی عبد اللہ / گذرا خاطر مین میرے یہ خطرہ
تین ہی دن ہین باقی اب حج کے / کیون یہ عرفات پر کیجاوے مجھے
میرے خطرے سے وہ ہوی آگاہ / اور کہنے لگی اے عبد اللہ
سنت صبح جسنے سن [illegible] / شہر سے شب مین گذاری ہو نہ

اور پتر ہی فرض حج و ملکر
ایسی ہو قدمی کہ ہو سکے جلد
اور لیسے ہتے تیرے دیدا
پہنچتے جا کے جبکہ بر لب آب
ہو نہی وہ قطع راہ کروائی
اور طواف وداع لاے بجا
ایک قدرت سے مین شب دیکھی ہون
دیکھا مین یک جوان ضعیف و حقیر
اور اُسکے قدم کو وہ چوما
بلکہ حق بہیجا اس لئے ہی تقین
دار دنیا کو چہوڑتا ہون اب
گر چہ ہوتا ہون اب تر لیسے جدا
تب وہ بی بی نے مجہ کو بولی ہی
پس یہ سُنکر وہ جوان سلیم
تب وہ بی بی نے یون کہی مجکو
سال آیندہ جب تو آویگا
پس وہ بی بی سے مین نے لی رخصت
نقل ہے ایک سال عبداللہ
چرخ سے دو ملک ہوے نازل
کہا چہے اکہ شخص تک آئے
اسطرح بولتا ہے عبداللہ
کہ یہہ لوگون نے چہوڑ کر گھر بار
خطرہ یہہ دلمین ہے میر جب گذرا
اسکا شہر دمشق مین ہے مقام
اور چہے اکہ شخص کو یہہ سب
اور جا ہا دمشق جاؤن مین
اُسکے در پر کیا ہو مین آواز
وہ جوانمرد نے مرے سے کہا
مین نے بولا تر لیسے ہی یکبات

بحر جیحون کے کنارے پر
لگو عرفات تک بعون اللہ
تمکو اس راہ مین ملے کئی جا
کہتی کر بند اپنی چشم شتاب
مجہ کو عرفات پر وہ پہنچائی
مجہ سے کہنے لگی وہ تب ایسا
دیکہنا اُسکو اب مین چہتی ہون
زرد چہرہ بسان بدر منیر
اور کف پا پہ اُسکے منہ کو ملا
کرے تجہیز میری اور تکفین
شیشہ عمر چہوڑتا ہون اب
ایک جاتا ہون در حضور خدا
اس سخن مین زبان کہولی ہے
ہو گیا جلد جان تحق تسلیم
کہ اے عبداللہ اب چلا جا تو
مجہ کو زندہ یہان نہ پاویگا
گئی اس سال مین ہی وہ رحلت
ہوا فارغ ز حج بیت اللہ
ایک دوسرے سے یون ہوا سایل
حج کعبہ وے سب بجالائے
بات یہہ جب سُنا ہون مین نے آہ
قطع کر کے مسافتین بسیار
وہ ملک دوسرے ملک سے کہا
ہے علی بن موفق اُسکا نام
مین سے اس جوان کے بخشا رب
اور اس کفشگر کو یا نہین
باہر آیا ہے وہ نکو اندازہ
ہے علی بن موفق اسم مرا
وہ کہا بول اپنے لطف کے بات

جلد پہر آفتاب نکلے تک
خوش ہو مین نے کہا ہون الہم
کہ ہو کشتی کے درمیان سوار
بند کرتا تھا جبکہ مین آنکہین
اور ہم دو نو جب بفضل خدا
ایک میرا پسر ہے نیک سیر
سُن یہہ ہمراہ مین بھی اُسکے ہوا
اپنی مادر کو جبکہ وہ دیکھا
اور کہا جاتا ہون اے ائی
موت میری قریب ہی ای مان
اب یہہ منزل سے دل اُٹھاتا ہون
کر دعا میرے حق مین اے مادر
کہ ای عبداللہ کر مقام یہان
دے کفن اُسکو ہم نماز پڑہے
عمر باقی جواب رہی ہے مری
تب مجھے کیجئے دعا سے یاد
عصر کی تھی تبری ولیکہ وہ
ایک ساعت حرم مین خواب کیا
اس برس کتنے اے خدا آگاہ
پوچھا کتنون کا حج ہو مقبول
یک بر مجہ کو اضطراب ہوا
آئے ہین حج کے واسطے دلشاد
کہ ہی یک بندہ نکو عنوان
واسطے حج کے وہ نہین آیا
جبکہ مین نے سُنا ہون یہ گفتار
وہین نکلا دمشق جا پہنچا
مین نے اس شخص کو کیا ہون سلام
مین نے پوچھا کہ کیا ہے ترا کام
واقعہ اپنا مین نے اُس سے کہا

پہنچی شہر مرو مین آنگ بہاگ
اور ہم دو نو چلنے لاگے راہ
تب گذر تا ہی ستی سے تہا دشوار
آپ کو پاتا ہیچ پانی مین
سب مناسک کئے ہین حج کا دا
یہان رہتا ہی ایک غار اندر
جب سر غار پر ہین پہنچے جا
جلد تر اُسکے آ قدم پہ گرا
کرنہ اپنے سے آپ تو آئی
کوئی دم کا ہون مین نے اب یہان
وطن اصلی کو اپنے جاتا ہون
تا مرا خاتمہ ہوا یان پر
تا اُسے دفن کر کے ہوویے روان
اور جب اُسکو ہم نے دفن کئے
گور پر اُسکے ہی گذار و نگی
طلب مغفرت سے کر دل شاد
رکہتی تھی رتبہ جلیہ وہ
اور یہہ حال خواب مین دیکھا
آئے از بہر حج بیت اللہ
کہا ایک کا بھی نہین ہوا ہے قبول
دل مین یک بیر ہے ہیچ و تاب
آہ محنت یہہ ہو گئی بر باد
کفش دوزی ہی کام اسکا جان
ایک حج اسکا اب قبول ہوا
خواب سے اپنے ہو گیا بیدار
ڈہونڈہنے اس شخص کو نکل چلا
اور پوچھا کہ کیا ہے ترا نام
کہا ہے کفش دوزی میرا کام
سُنکے وہ نام ہے مرا پوچھا

مین کہا نام میرا عبد اللہ
ہی ہوا ابن مبارک ہی آگاہ

بعد ازان جبکہ ہوش مین آیا
مین نے اسطرح اُس سے تب پوچھا

کہ مقرر ز عرصۂ سی سال
تھی مجھے حج کی آرزوے کمال

کیا اس سال قصد بیت اللہ
زن جو تھی حاملہ مری ناگاہ

اور بولی مرے سے اب تو جا
اُسنے تہوڑا طعام مانگ کے لا

سات دن اور سات رات سے پیہم
سخت فاقہ کشی مین ہینگے ہم

آج مین ایک گھور پر دیکھا
کہ گدہا ایک موا ہوا ہے پڑا

یہہ تو ہی ہم پہ مخمصہ کا حال
ہم پہ جایز تمھین نہین ہی حلال

تھے جو مجھ پاس تین سو درہم
وہین اس شخص کو دیا ہون کہ ہم

ہے یہی ماجرا اے میان
اس برس حج یہی ہے میرا جان

بس یہہ سنتے ہی اُسنے افزونگیا
اور بیہوش ہو زمین پہ گرا

حال سے اپنے مجھکو دے تب خبر
یون لگا کہنے تب وہ نیک سیر

بارہ دو ذری مین تین سو درہم
جمع جب آئے میرے پاس بہم

اپنے ہمسایہ کے ہی گہر سے او
سونگی ہے ایکطرح طعام کی بو

جا کے تہوڑا طعام مین مانگا
صاحب خانہ مجھ سے کہنے لگا

میرے اطفال رنج پاتے ہین
ایک ہفتے سے کچھ نکھاتے ہین

گوشت کچھ اسکا کاٹ لایا ہین
سو وہی گوشت اب پکاتے ہین

آہ یہہ بات جب سنا ہون یقین
دل مین آتش مرے لگی ہی وہین

اور کہا اسکو لیجئے یہہ مال
صرف کیجے بہ نفقۂ اطفال

حال یہہ جب سنا ہی عبد اللہ
لایا اپنی زبان پہ یہہ فقرا

صدق الملك في الرؤيا صدق الملك في الحكم والقضاء

نقل ہے وہ سر آمد عرفا
ایک مکاتب غلام رکھتا تھا

کہا ایک شخص اسکو یکدن آ
کہ بلاشبہ یہہ غلام ترا

یعنی ہر شب مین جا بہ گورستان
کہود قبرین کفن نکال نہان

آہ عبد اللہ جب سنا یہہ حال
وہین اسکو بہت ہوا ہے ملال

جبکہ پہنچا ہی جا بگورستان
کہولا ہی ایک قبر وہ جوان

اور اسمین کیا نماز شروع
با کمال خضوع اور خشوع

دیکھا وہ یک پلاس پہنا ہی
ایک سنکل گلے مین ڈالا ہے

جب یہہ حالت غلام کی دیکھا
جلد آہستہ ہو گیا پس پا

تھا اُسی جا پر غلام اُسکا
صبح تک بھی یہی تھا کام اسکا

اور مسجد طرف چلا بہ نیاز
اور گذارا ہی صبح کی وہ نماز

ہی مرا مالک مجازی جو
ایک درم مجھ سے مانگتا ہی آج

یہہ دعا کرتے ہی وہ نیک آئین
ایک تابان ہوا ہی نور وہین

جبکہ عبد اللہ دیکھا یہہ حالت
نہین اسمین رہی ہی کچھ طاقت

سر لگا اسکا اپنے سینے سے
اسکو دینے لگا ہی وہ بوسے

تھا شخص خواجہ ہی تو مرا ہوتا
اور مملوک مین ترا ہوتا

آہ اب پہٹ گیا مرا پردا
راز میرا یہہ آشکار ہوا

تیری عزت کی ہی قسم یا رب
مجھ کو خستہ جہان مین مت کر اب

ابھی سینے سے سر اُسکا لگا
بعد تر قبض روح اُسکا ہوا

اور ہر روز ایک درہم سیم
لا کے دیتا تھا وہ غلام سلیم

کر کے نباشی یک درم ہر روز
لا کے دیتا ہی مجھکو ای فیروز

بیچ کر اُس سے آہ یک درہم
تجھ کو دیتا ہی لا کے جان بہم

اور حالت کا اُسکے ہو جویا
ایک شب اُسکے پیچھے پیچھے چلا

اور اس قبر مین تھا یک محراب
پس وہ محراب مین گیا بہ شتاب

دور سے ہی نظر وہ کرتا تھا
آیا پھر قبر پاس آہستا

منہ کو مل کر زمین پہ روتا ہی
اشک سے اپنے منہ کو دہوتا ہی

اور بے اختیار ہو گریان
بیٹھا گوشہ مین آ کے یک پنہان

صبح ہوتے ہی باہر آیا ہے
خاک سے قبر کو وہ ڈھانپا ہی

یون وہ عاشق سے کرنے لاگا تب
روز آیا ہی یا الٰہی اب

مایہ دیتا ہی مفلسونکو توہی
اور بینہ دیکے بیکسون کو توہی

دیکھا چاندی کا ہین یک درہم
غیب سے آیا اسکے ہاتھ بہم

اٹھکر ابیقرار ہو سوے اُس
اور گیا جلد اُس غلام کے پاس

بولا خواجہ کہ اب ہزارون جان
ہو وے ایسے غلام پر قربان

جبکہ دیکھا غلام نے یہ حال
کہنے لاگا اے قادر متعال

نہین دنیا مین اب مجہے راحت
میرے جینے مین اب نہین لذت

مجھکو دنیا سے اب اٹھا لے جان
تن سے میرے نکال میری جان

ہو گیا اشکبار عبد اللہ
ہو گیا زار زار عبد اللہ

[illegible]

کہ ہیچ ... سمجھا
تب یہہ ندا سنا ہے وہ
اُسنے پوچھا یہی تو ہی عبد اللہ
پس یہہ سنتے ہی ایک نعرہ کیا
کہ وہ دشمن کے واسطے ایسا

نقل ہے ایک غلام کو دیکھا
کہا عبد اللہ دیکھکر اسکو
کہا مین کیا کیون وہ خود بکال
ایک نعرہ کیا زمین پہ گرا
بندہ ہر حال مین خدا کے سات
کون سی چیز ہے تمام و سحر
کہے نا ... کسی مین عقل اگر
[illegible]

[illegible]
تب کہا ... وقت ادا
اپنی طاعت مین ہوگیا شاغل
اور تہو عجب ہے سنا یہہ ندا
و مین روتا ہا کر تو سہے وہ
کیون تو روتا ہی کر مجھے آگاہ
اور اسطرح سے وہ کہنے لگا
دوست پر اپنے ہی عتاب کیا
ایک ہی پیرہن وہ پہنا تھا
اپنے خواجہ سے کیون نہ پوچھے تو
دیکھتا جانتا ہے میرا حال
ہوش مین آکے بعد یون بولا
اس ادب سے ہی ... دن رات
آدمی کو ہو فایدہ اکثر
کہا حسن ادب ہی تب بہتر
کہے یہہ بھی اگر ...
کہا خوش ...
کہا ... گذرا ہے ترا
کہا ... آ

[illegible]
... مین عبد اللہ ...

یا عبد اللہ اوفوا بالعهد ان العهد کان مسئولا

اور وہ کافر نے سر اشارہ کیا
حال گندا ہوا وہ بولا ہے
کہ نہر گرز ہوا ہے سر تو میان
پس مسلمان ہوگیا فی الحال
اور وہ موسم زمستان تھا
کہ یہہ موسم مین اسنے تیرے لئے
بات یہہ جب سنا ہی عبد اللہ
کہ طریقت کی راہ با تدقیق

نقل ہے اُس سے یون ہے سنا ہی
تب دیا یون جواب و اکرم
کہے یہہ ہی ہو تو فرمایا
تب کہا ہے مدام خاموشی

نقل ہے ایک شخص نے آیا
[illegible]

[illegible]
... ظفر مین پایا اب
کہ وہ روتا کہا ...
عقدہ راز اُس سے کہو ...
ہونا ایسے خدا سے ...
اور حاصل کیا ہی دین مین ...
اسلئے وہ غلام از ان ...
ایک جبہ خرید کر وہ ...
وقت اسکا ہوا ہی خوش ...
اسکو لیکر اس غلام سے ...
کہ خبر دیجئے صاحب ...
عقل وافر مفید ہے ...
[illegible]
فایدہ آدمی کو دیوے گی
[illegible]

فایدہ ...

کہ زنا کا ہے ... انسان
[illegible]

[illegible]

بلا دولہا ... گھر آئی | یہ کہہ ... پھر سوائی | کر کرے اپنا اسکے ساتھ نکاح | اس ... جو ...

خوش ہو عبد اسکا ... دیا | کیا اسکا نکاح شیخ کے ساتھ | اور وہ دختر کو اپنے وہ ہی باپ | دیا دینار ہے ... ہزار

اور عبد اللہ خواب میں دیکھا | کہ ہوئی اس طرح سے اسکو ندا | کر ہماری واسطے یو فاق | ایک عورت کو جب ... طلاق

اس سے بہتر عبید و دوسری عورت | ہم نے تجھ کو دئے ہیں یا عزت | تا بہ تحقیق اب تو یہ سمجھے | کہ کرے کام جو ہمارے لئے

میں نقصان اسمیں آوے کبھی | ہم نے دیتے ہیں اس سے بہتر ہی | نقل ہے جب بعالم رحلت | اسکو پہنچی ہے شیخ کی حالت

مال ... جو تھا خوش اسکے سات | سارا اللہ کر دیا خیرات | ایک مرید رشید تب اسکا | سر بالین پہ اسکے بیٹھا تھا

... اسنے کیا ہی ... | تین دختر ہیں تیرے نیک سیر | اب تو تو نے چلا ہی دنیا سے | کیا تو رکھتا ہی بول انکے لئے

... انکے لئے کیوں ہیں ہی | | | صالحوں کا ہی کارساز ہی

وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ

... ر سارا انکا جبکہ جو دے اللہ | وہاں کیا چیز ہے یہ عبد اللہ | وقت مرنے کے چشم کھولا تھا | خوش ہو ہنستا تھا اور یہ کہتا تھا

لمثل هذا فليعمل العاملون ۔ | بس اسی حال میں ؤ نقل کیا | قدس اللہ سرہ الاعلیٰ

ذکر سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ

گنج عرفان تاج دین متین | بحر وجدان سراج شرع مبین | پیشوائے اکابر علما | مقتدائے اعاظم قدما

مومنوں کا امام عالیشان | نام نامی ہے اسکا جان سفیان | اسنے تھا قطب حرکت ... | لقب اسکا ... ہے ثوری

عالموں میں تھی اسکو شان کبیر | اسکو کہتے تھے مومنوں کا امیر | پر خلافت نہیں کیا زنہار | وہ حکومت سے تھا بہت بیزار

ہمیشہ ... میں رکھا تھا قدم | ورع و تقویٰ میں تھا بہت اقدم | ظاہری باطنی علوم جلیل | جاننے میں نہ تھا اسکا مثیل

مستحق جو تھا ... مجتہدین | فرد یہ پانچوں تھا اسے یقین | ... تواضع کی اور ادب کی صفت | رکھتا تھا وہ بدرجہ نہایت

... سے | اولیا اتقیا سے ... | ... ہے لیکے تا آخر | ایک ہی تھا ...

[illegible]

اور ابدا [illegible] — اپنی جاتی ہی کو [illegible]
[illegible] — اسطرح [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] — اسکو [illegible] ہی مین [illegible]
نقل ہے ایک [illegible] — کہ سفیان [illegible]
[illegible] — تو اس [illegible] بہت کر [illegible]
[illegible] ہے کیا [illegible] — [illegible]
[illegible] — بیٹا [illegible]
پھر [illegible] ہو جیسی — [illegible]
[illegible] — لیکن [illegible] شعار
نقل ہے [illegible] — [illegible] کہتی [illegible]
کہ اسپر [illegible] — اس مین [illegible] ہرگز نہیں پایا
اور کرتا تھا [illegible] — کہ [illegible] اہل حدیث کہیو [illegible]
پڑھ کو حدیث [illegible] — پوچھے کیا ہی ذکر کو [illegible]
کہا دوستو حدیث کے کامل — ہو تو تم جو حدیث کے حامل
نقل ہے اسکے وقت ای عالم — تھا خلیفہ جو کہ بڑا ظالم
پیش سفیان [illegible] باز — ایک دن اسنے پیر [illegible]
اور مین نماز مین پیہات — ریش پر اپنے پھیرتا تھا ہات
اسکو اسطرح سے کہا سفیان — ای فلان یہہ نہین نماز ہی جان
جانتے یہہ نماز محشر مین — مثل گوئے پلید لے آوین
نہین [illegible] اسکو دیکھینگے — تیرے ہی منہ پہ اسکو پھینکینگے
تب خلیفہ نے یون کہا اسکو — مجھ کو آہستگی سے اب کہہ تو
کہا گر اس ہم سے [illegible] کرین — اور بھی حق کے عتاب ہین سر پر
وہ جفا کار جب سنا یہ بات — دل مین کینہ رکھا اسکے سات
اور کیا حکم ایک بناوین دار — اور سفیان کو چڑھاوین دار
دار جسدن کھڑا کئے ہین لا — دو بزرگون نے خواب یہہ دیکھا
گو وہین ایک بزرگ کے ای جان — سر پاک اپنا رکھا ہی سفیان
اور سفیان بن عینیہ کے — گو وہین بیٹھے رکھا وہ پیر اپنے
اور بھی خوابین وہ پاک شعار — ہوگئے دونو بزرگ وہ بیدار
ایک دوسرے سے خواب بولا ہے — راز ہر ایک اپنا کھولا ہے
جلد جا کر وے ہین اسکو خبر — وہ بھی اس حال سے تھا واقف تر
اور ہوے پھر وہ دو بزرگ [illegible] کمال — کئے ظاہر بہت ہی اپنا ملال
کہا سفیان ثوری انکے تئین — جان دینا مجھے دریغ نہین
ایک کرنا امور دین مین ادا — ہم پہ واجب ہے بس صباح و مسا
بس ہے آنکھون مین اپنے پانی لا — کرنے لگے اسطرح سے دعا
کہ اسے قہار ای علیم و حکیم — پکڑے تو اسے تری گرفت عظیم
تبھی اسکی دعا ہوئی مقبول — دشمنان اسکے ہوگئے مخذول
[illegible] ہین وہ خلیفہ ظالم — بیٹھا تھا اپنے تخت پہ اسدم
اور ارکان دولت اسکے سب — تھے جو بیٹھے پہ اسکے حاضر تب
وہ [illegible] گرے زمین کا [illegible] — سب کے سب ہوگئے ہین زیر و زبر
وہ خلیفہ بھی اسکے سب ارکان — دھس گئے ہین زمین کے درمیان
[illegible] دو بزرگون نے دعا — جلد مقبول ہم نہین کیا

فایدہ از مترجم

دوستان خدا [illegible] — [illegible] سے لین وہ بدلہ
دوست انکا ہی [illegible] — انکا دشمن ہے حق کا دشمن جان
دوست [illegible] — انکا دشمن ہے شقی [illegible] الدین
ساتھ انکے جسے عداوت ہی — اسپہ آوے وبال و نکبت [illegible]
انکا [illegible] — یاد رکھیگا دو جہان مین خسران
[illegible] قتال ہے — انکے منکر کو رنج حاصل ہے
[illegible] منکر [illegible] — [illegible] مقام ہی جس مین
[illegible] حسین [illegible] — سخت جلد ہی [illegible]
[illegible] — [illegible]
[illegible] کو [illegible] — [illegible]

[illegible]

نقل ہے [illegible]

نفاق کیا ہو [illegible]

[illegible]

پس مین چھوڑ دین لغرانی

کہ یہہ غلطی سے مین نے سمجھا تھا

نقل ہے دو ترے خریطے زر

اور وجہ حلال سے ہی حال

شیخ اسکو نہین قبول کیا

کہ ترے پہر سا تمہاری آگہہ

تجھپہ ظاہر ہے مین [illegible] دل

کہ یقین مین نے دوستی خدا

اور ہدیہ کسی نے لایا تھا

کہا سفیان سنا ہے بھائی ترا

قصہ کوتاہ کسی سے بھی عزیز

اور ایک شخص اسکے ہمراہ تھا

ایسے اشخاص کے مکانون پر

تم نے کرتے ہو جبکہ پڑ نظر

نقل ہے ایک اسکا ہمسایہ

لوگ توصیف اسکی کرتے تھے

تو جنازے پہ اسکے بے تکرار

[illegible]

[illegible]

دو لیا ملت مسلمانی

پاس بیمار کے طبیب گیا

بھیجا ہدیہ کسی نے اسکے گھر

کیا پیدا با احتیاط کمال

جلد اپنے پسر کے ہات دیا

نہین رکھتا تھا دوستی للہ

اور رکھتا ہون مین اہل و عیال

پہر دنیا کبھی نہ بیچون گا

اسکو سفیان نہین قبول کیا

اسلئے مجھکو خوف ہے یہہ ترا

نہین لیتا تھا شیخ کوئی چیز

آہ اسکے طرف ہی وہ دیکھا

بھائیو تم اگر نکرتے نظر

یہہ نظر لاویگی بلا تم پر

وار دنیا سے جبکہ نقل کیا

نیک ہی اسکو سارے کہتے تھے

کبھی ایسا ہوتا مین زنہار

کہ وہ جاتا ہے مسجد جامع

[illegible]

[illegible]

[illegible] طبیب الہی ہے

بلکہ خوف سے خدا کے مگر

مرد اسیار کے جو دین متین

وہ خلیفے نے یہہ خبر سنکر

بلکہ بیمار کو بلا دستکاس

اور بھیجا پیام بھی ایسا

اسکی میراث سے ہی ہے یہہ زر

کہا واپس لیجا کے پہنچا دے

شیخ سے یون کہا ہی اسکا پسر

پس مرے حال پر تو رحمت کر

تا نہ شرمندہ ہوؤن روز جزا

اسنے کہنے لگا کہ مین گاہے

کہ ترے مال کے سبب سے کبھی

نقل ہے ایک روز اسکا گدہ

اسکو سفیان اس طرح منع کیا

وے نکرتے تھے اسقدر اسراف

مسرفون کا جو مظلمہ ہوگا

سو جنازے پہ اسکے تو عفو

کہا گر مین نے جانا یہہ بلیت

[illegible]

[illegible]

اس طرح بولنے لگا مجھ شتر

مین نے بھیجا طبیب جانون پاس

کہ مرا باپ دوست تھا تیرا

اسکو کیجے قبول اے رہبر

اور اسطرح صاف بولے اسے

کہا نہین رحم ہے تجھے مجھ پر

شیخ تب اسکو یون کہا ای پسر

پس وہ واپس لیجا کے پہنچایا

نہ سنا ہون حدیث تیرے سے

دل مین میرے بطالت آویگی

ہوا ایک محتشم کے گھر کے [illegible]

اور کیا اسطرح اسکو فرمایا

اور اسراف مین نکر [illegible]

تم بھی اسمین شریک ہوگے

[illegible]

کہا مجھکو نکال دو باہر
اور یا اسطرح سے کیا ظاہر

کہ سنو ابر انکو وے دکھلاتے ہین
لوگ کو دام مین پہساتے ہین

اور تھا ایک رفیق ساتھ اسکے
ایک محل مین دونون بیٹھے تھے

کہا ایک دن رفیق سے کر آہ
کہ تو روتا ہی یون زبیم گناہ

کہا اگرچہ گناہ ہین بسیار
لیک دو پیش رحمت غفار

پس نہ روتا ہون مین زبیم گناہ
بلکہ روتا ہون اس لئے مین آہ

کہ وہ ایمان ہے یا نہیں یا ان
مین نے روتا ہون اسلئے ہر آن

اور عبادت کئے ہین جب عباد
قرب انکا ہوا ہی اس سے زیاد

اور یون بولتا تھا لوگون سے
کہ ہین رونے کے جانو دس حصے

سال مین ایک باریک قطرہ
ہو روان چشم سے اگر للہ

فصل ہی جبکہ موت سفیان کی
آہ جسدم بہت قریب ہوی

اب مین دیکھا یہ سخت تر ہی سفر
نہین آسان ہے پاس حق کے گذر

اور ہمیشہ امیر بصرے کا
بس عیادت کو اسکے آتا تھا

از عبادات خالق علام
نہیں پاتا تھا ایک دم آرام

اپنی حاجت قضا وہ کرتا تھا
اور وضو کر نماز پڑہتا تھا

کہا از بارگاہ رب جلیل
آوے مجھ پاس جبکہ عزرائیل

اسطرح بولتا ہی عبد اللہ
کہ کہا مجھکو وہ خدا آگاہ

مین کہا اسکا منہ زمین کے اوپر
باہر آیا کہ دیوں سبکو خبر

کہے سوتے تھے ہم گہر مین سب
خواب مین یہہ ندا سنے ہین اب

پس گئے اسکے پاس سب بہ ملال
تنگ اسپر بہت ہوا تھا حال

دیکھے اسمین ہزار تھے دینار
کہا صدقہ کرو اسے ناچار

پھر تو کسواسطے رکھا یہہ زر
کہا اسطرح ان سے وہ رہبر

تا مرا دین کبھی خراب نہو
مجھ پہ ابلیس دستیاب نہو

اور تکفین ہو تری کیونکر
تب دکھاتا تھا اسکو مین یہہ زر

پس پڑھا کلمۂ شہادت وہ
دار فانی سے کی ہی رحلت وہ

تھے بخارا مین جو کہ تھے علما
رکھے محفوظ مال و زر اسکا

آئے تھے وہان کے استقبال
لیگئے اسکو مند و اجلال

سو وہی مال کہ وہ اپنے پاس
دفع کرتا تھا اس سے وہ وسواس

سیاتھ ہر زن کے ایک ہی شیطان
اور امرد پہ ہے اٹھارہ جان

فصل ہے ایکبار سدہ آگاہ
ہوا راہی سو ہے بیت اللہ

اور ہر روز راہ مین سفیان
سخت بے اختیار تھا گریان

ہاتھ لنبا وہین کیا ہے وہ
ایک کا دہی اٹھالیا ہے وہ

اس پرکاہ سے بہی کم ہی جان
وہ غفور و رحیم ہے رحمان

آہ ایمان مین جو لایا ہون
کچھ حقیقت نہ اسکی پایا ہون

کہا عرفان سے عارفون کو بجا
قرب درگاہ حق زیادہ ہوا

اور ورے کئے ہین جب طاعت
پائے اس سے نتیجہ حکمت

اس سے نون حصے ہینگے محض ریا
ایک حصہ ہی از براے خدا

اس مین ہینگی سعادت جاوید
اسمین بخشش کی ہی بڑی امید

آہ روتا تھا اور کہتا تھا
موت مین آرزو سے چہتا تھا

شہر بصرے مین جو ہوا بیمار
سخت پیچش ہوی تو وای یار

سخت تھی گرچہ ویسی بیماری
پر نہ چھوڑا ہے طاعت باری

موت کی رات مین وہ بحر صفا
کہتے ہین آہ ساٹھ بار اٹھا

کیا اس شب مین ساٹھ بار وضو
کہے یارون نے اب نہ کیجو وضو

چاہتا ہون کہ مین نجس نہ ہون
درگہہ حق مین پاک ہی جاؤن

کہ مرے منہ کو اب تو رکھو زمین
کہ ہی نزدیک میری موت یقین

دیکھا یارون نے اٹھکر ہین تمام
پوچھا کسنے دیا تمہین اعلام

کہ جا ذرے پہ جاو سفیان کے
ہم نے یہہ سنکے جلد تر آئے

زیر بالین وہ ہاتھ ڈالا ہے
ایک تھیلی بڑی نکالا ہے

کہے کرتا تھا حکم تو ہر بار
نہ لیا چاہئے کبھو دینار

یہہ ہی دین کے پاسبان سدا
اپنا دین انسے مین بچا رکھا

وہ ہی مردلین وسوسہ لاتا
کہا تو کھا دیگا اور پہنیگا

اسکا وسواس دفع کرتا تھا
احتیاج اس سے مین جو ہرتا تھا

کہتے ہین اسکا ایک وارث تھا
سو بخارا مین اسنے فوت ہوا

جبکہ سفیان کو یہہ خبر پہنچی
وہ بخارا طرف ہوا راہی

تو تب اسکی تھی اٹھا اسباب
اسکے تحویل کر دئے وہ مال

امر رحلت ہوا ہی جبکہ یقین
اسکو خیرات کر دیا ہی مین

مـات الورع

اور جس رات ہو وفات کیا
سنئے لوگون نے غیب سے یہہ ندا

نقل ہے کہ اسکو خواب میں دیکھے
اور اسطرح سے اُسے پوچھے
قبر کی وحشت اور تنہائی
بولا اے شیخ کیون تجھے جانی
کہا حق نے کرم سے گور مری
ہوئی یک مرغزار جنت کی
اور کوئی اُسکو خواب مین دیکھا
پوچھا حق تیرے ساتھ کیا ہی کیا
کہا مین یک قدم رکھا پل پر
اور دوسرا قدم بہشت اندر
اور یک شخص خواب مین دیکھا
شیخ سُفیان بجنت آوا
جھاڑ سے ایک دسر کجا آبر
اندر ہا ہے بحالت خوشتر
پوچھا یہ رتبہ کس عمل سے ملا
کہا یہ رتبہ ورع سے پایا
نقل ہے خلق پروہ باتوفیق
تھا دل وجان سے بہت ہی شفیق
اتفاقاً وہ ایک دن ہی یار
ہوا رونق فزون در بازار
ایک پرندہ اُسے نظر آیا
کہ ہے پنجرے مین اُسکو قید کیا
کو ترپتا ہی اُسمین وہ ناشاد
آہ کرتا ہے شور اور فریاد
دیکھ سُفیان اُسے خرید کیا
کھول پنجرے سے اُسکو چھوڑ دیا
وہ پرندہ تمام دن بالخیر
باغ و صحرا کے بیچ کرتا سیر
دن گذر جاکے جبکہ آتی شب
گھر کو سفیان کے وہ آتا تب
شیخ سُفیان نماز پڑھتا تھا
مرغ نظارہ اُسکا کرتا تھا
اور بدون نماز وقت دگر
گاہ گاہ اُسپہ بیٹھتا آکر
جب جنازہ اٹھائے سُفیان کا
شور کرتا وہ مُرغ نے آیا
نعش پر اُسکے مارتا تھا سر
نالہ کرتا تھا درد سے مضطر
دیکھ یہ لوگ ہوش کھوتے ہین
آہ بے اختیار روتے ہین
اور جب شیخ کو کئے مدفون
آہ تب وہ پرندہ محزون
ایک مچایا بڑا ہی شور و فغان
قبر پر اُسکے گر دیا ہے جان
قبر سے ایک تب ہوئی ہے ندا
حق نے سُفیان کو لطف سے بخشا
کیونکہ صبح و مسا یہ خلق خدا
وہ شفقت بہت ہی رکھتا تھا
بخشا اسواسطے خدائے صمد

ذکر شیخ شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ

قدس اللہ سرہٗ الامجد

پیشوائے محققین کبار
شاہباز منازل اسرار
سر عباد و قدوۂ زہاد
شمع بزم ہدایت وارشاد
بو علی کنیت شقیق ہی نام
اُسکا جان شہر بلخ مین تھا مقام
عصر مین اپنے تھا وہ شیخ زمان
تھا برا فیض بخش فیض رسان
ہوا تمام زہد اور عبادت مین
تھا وہ راسخ قدم ریاضت مین
اور توکل مین وہ کیا تھا قیام
رہا قایم اُسی مین عمر تمام
جانتا تھا بہت علوم و ہنر
اور تصانیف اسکے ہین اکثر
جو کہ تھا حاتم اصم اشہر
اُسکا تھا اوستاد یہ رہبر
اور براہیم ابن ادہم سے
منتسب تھا وہ شیخ اکرم سے
کہ طریقت اُسی سے پایا تھا
مایۂ فیض ہاتھ لایا تھا
اور بہت سے شیوخ کی صحبت
اُسنے حاصل کیا تھا باعزت
کہ وہ اسطرح سے کیا ارشاد
یکہزار اور سات سو اُستاد
ہین کہ جن مین نے اُنسے فیض لیا
انکی شاگردی مین بجا لایا
اور کئی اونٹ بھر کتاب ضخیم
اُنسے حاصل کیا مین باتکریم
ان کتابون سے مین نے یہ سمجھا
چار چیزون مین ہی رضائے خدا
پہلے روزی مین مین ہی ای یار
اور دوم خلوص در ہر کار
اور شیطان کی دشمنی سیوم
اور تیاری موت کی چہارم
وجہ توبہ یہ اُسکا ہی ای یار
کہ تجارت کے واسطے یکبار
وہ گیا تھا سوئے ترکستان
ایک بتخانہ اُسنے دیکھا وان
بُت پرست ایک اُسمین تھا جاہل
بُت پرستی مین تھا بہت شاغل
آہ وزاری بہت ہی کرتا تھا
اُسکے آگے سر اپنا دھرتا تھا
دیکھ اُسکو شقیق کہنے لگا
کیون تو کرتا ہی سنگ کا پوجا
ایک ہی تیرا مالک و خالق
واہی ہمیشہ وہی ترا رازق
ہی وہی حق و عالم و قادر
پوجھ اسکو ہی باطن و ظاہر
اور پرستش بت کی کر زنہار
کہ وہ پتھر ہے عاجز و ناچار
کہا وہ بُت پرست اے شقیق
بات یہ تیری گر ہے باتحقیق
کیا نہ قادر ہے پھر ترا مولا
شہر مین تیرے دیوے رزق ترا
نہ یہان تک تو واسطے آوے
اپنی روزی وطن مین ہی پاوے
آہ یہ بات جب سنا جو شقیق
وہین بیدار ہوگیا ہی شقیق
اور تبھی پھر بلخ کے طرف ہی چلا
اور یک گبر اُسکے ساتھ ہوا
پوچھا اسے شیخ کیا ہی تیرا کام
کہا سوداگری ہے میرا کام
کہا وہ روزی طرف تو گر دوڑے
جو نہ تقدیر مین تیرے ہووے

ہاتھ تیرے کبھی نہ آویگی
خود بخود آویگی وہ تیرے پاس
سرد دل پر ہوی اُسے دنیا
ان دنون مین علی بن عیسیٰ
ایک ہمسایہ شیخ کا جو تھا
شیخ سے اُسنے التجا لایا
تیسرے دن امیر کا کُتا
کہ جوان مرد ہے وہ بحر سخا
بھیجا نزد امیر بے تاخیر
قوت کوئی کہین نپاتا تھا
پوچھا اُسکو شقیق نے ای غلام
سنکے یہہ بات اُسنے کہنے لگا
مجھکو بھوکا نہ چھوڑ دیگا وہ
اپنی ہوش وحواس سے گذرا
نہین اُمین سے ہی کچھ زیادہ رنج
شعر اُون کو تیرے غایت ہی
وہین دنیا سے دل کو توڑ دیا
حق کے جانب توجہ لایا ہے
اور اس طرح بولتا تھا مدام
مین بھی تب ہمرہ شقیق گیا
شیخ اُسوقت مین بغیر خطر
حق تعالیٰ پہ اسقدر اے یار
کیا نہین شرم کچھ تو دھرتا ہی
اس لئے بندگی خدا کی کرے
اُس سے یہہ بات جب سنا ہی شقیق
کہا کافر نے یون شقیق کے سات
تب اُٹھا وینگے اسکو بیوسواس
شیخ بولا کہ رکھنے اسکو یاد
یہہ حکمت کی بات جو ہیگی

آہ ضایع ہوا اسمین عمر تری
اسکو پاویگا تو بلا وسواس
فکر عقبیٰ اُسے ہوی پیدا
ابن ہامان امیر بلخ کا تھا
تنگ ناحق کئے ہین اُسکو آ
شیخ نے تب امیر پاس آیا
کہتے ہین ایک شخص کوہی بلا
مجھکو البتہ کچھ وہ دیویگا
معتقد اسکا ہوگیا ہے امیر
آدمی آدمی کو کھاتا تھا
کہ خوشی کے نہین ہین یہہ ایام
قحط سالی کا کیا مجھے پروا
مجھکو ضایع نہین کریگا وہ
اور اس طرح سے ہے کہنے لگا
اُسکا خواجہ نے کچھ رکھا ہے اناج
ملک تیری بلا نہایت ہی
اُسکا ہر شغل جلد چھوڑ دیا
اور یقین تمام پایا ہے
کہ مرا اوستاد ہی وہ غلام
آہ وہ جنگ سخت تھا ایسا
دو فو لشکر کے درمیان اگر
تھا اُسے اعتماد ستر وچہار
دعوئی حاصلی جو کرتا ہے
کہ ہے دیتا خدا نے رزق اُسے
کہا یارون کو اپنے بالتحقیق
کیا تو لکھتا ہی مجھسے شخص کی بات
پاک کرکے رکھینگے اپنے پاس

اور مقرر ہی جو ترے قسمت
بات یہہ جب سنا شقیق ای یار
بعد ازان بلخ مین جو آیا ہی
ایک کُتا ہوا تھا اُسکا گم
کہ وہ کُتا رکھا ہی تو ہی چھپا
کہا دے تین روز کی تو سبیل
اُسنے بولا یہہ سگ مین لیجاؤن
پس وہ خدمت مین شیخ کے لایا
نقل ہے ایکبار قحط عظیم
دیکھا وہ یک غلام در بازار
کیا نہیں خلق پر ہے تیری نظر
ایک قریہ ہے میرے آقا کا
بات یہہ آہ جب سُنا ہی شقیق
یا الٰہی کہ یہہ غلام ایسا
سب کا ہی مالک حقیقی تو
فکر کس بات کی کرین پس ہم
اور کیا توبہ نصوح تبھی
اور توکّل مین رتبہ کامل
نقل یون حاتم اصم نے کیا
نظر آتے تھے سرہی نیزون کے
خیمہ اپنا وہین سرا نے لیا
نقل ہے ایک دن وہ جاتا تھا
بات ہی تیری آہ دل سے جان
وہ نہین حق پرست ہی زنہار
کیا یہہ بہتر سخن ہے اسکو لکھو
کہا ہان ہم نے پائین جب گوہر
کہا اسلام کر مجھے تلقین

ڈھونڈھنے کی اُسے نہیں حاجت
اور بھی خوب ہوگیا بیدار
دل خدا کے طرف لگایا ہی
ڈھونڈھتے تھے بہت اُسے مردم
اُسکو دیتے تھے رنج اور ایذا
تجھکو پہنچاؤن سگ ترا بیقیل
اور نزد شقیق پہنچاؤن
اور وہ انعام اُس سے کچھ پایا
بلخ کے شہر مین پڑا اے فہیم
شاد و خندان چلا ہی نیک شعار
مبتلا بھوک مین ہین شام و سحر
اسمین ہے وہ بہت اناج رکھا
بحر حیرت مین ہوگیا ہی غریق
اپنے خواجہ پہ ہے بھروسا کیا
تو ہی دیتا ہی رزق ہی سبکو
نہ توکل سے کیون رہین خُرم
کھلا اُسپر در فتوح تبھی
فضل حق سے اُسے ہوا حاصل
جنگ یکبار کافرون سے ہوا
اور تیرین ہوا مین جاتے تھے
اور اچھی طرح سے خواب کیا
ایک کافر نے اُسکو دیکھ کہا
کہ یقین کوہی شخص لا ایمان
بلکہ نعمت پرست ہے بدکار
اور اُسکو سدا نگاہ رکھو
گرچہ ہووے پڑا نجاست پر
کیا تواضع کا ہے یہہ ترا دین
کہ رسول خدا کئے ارشاد
وہ تو مومن کی ہے گمشتگی

الحکمۃ ضالۃ المؤمن فاطلبھا ولو کان
عند الکافر

اُسکو تم ڈھونڈھیو بلاد ہوا
گرچہ وہ بات ہووے کافی پس

پیش مشکل ہو وہ بالتحقیق
وہی تصدیق ہے بدرستِ تحقیق

نقل ہے ایک شخص نے ای یار
یون کہا ہے شقیق نے کہ بتا

کب تلک تو بلا معاش رہے
کسب سے آ دخل کے کہا وہ

آئیے جو کفاف ہے تیرا
تجھکو مین نے دیا کرونگا سدا

کہا تجھ مین پانچ ہوتے عیب
کرتا اُسکو قبول ہی بے ریب

پہلا تیسرا خزانہ کم ہوگا
دوسرا چور بھی لیجاویگا

تیسرا یہہ بھی خوف ہی مجھکو
کہ کبھی ہوویگا پشیمان تو

چوتھا میرے مین عیب دیکھے جب
تو نہ دیوے کفاف میرا اب

پانچوان پہلے گر تو جاوے مر
مین رہون بے کفاف تب مضطر

ایک خداوند پاک میرا ہے
کہ یہہ عیبوں سے وہ مبرا ہے

نقل ہے کوئی آ کہا اُس سے
مین نے جاتا ہون واسطے حج کے

پوچھا توشہ ہی کیا ترا ای عزیز
کہا توشہ مرا چہار ہین چیز

اولا جو ہی رزق میرے نصیب
ہی یقین وہ بہت مرے ہے قریب

اور جو شخص غیر ہے میرا
میری روزی دور ہے وہ سدا

اور اللہ کی قضا دن رات
مین جہان جاؤن ہنگی خیر سات

اور یقین جانتا ہون شام و سحر
حق مرے حال پر ہے دانا تر

شیخ بولا ہے نیک تر یہہ بات
بسفر رخصتت مبارک باد

نقل ہے جب شقیق حق آگاہ
کر یقین عزم حج بیت اللہ

شہر بغداد مین ہے آ پہنچا
اُسکو ہارون رشید بلوایا

شیخ نے اُسکے پاس جبکہ گیا
اُس سے ہارون رشید یون پوچھا

کہا تو ہی کہ یہ شقیق زاہد ہے
یون کہا اُسکو تب وہ ماجد ہے

ہان بلاشبہ ہے یہ مین ہون شقیق
لیک زاہد نہین ہون بالتحقیق

ہارون بولا مجھے نصیحت کر
یون لگا کہنے اُسکو وہ ببر

کہ خبردار اب تجھے مولا
جائے صدیق پر ہے بٹھلایا

صدق کرتا ہی وہ ترے سے طلب
کیجے حاصل تو صدق کا منصب

اور فاروق کی بھی جگہہ پر
دیکھ بٹھلایا ہے تجھے داور

حق و باطل مین فرق کرنا خوب
حق تعالیٰ کو تجھ سے ہی مطلوب

اور یقین بر مقام ذوالنورین
تجھکو بٹھلایا خالق کونین

حق تعالیٰ ترے سے پس ہر دم
چاہتا ہے سمجھ حیا و کرم

اور کیا جانشین تجھکو رب
مسند مرتضیٰ علی پر اب

چاہتا ہی ترے سے حق اے یار
عدل اور علم دیکھ رہ ہشیار

کہا ہارون رشید یہہ سنکر
اور ای شیخ کچھ زیادہ کر

کہا اللہ کا ہی ایک سرا
نام دوزخ ہے جانئے اُسکا

اُسکا دربان تجھے بنایا ہے
تین چیزین تجھے وہ بخشا ہے

ایک ہی مال دوسری شمشیر
تازیانہ ہے تیسری ای خبیر

اور کہا ہی یہہ تین چیز سے تو
پھیر رکھنے سقر سے لوگون کو

جب ترے پاس آوے حاجتمند
مال دیکر اُسے تو کر خورسند

حکم حق کا جو ٹال دیویگا
تازیانہ سے دے تو اُسکو سزا

خون کوئی اگر کسی کا کرے
تو قصاص اُسکا تیغ سے لیجے

گر تو یہہ سب بجا نہ لاویگا
اہل دوزخ کا پیشرو ہوگا

یہہ بھی ہارون رشید نے سنکر
کہا ای شیخ کچھ زیادہ کر

کہا چشمہ کے ہی سمجھ تو مثال
مثل نہرون کے ہین ترے عمال

گر مصفا ہو چشمہ فیضان
ہو نہرون کی تیرگی سے زیان

اور چشمہ اگر مکدر ہو
آب نہرون کا تب نہ بہتر ہو

کہا ہارون اور زیادہ کر
پھر لگا بولنے وہ پاک سیر

گر تو تشنہ ہو دشت مین ایسا
کہ قریب الہلاک ہوویگا

آب شیرین اگر وہان نہ بیچے
کیسی قیمت سے تو خرید کرے

کہا وہ بیچے جو کہ قیمت سے
مین خریدون اُسے ضرورت سے

شیخ بولا کہ بیچنے والا
چاہیگا نصف ملک گر تیرا

کیا خریدیگا یا نہیں تو اُسے
کہا لیونگا نصف ملک بھی گر

کہا پانی وہ جب تو پیویگا
اور ترا بول بند ہوویگا

کہ ہلاکت ہو تیری جس قریب
اور اُسوقت آوے ایک طبیب

ملک آوے جاتر لیے وہ مانگے
تا مرض کا ترے علاج کرے

کیا کریگا تو ویسے وقت بھلا
کہا وہ نصف ملک بھی دونگا

کہا پھیر کیا تو ناز کرتا ہے
ملک کا اپنے پاس ہر گاہی

جسکی قیمت ہو ایک جرعہ آب
اور ہے پر وہ بند ہووے جب

سنکے ہارون یہہ شیخ کی گفتار
رو دیا بے اختیار زار و نزار

کہا اللہ بس شقیق کی حرمت / اور عزت سے دی اسے رخصت
لوگ اس پاس جمع آنے لگے / اعتقاد اسکے ساتھ لانے لگے
اور روزی کے واسطے کچھ کام / کرتا ایسے مقام پر ہی حرام
اسکو پوچھا کہ تو معاش کا کام / بول کس طرح کر رہا ہے مدام
کہا ایسا ہی ہے سگوں کا حال / رنج و راحت میں یہہ ہے انکی چال
اگر کوئی چیز نا ملے زنہار / صبر کرتے ہیں دیکھنے ناچار
کہا گر پہنچے کوئی چیز ہمیں / ہم نے کرتے ہیں جس تھی ایثار
بس یہہ سنتے ہی اٹھ کے ابراہیم / سر کو چوما ہے اسکے باتکریم
آیا مکے سے جب سوے بغداد / کرنے لاگا ہی وعظ اور ارشاد
وعظ میں ایک روز اسنے کہا / ایک جنگل میں میں نے اترا تھا
ابھی وہ جیب کے ہی ہیں درمیان / تب کہا اٹھ کے اسکو ایک جوان
یا تجھے اسپہ اعتماد تھا / کس لئے اسکو جیب میں رکھا
کہا اسکو تو راست بولا ہی / اور منبر سے جلد اترا ہی
کہا میں نے بہت کیا ہوں گناہ / چاہتا ہوں کہ اب کروں توبہ
موت کے آگے جس نے آویگا / فی الحقیقت وہ جلد ہی آیا
نقل ہے بولتا تھا وہ رہبر / کہ دئے مجھکو خواب میں یہہ خبر
بالیقین نیک خصلتیں اسکے / فضل حق سے زیادہ ہووینگے
اور کہا درمیان مصیبت کے / آہ جو شخص جزع و فزع کرے
اور کہا اصل طاعت مولا / ہی بلاشبہ جانو خوف و رجا
اور محبت کی کیا علامت ہی / جاشئے شوق اور انابت ہی
ایک تو خوف اسکو ہونے ہی / عمر کس طرح اسکی ہی گذری
کہا حصے ہیں دس عبادت کے / خلق سے بھاگنا ہی نو حصے
اور کہا تین شی کی آفت ہی / اسمیں لوگوں کو بس ہلاکت ہی
دوسرا امید زندگانی پر / توبہ کرتے نہیں خدا سے ڈر
اور کہا تین چیز ہینگے عجیب / کہ وے چیزیں فقیر کے ہیں نصیب
ہیں تونگر کے تین شی لازم / رنج تن شغل دل کا ہی دایم
اور اسطرح سے وہ فرمایا / سات سو عالموں سے پنج بلا
کون عاقل ہے اور تونگر کون / زیرک و ہوشیار بہتر کون
کہتے عاقل وہی سمجھ تو بڑا / نہیں دنیا کو جسنے دوست رکھا

پس وہ بغداد سے روانہ ہوا / مکہ محترم میں جا پہنچا
کہا گر وہ ڈھونڈنا رہ غذائی / جہاں ہے ایسی پاک جگہہ بھی
اور براہیم ابن ادہم آ / ہوا ان یک دن شقیق سے ہی ملا
کہا گر پاؤں حق کا شاکر ہوں / اور نپاؤں تو جان صابر ہوں
کہ انھیں کچھ ملا تو کھاتے ہیں / شاد ہوتے ہیں دم ہلاتے ہیں
تب براہیم نے کیا ہی سوال / کیا ہی فرمائے تمہارا حال
اور کوئی چیز گر نہ دیوے خدا / شکر کرتے ہیں ہم نے اسکا ادا
اور کہنے لگا ہی ہو دلشاد / کہ ہمارا ہے تو یقین استاد
اکثر اسکا کلام فیض انجام / تھا توکل کے درمیان ہی مدام
اور تب چار دانگ روپے کے / میں نے رکھتا تھا جیب میں اپنے
کہ تو رکھتا تھا چار دانگ وہ جب / کیا نہ حاضر وہاں تھا خلق کا رب
آہ یہہ بات جب سنا ہی شقیق / داد انصاف کی دیا ہی شقیق
نقل ہے ایک روز ایک بوڈھا / پاس شیخ شقیق کے آیا
شیخ بولا تو دیر کر آیا / کہا بوڈھا میں جلد تر آیا
شیخ بولا کہ نیک آیا تو / اور یہہ نیک بات لایا تو
جسنے تکیہ کرے خدا ہی پر / اپنی روزی کے باب میں [illegible]
طاعتیں وہ بجا جو لاویگا / اسمیں وسواس وہ نہ پاویگا
گویا نیزہ وہ لیکے بد آہنگ / حق تعالی سے کر رہا ہی جنگ
اور نشان خوف کی ہی ترک حرام / اور رجا کی ہے بندگی دوام
اور بولا جو خوف کرتا ہو / ویسے بندے کو خوف ہینگے دو
دوسرا خوف یہہ کہ اسکا حال / ہووے آیندہ آہ کس منوال
اور خاموشی ایک حصہ ہی / نیک حصہ ہی نیک حصہ ہی
پہلے توبہ کی دل میں رکھ امید / رہتے ہیں وے گناہ میں جاوید
بستر امید رکھ کے رحمت کی / توبہ کرتے نہیں گنہ سے بھی
دل ہو فارغ حساب بھی آسان / راحت نفس تیسری ہے جان
اور سمجھی حساب کی فردا / کرے آسان حساب پہ خدا
اور پھر ایک سے ملی نیک خصال / پانچ چیزوں سے میں کیا ہوں سوال
کون درویش اور کون بخیل / کہے عالم وہ سات سو جمیل
اور ہی زیرک وہی جو کچھ طرب / کہ یہہ دنیا نہ جس کو دیوے فریب

اور تو کچھ وہ ہی ہے نیک نہاد — اپنی قسمت پہ جو رہے دلشاد
جو مقدر کیا ہے رب نے عباد — وہ ولی جان اُسے ای بیخبر شہزاد

اور حقیقت میں ہی وہی درویش — کہ جسے ہے زیادتی کی نہ تشویش
ہے وہی جو بخل سے خالی — ملک بخشے دیا ہی جس کو مال

اور وہ شخص جو ملے حق سے جدا — آہ کرتا نہیں خوشی سے وہ
اور یون حاتم اصم نے کہا — کہ یہی ہے کہ شوق سے چاہا

کہ وصیت مجھے تو کچھ کیجے — گر ہے مجھکو وہ بخشے
کیا چاہی گر وصیت امام — یہی تملک کر نہ بیچار کلام

جب تلک اسکا جواب حضرت لب — تیرا زور میں ہے دیکھے
اور اگر چاہیے تو وصیت — یاد رکھیہ بات یا اخلاص

کہ سخن میں ہی تو نہ کھولے زبان — جب تلک ایسی ہو ضرورت آن
کہ تو اسوقت گر نہ بات کرے — تو بلا شک و شبہ جل جاوے

ایسے ملفوظ اُسکے ہیں اکثر — قدس اللہ سرہ الانور

فائدہ از مترجم

یہان عطار از رہ اجمال — کچھ ائمہ کا بھی لکھا احوال
چار ائمہ کے ذکر میں بصواب — مستقل میں لکھا ہوں ایک کتاب

چار گلشن سے ہیگی وہ موسوم — صاف ہندی ہی ہے وہ منظوم
تذکرے میں جو ذکر آیا ہے — اسمیں اکثر وہ درج پایا ہے

اور اکثر کتب سے میں نے لیا — اُس میں وہ شرح و بسط سے لکھا
چار گلشن میں جو نہیں مذکور — یہان کرتا ہوں مختصر مسطور

ایسے مشہور ہیں وے چار امام — کہ ہزاروں سے اولیائے کرام
ہیں دل و جان سے جن کے تابعدار — اُنسے ہی ہر امام قطب مدار

اور صدیقیت کا پاک مقام — انکو بخشا ہے قادر علام
بسکہ در علم ظاہر و باطن — تھے فیوض و کثیر کے خازن

ذکر ہر یک امام کا تھوڑا — میں خاطر یہان کروں املا
تا یقین یہہ رسالۂ عالی — ذکر سے اُنکے نا رہے خالی

ذکر امام اعظم ابو حنیفۂ کوفی رحمۃ اللہ علیہ

اول اُن سے امام اعظم ہے — سب ائمہ میں وہ معظم ہے
شمع ملت سراج اُمت ہی — مسند آرائے دین و دولت ہی

ساری اُمت میں وہ یگانہ ہوا — فخر اسلام ہر زمانہ ہوا
بعد کل صحابۂ حضرت — وہ ہی افضل بہ اکثر اُمت

علم و عرفان میں بے عدیل تھا وہ — کشف و وجدان میں بے بدیل تھا وہ
حقمیں جسکے کہا ہی شیخ شرف — قدس اللہ سرہ الاشرف

اور اسلام صوفی و صافی — در شریعت وفی و ہم وافی
اور بڑا تھا مجاہدہ اُسکا — بس قوی تھا مشاہدہ اُسکا

خلوتیں اور ریاضتیں اُسکے — مشتہر ہیں کرامتیں اُسکے
اور بطاعت و زہد و ورع و تقا — اور در صبر و حلم و جود و سخا

اور سب اولیائے پاک میں تھا شہیر — نہ کوئی اُسکے عصر میں تھا نظیر
جب گیا بر مزار شاہ انام — اسطرح سے کیا ہی عرض سلام

السلام علیک یا سید المرسلین ۰

وعلیک السلام یا امام المسلمین

اللہ اللہ ز روضۂ والا — اُسکو اسطرح سے جواب ملا

نقل ہے وہ محقق ماجد — متقی اور تھا بڑا عابد
دو تہجد کے رکعتوں میں سدا — ختم قرآن ایک کرتا تھا

اور ہر شب کے درمیان ای یار — پڑھتا تھا رکعتیں وہ ایک ہزار
آہ سجدوں کی جان کثرت سے — اُسکے زانو ہوئے تھے سخت ایسے

جیسے ہوتے ہیں اونٹ کے زانو — کیا ریاضت ہو اُسکی پہچانو
نقل ہے ایکبار وہ اکرم — ایک تونگر کے ساتھ کوئی دم

ہی تو اسنے کیا ہے ایمان — نہ سبب سے تونگری کے مان
اُسکے کفارے سے بچ پھری یار — ختم قرآن کیا ہی ایک ہزار

[illegible]

نقل ہے ایکدن امام ہمام — گیا تشریف لیکے در حمام
آیا تھا ایک رشتہ کار وہان — آیا بے شرم بے ازار وہان

کہے بعضے ہے فاسق بدکار — بعضے [illegible]
اسنے حمام میں ہی جب آیا — اپنی آنکھیں امام بند کیا

پوچھا وہ ای امام فرد وقت — [illegible]
کیا بینائی تیری [illegible] — [illegible] جب سے [illegible]

نقل ہی یک خلیفہ کو تھا غم
جو تھا عمار وابعد امام

خواب میں جو ایک مچھر دیکھا
ملک الموت کے تئین پوچھا

[illegible] پوچھ کے کیا
پانچ [illegible] وہ اشارہ کیا

[illegible] تعبیر [illegible]
بولی [illegible] عاجز حیران

بوحنیفہ کو تو بلا آخر
خواب بتایا ہی یہہ کیا ظاہر

پس یہہ سمجھتے ہی وہ امام خبیر
یون کہا اسکی خواب کی تعبیر

اور کیا ہی اشارہ عزرائیل
پانچ علمون طرف سمجھ تفصیل

کہ بتائے کوئی خدا کے سوا
یہی وے پانچ علم کو کھولا

وہی منکو پانچ چیزون [illegible]
ہی یہہ آیت میں حق نے فرمایا

إِنَّ اللَّهَ عِندَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ

اب یہہ آیت کا ہی وجہ نزول
کہ تھا تیسیر میں ہی یون منقول

شخص تھا ایک حارث ابن عمر
آیا ہی در جناب پیغمبر

اور اِس طرح عرض خدمت کی
بولے کب قیامت آویگی

اور بویا ہون تخم مین بزمین
بولے مینہ کب پڑیگا یقین

اور عورت ہی حاملہ میری
بولے کیا پسر ہی یا لڑکی

آج مین جانتا ہون میرا عمل
بولے کیا عمل کرونگا کل

اور مولد مرا مین جانتا ہون
بولے ہوونگا کہان مدفون

تب یہہ آیت کئی شرف نزول
حق کہا بول دے اُسے ای رسول

پر قیامت کا علم بے وسواس
ہی بلا شبہ و ریب حق کے پاس

اور بارش بھی حق ہی برساوے
جس مکان جس زمان میں جب چاہے

اور وہی جانتا ہی صبح و شام
کیا ہی ارحامِ عورتو مین تمام

اور کوئی شخص جانتا ہی نہین
کہ وہ کیا کام کل کریگا یقین

اور کوئی جانتا نہین اصلا
کہ کہان مرکے دفن ہووےگا

ہی علیم و خبیر اللہ ہی
وہی غیبون کو جانتا ہی سبھی

آیت پاک کی یہہ لاکے دلیل
بوحنیفہ نے کہہ دیا بے قیل

علم بے شک یہہ پانچ چیزونکا
نہین سکتا کوئی خدا کے سوا

ملک الموت جو اشارہ کیا
وے یہی پانچ علم ہینگے بجا

غیب مطلق یقین وہی جانے
کوئی اُسکے سوا نہ پہچانے

ہان اگر وہ کرے خدا ہی جب
خاص بندون کو اپنے بعضے تب

کرے آگاہ بعضے غیبون پر
اُنسے دیتے ہین جانئے وہ خبر

ہیگا غیبِ اضافی اسکا نام
اولیا اور انبیائے کرام

وحی الہام اور فراست سے
رہ اعجاز اور کرامت سے

ہین بہت سے خبر دئے از غیب
وہ نہی آیا ظہور مین بے ریب

نقل ہی یک خلیفۂ ظالم
وقت مین تھا امام کے حاکم

ابوجعفر دوانقی مشہور
نام اس پر جفا کا ہی منصور

ہوگیا وہ امام کا دشمن
قتل چاہتا تھا اُسکا وہ بدفن

چاہتا تھا کہ ایک حیلے سے
بوحنیفہ کو قتل کردوے

کہا اُسکو قبول کیجے قضا
بوحنیفہ نہین قبول کیا

اس لئے آہ اُسکو قید کیا
سیخ و آزار سخت اُسکو دیا

اور اُسے زہر وہ دیا آخر
ہوگیا ہی شہید وہ فاخر

بعد اکیس روز وہ بدکار
اُ کلہ کے مرض سے ہو بیمار

حالت زشت سے ہوا ہی ہلاک
ہوئی دنیا یہہ اُس شریر سے پاک

رحمت حق امام پہ ہو نزول
اُسکا قاتل ہونار مین مخذول

شیخ عبد الحمید اہل نصاب
بولا یکرات مین نے دیکھا خواب

آسمان سے گرا ہی تارہ ایک
بولے یہہ ہی ابو حنیفہ نیک

پھر ستارہ دگر گرا ای ہمام
بولے اُسکو یہہ مسعر ابن کرام

نجم پُر شر گرا ہی بعد وہان
بولے یہہ نجم ہی لعین سفیان

جعفر ابن حسن کیا یہہ کلام
کہ مین دیکھا امام کو بمنام

بوچھا مین کیا کیا تو لیسے خدا
وہ کہا ہی خدا نے مجھے بخشا

ہین بہت ایسے واقعہ اکرم
قدس اللہ سرہ الاعظم

ذکر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

پیر و مرشد شفیع آدم
جان فدای رسول عربی پر

بحر علم حدیث مصطفوی
مہر اوج شریعت نبوی

سالکین وارث ہجرت جسے ہوا
مالک ابن انس ہے یا صوفیا
اور کہا ہے مشایخ و علما
مالک ابن انس بلند مقام
عصر کا ہے وہ یگانہ تھا
علم اُسکا ہے بنا اقطار
ہفدہ سالہ تھا جب وہ نیک نہاد
تھا کثیر الصلوۃ اور اوراد
در سلوک طریق رب انام
اور کہا ابن سعد نے مالک
در کتاب الخواص غزالی
کہ مین دیکھا ہون کل کی تب بنام
شافعی بولتا ہے ای اکرم
کہ کوئی بولتا ہے یون آکر
جب گئے ہم حساب ای فیروز

وہی جو ہے امام بیشک سے
ہے وہ عبد اللہ کی یہی کنیت
تر زبان اُسکے تھے مدح تمام
دار ہجرت کا تھا امام ہمام
فرد یکتا ہے ان زمانہ تھا
مشتہر ہو گیا بہت ہر تھار
درس و تعلیم کی رکھا بنیاد
صاحب ذکر و فکر والارشاد
بس شب و روز وہ امام ہمام
کہ کہا یون امام دین مالک
قدس اللہ سرہ العالی
سرور انبیا شفیع انام
کہ بخشے گئے ہیچ ساکن ہم
جو تھا اہل زمین مین عالم تر
وہی مالک کے تھا دفات کا روز

مالک فقہ و حدیث کا مالک
اُسکے فضائل مین سب ائمۂ دین
حافظ ابو عمر بن عبد عزیز
دین کی نصرت و اعانت مین
کہتے تھے عالم مدینہ اُسے
اور بہت کسب علم کے خاطر
اُسکے محتاج تھے بہت علما
درس و تکرار علم مین بسیار
تھا ریاضات مین بہت شاغل
کوئی شب مین نہین کیا ہون خواب
لکھا اسطرح ایک دن سفیان
اپنی انگشتری پاک نکال
یون کہی میری ایک دن بولی
آج کی شب بیقین کیا رحلت
ہین مقامات اُسکے بس برتر

قرب مولا کی راہ کا سالک
اولیا مکرم کرام اہل یقین
اِس طرح بولتا ہے با تمیز
حق کے اظہار اور ... مین
علم کا صاحب خزینہ اُسے
پاس ہوتے تھے اُسکے لوگ حاضر
اُسکے تھا فیض کا علم برپا
مشتغل تھا سدا وہ لیل و نہار
اور شدائد کا تھا بہت حامل
دیکھا اُسمین مگر نبی کا جناب
آکہا نزد مالک ذیشان
تیری انگلی مین ڈالا با اجلال
کہ عجب نزہہ خواب مین دیکھی
حق کرے اُسکی روح پر رحمت
قدس اللہ سرہ الانور

ذکر امام شافعی مطلبی رحمۃ اللہ علیہ

تھا سدا وارث علوم نبی
تہا بلا شک وہ مفتی اسرار
کیا بیان اُسکے ہو فضایل کا
اور ہین اُسکے ریاضتین موفور
سیزدہ سالگی مین وہ اکرم
اور پندرہ برس کا جبکہ ہوا
تھا جہان کا امام اور رہبر
با وجود ایسے فضل کے بیقیل
کئے لوگون نے اعتراض اُسپر
ہی وہ پچیس سال کا لڑکا
ہم نے لکھتے ہین با وجود اللہ
خوب تر شافعی کو ہین معلوم
اور احمد نے یون کہا ہی صحیح

ہی یقین شافعی مطلبی
اُس سے لایح تھے قدس انوار
کیا نشان اُسکے دون شمایل کا
اور ہین اُسکے کرامتین مشہور
کہتا تھا بیتھا اس طرح بحرم
وہ بتحقیق فتوی دیتا تھا
حفظ تھے اُسکو تین لاکھ خبر
اُسکا شاگرد تھا وہ فرد جلیل
کہ معین یہہ فاضل اشہر
یہ کہین عمر مین ہی اُس سے ترا
ہی معانی ہے اُسکے وہ دگام
اُس سے ... مفہوم
کہ جو کوئی ہے یہہ حدیث صحیح

بس وہ سلطان ہی شریعت کا
گل سر سبد گلشن نبوی
یہان قاصر ہے خامۂ امکان
جو ائمہ ہین از قریش کرام
کہ بلا شک وہ شہ ای محرم
ہمراہ اخیار احمد حنبل
ورع و تقوی مین بے نظیر تھا وہ
جبکہ ہوتا تھا شافعی اسوار
ایک لڑکے کے ساتھ رہتا ہی
بات نکی یہہ جستا وہ امام
یاد ہین کو آیت و اخبار
اور تھا لوگون پہ فقہ کا در
ہر صدی کا شروع ہووے جب

اور برہان ہے طریقت کا
ثمرۂ پاک شجر مصطفوی
ہے یہان تنگ صفحۂ تبیان
اُنمین اقدم ہے یہہ امام ہمام
مجھ سے پوچھو جو چاہتے ہو تم
بحر اسرار احمد حنبل
علم اور فضل مین شہیر تھا وہ
اسکا ہوتا وہ غاشیہ بردار
اعتقاد اُس سے ایسا رکھتا ہی
یون دیا ہی جواب انکو تمام
ایک اُنکے حقایق و اسرار
کھولا اُسکے سبب سبھی و اور
ایک مجدد کو بھیجتا ہی رب

کہ وہ کرتا ہی دین کی تجدید — اُس سے ہوتی ہی شرع کی تائید
وسن ہان اُس حدیث کا مصداق — شافعی ہی سر آمد آفاق
اور بلال خواص نے بولا — کہ ملا مین نے خضر سے پوچھا
یا بمین شافعی کے ای اکرم — کیا تو کہتا ہی بولے اسد
خضر نے یون کیا مجھے ارشاد — شافعی ہی ز جملۂ اوتاد
ابتدا مین کسیکی دعوت پر — نہین جاتا تھا وہ گرامی گہر
خوف سے حق کے تھا سدا گریان — دائما نار درد مین سوزان
حالت طفلگی مین رحمت سے — خلعت الف سال اُسکو دئے
اور جو شیخ سلیم راعی تھا — اُسکی صحبت مین وہ بہت ہی رہا
پایا آخر یہہ درجۂ فایق — کہ ہوا ہی تمام پر سابق
جو نکہ کہتا ہی شیخ عبد اللہ — جسکو انصاری کہتے ہی آگاہ
مین نہین شافعی کے مذہب کے — دوست رکھتا ہون اُسکو مین اکثر
کیونکہ ہر یک مقام کے اندر — جبکہ کرتا ہون مین نے اُسپہ نظر
آگے ہی اُسکو دیکھتا ہون بجا — ہی بلندی مین ہر مقام اُسکو
نقل کرتے ہین والدہ اُسکی — بنی ہاشم سے زاہدہ تھی بڑی
لوگ اکثر امانتین اپنے — لا وہ بی بی کے پاس رکھتے تھے
یون ہی دو شخص ایکدن آئے — اور یک جامہ دان بھی لائے
اور امانت رکھے ہین اُسکے پاس — اور رہے دو گئے ہین ہو سو اُس
بعد ازان ایک شخص نے آیا — اور وہ جامہ دان لیکے گیا
اور کئی دن کے بعد دوسرا — ہی وہ خاتون سے جامہ دان مانگ
بھی تیرا رفیق نے آکے — لیگیا ہے وہ مانگ میرے سے
اُسنے کرنے لگا بڑی تکرار — اور کہا ہم کئے تھے یہہ اقرار
کر نہ ہم دونو آوینگے جب تک — تو نہ دیوے وہ جامہ دان تب تک
پس تو کس طرح ایک شخص کو دی — مادر شافعی ملول ہوئی
آیا ایسے مین شافعی در حال — پوچھا مادر سے کیا ہی جو ملال
کئی ظاہر وہ ماجرا سارا — وہ کہا اُسکا کچھ نہین پروا
مدعی ہے کہان دکھا بشتاب — تا اُسے راستی سے دیوے جواب
کہا وہ شخص مدعی ہو مین — یون کہا شافعی نے اُسکے تئین
یہی اقرار بس تمھارا تھا — دیوے دونو کو جامہ دان وہ بجا
یوہنی بس دونو مل کے تم آؤ — جامہ دان ہر دو مل کے لیجاؤ
جبکہ اُس شخص نے یہہ بات سنا — متعجب ولا جواب ہوا
اور موکل جو ایک قاضی کا — سانحہ اُس مدعی کے آیا تھا
وہ بھی یہہ سنکے ہوگیا حیران — ہر دو واپس چلے گئے جولان
بعد ازان شافعی امام ہدا — نقل ہی جانب مدینہ گیا
اور چندے امام مالک کی — کی مدینہ مین اُسنے شاگردی
علم مین ایک رتبۂ کامل — یک برس مین اُسے ہوا حاصل
کر جو مالک نے دیا تھا فتویٰ — شافعی کے تئین دکھاتا تھا
اور مقرر ہو بوجہ استقلال — کرتا تھا اجتہاد با اجلال
چھوڑے عمداً نماز ایک بھی جو — تو وہ حنبل کے پاس کافر ہو
مذہب شافعی مین ہے ماہر — نہین ہوتا ہی وہ یقین کافر
دیوین ایسا عذاب اُسکو شتاب — دیوین جسطرح کافرون کو عذاب
ایک دن شافعی امام اجل — ہوا سائل ز احمد حنبل
جسنے بے عذر چھوڑے ایک نماز — جب وہ کافر ہوا ہی بکو انداز
کہا کیا چاہیے بھلا پھر اد — تا مسلمان ہوا اہل ایمان ہو
دیا حنبل نے یون جواب اُسے — کہ بلا شبہہ وہ نماز پڑھے
شافعی سنکے یہہ جواب کہا — ہووے کافر کی کیون نماز ادا
جبکہ حنبل سخن یہہ گوش کیا — کچھ نہ بولا وہین خموش ہوا
فقہ مین ایسے رمز اور اسرار — شافعی کے ہین جائیے بسلید
نقل ہی جو خلیفہ تھا ہارون — او زبیدہ جو اُسکی تھی خاتون
کئے ایک شب مناظرہ ہر دو — دوزخی اُسنے بولی ہارون کو
کہا ہارون مین جو دوزخی ہون اگر — ای زبیدہ طلاق ہی تجھ پہ
پس تبھی ہوگئے ہین ہر دو جدا — پر وہ تھا شیفتہ زبیدہ کا
یک تبرا اُسکو اضطرار ہوا — اُسکی فرقت مین بیقرار ہوا
پس منادی بشہر کروایا — عالمون کو تمام بلوایا
اور اُن سے کیا ہی استفتا — کوئی اُسکا نہین جواب لکھا
سب کہے جانے خالق بیچون — دوزخی یا ہی جنتی ہارون
تب تھی لڑکائی شافعی یہہ بجا — وہ بھی آیا تھا ہمرہِ علما
وہین مجلس سے وہ اُٹھا ہی شتاب — کہا دیتا ہون اُسکا مین نے جواب

سب تعجب کئے ہین اسی دانہ
کہے شاید کہ ہی یہہ دیوانہ
علما ایسے عجز لیوین جہان
ایسے لڑکے کو ہووے کب امکان

اسکو ہارون غرض بلایا تب
اور بولا جواب دیجے اب
کہا اب تخت سے تو نیچے آ
کہ بلند تر ہے موضع علما

ہارون نیچے ہی تخت سے آیا
شافعی کو یہی اُسے بٹھلایا
پوچھا ہی اُس سے شافعی کچھ جو
ہووے یک معصیت پہ قادر تو

پھر وہین خوفِ حق تعالی سے
اسکو چھوڑا ہے یا نہیں کہدے
کہا ہان قصد یک گنہ کا کر
باز آیا ہون اُس سے حق سے ڈر

کہا پس جنتی ہے تو بے قیل
پوچھے سب اہلِ علم کیا ہی دلیل
پس وہین شافعی امامِ زمان
کی تلاوت یہہ آیتِ قرآن

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى

یعنے ہو خوف جسکو روزِ جزا
وہ کھڑا ہو بہ بارگاہِ خدا
سب حساب اپنی عمر کا دیوے
اور روکا ہو نفس کو اپنے

اُسکی خواہش سے یعنے عصیانسے
اپنے ربکے خلافِ فرمان سے
اُسکی جگہہ ہے جنتِ ماوا
اُس سے خوشنود ہووےگا مولا

سنکے وے عالمون نے بے تاخیر
کہے صوتِ بلند سے تکبیر
کہے لڑکائی مین جو ایسا ہو
وہ جوانی مین اپنے کیسا ہو

نقل ہے شاہِ روم نے زر و مال
پاس ہارون رشید کے ہر سال
جزیہ دیکر روانہ کرتا تھا
پاس اسکا بہت ہی دہرتا تھا

چند رہبان کو یک برس بھیجا
اور خلیفہ سے یہہ پیام کیا
کہ ہین اب اہلِ علم جو تم مین
سو وے ان راہبون سے بحث کرین

اپنے غالب اگر وے ہووینگے
یونہی ہم تمکو مال دیوینگے
اور غالب اگر ہوئے راہب
تم نہو ہم سے مال کے طالب

چار سو راہبون آئے تھے
اور ایسا پیام لائے تھے
سن یہہ ہارون منادی کروایا
اور سب عالمون کو بلوایا

جمع آئے بہ جملہ بغداد
انمین تھا شافعی امام ارشاد
کہا ہارون شافعی سے تب
تو ہی انکا جواب دیجے اب

اپنا سجادہ شافعی نے اُٹھا
اپنے دوشِ شریف پر ڈالا
اور پانی پہ چل کے آیا ہی
اُسکو پانی اُپر بچھایا ہی

کہا جو بحث ہم سے اب چاہے
بحث کرنے کو وہ یہان آوے
یہہ کرامت یقین وے دیکھے جب
لائے ایمان وے راہبون سب

یہہ خبر جبکہ ہے سنا قیصر
کہنے لاگا ہی ہوکے یون مضطر
کہ اگر شافعی یہان آوے
عیسوی کوئی پھر نہ باقی رہے

اُسکے ایسے کرامتین ہین کثیر
اور اُسکے فضیلتین ہین شہیر
نقل ہی ایک روز جانو تم
وقت کو اپنے وہ کیا تھا گم

سب مقامات کے اُپر گذرا
اور خرابات کے اُپر گذرا
اور گذرا بہ مسجد و بازار
اور گذرا بہ مدرسہ ای یار

وقت اپنا جو گم کیا تھا وہ
نہین ہرگز کہین بھی پایا وہ
بعد ازان خانقاہ پر گذرا
صوفیونکی گروہ یک دیکھا

بیٹھے تھے جمع ہوکے سب یکجا
انمین یک شخص نے یہہ کہنے لگا
بھائیو وقت کو عزیز رکھو
وقت اپنا نہ ہاتھ سے دیو

اپنے خادم سے شافعی نے کہا
وقت مین گم کیا سو اب پایا
نقل اسطرح بوسعید کیا
مین سنا شافعی نے کہتا تھا

کہ یقین علم عالمون کا سب
نہین پہنچا ہی میرے علم میں اب
اور بلا شک و شبہ علم مرا
علم مین صوفیون کے نہین پہنچا

علم سب صوفیون کا یونہی بجا
علم صوفی مین یک نہین پہنچا
کہ کہا ہی وہ مردِ فرخ پے
بالیقین وقت سیف قاطع ہی

نقل ہے شافعی نے کہتا تھا
علم نا اہل کو جو سکھلایا
اُسنے ضایع کیا ہی علم کا حق
کچھ نہین اُسکی قدر کی مطلق

علم جو اہل کو نہ سکھلایا
اُسنے بیشک و شبہ ظلم کیا
اور کہا جسکی ہووے یہہ ہمت
کہ سدا صبح و شام عبادت

ڈالے اپنے شکم مین کوئی چیز
قیمت اُسکی وہی ہے یا بہی عزیز
کہ شکم سے وہی نکالے وہ
جو برے ذایقہ سے ڈالے وہ

نقل ہے یون ربیع کہتا تھا
ایک شب مین نے خواب مین دیکھا
گئے رحلت ہین حضرتِ آدم
فکر تجویز مین تھے لوگ بہم

ایک معبر تھے جاگے مین پوچھا
اُسنے تعبیر اُسکی یون بولا
جو تیرا عالم زمانہ ہے
علم مین فرد جو یگانہ ہے

[illegible] / ہے ... سے آدم کے

شان میں آ سکے حضرت یزدان / دیکھ فرما دیا ہے در قرآن

وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا

یعنی آدم کو حق نے کی تعلیم / سارے اشیا کے نام با تکریم

اور شیخ رفیع بحر صفا / خواب میں اسکو دیکھ کر پوچھا

اور بتایا ہے مجھپہ رب وحید / لطف سے اپنے زر و مروارید

اور بخشا ہے مجھکو رحمت سے / غایت لطف سے عنایت سے

گذرے بعد اسکے تھوڑے ہی مدت / جلد تر شافعی نے کی رحلت

کہ ترے ساتھ کیا کیا مولا / کہا کرسی پہ مجھکو بٹھایا

اور ہفصد ہزار وہ دینار / مجھکو بخشا کرم سے وہ کئی بار

اسکے ہیں گے فضیلتیں اکثر / قدس اللہ سرہ الانور

ذکر امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ

عالم و عارف و امام اجل / قدوۂ خلق احمد حنبل

ورع و تقوی میں تھا جلیل الشان / علم میں تھا یگانۂ دوران

اور ہیں اسکی ریاضتیں بسیار / اور اسکی کرامتیں بسیار

اور تھے دنیا میں جتنے اہل فریق / معتقد اسکے سب تھے بالتحقیق

جیسے ذوالنون و بشر حافی سے / اور معروف شیخ سری سے

وے بزرگوں نے اسکے قایل تھے / اسکے مدح و ثنا میں مایل تھے

تاکہ سفیان بن عیینہ سے / سرور دین کے وے حدیث سنے

تھا سفیان کیسکو پاس اسکے / نہیں آنیکا وجہ تا پوچھے

اسنے رکھا تھا ایک ہی جو لباس / اسکو دھونے دیا تھا دھوبی پاس

لیکے اب اسکو اپنے خرچ میں لا / نہیں زنہار وہ قبول کیا

بات یہہ بھی نہیں قبول کیا / بعد وہ شخص اسکو کہنے لگا

تب کہا لا علاج ساتھ اسکے / لکھتا ہوں یک کتاب اجرت سے

پس کھادی خرید لے آیا / پیرہن اور ازار بنوایا

نقل ہے اس امام اکرم کا / ایک شاگرد با عقیدت تھا

اسکو اس شب طعام کھلوایا / کوزۂ آب ایک لاکے رکھا

پوچھا کیوں یہہ دھرا ہی ایسا ہی / کہا حاجت مجھے نہ اسکی ہوی

علم پھر کس لئے پڑھے میہات / علم سے چاہئے کریں طاعات

جب عبادات جمع میں ہووے قصور / تب درخشاں ہووے علم کا نور

علم قالب ہے اور عمل ہے جان / علم ہے جزدان ہے عمل قرآن

علم خورشید اور عمل ہے نور / الغرض علم پر عمل ہے ضرور

کیا کہا خوب شیخ شیرازی / جسکو اسرار سے ہے ہمرازی

نہ محقق بود نہ دانشمند / چار پائے برو کتابے چند

تابع سنت رسول اللہ / زبدۂ واصلان حق آگاہ

خاص علم حدیث میں بیمثل / فرد کوئی نہیں تھا اسکا عدیل

اور بڑا صاحب فراست تھا / مستجاب الدعا تھا نزد خدا

اور بہت اولیا کامل سے / وہ ملا تھا شیوخ فاضل سے

اور بہت ایسے ہی شیوخ عظام / ہیں جو اسنے ملا یقین وہ امام

نقل ہے ایکبار از بغداد / گیا مکے طرف وہ نیک نہاد

بس ہمیشہ وہ جاکے سنتا تھا / حسب عادت تھا ایک روز گیا

جاکے وہ شخص نے اسے دیکھا / کہ برہنہ وہ گھر میں بیٹھا تھا

کہا وہ شخص دیکھ اسے ناچار / تجھکو دیتا ہوں چند میں دینار

پھر کہا عاریت یہہ میرا لباس / تجھکو دیتا ہوں لے بلا وسواس

تجھکو ہرگز نہ چھوڑ جاونگا / بلکہ ہر حال سے سلاونگا

اسکی اجرت سے ایک کھادی لا / پیرہن اور ازار اس سے بنا

پہین کر وہ لباس ہی چلا آن / ہوا حاضر بہ مجلس سفیان

اپنے استاد کے وہ گھر ایکبار / آیا ہے ایکبار ہو مہمان

اور ہر وقت صبح جاو کہا / کوزۂ آب تھا وہ ونہی دھرا

کہا اس سے تو کر وضو بہ نیاز / کس لئے شب میں تو پڑھا نہ نماز

علم و جس قدر زیادت ہو / چاہئے کثرت عبادت ہو

علم ہے یک شجر عمل ہے ثمر / علم ہے بحر اور عمل ہے گہر

علم ہے مغز عمل نضارت ہی / علم ہے دید عمل بصارت ہی

علم ہر چند بیشتر ہووے / جب عمل نا ہو بے اثر ہووے

علم چندانکہ بیشتر خوانی / چون عمل در تو نیست نادانی

نقل ہے وہ ابن المبارک کا / جبکہ مشتاق جان عمل سے تھا

گذرا ایک عرصہ دراز ترا ہنین ملنے کا اتفاق ہوا
اور آیا ہے اس امام کے گھر پسر اسکا دیا ہی جا کے خبر
ای پدر تو نے سالہاے دراز اسکے شوق لقا مین تھا جانباز
اب بھی ہے شوق گرچہ ایسا ہی پر ملاقات اس سے جب ہوگی
شوق مین یون ہی عمر صرف کرون ایسے عالم مین تا اسے دیکھون
اسکے اکثر بلند ہین کلمات یہان لکھتا ہون اُنسے یکدو بات
خوف ایسا ہوا ہے مجھے حاصل کہ ہوا خوف عقل ہو زایل
کہا میرے کلام ذیشان سے ڈھونڈہئے قرب یعنے قرآن سے
پوچھے کہتے کسے توکل بھی کہا حق پر ہو اعتماد قوی
اور محبت کی معنی جب پوچھے کہا پوچھو یہہ بشر حافی سے
مسئلہ اس سے پوچھتا کوئی اسکو دیتا تھا وہ جواب تبھی
پوچھے کیا زہد ہے ای نیک سیر کہا ہی زہد تین نوع اپر
اور یہہ زہد خواص ہے دوسرا ترک زاید حلال صبح و مسا
پھیر دین جو چیزین تجھکو از مولا مرتبہ اسکا سب مین ہے بالا
کہ سمجھ یہہ صوفیان اکرام بیٹھے بے علم ہین توکل پر
کہے یہہ لوگ ہمت اپنی مدام باندھے ہین ایک نان مین ہی تمام
جنکی ہمت تمام دنیا سے ایک روٹی سوا کچھ چاہے
تب پرندون کی آئی فوج پہ فوج آوے دریا سے جونکہ موج پہ موج
سایہ انداز ہوے بنعش امام نوحہ کرنے لگے ہین اپنے تمام
تھے جنازے کے ساتھ زار و نزار اور وے توڑتے تھے سب زنار
پاے ہین سارے دولت اسلام ہوگئے امتی شاہ انام
اور ابن خزیمہ یون بولا کہ مین احمد کو خواب مین دیکھا
اور رکھا کرم سے وہ داور ایک کرامت کی تاج میرے سر
پاؤن مین پھیر نے دیا ہی مجھے اور مغفور وہ کیا ہی مجھے
کہ تو قرآن کو لبسر و عیان غیر مخلوق ہے کہا ہر آن

شیخ ابن المبارک ای دلشاد ہوا یکبار وارد بغداد
ہنین آنے کا اسکو اذن دیا پسر اسطرح اسکو کہنے لگا
پھر ثواب کسلئے نہ ملا ہے اسکو اسطرح تب وہ بولا ہے
پاؤنگا ایک انس اور لذت پھر نہ فرقت کی پاؤنگا طاقت
کہ ملے بعد پھر فراق ہنو دل پہ اسکا فراق شاق ہنو
کہا مین جاتا حق سے ای داور کھولئے مجھپہ خوف کا یک در
اور دعایش کیا کہ ای مولا قرب کس چیز سے مین ڈھونڈون ترا
پوچھے اخلاص بولتے ہین کسے کہا آفات سے عمل کے بچے
اور پوچھے کہ بول کیا ہی رضا کہا کام اپنے سونپ دین بخدا
کہ رہیگا وہ جب تلک جیتا مین نے اسکا جواب نا دونگا
گر حقایق سے پوچھے کوئی آ بشر حافی کے پاس بھجواتا
زہد پہلا ہے جانو ترک حرام ہے مقرر یقین یہہ زہد عوام
تیسرا زہد عارفین سمجھین کہ کرین ترک ایسے سب چیزین
نقل ہے بعضے لوگ ای ہشیار غرض اس سے کہ مین یون یکبار
وہ کہا تم نے یہہ غلط سمجھا علم ہی انکو یون ہی بھلایا
کہا ایسی بلند ہمت ہی مین دیکھا زمین پہ قوم کوئی
نقل ہے جبکہ وہ وفات کیا اور جنازہ اٹھائے ہین اسکا
اور وے سب ہوا مین جمع ہوئے اور رباہم پرون کو جمع کئے
اور مجوس یہود و نصرانی یہہ کرامات دیکھ ای گیانی
کلمۂ لا الہ الا اللہ بولتے تھے زبان سے دلخواہ
جب وے لوگون کا سب کئے ہین شمار ہوے محسوب سارے بیست ہزار
پوچھا کیا حق نے تیرے ساتھ کیا کہا مولا نے مجھکو بخش دیا
دُر و یاقوت کے برنیت زرین تھے مرصع جو خوب تر نعلین
اور بولا ای احمد حنبل یہہ کرامت ہے تجھکو اسکے بدل
ایسے ہی ہین کرامتین بے حد قدس اللہ سرہ الامجد

ذکر داؤد طائی قدس سرہ

شیخ بزم لوازم دانش مہر اوج مراتب بینش
وہ طریقت مین تھا بڑا عامل اور حقیقت مین عالم کامل
اور ہر علم مین بھی وہ فاخر بسکہ رکھتا تھا بہرہ وافر
شیخ داؤد طائی نیک نہاد ذو المعارف سرآمد امجاد
تھا محقق ز صوفیان کبار تھا معتبر وہ قوم کا سردار
ورع و تقوی مین خلق متعال اسکو بخت تھا ایک شان کمال

ہامن کہا [illegible] ہے قبل
اور فضیل عیاض اکرم سے
اور پیر طریقت اُسکا بجا
اور وہ بھاگتا تھا خلق سے
ہاتی خدیلت تبدی لا
اور رہینگے وہ کونسے آنکھین
اُسہی حالت سے بوحنیفہ پاس
واقعہ اپنا وہ کہا ہی تمام
بات ایک دلمین بھی ہوی پیدا
کہا اُسکو امام اے داؤد
اُسپہ گذرے ہین جب کئی ایام
بلکہ اگر تو بیٹھے مجلس مین
تب مسائل تو اُنسے ہی یکسر
مدت ایک سال وہ فاخر
وہ جو کہتے تھے سب سنتا تھا
کہا یہہ صبر یک برس کا تمام
اور اس راہ مین رکھا ہی قدم
اور یہ خلوت قرار پایا ہی
ایک دیدار ہی وہ نیک خصال
نہین لایق نگاہ رکھنا مال
بعد فراغت ہو دل کو یک حاصل
روتی پانی مین وہ بھگاتا تھا
بالیقین اتنے وقت کے درمیان
کہا بوبکر ایک دن مین گیا
مین نے پوچھا ہون دیکھکر اُسکو
نان یہہ ہی حلال یا ہی حرام
دیکھا پانی کا مین نے ایک گھرا
کہا پیاسے نے مین ہی رکھا تھا مگر
نقل ہی ایک گھر وہ رکھتا تھا

نہین قطع عمر کوئی انکا عدیل
اور ابراہیم ابن ادہم سے
شیخ والا حبیب راعی تھا
اُسکے توبہ کا یہہ لکھے ہین سبب
وای عینیک اذا سالا
خاک آلودہ آہ جو ہوئین
آیا از بہر درس وہ پھر اس
اور اسطرح سے کہا ای امام
اُسکے معنے سے نہین خبر اصلا
کیجے اعراض خلق سے ازروے
گیا یک روز اُسکے پاس امام
اور سُننے علم کے نئے باتین
جان لیویگا بالیقین بہتر
آیا کرتا تھا درس کے خاطر
کچھ نہ کہتا خموش ہی رہتا
کیا بے شبہ تیس برس کا کام
اور باندھا کمر کو وہ محکم
اپنے خالق سے دل لگایا ہی
خرچ کرتا تھا قوت مین یکسال
نہین نبیا یہہ نزد اہل کمال
طاعت حقمین لاگے میرا دل
وہی پانی وہ نوش فرماتا
پڑہیون پنجاہ آیت قرآن
اسکو حجرے مین اُسکے مین دیکھا
بول روتا ہی کس لئے اب تو
مین نے روتا ہون اسلئے ای امام
دھوپ مین اسکو اُسنے رکھا تھا
بعد ازان دھوپ آگئی اُسپر
دل جلا وہ شکست ہونے تھا

بیس سال اندرو جوانمردی
بار ہا روز و شب بلا تھا وہ
ابتدا سے بھی ایک حزن بڑا
کہ سنا ایک نوحہ گر یکروز
یعنے چہرہ وہ کونسا ہوگا
بس یہہ سنتے ہی بیقرار ہوا
بوحنیفہ نے دیکھا اسکا حال
دل ز دنیا ہوا ہے میرا سرد
کسی فتوے کسی کتاب مین بھی
وہین وہ خلق سے کنارا لیا
کہا یہہ کام کچھ نہین ہے بڑا
انکو پہچان لیوے صبر کرے
سمجھا داؤد یہہ ہے بہتر کام
اور ائمہ مین بیٹھتا تھا مدام
یہہ سماعت بھی اسکو نفع دئی
بعد آیا حبیب راعی پاس
اور کتابین وہ آب مین ڈالا
نقل ہے زر کے بیس دینارین
کہے اسکو کئی شیوخ کبار
کہا مین اس لئے رکھا ہون نگاہ
وہ مرے تک بھی میرے آوے کام
اور کہتا کہ چاہیے خاطر
وقت ضایع مین کیون کرون اتنا
آہ یک خشک نان کا ٹکڑا
کہا کھانا یہہ چاہتا ہون مین
نقل کی ایک شخص نے پرسوز
دیکھکر اُسکو مین نے پوچھا ہے
اب مین کرتا ہون شرم مولا سے
ایک چشمہ جب اُسکا گر جاتا

بوحنیفہ کی کی تھی شاگردی
اُنسے صحبت بہت رکھا تھا وہ
آہ باطن مین اُسکے غالب تھا
عربی بیت یہہ پڑھا دل سوز
جو یقین خاک ریختہ ہووا
درد اُسکو بڑا ہوا پیدا
پوچھا اُسکو یہہ کیا ہی ترا حال
اور پیدا ہوا ہے دلمین درد
نہین پایا ہون اُسکی مین معنی
معتکف اپنے ہی مکان مین ہوا
کہ رہے معتکف تو گھر مین سدا
رہے خاموش اور کچھ نہ کہے
کہ جو کہتا ہے وہ امام ہمام
اور نکرتا تھا زینہار کلام
اُسکے حق مین بہت مفید ہوی
پایا اُس سے کشود ہو تھا بس
اور لوگون سے انقطاع کیا
ہاتھ آئے تھے اسکو ترکے مین
تجھکو اس رہ مین چاہیے ایثار
کہ ہوسکین مجھکو شام و پگاہ
ہووے فکر معاش سے آرام
جتنی فرصت کہ چاہیے آخر
وقت اتنا پڑھون کلام خدا
ہاتھ مین لیکے اسنے روتا تھا
پر نہ یہہ بات جانتا ہون مین
کہ گیا اُسکے پاس مین یک روز
کیون سلائے مین اسکو رکھا ہی
کہ تنعم کرون مین نفس لئے
ہو رہے چشمے مین جا کے وہ رہتا

پوچھے کیونکر مرمت خانہ — تو کرتا ہے بولا وہ دانا — حق تعالی سے عہد باندھا ہون — کہ نہ دنیا مین کوئی عمر بھر ہون
گر پڑا ہی تمام گھر اسے عزیز — باقی یک اسکی رہگئی دہلیز — اور رحلت کیا ہی وہ جس شب — جلد دہلیز بھی گری وہ تب
نقل ہے ایک شخص نے آیا — دیکھہ اسکا مکان کہنے لگا — کہ شکستہ ہوا ہی تیرا گھر — گر پڑیگا قریب ہی رہبر
کہا مین بیس برس سے ای یار — رہتا ہون اس مکان مین لیل و نہار — اور مین اس مکان کے سقف اوپر — کبھی ہرگز نہین کیا ہون نظر
نقل ہی اس سے پوچھے ہین یہہ بات — کیون نہین بیٹھتا تو خلق کے سات — یون دیا ہی جواب وہ محزون — آہ مین کسکے ساتھہ مل بیٹھون
بیٹھون گر دل کے لیے چھوٹون سے — نہین کہتے ہین حکم دین کا مجھے — اور ہین جو بزرگ تر مجھہ سے — مین اگر بیٹھون جاکے ساتھہ انکے
نہ وہ دکھاتے ہین مجھہ کو میرا عیب — بلکہ مجھکو سنوار کرتے ہین زیب — وہ دکھاتے ہین مجھکو باعزت — صحبت خلق مین ہی یہہ آفت
پوچھے کیون نہین نکاح کرتا تو — یون دیا ہی جواب تب انکو — آہ مین نے اگر نکاح کرون — سر برہنہ مین سکے ہی سیر کرون
نقل ہے ایک شب تھی روشن تر — چڑھا داؤد نے چھاڑی پر — گر نظر دیکھتا تھا سوی سما — فکر ملکوت مین وہ کرتا تھا
اور خوف خدا سے روتا تھا — اشک سے اپنے منہ کو دہوتا تھا — اور بیہوش ہو زمین پہ گرا — ایک ہمسایا دوڑتا آیا
ہاتھہ اسکا پکڑ اٹھایا ہے — پوچھا کس نے تجھے گرایا ہے — کہا مجھہ کو خبر نہین اصلا — کہ چھاڑی سے کسطرح مین گرا
نقل ہے دوڑتا تھا وہ فاخر — سوے مسجد نماز کے خاطر — لوگ پوچھے ہین اس سے ای داؤد — کس لئے دوڑتا ہے یون وہ
انکو بولا کہ شہر کے در پر — ایک ہی منتظر مرا لشکر — اہل لشکر ہین کون پوچھے جب — کہا اہل قبور ہین وہ سب
اور جب پھیرتا سلام نماز — بھاگتا گھر طرف وہ پاک انداز — خلق سے تھی اسے بڑی وحشت — انکی صحبت سے تھی بڑی نفرت
نقل ہے ایک روز ماں اسکی — سخت تر دھوپ مین اسے دیکھی — بیٹھا تھا زیر آفتاب عیان — اور تھا عرق اسکے تن سے روان
بولی اسکو کہ اے فرزند — ای مرے نور چشم ای دلبند — صایم الدہر ہی یقین تو مدام — آکے سایہ مین لے تو کچھہ آرام
اسنے بولا کہ ای مری مادر — شرم ہی مجھکو حق سے شام و سحر — راحت نفس اپنی چاہون مین — اسکے خاطر قدم اٹھاؤن مین
نقل ہے نان اسنے کھاتا تھا — ایک ترسائی رہ سے جاتا تھا — ایک ٹکڑا اسے دیا داؤد — اس تبرک کو اسنے کھایا زود
زن سے اس رات مین جماع کیا — حمل اس رات مین ہی ٹھہر گیا — شیخ معروف کرخی والا — جان اس حمل سے ہوا پیدا
یون کہا بو ربیع عالیشان — واسطے جسکو بولتے ہین جان — مین نے داؤد سے کہا جاکر — کہ مجھے ایک اب وصیت کر
کیا ارشاد صم عن الدنیا — اور افطر کہا عن العقبی — یعنی دنیا سے روزہ رکھہ ای یار — اور اسے آخرت سے کر افطار
موت کا انتظار کر ای سعید — اور ٹھہرا تو اپنی موت کو عید — اور اسطرح بھاگ لوگون سے — آدمی جونکہ شیر سے بھاگے
اور چاہا وصیت یک دوسرا — اسکو بولا زبان کو اپنے بچا — اسنے بولا کہ اور زیادہ کر — کہا تنہا ہو خلق سے یکسر
اور یہہ طاقت نہ گر تجھے حاصل — خلق سے سب اٹھا تو اپنا دل — کہا اس سے بھی اور زیادہ کر — تب لگا بولنے وہ نیک سیر
بس ہی اس جہان بیچ تجھکو یقین — کہ سلامت رہے یہہ تیرا دین — اور وصیت کسی نے چاہا ہی — اسکو اسطرح تب وہ بولا ہی
کہ تو دنیا مین آرزو کے سات — جہد کر اسقدر رہی بس ذات — تجھہ کو دنیا مین جسقدر رہنی مقام — اور یہہ دنیا مین تجھہ کو آوے کام
بس جہد اپنی آخرت کے لیئے — کوشش جہد اسقدر کیجیے — کہ تجھے آخرت مین ہووے مقام — وہ تجھے آخرت مین آوے کام
اور وصیت کسی نے چاہا جب — اسکو اسطرح وہ کہا ہی تب — مردگان تیرے منتظر ہین تمام — ہین تیرے انتظار مین مدام
اور کہا ایک مرد سے اپنے — کہ اگر تو سلامتی چاہے — تو سلام و وداع تو کر ای یار — دار دنیا کو کیجیے یکبار

اور کراہت تو جانتا ہی اگر
نقل ہے شیخ دین فضل عیان
دل دیا اسپہ فخر کرتا تھا
کوئی بولا ہی دیکھ اے جولان
یعنے مکروہ ہی جو ہے فضول کلام
پیش اُسکے ہو خوار تر دنیا
اہل دنیا کو دیکھتا تھا جب
نقل ہے اسطرح کہتا تھا
کرتا فقرا کا بیشتر اکرام
نقل ہے ایک شخص صبح و مسا
کیا داؤد نے اُسے ارشاد
نقل ہے صاحبین کے درمیان
اور جیسے صاحبین ہو سو اس
اور محمد طرف توجہ لا
قول بیشک یہ بہت راہی بے عیب
بولتا تھا کہ قول یہ ہی راست
کیون تو کرتا ہی ایک کا اکرام
چھوڑ اپنا متاع و مال و منال
ابو یوسف نے چھوڑ فاقہ و رنج
بو حنیفہ یہ گرچہ ظلم ہوا
جو کہ اُستاد کا خلاف کرے
چاہتا ہون زیارت داؤد
نہین داؤد سے ہوا ماذون
اور بولا کہ تو سفارش کر
کہا جو اہل ظلم دنیا دار
ہوتے کے مجبور یون کہا وہ تب
اور یہ ای میرے قادر علام
وقت رخصت کے یک خریطۂ زر
پر نہین وہ کیا اجابت ہی

ایک تکبیر بولا عقبی پر
صاحب ورع سالک محتاط
صاحب ریاضت
فضل اسکا نظر مین و ہر تا تھا
تا کہین تجھ پہ نا گرے یہ مکان
سو فضول نظر ہے یونہی حرام
شیخ داؤد اسمین تھا یکتا
قدح انکی زبان پہ لاتا تب
تو ہو کے جب بیٹھتا ہو مین کیڑا
معتقد انکا تھا وہ سچے مدام
شیخ داؤد کا ملازم تھا
ای فلان بات خوب یہ رکھیو یاد
جبکہ آتا خلاف ای ذیشان
آتے بااتفاق اُسکے پاس
بات اُس سے خوشی سے کرتا تھا
بولتا ہی یہ مرد جو بے ریب
راستی مین نہ اُسکے ہی کم و کاست
نہین کرتا ہی دوسرے سے کلام
آیا ہی سوئے علم باجلال
علم دین متین کا پایا گنج
پر قضا وہ نہین قبول کیا
نہیں کرتا ہون بات مین اُس سے
مجھکو لے چل تو اُسکے پاس ازود
ہو گیا ہی طول تب ہارون
ملے ہارون سے تا کہ تیر اسیر
ہو وین کیا مجھکو اُنسے ہی ورکار
کہ تو قرآن مین ہی کہا یا رب
کیا مجھے ہی یہ ظالمون سے کام
کیا ہارون اُسکے پیش نظر
بولا اسکی مجھے نہ حاجت ہی

یعنے دونون کو چھوڑ از دل
بالیقین اپنی عمر مین دو بار
سقف اسکے مکان کا ٹوٹا تھا
کہا مین جب سے اسمین رہتا ہون
اور معروف کرخی یون بولا
اہل دنیا بھی اور سب دنیا
تا ہو دنیا سے خلق کو نفرت
متغیر وہین ہو میرا دل
انکی حرمت بجا وہ لاتا تھا
اور رہ آن ہر زمان اکثر
جون کراہت ہی بولنا اکثر
پیش داؤد تب وے آتے زود
ابو یوسف طرف وہ اہل صفا
گر محمد کا قول ہو بصواب
ابو یوسف کا قول گر ہو صحیح
پوچھے لوگون نے اسطرح اسکو
یون لگا کہنے تب وہ شیخ زمن
سبب عز دین ہے علم بجا
پس برابر یہ ہونگے کیونکر
ابو یوسف کیا قبول قضا
نقل ہے جو خلیفہ ہارون تھا
ابو یوسف نے اُسکے گھر آیا
ابو یوسف نے ازپی مقصود
تب سفارش کئی وہ نیک شعار
کہی حق ہے دودھ کا ای پسر
حق مادر رکھے نگاہ سدا
پیش ویا اذن ہر دو آئے مین
اور بولا حلال ہے یہ مال
میرا وجہ حلال ہے یک گھر

یا تو ہو وے یقین بحق واصل
پایا داؤد کا جو تھا دیدار
نیچے داؤد اُسکے بیٹھا تھا
سقف پر یہ کبھی نہ دیکھا ہون
کہ کسی شخص کو نہ مین دیکھا
کم تھے ذرے سے اُسکے پاس بچا
دل مین اُنکے نہ انکی ہو رغبت
نہ حضور و سکون رہے کامل
اور مروت سے پیش آتا تھا
اُسپہ کرتا تھا شوق دل سے نظر
یون کراہت ہی دیکھنا اکثر
حکم کرتا تھا اُنمین تب داؤد
سر بسر پشت اپنی کر دیتا
بولتا تھا وہ اسطرح بشتاب
نہین لیتا تھا نام اسکا صریح
کہ معظم ہین علم مین ہر دو
کہ بلاشک محمد ابن حسن
اور ہے اسمین لذت دنیا
فرق دونو مین ہے بڑا اشہر
اپنے اُستاد کا خلاف کیا
ابو یوسف سے ایکبار کہا
گھر مین آنیکا اذن تب چاہا
تب گیا نزد مادر داؤد
پر قبولا نہین ہے وہ زنہار
اذن دے اسکو رکھکے پیش نظر
اور ہی اسکی رضا مین میری رضا
صحبت پاک اُسکی پائے نہین
خرچ مین اُسنے لاکھو شمال
تھا اُسے بیچ کچھ رکھا ہون

خرچ کرتا ہون لکو صبح و مسا
حق سے امید یہہ رکھا ہون میں
اور وکیل اُسکے خرچ کا جو تھا
ایک ہی دانگ ایک فی یقین
کہا داؤد آج کی ہی وفات
وہ کہا آج مین حساب کیا
اُسکی مادر سے جا کئے ہین سوال
آخر شب مین سر بسجدہ ہوا
اسیہی سجدے مین کی تھی رحلت
زیر سر اپنے خشت ایک لیکر
ایسی حالت مین وہ گرامی شان
تا ہوا مین تو اُسکے یک ساعت
نفس غالب کبھی نہ تھا مجھہ پر
زیر دیوار دفن کیجے مجھے
اُسکو لوگون نے خواب مین دیکھا
خواب دیکھا سو شخص نے آیا
جبکہ رحلت کیا وہ صاحب راز

ہوتا تھا ہون یہہ خدا کے
گر قبول ہو وہ دعا میری
ابو یوسف نے اُس سے یون پوچھا
خرچ ہوتا ہے اُسکا سبکے نہیں
ابو یوسف کی تھی یہہ سچی بات
اُسکے نفقے سے کچھہ نہ باقی رہا
کیا تھا اُسکے وفات کا احوال
پھر اُٹھایا نہین وہ سر اپنا
حق تعالی کی اُسپہ ہو رحمت
لیتا تھا گھر کے آستانے پر
کر رہا تھا تلاوت قرآن
پاوے آرام و چین سے راحت
اب تو رکھتا ہی یونہی اولی تر
تا کوئی آگے میرے نا گذرے
کہ یقین وہ ہوا مین اُڑتا تھا
تا خبر دیوے جلد اُسکو جا
آئی ہی آسمان سے یہہ آواز
ہو وین کیونکر مناقب اُسکے رقم

کہ یہہ نفقہ تمام ہووے جب
اور وہ تھیلی نہین لیا زنہار
کتنے باقی ہین اُسکے اب پیسے
ابو یوسف نے ایک دن دریافت
پوچھے کسطرح یہہ تو جانا ہی
ہو مجھے اُسکی دعا اجابت ہو
وہ کہی کل کی رات سب کا مل
مین کئی اُسکے پاس جا آواز
ایک بزرگ اسطرح دیا ہی خبر
آہ اُس دم بڑی حرارت تھی
مین نے اسکو کہا تو گرما ہے
وہ کہا مین نے شرم رکھتا ہون
اور اُسی رات اُسنے رحلت کی
پس کئے دفن اُسکو ایسا ہی
اور اسطرح بولتا تھا پکار
بس اُسی شب کیا تھا وہ رحلت
پہنچا داؤد آج بر مقصود
روح اللہ روحہ الاکرم

خرچ کر کے نفقہ سو جو بچی
پھر وہ دو واپس چلا گیا چار
وہ کہا دو عدم مین دیکے
بیٹھا تھا پشت کر کے وہ محراب
اُسکی رحلت تو کیون پہچانا ہی
پس کیون آج اُسکی رحلت ہو
تھا یقین وہ نماز مین شاغل
ہی پس سر اُٹھا ہی وقت نماز
مین نے داؤد سے کہا تھا گھر
نزع کی سخت اُسپہ حالت تھی
اس بیابان مین لیجاؤن تجھے
راحت اتنی بھی نفس کو دیون
آگے مرنے کے یہہ وصیت کی
ہی وہ مدفون آج بھی یونہی
کہ مین زندان سے پایا آج چھٹکا
روح پر اُسکے حق سے ہو رحمت
اور اُس سے خدا ہوا خوشنود

ذکر حارث محاسبی رحمۃ اللہ علیہ

سید اولیا گرامی شان
انبیا کے علوم کا وارث
اُسکا در علم باطن و ظاہر
اولیا کے زمان کا مرجع تھا
اور بڑا صاحب سخاوت تھا
تھا یگانہ بعالم تجرید
پیشوا تھا وہ شریعت مین
اور بغداد مین وہ کی رحلت
شیخ اُسکا صاحب الاکرام
جو مین وہ سب شیوخ با تکریم
اُن سے شیخ محاسبی اول

نام نامی جو اُسکا ہی حارث
تھا عدیم النظیر وہ فاخر
فضل و علم و عمل کا مجمع تھا
صاحب ہمت و مروت تھا
اور محقق تھا در رہ توحید
مجتہد تھا بڑا طریقت مین
حق تعالی سے اُسپہ ہو رحمت
ہین ہمارے شیوخ قدس مقام
کر و حال اُنکا اُنہی تسلیم
وہ جو ہے جنید شیخ اجل

مشتہر ہے محاسبی سے بجا
اور علم معاملات اندر
اور اُسکے بہت ہین تصنیفین
کیا فراست مین اور صداقت مین
اور تھے اُسکے مجاہدات بلند
حسن بصری کے وقت مین ہی بجا
ابو عبد اللہ شیخ راہ نما
تھا اور قال مین صباح و مسا
نہیں جاری سے اقتدا اُنکا
اور شیخ رویم حسوم ہی

عمدۂ اتقیا رفیع مکان
از کبار مشایخ و علما
اور اشارات و رمز مین تھا معیم
کی ہے تصنیف اُسنے ہر فن مین
مثل اُسکا نہ تھا گیا ست مین
بھی تھے اکثر مشاہدات بلند
ہوا شیخ محاسبی پیدا
دائما اسطرح سے کہتا تھا
کروبے شبہ اقتدا اُنکا
وہی پانچون کا اقتدا ہیگا
شیخ ابن عطا جہاں عجم

پانچوان ہے عمر بن عثمان
پیشوا تھے وہ شریعت کے
یہہ پانچون سے اعتقاد رکھیں
کر رکھیں اُس سے اعتقاد بدل
ملے دینار اسکو تیس ہزار
تا وہ سلطانِ وقت کو پہنچے
کہ خبر دے چکے ہین یون حضرت
ایک حدیث صحیح ہے اشہر
نقل ہے جب وہ شیخ با اکرام
تا بحدیکہ انگلیان اسکے
چھوڑ دیتا تھا وہ طعام تبھی
دیکھا مین نے بہت بھوکا تھا
ایک لقمہ وہان مین اپنے رکھا
اور ناچار اسکو تھوک دیا
پریشان یک مجھے دیا ہی رب
اب بھی گرچہ بہت ہی جہد کیا
مین نے بولا کہ ایک خویش مرا
پس وہ تشریف میرے گھر لایا
ہان کہ ایسا طعام لاوے تو
بس میرے راز کے سوا کوئی آن
کہ مرا راز کوئی حق کے سوا
اس سرِ اتقیا کا ایسی سبب
جب گئے ہین یہ خصلتون پہ قیام
جس قدر عزم ہو تو مہی ای جان
ہین مجرب یہ خصلتین کہ پائی
نہ تو جہوٹی قسم ہونا سچی
بلکہ وعدہ ہی نا کرے زنہار
پانچوین قول و فعل سے کا ہی
[illegible]

کیون سے جو تھا گرامی شان
معتقد اسکے تھے رہ طریقت کے
اور یہہ پاکون کا اقتدا بھی کرین
اور کرین اسکا اقتدا حاصل
اسکے میراث پدر سے ای یار
متصرف وہ اسمین نا ہووے
قدریہ ہین مجوسِ این امت
کہ کہے ہین خدا کے پیغمبر
ہاتھ کرتا دراز سوئے طعام
اسکے نہین اختیار مین رہتے
لقمۂ شبہ وہ نکھایا کبھی
مین کہا اب طعام لاؤن کیا
گرچہ کھانے مین جہد کرتا تھا
وجہ اسکا مین اُس سے تب پوچھا
لقمۂ شبہ مین اُٹھاؤن جب
پر نہین حلق مین وہ لقمہ گیا
یہہ طعامِ عروسی بھیجا تھا
مین نے یک نانِ خشک لے آیا
اور فقیرون کو وہ کھلاوے تو
نہین ہرگز سنے ہین میرے کان
نہین پہچانتا تھا بس صلا
ہوا شیخ محاسبی ہی لقب
پائے ہین اُنسے وے بلند مقام
نفس کی ہو مخالفت آسان
پائے ہین لوگ اُنسے ارشاد
نہ عمداً اور نہ سہواً چوک کبھی
کیونکہ وعدہ وفائی ہی دشوار
نہ کسی پہ دعا کرے بد بھی
نہ گواہی کسی پہ دے بہ نفاق

کہ تھے یہہ پانچ عارف فاخر
جو ہین اُنکے سوا شیوخ کرام
اور بزرگون نے یون کہی ہین نشان
نقل ہے پدر شیخ حارث کا
نہین اسنے لیا وہ مال و منال
پوچھے لوگون نے کیا ہی اسکا سبب
آہ تھا باپ بھی مرا قدری
کہ مسلمان ز ترکۂ کافر
شبہ گر اُس طعام مین ہوتا
تب سمجھتا تھا وہ انکو انجام
شیخ والا جنید فرمایا
وہ اجازت دیا مین گھر مین گیا
پر اُسے کھا نہین سکا آخر
کہا مین نے بہت ہی بھوکا تھا
ہاتھ میرا نہووے تابعدار
کیا حقیقت ہی اس طعام کی بول
بعد مین نے کہا کہ ای رہبر
ہم دونون خوشی سے وہ کھائے
بعد کہنے لگا وہ صاحب حال
بعد پھر تا بہ عرصۂ سی سال
نقل ہے وہ محاسبہ اکثر
کیا اہل محاسبہ کے تئین
قوت عزم و قہر نفس سے ہی
پس یہہ جتنے کہ خصلتین منگے
پہلی خصلت یہی ہی ای دلبند
دوسری یہہ کہ جھوٹ سے کوئی نجہی
چوتھی لعنت کسی پہ بھی نکرے
اور بدلہ نچاہیے تو اسکا
کہ بد دعا ہی سخت بات یہہ [illegible]

جامع علم و باطن و ظاہر
بس رکھیں اُنسے اعتقاد تمام
ابو عبداللہ اُنسے ہی چھوٹا ان
دارِ دنیا سے جبکہ نقل کیا
بلکہ بھیجا اُسے بہ بیت المال
شیخ اسطرح اسکو بولا تب
مین اسیواسطے ہون اس سے بری
نہین میراث لیوے ہے آخر
وہین ہوتا کشیدہ ہاتھ اسکا
نہین وجہ حلال سے یہہ طعام
ایک دن اسکے پاس مین آیا
جو تھا حاضر طعام لے آیا
بعد ازان اُٹھکے وہ گیا باہر
تیری آزردگی نہین چاہا
کھا نہ سکتا ہون اسکو مین زنہار
عقدہ اس راز کا تو مجھ پر کھول
آج تشریف لا تو میرے گھر
بعد اسطرح سے کہا ہی مجھے
فضل سے حق کے مدتِ سی سال
منقلب ہو گیا ہی میرا حال
کرتا تھا دائما بشام و سحر
جانئے چند خصلتین ہین یقین
جا تو ہر چیز ہاتھ آوے گی
دل سے اُنپر مداومت کیجے
کہ خدا پر نکھاوے تو سوگند
تیسری وعدہ بھی نا خلاف کرے
گرچہ وہ ظلم بھی کیا ہووے
بلکہ صابر رہے برائے خدا
نسمجھ ایسی بات کو آسان

ساتوین قصد کو بھی عصیان کا — سر و ظاہر نہ کیجئے اصلا
آٹھوین تو کسے مذمت آثار — اور کسی پر نہ ڈال اپنا بار
دسوین یہہ ہے کہ درجہ والا — تو کسی پہ نہ ڈھونڈھئے اصلا
اور اسکے کلام فیض نظام — ہین بہت ہیچ مگر سکا ارقام
ترکہ تھا اسکے باپ کا بسیار — پر نہ کچھ اس سے وہ لیا زنہار
اور خدا سے بھی اپنے سب عطا — تو شب و روز پر گریہ سے با
تو نہین سمجھی کہ سارے لوگون ہے — رشتہ طمع اپنی قطع کرے
اور پر ہے جس شر پہ تیری نظر — جان لے اسکو آپ سے بہتر
جب کہ رحلت کیا ہی وہ اکرم — پاس اسکے نہین تھا ایک درم
اسی تنگی مین وہ وفات کیا — قدس اللہ سرہ الوالا

ذکر حسین منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ

قدوۂ واصلین حق آگاہ — شیخ مقتول فی سبیل اللہ
فرد یکتا حسین بن منصور — جو ہے حلاج سے بہت مشہور
روئی کی ڈھیک تھی کسی جا پر — ہوا ایک روز اسپہ اسکا گذر
روئی و صاف ہوگئی ہی سب — خلق حیرت مین آئے دیکھ یہہ تب
تھے بہت اسکے کار و بار عجب — اور تھے اسکے واقعات غریب
تھا ہوائے وصال کا شہباز — تھا اسے اوج عشق مین پرواز
اسکے ہینگے ریاضتین بسیار — اور ہین اسکے کرامتین بسیار
اور تصانیف اسکے ہین بسیار — اور ہین اسکے عبارتین دشوار
اور معارف بہت ہین اسکے دقیق — کہ ہے بحر معانی انکی عمیق
تھی فراست مین اور کیاست مین — فہم کی اور نظر کی دقت مین
سب کمالات مین یگانہ تھا — تیر آفت کا پر نشانہ تھا
تھا خواص و عوام خرد و کلان — اسکے تھے کار و بار مین حیران
اور کہتے تھے اسطرح باہم — کہ تصوف مین نہین ہی اسکو قدم
اور شبلی امام اہل رشاد — اور بوالقاسم نصیر آباد
جمع متاخرین مین اسے یار — کوئی نادر لیا رہ انکار
اور شیخ اجل ابو القاسم — کہین کرکانی جسکو ہی سالم
اور کل گلشن خدا دانی — شیخ یوسف امام ہمدانی
اور بعضون نے کام مین اسکے — متوقف ہوئے سکوت کرکے
گر وہ مقبول ہووے نزد ودود — تو ہو ورنہ خلق سے مردود
کئے بعضون نے سحر کی نسبت — کئے بعضون نے کفر کی تہمت
یہان کہا ہی یہ واقف اسرار — شیخ عطار قدوۂ اخیار
جو ہے اسکو اتحاد و حلول — اسکی [illegible]
حلول ہے اسکی [illegible] — [illegible] کتاب [illegible]
شیر غران بیشۂ تحقیق — میر میدان عرصۂ تدقیق
اسکا حلاج جو ہوا ہی لقب — ہے یہی جانئے تو اسکا سبب
طرف اسکے وہ یک اشارہ کیا — دانے اسکے ہوئے سبھی جدا
اسکو حلاج کہنے لاگے پکار — تھا وہ حلاج پنبۂ اسرار
تھا رہ اشتیاق مین پیچان — اور نار فراق مین حیران
اسمین تھا اسکو جد و جہد عظیم — اور تھا اسکو ذوق وجد عظیم
اور ہمت بلند تھی اسکی — منزلت ارجمند تھی اسکی
اور مغلق ہین اسکے سب گفتار — سب بھرے ہین حقایق و اسرار
اور فصیح و بلیغ تھا ایسا — کہ نہ تھا اسکے عصر مین ویسا
وقت مین اسکے کوئی فرد دگر — نہین اس با صفا کا تھا ہمسر
آہ اول سے لیکے تا آخر — وہ بلا مین تھا صابر و شاکر
بلکہ اکثر شیوخ بھی ناچار — کرتے تھے اسکے حال کا انکار
مگر ابن عطا و عبد اللہ — جو تھا ابن خفیف حق آگاہ
اور متاخرین جتنے ہوئے — سب کے سب اسکے تئین قبول کئے
اور ابو الخیر بوسعید شہیر — علم و عرفان مین نہ تھا جسکا نظیر
اور شیخ جلیل فارمدی — بوعلی سنگی گنبد جسکی
اسکے باتون کے ساتھ ہین ہمراز — [illegible]
جون ابو القاسم قشیری جان — باب مین اسکے یون کہا ہی عیان
گر وہ مردود ہووے نزد خدا — فائدہ کب قبول خلق سے کیا
گر تعلق حلول سے منسوب — کئے بعضون نے [illegible]
ہووے توحید جو نہ سو گناہ ہو — اتحاد و حلول سے سمجھے او
ہی طریقت سے بیخبر مطلق — حقیقت کا [illegible] لیا ہی سبق
[illegible] مدعی [illegible] — [illegible]

آپ کو بولتے تھے حلاجی / پہونچی ایمان کی انکی تاراجی
انکا نفس سخن نہین پاۓ / اتحاد و حلول مین آتے
دار پر اسکو جو چڑھاتے تھے / اور انکار مین جو لاۓ تھے
تا سمجھہ اسپہ فخر کرنے لگے / محض تقلید سے نہ ورنے لگے
جو پسے دو تن کو طرح مین ناچار / مثل منصور کے چڑھاۓ دار
شیخ عطار بولتا ہی یہان / عقدہ یون اسکا کھولتا ہی بیان
تھا رسے ایک حضرت موسی / صوت انی انا اللہ جسکہ سنا
اور نہین وہ درخت تھا درمیان / بات ثابت ہی یہہ تو از قرآن
پس انا الحق اگر وہ یونہی کہے / تو روا ہی وہ درمیان نہ ہے
جسطرح سے کیا ہی رب نام / عمر فاروق کی زبان پہ کلام
یونہی منصور کی زبان پہ خدا / بالیقین جانے کلام کیا
پس یہان اتحاد او حلول / ہے کہان بات یہہ نہین معقول
اور بعضون نے یون کہا مسطور / کہ بعض ہو گئے ہین وہ منصور
ایک حلاج شیخ ماجد ہے / اور منصور دوسرا ملحد ہے
تھا وہ ملحد بہ بلدہ بغداد / وہ بن ذکریا کا تھا حماد
تھا وہ زندیق قرمطی کا رفیق / اور ساحر تھا اسنے بالتحقیق
اور عبد اللہ بن خفیف جو تھا / دیکھے اسطرح سے فرمایا
کہ تھا منصور شیخ حقانی / بسکہ از عالمان ربانی
اور شبلی نے یون کہا ای عزیز / مین بھی حلاج ہنگے یکہی چیز
ایک تھہرے جب مجھے مجنون / اس لئے مین خلاص پایا ہون
میری بے عقلی کی مجھے بے باک / عقل اسکی گئی ہے اسکو ہلاک
گر وہ مطعون واقعی ہوتا / یہہ بزرگان نکرتے اسکی ثنا
پس یہہ ہر دو بزرگ کامل مین / پس یہہ ہر دو گواہ عادل مین
اور وہ جب تلک جیتا تھا / سر و ظاہر عمل مین تھا یکتا
تھا ہمیشہ خدا کی طاعت مین / بس عبادت مین اور ریاضت مین
شہر عرفان مین مقیم تھا وہ / شرع و سنت پہ مستقیم تھا وہ
اور تھا در لباس اہل صلاح / اور چھپا تھا خلق کی اصلاح
اور بعضے شیوخ اہل ہدا / اسکو جو آپ سے کئے ہین جدا
دین و مذہب کا وہ نہین تھا سب / بلکہ تھا جانے یہہ اسکا سب
کہ مشایخ کا وہ عقوق کیا / ترک انکے یقین حقوق کیا
سر مستی سے انکا عاق ہوا / انکو سب ناگوار شاق ہوا
سفر اول جو وہ کیا خوشحال / عمر پاک اسکی تب تھی ہجدہ سال
شہر تستر مین پہلے وہ آیا / اور دو سال تک مقیم رہا
شیخ عبد اللہ تستری کے حضور / کیا دو سال استفادہ نور
گیا تستر سے جانب بغداد / آیا تستر طرف وہ پھر دلشاد
شہر تستر سے پھر وہ نکلا ہی / اور بصرے مین جاکے پہنچا ہے
بعد نزد عمرو بو عثمان / بعد و چرقہ طرف گیا ہی جان
اور وہ باصفا اٹھارہ ماہ / رہا صحبت مین اسکے شام و پگاہ
ابو داؤد نے اسکو دی دختر / ہوا دہ تجیدہ بعد اس سے عمر
بعد بغداد کے طرف آیا / اور صحبت جنید کی پلیا
حکم خلوت اسے کیا ہی جنید / یہہ اجازت اسے دیا ہی جنید
رہا صحبت مین اسکے چند ایام / پس کیا ہی وہ قصد بیت حرام
اور مجاور وہان رہا یکسال / فیض ہر وعیان لیا یکسال
ساتھ لے صوفیہ کا ایک گروہ / اہل بغداد مین پریشان و شکوہ
اور نزد جنید آیا ہے / مسئلہ ایک اس سے پوچھا ہے
پر جنید اسکو نہین جواب دیا / اور اسطرح اسکو فرمایا
کہ ہر جوب کو تو شرح کرے / یعنی تو عنقریب دار چڑھے
کہا جب دار دیوینگے مجھ کو / اہل صورت کے ہو لباس مین تو
فضل ہے جسکے سب علما / دیئے ہین اسکے قتل پر فتوی
ایک فتوی نہ دیا ہی جنید / قتل کا حکم مین کیا ہے جنید
اور جلیفہ نے دیکھ کہنے لگا / کہہ ہے لازم جنید کا لکھا
سید الطایفہ جنید نے تب / صوفیہ کے لباس مین تھا جب
جا نبھا [illegible] سے [illegible] آیا / اور لباس ملون کا پہن لیا
عربی فقرہ یہہ لکھا آخر / حکم کرتے ہین ہم نئے بر ظاہر

یعنی منصور کا [illegible] حال / اور [illegible] سے [illegible] تھا

نحن نحکم بالظاہر

[illegible] قتل تو [illegible] ہو / [illegible] اسکے مسئلہ کا جواب

[illegible] حکم قتل [illegible] / [illegible] جب جنید [illegible]

رہا ایک سال کے قریب مقیم
اور وہ خلق سے تھا بے پروا
عمر مذکور اور ابو عثمان
اور منصور بھی ملول ہوا
رہنے لگا ہی اہل دنیا سات
کئی دن نام سیستان و کرمان مین
بعد فارس طرف وہ آیا ہے
پس وہ مقبول خاص و عام ہوا
کہ لگے بولنے صغار و کبار
قصد کعبہ اُسنے کیا پھر جوش
ابو یعقوب نہر جوری مگر
بعد کہنے لگا کہ جاتا ہون
بعد آیا ہے سوئی ہندستان
اور دعوت کیا ہے وہ اشرف
جب سفر سے یہ لوٹ آیا ہی
ہندیون نے اُسے عقیدت سے
اہل فارس نے کرتے تھے اِملا
مصطلم بولتے تھے ور بغداد
پھر وہ مکے طرف گیا خوشحال
حال اسکا لیا ہی و سر از رنگ
کہ نہ مدرک کسیکو ہوتے تھے
تا بحد یکہ اُسکی تین آخر
نقل ہے بالدوام وہ دن آت
پھر لنکیون نہ کھینچا ہی ریخ ایسا
دوستان نے کی ہی صفت پر ہج
شیخ حلاج بولتا تھا تب
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اسکو بخشی خدا نے شان عظیم
نہ کسی سے تھا التفات اصلا
کئی نامے لکھے بہ خوزستان
ہوا آزردہ اُسنے دل اُسکا
کئی دن یوہنی تھا وہ نیک صفات
اور کئی دن رہا خراسان مین
اُس سے فارس نے بھی فیض پایا ہے
ایک عالم ہے اسکا رام ہوا
اُسکو حلاج رمز اور اسرار
ہوئے پھر بہت مرقع پوش
نسبت سحر آہ کئی اُس پیر
اب مین سوئے بلاد شرک یون
پھر خراسان طرف ہوا روان
چو طرف خلق کو خدا کے طرف
شہرہ اُسکا بہت ہی پایا ہی
جانئے بو المغیث لکہتے تھے
ابو عبد اللہ زاہد والا
اور بصرے مین مجز لہی و لشانی
اور مجاور وہان رہا دو سال
خلق ہوتے تھے دیکھ اسکو دنگ
عقل و ادراک اپنی کہوتے تھے
کئے پنجاہ شہر سے باہر
پڑہا کرتا تھا چار سو رکعات
سُنکے اِسطرح سے وہ فرمایا
ریخ و راحت کا نہو نمین نشان
مین نہ اب تک لیا کوئی مذہب
الف سالہ پڑھا تمازین بھی
[illegible]
[illegible]

معتقد اُسکے ہوگئے ہین کثیر
دل مین بعضون کے اُس لئے تغیر
سب خراسان کے لوگ پاس شتاب
جامہ صوفیان نکالا ہے
بعد ازان پنج سال تک وہ گیا
ماوراءالنہر مین تھا کئی دن
اہل فارس کے واسطے الہی پس
اور لوگون کے ساتھ لیل و نہار
شہر بصرے مین پھر وہ آیا ہے
اور مکے مین جاکے جب پہنچا
بعد بصرے طرف وہ پھر آیا
خلق کو تا بلاؤن سوئی خدا
ماوراءالنہر مین پھر آیا
کیا اُنکے لئے بہت تصنیف
چو طرف سے خطوط آنے لگے
بو المعین اہل چین لکہتے تھے
تا خورستان سے اُسے ای یار
پس لقا دیل نام اور القاب
جب وہ مکے سے لوٹ آیا ہے
وہ حقایق زبان پہ لاتا تھا
وحشت آئی ہی اُس سے لوگون کو
روزگار اُسپہ تنگ ہوگیا
اُس سے لوگون نے ایکبار کہا
راحت و ریخ کا تو نفع و ضرر
نقل ہے عمر با صفا اُسکی
نہ ہون جو بھی بہت دشوار
اور ہر وقت ہر نماز لئے
[illegible]
[illegible]

کیا خواص و عوام میر و فقیر
آہ تحم حسد ہوا ظاہر
حال اُسکا دکھائے کرکے عرج
بر مین اپنے قبا وہ پہنا ہے
گم ہوا اور ناپدید رہا
کئی دن شہر دون کا ساکن
وہ بنایا کئی کتاب نفیس
اس قدر بولتا تھا وہ اسرار
پھر مرقع و جبہ مین پہنا ہے
اور اقامت وہ چند روز کیا
مدت ایکسال اُس مین رہا
اور اُنکو دکھاؤن راہ ہدا
بعد ماچین کے طرف ہی گیا
نفع پائے بہت وضیع و شریف
اسکی خدمت مین لوگ لانے لگے
بو المہتر لکھے خراسان سے
لکھے حلاج رمز اور اسرار
حق مین اسکے بہت ہوئے دریاب
حال اُس با صفا کا بدلا ہے
اور اُسکے طرف بلاتا تھا
ریخ پر اُسکے سارے باندھ کمر
کہ کسی پہ ہوا نہین ویسا
کہ تو رکھتا ہے دہ جبہ والا
نہین کرتا ہی دو کو تون مین اشر
جب ہو کسی ہو مجالس مین ہو ملی
اختیار اسکو مین کیا چار
غسل مین نے کیا ہون پانی سے
[illegible]
[illegible]

نقل ہے ایک روز یوسف
اسکو وہ بار یکا قصد کیا
نقل ہے جبکہ وہ گزری رات
کہے یارون نے چھوڑ تاب و توان
ہاتھ اپنے لجا کے وہ پیچھے
چار سو یون ہی وہ دیا بھیج
بات یہہ سنکے جلد اُٹھ کے کھڑا
وے ہلا سے گرے اتنے رطب
پشت جس خار بن پہ رکھتا تھا
ہاتھ لنبا کیا وہ بے تاخیر
گرم حلوا بھی یک طبق لا یا
کہا بغداد بادیہ سمجھو
اور ہمراہ اُسکے تب ای یار
ایک برس ہوپ مین کھڑا تھا جان
وہ نہ اُس جا سے اُٹھا یا قدم
تو اُسکے کنارے کھا لیتا
اور عرفات مین وہ جب دیکھا
اور لوگون نے جب پھرے ہین سب
لوگ کرتے ہین جو تری تسبیح
انکی تسبیح و معرفت سے سب
اور ہو جاتا ہی ہے بیچون
پوچھا کس کام مین تو ہی شاغل
کہا اپنے شکم کے کام مین ہی
[illegible]
[illegible]
نقل ہے [illegible]
پوچھا کس [illegible]
[illegible]
[illegible]

آیا ہے ایک شخص جسکے پاس
شیخ حلاج منع فرما یا
چار سو صوفیون کو لیکر سات
کہ ہمین چاہیے سر بریان
جبکہ لاتا تھا جلد تر آگے
سارے سیری سے کھائے ہین ملکر
اور اسطرح اُن کو فرمایا
سیر ہو کھا کے ہو گئے ہین سب
اُس سے ہوتے تھے تب رطب پیدا
لایا تازے ہی یک طبق انجیر
اور یارون کے اگے اسکو رکھا
پاس میرے ہین ایک ہی ہر دو
نیک مردون سے تھے چہار ہزار
روغن اعضا اُسکے تب تھا روان
دیکھ حیران تھے اُسے عالم
باقی کو رنے کے سر پہ رکھ دیتا
کہ ہر اک شخص کر رہا ہی دعا
اپنی خلوت مین اُسنے اگر تب
اور تہلیل تری بالتشریح
اُنکی تہلیل سے بھی سب یارب
کہ ترے شکر سے مین عاجز ہون
یون لگا کہنے اُس سے وہ کامل
عمر تو اپنی آہ ضایع کی
ہی بلا شبہ جان نہین کھانا
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ایک بچھو کو ناگہان دیکھا
اور بولا کہ اندر دا وہ سالہا
دشت و جنگل طرف چلا ہی تیج
سبکو کھلا دیا یہان تبھین
دیتا ہر یک کو یک سر بریان
بعد ازان عرض یون کیئے ہین سب
کہ مجھے اب ہلاؤ تم ایسا
دیکھ یہہ سارے ہو گئے حیران
نقل ہے ایک بار در صحرا
اور حلوا وے چاہے دوسرے بار
کہے ای شیخ بحر صدق و صفا
نقل ہے ایکبار وہ آگاہ
جب ہوا ہی وہ داخل مکہ
سنگ پر اُسکے تن سے بہتا تھا
اور ہر روز ایک قرص نان
ایک بچھو از زمین اُسکے
رنگ کے ڈھینگ پر رکھ لیتا
در سے دل کے ایک آہ کیا
اور سمجھے ہین لوگ جو ازول
مین تجھے پاک تر ہی کہتا ہون
نقل ہے دشت مین وہ نیک صفات
کہ توکل سے تو جو کہہ نہ سکے متعام
ہو وے توحید مین تو کب فانی
پس تو کھانے کے کام مین
کب ہو توحید مین [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

گرد اطراف اُسکے پھرتا تھا
یہہ صاحب ہمارا ہی ہر حال
سخت بھوکے ہوئے ہین یکدن
سارے بیٹھے ہین چلد با ضعف
اور بہتر دو گرم گردہ نان
تازے اب چاہتے ہین ہم رطب
کہ ہلاوین درخت کو جیسا
اور آگے ہوئے وہان روان
اُس سے انجیر چاہے ہین رفقا
ہاتھ لنبا کیا وہ نیک شعار
شہر بغداد کا ہے یہہ حلوا
کیا ہے عزم حج بیت اللہ
سر برہنہ مقابل کعبہ
پوست گرتا تھا ریزہ ہو اُسکا
لاکے رکھتے تھے اُسکے پاس عیان
آہ رہتا تھا آشیان کرکے
تب وے لوگون پہ کرتا تھا نظر
اور کہنے لگا خداوندا
کہ تری معرفت ہوئی حاصل
پاک تر ہی تجھے سمجھتا ہون
مل براہیم بن خواص کے سات
کر رہا ہون درست انکو تمام
کب ہو حاصل تجھے [illegible]
یون لجاتا ہے اپنی عمر بسر
ہو وے کب اس مقام مین [illegible]
وہ کہا کر رہا ہون [illegible]
قطع کر دیکھے بعد ازان [illegible]
[illegible]
[illegible]

اسی یک کلام میں ہوا حیران
اور ملفوظ اسکے ہیں تحقیق
اسکے باب قید و قتل کا احوال
تب ہوا اسکے ہو گئے منکر
حق میں اسکے زبانیں کر کے دراز
قتل کا اسکے سب ارادہ کئے
حال میں لب جو کھولتا تھا وہ
شیخ حلاج نے کہا ای دوست
ہیں بحر محیط ہو گئی گم
اور انا الحق ہی بولتا ہے وہ
گذرو تم اس سے تا ہو وہ قتیل
تھا خلیفہ جو معتصم نے تب
اور علی جو پسر تھا عیسے کا
لوگ اس حال میں بھی جاتے تھے
مگر یکبار شیخ عبد اللہ
مخلصی پا ہو قید سے تجھکو
جب سنا یہ ہی بات ابن عطا
ایک ساعت کے بعد آ دیکھے
تیسری شب جو ڈھونڈتے آئے
دوسری شب بھی ہم نے ڈھونڈھے
کہا حلاج نے کہ پہلی شب
پھر حفظ شریعت غرا
پوچھا یعنی یہ حق میں کہتا ہی
نقل ہے ایک رات زندان
[illegible] قید سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہیں ہے کوئی راز تھا یان
انکو باتیں ہیں صاحب تحقیق
کچھ نہیں لکھتا ہوں دیکھو احباب
اور ہوئے ہیں باعث اسکے
لوگ کرنے لگے بہت تک و تاز
اور بحر یعنی قتل اسکو دئے
تب انا الحق جو بولتا تھا وہ
ہی ہو الحق صحیح اور یہ دوست
بلکہ گم ہو رہنگے تم ای مردم
منہ کو اس میں بہا کہو تجی وہ
کہ نہیں ہے زمانہ تاویل
جلد تر اسکے پاس جا کر سب
معتصم کا تھا وہ وزیر ترا
مسئلے پوچھنے اسکے آتے تھے
اور ابن عطا خدا آگاہ
شر اعدا کے کید سے تجھکو
درد وہ وقت کے ساتھ پڑیگا
نہیں زندان میں کہیں پایے
قید خانے میں ہی اسے پائے
نہ تو حاضر تھا اور نہ زندان تھا
نہیں گیا تھا یقین یہ کہ رب
پھر یہاں لا کے مجھکو لائے بجا
پھر یہ کسکی نماز پڑھتا ہے
[illegible] قید میں تھے حاضر [illegible]
[illegible]
[illegible] شریعت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ایسے اکثر حکایتیں اسکے
اور وہ نے فہم عوام سے ہیں دور
آہ جب ہو گئے ہیں بیرون
اور عجیب و غریب اس سے امور
آخر الامر قتل و قال اسکے
چاہتے تھے جب اسکے ہوں خونریز
کہے اس حرف میں ہاں مت کھول
لیک گم جانتے تھے اسکو تم
بعض احباب جا کہے یہ جنید
ہو نہ سکتی ہے سکی کیا تاویل
یک جماعت جو عالموں کی تھی
زشت کر حال اسکا بتلائے
دشمن سخت آہ اسکا ہوا
بعد ازاں لوگ کو بھی منع کئے
بھیجے خدمت میں اسکے یہ پیغام
کہا اسکو کہو کہ عذر کرے
نقل ہے آہ اسکو پہلی شب
دوسری شب بھی جا کے دیکھے وہاں
پوچھے لوگوں نے اسطرح اسکو
پہلی کی شب ہوا ہی تو ظاہر
دوسری شب تھی بارگاہ یہاں
نقل ہے قید میں بھی صبح و مسا
کہا لوگوں ہماری قید یقین
[illegible] تم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اور بہت ہیں کرامتیں اسکا
اسلئے وضع یہ نہیں کیا مسطور
اسکے سب کا رضا ہیں حیران
بالتواتر لگے ہیں کرنے ظہور
جا خلیفے تلک بھی پہنچا ہے
لیک چھیتے تھے ایک دستاویز
بلکہ ہے شبہ تو ہو الحق بول
نہیں بلکہ حسین ہی ہے گم
شیخ حلاج کو گئے میں قید
اسنے کہنے لگا وہ شیخ جلیل
شیخ حلاج پر خروج کئی
اور وحشت کی باتیں سنوائے
اور یک سال اسکو قید کیا
پنج مہ تک کسے نہ آنے دئے
کیجے ای شیخ اپنا عذر کلام
جو انا الحق یقین کہا ہو وے
قید خانے میں بار کہیں جب
نہ تو وہ تھا نہ خانہ زندان
شب اول کہاں گیا تھا تو
اور زندان بھی یہ ہیں حاضر
اسلئے نا پدید تھا زندان
الغرض کعبہ نماز پڑھتا تھا
[illegible] ہیں لوگ نہیں
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کہیں باز آوے ہم نے انکو کہا
پوچھے تو کہیں اسکے بعد کہا
کہا ہے ہم نے یک عتاب خدا
اس لیئے مین نے قید مین ہی ما
پھر خبر سُن آخلیفہ کہنے لگا
خفتہ ہوویگا اس سے یک بریا
جلد تر جا کے اسکو قتل کرو
یا اُسے لکڑیان سے تم مارو
تا مجھے کیا باز آوے وہ
وہ سخن پھر نہ لب پہ لاوے وہ
لائے باہر اُسے لے آئے ہین
تین سو چوب اسکو مارے ہین
تاکہ وہ اِس سخن سے آوے باز
باز آیا نہین وہ صاحب راز
اور مارا ہی جس نے اسکی تین
اسطرح وہ خبر دیا ہے یقین
مین نے ہر بار مارتا تھا جب
مین نے سنا تھا اس سے صوت ہی تب
کہ ای منصور کے پسر تو بتا
لا تخف لا تخف کہی اکثر
پیر عبد الجلیل بحر صفا
بولتا تھا کہ اعتقاد مرا
شیخ حلاج ساتھ ہی جیتا
اُس سے زاہد وہ شخص ساتھ ہوا
کہ شریعت کے کام مین کامل
اسکو قوت تھا کس قدر حاصل
ایسا آواز اُسنے سُنا تھا
سُست ہوتا نہین تھا تا تہ اُسکا
پس اُسکے لیے چلے ہین آخر کار
جانب دار تا چڑھاوین دار
لاکھ اشخاص جمع آئے تب
شیخ حلاج انکو دیکھا سب
اُسنے حق حق کہا ہی تب سہ بار
اور انا الحق کہا ہے جو تھے بار
وہان درویش ایک آیا تھا
عشق کیا شی ہے اُس سے پوچھا تب
شیخ حلاج اُسکو فرمایا
تین دن تک تو عشق دیکھیگا
یعنے امروز دیکھے اور فردا
اور رہا تی تو دیکھ پس فردا
یعنے اِس روز اُسکو مارے ہین
دوسرے دن اُسے جلائے ہین
تیسرے روز اسکی خاک کیئین
آہ بار سے اُڑاتے ہین
غرض یون مارنا جلا دینا
خاک باہر یہہ یون اُڑا دینا
ہین بلا شبہ عشق کے آثار
اسلئے ہی کہا تھا وہ ای یار
عشق کے کچھ مدارج والا
تین دن تک یقین تو دیکھیگا
الغرض آکے اسکا خادم تب
یک وصیت کیا ہی اس سے طلب
شیخ حلاج یون کیا ارشاد
کہ ہمیشہ تو یہہ سخن رکھ یاد
نفس سے اپنے تو نہو غافل
رکھ اسے ایک چیز مین شاغل
ورنہ یک چیز مین وہ نفس ترا
آہ مشغول تجھ کو کر دیگا
اور حقیقت مین ... ہے وہ کام
بوجھ بد کام کا ہی بد انجام
بعد اگر کہا ہے اسکا پسر
ای پدر مجھ کو یک وصیت کر
اُسکو کہنے لگا کہ ای فرزند
ای مرے نور چشم ای دلبند
سن مری اب یہی وصیت ہی
گر بجا لاوے تو سعادت ہی
کہ بلا شک جہان ...
کریں کوشش عمل مین شام و سحر
کرے تو اپنے کام مین کوشش
اپنے اصل مرام مین کوشش
کہ ہو یک ذرہ اسکا بہتر تب
جن سے انسان کے عمل سے سب
کیا ہی وہ ایک ذرۂ کمتر
ہو حقیقت کے علم سے ای پسر
جب وہ فارغ ہوا وصیت سے
راہ چلنے لگا ہی پھر آگے
اسکے تب دست و پا ہی اکرم
سیزدہ بند تھے بہت محکم
وہ خرامان خوشی سے چلتا تھا
اپنے دو ہاتھ بھی جھٹکتا تھا
بار نعرہ یہہ شعر پڑھتا تھا
وجد اور اضطراب کرتا تھا
ندیمی غیر منسوب الی شی من الحیف
سقانی مثل ما یشرب کفعل الضیف بالضیف
فلما دارت الکاس دعا بالنطع والسیف
کذا من یشرب الراح مع التنین بالصیف
دار کے نیچے اسکو جب لائے
اسکو خوشحال پر طرب پائے
ولے ... پہلے ہو ...
بعد اپنا قدم ... پہ رکھا
لوگ ... کئے ہین سوال
کیا ہی ای شیخ بولیے یہ حال
کہا مردان راہ کا معراج
ہی سر دار جانے کل آج
ایک ... پوچھا تھا
اور یک ... جو اوترا تھا
قتل ...
وقت سر دار ہو کیا سو دعا
... پایا ہے
جو کہ چاہا ہی آج پایا ہے
...
اُسکی ... سوال کیئے
کہ ... شیخ ...
ہم تو تیرے سفر مین ...
...
... مجھے ... دینگے
...
کیا تو کہتا ہے ہم کو فرمائے
...
...
...
اور ... جو کوئی ...
...
...
...
...

بسکہ توحید اصل ہے در شرع
اور یہہ حسن ظن ہے اسکی فرع
نقل ہے جب شہاب تھا اسپر
ایک عورت پہ تب کیا تھا نظر

دار پر آہ یاد کر وہ بات
اسطرح بولنے لگا ہیہات
سالہا سے دراز ہین گذرے
بدلہ لیتے ہین آج میرے سے

پس سر ہی سے وہ نیچے دیکھا ہی
اور خادم سے اپنے بولا ہی
جسنے ویسا نظر اٹھا دیکھے
آخر ایسا وہ سر جھکا دیکھے

بعد شبلی نے پیش آیا ہے
اور یہہ فقرہ زبان پہ لایا ہی

بعد پوچھا ہے اُس سے ای حلاج

اَلَمْ نَنْهَكَ عَنِ الْعَالَمِيْنَ -

کہ تصوف ہی کیا کہئے آج

کہا جو دیکھتا ہی تو اسدم
جان تصوف کا ہی یہہ رتبہ کم
پوچھا اعلی ہے کونسا رتبہ
کہا تجھکو نہین ہے اسمین رہ

بعد لوگون کو سارے اذن دئیے
اسکو پتھرون سے مارنے لاگے
بعد شبلی بھی سب کے ساتھ ہوا
اور اُسے ایک پھول سے مارا

شیخ حلاج ایک آہ کیا
شیخ شبلی نے اُسکو یون پوچھا
لوگ پتھرون سے مارے جو تجھکو
ایک بھی آہ نین کیا ہی تو

مین نے انکی موافقت کرکے
مارا آخر یہہ پھول سے جو تجھے
ہی عجب اسپہ تونے آہ کیا
اُسکو حلاج یون جواب دیا

جب وے ناجان کر مجھے مارے
پس وے معذور ہین یقین سارے
اور تو جان کر مجھے مارا
اس لئے مین نے اسپہ آہ کیا

سنگ و گل پر نہین ہے میری نظر
ہی نظر میری علم و جہل اوپر
ای برادر تو جانتا ہی یقین
مارنا مجھکو سزاوار نہین

جب تو یہہ بات جان کر مارا
مار تیرا یہہ مجھکو سخت لگا
بعد ازان نزدبان پہ چڑھکے ہم
کئے دو ہاتھ اُسکے آہ قلم

شیخ حلاج ہسنے لاگا ہے
پوچھے ہین کس لئے تو ہنستا ہی
کہا یہہ قطع دست آسان ہے
کچھ نہین اُس سے ہمکو نقصان ہے

ہاتھ صفون کا جو ہمارا ہے
تا رگ عرش تک وہ پہنچا ہے
بعد دو پیر اُسکے کاٹے جب
ایک تبسم یقین کیا وہ تب

اور کہا ایک سفر کئے ہین ہم
ہمنے رکھتے ہین اور ایسے قدم
کہ سفر اس سے دو جہانمین کرین
یہہ زمین اور آسمان مین کرین

تم کو نین اُسکے قطع کی طاقت
نہین ہمکو یہہ پیر کی حاجت
بعد ازان اپنے دست خون آلود
ملنے لاگا ہی اپنے منہہ پر زود

ہر دو ساعد بھی اسکا چہرہ سب
خون آلود ہوگیا ہے تب
پوچھے لوگون نے اُس سے کیا ہی سبب
لہو ملتا ہے اپنے منہہ پر اب

وہ کہا جب گیا ہے خون اکثر
رنگ میرا ہوا ہو زرد مگر
تم مبادا کہین کہ رنگ اسکا
خوف کے ہی سبب سے زرد ہوا

اس لئے مین نے خون ملتا ہون
تا تمھین سرخ رو نظر آؤن
ہووے گلگونہ رو جو مردون کا
وہ انہین کے لہو سے ہوویگا

ہے کہے منہہ پر اگر ملے تو لہو
سرخ کرتا ہی کیون وہ تو بازو
کہا کرتا ہون مین لہو سے وضو
پوچھے کیسا وضو کہا انکو

یعنے ہین عشق مین دو رکعت جو

رکعتا فی العشق لا یصح وضوہما الا بالدم

وضو انکا سوا لہو کے نہو

آہ دو چشم با صفا اسکے
پس نکالے ہین انکے حدقے سے
خلق مین شور و غل ہوا ہی کثیر
رونے لاگے ہین سب صغیر و کبیر

بعضے روتے تھے ہوش کھوتے تھے
اشک سے اپنے منہ کو دھوتے تھے
آہ اس حال مین بھی اسکے اوپر
بعضے اشخاص پھینکتے تھے پتھر

بعد اسکے وے لوگ چاہے جب
کہ تراشین زبان اسکی اب
انکو کہنے لگا کہ صبر کرو
ایک سخن بولتا ہون اب ٹھہرو

منہہ سوے آسمان کیا ہی تب
اور یون عجز سے کہا ہی تب
یا الہی یہہ لوگ تیرے لئے
رنج اب اسقدر جو مجھکو دئے

کر نہ محروم انکو اسے داور
اور یہہ دولت سے بے نصیب مگر
دست و پا گر یہہ میرے کاٹے ہین
شکر ہے بندہ مین تیرے کاٹے ہین

اور بعد اگر کرین یہہ سر کو مرے
پہ شہید جمال مین ہی ترے
اور سر دار پہ ہے میرا سر
قطع کرتے ہین تیری رہ اندر

آہ اب آگے کیا لکھون احوال
کہ نہین خامہ زبان کو مجال
خامہ مدہوش و دہن بستہ ہے
اور کلک گریان ہوتا ہے

اور طاقت نہ یہہ زبان کہ لکھے
کو مفصل وہ یہہ بیان کیجے
یہان بیچارہ خامہ شق زبان
پھر کہی زبان کو لیکے یہان

اور یہان اپنا سر کٹاتا ہے	مختصر لکھ کے کچھ سناتا ہے	سنی وگوش حق نیوش کیتن	آہ اس شیخ کے تراشے ہین
اور لگے کرنے اسکو سنگساری	لب پہ اسکے ہوا یہہ تب جاری	حب الواحد افرد الواحد	حب الواحد افرد الواحد
پس بہ آیت پڑھا وہ نیک انجام	یستعجل بها الذین لا یؤمنون بها والذین آمنوا مشفقون منها ویعلمون انها الحق +		کہ یہی اسکا تھا اخیر کلام
پس زبان اسکی وہ تراش دئے	صاحب دل کا دل خراش دئے	وقت پہنچا نماز شام کا جب	یہ خلیفہ کا حکم آیا تب
پس کئے اسکے تن سے سر کو جدا	وے کئے آہ قطع سر اسکا	قطع کرنیکے وقت سر اسکا	وہ ہنسا اور اپنی جان دیا
خلق مین یک بڑا خروش ہوا	سب کے دریا دل کو جوش ہوا	شیخ حلاج جلد گو بے قضا	پس چلا یا ہی در مقام رضا
اور آواز تب انا الحق کا	اسکے ہر بند سے ہی ہونے لگا	بعد ازان اسکو پارہ پارہ کئے	پشت وگردن سوا نہ باقی رکھے
تب سر و پشت سے بھی ادمیان	پس انا الحق کی تھی وہی آواز	دوسرے روز سارے جمع ہوے	اور سب اسپہ اتفاق کئے
فتنہ جو اسکے زندگی مین ہوا	اس سے فتنہ بڑیگا اس سے بڑا	پس وے اسکے جسد کو آگ دئے	آہ اسکو جلا کے راک کئے
راک بھی اسکی اس سے ہو ہمراز	کی انا الحق سے ہی بلند آواز	قتل کے وقت پر بھی خون اسکا	جس جگہہ پر زمین پہ گرتا تھا
صاف تر نقش تب انا الحق کا	اس جگہہ پر نمود ہوتا تھا	راک دجلے مین ڈالے وہ آخر	وہی نقش آب پر ہوا ظاہر
شیخ حلاج اپنے خادم سے	بالیقین کہہ دیا تھا یون آگے	کہ مرے تن کو جب جلاوینگے	راک دجلے مین لاکے ڈالینگے
وہین دجلے کو ہووے طغیانی	شہر بغداد کو کرے فانی	اور اسوقت پر تو خرقہ مرا	جلد دجلے کے روبرو لے آ
شہر بغداد ڈوب جائیگا	اور نہ کوئی نجات پائیگا	جبکہ دیکھا وہ خادم باہوش	کہ وہ دجلے کتنین ہوا ہے جوش
شیخ کا خرقہ آگے لایا ہے	جوش اسکا سکون پایا ہے	دب گیا آب کا وہ جوش وخروش	اور وہ راک بھی ہوئی خاموش
اور وہ راک ساری جمع کئے	اور پانی مین اسکو ڈال دئے	یہان کہتا ہی شیخ دین عطار	کہ طریقت کے جو ہوے اخیار
اسنے پایا نہ کوئی ایسا فتوح	نہ کسی پر یہہ در ہوا مفتوح	یک بزرگ زمان رفیع جناب	اہل معنی کو یون کیا ہی خطاب
کہ ہوا جو حسین بن منصور	نظر اسکے طرف کرو بغرور	دیکھیو کیا معاملہ نادر	ساتھ اس شیخ کے ہوا آخر
شیخ عباس طوسی والا	دیکھئے اسطرح سے فرمایا	شیخ حلاج کو قیامت مین	جانور زنجیر باندھ کر لاوین
کہ اگر کھول دیوین اسکو ہم	کرے محشر کو درہم و برہم	اور کہا یک بزرگ نے ای یار	جبکہ حلاج کو چڑھاے دار
مین نے وہ رات زیر دار رہا	صبح تک بھی نماز پڑھتا تھا	صبح کے وقت مین سنا یہ رب	یہہ ندا آئی ہے زہاتف غیب
یعنے اسرار ہین ہمارے جو	اطلعنا علی من اسرار فافشی سرنا فہذا جزاء من یفشی سر الملوک		کھولے تھے اسنے ایک سر اسکو
پس ہمارا وہ راز فاش کیا	فاش کرنے کی یہہ جزا پایا	جو کرے فاش راز شاہون کا	ہے یقین ویسے شخص کی یہہ جزا
شیخ شبلی سرآمد اخیار	نقل کرتا ہے اسطرح ای یار	کہ اسی رات اسکے قبر کے پاس	مین نے پہنچا ہون جاکے بے وسواس
اور پڑھا ہون نماز ساری شب	صبح دم کی دعا بدرگہ رب	ایسے بندے پہ ای مرے مولا	بھیجا کسو واسطے تو ایسی بلا
جب دعا یہہ کیا مین حق کے جناب	ہوا مجھ پر بڑا ہی غلبہ خواب	سو رہا اور خواب مین دیکھا	کہ قیامت کا دن ہوا برپا
آیا درگاہ حق سے یہہ فرمان	اس لئے ہم کئے یہہ اس سبحان	کہ یقین راز جو ہمارا تھا	غیر سے وہ ہمارے کہتا تھا
آب دجلہ کے درمیان ہے بجا	اسنے جو راز ہم سے کہتا تھا	سربسر ویسے راز کی تکرار	کر رہا تھا مدام با اغیار
اور شبلی نے یون دیا ہے خبر	خواب مین دیکھا اسکو بار دگر	اور اسطرح اس سے مین پوچھا	کہ خدا تیرے ساتھ کیا ہی کیا

کہا مولا نے اپنی رحمت سے ۔ مقعدِ صدق مین اتارا مجھے
اور کرم سے وہ قادر علّام ۔ مجھ کو بخشا کیا مرا اکرام

مین کہا کیا انھون سے رب ۔ جو تم سے کئے سلوک یہ سب
کہا جو لوگ مجھ کو رنج دئیے ۔ اور جو لوگ میرے دوست ہوے

جبکہ ہر دو گروہ بھی ہین معذور ۔ رحمت ہر دو پہ کی ہی ربِ غفور
اور کوئی اسکو خواب مین دیکھا ۔ کہ وہ میدانِ حشر مین ہی کھڑا

اسکے تن پر نہین ہی سر اسکا ۔ یک پیالہ ہی اپنے ہاتھ لیا
پوچھے اُس سے یہ کیا حال ترا ۔ شیخ حلّاج نے جواب دیا

سر کٹائے ہین جو خوشی کے ساتھ ۔ جام دیتے ہین آج انکے ہاتھ
شیخ شبلی نے یون کہا ای یار ۔ جبکہ حلّاج کو چڑھائے دار

اُسکو ابلیس تب نظر آیا ۔ اور اسطرح اُس سے کہنے لگا
کہ انا الحق تو آشکار کہا ۔ اور انا خیر مین نے بولا تھا

مقعدِ صدق مین بٹھائے تجھے ۔ اور ملعون کر دئیے ہین مجھے
کیا تفاوت ہی بول دونون مین ۔ فرق کیسا ہی کھول دونون مین

جبکہ ابلیس یون سوال کیا ۔ شیخ حلّاج نے جواب دیا
کہ انا اپنی تو خودی سے کہا ۔ مین نے اپنی خودی کو دور کیا

اِس لئے تجھ پہ لعنت آئی ہے ۔ مجھ پہ رحمت نزول پائی ہے
قال پر ہے اُسکے حال اُسکا ۔ شکر للہ یہان تمام ہوا

رحمتِ حق ہو اُسپہ تا بہ ابد ۔ قدس اللہ سرہ الامجد

ذکر شیخ ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ

بحر رمز و دقایق و عرفان ۔ کانِ لعلِ حقایق و وجدان
رہنماے کبیر و قطب جہان ۔ شیخ بوبکر واسطی ذیشان

مُستند تھا وہ سب مشایخ کا ۔ اور شیخ الشیوخ عصر کا تھا
وہ حقایق مین اور معارف مین ۔ کشف اسرار کے مواقف مین

تھا بلاشبہہ سب سے پیش قدم ۔ کوئی ویسا نتھا رفیع ہمم
اور یہ توحید و شیوۂ تجرید ۔ اور تفویض مین تھا فرد وحید

تھا جو شیخِ جنید عالیشان ۔ اُسکے یارون سے تھا وہ شیخ زمان
اور کہتے ہین تھا ز فرغانہ ۔ تھا یہ رہ مین ترا ہی فرزانہ

تھا فنون و علوم مین کامل ۔ تھا ریاضات مین بہت شاغل
وہ جو کھینچا مجاہدات وفور ۔ نہین ویسی کسیکو تھی مقدور

اور جسطرح اپنے سارے کام ۔ سو نبہا تھا بہ قادرِ علّام
عصر مین اُسکے کوئی فرد دگر ۔ نہین اُس باصفا کا تھا ہمسر

اور توحید مین سخن بہتر ۔ کوئی اُس سے کہا نہ زیبا تر
سب کا مقبول اور تھا محمود ۔ اہلِ ظاہر کا تھا بڑا محسود

جب تلک مرد نا ہو کامل تر ۔ نہ عداوت پہ باندھین اُسکے کمر
جب تھے غامض عبارتین اُسکے ۔ اور تھے مشکل اشارتین اسکے

اور معانی عجیب رکھتا تھا ۔ کلماتِ بلند فرماتا
لوگ اُسکو سمجھ نہ سکتے تھے ۔ فہم اکثر نہ اُسکا رکھتے تھے

اِس لئے اُسکے ہوگئے بدخواہ ۔ رنج دینے لگے ہین اُسکو آہ
نقل ہے اسکو لوگ ای ماہر ۔ کئے ہفتاد شہر سے باہر

ہو نا ہر شہر مین جب اُسکا ورود ۔ آہ کرتے تھے باہر اُس سے زود
شہر باورد کو وہ جب آیا ۔ کئی دن اُسمین ہی قرار لیا

لوگ اُس شہر کے بلا وسواس ۔ جمع آنے لگے ہین اُسکے پاس
لیک وہ بھی کلام کو اُسکے ۔ جبکہ زنہار فہم کر نہ سکے

حادثہ یک ترا وہان بھی ہوا ۔ چہوڑ اُس شہر کو بھی وہ نکلا
بعد شہر مرو مین جب آیا ۔ لوگ کو اُسکے معتمد پایا

پس وہین عمر وہ گذارا ہی ۔ وہین دنیا سے وہ سدھارا ہی
نقل ہے ایک روز وہ رہبر ۔ اپنے یارون کو یون دیا ہی خبر

جب سے بالغ ہوا ہون ای لوگو ۔ کوئی دن کوئی رات بھی سمجھو
یہ گواہی نہ دے سکے حاشا ۔ دن مین کہا یا شب مین خواب کیا

اور کہا ایک روز اے ماہر ۔ جانو یک امرد ین کے خاطر
طرف یک باغ کے گیا تھا مین ۔ اور تب اُسمین پھر رہا تھا مین

یک پرندہ وہ باغ مین آیا ۔ اور وہ میرے سر پہ اڑنے لگا
مین عبث آہ اُسکو تب پکڑا ۔ ہاتھ مین اُسکو لیکے بیٹھا تھا

آیا ہی تب پرندہ دیگر ۔ اور اُڑنے لگا میرے سر پر
اور فریاد کرنے لاگا ہے ۔ دیکھ کر اُسکو مین نے سمجھا ہی

اسکا بچہ ہی پایا کہ ہی جوڑا
مین پشیمان ہو اسکو چھوڑ دیا

مرگیا میرے ہاتھ مین ناگاہ
مین نے وہ دیکھ کرنے لگا آہ

درد اسکا مجھے ہوا بسیار
اور اسی درد مین ہوا بیمار

بس وہ بیماری اور وہ درد و ملال
مجھ پہ باقی رہا ہی تا یکسال

بعد یکسال ایک شب در خواب
دیکھا سالار انبیا کا جناب

مین کیا عرض یا رسول اللہ
مدت ایک سال سے بھی آہ

کر نہ سکتا ہو نہین قیام نماز
بلکہ پڑھتا ہون بیٹھ کر بہ نیاز

سخت بیمار و ناتوان ہون مین
اور مغموم و نیم جان ہون مین

کہے حضرت بہ بارگاہ خدا
کی شکایت ہے تیری وہ گربا

اب اگر عذر اسکا چاہیگا
کچھ تجھے فایدہ وہ نا دیگا

خواب سے جبکہ مین نے جاگ اٹھا
فکر و اندہ وہ ہی مین ہتا تھا

اور بھی میرے گھر مین یک گربہ
اس سے پیدا ہوا ہے یک بچہ

اپنی بیماری مین ہی مین یکروز
بیٹھا تکیہ لگا کے تھا پرسوز

وہ جو بچہ تھا گھر مین گربہ کا
سانپ یک آکے اسکو منھ مین لیا

اپنی لکڑی سے اسکو مین مارا
تب وہ بچے کو سانپ چھوڑ دیا

پس وہ گربہ نے دوڑ آئی ہے
اپنے بچے کو وہ اٹھائی ہے

میری بیماری بس اسی ساعت
دمبدم پانے لاگی ہی صحت

اور کھڑا رہ کے مین نماز پڑھا
اور اس شب مین خواب مین دیکھا

کہ ہین رونق فزا رسول خدا
مین نے حضرت سے تب یہہ عرض کیا

یا نبی مین نے پائی اب صحت
مجکو ارشاد یون کئے حضرت

کہ وہ گربہ بدرگہہ مولا
شکر تیرا ہے دل سے لائی بجا

نقل ہے بوسعید با عزت
ہے ابوالخیر جسکی کنیت

جبکہ شہر مرو کا قصد کیا
اپنے یارون کو تب یہہ فرمایا

کہ کلوخ ایک توبڑے مین بھرو
اس سفر مین ہمارے ساتھ رکھو

وے کہے ہووینگے کلوخ وہان
اسمین کیا بھید ہے ای عالیشان

وہ کہا از موحدین زمان
شیخ بوبکر واسطی ہے وہان

زندہ ہی بالیقین وہانکی خاک
اور وہ خاک ہی بلاشک پاک

خاک سے ویسے یسمین استنجا
نہین رکھتا ہون زینہار روا

کلمات شریف اسکے ای یار
ہین نہایت بلند پر انوار

اور اکثر بھرے ہین اسمین رموز
اور اسرار کے عجب ہین کنوز

اور معانی عمیق ہین انکے
اور مرادین دقیق ہین انکے

ہو وین قاصر عوام کے افہام
اس لئے مین نہین کیا ارقام

نقل ہے جبکہ اسنے رحلت کی
ایک طالب کو یہہ وصیت کی

کہ ارادت خدا کی از دل و جان
آپ مین رکھ نگاہ تو ہر آن

اور وصیت ہی دوسرا چاہا
تب ہی اس طرح اسکو فرمایا

اپنے اوقات اور جو ہین انفاس
رکھ نگاہ انکا پاس بے وسواس

دار فانی سے پیش نقل کیا
قدس اللہ سرہ الاذکی

ذکر شیخ ابو عمرو نجیل رحمۃ اللہ علیہ

ابو عمرو نجیل شیخ جلیل
ذوالکرامات رہنمای سبیل

صوفیہ مین تھا وہ جلیل الشان
از کبار مشایخ دوران

ورع و تقوی مین اور ریاضت مین
معرفت مین بھی اور کرامت مین

ایک شان عظیم رکھتا تھا
ایک حال فخیم رکھتا تھا

اور مقبول تھا طوایف کا
اور واقف تھا وہ مواقف کا

اور تھا وہ ز شہر نیشاپور
اسکا فضل و کمال ہی مشہور

پایا تھا وہ جنید کو ای یار
پایا تھا اس سے فیض سر و جہار

تھا جو شیخ زمان بو عثمان
تھا یہہ شاگرد بھی اسیکا جان

سارے شاگرد سے سمجھ آخر
موا دنیا سے ہی وہی فاخر

تھی طریقت مین اسکو نظر دقیق
اور بڑا تھا وہ صاحب تحقیق

شیخ ابوالقاسم نصیرآباد
کہ جو تھا از اعاظم افراد

تھا شریک سماع سکے ساتھ
شیخ دین بوعمرو کہا یہہ بات

کس لئے تو سنے سماع ای یار
کہا بوالقاسم نکو اطوار

آہ غیبت کے سنے کرنے سے
اسکا نہین احتیاط دہرنے سے

جانتے یہہ سماع ہے بہتر
تب کہا بوعمرو نے یہہ سنکر

ایک حرکت سماع مین گاہے
بچ سکے جس سے مجھسے گر ہووے

جان غیبت بھلی ہے وہ سو بار
اور وہ حرکت قبیح ہی بسیار

نقل ہے بوعمرو گرامی شان
عہد مولا سے یہہ کیا تھا جان

کہ چہل سال جز رضای خدا
حق سے چاہے نکوئی شی اصلا

ایک دختر تھی اُسکی نیک اختر
دختر بو عمر ہوئی بیمار
ایک شب پدر عبد رحمٰن کا
پوچھی لڑکی وہ کون سی ہے دوا
عہد ایسا کیا ہے پدر ترا
توڑ یہہ عہد گر کریگا دعا
الغرض جبکہ نیم شب گذری
کبھی آئی نہین تھی میرے گھر
زندگانی مین دوست رکھتی ہون
اور مین بھی کرون خدا کو یاد
بات یہہ سُنکے بو عمر نے کہا
ای مری نور چشم فرخ فال
کبھی دختر نے ہو کے عاجز تب
کہا اگر تیرے جبار نے پر
فضل اپنا و بین کیا ہے خدا
وہ جو حق کی نہ عہد شکنی کی
بولتا تھا کہ در عبودیت
اور ایسا ہی سارے حال اپنے
گرچہ وہ حال ہو عظیم و خطیر
لذت اُس فرض کی خدا ئے انام
کہا جانے بزرگ آپ کو جو
وہ مہذب نہیں ہوا ہی جان
ابتدا کے فساد سے ہی جان
اور کہا جسکو خلق کے درمیان
فکر جسکی صحیح ہووے مدام
جسنے چاہے کہ معرفت حق کی
خاص اللہ کی عبادت مین
کہا کم مرتبہ توکل کا

ذکر شیخ ابو عمرو بن نجید رح

اسکا شوہر تھا ایک پاک سیر
سخت اسہال کے مرض سے بیمار
دیکھ اپنے بہو کو کہنے لگا
تب وُہ اسطرح اُس سے ہی بولا
کہ چہل سال تک کبھی حاشا
حق تعالی تجھے شفا دیگا
بیٹھ محفے مین پدر پاس آئی
(پالکی نما)
آئی اب وقت نیم شب کیونکر
اور دل و جان سے یہہ چاہتی ہون
رہون مولا کے یاد مین دلشاد
عہد کا توڑنا نہین ہے روا
مجھکو ہرگز گناہ مین مت ڈال
کہ مجھے اب وداع فرما اب
مین پڑی ہونگا نماز ای دختر
صحت کاملہ کیا ہے عطا
یہہ اُسیکی یقین برکت تھی
استواری کی وہ نیکو صفت
نہین دعوے سوا ہے وہ جانے
پر ضرر اُسکا نفع سے ہی کثیر
یقین اُس شخص پر کریگا حرام
آہ اسیر گناہ آسان ہو
نہین پایا ہی وہ ادب کی نشان
نہین پایا ہوا درست پہچان
جانیو ترک جاہ ہو آسان
ہو سر صدق سے بھی اسکا کلام
کس قدر اسکے پاس ہوویگی
ہیبت اسکی اسیکی طاعت مین
حسن ظن ہے خدا کے ساتھ سدا
کلمات اسکے ایسے ہین برتر

عبد رحمٰن سلمی اُسکا نام
سب اطبا بہت علاج کئے
کہ دوا اس مرض کی ای لڑکی
کہ ترا پدر ریک گناہ کرے
حق سے حق کی رضا سوا زنہار
سُنکے دختر نے یہہ کہی ہے عجب
دیکھکر پدر یوں کہا اسکو
کبھی تیرے سا پدر ہی میرا
عبد رحمٰن کے طاعتین دیکھون
عہد تو توڑ کر دُعا کیجے
آج تو گر نہین مریگی یقین
گر تو مجھکو گنہ مین ڈالیگی
مین سمجھتی ہون اب نہ جیونگی
بول ایسا اسے وداع کیا
پدر کے بعد اپنے تا تعدلیس
اور مقالات اسکے عالی ہین
جب تلک اپنے سارے کاروبار
اور بولا کہ حال مین جسکے
کہا ضایع کرے جو فرض خدا
کہا بندے کی آفت پنہان
اور بولا جو شخص کا دیدار
اور بولا ہر ایک ترا دعوی
جسکا پایا درست ہوویگا
ترک دنیا ہی سب آسان ہو
سر اخلاص سے ہو اسکا عمل
چاہیئے جان لین بلا وسواس
کہا جو غیر حق کی الفت ہی
اور کہا ہی وہی تصوف جان
قدس اللہ سرہ الانور

تھا یقین اپنے وقت کا وہ امام
نہ ہوا نفع لا علاج ہوے
تیرے والد کے پاس جی سکی
تو یہہ بیماری دور ہو تجھ سے
کچھ نہ چاہیے یقین بستر و جبار
عہد شکنی سے پاوے کیون مطلب
گذرے ہین بیس سال جا کر تو
اور شوہر ہے عبد رحمٰن سا
اور سر خدا ترے سے سُنون
تا خدا مجھکو اب شفا دیوے
کل مریگی کچھ اُسمین شبہ نہین
تو حقیقت مین ہے بری بیٹی
اب جدائی جہان سے لیونگی
پہنچی دختر نے اپنے گھر مین جا
وہ جیئی ہے یقین برس چالیس
اور نہین لطف سے وہ خالی ہین
نہین دیکھے ریا سوا زنہار
گر نتیجہ نہ علم کا ہووے
وقت ملین سکے نا کریگا ادا
ہی اُسیکی رضا ئے نفس مین جان
نہ مہذب تجھے کرے ای یار
انتہا مین جو ہوویگا پیدا
انتہا بھی درست ہوا اسکا
اہل دنیا سے دور از جان ہو
چاہیئے فکر نیک ہی اول
ہیبت حق ہے اسقدر اس پر
حقیقین وہ سالکون کے وحشت ہی
صبر ہو امر و نہی کے درمیان

ذکر شیخ جعفر خلدی رحمۃ اللہ علیہ

معدن علم صاحب ہمت
مخزن علم نائب امت
مظہر فیض ازلی وابدی
بحر اجلال جعفر خلدی
یہہ بڑا عالم زمانہ تھا
اور طریقت مین وہ یگانہ تھا
اور صحابے جنید کے تھا
اور قدمائے صوفیہ سے بجا
اور انواع کے علوم اندر
متبحر تھا وہ نکو محضر
اور اصناف کے حقایق مین
متفرد تھا وہ دقایق مین
نقل ہے ساتھ حج کیا تھا وہ
بیشتر برکتین لیا تھا وہ
اور وہ یک مرید رکھتا تھا
حمزۂ علوی نام تھا اسکا
ایک شب اسنے قصد گھر کا کیا
شیخ بولا اسے یہین رہ جا
مرغ اسدن کیا تھا ذبح وہ جب
چاہتا تھا کہ جاوے اسکو بشب
دل مین اپنے مرید کہنے لگا
آج کی شب اگر نجاؤن گا
میرے اطفال کل ہین بھوکے
اس لئے اذن چاہا پھر اس سے
شیخ پھر اسکو یون ہی فرمایا
کر تو امشب اسی جگہہ رہ جا
پھر کہ حمزہ نے یون کہا ای پیر
ایک ضرورت بڑی ہے دامن گیر
شیخ بولا ہے اختیار اسپر
پس اٹھا وہ مرید آیا گھر
مرغ مذبوح کو پکایا ہے
دوسرا روز جبکہ آیا ہی
حکم اپنی کنیز کو وہ کیا
مرغ بریان وہ جلد اب لے آ
اسنے لاتی تھی پاؤن پھسلا جب
اور وہ سالن گرا زمین پر سب
وہ کہا شوربا گیا سارا
مرغ بریان جو ہی اٹھالے آ
تاکہ پانی سے اسکو دھووین ہم
اور اسوقت نوش کرین ہم
ناگہان ایک سگ وہان آیا
مرغ بریان وہ لیکے بھاگ گیا
کہا حمزہ گیا طعام تو سب
بارے جاون حضور شیخ مین اب
شیخ کے جب حضور مین پہنچا
دیکھتے ہی اسے وہ کہنے لگا
گر نہو جسکا گوشت پارۂ دل
کلمات شیوخ پر مایل
گوشت بے شبہ اسکے کہانیکا
کسی کتے کو دیویگا مولا
ومین توبہ کیا ہے اسکا مرید
حق کیا اسکو دو جہان مین سعید
نقل ہے ایک رات خواب اندر
دیکھا جعفر جناب پیغمبر
اور کیا عرض یا رسول اللہ
کیا تصوف ہی کیجئے آگاہ
کہے ظاہر ہو ایک حالت جو
ہے وہ عین ربوبیت سمجھو
اور جب مضمحل وہ ہووے عیان
ہی وہ عین عبودیت پہچان
اور کہتا تھا شیخ ای مردم
کہ تصوف یہی ہے جانو تم
نفس کو ڈالین در عبودیت
آوین باہر ز وصف بشریت
اسے پوچھے کہ کیا ہے کہ تلوین
کہا تلوین زیادتی ہے یقین
ہو نکہ تلوین جسسے نہووے گی
نہین حاصل اسے ترقی بھی
اور توکل سے جب ہوا سایل
کیا ارشاد یون وہ صاحب دل
جانیو تم وہی توکل ہے
پاس اپنے ہو یا نہو کوئی شی
ہر دو حالت مین دل رہے یکسان
کبھی ناخوش کبھی نہو شادان
بلکہ حاضر نہو کوئی شی جب
خوش رہے صفا توکل تب
اور کوئی چیز جبکہ حاصل ہو
اسپہ زنہار وہ نہ خوشدل ہو
اور کہا ہیگی خوبی دارین
ایک ساعت کے صبر ہے مین
اور فتوت مین یون کیا تقریر
کر رکھے اپنے نفس کو تو حقیر
اور کرے مومنون کی تو عزت
اور بجالاوے انکی تو حرمت
اور کہا عقل ہے وہی جو تجھے
ہر ہلاکت کی جاسے دور رکھے
کہا خالص ہو بندۂ مولا
تا نہ اغیار سے تو ہو صلا
اور کہتا تھا وہ خدا آگاہ
تو ہمیشہ شریف ہمت رہ
کہ یقین ہمت شریف سے تو
پہنچے آخر مقام مردون کو
نہین پہنچے مجاہدات سے جان
پہنچیگا ہمت شریف سے ہان
اور کہا اپنی معرفت مین جو
نا کرے جد و جہد ای لوگو
اسکی خدمت قبول نا ہووے
اسکی طاعت قبول نا ہووے
نقل ہے اسکی یک انگوٹھی تھی
سو وہ دجلہ کے درمیان پھر گری
یک دعا جانتا تھا جسکہ پڑھا
اسکو اپنی کتاب مین پایا
قبر شونیزیہ مین ہے اسکی
کہ جہان مین جنید اور سری
بس کمالات اسکے ہین اشہر
قدس اللہ سرہ الانور

ذکر شیخ ابو الخیر اقطع رحمۃ اللہ علیہ

پیشوائے صف رجال اللہ
قدوۂ سالکان حق آگاہ
ذو الکمالات یک دشت بلا
ہر شرف صاحب مقام علا
ہی ابوالخیر کنیت اسکی
اور کہتے ہین اسکو اقطع بھی

تھا کبار شیوخ ذیشان سے
اور اشرف تھا اپنے اقران سے
اور کرامات اسکے ہین بسیار
بھی ریاضات کئے ہین بسیار

ذکر کرتا ہی انکا طول وطویل
تھی فراست مین اسکو شان جلیل
صحبت ابن جلا کی پایا تھا
اور مغرب سے اصل ہی اسکا

کیا درندے بھی کیا وحوش وطیور
انس رکھتے تھے اسکے ساتھ وفور
شیر اور اژدہا بھی آتے تھے
اسکی صحبت سے انس پاتے تھے

نقل ہے جب وہ بحر صدق وصفا
کوہ لبنان مین جاکے رہتا تھا
اور درویش تھے وہان بسیار
وہان آیا ہی بادشہ یکبار

دیا ہر ہر کو ایک یک دینار
دیا اسکو بھی یونہی وہ ای یار
بیس دینار شیخ رکھتا تھا
جلد اپنے رفیق کو وہ دیا

اور وہان سے وہ شہر مین آیا
اور تب ایسا اتفاق ہوا
کر لیا ہی وہ بے وضو قرآن
بعد بازار مین ہوا وہ روان

کئی چورونے آکے در بازار
کئی چیزین چرا ہوئے تھے فرار
سو وے چورون کو لوگ ڈھونڈتے تھے
آہ وے صوفیون کو پکڑے

شیخ نے انکا حال جب دیکھا
تب وے بازاریون سے کہنے لگا
انکا سردار مین ہون ای لوگو
کس لئے تم نے انکو پکڑے ہو

اہل بازار انکو چھوڑ دئے
اسکو حاکم کے پاس لیکے گئے
اور حاکم نے جب سنا یہہ بات
قطع کروایا آہ اسکا ہات

بعد لوگون پہ جب ہوا ظاہر
کہ ابو الخیر ہے یہی فاخر
ہوکے شرمندے پیچ کھاتے ہین
اسکی خدمت مین عذر لائے ہین

بعد ازان وہ گیا ہی اپنے گھر
اسکی بی بی نے جب کئی ہی نظر
ہوگئی ہے ملول اور ناشاد
کرنے لاگی ہے درد اور فریاد

کہا خاموش تو نہ زاری کر
اور ایسی نہ بیقراری کر
کہ یہی وقت تہنیت ہے جان
یہہ نہین جائے تعزیت ہی جان

گر ہمارا نہ قطع کرتے ہات
دل ہمارا ہی کاٹتے ہیہات
ہے خیانت کیا یہہ ہاتھ عیان
کہ لیا ہی وہ بے وضو قرآن

نقل ہے اسکے ہاتھ مین ای رشید
ایک پیدا ہوا تھا مرض شدید
سب اطبا کہے کہ کاٹین ہات
اذن دیتا تھا وہ نیک صفات

کہے اسکے مرید صبر کرو
ہاتھ اسکا نماز مین کاٹو
کہ رہیگا نماز مین وہ جب
اسکو ہرگز خبر نہوگی تب

الغرض جب نماز مین وہ کھڑا
جلد کاٹتے ہین ہاتھ تب اسکا
اسنے فارغ نماز سے جو ہوا
ہاتھ اپنا کٹا ہوا دیکھا

بولتا تھا وہ عارف کامل
کہ نہ سالک کا صاف ہووے دل
جب تلک ساتھ حق تعالی کے
اسکی نیت صحیح ناہووے

اور کہا تن بھی صاف ناہووے
ہان مگر اولیا کی خدمت سے
کہا جس دل مین ہوویگا ایمان
جانیو ہی وہی وہ دل کی نشان

مومنون پر کرے شفقت وہ
اور انکی کرے اعانت وہ
انکی اصلاح مین ہی وہ آخر
کرے بے شبہ کوشش وافر

جسکے دل مین نفاق ہو پنہان
یہہ علامت ہی اسکی جانو عیان
غل وغش اسمین ہووے حقد وحسد
ہم کو اس سے پناہ دیوے صمد

اور رعونت ہی جانیو دعوا
کوہ حامل نہو سکے اسکا
کوئی رتبہ بلند نہ لاوے ہاتھ
ہان موافق ہو جب خدا کے ساتھ

اور داب عبودیت بدوام
وہ بجالاوے بس بصبح وشام
سب فرایض ادا کرے حق کے
سارے احکام رب مطلق کے

صحبت صالحین سے لیوے نور
رہے صحبت سے وہ بدون کے دور
ایسے باتین ہین اسکے نافع تر
قدس اللہ سرہ الانور

کرامت شیخ
نصیحت شیخ

ذکر شیخ ابو عبداللہ محمد بن الحسین الروغندی رحمۃ اللہ علیہ

بحر اجلال شاہد صادق
صاحب حال عارف عاشق
شیخ دوران محمد ابن حسین
جو تھا مقبول خالق کونین

ابو عبداللہ کنیت اسکی
اسکا والد حسین روغندی
عہد مین اپنے وہ یگانہ تھا
گنج عرفان کا نشانہ تھا

تھا مشایخ سے طوس کے وہ شہیر
اور امین تھی اسکو شان کبیر
ورع وتقوی کے درمیان ہر حال
اور تجرید مین اسے تھا کمال

ہین زیادہ کرامتین اسکے
اور بہت ہین ریاضتین اسکے
پایا تھا صحبت ابو عثمان
پایا تھا اس سے فیض سر عیان

اور بہت اولیا کو دیکھا تھا
برکتین انسے سب اٹھایا تھا
بہت اسکے مفید ہین کلمات
فائدون سے بھری ہی ہر یک بات

کہا جس نے شباب کے درمیان
حق کے ضایع کریگا جو فرمان
اسکو پیری کے درمیاں جبار
جانیو تم یقین کریگا خوار

کہا خدمت کریگا جو فیروز
یک جوان مرد کی بھی گر یکروز
ایک مدت دراز تک دن رات
اسکے پہنچینگے خیر اور برکات

پس ہو کیا حال اسکا با اکرام
جو عقیدت سے اپنی عمر تمام
کر دیا ہووے صرف انکے حضور
کیسے برکات اسکو دیوے غفور

اجتماع برادرون مین یقین
جب ہو فرقت کا خوف انس نہین
کہا دنیا کو جسنے ترک کرے
جاہ دنیا کے واسطے گاہے

حب دنیا کا وہ تو غایت ہے
سخت آفت ہے سخت آفت ہے
ایسے باتین ہین اسکے فیض شیم
قدس اللہ سرہ الاکرم

ذکر قطب الاولیا ابی اسحق ابراہیم بن شہریار کازرونی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ دین قطب اولیاے کریم
ابی اسحق شیخ ابراہیم
ولد شہریار عالیشان
جسکو کہتے ہین کازرونی جہان

تھا طریقت کے پیشوایون سے
اور حقیقت کے مقتدایون سے
جانو اسکی فضیلتین ہین کثیر
ہینگے باہر ز حیطۂ تحریر

تھا حقیقت کے علم مین یکتا
معرفت مین تھا اسکو نہ ترا
تابعداری تری شریعت کی
پیروی مصطفے کے سنت کی

وہ بہت جان و دل سے کرتا تھا
اسکا بس اہتمام دھرتا تھا
اور اسکے معاملے ہین شریف
اور اسکے ریاضتین ہین لطیف

در کمال فراست و تجرید
عصر مین اپنے تھا وہ فرد وحید
اور مقامات پاک اور حالات
اسکو بخشا تھا حق کرم کے سات

اور اخلاق مین بھی شان عظیم
اسکو بخشا تھا وہ خداے کریم
اور صحبت بہت مشایخ کی
پایا تھا عارفان راسخ کی

اور جو اسکی ہیگی تربت پاک
اسکو کہتے ہین یک تری تریاک
کہ زیارت کر اسکی کوی ادا
لا وسیلہ بھی اسکا نزد خدا

مانگے درگاہ حق سے جو مقصود
دیوے حق اسکو اپنے لطف سے زود
نقل ہے وہ فروغ نور ہدا
ہوا جس شب کے درمیان پیدا

نور یک اسکے گھر سے کرکے صعود
آسمان تک کھڑا تھا مثل عمود
اور دیکھتے اس نور پاک کو ناظرین
شاخین یکیک طرف دکھاتے تھین

مادر و پدر اسکے تھے مومن
جد جو تھا اسکا گبر تھا لیکن
نقل ہے طفلگی مین باپ اسکا
یک معلم کے پاس اسے بھیجا

تا اسے درس دیوے قرآن کا
پایہ محکم ہو دین و ایمان کا
لیک جد اسکا منع کرتا تھا
اور اسطرح روز و شب کہتا

حالت فقر جبکہ ہے ہم پر
کسب سکھلانا اسکو ہی بہتر
شیخ تھا علم کے طرف مایل
علم کی اسکو حرص تھی کامل

سارے لڑکون کے آگے جاتا وہ
علم پڑھنے مین دل لگاتا وہ
تھوڑے عرصے مین سارے لڑکون سے
اسکو سبقت عطا کیا داور

علم مین سب کا ہوگیا استاد
اور کرتا تھا اسطرح ارشاد
جسنے طفلی مین اور جوانی مین
ایسے ہنگام کامرانی مین

رہے حق کا مطیع بس دل سے
اور پیری مین بھی مطیع رہے
نور سے معرفت کے ای لوگو
اسکا باطن یقین منور ہو

اور حکمت کے چشمۂ فیضان
دل سے اسکے زبان پہ ہووین روان
بچپنے اور شباب کے درمیان
مبتلا جو رہیگا در عصیان

اور توبہ کرے بڑھاپے مین
جانو اس شخص کو مطیع کہین
لیک اسکو کمال حکمت کا
آہ دیری سے ہاتھ آئیگا

اور کہا ابتدا مین شیخ عقیل
گرچہ کرتا تھا علم کی تحصیل
لیک تھی مجھکو آرزو اسکی
ہون کسی شیخ سے طریقت بھی

کرون لازم وہ شیخ کی صحبت
اور بجالاؤن اسکی مین خدمت
استخارے کی کر نماز ادا
اور سجدے مین اپنے سر کو رکھا

اور کیا التجا ای میرے رب
مجھکو آگہ کرم سے کیجے اب
اب کمل یہہ تین شیخ جو ہین
کسکے جانب رجوع لاؤ مین

ایسے ہی ایک شیخ عبد اللہ
بن محمد خفیف حق آگاہ
اور شیخ محاسبی دوسرا
بو عمر بن مجلی جو ہے تستر

یہہ دعا کرکے جبکہ سویا مین
تب مبارک یہہ خواب دیکھا مین
لایا ہی شخص یک کنستر ای یار
اور کتابین ہین اسپہ یک خروار

اور بولا کہ یہہ کتب ای میان
ہینگے عبد اللہ بن خفیف کے جان
کہ ترے واسطے ہی بھیجا ہے
جبکہ اسطرح اسنے بولا ہے

خواب سے اپنے مین نے جاگا ہون
اور اسطرح دل مین سمجھا ہون
ہوا زاید یقین مرا تحقیق
پس قبولا ہون مین اسکی طریق
نقل ہے اُسکو یون کہا ہی پدر
کہ تو درویش ہی یقین ای پسر
بات یہہ سنکے وہ سکوت لیا
پدر کو کچھہ نہین جواب دیا
پھر مین اس روز کچھہ نہ حاضر تھا
شام کے وقت شخص یک آیا
اور اُسکو کہا کہ یہہ لیجے
خرچ یہہ واردین مین کر دیجے
مسافر اللہ ۱۲
اور اُسکو خوشی سے بول دیا
خدمتِ خلق اب تو کرتا جا
نقل ہے جبکہ چاہا وہ ماجد
کہ نئی یک بنا کرے مسجد
اور مسجد کی ڈالے ہین بنیاد
دیکھہ یہہ خواب ہوگیا دل شاد
کہ صحابہ کے ساتھہ آئے ہین
اور وہ مسجد کو پھر بڑھاے ہین
حق مشایخ کی یک وہان محفل
شیخ نے اُسمین جا ہوا داخل
شیخ وہ گوشت کچھہ نہین کھایا
حاضرون نے یہہ تب گمان کیا
نفس سے اپنے شیخ کہنے لگا
کہ یہہ لوگون نے جبکہ یون سمجھا
پس وہین عہد اُسکا باندھا ہی
پھر جئے تک نہ گوشت کھایا ہی
پس نہ کھاتا تھا وہ کبھی زنہار
ہوا یکبار ناگہان بیمار
نام خورشید یک مجوسی تھا تب
حاکم کازرون تھا وہ جب
نام شہر ۱۲
نقل ہے اپنے سب مریدون کو
یہہ وصیت کیا تھا وہ رہبر
کہین یک روز یک مرید اُسکا
یہہ اجازت ہی شیخ سے چاہا
رو دیا اتفاق پس ایسا
کہ وہ خویشون سے اپنے جاکے ملا
جب وہ خدمت مین شیخ کے آیا
ناگہان ایسا اتفاق ہوا
جب خطا اُسکے ہی طرف تھی عیان
اپنے کپڑے اُسے دیا تاوان
کہ تا یہہ ہے یعنے وہ خشکا
یہہ ترا کام ہی تباہ کیا
اور زمین مباح مین ہی اُسے
تخم بے شبہ اسکے بوتے تھے
اور اپنے لباس مین بھی مدام
شیخ کرتا تھا احتیاط تمام
پہنتا کپڑے اُسکے ہو سو اُس
اور کبھی صوف بھی تھا اُسکا لباس
نقل ہے ایک روز بر منبر
وعظ فرما رہا تھا وہ رہبر
ایک عالم جو تھا خراسان کا
وہ بھی مجلس مین تب وہ حاضر تھا
اور قرآن کا مفسر ہون
اور ترا واعظ و مذکر ہون
تب فراست سے جلد وہ عارف
اُسکے خطرے سے ہوگیا واقف

یہہ جو اسطرف اُسیکے ہے
فیض پایا مری اُسی سے ہی
اور تابع ہوا اُسیکا مین
اور طریقت اُسی سے سیکھا مین
نہین ہے تجھہ کو اس قدر امکان
ہر مسافر کو بھی کرے مہمان
آیا ایسے مین پس رمضان
یکبیک آگئے کئی مہمان
لایا ہی روتیان وہ دو خروار
اور انجیر اور موز ای یار
شیخ کا پدر یہی یہہ جب دیکھا
وہ ملامت ہی اُس سے ترک کیا
نہین ضایع کریگا تجھہ کو خدا
فضل سے اپنے وہ بہت دیگا
ایک شب اپنے خواب مین دیکھا
کہ مین رونق فزا رسول خدا
کیا مسجد ہی تین صف کی بنا
پھر وہ حضرت کو خواب مین دیکھا
نقل ہے جب وہ حج کا عزم کیا
آکے بصرے کے شہر مین پہنچا
لاکے سفرہ وہان بچھائے ہین
گوشت سفرے پہ لاکر رکھے ہین
کہ نہ شاید یہہ گوشت کھاتا ہی
اس لئے احتراز رکھتا ہے
جب تلک مین جہان مین جیونگا
پھر تجھے گوشت مین نہ دیونگا
اور ایسا وہ عہد باندھا تھا
کہ نہ کھاؤنگا شکر و خرما
اگرچہ آکر طبیب جہد کیا
لیک شکر نہ نوش فرمایا
کبھی اس نہر کازرون کا آب
نہین ہرگز پیا وہ نیک نصاب
کہ کبھی کوئی چیز تم تنہا
کہین ہرگز نہ کھائیو اصلا
تا ملے جاکے اپنے خویشون سے
وہ اجازت نہین دیا ہی اُسے
خویش اُسکے پکائے تھے خشکا
ساتھہ اُنکے وہ مل کے نوش کیا
کہ گیا وہ مناظرہ اُسدم
ایک درویش ساتھہ ای اکرم
لاجرم اُسنے جب برہنہ رہا
شیخ نے دیکھہ اُسکو کہنے لگا
نقل ہے قوت شیخ کے خاطر
قدس سے لاتے غلہ طاہر
غلہ جو اسکا ہاتھہ آتا تھا
بس وہی دایا وہ کھاتا تھا
تخم اُسکے بھی لے زوجہ حلال
اُسکو بوتے زمین مین ہر سال
ورع و تقوی ترا ہی تھا اسکا
تھا ہی احتیاط صبح و مسا
خلق بھی جمع آئے تھے بسیار
وقت اُنکا ہوا تھا خوش ای یار
اُسکی خاطر مین تب کیا ہی خطور
کہ ہون مین ایک عالم مشہور
کیا سبب ہی کہ حالتین ایسے
میری مجلس مین بھی نہین [illegible]
وہ جو بیٹھا تھا بر سر منبر
وہین قندیل گر گیا ہے نظر

اور کہنے لگا ہی درویش وہ
آپ یون بولتا ہی روغن سے
اور تو بیٹھا ہی آمرے سر پہ
پہلے مجھکو زمین مین بوئے ہین
اب تو آتش مین جل رہا ہون مین
اِس لئے ہی مین برتری پایا
تب وہ عالم نے اسکے پاس آیا
کر مین صدقات کس لئے لیون
گر ہو تقصیر اسمین کچھ رہ یاب
اسطرح سبکو بول دے کہ بدل
لائے تشریف ہین رسول کریم
نقل ہے ناگہان دو شخص ای یار
شیخ منبر پہ وعظ کہتا تھا
طمع دنیا کی درمیان نہ رکھے
اور تب ایک جزو قرآن کا
جو کہ ہی اس کتاب مین لکھا
شیخ اب تک نہین نکاح کیا
شیخ کہتا تھا مین بہت اوقات
بولتے تھے مرے موافق ہو
کئے توبہ گناہ سے ہر دو
اسکو دنیا و آخرت مین شتاب
آگ سلگائے ایکدن ہر دو
کھانے پینے مین پہننے مین عیان
ہو نوایا کہ ذکر ہو بزبان
کیونکہ بے شبہ آخرت ہی غیب
کہا عارف کا گشتہ مین عذاب
اور بولا کہ جو ہین دنیا دار
حق تعالی کی ہے دلون پہ نظر
بسکہ توجہ ہو سو نے رب قدیر

اب تامل اس امر مین کیجو
کہ فضیلت ترے اوپر ہی مجھے
کیا سبب مجھ سے تو ہوا برتر
بعد اُسکے مجھے تراشے ہین
جل رہا ہون پگل رہا ہون مین
اور تیرے سے بہتری پایا
عذر چاہا بھی دل سے توبہ کیا
اور فقرا کو کس لئے دیوں
حشر مین اُسکا ہو عتاب حساب
طاعت حق مین ہوؤن اشغل
اور فرماتے ہین اے ابراہیم
اُسکی خدمت مین آئے ہین یکبار
وعظ مین اسطرح وہ کہنے لگا
غرض مال و زر نہان نہ رکھے
ہاتھ مین اپنے شیخ رکھتا تھا
امر اور نہی مین کیا ہون ادا
کیون ہوئے سارے امر و نہی ادا
جبکہ کرتا تھا دشت مین طاعات
صاف تسبیح حق کی اے لوگو
شیخ ارشاد یون کیا انکو
دیوے گا کردگار سخت عذاب
ناگہان وہ جلائے دونوکو
حال اُسکا ہی جانور سا جان
اور دنیا ہو تیرے دلمین نہان
غیب ہے دل کا نور بھی بے ریب
ہی یہی جانو یقین بصواب
کرین تن کے عیوب سے انکار
دیکھے دل کے عیوب کو داور
تمکو ہین دو جہان مین اُسکے گزیر

آب و روغن جو ہی درِ قندیل
ہون ترے بیسے عزیز تر دن رات
اسکو روغن نے تب جواب دیا
سنگ پہ سر پہ میرے رکھے ہین
جل کے آتش سے نور لیتا ہون
جب یہہ باتین بیان لایا ہے
نقل ہی اسطرح وہ کہتا تھا
لینے دینے سے کیا مجھے سرکار
چاہا کہ وہ دن مسافرون کو سب
کرارادہ یہہ جبکہ مین سویا
کہ لیا کر بھی اور دیا کر تو
طمع رکھتے تھے اُس سے دنیا کی
جس نے آوے یقین ہمارے پاس
آہ ایسا غرض جو لا دیگا
کہا اسکی قسم ہی اے لوگو
قاضی ظاہر بھی تب جو حاضر تھا
شیخ نے دیکھ اسکو کہنے لگا
بولتا تھا سبحو مین تسبیح
نقل ہی ایک پدر اور پسر
ہاتھ پر جو ہمارے کر توبہ
ہاتھ پر اسکے پس وہ توبہ کئے
نقل ہے بولتا تھا وہ بصواب
کہا دل مین ترے ہو ذکر خدا
اور بولا کہ دل کے تو تھے ہی
غیب کو چشم غیب سے دیکھین
جو حلاوت ہی ذکر مین حق کے
ظاہر تن کو دیکھتے ہین خوب
کہا اے قوم کیا ہوا تمکو
اور کہا کا زرون مین اسدم

کرتے ہین وے مناظرہ بے قیل
خلق کی زندگی ہی میرے سات
رنج مین طرح طرح کے پایا
مجھ کو پھوڑے ہین اور پیسے ہین
روشنی دوسرونکو دیتا ہون
وہین منبر سے نیچے آیا ہی
مین نے اندیشہ ایک روز کیا
کس لئے اب اُٹھاؤں مین یہہ بار
اپنے اپنے وطن کو جاوے اب
وہین دیکھا یہ عالم رویا
فکر اسمین نہ کچھ کیا کہ تو
اس لئے آئے تھے وے دونو بھی
آوے لِلّٰہ وہ ملا وسواس
وہ نہین کچھ ثواب پاویگا
کہ یہہ جسکا کلام ہے سمجھو
اسکی خاطر مین ہی یہہ تب گذرا
کہ خدا یہہ مرے سے عفو کیا
تو وہان کے کلوخ و ریگ فصیح
ایک دن پاس شیخ کے آکر
پھر وہ توبہ کو توڑ دیوے گا
بعد توبہ کو اپنے توڑ دئے
کہ سے جسنے آپ اپنا حساب
اور ہو تیرے ہاتھ مین دنیا
سگی مومن کی جان بینائی
نور دل کے سوا نہ دیکھ سکین
چھین لیتے ہین اُسکے تب دل سے
دیکھ سکتے نہین وے دل کے عیوب
جلد پھر جبین سے ہی منہ پھیرو
بیشتر گھر مین مسلمان کم

تھوڑی ہے مومنان ہو زیاد — گبر ہونگے کم رکھو یہہ یاد
نقل ہے ہیں پر چہار ہزار — بالیقین گبر اور جہود ای یار
دست اظہر یہ شیخ کے ہی عیان — صدق قلبی سے لائے ہین ایمان
اور بولا وہ مرد پورا ہے — کہ وہ لیتا ہے اور دیتا ہے
اور سمجھو وہ مرد آدھا ہے — کہ وہ دیتا ہی اور نہ لیتا ہی
جو نہ دیوے نہ لیوے ای مردم — وہی نامرد ہیگا جانو تم
اور بولا مین خواب مین دیکھا — کہ یہہ مسجد سے لیکے تا بسما
تھی سترھی ایک اُسپہ تب چڑھکر — لوگ جاتے تھے آسمان کے اُپر
اور بولا یہہ دار دنیا ہے — تھوڑی مدّت ہی اسمین رہنا ہی
گر رہے اُسمین بھوکا اور ننگا — اور کھینچیگا ذلّت و فاقہ
ست ہو غمگین صبر کر اُسپر — کہ یہہ حالات جلد جاوین گذر
آخرت کے جو نعمتین ہین کثیر — تجھہ کو بخشیگا وہ خدای قدیر
اور بولا کہ ہیں گروہ تین — نہین پاوینگے وے فلاح یقین
وے بخیل و ملول اور کاہل — نہین ہرگز فلاح اُنھین حاصل
اور بولا کہ تم نے جہد کرو — گر نہون سابقون سے ای یارو
بارے ہو انکے دوست ای لوگو — یہہ حدیث صحیح تم سوجھو

کہ ہر یک شخص اسکے ساتھہ ہے

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّهُ

کہ مقرر وہ جسکو دوست رکھے

اور کہا جہد تم کرو بسیار — ہو وین غفلت سے تا یہان بیدار
تا پشیمانی نا ہو عقبے مین — جاگیو اس لئے ہی دنیا مین
کہا سب نیکیون مین اے لوگو — بھائی مومن کو اپنے پیش کرو
تا کہ مولا بھی تم کو پیش کرے — نعمتین اپنے فضل سے دیوے
اور کہا الذتین یہہ دنیا کے — بالیقین جب تلک نہ ترک کرے
لذت ذکر حق نپاویگا — یہہ سعادت نہ ہاتھہ لاویگا
اور بولا کہ خالق یکتا — ہر کسیکو دیا ہے ایک عطا
جو مناجات کی حلاوت ہی — حق وہ مجھہ کو کیا عنایت ہی
حق تعالی نے ہر کسی کے تئین — اُنس یک چیز سے دیا ہی یقین
انس مجھہ کو دیا ہی اپنے سات — مجھکو راحت اُسی مین ہی دنرات
اور یون بولتا تھا وہ یا رب — لوگ کرتے ہین سارے تجھہ کو طلب
یا الٰہی تو کس کے ساتھہ رہے — دیوے یہہ رتبہ بلند کسے

اور یہہ آیت پڑہا ہے وہ دانا

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِیْنَ هُمْ مُحْسِنُوْنَ

اور یہہ اُسکا بیان کیا معنا

کہ مقرر خدا ہے موجودات — ہے وہ بندیکے ساتھہ لطف کے سات
کہ خلا اور ملا مین وہ کامل — نہ رہے اُسکے ذکر سے غافل
جبکہ مولا کا وہ سُنے فرمان — وہین دو رکعت ادا کرے جولان
اور جب نہی وہ خدا کی سُنے — ڈرے مولا اُس سے باز آوے
اور کہا جد و جہد یہہ کیجے — کہ ہمیشہ تو نیم شب مین اُٹھے
اور اُسدم وضو کرے بہ نیاز — چار رکعت ادا کرے تو نماز
چار رکعت کی گر نہو طاقت — نفس مین تیرے پڑھہ تو دو رکعت
یہہ بھی نا ہو سکے اگر اے یار — بارے جسوقت ہووے تو بیدار
کلمہ طیبہ پڑہے بضرور — اسمین ہرگز کبھی لاوے قصور
نقل ہے ایک شیر کو یک روز — باندھہ کر لیچلے ہین اے فیروز
شیخ نے دیکھہ اسکو کہنے لگا — کہ تو اے شیر کیا گناہ کیا
کہ مقید جو یون کئے ہین تجھے — یون گرفتار کر دئے ہین تجھے
بعد کہنے لگا ہی ای لوگو — حال پر اپنے یون نہ تکیہ کرو
جانو شیطان کے دام ہین بسیار — ہم نہین جانتے اُنھین زنہار
کہ طریقت کے شیر ہینگے کثیر — دام شیطان مین وے ہینگے اسیر
آہ باتین یہہ جب سُنے حُضّار — سارے رونے لگے ہین یا رو زار
کہا شہوت کا جس پہ غلبہ ہے — چاہئے جلد وہ نکاح کرے
تا وہ فتنے مین نا پڑے اصلا — یعنے اُس سے ہنو حرام و زنا
پاس میرے اگر شتر و حمار — یک ہنوتے اگر زن و دیوار
کسی زن کو نکاح کرتا مین — پاس میرے وے ہر دو یکسان ہین
کہا میرا مثال بالتحقیق — یون ہے جون بحر مین کوئی غریق
کہ امید خلاص رکھتا ہون — اور ہلاکت سے اپنے ڈرتا ہون
اور بولا کہ حق تعالی نے — بولتا ہی کرم سے یون اپنے
کہ اے بندے تو خلق سے منہہ پھیر — آ تو میرے طرف نکر کچھہ دیر
کہ میرے ساتھہ تجھکو ہر حال — ہی بلا شبہہ احتیاج کمال
کب تلک تو مرے سے بھاگیگا — کب تلک منہہ مرے سے پھیریگا

اور اسطرح شیخ کہتا تھا	جانو بدبخت تم وہی ہیگا	کہ یہہ دنیا سے وہ ہارا ہو	لذت انس کچھہ نہ پایا ہو
اور مناجات حق کی لذت بھی	نہیں جا کا ہوس جہان مین کبھی	اور کہا اسکو ڈر نہو کیونکر	خوف سے وہ رہے نہ کیون مضطر
یک طرف اسکے نفس اور شیطان	اور دوسرے طرف رہے سلطان	اور وہ درمیان رہے عاجز	اسکو تسکین نملے ہے ہرگز
اور بولا کہ کام دنیا کے	وایما جس کے بانظام رہے	آخرت کے جو کام ہوینگے	اسکے بے انتظام ہوینگے
اور کہا بادشاہ دنیا پر	ہووےگا جو دلیر خوف نکر	جانیو مال اسکا جاویگا	اس سے رنج و ملال پاویگا
اور دلیری جو صالحوں سے کرے	اور انکی مخالفت مین پڑے	اسکے ایمان مین خطر ہی بڑا	اسکے حق مین یہی ضرر ہی بڑا
اور اگر لوگ آ تمہارے سات	گر تقرب کیا کرین دن رات	اسپہ مت ہو فریفتہ زنہار	اسمین ہین سخت آفتین بسیار
اور بولا سخی کا کیسۂ زر	چاہیئے ہو کشادہ شام و سحر	اور کشادہ بھی ہاتھ اسکے رہین	در جنت بھی اسپہ کھل جاوین
کیسہ و دست ہر بخیل اے یار	بند رہتے ہین جسکے لیل و نہار	در جنت ہو بند اسپہ یقین	وہ نہ داخل ہو در بہشت برین
اور وہ کہتا تھا ای صمد قدیر	نعمتیں تیرے ہینگے ہم پہ کثیر	ہی از الجملہ نعمت توفیق	جو ہمین وہ عطا کیا تحقیق
کہ ہمارے زبان و دل کے تئین	تو نے توفیق یہہ دیا ہی یقین	کہ یہہ دونوں سے ہووے تیرے شاکر	تیرے شاکر بباطن و ظاہر
ہی تو ہی قادر و کریم یقین	ہم ترے بندے عاجز و مسکین	نعمتین تیرے شکر بھی تیرا	فضل ہے سب ترا ہی ای مولا
اور کہا دست جو دراز کرے	تا مسلمان بھای کو مارے	وہ مریسے نہیں مریسے ہین	اور ایسا کہا وہ قدوۂ دین
کہ کبھی تم چار شخص کے پاس	ہاتھہ خالی نجاؤ بیوسواس	یعنے ہی وہ عیال اور بیمار	اور صوفی و بادشاہ ای یار
کہا جب اپنے ہاتھہ کو دیکھے	کہ وہ تیری مخالفت مین رہے	اور مشغول ہووے تیری زبان	کذب و غیبت مین آہ سر و عیان
اور جو نفس کی ہو تیری ہوا	اسکے تابع رہین ترے اعضا	کشف و الہام ہووے کیون حاصل	کیون تو اس رہ مین ہوویگا کامل
کہا حق سے عوام کو ہو عذاب	اور مقرر خواص کو ہو عتاب	جانیو تم عتاب ہو جب تک	ہو محبت کا بھی لقا تب تک
نقل ہے کوئی طالب مولا	اسکی خدمت مین جسکے آتا تھا	سیکھہ لے تا رہِ سلوک خدا	شیخ اسطرح اسکو فرماتا
کہ یقین ہونا صوفی و درویش	کام یہہ سخت ہی ای نیک اندیش	بھوک اور پیاس چاہیئے کھینچے	اور رجا ترے مین تن برہنہ ہے
ایسے باتون کے گر ہون تم حامل	ہووا اس طریق مین داخل	ورنہ ہو اپنے کام مین مشغول	اور عبادت کرو خدا کی بھول
اور بولا کہ تم خدا سے ڈرو	اور کاہے کسی سے بد نکرو	حق بھی اسپر کسیکو سونپیگا	وہ مکافات اسکا لیویگا
جو کہ قران مین خدای عباد	ان احسنتم احسنتم لانفسکم ان اساتم		دیکھیے اسطرح کیا ارشاد
اور کہتا تھا وہ بعالم غیب	ایک شربت رکھا ہی حق لاریب	ہر صباح اپنے دوستوں کے تئین	وہ بلاتا ہی بس کرم سے یقین
اسلئے انکو ہووے استغنا	از طعام و شراب این دنیا	اور کہا ہی جو دوست مولا کا	ہووے ہرگز نہ دوست دنیا کا
جو ہے دنیا بیوفا کا دوست	وہ نہووے کبھی خدا کا دوست	اور اکثر بہ بارگاہِ خدا	یہہ دعا عجز سے وہ کرتا تھا

اللّٰھم اجعل ھٰذہ البقعة عامرة بذکرك واولیائك واصفائك الی الابد واجعل قوتنا
وقوتھم یوما بیوم من الحلال من حیث لا یحتسب اللّٰھم اجعلنا من المتحابین فیك
ومن المتباذلین فیك ومن المتزاورین فیك بحرمة نبیك محمد المصطفی صلوات اللّٰہ
وسلامه علیه وانظر الی حوائجنا کما تنظر الارباب فی حوائج العبید والی ما نعمله

من الذنوب ۔ اللهم اغننا بحلالك عن حرامك وبفضلك عن من سواك وبطاعتك
يا من اذا دعي اجاب واذا سئل اعطى هب لنا من لدنك رحمة وهيئ لنا من
امرنا رشدا ۔ اللهم اغننا عن باب الاطباء وعن باب الامراء وعن باب الاغنياء اللهم لا تجعلنا
بثناء الناس مغرورين ولا عن خدمتك مهجورين ولا عن بابك مطرودين
ولا بنعمتك مستدرجين ولا من الذين يأكلون الدنيا بالدين وارحمنا يا ارحم الراحمين
وصلى الله على خير خلقه محمد وآله اجمعين الطيبين الطاهرين وسلم تسليما دائما ابدا كثيرا
برحمتك يا ارحم الراحمين ○ ط

یہہ دُعا کی ہی تجھ سے ابراہیم	اور کہتا تھا ای خدای کریم

ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتك المحرم ربنا لیقیموا الصلوة
فاجعل افئدة من الناس تهوی الیهم وارزقهم من الثمرات لعلهم یشکرون ○ ط

تو دعا اُسکی ہی اجابت کی	اسپہ تو لطف اور شفقت کی	گرچہ یارب نہین ہون مین خلیل	لیک بے شبہ تو ہی رب جلیل
مین نے کرتا ہون یہہ دعا یارب	تو کرم سے قبول کیجے اب	اللهم ان تجعل هذا الوادی الفقر والمکان	

اهلا عامرا بذکرك واولیائك من عبادك واصفیائك

یہہ نہین گرچہ مکۂ عالی	وادی فقر سے نہین خالی	اُسکے خیرات سے پُر ای داور	اُس مکان کو کبھی نہ خالی کر
	دو جہان مین بھی لوک کو اسکے	کیجے ایمن تو مکر شیطان سے	

اللهم اجعل دعائی مرفوعا وندائی مسموعا واجعل افئدة من الناس تهوی الیهم
وهمهم وافقه علیه حتی یتصل فیه الخیرات ویدوم اقامة الطاعات

کہا حق کے جو ہین حبیب و خلیل	اور کلیم خدا بھی اور جبرئیل	ڈر رہے تجھے ز خالق بیچون	پس مین انسے کیون زیادہ تر دون
کہا دنیا کے جو ہین لوگ سبھی	دوست راکھین متاع دنیا بھی	مین کہون دوست گر حق ذو ہر آن	اور ہمیشہ تلاوت قرآن
اور بیان یون کیا ہی وہ دانا			اسطرح اس حدیث کا معنا
جب ہی شیطان پلید خون بھی پلید	ان الشیطان یجری مجری الدم		گذرے ہے آخر پلید مین ہی پلید
ذکر حق پاک اور پاک ہی جان	گذرے ہی پاک پاک کے درمیان	اس سے پوچھیے کہ جو پلید رہے	دوست سے دوست اپنے دور کرے
لیس خدا معصیت سے مومن کو	کرے آلودہ کس لئے کہہ تو	اسمین کیا بھید ہی خدا نے رکھا	شیخ اسطرح انکو فرمایا
کہ یہہ حکمت ہی اسمین بس خفکی	مصلحت اس حکیم مطلق کی	کسی بندے سے جب گنہ ہووے	پھر وہ بندے خدا اس سے توبہ کرے
آشکارا ہوا اُسپہ رحمت حق	اور پہچانے قدر طاعت حق	جو نکہ تشنہ و گرسنہ ہو کوئی	قدر آب و طعام جانے وہی
اور جسوقت کوئی ہو رنجور	قدر صحت وہی پہچانے ضرور	پوچھے مغموم ہووے گر روزی جب	کس لئے پھر کرین خدا سے طلب
	کہا مانگے ہی اسلئے ہر دن	تا کہ ظاہر ہو عزت مومن	

کما قال لو اعطیتك من مسئلة لیظهر کمال شغفها فامرتك بالدعاء لتدعونی فاجیبك

اور ہو لا لباس تقوے کا	ہی مرقع سمجھ اے اہل وفا	کہ مرقع جو شخص پہنا ہو	دیکھین بے شبہ ورہب جب اسکو
ہین اور ذوق ایک بس کامل	ہووے ناظر کو بالیقین حاصل	کہا شرعی علوم کی تحصیل	جہد سے پہلے کیجیے تحصیل

کہ طریقت میں جو کہیں کامل ۔ اور حقیقت میں جو کہیں فاضل
جب پڑھا علم تو بجہد و فور ۔ ہو جئے سمعہ اور ریا سے دور
سعی تب تیری اسمین کامل ہو ۔ کہ ترے علم پر تو عامل ہو
ہوشیار اپنے علم سے ہشیار ۔ تو نہ دنیا طلب کرے زنہار
دیکھ آئی ہے یہہ صحیح خبر ۔ کہ کہے یوں خدا کے پیغمبر
نا کہے اسکی آبرو مولا ۔ اور نہ نیکی سے لیوین نام اسکا
اور جو دنیا کے کام کرکے ادا ۔ خوبی آخرت کو چاہیگا
اور طلب سے حلال کے بہتر ۔ کچھ نہیں بعد علم چیز دگر
جسکا ہووے حرام سے ماکول ۔ کوئی اسکا عمل نہووے قبول
اور لباس حقیر پہناکر ۔ اور زینت تو چہوڑ دے یکسر
لے قناعت کی راہ شام و پگاہ ۔ دیکھ فرماے ہیں رسول اللہ
اپنے اعضا کی پرورش میں کمر ۔ باندہتے ہیں وے مدام شام و سحر
کئے ارشاد یون رسول خدا ۔ حق نگہبان رہے یہہ امت کا
اور بدکار لوگ کا اکرام ۔ نکرین نیک لوگ نیک انجام
وے امیرون و ظالمون کے طرف ۔ نکرین التفات ای اشرف
یعنے رسوائے فقر اور خواری ۔ انپہ سونپیگا حضرت باری
اور عورات غیر محرم پر ۔ اور مت کر تو امردون پہ نظر
اہل بدعت سے تو نہ کہہ صحبت ۔ انکی صحبت ہی مایہ آفت
اور ہمیشہ صباح و شام ایجان ۔ تو کیا کر تلاوت قرآن
پڑھ تہجد بھی جہد و کوشش سے ۔ اور اسپر مواظبت کیجے
اور عزلت تو خلق سے لیجے ۔ اسکو لازم تو آپ پر کیجے
گر نہ دل آوے تیرا عزلت پر ۔ مثل مردونکے باندھیے کمر
نقل ہے صدمہ وفات اسکا ۔ آہ نزدیک جب کہ آپہنچا
رخت دنیا سے اب اٹھاتا ہون ۔ دار عقبی طرف میں جاتا ہون
تم سنو اور کیجو اسپہ عمل ۔ پس یہی ہے وصیت اول
تم کرو اسکا عزت و اکرام ۔ اور بجالاؤ حکم اسکا مدام
اور مسافر اگر کوئی آوے ۔ اسکی عزت بہت بجالاوے
ایک دوسرے کو دل سے دوست کہو ۔ ایک دوسرے کے بھائی ہوکر رہو
لوگ اس شیخ کے وصیت پر ۔ وہ رہے اسکی قبر کے اندر

انکو ہر حال میں اے با توقیر ۔ نہ سواے علوم کے ہی گزیر
جو کہ تو جانتا ہے کر پنہان ۔ اور رضاے خدا کا ہو خواہان
ورنہ تیرا وہ علم ستر و عیان ۔ ہووے یک مشت قالب بیجان
ایک پیشہ بناکے علم و عمل ۔ جہان دنیا کا ہی ترا ہی خلل
آخرت کے عمل سے اے لوگو ۔ سمجھو دنیا طلب کریگا جو
اہل دوزخ میں لکہین اسکا نام ۔ دوزخی ہوویگا وہ بد انجام
اسکا بے شبہ حصہ عقبی ۔ کم نہ ہوویگا کم نہ ہوویگا
تا طعام و لباس در ہر حال ۔ ہووے بے شبہ و شک ز وجہ حلال
اور دعا اسکی نا اجابت ہو ۔ طاعتیں اسکے سب اکارت ہو
دو جہان میں بھی تیری عزت و شان ۔ طاعت و بندگی میں حق کے ہی جان
کہ وے بدتر ہیں میری امت میں ۔ تن لگے جن کے ناز و نعمت میں
اور فقرا و صالحین کے سات ۔ نور پاکر مدام سب اوقات
جب تلک وے نہ تین کام کرین ۔ نیک جو ہیں بدون سے جانہ ملین
اور جو ہیں پیشوا طریقت کے ۔ اور جو تابعان ہیں سنت کے
گر کرین ایسے کام انکے سات ۔ انپہ حق بھیج دیوے یہہ آفات
اور ظالم کو انپہ سونپیگا ۔ انکو دایم وہ رنج دیویگا
کہ وہ شیطان کی ایک ہیگی تیر ۔ اور تیرین ہیں اس لعین کے کثیر
امر معروف چھوڑ مت ای پسر ۔ اپنے یارونکو تو نصیحت کر
جو ہی قرآن کا سامع و قاری ۔ انپہ نازل ہو رحمت باری
کہ فضیلت جسیم ہی اسمین ۔ اور اثر عظیم ہے اسمین
تا نہ شیطان دے فریب تجھے ۔ اور تباہی میں تجھکو نا ڈالے
خدمت خلق میں تو رہ مشغول ۔ اس سے درگہ میں ہووے تجھکو وصول
اسکی خدمت میں آئے سب احباب ۔ شیخ ایسا کیا ہی انکو خطاب
چار چیزون کی اب وصیت میں ۔ دیکھو کرتا ہون اب تمھارے تئین
کہ مری مسند خلافت پر ۔ جانشین ہووے جو نکو محضر
اور ہر دن تلاوت قرآن ۔ صبح کے وقت کیجو از دل و جان
اور اتارو تم اسکو حرمت سے ۔ اور نہ چہوڑو اسے کراہت سے
نقل ہے سب مریدون کے نام ۔ ایک کاغذ میں تھا کیا ارقام
نقل ہے اسکے بعد رحلت کے ۔ اسکو لوگون نے خواب مین دیکھے

اور پوچھے کہ خالق داور | کہا کیا تیرے ساتھ ای رہبر | کہا اللہ نے عنایت کی | اور پہلی یہی کرامت کی
کر وہ قرطاس ہین بھیجے جتنے نام | بخشا میرے لئے ہی انکو تمام | اور دعا وہ کیا ای رب میرے | کر زیارت مری جو آکے کرے
تو روا جلد اسکی حاجت کر | اور اسیر تو اپنی رحمت کر | ہی رجا اسکی ہو قبول دعا | قدس اللہ سرہ الاعلی

ذکر شیخ ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ

مہر اوج معارف و وجدان | بحر اجلال و مظہر فیضان | سر ابدال و قدوۂ اوتاد | فخر اوتاد و زمرۂ امجاد
عہد مین اپنے وہ گرامی شان | تھا گبار شیوخ کا سلطان | شیخ اشیاخ قطب ربانی | شیخ دین بو الحسن ہے خرقانی
اور اکابر جو تھے طریقت کے | اور اماجد جو تھے حقیقت کے | انکا سردار و پیشوا تھا وہ | رہنما انکا مقتدا تھا وہ
تھا اسے علم معرفت مین کمال | نہین تحقیق مین تھا اسکو مثال | تن سے ہر دم مجاہدہ مین تھا | دل سے دایم مشاہدے مین تھا
اور ہمت بلند رکھتا تھا | مرتبہ بس بزرگ تھا اسکا | نقل ہے بایزید بسطامی | قدس اللہ سرہ السامی
از براے زیارت شہدا | جب دہستان کے طرف جاتا | جب گذر اسکا ہوتا خرقان پہ | وہان رہتا کھڑا وہ پاک سیر
اور وہان ایک کھینچتا تھا دم | تب مرید اسکے پوچھتے تھے ہم | بو نہ کچھ سونگتے ہین ہم نے یہان | انکو یون بولتا وہ عالیشان
گرچہ چورون کا ہی یہ قریہ سو | اس سے آتی ہے ایک مرد کی بو | کنیت بو الحسن ہے اسکی بجا | اور معزز علی ہے نام اسکا
تین جہون مین وہ مکمل ہے | بالیقین وہ مرے سے افضل ہے | یعنے اہل و عیال را کہے وہ | بار انکا سدا اٹھاوے وہ
اور بوے وہ باغ ہین اشجار | اور زراعت کرے وہ نیک شعار | نقل ہے بعد بایزید ایجان | شیخ پیدا ہوا ہی در خرقان
اور منقول ہے کہ بارا سال | بو الحسن اپنے در شروع حال | شہر خرقان مین نماز عشا | جب جماعت کے ساتھ پڑہتا تھا
قصد بسطام کا وہ لاتا تھا | کہ زیارت کو اسکے جاتا تھا | منزلین قطع کر بلا وسواس | پہنچتا جا کے اسکی قبر کے پاس
قبر کے پاس جا کھڑا رہتا | اور اپنی دعا مین یون کہتا | کہ یقین بایزید کو اے خدا | تو جو خلعت کیا کرم سے عطا
بو الحسن کو بھی ایک حصہ دے | تیری الطاف اور عنایت سے | لوٹ آتا وہان سے پھر جولان | صبح پڑہتا تھا آکے در خرقان
از وضوی عشا وہ نیک انداز | پڑہتا تھا صبح کی مدام نماز | تھا اسی طرح بو الحسن کا حال | یونہی گذرے ہین پورے بارا سال
بعد بارا برس کے ای دمساز | اسکے مرقد سے یہہ سنا آواز | کہ تو ای بو الحسن سمجھ لیجے | وقت آیا یہہ بیٹھنے کا ترے
کہا ای بایزید بحر صفا | مین ہون متوقع تیری ہمت کا | کہ مین بے شبہ ایک امی ہون | رمز زاید نہ شرع کے جانون
پہ یہہ آواز آئی تربت سے | کہ یقین جو عطا کئے ہین مجھے | تیرے برکت سے ہی ہین وے سب | شیخ دین بو الحسن کہا یون تب
کہ بلا شبہ تیس برنون سال | تھا مرے آگے تو ای بحر کمال | تب کہا شیخ بایزید اسے | ہان مین دنیا مین تھا ترے آگے
لیک خرقان پہ جب گذرتا مین | ایک عجب نور دیکھتا تھا مین | کہ وہ خرقان سے لیکے تا بسما | ایک ستون سا بلند ہوتا تھا
اور ز درگاہ خالق متعال | ایک حاجت تھی میری تا تیس سال | میرے باطن مین تب کئے ہین ندا | کہ اسی نور کو شفیع تو لا
اسکی حرمت سے مانگئے ہم سے | ہم نے اپنے کرم سے دیوینگے | الغرض بو الحسن کہا ای جان | مین نے پہنچا ہون اکے جب خرقان
کیا آغاز درس قرآن کا | ختم جو ہیں سو زمین ہی ہوا | یک روایت ہی بایزید کہا | کیجے آغاز فاتحہ اسنے فنا
وہین آغاز فاتحہ سے کیا | پہنچا خرقان مین تو ختم ہوا | نقل ہی یک جماعت ای ہشیار | ہوی عازم سفر کی ملی یکبار
سب کئے عرض شیخ سے اکر | پر خطر ہے یہہ راہ اے رہبر | کر دعا گر کوئی بلا آوے | حق تعالی کرم سے دفع کرے

کہا کوئی اگر بلا دیکھو / تم نے اُسوقت مجھ کو یاد کرو
راہزن رہ میں اگرے اُنپر / اور لوٹے ہیں انکا مال و زر
وہ بھی بھول اُسکا جانو ای یار / وہ جو لادا تھا اُسپر اپنا بار
سارے چوروں نے جب گئے آخر / ہوا وہ شخص خلق پر ظاہر
اور پوچھے کہ کیا ہی تکا سبب / حق تعالی کو ہم پکارے سب
اور اُسنے کہا تجھے کیا ہے ندا / گم ہوا اُنکے ہاتھ سے جو تا
بحقیقت یقین خدا کے تئیں / جانیو تم پکارتا ہوں میں
حق تعالی زراہ لطف و عطا / وہ تمھاری مراد برلاتا
اگر کریں گے ہزار بار بھی یاد

بات یہہ وے نہیں پسند کئے / پس وے خرقان سے روانہ ہوئے
اُنہیں یک شخص نے ای فرخ پے / نام لے شیخ کا پکارا ہی
اُنسے غائب وہیں شتاب ہوئے / چور آن پر نہ دست یاب ہوئے
بعد جب پاس شیخ کے آئے / ماجرا راہ کا سب عرض کئے
ہاتھ سے اُنکے ہم نہ چھوٹے ہیں / مال و زر وے ہمارا لوٹے ہیں
شیخ بولا ہی ہے یہی راز / کہ پکارے ہو حق کو تم بہ مجاز
تم پکاریں اگر مجھے لوگو / بالیقیں میں پکارتا حق کو
جانیو تم مجاز و عادت سے / لاؤبالی سے اور غفلت سے
نفع کیا ہو تمھیں اے نیک نہاد

فائدہ از مترجم

ہوا معلوم اس سے اب سمجھو / اُسکی فریاد کو میں پہنچونگا
جو بلا میں مجھے کریگا ندا / اُسکی حاجت روا کراونگا
عرض کریں بہ بارگاہ خدا / کئی اقسام اُسکے بھی ہینگے
اور ندا جو کہ غیر حق کو کرے / انکی تفصیل شرح و بسط سے خوب

جانو اس قول سے یہی مراد / کہ کہا ہی وہ غوث اعظم جو
نکہ بالذات میں کرونگا روا / کہ بلا میں کرے جو مجھکو یاد
اُنہیں بعضے ندا تو ہیں جائز / غیر حق یہہ نکر سکے اصلا
میں لکہا ہوں تحفۂ مرغوب / اور بعضے روا نہیں ہرگز

نقل ہی یک مرید تھا اُسکا / ایک دن اذن شیخ سے چاہا
شیخ یہہ سنکے اسکو اذن دیا / کوہ لبنان پر وہ جا پہنچا
یک جنازہ بھی انکے تھا آگے / نہیں اُسپر نماز پڑھتے تھے
وے بزرگوں نے یوں کہا اُس سے / منتظر ہم ہیں قطب عالم کے
بات یہہ سنکے اسنے شاد ہوا / اور وہیں انتظار میں بیٹھا
وہ کہا میں نے شیخ کو دیکھا / کہ جماعت کی وہ نماز پڑھا
ہوکے ہشیار میں نے دیکھا جب / دفن مردے کو کر دئے تھے تب
کہے وہ بوالحسن ہے خرقانی / قدوۂ عارفان ربانی
میں نے بے اختیار رونے لگا / اور کہا میں مرید ہوں اُسکا
کہ وہ جرأت مری معاف کرے / تا بہ خرقان مجھ کو پہنچا دے
بعد جب وقت عصر آیا ہی / شیخ تشریف پھر بھی لایا ہی
وہ دیا ہی جواب لطف کے ساتھ / میں نے دامن میں اُسکے ڈالا ہاتھ
کہ جو دیکھا ہی آج تو ای یار / وہ کسی پر نہ کیجئے اظہار
کوئی زندہ مجھے نہیں دیکھا / شیخ دین شیخ بایزید سوا
اور پوچھا ہی وہ ای شیخ تجھے / کہہ سماع حدیث ہی کس سے

کہ میں اب جاؤں کوہ لبناں پر / قطب عالم نہ تا کروں میں نظر
جمع ہو یک گروہ تھی بیٹھی / اور مؤدب وہ روبقبلہ تھی
پوچھا اُنسے مرید نے بہ نیاز / کیوں نہ اُس پر گذارتے ہو نماز
کہ وہ یک دن میں آوے ہے پنج بار / اور امامت وہی کرے ای یار
ایک ساعت ہی یوں ہی جب گذری / وہ جماعت وہیں اُٹھی ہے سبھی
ہوا بیہوش میں نے کہا دہشت / ہوا ہشیار بعد ایک ساعت
اور وہ شیخ تھا روانہ ہوا / میں نے وہ کون تھا اُنہیں پوچھا
پوچھا میں کیا وہ پھر یہاں آوے / کہے ہاں عصر کی نماز کے لئے
آہ میں نے کہا تھا ایسی بات / تم سفارش کرو کرم کے سات
ایک مدت سے میں سفر میں ہوں / چاہتا ہوں کہ اب وطن جاؤں
میں اٹھا اور اسکے آگے گیا / اور ادب سے اُسے سلام کیا
پھر بھی دہشت مجھے ہوئی زیادہ / لطف سے اپنے وہ کیا ارشاد
کہ میں چاہا ہوں حق تعالی سے / کہ نہاں اس جہاں میں مجھکو رکھے
نقل ہی ایک شخص آیا ہے / اور سماع حدیث چاہا ہی
شیخ بولا سماع ہی زرسول / بات اُسکو نہ یہہ ہوئی مقبول

پس اسی شب میں بعالم خواب   دیکھا پیغمبر خدا کا جناب
دوسرے روز اُسنے آ بہ نیاز   کی پڑھنا حدیث کا آغاز
کہ نہیں یہ حدیث پیغمبر   پوچھا کیون ہوئی تجھے یہ خبر
یعنی دو ابروے مبارک پر   آکے میری پڑتی ہیگی نظر
کشیدہ میں اس سے اور ملول   پس نہیں ہیگی یہ حدیث رسول
بولا ہے کہ قید کر کے مجھے   جانب بلخ لیکے جاتے تھے
مجھ ہوئی میرے پیر سے تقصیر   تیری سو واسطے ہی یہ زنجیر
کہ جہازی یہ لے کھڑے ہیں پتھر   ملا اُسے ز والدین تیرے سر پر
ہاتھ میں اپنے لے بچا آتا تھا   نا گہان پاؤن میرا اسکو لگا
سنگ جو لوگ وے اٹھائے تھے   ہاتھ ویسے ہی اُنکے بند رہے
شیخ دین بو سعید عالیشان   اُس سے ملنے کو آیا تا خرقان
ہوے فارغ ہیں کہ طعام سے جب   اس سے یون بو سعید بولا تب
نہیں ہمکو سماع کی پروا   اُسکی حاجت نہیں ہمیں اصلا
الغرض شیخ جبکہ اذن دیا   وہیں قوال ایک بیت کہا
اُس سے یون بو سعید کہنے لگا   وقت اٹھنے کا ہی یہ اسنے اٹھا
بس وہیں خانقاہ کے دیوارین   آئے ہیں ساتھ اسکے جنبش میں
بعد اُس سے کہا خدا کی قسم   آسمان و زمین بھی باہم
بوالحسن یون کہا ہی سن لیجے   کہ سزاوار ہی سماع اُسے
ہوکش وہ بغیر شبہ و گمان   نزدے اسپہ کوئی شی پنہان
جلد تر قصد کر کے خرقان کا   جبکہ اکر وثاق تک پہنچا
پوچھا عورت سے اُسکے جا جولان   بولے شیخ بوالحسن سے کہان
اور مذمت بہت کئی بہ جفا   بو علی اپنے دل میں یون سمجھا
بس کہا ہے وہ عزم جنگل کا   بوالحسن کو ہی راہ میں پایا
بو علی دیکھ ہو گیا حیران   پوچھا کیا حال ہے یہ ای نشان
میں نہ کہیون یہ شیر بھی زنہار   نہیں کہینچیگا یہ ہمارا بار
بعد ہر دو وثاق میں آئے   اور ہر دو وے مل کے جب بیٹھے
شیخ کہیجر جو کچھ کلایا تھا   رو برو وہ دہرا تھا سبھی جا
اور بولا کہ یہ مجھے معذور   کار دیوار ہے یہ جھکا و فرود
کہ تری ہی نوا تھ سے اُسکے   بو علی جایا تا اٹھا کر دے

گئے ارشاد اسکو سرور دین   کہ ترے سے وہ سچ کہا ہی یقین
جب وہ کوئی حدیث سنواتا   شیخ اسطرح اُسکو فرماتا
کہنا تر پڑھنا تو جب شروع کرے   ہوتی ہے رویت رسول مجھے
جبکہ ابروے کہنچتے ہیں یقین   سو سمجھ لیتا ہون اُس سے ہیں وہیں
اور مقبول درگہہ باری   شیخ عبداللہ جو ہی انصاری
پاؤن زنجیر تھے میرے محکم   دل میں گذرا ہی یون کر اسدم
جاتے ہیں جبکہ شہر کو پہنچا   آکے لوگون نے یون کہ سے کہا
غیب سے تب کہ یہ کشف ہوا   کہ میں سجادہ شیخ والا کا
آہ یہ بات مجھہ کھلتے ہی   جلد تو بکیا ہون میں نے تبھی
نقل ہے شیخ بوالحسن ای یا   راگ سنتا نتھا کبھی زنہار
شیخ خرقانی بہت مسرت کی   اور اُسکی ادا ضیافت کی
کیا اجازت ہی کچھ کہیں اُس دم   بوالحسن یون کہا ہی ای کرم
یہ تری کرموافقت ای یار   اسکو سنتے ہیں ہم اب چار
بوالحسن اپنی عمر بھر میں سبھی   راگ ہرگز نہیں سنا تھا کبھی
آستین تین بار جھٹکا ہی   اور قدم سات بار مارا ہی
یون کہا بوسعید ای رہبر   کہیں گر جائیگا مکان بس کر
بالیقین اب موافقت سے ترے   رقص و جنبش میں جلد آوینگے
اسکے ما فوق تا بعرش علا   زیر پا اُسکے تا بہ تحت ثرا
نقل ہے جبکہ بو علی سینا   شہرت شیخ بوالحسن سے سنا
اتفاقا نہیں تھا وہ حاضر   بہر سیر گیا تھا وہ فاخر
کہی زندیق اور جھوٹے کو   کس لئے آکے پوچھا ہی تو
اسکے منکر ہو جبکہ اُسکے عیال   آہ ویسے کا ہو وکیا حال
شیر پر لکڑیان وہ لادا ہی   ساتھ لے اسکو اپنے آتا ہی
کہا جبتک وہ لا اللہ کے کا بار   یعنی عورت کا میری لیل و نہار
صبر میرا جو اُس جفا پر ہے   اسلیئے یہ مر اُسکے سخر ہے
کیا آغاز بو علی گفتار   اور باتیں بہت کیا ای یار
اُسکے باتون سے دل اٹھا ہی جب   بوالحسن جلد تر اٹھا ہی تب
لے کدالی وہ ہاتھ میں ناچار   جبکہ آیا ہے بر سر دیوار
اس ارادے سے اُسنے جلد اٹھا   ابھی دیوار تک نہ پہنچا تھا

شیخ بیٹھا تھا بوالحسن بردوار | وہ گدائی میں آئی یکبار
شیخ کے قدموں میں ہے پہنچی جا | جبکہ یہ حال بوعلی دیکھا
بحر حیرت میں ہوگیا غریق | اور بہت شیخ کی کیا تصدیق

معتقد اسکا ہوگیا بسیار | اسپہ تھا جان نثار سرو جبار
ایک مدت کے بعد لیکن آہ | وہ لیا ہی فلاسفہ کی راہ

نقل ہے ایک شخص یوں سوا اس | آیا ہی شیخ بوالحسن کے پاس
اور کیا عرض اس سے ای اکرم | خرقہ پہنایئے مجھے بہ کرم

شیخ بولا کہ اول الصواب | دے تجھے میرے سوال کا یہ جواب
کہ کوئی ایک زن کی لے چادر | اوڑھ لیویگا کوئی مرد اگر

کیا حقیقت میں زن وہ ہووے بجا | کہا عورت نہووے وہ اصلا
بعد پوچھا لباس مرد یقین | کوی زن پہن لیوے گر ایں

کیا حقیقت میں مرد ہوویگی | کہا عورت نہ مرد ہووے کبھی
شیخ بولا کہ خرقہ مردوں کا | اے برادر اگر تو پہنیگا

فی الحقیقت اگر نہ مرد ہی تو | نفع کیا پہننے سے ہو تجھ کو
یعنے خرقہ کے جب ہو قابل | خرقہ پوشی سے ہووے کیا حاصل

نقل ہے ایک شخص نے آیا | اور یوں بوالحسن سے کہنے لگا
دے اجازت مجھے کہ خلق کیتیں | حق تعالی طرف بلاؤں میں

کہا ہاں حق طرف بلا ای یار | پر نہ اپنے طرف بلا زنہار
وہ کہا خلق کو طرف اپنے | بول کیسا بلاؤنگا میں نے

شیخ بولا کہ شخص یک دسرا | خلق کو حق طرف بلاویگا
تو تجھے ناگوار نا ہووے | ناخوشی زینہار نا ہووے

نا خوشی گر ترے میں ہوا ے جان | سو وہ اخلاص کی نہیں ہے نشان
کہ تو اس میں فریب کھاتا ہی | اپنے جانب اُنھیں بلاتا ہی

نقل ہے بادشاہ غزنیں کا | یعنے محمود نام ہے جسکا
جب زیارت کو شیخ کے آیا | اپنے قاصد کو آگے ہی بھیجا

کہا قاصد کو پاس شیخ کے جا | اُسکی خدمت میں عرض کر ایسا
کہ ملاقات کو ترے سلطان | شہر غزنیں سے ہی آیا یہاں

تو بھی اپنے ز خانقاہ شریف | اُسکے خیمے تلک لے آ تشریف
گر نہ نکلیگا وہ وحید زماں | کر تلاوت یہ آیت قرآں

قولہ تعالی اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولُو الْاَمْرِ مِنْکُمْ ۷

پس وہ قاصد نے جلد تر آیا | اور پیغام اُسکو پہنچایا
شیخ بولا مجھے رکھو معذور | پڑھا قاصد نے آیت مذکور

شیخ آیت یہ سنکے کہنے لگا | بول محمود سے تو جا ایسا
کہ بلا شبہ در اطیعوا اللہ | میں نے ڈوبا ہوں یوں گہہ و بیگاہ

کہ اطیعوا الرسول میں دن رات | ہے خجالت مجھے تری ہیہات
پس اُولو الامر کا کہاں فرمان | میں کہاں اور یہ کہاں امکان

سن یہ قاصد نے لوٹ آیا ہی | اور محمود کو سنایا ہے
وہ کہا جو گمان کئے تھے ہم | شخص ویسا نہیں ہے یہ اکرم

کہا لوگوں کو سب اُٹھو بضرور | جائیں تا ہم ابوالحسن کے حضور
جو تھا اسکا غلام نیک انداز | کہ ہی مشہور نام اُسکا ایاز

اُسکو نزدیک اپنے بلوایا | اور اپنا لباس پہنایا
اور پوشاک وہ غلاموں کا | دس کنیزوں کو ہی پہنوایا

اور لباس ایاز خود پہنا | اور ہتھیار اُسکی آپ لیا
اپنے لوگوں کو سارے ساتھ لیا | شیخ کے صومعے طرف آیا

اور وہ شیخ کو سلام کیا | شیخ اُسکا وہیں جواب دیا
لیک تعظیم کے لئے نہ اُٹھا | اور نہ سوے ایاز وہ دیکھا

اور محمود کے طرف ای یار | ہوا متوجہ وہ سر اخیار
پوچھا محمود کیوں کیا نہ قیام | شیخ کہنے لگا یہ تھا سب دام

وہ کہا ہاں کہ تھا یہ دام یقین | پر تو اے شیخ اُسکا مرغ نہیں
شیخ سلطان کا ہاتھ پکڑا ہی | کہا نزدیک آؤ وہ آیا ہی

کہا سلطان اُس سے کچھ فرما | شیخ یہ بات سنکے فرمایا
کہ ترے ساتھ جو ہیں نامحرم | انکو باہر تو بھیج دے اسدم

کہیا انکو اشارہ سلطان تب | وہیں باہر گئیں کنیزیں سب
کہا سلطان نے گرامی ذات | کچھ سنا مجکو بایزید کی بات

شیخ اسطرح اُس سے کہنے لگا | کہ ہی یوں بایزید فرمایا
کہ یقیں جسنے مجھ کو دیکھیگا | وہ شقاوت سے دور ہوویگا

پوچھا محمود نے ای نیک نہاد | کیا نبی سے ہی بایزید زیاد
کہ ابو جہل و بولہب بدکار | دیکھے حضرت کو اور بہت کفار

وسے سب پڑ گئے شقاوت مین ... کفر اور شرک اور ضلالت مین
شیخ نے اُسکو یون کہا ہی تب ... کہ ای محمود رکھہ نگاہ ادب

تصرف تری ولایت مین ... لب کشائی نکر یہہ باب مین
چار اصحاب باصفا کے سوا ... نہین حضرت کو بھی کوئی دیکھا

کچھ اُسکی دلیل از قرآن ... بس پڑھا ہی یہہ آیت قرآن

وَتَرٰیھُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ وَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ

سُن یہہ محمود ہوگیا خورسند ... کہا اب مجھ کو ایک دیجے پند
یون کہا شیخ بوالحسن اُسکو ... کہ نگہہ رکھہ چار چیز یہہ تو

رکھہ مناہی سے احتراز سدا ... پڑھہ جماعت سے تو نماز سدا
اور صبح و مسا سخاوت کر ... خلق پر حق کے تو شفقت کر

اُس سے محمود پھر یہہ عرض کیا ... کہ مرے حق مین ایک کیجے دعا
کہا کرتا ہون یہہ دعا مین اب ... اور پڑھا ہی وہین یہہ فقرہ تب

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

کہا محمود اے دلیل ہدا ... کہ مرے حق مین ایک خاص دعا

شیخ بولا بفضل رب ودود ... بس تری ہووے عاقبت محمود
بعد محمود ایک خریطۂ زر ... وہین اُسکے کیا ہی پیش نظر

شیخ روٹی کا خشک یک ٹکڑا ... آگے محمود کے ہی تب رکھا
اور بولا اُسے تناول کر ... کھانے لاگا وہ اُسکے فرمانے پر

جو کی روٹی وہ جبکہ سوکھی تھی ... حلق مین سخت اُسکے پھنستی تھی
شیخ کہنے لگا یہہ جو کی نان ... پھنستی ہے تیرے حلق کے درمیان

عرض کی ہان یہہ خشک رہتی ہے ... حلق مین میرے سخت پھنستی ہے
شیخ بولا کہ یہہ خریطہ زر ... یون پھنسے میرے حلق کے اندر

یہہ ترا مال و زر تو ہی لیجے ... مین دیا ہون یقین طلاق اسے
کہا محمود کچھ قبول بھلا ... شیخ بولا کہ کچھ نہ لیونگا

بعد محمود شیخ سے بولا ... یادگار اپنا مجھکو کیجے عطا
شیخ الطاف اُسپہ فرمایا ... پیرہن اپنا ایک اُسے بخشا

جبکہ محمود لیکے اُسکو اُٹھا ... شیخ سے اسطرح وہ کہنے لگا
کہا یہہ خوشتر ہی صومعہ تیرا ... شیخ رخصت کے وقت اُسکے اُٹھا

کہا محمود مین نے آیا جب ... نہین زنہار تو اُٹھا ہی تب
اور اب کس لئے اُٹھا فرما ... شیخ اسطرح اُسکو فرمایا

شیخ بولا رعونت شاہی ... جب تو آیا ہی تب ترے مین تھی
اور تو امتحان سے آیا ... نہ عقیدت کی شان سے آیا

اور اب راہ انکسار لیا ... اور درویشی اختیار کیا
دولت فقر کا جو ہی خورشید ... تجھ پہ چمکا ہی اب ای باامید

تیری شاہی پہ کر نظر ای یار ... نہین مین نے اُٹھا ہون پہلے بار
پر جو درویشی تیری اب دیکھا ... تیرے اکرام کے لئے مین اُٹھا

الغرض شاہ اُس سے لی رخصت ... پس روانہ ہوا ہی بارقت
جبکہ نکلا ہی شہر غزنین سے ... پہنچا ہی سومنات پر آکے

چاہتا تھا کہ پاوے فتح و ظفر ... لیک اُسکو شکست کا تھا خطر
وہین گھوڑے سے اپنے اُترا ہی ... ایک گوشے طرف وہ آیا ہی

خرقہ شیخ ہاتھ مین لیکر ... وہین سجدے مین وہ رکھا ہی سر
اور کرنے لگا دعا یارب ... صاحب پیرہن کے یمن سے اب

ہم کو یارب یہہ کافرون کے اُپر ... دیجیے اپنے کرم سے فتح و ظفر
جو غنیمت کہ اُن سے لیونگا ... سب وہ فقرا کو ہی مین دیونگا

کی اجابت خدا نے اُسکی دعا ... فوج اسلام کو ہی فتح دیا
دیکھا سلطان نے اُسی شب خواب ... شیخ یون کر رہا ہی اُسکو خطاب

کہ اسے محمود آہ تو نے لی ... آبرو وہ ہمارے خرقے کی
تو اگر حق سے مانگتا اُس آن ... لاتے کفار سبکے سب ایمان

نقل ہے یون لکھا ہی وہ بہر ... تا چہل سال سرزمین کے اُپر
کہا ایسے ہین تین چیز بجا ... کہ نہایت نہ انکا مین دیکھا

یک شہ اغنیا کے ہین درجات ... کہ نہین انکو حد ہی اور غایات
دوسرا جو کیو نفس کے ہین ... نہ نہایت بھی انکا دیکھا ہین

تیسرا حق کی معرفت کیتین ... حد و غایت سمجھہ نہین ہی یقین
اور بولا کہ میرے تن کی خاک ... جب کئے جمع بالیقین املاک

ناگہان یک ہوا ہی آئی تب ... بھر گئی ارض اور فلک [illegible]
بھر گئی اُس سے ساتھہ ارض و سما ... اور تب مین نے ناپدید ہوا

اور بولا کہ خالق اکرم / ایک ایسا مجھے دیا ہی قدم
یک قدم مین ہی تا بعرش گیا / اور آیا اسی مین تا بہ ثرا
بعد سمجھا گیا نہ کوئی جا / درگہ حق سے ایک آئی ندا
جسکا ایسا ہے قدم اور سیر / پہنچیگا وہ کہان تلک بالخیر
مین کیا عرض اے مرے داور / گرچہ کوتاہ ہو یا دراز سفر
ہم ہین کیا چیز کون ہین کیا ہی / راہ کیونکر یہہ ہم سے ہووے طے
جس قدر ہم آگے بڑتے ہین / پیچھے ہٹتے ہین پیچھے تئین
اور بولا ز درگہ جبار / مین سنا ہون کلام چار ہزار
اور سنا مین دوس ہزار یقین / نہین رہتا نہایت انکے تئین
اور بولا کہ مین نے دنیا مین / رہون یک خار مین صحرا مین
لیک مین اپنے رب کے ساتھ رہون / تو بہت انکو دوست رکھتا ہون
خلد مین جاکے نیچے طوبی کے / بیخبر آہ حق سے رہنے سے
اور کہا ایک سفید سنگ پہ آ / اس سے مین ایک مسئلہ پوچھا
تو کرامات سے خدا کے ای یار / وہ دیا ہی جواب چار ہزار
اور بولا کہ وہ بروز و بشب / جو کہ چوبیس ساعتین ہین سب
ایک ساعت مین ہی بحکم خدا / جانیو مین ہزار بار ہوا
رہے تو بیس ساعتین جو یقین / انکی کوئی صفت پدید نہین
کہا گر لطف حق بیان مین کرون / لوگ بولینگے مجکو سب مجنون
مین جو کھایا ہون اور پہنا ہون / اور سنا ہون بھی جو کہ دیکھا ہون
اور پیدا ہوے ہین جو چیزین / وے نہ مجھکو کبھی حجاب ہوین
اور بولا کہ حق کہا مجھ سے / جان بدبخت لوگ جو ہینگے
تجھکو اسپر نہ مین کرون ظاہر / بلکہ ہووین وہی ترے ناظر
کہ مجھے جو کہ دوست رکھتے ہین / اور مین رکھتا ہون دوست انکے تئین
وہی آوینگے تجھکو دیکھینگے / گر ترے پاس وے نہ آوینگے
نام تیرا یقین سناؤن انھین / تا وے بیشبہ تجکو دوست رکھین
اور پیدا کیا ہون مین نے تجھے / اپنی پاکی سے اپنی پاکی سے
پس بلاشبہ پاک لوگ سوا / کوئی تجکو نہ دوست رکھیگا
اور کہا میری دوستی کی جا / حق تعالی نے جب تلک نہ لیا
خلق کا دوست وہ نہ مجکو کیا / اور اسطرح شیخ فرمایا
کہ مقرر بہ بارگاہ رب / تن سے اپنے گیا ہون مین نے جب
دل کو اپنے وہان جو بلوایا / دل مرا جلد تر وہان آیا
بعد ایمان اور یقین آئے / عقل اور نفس بھی وہین آئے
پس یہہ چارون مین نے دلکو کہا / دل یہہ چارون کا تب رفیق ہوا
اور اخلاص کو لیا ہی یقین / اور اخلاص بھی عمل کے تئین
تا کہ درگاہ حق مین پہنچا مین / ایک ایسا مقام پایا مین
کہ وہان مین نہین رہا باقی / کچھ نہین بس خدا ہی تھا باقی
چار چیزین جو لیگیا تھا وہان / ہوین محتاج وے میرے اس آن
اور بولا بہ امتنان خدا / تا سوی اللہ سے مین زہد لیا
آپ کو مین نے تب کیا ہون خطاب / مین نہ تھا حق سے ہی سنا ہون جواب
مین نے سمجھا کہ خلق سے گذرا / اور لبیک مین نے کہنے لگا
باندھ احرام تب بخاطر صاف / کیا وحدانیت مین حج و طواف
بیت معمور فضل مولا سے / تب زیارت مری کیا آکے
میری تسبیح تب کیا کعبہ / اور ملایک مری کئے ہین ثنا
بعد ازان نور یک پدید ہوا / درگہ حق بلا جہت دیکھا
جبکہ درگاہ حق مین جا پہنچا / مین نہ باقی رہا ہوا ہون فنا
کہا میرے معاملے سے نشان / نہین دیتا ہون مین نے تمکو ہان
بلکہ اللہ کی ہی پاکی سے / رحمت و دوستی سے ہی اسکے
مین نے دیتا ہون یہہ نشان تمکو / موج پر موج مارتی ہی او
کہا پنجاہ سال سے بدوام / مین نے کرتا ہون بس خدا سے کلام
کہ یہہ میرے دل و زبان کے تئین / جانیو اس سے کچھ ترقی نہین
اور بولا کہ مین نے ستر سال / رہا ایسا بہ خالق متعال
کہ موافق ہو نفس کا اپنے / ایک دم بھی نہین لیا مین نے
عرش اعظم سے لیکے تا بہ ثرا / ایک قدم مین ہی مین نے سیر کیا
اور بولا ز درگہ مولا / یقین سنا ہون ایک ندا
جان بے شبہ اے مرے بندے / گر تو غمگین ہمارے پاس آوے
بالیقین ہم تجھے کرینگے شاد / اور دیوینگے ہم نے تیری مراد
اور آویگا گر بہ فقر و نیاز / ہم تونگر کرینگے تجکو نواز
جب تو اپنے سے خالی ہووےگا / تب مسخر ہون ترے آب و ہوا

اور کہا گنجہای روئے زمین | کئے ظاہر مین دیکھون انکو یقین
مین کیا عرض ای خدائے نام | کہ یہہ چیزون سے اب مجھے کیا کام
حق سے آیا خطاب مجکو وہین | کہ یہہ دنیا کو تجھہ مین حصہ نہین
اور حقہ بھی نا رکھے عقبی | تجکو دونو کے ہم عوض مین دیا
اور کہا حق کے پاس مردی جو | خلق کے پاس طفل ہی وہ سنو
اور جو خلق پاس ہوگا مرد | وہ بلاشبہ ہی وہان نامرد
یہہ سخن تم سدا رکھو منظر | کہ کہا ہون مین ایسے حال اندر
اور مین ایسے وقت مین ہون یقین | وصف جسوقت کو بدید نہین
کہا مین عافیت بہ تنہائی | اور سلامت سکوت مین پائی
اور بولا ز بارگاہ خدا | اسطرح دل مین میرے آئی ندا
کہجئے میرے حکم پر تو قیام | کہ مین زندہ ہون بالیقین بدوام
دیونگا ایسی یک حیات تجھے | کہ نہ پھر آویگی ممات تجھے
اور مین منع جو کیا ہون امور | رہ ہمیشہ تو ان امور سے دور
مملکت لایزال رکھا ہون | دولت بے زوال تجکو دون
اور کہا جب کہلی ہی میری زبان | ذکر توحید حق مین از دل و جان
آسمان و زمین کو دیکھا مین | کہ مرے گرد سب وے پھرتے ہین
اور بولا ز درگہہ مولا | یہہ بھی آئی ہے میرے دلمین ندا
خلق جنت مریسے چہتے ہین | شکر ایمان یہ پر نہ کہتے ہین
اور بولا کہ صبح ہووے جب | کرے عالم زیادہ علم طلب
جو کہ زاہد ہی چاہے زہد زیاد | پر ہی ہیگی بوالحسن کی مراد
بھائی مومن کے دلمین تا مقدور | مین نے پہنچاؤن کچہ خوشی بضرور
اور کہتا تھا ای میرے داور | کہ انھین یک گروہ در محشر
ہووینگے وے شہید عالیشان | کہ تری راہ مین دئے تھے جان
مین ہون انبیا شہید رہ خدا | شوق شمشیر سے ہون تیرے ہوا
تیری ہستی ہو جب تلک باقی | دردمیرا ہو تب تلک باقی
اور کہا بعضے لوگ ایسے ہین | کہ یہ کعبہ طواف کرتے ہین
بیت معمور کا ہی بعضے طواف | اور پھرین بعضے عرش کے اطراف
اور جوان مرد جو کہ ہین بے لاف | کرین حقکی یگانگی مین طواف
اور بولا کہ مسلمین تمام | گرچہ قایم ہین بر صلوٰۃ و صیام
پر جوان مرد ہی وہ پاک سیر | کہ گذر جاوین شصت سال اسپر
کہ وہ یک لمحہ حق کو نا بھولے | اور ملک اسپہ ناگناہ لکھے
اور بولا بہ آل اسرائیل | ایک تھا عابد شہیر و جلیل
کبھی یک سال اور کبھی دو سال | رہتا سجدے مین ہی بعز جلال
پر یہہ امت کے عارفون کا شہود | ہی کہین اس سجود سے افزود
ایک ساعت کی فکر انکی بجا | اور انکا سجود یک سالہ
جانیو تم یقین برابر ہو | بلکہ یہہ فکر اُس سے برتر ہو
اور بولا کہ حق تعالے کے | بعضے ایسے زمین پہ ہین بندے
جب خدا کو وے یاد کرتے ہین | شیر ہیبت سے انکے ڈرتے ہین
آپ کے درمیان ہون ہاہی جو | بھہر جاتے ہین یونہی عاجز ہو
آسمان پر ملک جو رہتے ہین | خوف و ہیبت مین وے بھی ہوتے ہین
آسمان و زمین ملک سارے | ہووین روشن ہی نور سے انکے
اور ہلتی ہے یہہ زمین کبھی | زلزلہ جانتے ہین لوگ سبھی
کبھی از عرش تا ثری ایجان | یاوین جنبش بغیر شبہ و گمان
اور بولا فرشتے تین مقام | یاوین ہیبت ز اولیائے کرام
اول از نزع جان مین بے قیل | یاوے ہیبت انہون سے عزرائیل
اور ملک انکے جب عمل لکہین | انسے پڑتے ہین بحر ہیبت مین
اور منکر نکیر با اجلال | یاوین ہیبت انہون سے وقت سوال
اور بولا کہ کوئی در سہ روز | جاکے کعبے کو آوے ای فیروز
اور کوئی یہہ رتبہ پاتا ہے | رات دن مین ہی جاکے آتا ہے
ایک لمحے مین کوئی با عزت | جاکے آوے یہہ حق کی ہی قدرت
کہا دنیا تو چاہے جب ایجان | آہ دنیا ترے پہ ہو سلطان
جب تو دنیا سے منہ کو پھیریگا | تب تو سلطان اسپہ ہووےگا
اور بولا کہ فقر ہے وہ سنو | دنیا و آخرت بھی جسکو نہو
کیونکہ جو کچہ دیا ہی انکو قدیر | اسکے آگے یہہ دونون ہینگے حقیر
اور بولا کہ وقت کے آگے | جون نہ چاہین نماز تیرے سے
وقت کے آگے تو ہی ای ہشیار | رزق اپنا طلب نکر زنہار
اور بولا ہے وہ جوانمردی | ہی بلاشبہ ایک بحر تری
اور وہ بحر عمیق سے ای یار | تین چشمے روان ہین لیل و نہار

ایک چشمہ یقین سخاوت ہی
دوسرا خلق پر شفقت ہی

بے نیازی ہے خلق سے تیسرا
اور حق سے نیاز صبح و مسا

اور کہا بولتے ہین یون علما
کہ ہین ہم وارث رسول خدا

اور حقیقت مین لے مسلمانو
ہم ہین وارث نبی کے پہچانو

جو تھے اوصاف سرور عالم
رکھتے ہین انسے بعض وصفین ہم

جب کئے فقر اختیار رسول
ہم بھی پس فقر ہی کئے ہین قبول

اور بڑی آپکی سخاوت تھی
اور بہت خلق پر شفقت تھی

طمع درگہہ سے آپکے تھی بعید
اور رکھتے زہد و فقر ہین جاوید

خیر و شر دیکھتے تھے حق سے ہی
خلق سے دل نہین لگائے کبھی

اور رہتے اپنے وقت کے وہ اسیر
راضی تھے بارضائے رب قدیر

اور ڈرتے تھے جس سے خلق تمام
نہین ڈرتے تھے اس سے شاہ انام

خلق امید جس سے رکھتے تھے
نہ توقع تھی آپ کو اس سے

اور کسی چیز پر کبھی اے یار
نہین غرہ تھا آپکو زنہار

اور رہتے رہنمائے خلق مدام
اور رہتے انکے خیر خواہ دوام

پس یہہ وصفونمین صوفیان کبار
جانو حضرت کے ہینگے آئینہ دار

اور کہا ذات مصطفے تحقیق
تھی بلا شبہ ایک بحر عمیق

قطرہ گر باہر اس سے یک آتا
خلق سب غرق ہوتے اسمین بجا

اور ایسا کہا وہ اے مردم
ہم ہین جس قافلے مین جانو تم

اسکے آگے خدائے عز و جل
اسکے آخر ہین احمد مرسل

درمیان ہے کتاب اور سنت
اور وے دونونکی دل سے تبعیت

اور صحابہ نبی کے عالیشان
پیچھے ہین شاہ انبیا کے روان

ہو بشارت وہ شخص کو کامل
کہ جو اس قافلے مین ہو داخل

کہا اتنا ہی علم بس تجھ کو
امر اور نہی جس سے جانے تو

اور اتنا یقین بس ہی تجھے
کہ ترے دلمین یہہ یقین رہے

کہ یقین جو کہ ہے تری روزی
دائما پہنچتی ہے تجھ کو ہی

زہد سے اس قدر ہی کافی جان
کہ تو جانے بغیر شبہ و گمان

کہ یقین جس قدر تو کھاویگا
بس مقدر وہی ہی رزق ترا

تا نہ بولے کبھی تو ہو مضطر
کہ یہہ بہتر ہے وہ نہین بہتر

اور کہا حق نے اپنی رحمت سے
دیوے بندے کو مرتبے ایسے

کہ وہ پاوے مقام علیین
گذرے گر اسکے دلمین تب کہین یہہ

کہ مرے لوگ اس سے ہون آگاہ
شخص ویسا نہین ہے بہتر آہ

کہا صوفی جو ہے گرامی شان
اسکو ہوتو دیہ تو ہین عالم جان

عرش سے لے ثری تک ای اکرم
شرق سے غرب تک ہی یک عالم

اور نو دیہ آٹھ تک لشمار
جو ہین دوسرے عوالم ای ہشیار

کوئی اسمین کلام کر نہ سکے
کہ ہین وے حیطہ بیان سے پرے

اور بولا کہ دین مین فتنہ
ہو نہ شیطان سے کبھی اپنا

آہ جتنا دو شخص سے ہووے
دین مین انسے بہت ضرر پہنچے

اولا ہی وہ عالم ابتر
کہ رہے جو حریص دنیا پر

دوسرا ہی وہ زاہد نادان
کہ ہی خالی جو علم سے انجان

اور ایسا کہا وہ شیخ زمن
کہ نہ ابلیس سے رہو ایمن

کہ وہ مرد و ساتھ سو درجے
معرفت مین کبھی کلام کرے

اور بولا وہ صاحب باطن
کہ کرو تم زیارت مومن

کہ ملاقات بھائی مومن کی
تم کو اجر کثیر دیویگی

الف دینار دیوین جو صدقہ
اجر اس سے بھی ہے زیادہ اسکا

اور کہا علم ہے وہ نافع تر
کہ بجا لاوے تو عمل اسپر

اور یقین ہے وہی عمل بہتر
کہ جو ہی فرض تیرے ذمے پر

اور بولا کہ جب خدائے قدیر
واسطے تیرے یک کرے تقدیر

گر دل و جان سے اسپہ راضی ہو
تجھکو بے شبہ سرفرازی ہو

اس سے بہتر ہی وہ یقین اے یار
کہ کرے عمل خیر ایک ہزار

اور بولا کہ رؤ تم بسیار
اور غفلت سے مت ہنسو زنہار

اور خاموش تم رہو اکثر
اور نہ باتین کیا کرو اکثر

اور نہ کھاؤ دیا کرو بسیار
اور نہ سویا کرو رہو بیدار

اور کہا دل ترا خدا کے سات
جانئے گر لگا رہے دن رات

تب یہہ دنیا سے کچھ نہ ہووے ضرر
گرچہ پہنے تو جامہ بہتر

اور اگر تو پلاس پہنیگا
پر نہین حق کے ساتھ دل تیرا

کچھ نہیں اسکے پہننے مین سود
اس سے حاصل نہو تجھے مقصود

دیکھے گر حق کے ساتھ آپکو تو
بولتے ہین سمجھ وفا اسکو

حق کو گر اپنے ساتھ دیکھیگا
جانئے اسکو بولتے ہین فنا

دیکھے حق کو نہ آپ کو اصلا — یہہ بقا ہی یہہ مرتبہ ہے ترا
کہا ایک مہر دل پہ رکھ لیسا — کہ نہ کچھ آوے لب پہ حق کے سوا

اور یک مہر دل پہ رکھو تیرے — غیر حق جسمین تا نہ کچھ گذرے
اور یک مہر رکھ تو بر اعضا — تا عمل نا کرے خلوص سوا

اور کہا یا کرے طعام حلال — دور شبہات سے ہے ہر حال
اور کہا حق کے ساتھ ہی دانا — ایک دم ہی یقین ترا رہنا

خلق کے سب عمل سے ہی بہتر — جو سما لیکے ہین اور زمین کے اوپر
اور کہا حق کے ساتھ یکساعت — بندہ گر خوش رہیگا بالہمت

سالہا کے نماز روزے پر — ہی بلا شک و شبہ فاضل تر
اور بولا کہ صبح سے تا شام — گر گذاریگا کوئی نیک انجام

اسطرح پر کہ کوئی مومن کو — اسنے اس روز نا ستایا ہو
صبح سے لیکے شام تک گویا — وہ گذارا ہو بار رسول خدا

کسی مومن کو کر کریگا ملول — طاعت اس دن کی اسنے نا ہو قبول
کہا بندے کے ساتھ حق کا خطاب — چار چیزون کے ساتھ ہی ہے باب

یعنے بندے کے جسم و جان کی طرف — اور یقین مال اور زبان کی طرف
پس ترا تن بطاعت مولا — اور اگر ہو زبان بذکر خدا

لیک دل گر نہو خدا کے سات — اور خرچے نہ مال در خیرات
تو نہین طی کیا خدا کی راہ — نہین ہوویگا واصل درگاہ

چار چیزین یہہ دیویگا تو جب — کیجئے چار چیز حق سے طلب
چیز پہلی سمجھ یہہ محبت ہی — دوسری چیز جان ہیبت ہی

زندگی اسکے ساتھ شام و پگاہ — اور اسکی یگانگی کی راہ
اور کہا اولیاے حق کیتین — غیر محرم نہ دیکھ سکتے ہین

چونکہ عورات عاصمہ ہر آن — غیر محرم سے ہین سدا پنہان
اور بولا جو شخص کہتا ہو — کہ پچھانے دلیل سے حق کو

تو ہسا چاہیے وہ شخص اوپر — نہین اسکو جلال حق سے خبر
جبکہ مخلوق ہے دلیل بجا — اس سے خالق کو کیونکر پچھانیگا

ہان خدا کو خدا سے ہی جانے — لطف سے اسکے اسکو پہچانے
کہا عالم وہی ہے ای دانا — کہ یقین جس نے آپ کو جانا

اور جو عالم ہی علم کا ای یار — پر نہ جانا ہی آپ کو زنہار
تو نہ عالم ہی وہ حقیقت مین — وہ بڑا ہے ابھی جہالت مین

اور کہا نعمتین بھی ایک ہزار — کسی مومن کو دیوے گر جبار
ایک نعمت ہی تجھ کو بخشا ہو — بالیقین تب بھی چاہیئے تجھ کو

ایک نعمت جو ہوویے تیرے پاس — وہ بھی دیوا اسیکو ہو بسواس
نقل ہے اس سے تو تجھے ای جد — کہ یہہ تیری جو خاص ہے مسجد

دوسری مسجدون کے ساتھ اسے — کیا ہی تمیز و فرق فرماوے
وہ کہا راہ سے شریعت کے — ہین برابر یہہ مسجدین سارے

ایک از راہ معرفت بعقیل — ہی بلا شبہ انمین کچھ تفصیل
مین نے دیکھا یہہ مسجدون کے نور — آسمان تک گیا ہی ایک عبور

بعد ازان ایک قبہ انور — لطف سے لا رکھے یہہ مسجد پر
اور بالائے آسمان وہ گیا — یہہ شرف کردگار اسکو دیا

اور یہہ مسجد کو جب بنائے ہین — اسمین اسوقت آکے بیٹھا ہین
لا فرشتون نے یک ہرا جھنڈا — تب یہہ مسجد اوپر کئے برپا

اور فضل خدا سے یہہ جھنڈا — رہے ایسا ہی تا بروز جزا
اور بولا نہ بارگاہ خدا — مجھ کو اسطرح ایک آئی ندا

تیری مسجد مین آویگا جو ہمام — آگ دوزخ کی اسپہ ہووے حرام
اور جو بندہ کہ تیرے جین حیات — یا کبھی آکے تیرے بعد ممات

تیری مسجد مین از برائے خدا — کرے دو رکعتین نماز ادا
تو قیامت کا جبکہ آوے روز — عابدون سے اٹھیگا وہ فیروز

اور کہا ہر کہین خدا کے سات — جبکہ مومن رہا کرے دن رات
تو بلا شک و شبہ ہر یک جا — ہووے مسجد ہی اسکے حق مین بجا

اور ہر روز روز جمعہ عیان — اور ہر ماہ ہو مہ رمضان
کہا دنیا سے جبکہ مین اٹھون — تب اگر مین نے قرضدار رہون

رہے وہ قرض چار سو دینار — اور سپیر جاؤن مین بروز شمار
لوگ دامن مرا وہان پکڑین — اور بہت مجھ کو تنگ کر دیوین

بات یہہ دوستو ہی میرا پاس — رد سائل سے جانو بہو سو اس
کسی سائل کو ایک مین پاؤن — آہ حاجت نہ اسکی بر لاؤن

بات یہہ ناگوار ہی مجھ پہ — ہوؤن سیر تنے سے سیر و محشر
اور بولا کہ حشر مین مجھ کو — گر یہہ پوچھین کہ کیا ہی لایا تو

مومن کو تنگ کرنا ہے
سے عبادت
منبعد نہین مقبول

عرض مین تب کرون گا یا اللہ / دار دنیا مین جو میرے ہمراہ
ایک کتے کو تو دیا تھا یقین / اس لئے مین قصور سے تھا فرین
اسکو مین نے نگاہ رکھتا تھا / بند شام و پگاہ رکھتا تھا
تا ترے بندگون پہ اور مجھ پر / تا گرے اور کسی کو دے نہ ضرر
اور بخش یک بہا دے مولا / تو نے دنیا مین مجھکو بخشا تھا
پاک کرنے مین اسکے ہی بدوام / آہ شاغل تھا مین نے عمر تمام
نقل ہے اسکی موت جب پہنچی / یون مریدون کو سب وصیت کی
تیس گز میری قبر کھودو تم / اور مری نعش اسمین رکھو تم
یہہ ادب کے نہین شیخ کا سر / کہ رکھون بایزید کے اوپر
کہتے ہین جبکہ وہ کیا رحلت / تیس گز اسکی کھودے ہین تربت
اور اُسے دفن کرکے لوگ گئے / دوسرے روز آکے جب دیکھے
ایک سنگ بزرگ اور اُجلا / سر تربت پہ شیخ کے ہی دھرا
اور یک شیر قبر کے اطراف / دیکھے بے شبہ کر رہا ہی طواف
نقل ہے اسکو خواب مین دیکھے / پوچھے مولا نے کیا کیا تجھ سے
وہ کہا نامۂ عمل میرا / ہاتھ مین میرے جب دئے ہین لا
تب کیا عرض مین نے ہو کے ملول / مجھ کو نامے مین کیا کرے مشغول
آگے میرے عمل کے تو جانا / کہ عمل کیا مرے سے ہوویگا
پس فرشتون کے ہاتھ ہی یا رب / دیجے نامہ کہ تا پڑھین وے اب
اور مجھے اپنے ساتھ رکھہ بکرم / گر ترے ساتھ لیؤن مین یکدم
اور محمد بن حسین ای یار / نقل کرتا ہی مین نے تھا بیمار
اور تھا مین نے تب ملول و حزین / شیخ نے آکے یون دیا تسکین
کہ نہ زنہار فکر کچھ کیجے / مین نے مرجاؤنگا ترے آگے
اور مرے بعد تو مریگا جب / مین ترے پاس آؤنگا پھر تب
گرچہ گذریگی مدت سی سال / مجھکو لاویگا قادر متعال
بعد ازان شیخ کی ہوی رحلت / اور حاصل ہوی مجھے صحبت
تھا محمد حسین کا جو پسر / دیکھئے اسطرح دیا ہے خبر
کہ مرا باپ جبکہ نزع مین تھا / یکبیک جلد تر وہ اُٹھ کے کھڑا
اور کہنے لگا خوشی سے تب / وعلیک السلام آئیو اب
مین کہا پدر سے ای با اکرام / ساتھ کسکے ہے یہہ سلام و کلام
تب مرا پدر مجھ سے بولا ہی / شیخ دین بو الحسن یہہ آیا ہے
تاکہ اسوقت مین نہ گھبراؤن / اور خوف و ہراس نا پاؤن
ایک جماعت ز اولیائے کرام / آئی ہی اُسکے ساتھ با اکرام
پس ہوی روح اُسکے تن سے جدا / رحمہ اللہ روحہم ابدا

ذکر شیخ ابو بکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ

عندلیب ریاض و دولت دین / مسند آرائے عزت و تمکین
رہنمائے رہ خفی و جلی / شیخ عالم ابو بکر شبلی
اصل و منشا تھا اسکا از بغداد / تھا وہ بیشک ز کمل افراد
تھا طریقت مین پیشوائے شہیر / صوفیہ کا تھا وہ امام شہیر
علم اور حال مین تھا بے ہمتا / اور ہر فضل مین یگانہ تھا
اور نکات و عبارتین اسکے / اور رموز و اشارتین اسکے
اور جو اسکے ریاضتین ہین شہیر / اور جو اسکے کرامتین ہین کثیر
ہین بلاشک و شبہ اس سے زیاد / کہ سماوین بحیطۂ تعداد
اور زمانے مین اُسکے با اکرام / جتنے تھے عمدہ شیوخ کرام
وہ بلاشبہ سب کو دیکھا تھا / اور صحبت وہ اُنکی پایا تھا
اور حدیثین بہت لکھا تھا وہ / انکو تحقیق سے پڑھا تھا وہ
اور تھا اُسکا مالکی مذہب / حق دیا تھا اُسے ترا منصب
اور اوّل سے لیکے تا آخر / ایک ہی اُسکا حال تھا فاخر
حال مین اسکے کوئی ضعف و فتور / نہین ہرگز کبھی کیا ہے ظہور
شدت شوق اسکا آہ یقین / نہ کسی چیز سے لیا تسکین
عمر اشرف سے اُسکے با اجلال / جبکہ ستر پہ ساتوان تھا سال
نقل ذوالحج مین کی وہ پر تقدیس / سن ہجری تھا تین سو چوتیس
نقل ہی وہ کہا کہ مین سٹھ سال / پڑھا فقہ و حدیث خوش منوال
پھر تو یک آفتاب عالم تاب / نکلا سینے ہی مر بشتاب
ہو استادون کے پاس مین حاضر / طلب علم پھر کیا ظاہر
اور کہنے لگا ای استاد / کوئی شی علم حق سے بتلاؤ
کوئی بتلا نہین سکے زنہار / سب کئے اپنے عجز کا اقرار

نقل ہے جاہل و عوام ای بلد　　رنج و زحمت اسے دیئے بسیار
اور وہ دایما برد و قبول　　اور غوغاے خلق مین تھا طول
بلکہ وے قتل اسکا چاہتے تھے　　جو کہ منصور کو ہلاک کئے
کیونکہ بعضے سخن بھی شبلی کے　　جانو منصور کے کلام سے تھے
ابتدا مین یقین وہ شیخ کبیر　　تھا نہاوند مین امیر شہیر
اور بغداد کا خلیفہ جب　　بھیج نامہ اسے کیا ہی طلب
یک جماعت کے ساتھ وہ فاخر　　ہوا اسکے حضور مین حاضر
اسکو اور سبکو اسنے دیئے خلعت　　جبکہ دربار سے کیا رخصت
لوٹ دربار سے چلے تھے سب　　شیخ شبلی کو چھینک آئی تب
جلد تر اسنے اپنا منھ اور ناک　　کیا خلعت کی آستین سے پاک
کوئی جاکر خبر دیا ہے بہم　　سن خلیفے نے ہوگیا برہم
اس سے خلعت وہین نکال لیا　　اور معزول اسکو کر ڈالا
اس سے شبلی نے جب ہوا آگاہ　　دل مین اسطرح کہنے لاگا آہ
ایک مخلوق کی جو خلعت ہو　　اور کرے دستمال اسکو جو
مستحق عزل کا وہ ہوتا ہے　　عزت و احترام کھوتا ہے
خلعت بادشاہ ہر دو جہان　　جب کرے دستمال کوئی یہان
آہ ویسے کا ہوویگا کیا حال　　پاوے کیا حشر مین وہ رنج و ملال
وہین آیا ہی پھر خلیفے پاس　　اور کہنے لگا بلا وسواس
تو ہی مخلوق یہہ تری خلعت　　سب یہ ظاہر ہی یک رکھے قیمت
نہ گوارا تجھے ہوا ہے اب　　کہ ہو خلعت کا تیرے ترک ادب
اپنی الست و معرفت کی خدا　　ایک خلعت کیا ہی مجکو عطا
آہ خدمت مین کوئی بندے کے　　کرے کسطرح دستمال اسے
حق تعالی یہہ کب رکھیگا روا　　بول اسطرح وہ چلا ہی گیا
خیر نساج کے ہی پاس گیا　　ہاتھ پر اسکے جلد توبہ کیا
سید الطایفہ جنید کے سات　　جب تھی خویشی اسے ای نیک صفات
خیر نساج کر جنید کے پاس　　اسکو بھیجا وہین اسیکے پاس
جب وہ شیخ جنید پاس آیا　　حرف ہی یہہ زبان پر لایا
آشنائی کے در کی ای ذیشان　　ساتھ ترے مجھے دئے ہین نشان
بخش یا مجھ کو بیچ دیجے اب　　اسکو شیخ جنید بولا تب
کہ وہ بیچون اگر بلا وسواس　　اسکی قیمت نہین ہی تیرے پاس
اور اگر اسکو بخش دیوں تجھے　　تو وہ آسان آوے ہاتھ ترے
قدر اسکی نہ کچھ تو جانیگا　　اسکو ضایع کہین تو کردیگا
مثل مردون کے بس تو باندھ کمر　　اور اپنے قدم بنا کے زیر سر
پس یہہ دریا مین آپکو ڈالے　　صبر اور انتظار مین تو ہے
تب ترا مدعا تو پاویگا　　ہاتھ تیرے وہ گوہر آویگا
پوچھا شبلی نے کیا کرون فرما　　اسکو شیخ جنید فرمایا
کہ تو کبریت جاکے بیچا کر　　کیجئے ایک سال اسمین گذر
حکم شبلی نے یہہ بجا لایا　　پھر کے اسکو جنید فرمایا
کیجے دریوزہ یک برس کامل　　اور کسی چیز مین نہو شاغل
کیا دریوزہ یونہی وہ یکسال　　آخر سال مین ہوا یہہ حال
شہر بغداد کا جو ہے بازار　　اسمین دریوزہ وہ کیا ناچار
کوئی یک چیز بھی اسے نہ دیا　　عرض آکر جنید سے وہ کیا
کہا شیخ جنید اسکو تب　　اپنی قیمت تو آپ جانا اب
کہ کسی چیز سے بھی تو نہ بکا　　خلق کے پاس دیکھ رتبہ ترا
پس تو دل اپنا انکے ساتھ نہ بند　　اور کوئی چیز اسنے کر نہ پسند
تو نہاوند مین امارت کی　　ایک مدت وہان حکومت کی
جبکہ تھے لوگ سب ترے محکوم　　کیون حکومت کیا نہین معلوم
کر دیا ہی تو حق تلف کس کا　　یا ترے سے ضرر کسے پہنچا
جلد اس شہر کو تو جا کر اب　　خلق سے کر وہان کے عفو طلب
حکم یہہ سنتے ہی اٹھا شبلی　　اور نہاوند کو گیا شبلی
پاس ہر ایک گھر کے جاتا تھا　　اور عجز و نیاز لاتا تھا
جتنے ہر گھر مین ہون صغار و کبار　　عفو چاہتا تھا انسے سب ناچار
یونہی سب اہل شہر سے جا ہا　　لیک باقی ہی ایک شخص رہا
اسکو ڈھونڈھا اگرچہ وہ بسیار　　پر نہ پایا اسے کہین زنہار
در عوض بیس وہ مظلمے کے بہم　　دیا صدقہ ہی ایک لاکھ درم
بولتا تھا وہ دیکھئے یا این　　نہین دلکو میرے ابھی تسکین
الغرض چار سال زین منوال　　اسکے گذرے ہین جب ورین اشغال
شیخ بولا اسے ای فرخ پی　　ابھی تیرے مین جاہ باقی ہی

جاتو یک سال پھر گدائی کر
پھر گدائی کیا وہ نیک سیر
جو گدائی مین اسنے پاتا تھا
شیخ کے پاس ہی وہ لاتا تھا

شیخ ہر روز اس سے لیتا تھا
اور مساکین کو وہ دیتا تھا
رکھتا ہے شب یقین اسے ہو کا
یونہی یک سال اسپہ سب گذرا

اسکو ارشاد یون کیا ہی تب
اپنی صحبت مین تجھہ کو لیون اب
لیک یہہ شرط ہی کہ با فرحت
سب فقیرون کی تو کرے خدمت

شرط یہہ بھی وہین کیا ہی قبول
اور ہرگز نہین ہوا ہے ملول
تھے جو فقرا جنید کے ہمراہ
دایما سالکان راہ الہ

کرنے لاگا ہی انکی خدمت وہ
پایا سرمایۂ سعادت وہ
شیخ پھر اس سے یون کیا ہی سوال
کیا ہی تجھہ پاس تیرے نفس کا حال

کہا شبلی کہ خلق مین یکسر
مین نے پایا ہون آپ کو کمتر
شیخ بولا اسے ترا ایمان
فضل حق سے ہوا درست ایمان

نقل ہے ابتدا مین وہ آگاہ
دوست رکھتا بہت ہے اسم اللہ
جسنے اللہ منہہ سے کہتا جب
اسکا منہہ وہ شکر سے بھرتا تب

اور لڑکون کو شکر دیتا تھا
تا کہے اللہ اللہ ہر لڑکا
پھر کئی دن کے بعد کہنے لگا
اللہ اللہ جسنے بولیگا

سونے روپے سے منہہ بھرون اسکا
عز و اکرام مین کرون اسکا
یونہی کرنے لگا وہ نیک شعار
اسمین خرچا ہے سیم و زر بسیار

بعد غیرت ہی آئی اسمین کثیر
کہ لیا ہاتھہ مین وہ یک شمشیر
کہا اللہ جو کہیگا بشر
کاٹ دیونگا مین نے اسکا سر

کہا دیتا تھا تو تو شکر و زر
کس لئے اب تو کاٹتا ہی سر
کہا ایسا سمجھہ گیا تھا مین
کہ حقیقت سے یاد کرتے ہین

اب مین سوچا کہ راہ غفلت سے
یاد کرتے ہین حق کو عادت سے
نہین کہتا ہون مین رو سمجھو
کرین غفلت سے یاد مولا کو

جہان پاتا وہ نقش اسم اللہ
دیتا تعظیم سے اسے بوسہ
کہتے ہین ایک دن ہاتف غیب
یہہ ندا اسکو آئی ہے لاریب

کب تلک شغل اسم مین تو رہے
اب مسمی کو تو طلب کیجیے
آہ جب اسنے یہہ سنا ہی ندا
درد اور شوق اسپہ غلبہ کیا

جا کے دجلے مین وہ گرا ہی بار
موج یک پھینک دی اسے بکنار
بعد آتش مین آپ کو ڈالا
نہ جلائی ہی آگ بھی اصلا

اور جلا ہی یونہی وہ کئی بار
کہ کرے آپ کو ہلاک ای یار
حق تعالی و لے بچایا ہے
نہ ہلاکت مین اسکو لایا ہے

جب ہوا اضطرار اسکا زیاد
تب وہ اسطرح سے کیا فریاد

ویل لمن لا یقتله الماء والنار والسباع والجبال

یعنی افسوس اسپہ ہی بسیار
کہ جسے قتل نا کرین زنہار
آب آتش بھی اور سباع و جبال
وہین آئی ہے یہہ ندا و حال

من کان مقتول الحق لا یقتله غیره

یعنی مقتول حق جو ہی بالجبر
نہ اسے قتل کر سکے ہی غیر

ہوا دیوانہ پھر وہ فرد کبیر
کھینچے دسبار اسکو در زنجیر
نہین اسکو ہوا ہی چین سکون
اور ہرگز نہ کم ہوا ہے جنون
بعد دار الشفا مین لے آئے
اور قید شدید اسکو کئے

لوگ کہتے ہوا یہہ دیوانہ
انکو دیتا جواب وہ دانہ
کہ ہین دیوانے ہم تمھارے پاس
اور ہین دیوانے تم ہمارے پاس

بلکہ چاہے اگر وہ رب عباد
جانو میرا جنون ہووے زیاد
نقل ہی یک جماعت آئی ہے
قید خانے مین اسکو پائی ہے

پوچھا تم کون ہو کہو اسدم
وے کہے دوست ہینگے تیرے ہم
انکو پتھرون سے مارنے لاگا
تب وے لوگون نے چو طرف بھاگا

شیخ انکو کہا اے کذا بو
دعوی الفت کا میرے کرتے ہو
نہین میری بلا پہ صابر تم
دوست کیسے ہو میرے ای مردم

نقل ہے چند روز و شب اظہر
بیٹھہ کر یک شجر پہ وہ رہبر
بولتا تھا زبان سے ہو ہو
پوچھا کیا حال ہے یہہ فرماتو

کہا یک فاختہ نے اے لوگو
بیٹھہ کر اسبھی جہاز پر دیکھو
بولتا ہے پکارتا کو کو
کہتا ہون ساتھہ اسکے مین ہو ہو

نہین خاموش وہ ہوا جب تک
شیخ خاموش نین ہوا تب تک
نقل ہے ایک بار اسے ای یار
آ مارے ہین سنگ سے اشرار

خون کا گرتا تھا اس سے جو قطرہ
اس سے اٹھتا تھا نقش اسم اللہ

نقل ہے روز عید ہو سوا ہیں — اُسنے پہنا ہی یک سیاہ لباس
کہا لوگوں کی یہہ جو غفلت ہے — کیا تو بی اس سے او مصیبت ہے
نقل ہے اولا وہ پاکی انداز — جب کیا ہی مجاہدہ آغاز
کہتے ہیں بات میں نمک اُسنے — ڈالا تھا ہر دو چشم میں اپنے
کہ ہے غافل یعین جو سو ویگا — جانو محبوب اُسنے ہوویگا
مدح کرنے لگے ہیں شبلی کی — وہیں حاضر تھا شیخ شبلی بھی
پس کہا حاضروں کو وہ فاخرہ — بھیجو مجلس سے اسکو اب باہر
مدح شبلی کی جو کئے ہو تم — تیغ اسپر چلائیے ای ہر دم
یعنے اپنی ثنا پہ ہو مغرور — نہ عبادات حق میں لاوے قصور
نقل ہی اپنے گہر میں اُسے آگاہ — اُسنے رکھتا تھا ایک سرداب
ایک غفلت وہ دلیں پایا جب — آپ کو مارتا تھا چوب سے تب
ہاتھ اور پاؤں اپنے تب ناچار — آہ وہ مارتا تھا بر دیوار
اور پہ اگر کسی نے مارا ہے — کون ہی کرکے شیخ پوچھا ہی
پر نہ چھتا ہوں میں نے تو آوے — اور خلل میرے وقت میں لاوے
کہ یہہ چیتا ہوں میں نے از مدت — رکہوں مولا سے ایسی یک خلوت
کہا چالیس برس سے دن رات — میں نے اس آرزو میں ہوں ہیہات
اور لاتا زبان پر یہہ سخن — کاش ہوتا تھا ایک میں گلخن
اور بولا یہہ ہیں بلائیں چار — مبتلا میں ہوں انہیں لیل و نہار
اور بولا مصیبتیں ہیں تین — آہ سر پر مرے کہڑے ہیں یقین
تیسرا یہہ کہ نفس کا ڈر ہے — خیر کے کام میں وہ قاصر ہے
اور کہتا تھا وہ خدا وندا — دیجئے مجہ کو دنیا و عقبیٰ
دنیا و آخرت کے ہر دو حجاب — اُٹھے سب خلق کی نظر سے شتاب
اور بولا کہ دل جو بہتر ہے — دنیا و آخرت سے برتر ہے
اور دل ہیگا معرفت کا محل — لیں دل کیوں دونوں ہوا فضل
تو مشایخ کی خدمت والا — جانیو میں کبھی نہ کرسکتا
اور اُسے آگ میں جلایا ہی — دیکھ لوگوں نے اُس سے پوچھا ہے
تب پڑھا ہی یہہ آیت قرآن — اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَھَنَّمَ
یعنے حق کے سوای ای ہر دم — جانیو جسکو پوجتے ہو تم
پس ترا ہووے جس طرف میلان — وہی معبود ہی ترا پہچان

اور کرتا تھا وجد وہ بے حد — پوچھے کیا حال ہے یہہ ای امجد
اس مصیبت پہ خلق کہے ہی آہ — میں نے پہنا ہوں یہہ لباس سیاہ
ڈال کر چشم میں نمک ای یار — اُسنے رہتا تھا رات سب بیدار
کہا از بارگاہ رب انام — مجہ کو اسطرح پر ہوا اعلام
نقل ہے ایک دن جنید کے پاس — جو تھے یاروں سے اُسکے خردہ شناس
انکو بولا جنید نے یوں تب — کہ غلط بولتے ہو تم نے اب
شیخ شبلی گیا ہے باہر جب — حاضروں سے جنید بولا تب
لایا آگے اسی سبب تین سیر — تا نہ اُس تیغ سے ہو اسکو ضرر
وصف آگے کسی کے کوئی کیا — تو کیا قتل اُسکو وہ گویا
بستہ یک لکڑیوں کا لیکر سات — اسمیں جاتا تھا وہ گرامی ذات
اسقدر مارتا تھا وہ گاہے — کہ وے سب لکڑیاں بھی ٹوٹ جاوے
نقل ہے تھا وہ قدوۂ اخیار — اپنی خلوت کے درمیان یکبار
کہا بو بکر میں نے ہوں تحقیق — کہا ہو گرچہ بو بکر صدیق
نقل ہے شیخ آہ بھرتا تھا — اور ایسا بیان کرتا تھا
اور شبلی نہ درمیان رہے — ایسی خلوت نہ ہاتھ آئی مجھے
ایک ہی دم خدا کو جانوں میں — اپنے خاوند کو پچھانوں میں
تا نہ کچھ خلق جانتے مجہ کو — اور نہ ہرگز پچھانتے مجہ کو
ایک تو نفس بد ہے اور دنیا — اور شیطان دون ہے اور ہوا
ایک تو حق ہے میرے دل سے اُٹھا — اور باطل ہے اُس جگہ بیٹھا
کرے ان مصیبتوں کا علاج — فارغ البال اُس سے ہی وہ آج
مائنوالہ بنایا یہہ دنیا کا — رکہوں منہہ میں کسی یہود کے لا
تا خلایق بہ منزل مقصود — پہنچیں یارب ترے کرم کے وجود
کیونکہ دنیا سرائے محنت ہے — آخرت بھی سراسر نعمت ہے
اور کہا بادشاہ کی خدمت — نہ کیا ہوتا میں نے باحرمت
نقل ہے ایکدن نیا کپڑا — پہن کر جلد تر نکال دیا
کیوں تو ضایع یہہ مال اپنا کیا — شرع میں بات یہہ نہیں ہے روا
کہ کہا ہے وہ خالق کونان — لکڑیاں ہووینگے جہنم کے
آگ میں ہم انہیں جلاوینگے — آہ اے بھائیو یہہ میرا دل
اب یہہ کپڑے طرف ہوا مائل

سا غیرت مجھے ہوی پیدا
آغاز وعظ اور تذکیر
خبر جب جنید کو پہنچی
کہتا ہی اسکو تو درزات
جہان مین ہی کون میرا غیر
ت یہہ سن کہا جنید نے اسے
لس وعظ مین ہمارے آ
ا درویش ایک ای آگاہ
در بولا کہ ڈر ہی اسکا آہ
یہہ سخن جب سنا تہی درویش
بع ہوا اسکے اقربا آئے
ب خلیفے کے پاس جا پہنچا
شیخ کہنے لگا کہ اسکی جان
ور وہ درویش کے علاقے سب
اسکی طاقت ہوی ہے طاق بہم
مرغ جان اسکا سوختہ بہ نیاز
جب خلیفے نے یہہ سنا ہی بیان
اسکے باتون سے حال ایک ایسا
نقل ہے جب کسی نے اسکے پاس
اسکو کہتا کہ اب توکل پر
یون اکیلا تو جاوے آوے جب
سکھے یارون نے اسطرح اسکو
کہ اگر مین ہی ہوون انکی مراد
کیونکہ جو فاسق موحد ہے
وے اگر راہ مین ہی باوین نجات
یہان دس سال تک بشام و سحر
نقل ہے یون کہا وہ پاک شعار
مار نعرہ کبھی کبھی سر بار

اس لئے اسکو مین جلا ڈالا
خلق لینے لگے ہین فیض کثیر
اسکو بلوا کے وہ مثال کی
سر منبر پہ اب عوام کے ساتھ
مین جو کہتا ہون یہہ سخن بالجبر
گر ہے ایسا ہی سازوار تجھے
بیٹھنا اسکو ہے حرام بجا
کلمۂ لَا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ
کہ نہ پہنچونگا تا بہ الا اللہ
فیض کے گل چنا ہی وہ درویش
شیخ کو محکمے مین بلوائے
کئے شبلی سے خون کا دعوا
آتش عشق مین ہی تہی بریان
توڑ ڈالا کرم سے اپنے رب
صبر بھی اسکا ہوگیا ہے کم
اسکے قالب سے کر چکا پروان
ہوگیا بیقرار اور لرزان
دلمین میر ہوا ہے اب پیدا
آتا اسواسطے بلا وسواس
جا تو جنگل طرف بغیر خطر
رہ سکیگا ہمارے ہمرہ تب
کیا کرے ہی ہلاک خلق کو تو
بت پرستی ہے وہ رکھو تم یاد
بہتر از راہبان زاہد ہے
انکا مقصود انکے آوین ہات
گروے باندہین مجاہدہین کمر
جبکہ جاتا ہون مین نے در بازار
آہ افلاس بولتا تھا پکار

نقل ہے فضل حق سے اسکا حال
لیک تحقیق کے رموز تمام
کہ یہہ باتین جو ہین رموز نہان
کہا شبلی کہ مین نے کہتا ہون
حق سے جاتا ہی حق طرف یقین
اور کہا جسکے دلمین ہو دیگا
نقل ہے وعظ مین وہ کہی کیا
کیون کہتا ہی تو زبان سے سب
کہین ہو ویگا بند میرا دم
دلمین اسکے اثر کیا جولان
غلبۂ وجد مین اٹھا شبلی
تب خلیفے نے اس سے پوچھا ہے
انتظار لقائے حق ہین یقین
جو تھے اوصاف نفس پنہانی
اور یک برق از جمال شہود
اسمین شبلی کی کیا ہی جرم و خطا
اپنے لوگون سے یون کہا ہی تب
کہ مری عقل و ہوش جاوے یقین
کہ گناہون سے اپنے توبہ کرے
اور اکیلا ہی قطع کرکے تو راہ
پس بلا زاد و راحلہ پہلے
کہا مجہ پاس وے جو آتے ہین
بت پرستی سے ایسے لوگو
لیک آنا انہونکا میرے پاس
اور اگر خیریت سے آوین یہان
ہنو لیسا مجاہدہ کامل
تو پشانی پہ خلق کے جاوید
پوچھے افلاس کیا ہی اب فرما

حکم قوت لیا بوجہ کمال
کہنے لگا علانیہ بہ عوام
رکھے سر دا بہا مین ہم پنہان
مین ہی سنتا ہون مین ہی کہتا ہون
اور یہہ شبلی درمیان ہی نہین
دنیا و آخرت کا اندیشہ
اللہ اللہ جب کہا بسیار
شیخ شبلی کیا ہے نعرہ تب
اور وحشت مین مین پڑونگا ہم
وہین لرزان ہوا دیا ہی جان
چل دیا ایک مست سا شبلی
ای ابو بکر کیا تو کہتا ہے
جل گئی ہی کچہ اسمین شبہ نہین
سب وے اوصاف سے ہوا فانی
نقطۂ جان پہ اسکے چمکی زود
اسکا نقصان کیا کیا ہے بہلا
بھیجو شبلی کو جلد واپس اب
پس روانہ کئے ہین اسکو وہین
اور قدم در رہ سلوک دہرے
کرا دا جاکے حج بیت اللہ
دشت و صحرا مین بھیجا تھا اسے
انکا مقصود کچہ نہین ہون مین
بس وہی فسق انکا بہتر ہو
طلب حق ہے جب بلا وسواس
ہووے انپر مجاہدہ آسان
جو سفر مین انہین ہوا حاصل
دیکھتا ہون لکھا شقی و سعید
شیخ اسطرح انکو فرمایا

من مجالسة الناس ومن استیناس الناس ومن مخالصة الناس ومحاوشتهم ومخاوشتهم

نقل ہے یک جماعت ای دلبر
اہل دنیا سے اسکو آئی نظر

کہ تنعم تھا انکو سب حاصل
اور تماشے مین تھے وے سب شاغل

شیخ نے دیکھا انکو نغز کیا
اور اسطرح سے ہی کہنے لگا

آہ ذکر خدا سے انکے دل
سر بسر جبکہ ہو گئے غافل

لاجرم مبتلا کیا ہے انہین
واے دنیا کی اس نجاست مین

نقل ہے یک جنازہ وہ دیکھا
پیچھے یک شخص اسکے جاتا تھا

کہتا تھا آہ من فراق ولد
یعنی لڑکے کی ہے جدائی اشد

شیخ شبلی نے جب یہہ بات سنا
اپنے سر پہ ہی مارنے لاگا

اور کہا آہ من فراق احد
غم جدائی حق کا ہے بیحد

کہا ابلیس ایک دن آیا
اور اسطرح وہ مرے سے کہا

تیرے اوقات کی صفائی کہین
تجھے مغرور یا بناوے یقین

کیونکہ زیر صفائی اوقات
ہین بہت سے غوامض آفات

نقل ہے ایک روز ہو سرگرم تر
بر کجے چولے مین لا کے آتش تر

دیکھا وہ یک طرف سے ہی سوزان
آب ہی دوسرے طرف سے روان

شیخ یارون سے اپنے کہنے لگا
تم کو اسباب کا ہی گر دعوا

کہ یقین نار شوق صبح و مسا
شعلہ زن ہے ہمارے دل مین سدا

تو ہمیشہ تمہارے آنکھون سے
کیون نہ پانی روان ہے کہہ دیجے

نقل ہے ایک روز سکر مین تھا
ناگہان گھر جنید کے آیا

ناگہان تب جنید کی بی بی
اپنے سر پہ ہی شانہ کرتی تھی

چاہی گوشے مین جلد تر جاوے
کیا ارشاد یون جنید اسے

کہ نہ جانے کی ہے تری حاجت
نہین سر ڈھانپنے کی بھی حاجت

کہ ہین جو مست اس گروہ اندر
نہین دوزخ سے بھی ہے انکو خبر

بعد ازان گھر مین آگیا شبلی
سخن آغاز کر دیا شبلی

وقت تھوڑا ہے یونہی جب گذرا
یکبیک درد سے ہے رونے لگا

اپنی زن سے جنید بولا تب
کہ تو گوشہ کے درمیان جا اب

کیونکہ بیخود جو کر دئے تھے اسے
پھر کے اسکی خودی مین لائے

نقل ہے ایک دن امام ہدا
قطب دوران جنید نے دیکھا

کہین تشریف لائے پیغمبر
دئے بوسہ جبین شبلی پر

پوچھا شبلی سے یون جنید ای یار
کیا عمل ہے ترا ای نیک شعار

کہا مغرب کی کر ادا سنت
اور پڑھتا ہون نفل دو رکعت

پھر یہہ پڑھتا ہون آیت آگے
جس پہ ہے ختم سورۂ توبہ

لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف الرحیم

کہا اسکو جنید با عزت
پایا تو اس لئے ہے یہہ دولت

نقل ہے ایک شخص تھا درویش
آیا شبلی کے پاس ہے دلریش

کہا آیا ہون تنگ مین بسیار
ہاتھ مین میرے نہین ہے چارۂ کار

کیا کرون ناامید بیکس ہون
کیا مین اب راہ سے ہی پھر جاؤن

شیخ بولا نہو تو بے امید
دیکھ کہتا ہی کیا خدای حمید

لا تقنطو من رحمة الله یعنے بے امید مت ہو رحمت اللہ تعالی کے

تب کہا اسنے مین ہوا ایمن
پھر کہا ہی اسے ای شیخ زمن

آزماتا ہی کیا خدا کو ہان
کیا سنا نہین یہہ آیت قرآن

فلا یامن من مکر الله الا القوم الخاسرون

کہا تدبیر کیا کرون دیگر
وہ کہا رکھہ تو آستان پہ سر

مارتا رہ اسی پہ سر ہر آن
تا ترے تن سے قبض ہووے جان

تا کرم سے زبارگاہ خدا
من علی الباب سے ہو تجکو ندا

نقل ہے شیخ بوالحسن خضری
تھی طریقت مین جسکو ناموری

ایک ہفتے کے درمیان یکبار
اسکو دیتا تھا پاس اپنے بار

اور بولا کہ غیر حق کا ہے
آہ خاطر پہ تیرے گر گذرے

تو ہی صحبت مری حرام تجھے
ایک ہفتے مین بھی نہ آگے ملے

نقل ہے ایکبار ای ہشیار
شیخ شبلی نے ہوگیا بیمار

کہا یک طبیب نبض پہچان
کہ تو پرہیز کر ای شیخ زمان

پوچھا یہ پرہیز کاہے مین کرون
کون سی شی سے احتراز ہر دن

میری روزی جو ہے یقین مقسوم
یا وہ روزی سے جو نہین مقسوم

بس جو روزی مری مقدر ہو
مجکو پرہیز اس سے کیونکر ہو

اور جو ہووے غیر کی روزی
وہ تو مجھکو کبھی نہ پہنچیگی

نقل ہے ایک دن وہ محرم راز
یک جنازے پہ جب پڑھی نماز

پانچ تکبیر سے پہ بولا ہے
وجہ لوگون نے اسکا پوچھا ہے

وہ کہا مین نے اس جنازے پہ
نقل ہے اسکو یون جنید کہا
کہا شبلی مجاز ا اے استاد
یہ سخن جب کیا جنید نے گوش
کہ یہہ دنیا کے دو ن مین ہین اشغال
جب یہہ اشغال سے رکھین تم رات
وہ کہا وا اے تم پہ اے لوگو
وہ پڑا ہے بورطہ الحاد
اور جو اسکے طرف کرے ایما
اور جو سمجھے کہ مین اُسے پایا
جو اشارہ کرے بہ نزدیکی
اور جو وہم سے کرے تمئیز
وہ بھی تم سا ہی محدث و مصنوع
کہا صوفی تبھی ہوا اہل کمال
اور وہ متصل بحق ہووے

چار تکبیر ہی کہا اس شہر
کیون تو کرتا ہے یاد حق کو سدا
اس قدر مین کرون خدا کو یاد
مارہ نعرہ وہین ہوا بیہوش
اور یقین آخرت مین ہین اہوال
پاوین اہوال آخرت سے نجات
سو جہیو کیا سوال کرتے ہو
پس وہ ملحد ہے خوب اکہو یاد
وہ یقین بُت برست ہووےگا
اُسکی درگاہ تک مین جا پہنچا
ہے بلاشبہ جانو دور وہی
اور ادراک عقل سے ای عزیز
نہین صانع نہ اُسپہ لاؤ رجوع
دیکھے سب خلق کو وہ اپنے عیال
جونکہ موسی کو رتبہ یہہ بخشے

اور عالم یہ سارے جانو تم
صدق اور اہلیت بوجہ یقین
از کرم سے رہ حقیقت سے
نقل ہے جنید شخص آ یکبار
پھر ہے راحت کہان تو فرمایا
نقل ہے اس سے یون کہے ہی سعید
جسنے توحید سے خبر دیوے
اور اشارہ کریگا کوی غوی
کرے اسمین سخن جو ہی غافل
اور یک شی ہوی مجھے حاصل
جسنے اپنی خودی سے وجد کرے
وہ بھی مصروف اور ہی مردود
اور بولا فنا ہے ناسوتی
اور بولا کہ ہے وہی صوفی
منقطع سارے خلق سے مولا

مین نے تکبیر وہ کہا پنجم
یاد کرنے کی جبکہ تجہ مین نہین
وہ مجھے ایک بار یاد کرے
پوچھے شبلی سے اسطرح اک بار
انکو شبلی نے یون کہا ہی تب
دے خبر از مجرد توحید
جانیو لفظ اور عبارت سے
طرف اُسکے ہی وہ یقین ثنوی
جو ہی خاموش اُس سے ہی جاہل
تم سمجھ لو کہ ہے وہ جاہل
راہ سے اُسنے گم ہوا ہووے
کہین اسپر بھی بھول جاؤ نہ زود
اور ہی بیشک ظہور لاہوتی
منقطع خلق سے جو ہووے بھی
کردیا اُسکو جونکہ فرمایا

واصطنعتک لنفسی

قرب بے کیف اپنا اسکو دیا
اور بولا مین صوفیہ اطفال
ذکر میرا ہے ذاکرون کو ہی
اور محبت ہماری بااخلاص
کر رکھے تو بہت ہی دوست جسے
اور محبوب کو وہ اپنے بھول
فی الحقیقت وہ دوست اُسکا نہین
اور کبھی سات آسمان و زمین
اور بندے کو کچھ نہین ہے یار
کہا مولا کو جو پہچانے گا
کہ یہہ دنیا کو یک بنادے ازار
کہا عارف جو ہی وہ حق کے سوا
اور از غیر خالق علام
رعد غران ہی ابر خندان ہی

لطف حق کے کنارہ مین سوال
اور مطیعون کو ہی بہشت مری
ہی محبون کو ہی ہمارے خاص
وہی محبوب کے لئے دیوے
جبکہ ہوویگا غیر مین مشغول
بلکہ وہ لاف کرتا ہے یقین
نوک پر یک پلک کے گیو یقین
ڈرنیوالے کو بھی نہین ہے قرار
جانب غیر رخ نہ لادیگا
آخرت کو رداء بنادے ای یار
نہ تو بینا ہی اور نہین گویا
غیر سے وہ کبھی سُنے نہ کلام
باعث فرح درد مندان ہے

اور بولا بہ حضرت داؤد
اور میری زیارت وا لا
اور بولا وہ قدوۂ اخیار
اور اسطرح سے وہ فرمایا
جانو وہ شخص دو بہت ہی ایسا
کہا عارف وہی ہی پاک نصاب
کہا عارف کو کچھ نہین ہے نشان
اور جانو کہ حق تعالی سے
اور اسطرح وہ کیا ہی بیان
پس یہہ دونو سے اٹھا دیا تم
اور کبھی وہ سوائے مولا کے
اور بولا کہ وقت عارف کا
برق سوزان ہوا بھی جلتی ہے

کہ بقرآن لن ترانی کہا
وہی ایسا کیا ہی رب ودود
خاص ہیگی مسافرون کو بجا
کہ محبت ہی جانیو ایثار
کہ محبت کا جو کرے دعوا
کرے محبوب سے ہی استہزا
کبھی تحقیر کا یک نلادے تاب
اور محب کو نہین گلہ اے جان
کبھی ہرگز نہ کوئی بھاگ سکے
کہ وہی ہیگا عارف ذیشان
منفرد ہووے بس خدا کے ساتھ
اپنا حافظ کسیکو نا دیکھے
مثل فصل بہار ہووےگا
اور کلی چمن مین کھلتی ہے

اور یہ منہ سے جو ہیں ہو دہماز
چشم سے اپنے وہ تو ہی گریان
اور لیتا ہے اپنے دوست کا نام
اور عین الیقین ای ذیشان
اور حق الیقین طرف ای امین
یہی درجہ ہے امین بس کمتر
کاش اس سے مین گر رکھا ہوتا
اور بولا وہی شریعت ہے
اور حقیقت یہی ہے سن لیجے
جو ہی راضی رضا پہ اسکے ہان
اور کہا کوئی دن تھا ایسا
کہا وہ شکر ہے سمجھ لے تو
کہا حق کی موافقت اندر
وے عبادت سے بھی فاضل تر
آخرت سے ہزار سال کی راہ
رسم و عادت پہ آہ آتے ہین
اور کہا کیجے آپ پر لازم

جو طرف شاخ پر ہین خوش آواز
اور وہ اپنے لب سے ہی خندان
اور پھر تا ہی اسکے در پہ مدام
ایک ہدایت کا نور ہیگا جان
اس جہان مین کسیکو راہ نہین
ملے دنیا یہ سب اسیکو اگر
واسطے میرے قوت یکدن کا
کہ اسیکی کرے عبادت ہے
کہ مقرر اسیکو تو دیکھے
سو ہی وہ اہل پیشگاہ سے جان
خوف غالب نہ جسمین مجھ پہ ہوا
کہ نہ دیکھے کبھی تو نعمت کو
ایک دم جبکہ لیوے کوئی بشر
ہی یقین موافقت بہتر
پیچھے پڑ جا دیگا وہ جانو آہ
اور ہمارے سے سنکے جاتے ہین
کہ ملازم خدا کا رہ دایم

پس ہی ایسا ہی حال عارف کا
اور وہ اپنے دل سے جلتا ہی
اور علم الیقین وہی ہے کہا
کہ بلا واسطہ وہ نازل ہو
اور درویش کے کہا درجے
اور سب لوگ پر وہ خرچ کیا
جسکو ایسا خیال ہو درپیش
اور طریقت وہی ہے بوجھ تو اب
اور بولا کہ جسنے صبر کرے
اور اسیر ہے سونپنے والا
مگر اس روز یک در حکمت
پڑے منعم پہ بلکہ تیری نظر
سارے عباد تا بروز جزا
اور بولا کہ جسنے یک ساعت
اور کہا بعض لوگ ہین فاہر
فایدہ انکو کچھ نہین اصلا
ماسوی اللہ کو چھوڑ دے یکسان

اور یہی ہے کمال عارف کا
درد سے موم سا پگلتا ہے
کہ رسولون سے جو ہمین پہنچا
عارفون کے دلون مین داخل ہو
جانیو چار سو تلک جیسکے
بعد ازان اسکے دلمین یہہ گذرا
تو حقیقت مین وہ نہین درویش
کہ کرے دل سے تو اسیکو طلب
وہ ہی ہے شبہ اہل درگہ سے
وہ یقین اہل بیت سے ہوگا
مجھپہ کھولے ہین اور دیے عبرت
دیکھے منعم کو اپنے شام و سحر
جو عبادات حق کے لاوین بجا
آہ سو دیگا شب کو در غفلت
کہ زمانے مین اب ہوے ظاہر
ایسی غفلت ہی انکے حق مین بلا
پس پڑھا ہے یہہ آیت قرآن

قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ.

اور بولا کہ ایک مدت سے
ایکدم حق کے ساتھ لون ای یار
اور بولا تمام دنیا کا
تو مجھے رحم اسپہ آویگا
گر تھولے مرے سے وہ یکبار
پھر وہ دل پہ کبھی مرے گذرے
نقل ہے ایک روز تھا اکثر
گر خدا پر ہی چھوڑ دیویگا
... وقت مین فیصلہ ہوگا
نقل ہے ایک شخص کو دیکھا
... تھا ہی لطف سے عبدی
... تو ہی معذور

دلکو میرے خبر ہنوز نہار
جد و کوشش سے ایک لقمہ نان
کہ ابھی رہ گیا ہی وہ بہوکا
اسکا ممنون مین ہوا بسیار
اسکا خطرہ کبھی خطور کرے
غلبۂ وجد و شوق مین مضطر
راحت و جا و دان تو لیویگا
کہتے ہین تب جنید فرمایا
کہ وہ یارب زبان سے کہتا تھا
ای فلان کیا سنا ہی وہ بھی
پس کہا کر تو یونہی تا مقدور

آہ یہہ کام کر نہ سکتا ہون
بچہ شیر خوار کے منہہ مین
کہا مجھکو ملے یہہ سب دنیا
اور بولا کہ کائنات کو سب
کون کا اسکے دلپہ کیون ہو گذر
اسکو بولا جنید ای شبلی
کہا شبلی کہ خالق علام
کہ ہے شبلی کے پاس یک شمشیر
کہا کب تک کہیگا تو یارب
کہا ہان وہ بھی سن رہا ہون اب
نقل ہے تو جب ہوگئی قریب

یہہ ترا شوق و آرزو ہی مجھے
پس یہی آرزو مین رکھتا ہون
بس وہ دنیا کا لقمہ رکھ دیوین
ایک چھوٹی کو دیوین وہ لیجا
نہین مقدار اسقدر ہی اب
کہ مکون سے جسکو ہووے خبر
کام اپنا یقین بستر و جلی
مجھ پہ گر چھوڑ دیوے میرا کام
یہہ سکتا ہی اس سے خون کشیر
کیا خدا بولتا ہی وہ سن اب
اس لئے بولتا ہون مین یارب
اپنے یارون کو یون کہا وہ لبیب

کہ وضو اب کرا دو میرے سے — حاضرون نے وضو کرانے لگے
کہ ہے مسنون ریش کی تخلیل — تم ادا کیجیو وہ باتعجیل
اور روئے ہوئے خلال داڑھی کا — شیخ اس حال مین بھی اُنسے کہا
نقل ہے جبکہ وہ کیا ہی وفات — پڑھ رہا تھا یہ مبین لیس التحیت

کان بیت انت ساکنہ غیر محتاج الی السرج — وجھک المامول حجتنا یوم تاتی الناس بالحجج

یعنی جس گھر مین ہووے ساکن تو — نہین حاجت چراغ کی اُسکو
وہ بلاشک ہماری حجت ہو — لاوین جس روز خلق حجت کو
اور وہ روے باجمال ترا — آہ جسکو رکھی گئی ہے وہ جا
پھر تری یک عجب ادا ای دمساز — آئی ہے تا گذارے اُس پر ناز
ابھی رحلت نہین کیا تھا وہ — دیکھ کر انکو کہنے لاگا وہ
کرین زندے یہ تا نماز ادا — بعد لوگون نے اُس سے کہنے لگا
ہی بلاشبہ یہہ مقام عجب — کہ یہہ آئے ہین مردگون ای اب
کلمہ لا الہ الا اللہ — پڑھ تو اسوقت ای خدا کا
جب حقیقت مین کوئی غیر نہین — مین کرون نفی آہ کسکی یقین
کہا محبوب ساتھ اپنے ملا — بول اسطرح اپنی جان دیا
بعد گذری ہی اکساعت جب — پوچھے کیا حال ہے ترا کرب
نقل ہے اُسکو خواب مین دیکھے — اور اسطرح اُس سے مین پوچھے
جب کئے منکر و نکیر سوال — کیا دیا ہی جواب تو در حال
تم کو اور سب فرشتگون کتین — حکم اسطرح وہ کیا تھا یقین
کہا پوچھے ہین کون ترا رب — مین نے بولا وہی ہے میرا رب
کہ کرین میرے باپ کو سجدہ — تب یقین مین نے اسکی پشت مین تھا
اور مین دیکھتا تھا تم کو سب — یون کہے منکر و نکیر نے تب
دوسرا دیکھ خواب مین پوچھا — کہ ترے ساتھ کیا کیا مولا
جتنے ہینگے یقین بنی آدم — دیا سب کا جواب یہہ سدم
کہا سارے گنہ مرے بخشا — لیک یک بات پر مجھے پکڑا
کہ مین یک روز آہ بولا تھا — اُس سے نقصان کچھ نہین ہے ترا
اسپہ اللہ نے عتاب کیا — اور اسطرح مجکو فرمایا
کہ بہشت برین بازار ہے — اور سقر کے عذاب مین تو پڑے
کہ ہے بیشک وہی بڑا نقصان — ہووے دیدار سے مرے حرمان
اور دوسرے نے خواب مین دیکھا — اور یون باادب سوال کیا
شیخ کہنے لگا درین بازار — مین نے رونق نہ پایا کچھ زنہار
کہ جو بازار آخرت کا ہے — تو نے کسطرح اُسکو پایا ہے
ہان مگر جن کے سوختہ ہین جگر — اور شکستہ ہین جنکے دل یکسر
اور اسکے سوا ای مردم — بس یہان کچھ نہین ہے جانو تم
اور کسی پہ نہ التفات کرین — اور پروا نہین کسیکی دہرین
سوختہ پر یہان رکھین مرہم — اور شکستہ دلون کو باندہین ہم
اور مناقب ہین اسکے افزون تر — قدس اللہ سرہ الانور

ذکر رابعۃ العدویۃ رحمہا اللہ تعالی عنہا

افضل و اکمل و نسائے زمان — رشک مردان یگانۂ دوران
عابدہ صالحہ سعیدہ تھی — عارفہ اور حق رسیدہ تھی
غرقۂ بحر جذب ربانی — نادر دان فیوض سبحانی
تھی سدا نار عشق مین سوزان — اور شب و روز چشم سا گریان
عصر کی وہ بڑی ولیہ تھی — صاحب منصب جلیلہ تھی
گنج اسرار شیخ دین عطار — یہان اسطرح بولتا ہی ای یار
مشتہر اسکا رابعہ ہے نام — اسکا بصرے کے شہر مین تھا مقام
کہ کسی نے اگر کریگا سوال — ذکر زن لاؤ کیون بزار رجال
ہم نے دیوینگے یہہ جواب اسکا — کہ رسول خدا نے فرمایا

ان اللہ لا ینظر الی صورکم ولکن ینظر الی قلوبکم ونیاتکم

یعنی حق نا کرے نظر سمجھو — صورتون پر تمہارے اے لوگو
بس نہوتا ہی کام صورت سے — بلکہ ہوتا ہی کام نیت سے
پر تمہارے کرے دلون پہ نظر — اور تمہارے وہ نیتون کے اپر
اور فرماے عائشہ سے یقین — لیوے بے شبہ تم دو ثلث ز دین
کہے حضرت کہ خلق در محشر — سب اُٹھین اپنی نیتون کے اوپر
لیا دو ثلث دین کا بے تین — جب ... سمجھو ہوتے ہین

پس کنیزون سے اسکے ہوے روا
جونکہ طوسی کہا کہ روز جزا
گر نہ محفل مین رابعہ رہتی
بلکہ یہہ قوم باصفا ہو جہان
شیخ دین بوعلی نے فرمایا
پس ولایت بہی ویسی ہی ہے جان
معرفت اور معاملے مین بہی
بلکہ اہل زمان پہ ای سامع
پدر کے گھر مین اسکے ای فاخر
اور نتھا گھر مین اسقدر کپڑا
جبکہ چوتھی ہے وہ نکو انجام
میرے ہمسائے مین فلان گھر جا
کہتے ہین وہ بزرگ پاک شیم
زن کی خاطر سے اپنے وہ فاخر
اور بی بی سے اپنے یون بولا
کہ ہین تشریف مصطفی لائے
ہوئی پیدا تجہے جو دختر ہے
میری امت کے عاصیان بسیار
اور حضرت سے یہہ ہوا ارشاد
اسکو لکھ میرے خواب مین آکر
کہ تو ہر شب مین مجھ پہ ای ہشیار
اس شب جمعہ مین گیا تو بہول
دیجے اس مرد کو بفرح و طرب
اسی مضمون کا ایک نامہ لکھا
اسکے شکر و سپاس مین خوشتر
اور کفارہ چار سو دینار
کہ ملاقات کی تیرے ای خبیر
مین ہی خدمت مین تیرے ای فاخر
تجھکو دیتا ہون مین خدا کی قسم

لینا بے شبہ فایدہ دین کا
جانو جب یار جال سے ہو ندا
وعظ کہتا نہ تھا حسن بصری
من و تو کا وہان ہے ذکر کہان
کہ جو ہے مرتبہ نبوت کا
مہتری کہتری ہو اسمین کہان
سمجہو اسکا نہین تھا مثل کوئی
تھی وہ بے شبہ حجت قاطع
نہین روغن تھا اس قدر حاضر
کہ اتر جاوین وہ رابعہ کو لا
اس لئے اسکا رابعہ ہی نام
تیل کچھ اس سے مانگ کر لے آ
عہد حق سے کیا تھا یہہ محکم
نکلا اپنے مکان سے باہر
صاحب خانہ در نہین کہولا
اور اسطرح اسکو فرمائے
نیک اختر ہی نیک اختر ہی
کہ ہو ستر ہزار جنکا شمار
کہ تو اٹھ اپنے فرش سے لشاد
حکم ایسا کیا ہے پیغمبر
بھیجتا تھا درود یک سو بار
فوت اپنا کیا ہی وہ معمول
ہوا بیدار وہ یہہ خواب سے اب
جلد پس اس امیر کے بھیجا
جو کئے یاد اسکو پیغمبر
بھیجا پس اس بزرگ کے ای یار
ہی میرے دلمین آرزوے کثیر
کہ قدم سر سے ہو ونگا حاضر
کہ ہو جب تجکو حاجت ای کرم

زن ہو جب مرد راہ مولا مین
پہلے مردونکی صف مین پا قدم
پس یقین ذکر باصفا اسکا
کرے فانی وسے آپکو ای عزیز
مین عزت ہی اور رفعت ہے
خاص وہ بی بی رابعہ ہی جان
تہی بزرگان معتبر سے وہ
نقل ہے رابعہ بہ فضل خدا
ناف کو اسکے تا کہ چرب کرین
چار دختر تہین اسکو نیک اختر
مادر رابعہ غرض اس شب
ایک چمچہ اگر ملے روغن
کہ کبھی غیر حق سے کوئی چیز
اپنے ہمسایہ کے ہی گھر پہ گیا
پس حزین و ملول وہ سویا
کہ نہو تو ملول اور محزون
اپنے لطف و کرم ملے سکو خدا
جب قیامت کے روز آوینگے
اب جو بصرہ کے شہر کا ہی میر
کہ تیرے نام سے یہہ رقعہ لکہو
جمعہ کی شب مین کرتا تھا درود
اسکا کفارہ چار سو دینار
ایک رقت اسے ہوی پیدا
اسکو جب وہ امیر نے دیکھا
بکمال خلوص اسنے بہم
اور خدمت مین اسکے با اکرام
پر تو حضرت کا لایا جب پیغام
اور داڑھی سے اپنے جہاڑتا ہون
مجھ کو بے شبہ آگہی دے تجے

کبھی زنہار اسکو نہ کہین
جو رکہے ہی وہ حضرت مریم
ذکر مردون مین کیون ہوے روا
مرد و زن کی وہان کہان تمیز
مہتری کہتری کی نہین ہے شی
وقت مین اپنے تھے گرامی شان
اور اخیار شہر سے وہ
ہوی جس شب کے درمیان پیدا
اور گھر مین چراغ سلگاوین
انمین چوتھی ہے رابعہ خوشتر
اپنے شوہر سے یون کہی باادب
کرین اس سے چراغ ہم روشن
نہین ہرگز طلب کرے ای عزیز
ہاتھ رکھ کر اسکے در پہ پھر آیا
اور دیکھا بہ عالم رویا
یک بشارت تجہے مین دیتا ہون
ایسا رتبہ بلند دیویگا
سب شفاعت اسیکی پاوینگے
اسکو یک نامہ کیجیے تحریر
ہی نبی کی طرف سے یہہ مضمون
چار سو بار بھیجتا تھا درود
ہو جو مال حلال بے تکرار
فرش پر اپنے اشک بار ہوا
فرح و بہجت سے باغ باغ ہوا
کیا خیرات دس ہزار درم
بھیجا ہی ساتھ عجز کے یہہ پیام
تیرا واجب ہی عزت و اکرام
کہ تیرے در کی خاک مین جہاڑون
خط مرے نام سے رقم کیجیو

الغرض جب وہ چار سو دینار
پرورش مین وہ رابعہ کے بدل
قحط بصرے مین یک پڑا اسدم
رابعہ کو بھی ایک نا ہنجار
اسکی محکوم تھی بروز و شب
بھاگی ہے اسکو دیکھ کر گھبرا
مین یتیم و اسیر ہون یارب
یا الٰہی تری رضا کے سوا
غیب سے تب سُنی ہی ایک ندا
کہ مقرب ملایک ذیشان
دن مین رہتی تھی روزہ دار سدا
صبح لگ بھی نماز مین رہتی
وہین باہر مکان سے آیا
جانتا ہے تو مدعا میرا
ہوتا گر آہ ہاتھ میرے کام
اس لئے ہون مین عاجز و قاصر
جبکہ کرتی تھی رابعہ یہہ دعا
اور وہ قندیل کے ہی نور سے
ایسی بی بی صالحہ سے یقین
جب ہوی صبح اسکے پاس آیا
میرے گھر مین تو گر رہے تشریف
وہ کہی جب کیا مجھے آزاد
باندھی اپنی کمر عبادت مین
عصر مین اسکے تھا حسن بصری
زمانہ
ایک ویرانے مین سکونت کر
بعد ازان حج کا وہ ارادہ کئی
ایک جنگل مین مرگیا وہ گدھا
بولی تم پر بھروسہ کر مین نے
یہہ دعا وہ شروع کئی ہی جب

ت سے بیچے ہین پدر رابعہ کو ای یار
ہوا فرحت سے روز و شب مایل
ہو گئے خلق درہم و برہم
لا کے بیچا ہے بر سر بازار
خدمتین اسکے گھر کے کرتی سب
گر پڑی اسکا ہاتھ ٹوٹ گیا
اور غریب و اسیر ہون یارب
غم نہین ہے مجھے کسی شی کا
کہ نکھا غم اسے رابعہ اصلا
دیکھ کر عرش کو ہوویگے حیران
اور کرتی تھی گھر کے کام ادا
اور خضوع و نیاز مین رہتی
رابعہ کو نماز مین پایا
شوق دل ہے تری طاعت کا
ایک لحظہ نپاتی مین آرام
اور ہوتی ہون دیر سے حاضر
اسکا خواجہ نے تب نگاہ کیا
اسکا گھر ہے یقین منور سب
لہذا خدمت تو سزاوار نہین
یہہ بشارت ہی اسکو سنوایا
تیری خدمت کرین وضیع و شریف
چہوڑ دے اب مجھے ای نیک نہاد
ہوی مشغول حق کی طاعت مین
تھی ولایت مین جسکو ماموری
ذکر و طاعت مین باندھی اپنی کمر
کعبۃ اللہ طرف روانہ ہوی
تب رفیقون نے اسکے عرض کیا
نہین نکلی مکان سے اپنے
بیکس و بے وطن ہون مین یارب

جو جو چیزین ضرور تھین وہ سعید
جب تھی لتڑ کائی رابعہ کے اپر
ہیننونہین رابعہ کے ای بھائی
آہ جسنے اسے خرید کیا
جاتی تھی ایک روز کونی جا
آہ رکھا اپنا سر زمین کے اپر
اب مرا ہاتھ بھی یہہ ٹوٹ گیا
ہی چہتی ہون مین ای رب کریم
رتبہ ایسا بلند تر مولا
یہہ ندا سُنکے رابعہ نے اٹھی
جبکہ سوتے تھے لوگ شب کو تمام
اسکا آقا نے ایک رات اٹھا
کہ وہ بی بی نے تہیگی سر سجود
میرے انکھونکی روشنی کا ال
ایک جب زبردست کر مجھ کو
بخش تقصیر میری لطف کے ساتھ
اسکے بالا سر ہے یک قندیل
دیکھ یہہ حال ہو گیا حیران
بلکہ خدمت کرین ہم اسکی بدل
کہ تو ای رابعہ ہو اب دلشاد
ورنہ بیشک ہی اختیار تجھے
سُنکے خواجہ اسکو دی رخصت
رہتی تھی رات دن نماز مین ہی
وعظ مین اسکے وہ بھی آتی تھی
صومعہ مین بھی پھر اقامت کی
اپنے ہمراہ رکھی تھی وہ یک خر
اپنا اسباب ایکبے ہم کو عطا
قافلہ آگے تب روانہ ہوا
لطف سے اپنے اس تحیز کو

اہو تی ہیون سے کیا ہے خرید
مر گئے اسکے پدر اور مادر
آہ یکسر مفارقت آئی
سخت کامون مین اسکو ہی ڈالا
اجنبی ایک اسکے پیش آیا
کہنے لاگی ہے درد سے مضطر
مجھ کو اسکا بھی غم نہین ہی ذرا
کہ تو راضی ہے یا نہ میرسے
تجھ کو اپنے کرم سے دیویگا
اپنے آقا کے گھر طرف آئی
کرتی طاعت مین شب تمام قیام
ایک آواز دردناک سُنا
اور یون بولتی ہی ای معبود
ہے عبادت مین ہی سر حاصل
ایک مخلوق کی رکھا ہے تو
اور دیجے مجھے سقر سے نجات
کہ معلق کہڑی ہی وہ بے قیل
اپنے دلمین کہا جی یون پنہان
تا سعادت کا ہو ثمر حاصل
تجھ کو دنیا مین کیا آزاد
جا ہے جو دل ترا وہی کیجے
باہر آئی ہے تب وہ با فرحت
الف رکعت مدام پڑھتی تھی
اس سے حظ وفور پاتی تھی
ایک مدت وہان عبادت کی
اپنا اسباب ڈالی تھی اسپر
لادینگے ہم یہان سے اسکو اٹھا
اسی جنگل مین رہگئی تنہا
گھر طرف اپنے ہی بلایا تو

راہ میں خر کو اسکے تو مارا / چھوڑا اسکو اکیلی در صحرا
ابھی پوری نہیں ہوئی تھی دعا / خر موا تھا سو اسکا جیسے اٹھا
ڈال کر اسپہ اپنا وہ سامان / ہوی مکے طرف خوشی سے رواں
کہا راوی نے اسطرح ای یار / ایک مدت کے بعد در بازار
میں نے دیکھا ہوں خر وہ بکتا تھا / کہ کسی شخص نے خرید کیا
قصہ کوتاہ جب کہ وہ بی بی / شہر مکے سے ہی قریب ہوی
ایک جنگل میں رہ گئی کئی روز / اور حق سے دعا یہہ کی دلسوز
کہ ہوں میں خاک ای مرے مولا / اور ہی یک سنگ خانۂ کعبہ
توہی مقصود ہی مرا ای خدا / نہیں مطلوب کچھ ہی تیرے سوا
تب بلا واسطہ خدا سے خطاب / یوں ہوا دلمیں رابعہ کے شتاب
کہ جو سجدہ ہزار ہے عالم / خون جیتی ہے انکا تو اسدم
کیا نہ دیکھی اے رابعہ تو بجا / رب ارنی کہا تھا جو موسیٰ
وہیں چمکی ہے یک تجلی نور / پارہ پارہ ہوا ہی جس سے طور
نقل ہے رابعہ نے دسری بار / جب چلی حج کے واسطے ای یار
ایک وادی میں دیکھی وہ خوشحال / کعبہ آیا ہے اپنے استقبال
تب کہی رب بیت ہی درکار / نہیں مجھ کو ہی بیت سے سروکار
شوق سے پس وہ پڑھنے لاگی ہی / یہہ معظم حدیث قدسی ہی

مَن تقرّب اِلیّ شبرًا تقرّبتُ اِلیہِ ذراعًا

پھر کئی التجا ای میرے رب / یہہ بشارت دیا ہی تو نے جب
یوں ہی ایسے بلند منصب سے / کر سرافراز و سربلند مجھے
نقل ہے سالک رہ مولا / جو براہیم ابن ادہم تھا
جبکہ کعبے کے حج کا عزم کیا / اور پیادہ ہی راہ چلنے لگا
قطع کرکے یہہ راہ چودہ سال / پہنچا کعبے تلک وہ فرخ فال
بولتا تھا یہہ راہ دسروں نے / طی کئے ہر دو پیر سے اپنے
چشم اور سر سے اپنے با اکرام / طی کردن میں یہہ راہ صبح و شام
اور ہر یک قدم میں بہر خدا / وہ دو رکعت نماز پڑھتا تھا
یوں ہی چودا برس وہ راہ چلا / بعد مکے میں آکے جب پہنچا
دیکھا کعبہ نظر نہ آیا ہے / اس لئے غم سے پیچ کھایا ہی
آہ کہنے لگا تاسف سے / کیا بصارت مری ہے خلل مرے
[illegible] / پیر سے آنکھیں ہیں بے خلل یا رب
آتی ہے یک [illegible] جب / کعبہ سلے کیا ہی استقبال
ہوا حیران یہہ سنکے ابراہیم / کون بی بی وہ ہو گی با تکریم
[illegible] جسکے کیا ہو بیت اللہ / نظر ایسے ہیں وہ کیا ناگاہ
تکیتی ہاتھ لیکے ایک عصا / آتی ہے یک ضعیفہ والا
سو وہی رابعہ تھی ای آگاہ / آیا پس اپنی جاے پر کعبہ
شیخ نے رابعہ سے یوں پوچھا / ڈالی دنیا میں شور یہہ کیسا
رابعہ نے کہی اے ابراہیم / ڈالا ہے تو جہاں میں شور عظیم
کہ تو کر قطع راہ چودا سال / پہنچا کعبے کو آ ای فرخ فال
کیا چودہ برس میں شام و پگاہ / طی کیا ہوں نماز میں یہہ راہ
وہ کہی تو کیا نماز میں طی / میں کئی ہوں یقین نیاز میں طی
الغرض جب کئی ہی حج وہ ادا / آہ رو رو کے یوں کئی ہی دعا
حج بیت الحرام برای خدا / نیک وعدہ کیا ہی تو نے بجا
اور ایسا ہی ہر مصیبت پر / تو نے وعدہ دیا ہی ای داور
میں نے جو حج کئی اے میرے رب / نہیں مقبول گر ہوا ہو اب
یہہ مصیبت پڑی ہی جو مجھ پر / اسپہ یک اجر تو عنایت کر
پھر وہ بصرے طرف گئی حسرت / ہوی مشغول ذکر اور طاعت
رہی یک سال اور در بصرا / اور آیا ہی سال جب دسرا
کہی سال گذشتہ با اجلال / کعبہ آیا تھا میرے استقبال
اور عقیدت کے ساتھ میں اس سال / کعبۃ اللہ کے جاؤں استقبال
یوں کہا شیخ علی فارمدی / جبکہ باہر وہ شہر سے آئی
جان و دل سے ادب کی رہ لیکر / چلنے لاگی ہے اپنے پہلو پر
لوٹتی یوں ہی سات برس چلی / کہ وہ عرفات پر وہ جب پہنچی
ہاتف غیب سے یہہ آئی ندا / کیسی ہے یہہ طلب ای مدعیہ
کہ جو پکڑتی ہے یہہ ترا دامان / تو اگر دل سے ہی مری خواہان
یک تجلی کرینگے ہم تجھ پر / ابھی ہو گی گداز تو جل کر
عجز سے عرض یوں کئی ہی تب / مجھکو طاقت نہیں ہے یہہ یا رب
تیری درگہ میں اپنے سر کو رکھوں / نقطۂ فقر ہی میں جیتی ہوں
درگہ حق سے یہہ ہوا ارشاد / کہ تو ای رابعہ یہہ رکھیے یاد

بیگمان تھا ہم سے ہمارے ہان
ایسی نازک ہی جانئیے یہہ راہ
اسقدر ہوکے قربت درگاہ
پس یا تو درگاہ مین ہمارے قدم
لب پہ اپنے ہمارے فقر کی بات
ایک بحر عظیم خون کی وہین
یہہ لہو ہے وے عاشقو نکا پچہان
کہ نہ نام و نشان کہین ہے مین
کہے ای رابعہ ہین بہوکے ہم
رابعہ نے دونان ای فاخر
وہین دو رتیان بہی وہ بی بی
ایسے مین یک کنیز آئی ہے
کہول کر جبکہ دیکہی ہے اسمین
خوان یہہ پہر لیجا اسیکے پاس
کہی سمجہ مجہہ سے ہوگئی غلطی
لائی وہ خوان جبکہ دوسرے بار
ہر دو مہمان کے روبرو رکہی
رابعہ نے پڑہی یہہ آیت جب
یعنے یک نیکی جو کریگا ادا
اور تہی اُمید یہہ کہ وہ مولا
روتیان اسمین بتھین اٹھارہ جب
اسلئے مین نے اُسکو پہیر دئی
خستگی اسمین کچہ اثر کی ہی
کارتی یک اُسکے چشم مین چہی
جا ہا جانا مکان سے باہر
دوسرے بار پہر اُٹھایا وہ
گوشہ صومعہ سے ای دمساز
سر بسر رابعہ نے اپنے تئین
دزد پہر یہہ مجال کیون پاوے

تو فقیر یک خشک سا ہی پہچان
چلین یہہ رہ جو لوگ شام و پگاہ
پہر فراق انکو ہووے ہی ناگاہ
بول کسطرح سے رکہینگی ہم
تو نہ لا بلکہ رہ ادب کے سات
نظر آئی ہوا مین اسکے تئین
جو تھے طالب ہمارے از دل و جان
انکا باقی رہا ہی ورکو مین
کچہ ہی حاضر تو ہم کو دیجے ہم
تب پکار کوئی ہے لا حاضر
بے تامل ہی اُس فقیر کو دی
سر پہ یک اپنے خوان لائی ہی
اسمین سب روتیان اٹھارہ تہین
وہ اُٹھا لیگئی ہی پر دو سواں
اور دو روتیان اہی اسمین رکہی
رابعہ دیکہی اور کرکے شمار
اور کہانے کا انکو اذن دئی
کہ جو قرآن مین کہا ہی رب
اسکے بدلے مین دس مین دیویگا
کہ بدل ایک کے دس کریگا عطا
سمجہی غلطی ہوی ہی اسمین اب
بیس پورے وہ کرکے پہر لائی
اُسکو ناگاہ نیند آئی ہی
اسکو ہرگز خبر نہ اسکی ہوی
راہ اسکو نہین ملی آخر
راہ ویسی ہی پہر نہ پایا وہ
آئی اسطرح ایک تب آواز
جانئے سو نپ دی ہی ہم تئین
کہ روا اسکی آکے لیجاوے

رابعہ کے مردون کو ہم اس پر
یاد ہین درگہ سے ایسی نزدیکی
تو تو ای رابعہ ابہی ہی دور
دے حجابات جب تلک اُٹھین
لیک ای رابعہ نظر کر اب
ایک آواز بہی زہاتف غیب
نقل ہے دو بزرگ عالیشان
پہلی منزل مین جب وے آئے ہین
کہ تیرے تہہ طعام در ہر حال
اور ایسے مین یک فقیر نے آ
جو تھے ہر دو بزرگ وے مہمان
اور کہنے لگی فلان بی بی
رابعہ نے اُسے کہی ہی تب
اپنی خاتون کو جا کے دی ہی خبر
بولی اُسکو لیجا کے پہنچا دے
بیس پورے تہین روتیان وے جب
تب وے ہر دو بزرگ ہو حیران

راہ کرتے ہین ملی و شام و سحر
یک سر مو نہ راہ ہو باقی
کہ ہے ستر حجاب مین مسطور
قطع پردے نہ جب تلک ہو تو ان
سر اٹھا اپنا اُسنے دیکہی تب
اسطرح آئی ہی اُسے لاریب
خون یون اپنا دے بہائے ہین
رابعہ کے ہوے ہین آ مہمان
ہووے ہر آینہ زوجہ حلال
دربہ بی بی کے ہی سوال کیا
دیکہہ یہہ حال ہوگئے حیران
ہدیہ خدمت مین یہہ تیری بہیجی
تیری خاتون غلط کی ہی اب
اُسنے دیکہی وہ روتیان گن کر
میرے جانب سے معذرت کیجے
اسکا ہدیہ قبول کی ہی تب
پوچھے کیا اسمین مرقتا پنہان

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا

جبکہ سایل نے آ سوال کیا
ایسے مین وہ کنیز آئی ہے
یا میرے نام سے نہ بہیجی ہے
نقل ہے ایک شب وہ نیک اطوار
اور اُسکو ہوا ہی استغراق
آیا ناگاہ چور اُسکے گہر
اور چادر رکہا اُسی جا پر
اور ایسا ہی جب ہوا کئی بار
ای فلان آپ کو نہ رنج مین ڈال
نہین ابلیس کو ہی یہہ مکان
دوست یک خواب مین ہو گر ناچار

دئی دو روتیان مین بہر خدا
خوان وہ روتیان کا لائی ہے
کرکے غلطی کنیز لائی ہے
پڑہتی تھی اپنے صومعے مین نماز
ہوی بیخود وہ ای نکو فلاق
اور اُسکی اٹھا لیا چادر
وہین تب راہ اُسکو آئی نظر
متحیر کھڑا ہی وہ اے یار
منقضی ہو گئے مین اب کئی سال
کہ قریب اُسکے ہو سکے پنہان
دوسرا دوست اسکا ہی بیدار

نقل ہے بی بی رابعہ کے گھر / کئی ایام ہان گئے تھے گذر
ایک دن اسکی خادمہ نے مگر / دیکھا ہے چراغ چولے پر
اذن گر ہووے مجکو اے خاتون / مانگ ہمسایہ سے لی آتی ہون
عہد اللہ سے مین باندھی ہون / کہ کوئی شی نہ غیر سے مانگون
ایک پرندا ہوا سے تب اترا / اپنے پنجون مین تھا پیاز لیا
دیکھ سئے رابعہ نے کہنے لگی / مین امین یہہ مکر سے ہون کبھی
نقل ہے ایک روزہ وہ بی بی / گھر سے آیک پہاڑ پر ہی چڑھی
آیا ایسے مین ہے حسن بصری / دیکھ کر اسکو بھاگے ہین وے سبھی
رابعہ نے کہی اے با تمیز / آج کہایا ہے بول تو کیا چیز
گوشت کھایا ہو جبکہ تو انکا / کیون تیرے پاس آوینگے فرما
اپنے بالا صومعہ یک روز / اسنے رویا تھا اسقدر پرسوز
جاکے دریافت کی ہے وہ بی بی / کہ حقیقت ہی کیا یہہ پانی کی
رابعہ نے حسن سے جاکے ملی / اور اس طرح اس سے کہنے لگی
تو یہہ پانی کو اپنے انکھون کے / اپنے باطن مین ہی جتن کیجے
اسمین گر اپنے دل کو ڈھونڈھ ہووے یقین / تو نہ اسکا سراغ پاوے کہین
نقل ہے رابعہ گرامی ذات / ایک دن آئی تھی بہ نزد فرات
کہا اے رابعہ یہان تو آ / تا کرین اسپہ ہم نماز ادا
کبھی تشریف لائی شیخ یہان / تا نظر سے ہون خلق کے پنہان
یونہی بے شبہ کام نین جو کوئی / کرتی ہے وہ ہر ایک مکھی ہی
نقل ہے شیخ دین حسن بکرات / لے مریدون کو چند اپنے ساتھ
حاجت اسکو ہوی چراغ کی جب / اپنی انگلی پہ اسنے پھونکی تب
شیخ عطار یون کہا ہی یہان / یہہ کرامت ہی اولیا کی جان
جبکہ تائب وہ ہوے یہودین کے / ہو وین ظاہر کرامتین انکے
یعنی جس نے حرام سے یک دام / خصم کو پھیر دیوے نیک انجام
اور آیا حدیث مین در باب / کہ جو مومن کا ہووے سچا خواب
نقل ہے شیخ دین حسن یکبار / رابعہ سے کیا سوال ای یار
شرط ہے نکاح وجود ہی جان / بولئے ہی یہان وجود کہان
شیخ نے رابعہ سے پھر پوچھا / کیون تو پائی یہہ رتبہ والا
نقل ہے وہ امام پاک سیر / آیا یک روز رابعہ کے گھر

وہ کھانا پکا نہ تھا اصلا / بلکہ چولا نہ اسکا سلگا تھا
نہین سالن کے واسطے تھی پیاز / خادمہ نے کہی اے نیک انداز
رابعہ نے کہی ہے اسکو تب / کہ ہین چالیس سال گذرے اب
سالن بے پیاز سے ہے بہتر / مانگنا ہے وہ غیر سے بدتر
وہ پرندہ ہی چیل اسکی تین / ڈالا سالن کے دیگچے مین وہین
مان رو کہی ہی اسنے کہائی جب / ہاتھ سالن کو نین لگای ہے
گورخر اور ہرن بلا وسواس / اور بہت جانور تھے اسکے پاس
دیکھ یہہ حال وہ کیا ہے عجب / پوچھا ہی رابعہ سے اسکا سبب
کہا مین آج گوشت کھایا تھا / رابعہ نے کہی ہے تب ایسا
نقل ہے ایک روزہ وہ بی بی / گذری بر خانہ حسن بصری
اسکے گھر کے یقین پنالے سے / اشک اسکے بہت ٹپکتے تھے
اسکو معلوم تب ہوا بہ شتاب / کہ یہہ اس شیخ کے ہی چشم کا آب
جو ترے نفس کی رعونت ہو / لائی رقت مین ہی اگر تجہ کو
جمع ہوتا یہہ آب چشم ترا / تیرے باطن مین ہووے یک دریا
پاس اللہ کے ہو تیرا دل / تجھکو ہووے کمال تب حاصل
اور حسن کا وہان ہوا ہی گذر / اور مصلا بچھایا پانی پر
رابعہ جلد اپنا سجادہ / تب ہوا مین بچھائی ہے دلخواہ
پھر کہی جو ترے سے کام ہوا / ہووے مچھلی سے بھی وہ کام روا
نفع کیا اسمین ہووے کیجے غور / بوج کار بلند ہے کچھ اور
رابعہ کے مکان پر آیا / گھر مین بی بی کے تب چراغ نہ تھا
ہوی روشن چراغ سا وہ تبہی / صبح تک ہی وہ یونہی روشن تھی
معجزے جونکہ انبیا سے ہون / یون کرامات اولیا سے ہون

مَنْ رَدَّ دَانِقًا مِنَ الْحَرَامِ فَقَدْ نَالَ دَرَجَةَ النُّبُوَّةِ

حصہ یک درجہ نبوت سے / اسکو دیویگا حق عنایت سے
ایک حصہ ہے وہ نبوت سے / حصے چالیس ہین نبوت کے
نہین کرتی ہی کس لئے تو نکاح / یون کہی رابعہ ای اہل فلاح
مجھ کو ہر ایک آن مین ہی فنا / ہی خدا کے وجود کو ہی بقا
رابعہ نے کہی ہر یک پایا / گم گئی مین اسی مین اے دانا
کہا جو علم تو نہین سیکھی / نہ کسی سے بھی تو سنی ہو کبھی

بلکہ ہے واسطہ خدا کے انام
رابعہ تب حسن سے کہنے لگی
مشتری جب دیا ہی دو درہم
جب مرے دل مین یہہ سخن گذرا
نقل ہی رابعہ سے بولے جا
تو مین رقت سے رووں اتنا تب
وار دنیا مین ایک ہی ساعت
تو یہہ اسکی نشان ہوے صحیح
کہی سنہ چیز کی ہی فکر مجھے
دوسرا نامہ عمل کا محشر مین
نہین معلوم مجھکو ہی یہہ بات
کہی جہان کی دوستی سے ہان
نقل ہی بی بی رابعہ اکثر
کہی اپنی خودی سے ہم واللہ
اور کہتی تھی رابعہ ایسا
کہی ثمرہ جو معرفت کا ہی
جب دل پاک اسکو دیوے رب
تا خلایق تمام ہون محجوب
باندھا وہ سر پہ یک عصابہ جی
پوچھی وہ عمر تیری کتنی ہی
اسنے کہنے لگا یہہ عمر مری
پہنچی کربت جو ایک دن مجھکو
اور بولی کہ یک گلیم لے آ
اس سے واپس لئی وہ چار درم
کہ وہ ہووے سفید یا کہ سیاہ
ایک دن چار درم جو تھی اسکی
رابعہ نے کہی تو اندر آ
یعنے مجھکو شہود صانع کا
ساتھ راتین بھی وہ نہ سوئی ہی

دلین تیرے کیا ہو جو الہام
تاگا یک بار مین نے کاتی ہی
اپنے وہ ہاتھ مین لئی ہی ہم
ایک حالت عجب ہوی پیدا
کہ حسن بولتا ہی اب ایسا
کہ کرین رحم اہل جنت سب
ذکر حق سے گر اسکو ہو غفلت
آج دعوا کرے حسن جو صریح
اسلئے دہوئی ہاتھ شوہر سے
کون سے ہاتھ مین مرے دیوین
رہون مین آہ کس گروہ کے سات
نہون مشغول جانب شیطان
اسطرح بولتی تھی ای دلبر
کرین اپنے گنہ سے گر توبہ
صبر گر مشکل مرد پر ہوتا
حق کی جانب توجہ لاتا ہی
حق یہہ ہی سونپ دیوے اسکو تب
بات یہہ اہل دل کی ہی مرغوب
پوچھی کسواسطے یہہ باندھا ہی
اسنے بولا کہ تیس سال کی ہی
صحت و عافیت مین ہی گذری
باندھا شکر کا یہہ عصابہ تو
رابعہ سے وہ شخص نے پوچھا
اور وجہ مین دالی ہی ہم
آ مجھے کسقدر کریگی تباہ
اسطرح رابعہ سے کہنے لگی
کیجیے حاصل شہود صانع کا
صنع کے ہی شہود سے پھیرا
ہاتھ راحت سے اپنے دہوئی ہی

کچھ تو اس علم سے بیان کیجے
تا کرون اسکو بیچ قوت اپنا
نہین یک ہاتھ مین لئی ہر دو
ہی یہی آج بس فتوح میری
حق کے دیدار سے اگر یک آن
رابعہ نے کہی ہی یون سنکر
کرے ویسا ہی درد و غم اسیر
نقل ہی پوچھے لوگ آکر
پہلے مرنے کے وقت با ایمان
تیسری دو گروہ ہو در محشر
نقل ہی پوچھے اس سے اہل زمن
یعنے فرصت نہ اسقدر ہی مجھے
مغفرت مانگنی فقط بزبان
توبہ ثانیہ ہی واجب ہو
ہو تابے شبہ وہ کریم یقین
اور کہی ہی وہ عارف کامل
تا ہو قبضہ مین اسکے ہی محفوظ
نقل ہی ایک روز وہ بی بی
وہ کہا مجھکو درد ہی سر کا
پوچھی یہہ تیس سال کی مدت
اسکو بولی یہہ عمر مین اصلا
نقل ہی ایک روز ای اکرم
کیسی لاؤن گلیم کہہ دلخواہ
کہی کنبل ابھی نہ آئی ہی
نقل ہی چند روز ای ماہر
کہ تو خلوت سے باہر اب آکے

مجھکو سرور اس سے ہان کیجے
تب وہ تاگا ہی دو درم سے بکا
آ تا وے ہر دو درم کو جفت نہو
ایک فیضان لئی ہی روح میری
آہ عقبی مین ہو مجھے حرمان
ہان اگرچہ یہہ بات ہی بہتر
رقت و حسرت و الم اسیر
تو کرتی ہی کیا سبب شہرہ
مین گذرتی ہون یا نہین جہان
جاوے جنت مین یک دگر بسقر
کیا تو شیطان کو رکھے دشمن
کہ عداوت کرون مین شیطان سے
بس یہہ اہل دروغ کی ہی نشان
پہلے اپنی خودی سے تائب ہو
صاحب رتبہ عظیم یقین
چاہیے مولا پاک تزکیہ دل
ہو اسیکے شہود مین محظوظ
ایک بیمار شخص کو دیکھی
اسلئے یہہ عصابہ مین باندھا
گذری در مرض یا ہی وہ صحت
تو عصابہ نہ شکر کا باندھا
دی یک شخص پاس چار درم
کہ رہے وہ سفید یا ہو سیاہ
مجھکو اس تفرقہ مین لائی ہی
نہین خلوت سے آئی وہ باہر
دیکھیے کچھ یہہ صنعتین حق کے

شَغَلَتْنِیْ مُشَاهَدَةُ الصَّانِعِ عَنْ مُطَالَعَةِ الصُّنْعِ

نقل ہی بی بی رابعہ یکبار
ساتھوین رات اسپہ آئی جب

ساتھ دن تک نہ صوم کی افطار
بھوکھ اسپر ہوی ہی غالب تب

نفس اسکا بہت ہی ہونا شاد
ایک کاسہ طعام کا لایا
بلی ایسے مین ایک آئی ہی
گھر سے باہر گئی وہ نیک نصاب
پس وہ چاہی طول آخر کار
ہاتھ مین رابعہ کے لرزہ ہوا
جس سے اندیشہ یہہ بڑا تھا جان
کیا کرے میرے ساتھ ای مولا
چاہے دنیا کی نعمتین تو اگر
دار دنیا کی نعمت و راحت
جانئے یک مراد ہی تیری
رابعہ بولتی ہی یون لاریب
عرض کی مین نے ای خدائے انام
دیکھے اس سے زیادہ رنج مجھے
یہہ نماز اخیر سے میری
شب گذر جبکہ صبح ہوتی تھی
کیجے اپنے سے ہی مجھے مشغول
کہے لوگون نے مرض کے آثار
تب کہی یک مرض گران تر ہی
مرہم اس زخم دل کا ای لوگو
نقل ہی یک جماعت ای ہشیار
اسنے بولا کہ ساتھ دوزخ پر
اسلئے پوجتا ہون اسکی مین
اسنے کہنے لگا کہ وہ مولا
بندگی اسکی جو کرین بندے
بس یہہ سنتے ہی رابعہ نے کہی
وے کہے ہین ای رابعہ کہہ تو
کبھی طاعت خدا کی سر و عیان
کیا بھلا جنت و سقر کو خدا
کرنے لاگا ہی شور اور فریاد
اور آگئے وہ رابعہ کے رکھا
اسکا سارا طعام کھائی ہی
اور لائی ہی ایک کوزۂ آب
کر وہ پانی سے ہی کرے فطار
گر کے کوزہ زمین پہ پھوٹ گیا
راک ہو جاوے جل کے اسکا مکان
آہ کس امر مین ہی تیری رضا
وقف دنیا کرونگا یہہ تجھ پر
اور ہمارا بھی درد اور انست
اور دوسری مراد ہی مری
مین سنی جبکہ یہہ ندا از غیب
مجھ کو دنیا سے کچھ نہین ہی کام
اور اپنی رضا کا گنج مجھے
نہ ملیگی نماز پھر دوسری
خلق سے مین نے ہاتھ دہوتی تھی
لطف سے دیجے یہہ مرا مول
کر نہ ظاہر تر سے ہین نہان
کہ نہان میرے دل کے اندر ہی
وصل بیشک اسیکا ہی جانو
رابعہ پاس آئی ہی یکبار
ہووے ہر ایک شخص کو بھی گذر
اسکو معبود جانتا ہون یقین
دار جنت کیا ہی جو پیدا
انکو وعدہ دیا ہی جنت سے
بندۂ بدیقین سمجھ وہی
کس لئے پوجتی ہی مولا کو
ہم کہتے ہین خوف و طمع سے جان
نہین پیدا اگر کیا ہوتا
آیا ایسے مین کوئی اسکے گھر
کرنے روشن چراغ وہ اٹھ کر
تب لگی کہنے رابعہ ناچار
دیکھی ایسے مین آکے گھر مین آہ
آہ کوزہ وہین اٹھائی ہی
اسنے از بسکہ بیقرار ہوئی
عجز و زاری سے کہنے لاگی تب
یہہ ندا غیب سے ہی آئی تب
پر مراد رد کچھ نہ دیون تجھے
ایک دل مین نہ جمع ہووین یکجان
پس یہہ ہر دو مراد یک جا پر
منقطع خلق سے ہوئی ہو نین
ایک انست ہی مجھ کو تیری بس
بعد اسکے پڑہی نماز مین جب
سب خلایق سے انقطاع ایسا
عرض کرتی تھی حق سے یون یارب
نقل ہی بی بی رابعہ ہر روز
پھر تو روتی ہی کسلئے غم سے
ہین اطبا جہان کے سب عاجز
تا قیامت کے روز رب ودود
اسنے پوچھی ہی ایک شخص کو تو
نیہ میرا بھی ہو گذر فردا
پوچھی ہی رابعہ نے دوسرے سے
اسکے درجات آٹھ ہین بہتر
اسلئے اسکو پوجتا ہون بدل
از رہ طمع و خوف و دہشت وہ
کہا نہین تجھ کو طمع جنت ہی
جب کیا حکم بندگی مولا
کیا نتھی بندگی تب اسکی ضرور
اور مارا ہی اسکے گھر کا در
اپنے ہمسایہ کے گئی ہی گھر
روزہ پانی سے اب کرون افطار
گل ہوا ہی چراغ ہی ناگاہ
منہہ کے نزدیک اپنے لائی ہی
درد سے ایک ایسی آہ کئی
بیکس و ناتوان ہون یارب
کیا ہی ای رابعہ بڑا مطلب
بلکہ وہ چھین لون تیرے دل سے
پس دونون سے ہو ایک کی خواہان
بولئے جمع ہووینگے کیونکر
قصر امید کردئی ہون مین
اس سوا اور کچھ نہین ہی ہوس
ہوا ایسا یقین مجھکو تب
حقتعالی مجھے کیا ہی عطا
مجھ کو شاغل نہ خلق سے کر اب
رو یا کرتی تھی درد سے پرسوز
کیا سبب اسکا ہی تو کہہ ہم سے
نہ علاج اسکا کر سکین ہرگز
جو ہمارا ہی دیویگا مقصود
کسلئے پوجتا ہی کہہ حق کو
انکا مالک ہی خالق یکتا
کسلئے تو نے پوجتا ہی اسے
ایک سے ایک انمین ہی برتر
کرے جنت مین تا مجھے داخل
اپنے رب کی کرے عبادت وہ
بول کیا اور تیری نیت ہی
ہم نے لاتے ہین طاعت اسکی بجا
کیا نہ تھا اسکا مستحق وہ غفور

نقل ہے ایک بزرگ عالیشان — آیا ایک روز رابعہ کے مکان
اسنے کہنے لگا کہ لوگ اکثر — معتقد ہین ترے ای نیک سیر
اسنے کہنے لگی ہے مجھ کو حیا — کہ مین چاہا ہون کسی سے یہہ دنیا
گر بظاہر ہو وہ کسی کے ہاتھ — ہو گی وہ عاریت ای نیک صفات
آس ضعیفہ کی کیسی نیت ہے — اور کیسی بلند ہمت ہے
نقل ہے چند شخص نے ای یار — اسکی خدمت مین آئے ہین یکبار
فیض کا جو زلال ای ذیشان — حق کی درگاہ سے ہوا ریزان
بس یہہ ظاہر ہے کوئی عورت بھی — نہ رسالت کا پائی رتبہ کبھی
خویش بینی و خود پرستی بھی — دیکھو مردون سے ہی جہان مین ہوی
نہ مخنث ہوئی کوئی عورت — ہوئے مردون سے ہی یہہ زشت صفت
پوچھے لوگون نے اس سے یون آگے — وجہ کیا ہے مرض کا یہہ ترے

نَظَرْتُ اِلَی الْجَنَّۃِ فَاَدَّبَنِیْ رَبِّیْ

حق تعالی کیا ہے مجھ پہ عتاب — ہوئی بیمار اس لئے مین شتاب
اسطرح بولتا ہے وہ رہبر — مین نے جب آیا رابعہ کے گھر
ایک تھیلی تھی زر کی اسکے ہاتھ — رو رہا تھا کمال درد کے ساتھ
کہا مین نے یہہ زاہدہ کے لئے — آہ روتا ہون اسطرح سننے
ہدیہ لایا ہون مین نے اسکے لئے — خوف ہے پر نہ وہ قبول کرے
مین نے جاکر وہین سفارش کی — اسکے جانب سے وہ گذارش کی
اور بولی کہ غور کر اب تو — جسنے کہتا ہے ناسزا حق کو
اور جو بندے کی جان ہر ساعت — مارے اسکی ہی جوشش الفت
مین نے پہچانی ہون اسے جب سے — پیٹھ کی خلق کے طرف تب سے
نقل ہے اس طرح وہ کہتی تھی — کہنہ یک پیرہن مین پہنی تھی
دل مکدر وہین ہوا میرا — ایک مدت تلک وہ بند رہا
نقل کرتا ہے شیخ با اکرام — عبد واحد یقین ہے جسکا نام
تا عیادت ادا ہم اسکی کرین — پس گئے اذن لیکے ہم گھر مین
دیکھ سفیان کی طرف وہ تب — کہی ای شیخ بولئے کچھ اب
کہی سفیان سے وہ عرفان سنج — بولے کون یہہ دیا ہے رنج
کہی تو جانتا ہے بات یہہ جب — مجھ سے کہتا ہے کسلئے ہر اب
کہا سفیان کہ دے خبر مجھ کو — کہ ہے کس شی کی آرزو تجھ کو

دیکھا اسوقت وہ لباس اسکا — تھی جو پہنی بہت پرانا تھا
گر کہیگی کسی سے یو سو اس — ایک نیا لاکے دیویگا وہ لباس
کہ یہہ دنیا ہے ملک سے حق کے — پس کسی سے وہ کسطرح مانگے
سنکے یہہ وہ بزرگ پاک نصاب — یون کہا حاضرین کو کرکے خطاب
کہ نہ چہتی ہے وقت وہ اپنا — کرے ضایع سوال مین اصلا
راہ سے امتحان کے ای خوشحال — گئے اسطرح رابعہ سے سوال
سو وہ مردون کو ہی نصیب ہوا — نہین ہرگز وہ عورتون کو ملا
رابعہ نے دیئی جواب انہین — راست بولے ہو تم نے یہہ باتین
اور گا ہی خدائی کا دعوا — کوئی زن سے نہین ہوا اصلا
نقل ہے بی بی رابعہ ای یار — ہوی ناگاہ سخت تر بیمار
رابعہ نے سنی ہے بات یہہ جب — فقرہ یہہ لائی ہے زبان پہ تب
صبح کے وقت آہ میرا دل — دار جنت طرف ہوا مایل
اسکی پرسش لئے وہ شیخ زمن — لایا تشریف اسکے گھر کو حسن
اسکے در پر کھڑا تھا مین دیکھا — ایک بصرے کا مالدار بڑا
مین نے پوچھا ہون دیکھ اسکو تب — کس لئے رو رہا ہے تو نے اب
اگر اسکی نہ یمن و برکت ہو — خلق کو شہر کے ہلاکت ہو
کر سفارش مری تو اب جاکر — وہ کرم سے کرے قبول مگر
سنکے میرے طرف وہ نیک سیر — گوشہ چشم سے کئی ہے نظر
رزق اسکو بھی حق نے دیتا ہے — اسکی روزی نہ چھین لیتا ہے
رزق ویسے کو کیا نہ دیویگا — قوت کیا اسکا پھیر لیویگا
زر ہو مبہم جو در حلال و حرام — اسکے لینے مین کیون کرون اقدام
روشنی مین چراغ سلطان کے — وہ پھٹا تھا جہان سئی مین اسے
مین وہ پیوند نہ کھولی ہون جب تک — دل بھی میرا کھلا نہین تب تک
مین بھی سفیان با صفا ملکر — گئے یک روز رابعہ کے گھر
اور بیٹھے خموش یک ساعت — اسکی غالب ہوی تھی بس ہیبت
کہا ای رابعہ تو کیجے دعا — تجھ پہ آسان کرے یہہ رنج خدا
کہا نہ چاہتا ہے خالق یکتا — اسنے بولا کہ ہان وہی چاہا
کہ کرون آہ مین خلاف اسکا — نہین ہرگز خلاف اسکا روا
کہی عالم ہے تو ای نیک صفات — پھر کرے کس لئے تو ایسی بات

مستغنی ہوگئے ہین بار اسال / کہ ہی خرمے کی آرزو ہر حال
عجز بندے کو ہی عز و یقین / آرزو اسکو سازوار نہین
چاہون مین اور نہ چاہے گر مولا / میرا چہنا تو کفر تب ہوگا
شیخ سفیان جب سنا یہ بات / ایک حیرت دی ہی اسکو ہاتھ
کہا حق مین ترے ای نیک شعار / گر نہ سکتا ہون بات مین زنہار
بس مگر حق مین بول تو کچھ اب / اسطرح رابعہ کہی ہی تب
گر یہ دنیا کو تو نہ دوست رکھے / تب یقین ہو دنک تو ہووے
آہ یہ بات جب سنا سفیان / درد و رقت سے ہو گیا گریان
اوسے کہنے لگا ای رب ودود / لطف سے اپنے مجھ سے ہو خوشنود
تب اسے رابعہ نے فرمائی / کیا تجھے شرم اب نہین آئی
کہ یقین چاہیے تو رضا اسکی / آہ جس سے نہین ہی تو راضی

نقل کرتا ہی مالک دینار / رابعہ پاس مین گیا یکبار
دیکھا کوزہ پھوٹا ہوا ای نیک / پاس اسکے دھرا ہوا ہی ایک
پانی اس سے مدام وہ پیتی / اور وضو بھی اسی سے کرتی تھی
اور یک بوریا پرانا تھا / گھر مین اسکے بچھا ہوا دیکھا
زیر سر اپنے ایک اینٹ لئی / اسنے اس بوریے پہ لیٹی تھی
دیکھ یہ حال مجھ کو درد ہوا / تب وہ بی بی سے مین یہ کہنے لگا
دوست میرے یہ شہر مین بسیا / ہین یقین ذی نصاب اور زردار
گر اجازت ہو مجھ کو ای خاتون / انسے کچھ لا کے تجھ کو دیتا ہون
بس یہ سنتے ہی یون کہی مجھ کو / کہ ای مالک غلط کیا ہی تو
آہ رزاق میرا اور انکا / کیا نہین ایک ہی وہی مولا
مین کہا لیکن کہ رزق ہر ہر کا / وہی دیتا ہی خالق یکتا
کبھی فقرا جو اسکے ہین بندے / باعث فقر سے ہی کیا انکے
حق تعالی نے انکو بھولیگا / انکی روزی نہ کیا انہین دیگا
یا تونگر جو اسکے ہین بندے / بسبب انکی مالداری کے
یاد کرتا ہی کیا انہین مولا / رزق دیتا ہی کیا سدا انکا
مین کہا بات یہ نہین حاشا / بلکہ رزاق ہی وہی سب کا
سنکے یہ رابعہ کہی اسدم / فکر کسو واسطے کرین پھر ہم
ہم وہی چاہین جو کہ چاہے خدا / پاوین دائم اسی مین اسکی رضا

نقل ہی تینون یہ شیوخ زمن / شیخ دین مالک و شقیق و حسن
رابعہ کے مکان مین آئے ہین / صدق مین باتین کرنے لاگے ہین
قدوۂ عارفین امام اجل / شیخ بصری حسن کہا اول

لَیْسَ بِصَادِقٍ فِیْ دَعْوَاہُ مَنْ لَمْ یَشْکُرْ عَلٰی ضَرْبِ مَوْلَاہُ

پہلے دعوے مین اپنے بس حاشا / شخص ویسا یقین نہین سچا
ضرب مالک پہ اپنے سر و جہار / جو نہو دل سے اپنے شکر گذار
سنکے یہ بات زبدۂ اخیار / یون لگا کہنے مالک دینار

لَیْسَ بصادق فی دعواہ من لم یَتَلَذَّذْ بِضَرْبِ مولاہ

نہین دعوے مین اپنے سچا او / ضرب مولا پہ لی نہ لذت جو
رابعہ نے کہی ہی یہ سنکر / بولئے اس سے اور کچھ بہتر
کہی ہر دو بزرگ تو کچھ بول / تو ہی تعریف صدق مین لب کھول
سنکے یہ رابعہ بھی لب کھولی / صدق کے موتیان ہین یون رولی

لیس بصادق فی دعواہ من لم ینس الم الضرب فی مشاهدة مولاہ

اپنے دعوے مین وہ نہین صادق / اور اس مین وہ نہین لائق
ضرب مولا کہ جو نہ بھولے گا / بس اسیکے مشاہدے مین بجا
کچھ نہ اسباب مین عجب لیجے / شبہ کو دل مین کچھ نہ رہ دیجے
کیونکہ عورات مصر ایک نظر / جب گئے ہین جمال یوسف پر
اپنے ہاتھون کو وے تراش لئین / اور نہین درد اسکا کچھ پائین
جبکہ لذت شہود یوسف کا / انکو پہنچو وہی اس طرح سے کیا
پس خدا کے مشاہدے مین یہ بات / کیونکہ طالب کو اسکے دیوے ہاتھ

نقل ہی ایک شیخ نے یکدن / شہر بصرے مین جو کہ تھا ساکن
رابعہ کے مکان مین آیا ہی / اور اسکے سرہانے بیٹھا ہی
کی مذمت شروع دنیا کی / رابعہ سنکے اس سے کہنے لگی
آہ کیسی تری یہ غفلت ہی / اٹھی دنیا سے تجھ کو انس ہے
گر تو دنیا کو دوست نا رکھتا / ذکر اسکا کبھی نہ تو کرتا
مدح ہی اسکی یا مذمت ہی / ذکر دنیا کا ایک آفت ہی
گر فراغت ہو تجہ کو دنیا سے / مدح و ذم اسکا لب پہ کب آوے
آئی ہی یک حدیث پیغمبر / کہ کہے ہین رسول جن و بشر
دوست جسکو بہت رکھیگا جو / یاد اسکو بہت کریگا او

نقل ہے یوں حسن و یا ہی خبر | گیا یک دن میں رابعہ کے گھر
دیگچہ میں گوشت ڈال وہ بی بی | اپنے چولے پہ تب چڑھائی تھی
بولی باتیں خدا کے ہیں خوشتر | شغل کو ان سے ہی یہ بہتر
پارۂ نان خشک و کوزۂ آب | بعد ازاں لا رکھی وہ نیک نصاب
بجھ گئی تھی وہ آگ چولے کی | اور وہ دیگچہ جوش کرتی تھی
گوشت کا اسمیں لا رکھی ہمدم | بول بسم اللہ لے کے کھائے ہم
نقل ہے اسطرح کہا سفیان | ایک شب میں گیا تھا اسکے مکان
صبح تک یونہی وہ نماز میں تھی | اور مناجات اور نیاز میں تھی
جب ہوئی صبح یوں کہی بطرب | ہمکو توفیق جو دیا ہے رب
شکر توفیق پر یہ ہے لازم | شکر میں اسکے آج ہوں صائم

مناجات بی بی رابعہ بصریہ

عجز سے بولتی تھی ای مولا | جو بھی حصہ ہمارا از دنیا
اور حصہ ہمارا تو ای خدا | جو مقدر کیا ہے از عقبیٰ
ہمکو دارین میں ہے تو ہی بس | کچھ نہیں ہمکو غیر کی ہے ہوس
نار دوزخ کی رکھ کے میں دہشت | کرتی ہوں گر ادا تری طاعت
اور امید سے بہشت کے بھی | کرتی ہوں گر میں بندگی تیری
اور تیرے لئے ہے ای داور | کرتی ہوں بندگی تری میں اگر
اور کہتی تھی بیخودی سے او | ڈالیگا گر سقر میں تو مجھ کو
حق کو رکھتی تھی دوست میں نے سدا | دوستوں سے ہی کیا کرے ایسا
رکھ تو ای رابعہ رجا بسیار | اور رہو ہم سے بدگمان نہار
اور کرینگے کلام تجھ سے ہم | اور کرینگے ترے پہ لطف و کرم
اس جہان میں ترا مرا مطلوب | ہی ترا ذکر ہی مرا مرغوب
کچھ نہ چاہتی ہوں میں سوا اسکے | تری تابع ہوں کر تو جو چاہے
طاعت بے حضور یا ہمدم | کیجے مقبول تو بلطف و کرم
سارے اسکے مکان میں آئے ہیں | سر بالین پر اسکے بیٹھے ہیں
آتے ہیں اب فرشتگان کرام | دیو جگہ انہوں کو با اکرام
گھر سے آواز یہ سنے خوشتر | کہ یہ آیت پڑھی گئی اندر
کئی لحظے گئے ہیں بعد گذر | اور آواز کچھ نہ آئی دگر
انا للہ وہیں پڑے ہیں سب | اور بزرگوں نے یوں کہے ہیں سب

جانے عصر کی نماز اس روز | ہم دو نو پڑھ چکے تھے ای فیروز
جب لگے کرنے ہم دو باتیں | پائی لذت بڑا ہی وہ اس میں
وہی باتوں میں ہم رہے دمساز | اور مغرب کی پڑھ چکے ہیں نماز
ناگہہ چولے طرف جو آئی ہے | لطف حق کی نشان یہ پائی جو
قدرت حق سے گوشت دیگچہ میں تب | پک کے تیار ہو گیا تھا سب
بس لطیف و لذیذ تھا ایسا | کہ نہ کھائے تھے ہم کبھی ویسا
جا کے محراب میں وہ نیک انداز | قبلہ رو ہو کئی شروع نماز
اور اسی گھر میں جا کے دوسری جا | میں بھی اس شب نماز پڑھنے لگا
کر کرم سے وہ ایک شب کامل | اپنی طاعت میں ہی رکھا شاغل
شکر میں اسکے پیش قدس انداز | رکھی روزہ خوشی سے ہی اس روز
ہیں مناجات رابعہ کے کثیر | کچھ میں کرتا ہوں مختصر تحریر
ہم کو حاجت ہی اب نہیں اس سے | دشمنوں کو ہی اپنے وہ دیجے
وہ بھی جتنے نہیں ہیں کچھ ہم نے | دوستوں کو وہ دیجئے اپنے
اور وہ کرتی تھی یوں دعا یا رب | میری نیت تو جانتا ہی سب
وہی نار سقر میں ڈال مجھے | نار دوزخ کا دے ابال مجھے
مجھ کو یا رب بہشت کیجے حرام | مجھ کو رکھ اس سے دور تو بدوام
مجھ کو اپنے لقا سے دے بہرہ | اپنے دیدار سے دے عزت و جاہ
آہ فریاد یوں کرونگی میں | اسطرح درد سے کہونگی میں
ایسے میں یک ندا ز عالم غیب | آئی اسطرح سے اسے بے ریب
دوستان خاص جو ہمارے ہیں | انہیں ہم دیویں جا ترے تیں
اور کرتی تھی التجا ای خدا | حال میرا تو جانتا ہی سدا
اور ہے اس جہان میں ترا لقا | مقصد دل ہی ہی بس میرا
اور کہتی تھی ایک شب یا رب | دے حضور اپنی بندگی میں اب
نقل ہے رابعہ کے وقت وفات | جو تھے اکثر بزرگ پاک صفات
انسے کہنے لگی اٹھو لوگو | مرسلوں کو خدا کے اب جا دو
جب سنے ہیں یہ بات سے فاخر | آئے اسکے مکان سے باہر

یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی

آگے اسکے مکان میں سب دیکھے | نقل وہ کر چکی تھی دنیا سے
آئی تھی رابعہ سوے دنیا | اور سدا ہی رہی ہے ...

کبھی گستاخ وہ نہ بے ادب ہوئی / تا دم واپسین ادب سے رہی
اور تولا سے عمر بھر مین کبھی / وہ نہ دنیا کی کوئی شی چاہی
نہین ایسا ہی [illegible] ہی وہ حق سے / رکھو تو اسطرح اس جہان مین مجھے
حق سے جب کوئی شی نہ مانگی ہو / کب وہ مانگی ہو خلق سے سمجھو
نقل ہی خواب مین اسے دیکھے / اور احوال قبر کا پوچھے
کہی منکر نکیر آئے جب / پوچھے مجھسے ہی کون تیرا رب
مین کہی جاؤ ای جوانمرد و / اور درگاہ مین یہ عرض کرو
کہ لکوک و کرو ڑ خلق مین تو / جب نہ بھولا ہی اس ضعیفہ کو
جب ہی بیشک تو ہی مرا معبود / دو جہان سے ہی جب تو ہی مقصود
تجھکو کسطرح بھول جاؤنگی / غیر پر کب توجہ لاؤنگی
رابعہ کی فضیلتین ہین کثیر / نہین خامے مین طاقت تحریر
اسکو رتبہ بڑا دیا تھا خدا / رَوَّحَ اللہُ رُوْحَہَا ابدًا

ذکر شیخ ابو نصر سراج رحمۃ اللہ علیہ

شیخ اخیار عالم اخیار / گنج اسرار حاکم خایف
جو کہ تھا بزم سالکون کا سراج / ملک عرفان مین تھا جسکو راج
ہی ابو نصر کنیت جسکی / اور بلند تر ہی منزلت جسکی
اسکے ایسے فضیلتین ہین کثیر / کہ نہ آوین بہ حیطۂ تحریر
علم اور حال و قال مین وہ بجا / ایک شان عظیم رکھتا تھا
اور ریاضات اسکے ہین اکثر / اور ہین اسکے معاملات انور
شیخ سری و سہل سامی کو / اور بہت اولیائے نامی کو
فضل سے حق کے اسنے پایا تھا / فیض انسے بہت اٹھایا تھا
اور وہ ساکن سے طوس کے تھا / بعد بغداد کے طرف آیا
جبکہ بغداد کو وہ آ پہنچا / تھا مبارک وہ ماہ رمضانکا
جو کہ شونیزیہ کی ہی مسجد / کیا اسمین نزول وہ ماجد
اسکی خلوت کے واسطے ای یار / ایک حجرہ وہان دئے ہین قرار
اسمین فقرا نے جو گئے تھے قیام / اسکو ٹھہراے ہین انہون کا امام
کی امامت انہون کی در رمضان / کی تراویح مین ختم پنج قرآن
اور ہر شب مین خادم اسکا وہان / لاکے رکھتا تھا ایک قرص نان
عید کے روز جاکے جب دیکھے / تیس وے روٹیان بھی طاق پہ تھے
نقل ہی ایک شب تھا تہمند کالا / ایک جماعت مین اسنے بیٹھا تھا
معرفت مین سخن جو چلتا تھا / ہوا ازبسکہ وقت خوش اسکا
آگے سلگی تھی اسکے آگ اس جا / سجدۂ شکر وہ اسی پہ کیا
سب مریدون سے ڈر گئے ہین تب / کہ وہ شاید کہ جل گیا ہی اب
دیکھے سجدہ سے جب اٹھایا سر / آگ کا کچھ نہین تھا اسپہ اثر
اسنے بولا بدرگہ باری / جسنے بیٹھا ہوا برو اپنی
اسکے چہرے کو جلنے ئے زنہار / یہ نہ آتش جلا سکے زنہار
کہا سینے مین عاشقون کے سبھی / عشق ہی ایک آگ ای بھائی
جبکہ وہ عشق پاک غلبہ کرے / ماسوی اللہ کو جلا دیوے
اور کہا ابن سالم والا / بولتا تھا یہ بات مین نے سنا
کہ تری نیت از براے خدا / خالصًا چاہیے صباح و مسا
آفتین جو نماز مین آوین / ہی وہ نیت کے ہی سبب تمیز
نیت پاک سے جو طاعت ہو / بس اسیکو تری فضیلت ہو
اور جو بے درستیٔ نیت / گرچہ اکثر کوئی کرے طاعت
نیک نیت سے جو ہو طاعت کم / نہ برابر وہ ہوسکے باہم
وزن مین ہلکی اس سے ہووے زیاد / ہی نیت عمل کی ہی بنیاد
اور بولا کہ لوگ در آداب / ہین یقین تین قدم پر رہ یاب
نقل ہی ایکبار وہ رہبر / کشف سے اپنے یون دیا تھا خبر
جس جنازے کو میری قبر کے پاس / لاکے پہلے رکھینگے ہو سو اس
فضل سے حق کے ہووےگا مغفور / بخش دیویگا اسکو رب غفور
آج بھی شہر طوس مین ای ہمام / ہی یہ معمول در خواص و عوام
کہ جنازے کو جب اٹھاتے ہین / قبر کے پاس اسکے لاتے ہین
اسکے پیش مزار دھرتے ہین / بعد لیجاکے دفن کرتے ہین
تا بحسب بشارت مذکور / حقتعالی اسے کرے مغفور
کلمات اسکے ایسے ہین اکثر / قدس اللہ سرہ الازہر

اللہم احینا بحیاۃ العلماء وامتنا بموت الشہداء واحشرنا فی زمرۃ الاولیاء وادخلنا الجنۃ برحمتک مع الانبیاء یا ارحم الراحمین

وصل وسلم علی نبیک وحبیبک سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

مطبوع مطبع مخزن الاخبار مدراس

کتبہ محمدی میان عفی عنہ

تمت تمام شد

در ماہ ذی الحجہ سال اجیر ۱۲۸۶ ہجری

فہرست جلد ثانی تذکرۃ الاولیا

غلط نامہ جلد ثانی تذکرۃ الاولیا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
[illegible]	۱	پہتی	تھی	۱۱	۱۸	نے یہہ کہتا تھا	نے کہا لیا	۲۶	۷	عنایت سے	عنایت کی	۲۸	۱۰	زمان رہبر	زمان کا رہبر
ایضاً	ایضاً	غاملون	غا ملون	۲۰	۱۲	چاہیتے تو	چاہتے سو	ایضاً	۱۰	نور کہیگا	تو رکہیگا	ایضاً	۱۲	حسن جلال	حسن و جمال
[illegible]	۲۳	کہتے	کہتے	ایضاً	۲۰	وہ تم	وہ تم	ایضاً	۱۳	دوبنے	ڈوبتے	ایضاً	۲۷	مرتبہ	مرتبہ
[illegible]	۲۴	دن	دن	۲۲	۲۱	شی طلبہ	شی جابجے	ایضاً	۱۹	کیہ لیے	[illegible]	۳۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۳	۹	اکے	اُنکے	۷۹	۷	ث	شاد	۱۱۲	۱۲	الیسیہی الشرف	الیسیہی الطف	۱۳۸	۲	معام	مقام
ایضاً	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱	سروالوالا	سروالاعلی	۱۱۳	۱	ما حجابت	ما حجابنر	۱۳۹	۴	جالے	جاکے
۳۵	۱۵	[illegible]	[illegible]	ایضاً	۲۵	پاوان کو	پاؤں انکو	ایضاً	۱۲	کر برکت	کیونکر برکت	۱۴۱	۲۱	وجو	وجود
۳۶	۱۱	[illegible]	[illegible]	۸۱	۲۴	اے شرف	اے اشرف	۱۱۴	۶	ورحال	ور جبریل	۱۴۲	۱۴	حال ترا ترا	حالی ہر تیرا
۳۷	۲	اسکا شاد	اسکی شاد	۸۲	۷	محبت حق	حق ہے محبت	۱۱۵	۳	ہنسن جان	ہنسن ہی جان	۱۴۳	۱۳	سب الوات	سب ادا وات
ایضاً	۲۹	کہیا تاہو حرت	کہیا تاہو حرت ہوون	۸۳	۲۰	اسروعیان	سروعیان	۱۱۷	۵	خرکتا ہو	خیر کہتا ہون	۱۴۴	۲۵	وواہ	ووانہ
۳۸	۱۲	[illegible]	[illegible]	۸۴	۸	جنید لوری	جنید نوری	ایضاً	۱۷	دوا	ادا	۱۴۷	۱۴	پڑ بگھے	پکڑ بیٹھے
۳۹	۲۲	اسے	اُس نے	۸۵	۷	ناحقیر	تاحقیر	۱۱۸	۱۴	سسن	اُنس	ایضاً	۱۴	درست	درجنت
ایضاً	۲۶	ہترے سے	کرتے سے	۸۶	۱۹	یون کیا	یون کہا	۱۱۹	۲	دلین پیرے	دلین تیرے	ایضاً	۲۶	اور ففض ہی کیا	اور فضل ہی کیا
۴۳	۱۲	تاکہ بہہ	تاکہ پردہ	۸۸	۱۵	آسان ہی	تھوڑا ہی	ایضاً	۵	چشم کورون	چشم کور نہین	۱۴۸	۵	حکم نکرتا	حکم کرتا
۴۴	۷	کہاکوئی بیت	کیا کوئی بیت	۹۰	۲۱	اور صحبت تک	اور صحبت مین	ایضاً	۲۵	مین	مین نے	ایضاً	۱۹	ازات	دن رات
۴۶	۲	گذر ثی	گذرتی	۹۱	۱۷	پہلی طاعت خدا کی رہے	پہلی طاعت ہی خدا کی رہے	۱۲۰	۱۴	اِلٰہ	اِلٰہہ	ایضاً	حاشیہ	حسن سرخی	حسن سرخسی
ایضاً	۲۱	رحال	رجال	۹۲	۶	مسنون محبت	مسنون محبت	ایضاً	۱۸	ہوئے	ہونے	ایضاً	۲۳	ہوشیار	ہوہوشیار
۴۷	۹	شکہیں	نہ کہیں	۹۳	۲۲	شام وبگاہ	صبح وبگاہ	ایضاً	۲۰	چاک کر	جاگ کر	ایضاً	۲۷	اِلامن	اَلامن
[illegible]	۹	وہ ملازم	رہ ملازم	ایضاً	۲۶	سوال کرے	سوال کئے	ایضاً	۲۲	تجھہ	تجھہ سے	۱۴۹	۳	دوسری رات	دوسری سات
ایضاً	۲۳	جانو تمھاری	سو تمھاری	۹۵	۲۲	جرمت	حرمت ہی	۱۲۲	۳	رسول خدا	رسول اللہ	ایضاً	ایضاً	ہی تاخر	بے تاخیر
[illegible]	۱۲	دوصیت	دو وصیت	۹۷	۷	کیسی حرکت کی	کیا حرکت کی	۱۲۴	۷	مین	مین نے	۱۵۰	۵	ربت ہوگا	رہت ہوگا
[illegible]	۶	تواے جوان	نوا جوان	ایضاً	۸	وہ جو حرکت	وہ حرکت	ایضاً	۱۴	شاغل	شامل	ایضاً	۲۳	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۸	خوف رجا	خوف ورجا	ایضاً	۹	وہ حرکت	وہ جو حرکت	ایضاً	۲۱	بجہان	بیجان	ایضاً	۲۴	ویسی	آویشی
[illegible]	۱۴	سر جہار	سر چہار	ایضاً	۱۴	بغیر شبہ گمان	بغیر شبہ و گمان	۱۲۵	۱۵	کر	گرا	۱۵۱	۱۲	گرامی تہا	گرامی شان
[illegible]	۹	سکنے اب	سکتے ہب	۹۸	۱	سر مالوالا	سر العلی	ایضاً	ایضاً	اب	آب	ایضاً	۱۴	نوشش	نوشش
[illegible]	۲۵	اسکورقم	اسکو رقم	۹۹	۱۷	تب برکت	تب ہی برکت	۱۲۶	۱۴	تہیا	تنہا	۱۵۵	۱۱	پدرز کریا	پدر زکریا
[illegible]	[illegible]	کہا حلت	[illegible]	ایضاً	۱۸	بس برکت سے	[illegible]	ایضاً	۲۷	تجھے	مجھے	ایضاً	۱۴	اور ابوزکریا	ابوزکریا
۶۲	۱۴	[illegible]	وقت صبح	۱۰۱	۵	ہمین سب	مین جب	۱۲۷	۱	[illegible]	[illegible]	ایضاً	۲۳	این جوزی	ابن جوزی
۶۴	۱۹	آ ماہی	آ تاہی	ایضاً	۸	شرم کیا	شرم لیا	۱۲۹	۲۴	بجہولی	مجہولی	۱۵۶	۱۴	ترتے مین	ترتے ہین
[illegible]	۲۱	بنا دیا	بنا دیا	ایضاً	۱۱	اور منشرح	منشرح اور	۱۳۰	۳	والا	اعلا	۱۵۷	۱۴	[illegible]	[illegible]
[illegible]	ایضاً	الکو محبت	اسکو محبت	۱۰۲	۱۳	کرتو	کہ تو	ایضاً	۲۷	کیا	کہا	ایضاً	۲۲	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	کدو	کہ تو	ایضاً	۱۷	مطمئین	مطمئن	۱۳۲	۱۱	مکرر ہے	ہی مکرر ہے	۱۵۹	۱۱	[illegible]	[illegible]
ایضاً	۱۴	اور شبید	اور شہید	۱۰۳	۶	شیطان سے	شیطان ہی	ایضاً	۲۶	نگاہ	تا گاہ	۱۵۹	۱۴	انور	انوار
ایضاً	ایضاً	امجد	ماجد	۱۰۴	۲۲	غالب ہو	غالب آ ہی	۱۳۳	۱۴	فقر	فقیر	۱۶۰	۲۵	برکت سے	ہی برکت سے
[illegible]	۳	صوفیان	صوفیہ	۱۰۵	۱۸	[illegible]	[illegible]	ایضاً	۲۷	کرین	کرامتین	۱۶۱	۱۴	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ایضاً	۲۱	[illegible]	[illegible]	۱۳۴	۶	[illegible]	[illegible]	۱۶۱	۱۹	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۱۹	[illegible]	[illegible]	۱۰۶	۱۴	[illegible]	[illegible]	۱۳۴	۲۷	[illegible]	کیا شمیر	۱۶۲	۲	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۲	[illegible]	[illegible]	۱۳۶	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۶۳	۸	[illegible]	[illegible]



جلد ثانی کتاب تذکرۃ الاولیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذکر شیخ ابو سلیمان دارانی قدس سرہ

عارج اوج حق شناسائی — بوسلیمان جو تھا دارائی
ایک قریے کا ہیگا دارا نام — کہ وہ قریہ ہی نواح شام

بوسلیمان اسکا تھا ساکن — جامع علم ظاہر و باطن
وقت مین اپنے وہ یگانہ تھا — ہادی و مرجع زمانہ تھا

تھی ریاضت مین اسکو شان کبیر — بسکہ سینے مین نہین تھا اسکا نظیر
ہین اشارات بس لطیف اسکے — اور ملفوظ ہین شریف اسکے

ایک صحابی احمد مرسل — جسکو کہتے معاذ ابن جبل
بوسلیمان تھا اسکے یارون سے — اسکے شاگرد جان نثارون سے

علم دین اس سے ہی پڑھا تھا وہ — فیض اس سے ہی جان لیا تھا وہ
بس وہ اخیار تابعین سے ہی — اور مشاہیر عارفین سے ہی

اسطرح بولتا ہی وہ ماجد — مین نے تھا ایک رات در مسجد
آہ سرما کی سخت شدت تھی — تن پہ میرے بڑی اذیت تھی

مین تھے اس رنج سے ہی وقت دعا — اپنے دو ہاتھ بھی اٹھا نہ سکا
ایک ہی ہاتھ مین نے اپنا اٹھا — حق کی درگاہ مین کیا ہون دعا

بعد ازان جبکہ مین نے خواب کیا — ہاتف غیب سے ہوئی یہ ندا
حصہ یک ہاتھ کا جو تھا تیرے — جب تو مانگا دئے ہین سب تجھے

ہاتھ دوسرا بھی گر اٹھاتا تو — حصہ اسکا بھی ہم سے پاتا تو
مین نے یہ سنتے ہی قسم کھایا — کہ نہ مانگون دعا دو ہاتھ سوا

اور کہا ایک رات مین سویا — ورد میرا میرے سے فوت ہوا
خواب مین میرے حور یک آئی — اور اسطرح مجھ سے کہنے لگی

ایسا بے فکر کیون تو سوتا ہی — کیا تو رحمت ابد کی کھوتا ہی
پانسو سال کی تو مدت سے — بسکہ انواع زیب و زینت سے

تیرے خاطر سنوارتے ہین مجھے — حکم حق سے سنگارتے ہین مجھے
یون ہی پردوں مین سنوارے جاو عزیز — تا ترے سے نکاح پاؤن مین

اور کہا ایک [illegible] سویا مین — خواب مین ایک حور دیکھا مین
بسکہ خوشوقت اور شادان تھی — اور کمال خوشی سے خندان تھی

اسکے ہنسنے سے جو کھلے انوار — وصف اسکی ہنسی کے زنہار
مین نے پوچھا اسے ای فرخ فال — پائی کتا یہ نور و حسن و جمال

وہ بھی ہی ایک شب نہ خوف خدا — ای فلان یاد کر جو تو رویا
اسی پانی سے منہ مراد ہونے — ہی یہ نور و جمال سب اس سے

ہو منہ پہ جتنا ہی چشم کا آب — چہرۂ حور کا بڑھا اسسے تاب
جسقدر رحم زیادہ رونے سے — حسن ہمکو جہان بڑہا دیکھے

اور بھی اُسنے کہا کہ صبح و مسا
…ہ کھاتے ہیں اسکو میرا حال
نہ سما جب ایک اشتہ تل
اور کہا جبکہ سوکھ گیا
مین کہا گر یہ خشک ہوویگا
مین نے زمزم پر ست غلطی سال
کیا احرام مین وہ عارف نیک
بول اتت کے ظالمون سے ڈرے
اور کہا نعمۃ مال شبہ سے لے
نقل ہے صالح ابن عبد کریم
پوچھے ہے کونسا بہت روشن
کہا شیخ وہ عجب کے سات
نیک اعمال جو کہ ایسے ہین
جبکہ غالب خوف حق پہ رجا
خوف دل مین گر ہمیشہ رہے
کہا جس دل سے خوف ہووے جدا
کہ عمل کرتے ہین رجا پر سب
خوف ایسا سمجھے رہے جاوید
اور کہا دل تو اپنا شوق مین ڈال
…یہ بات جان لیجے آج
اور رونے سے باز رہنا جان
یعنے سیری سے جسنے کھاویگا
اندرون از طعام خالی دار
اور کہا جسنے کھایا ہے سیر سے
اور حکمت کے جو کہ ہین باتین
اور عبادت بھی تا یہ ہووے گران
… سینہ مین یون … جب

بیک وہان جینے کھاتا تھا
گم وہین ہوگیا ہے تا یکسال
لاکھ شہوات جب ہون جمع دل
مین وہان یک مرید کو دیکھا
بولا اسوقت کیا تو پیویگا
بولکر یون گیا ہے وہ حال
نہین کہتا تھا خوف سے لبیک
کہ یقین نا کرین وہ یاد مجھے
اور جو حج کے واسطے جاوے
کہا یکبار اسطرح ای فہیم
وہ کہا ہے حجابہت روشن
اور بولا یہ کیسی ہیگی بات
نہین وہ کچھ رجا سے ہوتے ہین
دل مین اکثر وہ آویگا
بلکہ کچھ خوف گاہ گہ ہووے
دل وہ بیشک خراب ہوویگا
گر سکے کر عمل تو خوف یہ تب
کہ نہ رحمت سے ہووے ناامید
بعد ازان قول خوف مین دل
خوف کا ہے تو رہ بہت محتاج
ہے بلاشک علامت خذلان
نور دل آہ اسکا جاویگا
نادر و نور معرفت بسینی
آہ جیسے جیز اُس پہ آوینگے
بھول جاتی ہے نہ اسکو یاد ہین
نہ اوک سکے اُسے شادمان
منزلون مین پہنچیگا آہ وہ تب

دانہ یک تل کا تھا نمک سے لگا
مین حقیقت وہ تل کے دانے کی
آہ کیا کام ہووے اس دل سے
آب زمزم ہی اُسنے پیتا تھا
سنتے ہی یہ اٹھا ہی وہ اگاہ
شیخ دین احمد حواری جو
اور اسطرح ہمسکو فرماتا
جبکہ ظالم نے مجھ کو یاد کرے
اور جاکر وہان کہا لبیک
کہ مین خوف و رجا و امر مزور
سنکے لوگون نے یہ سخن اس سے
تو سے صوم و صلوۃ و نیک اعمال
اور بولا یہ دنیا و عقبی
اور جب خوف دل مین قائم ہو
ہنو حاصل اُسے خشوع دل
ایکدن احمد حواری کو
کہا اپنے پسر کو یون لقمان
اور تو امید ایسی حق سے رکھے
تا بلاشبہ شوق کو تیرے
اور کہا سب امور مین فاضل
اور جو نور دل کا ہے ای یار
کیا کہا خوب عاشق جانباز
اور کہا احتلام آفت ہے
جو عبادت بجا وہ لاویگا
اور وہ خلق پر نہووے شفیق
اور شہوت نفس شام و سحر
اور کہا حق کے پاس ای فاخر

ایکدن مین نے آہ وہ کھانا
کچھ نہین جانتا ہون کیسی تھی
کیا بن آویگا ویسے غافل سے
کچھ نکلتا تھا اور اُسکے سوا
اور بولا مجھے جزاک اللہ
تھا اُسیکا مرید نیکو خو
حق نے موسی پہ وحی یون بھیجا
مین کرون یاد اسکو لعنت سے
تو کہا جاویگا وہ لا لبیک
دل مین مومن کے سینگے وہ نور
بو سلیمان سے کہے جاکے
خوف سے ہی ہوا کرین ہر حال
اصل ہر چیز کا ہی خوف خدا
جانو اُسکو خشوع لازم ہو
دل نہ ویسا ہو قرب کے قابل
کہا دیکھیگا لوگ کو جب تو
کہ ڈرا کر خدا سے تو ہر آن
کہ تو امین اس سے ہو جاوے
وہ ترا خوف راہ سے لووے
نفس کا ہی خلاف ای عاقل
کھانا سیر سے اسکا ہی رنگا
مصلح الدین سعدی شیرازی
کہ وہ سیری کی کم علامت ہے
نہ علاوہ وہ اس مین پاویگا
جانے سب کو ہی سیر کا نتیجہ
دن بدن اسمین نہ یادہ
بھوکہ ہی یک خزانہ …

ہر کسیکو وہ حق نزد دیتا ہی / ہر کسیکو جو دوست رکھتا ہی
کہا جب سیر ہووے کوئی بہات / بھوکے اعضا ہوں اسکے باہمات
اور جسوقت وہ رہے بھوکا / سیر ہوتے ہیں سب اعضا
یعنے جب تلک شکم نہ سیر ہووے / کوئی شہوت بھی آرزو نکرے
کہا سیری کلید دنیا ہی / بھوک جانو کلید عقبی ہی
بھوکھ سے ہی یقین ہو نفس ذلیل / اور دل اس سے نرم ہو بخیل
اور علم سماوی بھی ہر آن / غیب سے تجھ پہ ہوویگا ریزان
اور بولا کہ معرفت ان رات / ہیگی نزدیک تر خموشی سات
اور ذکر خدا سے ہی معمور / ہووے مومن کا دل یقین پرنور
اور ذکر خدا ہی اسکی غذا / اسکی راحت ہی قربت مولا
اور مسجد سمجھ ہی اسکی دکان / اور عبادت ہی کسب اسکا جان
اور قرآن بضاعت اسکی ہی / وہی اصل سعادت اسکی ہی
دنیا جاے زراعت ای آگاہ / اور قیامت ہی اسکا خرمن گاہ
اور بلاشبہ اسکا ثمرہ ہی گنج / حق تعالی کے ہی ثواب کا گنج
اور جس چیز میں نہیں ہی شر / ہی وہی شکر نعمتوں کے اوپر
اور وہی صبر ہی بلا میں ترا / اور یونس ہی ابتلا میں ترا
شیخ احمد حواری یوں بولا / جامہ یکدن سفید وہ پہنا
اور کہا آہ کاش دل میرا / ہووے ایسا سفید جو کپڑا
جیونکہ کپڑوں میں یہ میرا کپڑا / پاک تر اور سفید تر ہیگا
اور کہا جو نکات قوم کے ہیں / دل میں میرے کئی گذرتے ہیں
پر نکرتا ہوں انکو میں بے قبول / جب تلک نا ہوں دو گواہ عدول
دو گواہ وے کتاب و سنت ہیں / کہ وہی اصل دین و ملت ہیں
اور مناجات میں بسوز و گداز / اسطرح بولتا تھا وہ بہ نیاز
ای دو عالم کے مالک و خالق / تیری خدمت کب ہی وہ لایق
نہو جب تک وہ تیرا خدمتگار / ہووے تیرا مطیع سر و جہار
تیری رحمت سے کیوں امید رکھے / جو نہ شرماوے تیرے عصیان سے
کلمات اسکے ایسے ہیں اکثر / میں کیا اکتفا اسیکے اوپر
نقل ہی اسنے جب وفات کیا / دیکھے اسکو بعالم رویا
اور پوچھے کہ تیرے بعد حیات / کہا کیا بول حق نے تیرے سات
کہا مولا نے مجھ پہ رحمت کی / اور ہر حال پر عنایت کی
پر بشارت یہ قوم کی ایجان / آہ مجھکو بہت دشمنی ہی یہان
یعنی رکھتا تھا آہ میں شہرت / درمیان اہل دین کے باعزت
آہ شہرت بھی ایک آفت ہی / ہاں سلامت بکنج عزلت ہی
ہووے خوشنود اسکے ساتھ خدا / روح اللہ روحہ ابدا

ذکر محمد سماک رحمۃ اللہ علیہ

گنج عرفان واعظ قرآن / بحر فیضان حافظ اخوان
مہر اوج معارف و ادراک / قطب دوران محمد سماک
زاہدوں عابدوں کا سرو فخر / طالبان خدا کا تھا رہبر
اور وہ اپنے وقت کا تھا امام / اسکا مقبول و مستند تھا کلام
اور اسکا بیان شافی تھا / اسکا ہر قول سب کو کافی تھا
واعظی میں تھی اسکو شان کبیر / کوئی اسمیں نہیں تھا اسکا نظیر
شیخ معروف کرخی فاخر / اسکے ہوتا تھا وعظ میں حاضر
اسکے فیض کلام سے ای نیک / اسنے پایا تھا جان کشایش ایک
اور ہارون رشید تھا اسکے / پیش آتا بہت تواضع سے
شیخ اسطرح بولتا تھا سدا / کہ یہی حق ہجان تواضع کا
کہ کسی پر بھی آپ کو نہ شمار / سمجھے افضل کبھی نہ سر و جہار
اور یوں بولتا تھا جانو تم / اسکے آگے جو ہوگئے مردم
رکھتے تھے بالیقین حکم دوا / لوگ پاتے تھے بس انہوں سے شفا
لوگ ہیں قید کے بیچ یقین / درد ایسا جسے دوا ہی نہیں
جانتا ہی حق کو مونس و مسلمان / اور جو اسکی کتاب ہمراہ
اور بولا ہی کہ طبیب ایک سا / جس کے قیدی میں تیرے لوگ گران
تیر و گردن وہ نکالے جب / قید سے بالیقین حجتکا تب
کہتا تھا ایک وقت السلطان / وعظ کہتا تھا وہ جو ملوں پیگران
جیسا ہو وقت سننے والوں کو / ہی گران تمثیل شام و سحر

بہی کمی جانو اعضون کی تب / ہی کمی جیسے عالمون کی اب
اسکا قارورہ مین لیجاتا تھا / اسکے گھر جو طبیب آتا تھا
بسکہ نورانی اسکا تھا چہرہ / پہنا تھا وہ لباس پاکیزہ
اسکا احوال مین کیا ظاہر / کہا سبحان اللہ وہ فاخر
جلد تر اب بیان سے تو پھر جا / ابن سماک سے تو کہہ ایک

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم وبالحق انزلناہ وبالحق نزل

فضل حق سے وہین شفا پایا / بعد اسطرح مجھ کو فرمایا
شیخ اسطرح تب میرے سے کہا / کہ یقین خضر تھا وہ مرد خدا
یا الہی تو جانتا ہی بجا / کہ گناہ آہ جبکہ مینے کیا
پس ہی دوستی کو ای مولا / کیجے کفارہ ان گناہون کا
تب وہ کہنے لگا دو شیطانکی / نہین طاقت ہی آہ مجھ کو کبھی
کہا شیطان ایک ہی میرا / اور شیطان ہی دو سر ان کا
جبکہ رحلت کیا وہ دنیا سے / خواب مین دیکھ کر اسے پوچھے
وہ نوازا ہی مجھ پہ رحمت کی / اور مجھے مغفرت کی خلعت دی
تن کو جو رنج بندگی مین ڈال / پھر اٹھا دیے وہ بار قوت عیال

ذکر محمد ابن اسلم طوسی رحمۃ اللہ علیہ

زہد و طاعت مین جو مجتہد ہی / نام اسکا سمجھ محمد ہی
وقت مین اپنے وہ یگانہ تھا / قطب دین قدوۂ زمانہ تھا
اسکے حرکات پاک اور سکنات / حسب سنت ہی پائے سب اوقات
با امام علی گرامی شان / ابن موسی رضا رفیع مکان
سر پہ اسکے کلاہ ایک نمدین / پیرہن بر مین اسکے تھا پشمین
لوگ اسطرح اسکو جب دیکھے / سب کے سب زار زار ہو روئے
اور کہتے ہین اسنے واعظ تھا / دین کے احکام کا محافظ تھا
دون بدن پس لگے ہین ہونے زیاد / سننے لاگے ہین وعظ اور ارشاد
کہ فسادون سے باز آئے ہین / بالیقین براہ راست پائے ہین
کہتے تھے اسطرح وہ ذیشانکو / کہ تو مخلوق بول قرآن کو
قید تھا اسکو سخت تردد و ملال / قید خانے مین اسکا تھا یہ حال

یون کہا احمد حواری ای یار / ابن سماک جب ہوا بیمار
رہ مین یک پیر مرد مجھ سے ملا / کہ نمایان تھی اس سے شان علا
اس سے خوشبو مہک رہی تھی / پوچھا مجھ کو کہان چلا ہی تو اب
کہا کہا آہ دوستدار خدا / دشمن حق سے اب مدد چاہا
ہی جہان درد اسپہ ہاتھ رکھے / اور پڑھے یہ دعا شفا پاوے
مین نے جاکر کہا یہ حالت سب / شیخ ویسا ہی سن کیا ہی جب
کون تھا کہا اسے تو پہچانا / مین کہا اسکو مین نہین جانا
نقل ہی حال نزع مین اپنے / عرض کرتا تھا حق سے یون اسنے
اہل طاعت ترے جو ہین یا رب / مین نے رکھتا تھا دوست انکو سب
نقل ہی اس سے پوچھے اہل فلاح / نہین کرتا ہی کس لیئے تو نکاح
پوچھے کیسے ہین بول دو شیطان / اسطرح تب لگا وہ کرنے بیان
دو تو شیطان کے ہاتھ مین ہیہات / مین سیر کسطرح سہون آفات
کہا کیا تیرے ساتھ رب انام / کہا حق نے کیا مرا اکرام
نہ کسی قوم کو وہ عزت ہی / نہین ویسی کسیکو حرمت ہی
بیٹنگے اسکی فضیلتین اکثر / قدس اللہ سرہ الانور
عالم و عارف خدا آگاہ / تابع سنت رسول اللہ
ہی وہ فرزند اسلم طوسی / رہ نورد منازل قدسی
قول تھا اسکا خلق مین مقبول / بولتے تھے اسے لسان رسول
اتباع سنن مین اسکا قدم / تھا بہت فعل و قول مین محکم
اسنے آیا شہر نیشاپور / آئے تقدیم کرکے خلق وفور
اور خریطہ بھی یک کتاب کا / دوش پر اپنے وہ اٹھایا تھا
اور کہنے لگے کہ تیرے تئین / ہم نہ اسطرح دیکھ سکتے ہین
اسکی مجلس مین لوگ ہی تھوڑے / جلسے پہلے جمع آتے تھے
تاکہ پنجاہ ہزار شخص شہیر / پائے اس مجلس سے فیض کثیر
آہ حاکم تھا جبکہ معتزلی / قید اسکو کیا بخبث دلی
نہین نہار بولتا تھا وہ / لب نہین اسمین کھولتا تھا وہ
جمعہ کا روز جبکہ آتا تھا / فرحت و انبساط پاتا تھا

غسل مسنون کرا و اخوشحال
کہتا تھا جانتا ہی تو یارب
بعد ازان بادشاہ عبد اللہ
تین دن تک بھی صبح سے تا شام
کہے سب آئے پر وہ شخص شریف
پوچھا وہ کس لئے نہین آئے
کہا سلطان کہو وے تکو انجام
احمد حرب پاس وہ سلطان
ایک ساعت وہ خم کیا تھا سر
سچ ہی بیشک تو خوبصورت ہی
بادشاہ جب سنا ہی یہہ تقریر
ابن اسلم نے گھر مین آنیکا
لوگ بولے کہ شیخ جمعہ کے روز
جلد گھوڑے سے اپنے وہ اترا
بادشہ جلد روبقبلہ ہوا
نیک بندہ ہی اسنے تیرا جب
حق دعا اسکی مستجاب کیا
ایک مسجد مین وہ مقام کیا
ایکدن دل بہت ہی چاہا ہی
تا کہ تم ہو وے کچھ ز آب روان
نقل ہی یک بزرگ نے بولا
کہ ای ملعون یہہ کیا ہی تیرا حال
اس لئے مین یہان ہوا سے گرا
ایکدن یک جہود نے آیا
اسکے ریزے پڑے سے تھے تب
وہ کہا دین ہی ترا سچا
اور حرمین کا امام بھی تھا

اور سجادہ اپنے دوش پہ ڈال
جو تھا مجھ پر ادا کیا مین اب
ابن طاہر جو تھا گرامی جاہ
آئے سب شہریون نے بہر سلام
نہین لائے حضور مین تشریف
اس سے لوگون نے یون بیان کئے
گر نہ تشریف لاوے بہر سلام
باعقیدت گیا ہی پہلے جان
بعد سلطان پر کیا ہی نظر
صاحب حسن پر ملاحت ہی
پایا باطن مین اپنے یک تاثیر
نہین اس بادشاہ کو اذن دیا
ہووے مسجد طرف ہی جلوہ فروز
اور اگر اسے سلام کیا
بسر سجدہ ہو یون کیا ہی دعا
دوست رکھتا ہون اسکو مین یا رب
اسکے مقصد سے کامیاب کیا
حق کی طاعت مین قیام کیا
پانی تب چاہ سے وہ کھینچا ہی
نفع مین خلق کے ہو نقصان
کہ مین جس وقت شہر روم مین تھا
تب وہ کہنے لگا بہ درد و ملال
بلکہ نزدیک تھا گرون اوندھا
قرض اپنا ہی شیخ سے چاہا
اسکو بولا اٹھالے اسکو اب
وہین ایمان صدق سے لایا
بوعلی سے ہی یون سوال کیا

قید خانے کے در تلک آتا
رہا دو سال قید مین ناچار
آیا ہی بار ریاست و اقبال
بعد ازان بادشاہ نے پوچھا
احمد حرب ہی سمجھ اول
کہ ہین وے عالمان ربانی
مین ہی ان کے سلام کے خاطر
شیخ کو جب خبر دئے ہین جا
اور بولا سنا تھا مین سے قبل
معصیت سے خدا کے ای ہشیار
بعد رخصت وہ اس سے پایا ہی
دیر تک یونہی وہ کھڑا تھا سوار
پس گیا روز جمعہ پھر آیا
اور اسکے قدم کو بوسہ دیا
یا الٰہی مین بد ہون بستر وطن
پس یہہ بدکار کو کرم سے ترے
الغرض ابن اسلم سالم
آب جاری تھا در اپر اسکے
اسکو آب روان مین ڈالدیا
بعد ازان پھر گیا وہ نیشاپور
دیکھا ابلیس کو ہوا سے گرا
ابن اسلم نے اب کیا ہی وضو
نقل ہی اسنے وام لیا تھا
پاس اسکے نہین تھا ایکدرم
حسب فرمان اٹھا لیا وہ جہود
نقل ہی شیخ بوعلی خیشان
ورثۃ الانبیا ہین جو علما

منع جب کرتے اسکو پھر جاتا
پایا زندان سے بعد ازان چھٹکار
گئے سب عمدگون نے استقبال
ہین اکابر سے کوئی باقی کیا
ابن اسلم ہی دوسرا اکمل
ہر دو ہین عارفان حقانی
انکی خدمت مین جاؤنگا آخر
کہا ملنے بجز نہین چارا
کہ ہی تو خوب رو جمیل و شکیل
اپنی صورت نہ زشت کر زنہار
ابن اسلم کے گھر پہ آیا ہی
چاہا ہر چند پر نہ پایا بار
ابن اسلم کو راہ مین پایا
شیخ نے اس سے منہ کو پھیر لیا
اسلئے مجھ کو وہ رکھے دشمن
اب تو توفیق کار نیکی دے
پھر ہوا شہر طوس کا عازم
کبھی کوزہ نہ یک لیا اس سے
ایک کوزہ وہ نہر سے ہی لیا
کیا اس شہر کو وہ فائض نور
مین نے تب اس لعین کو پوچھا
خوف اسکا بہت ہوا مجھ کو
اور فقیرونکو صدقہ دیتا تھا
ہان تراشا تھا اسنے ایک قلم
حکم حق سے وہ زر ہوا ہین زود
وعظ کہتا تھا ایکدن یکان
کونسی ہی گروہ وہ فرما

[illegible]

بو علی نے کہا جو ہی سائل ہی وہ البتہ وارث کامل
نقل ہی اسکا ایک ہمسایہ ایک شب اسکو خواب مین دیکھا
آیا تا شیخ کو خبر دیوے کر چکا تھا وہ نقل دنیا سے
وہی خرقہ سنوا تھائے ہین اور جنازے ایرا ترائے ہین
دیکھے دو پیر زن چہارے پر کہنے لاگے ہین آپ کرکے نظر
اسکو دنیا فریب دے نہ سکی دام مین اپنے اسکو لے نہ سکی

ذکر احمد حرب رحمۃ اللہ علیہ

کہ امین تھا وہ شرع و سنت کا اور معین تھا وہ دین و ملت کا
اور اسکے فضیلتین ہین کثیر زہد و طاعت مین تھا اسکا نظیر
شیخ یحیی معاذ رازی جب کی ہی رحلت یہہ کی وصیت تب
اور تقوی مین کہا لکہون اسکا احتیاطاً آہ کیا کہون اسکا
مین نے پالی تھی اسکو جان یقین تھا تو کچھ اسمین تہ و شبہ نہین
اور وہ ہمسایہ لشکری ہی جب مین نہ کھاونگا گوشت اسکا اب
جاتا حلاق ایکدن آکے موئے لب اسکے تا درست کرے
ایک لمحہ تو ٹھہرئے ای ہمام شیخ بولا کہ کر تو اپنا کام
نقل ہی ایک دوست اسکا تمام اسنے یکبار اسکو نامہ لکھا
وقت قامت کے ایکدن اسنے یون کہا ایک مرید کو اپنے
کہ نہ پھیر بھیجئے رقیمہ تو نہین فرصت جواب کی ہمکو
شیخ اپنے پسر کو شام و سحر حکم کرتا تھا بس توکل پر
گر ہو مطلوب کوئی شی تجھ کو تو یہہ روزن کے پاس تب آ تو
اہل خانہ کو یون وہ بولا تھا کہ کوئی چیز جب وہ چاہیگا
اہل خانہ نہ ایکدن تھے مگر پاس روزن کے آیا اسکا پسر
اہل خانہ نے آکے دیکھے تمام کہ وہ فرزند کھا رہا ہی طعام
شیخ نے سنکے یون کہا تحقیق کہ مسلم اسے ہوی یہہ طریق
گذرا اسکی زبان پہ ایک سخن دل میرا اس سے ہوگیا روشن
نقل ہی سید انشا پور آئے تھے ایکروز اسکے حضور
مست نکلا ہی اپنے گھر سے ہاتھ مین اپنے وہ لیا تھا رباب

اور رباب دریدہ جو ہی سو پایا ابن اسلم طرف اشارہ کیا
ابن اسلم کہا ہی شکر خدا رنج سے اب نجات مجھ کو دیا
نقل ہی زندگی مین وہ شیخ خرقہ کہنہ پہنتا تھا جو
بیٹھتا تھا بھی وہ جو نمدے پر وہ بھی ڈالے ہین لا جنازے پر
ابن اسلم نے جو کہ رکھتا تھا اپنے ہمراہ ہی اسکو لیکے گیا
اسنے دنیا مین تھا بڑا زاہد قدس اللہ سرہ الماجد
فخر امجاد زبدۂ زہاد سر افراد و قدوۂ عباد
احمد حرب ہیگا اسکا نام حق دیا تھا اسے بلند مقام
معتقد اسکے ساتھ با اکرام تھے یہان تک سمجھ خواص و عام
میرے رخسار بعد نقل کے تم راکھو اسکے قدم پہ ای مردم
اسکی مادر نے مرغ بریان کر ایکدن اسکو یون کہی ای پسر
کہا یکدن بہ بام ہمسایہ چڑے کے دانہ یہہ چند کھایا تھا
نقل ہی ذکر حق مین وہ کامل تھا شب و روز اسقدر شاغل
ذکر سے ہل رہتے تھے اسکے لب اسکو حلاق یون کہا ہی جب
حسب فرمان وہ کام کرنے لگا چند جا لب پہ اسکو زخم ہوا
منقضی ہوگئے ہین یک مدت نہین پایا جواب کی فرصت
بھیجے اسکے خط کا لکھکے جواب اور اسطرح اسمین لکھہ بصواب
اور مشغول رہ خدا سے مدام ختم کر والسلام والاکرام
اسکی تحریص اسکو دیتا تھا اور اسطرح اسکو فرمایا
اور یون عرض کر ای میرے رب وہ فلان چیز مجھکو دیجے اب
ڈالو وہ چیز جلد روزن سے ایک مدت ہین اسطرح گذرے
حسب عادت طعام وہ چاہا حق تعالی نے غیب سے بھیجا
پوچھے کھانا کہان سے یہہ پایا کہا روزن سے ہی یقین آیا
نقل ہی ایک بزرگ کہتا تھا مین مجلس پہ شیخ کے گذرا
اب تو چالیس سال ہین گذرے ذوق اسکا ابھی ہی دل مین مرے
احمد حرب کا تھا ایک لڑکا بے سعادت بڑا ہی فاجر تھا
جب وہ سادات پاک پر گذرا کچھ نہین اپنے التفات کیا

خاطر باصفا مین ان کے سب
میرے ہمسائگون سے ایک عزیز
پایا ہی عمل اسکا استقرار
نقل ہی اسکا ایک ہمسایہ
رہ مین چورون نے جبکہ پائے ہین
آؤ تا جاکے اسکی دلداری
کیا بہرام اسکا استقبال
سخت تر قحط کے تھے وہ ایام
ہم سنے ہین کہ مال و زر تیرا
اوّلا لیگئے وے میرے سے
تیسرا یہہ کہ لے گئے دنیا
کہ یہہ تینو سخن کو لکھ کے رکھو
کہا تا نا جلاوے کل وہ مجھے
شیخ اسطرح اسکو فرمایا
وارے گر اسپہ ایک طفل بھی آتش
خاک اپنے سے جو نہ دفع کرے
بلکہ دونو کو وہ جلا دیوے
اور پوجا نہین ہون مین اسکو
کہا ای شیخ صاحب اجلال
شیخ بولا اسے جو جیتا ہی
دوسرے یہہ کہ جب کیا پیدا
چوتھے جب اُن پہ موت لاتا ہی
خالقیت سے تا اسے جانین
مارے اسواسطے انہین باری
کہا بہرام سچ تو فرمایا
یونہی گذری ہی اسپہ یکساعت
اور وہین صدق سے پڑہا دلخواہ

یک تغیر ہی اُس سے آیا تب
بھیجا تھا ایک رات کوئی چیز
اور کیا مین نے جبکہ استفسار
ایک آتش پرست رہتا تھا
مال و زر اسکا وے چرائے ہین
ہم کرین آج اسکی غمخواری
اور کیا اسکی عزت و اجلال
چاہتا تھا کہ تا کھلاوے طعام
راہ مین دو نود ہین چرائے آ
نہین مین نے لیا ہون و سر سے
اور باقی رہا ہی دین مرا
اس سے آئی ہی آشنائی کی بو
اور مرے سے نہ بیوفائی کرے
آہ تو کیا مغالطہ پایا
وہین ہوتی ہی سر پل مین شتاب
کیون وہ درگاہ حق مین پہنچاوے
کون بہتر ہی اسمین تا سو نجھے
دیکھین کیا تمہ اسپہ ہم ہر دو
تجھ سے کرتا ہون مین چہار سوال
پوچھ میرے سے تب وہ پوچھا یہ
رزق دیتا ہی کس لئے انکا
کس لئے پھر انہین اٹھاتا ہی
اپنا خالق اسیکو پہچانین
تا پچھانین اسے بہ قہاری
بعد ازان جلد آگ لے آیا
کچھ نہ پہنچی ہی شیخ کو زحمت
کلمۂ لا الٰہ الّا اللّٰہ

شیخ کہنے لگا بہ عجز و فور
آہ وہ چیز مین نے لکھایا
ہوا معلوم گھر سے سلطان کے
اور بہرام نام تھا اُسکا
شیخ نے یہہ خبر سنا ہی جب
گرہ ہی گبر ری ہمسایہ
شیخ کی آستین پہ بوسہ دیا
شیخ نے اسکو یون کہا ہی ہم
کہا بہرام ہان چرائے ہین
دوسرا یہہ کہ لے گئے آدہا
شیخ اسبا کو پسند کیا
بعد ازان شیخ اسکو یون پوچھا
مین بہت لکڑیان کھلایا اُسنے
کیونکہ آتش ضعیف ہی بسیار
ایسی ہووےگی جو ضعیف یقین
اور وہ مشک کو نجاست سے
تو تو ہفتاد سال ای بہرام
کرتی ہی یا نہین ترے سے وفا
گر جواب انکا دیویگا بصواب
یہی پہلا سوال ہی کہ خدا
تیسرا دیوے رزق انکو جب
شیخ اسطرح اسکو فرمایا
اسلئے دیوے رزق انکو سبھی
اور اٹھاتا ہی اس لئے آخر
تا کرے امتحان اسکے سات
دیکھ بہرام ہوگیا حیران
شیخ نعرہ کیا ہی یک پرجوش

ای بزرگو مجھے رکھو معذور
اور صحبت کا اتفاق ہوا
شی وہ ہمسائگون نے لائی تھی
وہ تجارت کو مال بھیجا تھا
اپنے یارون سے یون کہا ہی تب
پس وہ تشریف اسکے گھر لایا
اور حرمت سے اسکو بٹھلایا
محض پرسش لئے ہین آئے ہم
اس مین سو شکر مجھ پہ آئے ہین
اور چھوڑے مرے لئے آدہا
اور یارون کو اپنے فرمایا
کیون تو کرتا ہی آگ کا پوجا
قرب حق کا وہ تا دلاوے مجھے
نہ رکھے اختیار وہ زنہار
کیون وہ پہنچاوے با قوی متین
نہ جدا کر سکے جہالت سے
اسکو پوجا ہی صبح و شام مدام
بات یہہ سنکے وہ پسند کیا
ابھی ایمان لاونگا مین شتاب
کس لئے خلق کو کیا پیدا
کس لئے مارتا ہی انکو سب
کہا نہین اسلئے کیا پیدا
تا پچھانین اسے برزّاقی
تا وے جانین اسیکو ہی قادر
شیخ اسپر رکھا ہی اپنا ہات
دین باطل سے پھر گیا اُس آن
اور گرا ہی زمین پر بیہوش

ہوش پایا ہی بعد یکساعت — پوچھے یارون نے کیا تھی یہ حالت
کہا ایمان لایا جب بہرام — دل مین میرے ہوا ہی یہ الہام
بعد ہفتاد سال ای احمد — ہوا ایمان کو وہ سعید ابد
اور ہفتاد سال صبح و شام — تو گذارا ہی بر ملت اسلام
آخر حال کیا تو لاویگا — مین یہ سنتے ہی ہوش کھو کے گرا
نقل ہی اپنی عمر مین حاشا — وہ نہین کوئی شب مین سوتا تھا
کہے یارون نے ای نکو انجام — کیا ہو گر پاوے وہ ایکشب آرام
کہا بالاے سر یہ جسکے یقین — کر رہی آراستہ بہشت برین
اور دن رات اسکے زیر قدم — آہ سلگاتے ہون سقر ہر دم
اور نہین جانتا ہی وہ اصلا — یا تو جنت مین یا سقر مین جا
آہ کس طرح سے وہ سوویگا — چین کسطرح سے وہ لیویگا
نقل ہی اسکی جو کرے غیبت — زر اُسے بھیجتا تھا با سرعت
بولتا ہی وہ کام مین میرے — اسلئے زر مین بھیجتا ہون اُسے
اور وہ بولتا تھا حق سے ڈرو — بندگی رات دن خدا کی کرو
اور دن رات ہوشیار رہو — تا نہ دنیا فریب دے تم کو
جو نکہ اگلون کو وہ فریب دی — اور انکو ذلیل و خوار کئی
کلمات اسکے ایسے ہین اشہر — قدس اللہ سرہ الانور

ذکر شیخ حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ

زاہد و عابد بلند مکان — شیخ دین حاتم اصم ذیشان
وقت مین اپنے تھا وہ فرد کبیر — تھا خراسان مین وہ پیر شہیر
اور شیخ شقیق کا تھا مرید — خضرویہ کا پیر تھا وہ رشید
صدق و زہد اور ریا سے تمیز — ورع اور احتیاط و طاعتمین
وقت مین اپنے بے نظیر تھا وہ — سب فضائل مین بیشتر تھا وہ
جبکہ اسنے بلوغ پایا ہی — راہ مین خوف حق کے آیا ہی
کوئی دم بے مراقبہ نہ رہا — کوئی دم بے محاسبہ نہ رہا
صدق و اخلاص چھوڑ کوئی دم — نہ رکھا اور نہین اٹھایا قدم
بولتا تھا جنید بالتحقیق — عصر مین وہ ہمارے تھا صدیق
نفس کی مکر اور رعونت مین — اسکے مکرون کے سب پہچانا تمیز
شیخ حاتم کے ہین عجب کلمات — اور عجائب ہین اسکے تصنیفات
اور عجب اسکے ہین نکات کثیر — کہ نہین جنکو ہی مثل و نظیر
پوچھتا تھا وہ اپنے یارون سے — سب مریدون سے دوستدارون سے
کہ اگر پوچھین تم سے یون مردم — بولو حاتم سے کیا سیکھے ہو تم
کہو دیونگے کیا جواب ہم — کہے بولینگے علم سیکھے ہم
کہا بولینگے تم کو گر ایسا — کہ نہین اسنے علم رکھتا تھا
کہے بولینگے ہم نے با سرعت — ہم نے سیکھے ہین شیخ سے حکمت
کہا گر وے کہینگے تم کو سبھی — وہ نہین جانتا تھا حکمت بھی
کہے یارون نے تو ہی اب فرما — دیوین پھر کیا جواب ہم انکا
کہا تم دیجیو جواب انہین — ہم نے سیکھے ہین اس سے دو چیز
پہلے جو اپنے ناصح ہو موجود — بالیقین آپ ہم رہین خوشنود
دوسری جو کہ ہووے غیر کے ہات — اس سے امید نا رکھین و نجات
اور یارون سے اپنے وہ فیروز — اسطرح بولنے لگا ایک روز
مین نے یکعمر ای سعادت سنج — تربیت مین تمہارے کھینچا رنج
بارے اب کوئی طالب صادق — تم سے اس راہ مین ہوا لائق
عرض یارون نے تب کئے ہین ملان — بسکہ اتنے غزا کیا ہی فلان
کہا غازی ہوا وہ نیک عنوان — پر جو مین چاہتا ہون شخص کہان
اور کہنے لگے فلان دلخواہ — کیا جا کر بھی حج بیت اللہ
کہا حاجی ہوا ہی وہ سمجھو — مین جو چاہتا ہون وہ کہان ہی کہو
اور بولے فلان خجستہ فال — راہ حق مین دیا بہت سا مال
شیخ بولا کہ ہی وہ مرد سخی — کہے ارشاد کیجئے تو ہی
کہا لائق ہی جو خدا سے ڈرے — اور امید غیر سے نہ رکھے
اور رکھتا تھا وہ کرم ایسا — عیب پوشی مین تھا علم ایسا
ایکدن آئی ایک عورت نیک — مسئلہ اس سے پوچھتی تھی ایک
بات کرتی تھی شیخ سے وہ جب — باد اوس سے پھرا ہی ناگہہ تب
ہوئی شرمندی اور بہت نادم — اسکو فرمایا اسطرح حاتم
کیجے آواز سے پکار کے بات — کہ مین بہرا ہون ابتو تیرے سات

تب کئی بار وہ کئی بے خطر　　تب دیا اسکے مسئلے کا جواب
پس عورتکو ہوگیا ہی یقین　　پیر آواز وہ سنا ہی نہین

زن وہ جیسی رہی بے خبر جب تک　　وو وہی بھیر را ہی تب تک
نقل ہی شہر بلخ مین یکتن　　وعظ کہتا تھا وہ کرم اندوز

تب دعا یون کیا وہ ای غفار　　جو یہ مجلس مین ہو ترا بدکار
لطف سے اسکو بخش دیجے اب　　پس دعا اسکی کی اجابت رب

ایک بناتش اسمین حاتم تھا　　کھو دینے قبر اسکی شب وہ گیا
جب سر گور وہ گیا ہی باز　　غیب سے یون سنا ہی یک آواز

شیخ حاتم کے بزم کے درمیان　　آج بخشا گیا ہی تو ای فلان
کہا تو کرتا ہی پیر یہہ قصد گنہ　　بس یہہ سنتے ہی وہ گیا تو بر

یون کہا ہی محمد رازی　　کرمتی حاتم سے جسکو دمساز
رہا خدمت مین اسکے مین کئی سال　　دیکھتا تھا ہمیشہ اسکا حال

کبھی غصہ نہین ہوا زنہار　　اتنے برسون مین ہان نگر کیا
ماجرا اسکا ہی ای یار　　ایک دن وہ چلا تھا در بازار

ایک شاگرد جو کہ اسکا تھا　　ایک بقال اسکو پکڑا تھا
اسکو یون بولتا تھا سختی سے　　کہا ابھی دیجئے مرے پیسے

کہا حاتم نے اسپہ کرکے نظر　　لطف سے ای عزیز نرمی کر
کہا بقال مین نچھوڑونگا　　شیخ یہہ بات سنکے غصہ ہوا

مارا اپنی زمین پر جا ور　　وہین بازار ہو گیا ہی زر
کہا جتنا ترا ہی حق لیجے　　اس سے ہرگز نہ کچھ زیادہ لے

اس سے گر کچھ زیادہ لیویگا　　ہاتھ اب تیرا خشک ہوئیگا
پہلے بقال نے لیا اتنا　　اسپہ کہتا تھا اپنا حق جتنا

بعد کچھ حرص سے زیادہ لیا　　بس وہین ہاتھ اسکا خشک ہوا
نقل ہی ایک شخص دعوت کی　　ایک حاتم نہین اجابت کی

عجز و الحاح وہ کیا بسیار　　شیخ اس طرح تب کہا جایا
تین شرطین اگر قبول کرے　　جانتے آونگا مین گھر تیرے

پہلے شرط اول جہان کہ جاہونگا　　سوا کسی جا مین مین بیٹھونگا
دوسری شرط جو کہ مین جاہون　　تیرے سفر یہ بس وہی کھاون

تیسری جو کہ مین کہونگا تجھے　　وہ مرا حکم تو بجا لاوے
تین شرطین بھی وہ قبول کیا　　شیخ نے جبکہ اسکے گھر گیا

جہان لوگون نے کفش چھوڑا تھا　　بے تکلف اسکی جگہہ بیٹھا
لوگ نا خوش ہوئے تو فرمایا　　ایسی ہی پہلے مین نے شرط لیا

بعد سفرہ بچھائے لاکر جب　　شیخ دو روٹیان نکالا تب
لوگ کہنے لگے یہہ کھانا کھا　　کہا پہلے ہی یہہ بھی شرط کیا

ہوئے کھانے سے سارے فارغ جب　　میزبان پر کیا ہی حکم یہہ تب
ایک توا تو جلد لوہے کا　　خوب آتش مین گرم کرکے لائے

میزبان جلد گرم کر لایا　　اور مجلس کے درمیان رکھا
شیخ نے اسپہ پاؤن رکھکے کہا　　مین نے کھایا ہون نان اور گذرا

بعد کہنے لگا کہ ای لوگو　　تم نے سب اعتقاد رکھتے ہو
تم نے دنیا مین جو کہ کھاوینگے　　حشر کے دن حساب لیوینگے

ہے یہ سب حاتم نے سچ ہی بات　　کہا جانو کہ ہی عرصات
اب یہہ توے پہ تم نے پاؤن رکھو　　جو جو کھاتے یہان بیان کرو

عرض خدمت کئے مین سب حقناک　　ہمکو طاقت نہین ہی یہہ زنہار
انکو کہنے لگا تب ای مردم　　حشر مین کیون حساب دوگے تم

دیکھو قرآن مین کہا ہی رب　　آیت پاک یہہ پڑہا ہی تب

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ

یعنے اسدن بدرگہ متعال　　تمسے ہوویگا نعمتو نکا سوال
دار دنیا مین تم جو پائے ہے　　لذتین انسے جو اٹھاتے تھے

جو ہی فتح العزیز کی تفسیر　　نین تھا سیر مین ہی جسکو نظیر
زیر این آیہ شریف ای نیک　　عارف دہلوی لکھا ہی و نیک

مال کے باب مین ہی سنجی حال　　حشر مین تین وجہ سے ہو سوال
پہلے اولا یہہ کہ کیون کھائے حلال　　کیا ذوجہ حرام یا ز حلال

دوسرا مال کو کہان خرچے　　یا خوشی نا خوشی مین ہو لاکے
نیک کام نہین نیک جگہ مین　　یا برے کام مین گنہ ہونین

تیسرا مال جو خدا نے دیا
کوئی بندے کو ہو دیا وا اور
کوئی بندہ بھی اس سے نہین خالی
صحت و تندرستی و آرام
ہین یے سب ہی نعمتین فاضل
اور ان نعمتون کی قدر مگر
تین چیزین ہین وے بغیر گمان
ہی حدیث شریف مین آیا
کہ وہ نعمت کا ہووے مجھ سے سوال
بس انہین نعمتون سے ہی یاب
گھر طرف بو الہیثم کے یک روز
ہر دو یارون کو اپنے لے ہمراہ
یہان فتح العزیز کا مطلب
روز محشر کے سخت تر حالات
گھر جو شادی خوشی کا تھا اس روز
مال و زر مین زیادہ رکھتا ہون
شیخ کہنے لگا کہ ڈر ہی نہ مجھے
اور ایک شخص اس سے پوچھا ہی
پوچھا کہا رزق جو تمہارا ہی
کہا شاید کہ گھر کے روزن سے
کہا دو سال تک صباح و مسا
اسنے بولا کہ تو ہوا مین جا
اسنے بولا کہ جا تو زیر زمین
جبکہ وہ شیخ سے یہہ بات سنا
کہا تو طمع خلق سے تو جیسے
تا خدا اپنی لطف و رحمت سے
خلق بھی تا کرے تری خدمت

تم نے کیا شکر اسکا لائے بجا
ہو موقوف بندگی جس پر
گرچہ ہووے فقیر و مفلس بھی
اور قرآن و ملت اسلام
مسلمان جنمین ہین داخل
آہ کچھ جانتے نہین اکثر
صحت و امن اور جوانی جان
پاس حضرت کے کوئی شخص نے آ
حشر کے دن بدرگہ متعال
جس سے ہووے سوال روز حساب
ہوے لطف و کرم سے جلوہ فروز
نوش فرمائے جب رسول اللہ
ہوا بے کم و بیش آخر اب
اور حساب و کتاب کے آفات
آہ ماتم سرا ہوا پر سوز
اور اس طرح اب مین جیتا ہون
کہ تو دنیا سے جبکہ مر جاوے
کہ ای حاتم کہان سے کھاتا ہی
بولے آسمان سے آتا ہی
آکے پڑتا ہی بسکہ منہہ مین مرے
عہد مین اپنے مین سوتا تھا
تا وہان پہنچے آکے رزق ترا
تا وہان پاوے رزق اپنا یقین
ہوا خاموش اور توبہ کیا
وے بھی تا تو دیوین تیرے
اسکا اب تجھے بزرگی وے
حق بھی فرما دیوے تجھ پر رحمت

اور یہان جان لیجئے یہہ بات
ہی انہین نعمتون سے وہ بھی بجا
جسطرح نان گرم ٹھنڈا آب
اور ہمارے نبی کی ذات شریف
گرچہ ہو مالدار یا مسکین
اور بعضون نے یون کہا ای یار
خالی اس سے نہ کوئی شخص ہے
یون کیا عرض ای شہ امت
اسکو فرمائے یون خدا کے نبی
اور آیا حدیث مین ہے مین
نان گرم و کھجور و ٹھنڈا آب
کہے یہہ ہی وہ نعمت ای یارو
الغرض جبکہ حاتم ذیشان
رونے لاگے ہین سارے پیر و جوان
نقل ہی ایک شخص نے آیا
تیرے یارون کو اور تجھے الحال
مجھ کو اسطرح سے کہینگے تب
کہا خرمن گہ خدا سے جان
کہا حاتم نے رزق سب کا ہی
اب بھی سوجا تو جبکہ سو جاوے
حکم رزاق سے مری روزی
کہا ہوتا اگر پرندہ مین
تب کہا مینے ہوتا گر چیونٹی
کہا ای شیخ یک نصیحت کر
درمیان اپنے اور حق کے سدا
اور جہان مین رہا کرے جس جا
اور حاتم سے کوئی پوچھا ہی

کہ زیادہ جو از ضروریات
جس سے ہووے سوال روز جزا
اور سایہ بھی اور لذت خواب
او حضرت کی شرع کی تخفیف
سب کے سب انمین ہین شریک یقین
جس سے ہووے سوال روز شمار
گرچہ دائم نہ بہرہ ور ہووے
کیا ملی ہی مجھے یہان نعمت
کفش اور آب سرد و سایہ بھی
کہ رسول خدا مع شیخین (ابوبکر و عمر ۱۲)
لائے ہین در جناب فیض مآب
آہ جس سے سوال حشر مین ہو
صاف مجلس مین وہ کیا ہی بیان
نہ کسی مین رہا ہی تاب و توان
شیخ سے اسطرح ہی کہنے لگا
دیون اب اس سے ایک حصہ نکال
تیرا روزی رسان ہوا ہی اب
جس مین آتا نہین کبھی نقصان
آوے بے شبہ آسمان سے ہی
منہہ مین شاید کہ تیرے اب آوے
پہنچتی تھی مرے دہان مین ہی
رزق اپنا ہوا مین پاتا مین
ملتی میری زمین مین روزی
لیون تا اس سے فایدون کے گہر
کیجے پنہان معاملہ اچھا
خدمت خلق تو بجا لے آ
تو ہمیشہ کہان سے کھاتا ہی

شیخ یہہ بات جب سماعت کی — تب یہہ آیت وہین تلاوت کی
یعنے ہین سب خزانے حق کے یقین — ہینگے جتنے بہ آسمان و زمین
روزی اپنی تو ڈہونڈہتا ہی کیا — کہا ہان وہ امام اہل ہدا
ڈہونڈہے یا اسکے وقت ہی مدام — سنکے حیران ہوگیا وہ امام
تب وہ اسطرح مجھکو بولیگا — کرے ضایع تو وقت کیون اپنا
تب کہیگا گئی ہو ہاتھہ سے جو — کس لئے ڈہونڈہتا ہی پھر اسکو
تب کہیگا جو چیز ہی حاضر — ڈہونڈہے پھر کس لئے اُسے آخر
اور تھا ایک بزرگ نیک صواب — یون دیا ہی یہہ مسئلے کا جواب
جب نہو فرض و سنت و واجب — کس لئے اسکے ہووین پھر طالب
یہان عطار نے کہا بصواب — کہ یقین حاتم اصم کا جواب

عَلَیْنَا اَنْ نَعْبُدَہٗ کَمَا اَمَرَنَا وَعَلَیْہِ اَنْ یَرْزُقَنَا کَمَا وَعَدَنَا

بس عبادت ہی اسکی لاوین بجا — چونکہ وہ حکم ہمکو فرمایا
یون کہا شیخ حامد لفاف — شیخ حاتم سے بولتا تھا صاف
آج کیا کھائیگا تو موت کہون — آج کیا پہنیگا کفن بولون
نقل ہی شیخ با صفا حاتم — جب ہوا ہی جہاد کا عازم
کہی جب تک کہ ہینگی مری حیات — کہا نہین ہی حیات میرے ہات
اور حاتم نے جب روانہ ہوا — کہی بی بی سے اسکے یک بدہیا
سو گیا روزی کھانیوالا جان — ہی یہان روزی دینے والا جان
ایک ترکی مجھے گرایا ہی — دل مرا کچھہ نہ خوف کھایا ہی
چاہتا تھا وہ قتل بے تاخیر — لگی ایسے مین اسکو آ ایک تیر
نقل ہی ایکبار وہ رہبر — کیا اپنے وطن سے عزم سفر
کہا گر یار چاہے ای اکمل — بس ہی تجھکو خدائے عز و جل
اور عبرت اگر تو چاہے گا — بس ہی بے شبہ تجھکو یہہ دنیا
اور اگر چاہتا ہی کوئی کام — تو عبادت ہی بس تجھے بدوام
اور یہہ باتین تجھے نہ بس ہی اگر — تو سمجھ لے کہ بس ہی تجھکو سقر
کہا ای شیخ اب مرے حالات — ہین سلامت و عافیت کے سات
اور تجھے تب ہو عافیت حاصل — کہ تو جب ہو بہشت مین داخل

وَلِلّٰہِ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

نقل ہی ایکبار وہ اکمل — پوچھا ایسا ز احمد حنبل
پوچھا کیا ڈہونڈہے وقت کے آگے — یا کہ تو بعد وقت کے ڈہونڈہے
گر کہون آگے اُسکے وقت کے ہی — ڈہونڈہتا ہون سدا مری روزی
اور اگر مین کہونگا اُسکے تئین — وقت کے بعد ڈہونڈہتا ہون مین
اور اگر بولون اسکے وقت پہ ہی — ڈہونڈہا کرتا ہون اپنی مین روزی
پس رہا لب کشائی سے عاجز — نہ جواب اسکا بن سکا ہرگز
ڈہونڈہنا رزق کا کوئی ساعت — ہم پہ نہین فرض و واجب و سنت
بلکہ حضرت کے قول کے رو سے — تیری روزی ہی ڈہونڈہتی ہی تجھے
جانئے وہ بزرگ نے جو دیا — سو خلاصہ یہی ہی اسکا بجا
یعنے ذمے پہ ہی ہمارے یہہ بات — کہ سدا صبح و شام اور دن رات
اور روزی ہماری ہی بہ خدا — حق نے جس طرح ہم سے وعدہ کیا
آہ ہر فجر آکے میرے پاس — ڈالے ابلیس یہہ اگر وسواس
اور پوچھے کہان رہیگا تو — قبر سے دیونگا نشان اسکو
اپنی بی بی سے یون کہا ہی تب — دیون مین تجھکو خرچ کتنا اب
کہی بی بی نے میری روزی بھی — نہین زنہار تیرے ہاتھہ کبھی
خرچ حاتم دیا ہی کس مقدار — کہی حاتم تھا خود ہی روزی خوار
نقل ہی شیخ نے یہہ کہتا تھا — مین ہے مشغول جب جہاد مین تھا
منتظر مین نے اسکا تھا بے ریب — ہووے کیا حکم اب عالم غیب
بس اسی تیر مین ہوا ہی وہ — جلد دوزخ طرف گیا ہی وہ
تب کہا ایک شخص نے اگر — کہ مجھے ایک اب وصیت کر
چاہے تو گر رفیق در ہر حال — دو ملک بس ہین کاتب اعمال
چاہے مونس اگر بشر عیان — بس ہی ہر حال مین تجھے قرآن
اور واعظ اگر تو یک چاہے — تو بلا شبہ موت بس ہی تجھے
پوچھا یکدن نے احمد لفاف — کہ ترا حال کیا ہی کہدے صاف
شیخ بولا کہ ہو سلامت تب — گذرے سالم مرا اُٹھے تو جب
اور پوچھا اُسے کوئی یکبار — کیا ہی تو عافیت سے لیل و نہار

کہا اسدن ہی عافیت میری
اور سامان بہت ہی جمع کیا
دیے کہے کچھ نہین کہا وہ تمام
کہا حاتم نے ہان کہا وہ تب
اور مشایخ سے ایک صاحب راز
یعنے دہوتا ہون آب سے ظاہر
جانئے مسجد حرام کا تب
داہنے پاوین اپنے بازو پر
اور اسوقت خاص اپنا دل
اور قرآن پڑہو نین ہیبت
اور جلسہ کرون بحلم تمام
نقل ہی ایکدن وہ بحر صفا
کہا تین چیز کون سے فرما
اور چاہے نہین جو عذر گناہ
اپنے اصلاح کار مین ہر آن
تیسری چیز خوف ہووے مدام
کبر اور حرص و ناز کی حالت
نہ اٹھاوے جہان سے بے قیل
مگر اسکو اٹھاویگا داور
اور نازان جو شخص ہوویگا
اور کہتا تھا وہ خدا آگاہ
جو ہمیشہ نکر سکے اتنا
یاد رکھ جبکہ تو کریگا عمل
اور خاموش جب رہیگا تو
پہلی ہیگی طعام کی شہوت
پس تو کھانے مین اپنے شام و سحر
اور کہا چار چاہیے پر ہشیار

کہ نہ جس روز ہو وہین عاصی
شیخ اسطرح انکو تب پوچھا
مال مردے کو آویگا کیا کام
کیا ہی حاجت مرے سے کیجے طلب
پوچھا حاتم سے کیون پڑہتے تو نماز
اور توبہ سے باطن ای فاخر
کرے حاصل شہود مجھکو رب
تب مین کہتا ہون جنت اور سقر
سونپتا ہون خدا یہ ہی کامل
رہون ہیبت زدہ مین قرأت
شکر کے ساتھ بولتا ہون سلام
مجمع اہل علم پر گذرا
شیخ اسطرح انکو فرمایا
شغل دنیا مین ہی رہے جو آہ
کرین کوشش بلیغ تا امکان
کل ہمارے سے ہووین کیسے کام
کہ یہ تینو بھی ہین بڑے آفت
حشر مین بھی اسے کریگا ذلیل
گرسنہ اور تشنہ اسے شہر
اسکو دنیا سے نا اٹھاویگا
ساتوان حصہ از کتاب اللہ
دین سلامت نرکھ سکے اپنا
دیکھے تجھکو خداے عز و جل
دیکھتا ہی یقین خدا تجھکو
دوسری ہی کلام کی شہوت
حق تعالی پہ ہی بھروسا کر
روک تو اپنے نفس کو بسیار

نقل ہی اس سے یون کہے یکبار
آخرت کی حیاتکا سامان
اور حاتم سے کوئی آ پوچھا
کہا حاجت یہی ہی سن لیجے
کہا کرتا ہون مین یہ ای اکمل
اور مسجد مین جبکہ آتا ہون
اپنے آگے مقام ابراہیم
پل بھی زیر قدم رکھون بے قیل
اور تعظیم سے کہون تکبیر
اور رکوع مین کرون تو خشوع
یہہ ہی میری نماز کا آئین
کہا سہ چیز ہین ضرور تمہین
آج کی روز کی کرین حسرت
دوسری چیز بس یہی ہی ہان
طاعت حق سے لیوے ہمرازی
اور یون بولتا تھا وہ رہبر
کبر والے کو خالق جبار
اور جو شخص کہ حریص ہے
اور گلا اسکا بند ہو جاوے
اسکو بول و براز کے درمیان
اور حکایت یہ بھی مشایخ کے
اور کہا تین وقت مین اکثر
یاد رکھ جبکہ تو کریگا بات
اور ایسا کہا وہ قدوۂ دین
تیسری دیکھنے کی شہوت ہی
راستی بات مین ہو ہر ساعت
نیک اعمال تو کریگا جو

کہ فلان شخص مال و زر بسیار
کیا فراہم کیا ہی بولو ہان
کہ تو رکھتا ہی کوئی حاجت کیا
کہ نہ دیکھون تجھے نہ تو بھی مجھے
ظاہری باطنی وضو اول
منہہ کو قبلے طرف جو لاتا ہون
خوب تر دیکھتا ہون ای فہیم
پیٹھ کے پیچھے اپنے عزرائیل
اور کرون مین قیام با توقیر
اور سجدہ کرون تضرع سے
یہہ ہی میرے نیاز کا آئین
ورنہ جاؤگے تم نے دوزخ [illegible]
کہ زیادہ نہین کئے طاعت
آج کے روز کو غنیمت جان
کرین اپنے خصوم کو راضی
دشمنون کو
کہ تو مرنے سے تین حال مین قبر
مگر ہے جب تلک بہت ہی خوار
نہ اٹھاویگا اسکو دنیا سے
کہ کوئی چیز بھی وہ کھا نہ سکے
نہ خدا جب تلک کرے غلطان
آپ پر روز و شب مین عرض کرے
نفس کی اپنی تو حفاظت کر
سے اسکو خدا سے موجودات
شہوتین تین طرح کے ہین یقین
آفتین انہین بے نہایت ہی
اور ہے دیکھنے مین ہو عبرت
اسمین ہرگز ریا کو دخل نہو

اور جسوقت تو کرے گفتار — طمع کی بو نہ اسمین ہو زنہار
جب کوئی شی کسیکو دیگا — دیکھے منت نہ اسپے کچھ صلا
اور جو چیز تو بچاکے رکھے — وہ نہ رکھے کبھی بحالت سے
اور بولا ہی اسطرح سے — جو منافق ہی حرص کیونے
اور نہ دیوے تو شک سے نادیوے — اور وہ معصیت مین خرچ کرے
اور جو مومن جو لیوے در دنیا — خوف و بے رغبتی سے کیونگا
اور جو چیز وہ رکھیگا نگاہ — وہ گران اسپہ ہووے شام و پگاہ
اور جو خرچیگا وہ خدا آگاہ — خرچ دیویگا غالبًا للہ
اور بولا جہاد تین ہین جان — پہلے شیطان سے ہی جہاد نہان
سو یہان تک جہاد اس سے کرے — کہ وہ پاوے شکست ہر سے
دوسرا ظاہری جہاد ہمام — ہی فرائض ادا کرے بدوام
با جماعت نماز فرض پڑھے — کرے ظاہر زکوۃ بھی دیوے
تیسرا ہی جہاد با کفار — کہ کرے انسے جنگ و پیکار
تو رہے ایسا کہ فتح و نصرت ہو — یا نصیب اپنے بس شہادت ہو
کہا ہر چیز کو بھی زینت ہی — خوف حق زینت عباد ہی
اور ہی خوف کی نشانی ہی — کہ نہ امید ہو دراز کبھی
اور بولا اگر تو چاہے یہ بات — کہ رہے دوست حق ترا دن رات
تو خدا جو کہ تیرے ساتھ کرے — اسپہ ہی تو جان و دل رہے
اور یہ بات تو اگر چاہے — آسمانون مین سب بچھانے تجھے
وعدہ سچا سدا شام و سحر — بالضرور آپ پر تو لازم کر
اور بولا کہ سرعت و تعجیل — ہیگی شیطان سے سمجھ تعجیل
لیک ہین پانچ چیز ایسے ان — جلدی بہتر یقین ہی اسمین جان
یعنے مہمان کو کھلانے مین — اور میت کفن اٹھانے مین
دختر بالغہ کا عقد نکاح — اور معانی بھی قرض کی بفلاح
اور تائب گناہ سے ہونا — ہاتھ جرم و گناہ سے ہونا
نقل ہی اور کسی سے وہ معقول — نہین کرتا تھا کوئی چیز قبول
اس سے لوگون نے تب یہ پوچھا — کیون نہ کچھ تو کسی سے لیتا ہی
کہا لینے مین ہی مری ذلت — دینے والے کی اسمین ہی عزت
اور نہ لینے مین اسکی ذلت ہی — اور میری نشان عزت ہی
اور یکبار وہ قبول کیا — لوگ پوچھے تو وجہ اسکا کہا
میری عزت یہ اسکا عز و وقار — مین کیا ہون قبول اب ناچار
نقل ہی جب وہ صاحب ارشاد — رونق افزا ہوا ہی بغداد
جا خلیفہ سے یون کہے مین تب — آیا ہی زاہد خراسان اب
سن خلیفے نے اسکو بلوایا — جب خلیفے کے پاس آیا
یون کہا اسکو حاتم ماجد — السلام علیک ای زاہد
کہا زاہد نہین مین حاشا — زیر فرمان ہی مرے دنیا
زاہد عصر تو ہی ای حاتم — کہا زاہد ہی تو ہی ای حاکم
پوچھا کس سے کہا وہ تب — دیکھ قرآن مین کہا ہی رب

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ -

یعنے کم ہی متاع دنیا کی — تو قناعت کیا ہی اسپر ہی
مین تو دنیا و عاقبت پر سب — نہ قناعت کیا ہون دیکھے اب
پس تو زاہد ہی مین ہون ناہد — اسلیئے مین تجھے کہون زاہد
ایسے اسکے نکات مین اکثر — قدس اللہ سرہ الاطہر

ذکر شیخ سہل بن عبداللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ

پیشوا ایسے اکابر عرفا — مقتدا ایسے افاضل علما
شاہباز ہوائے قرب خدا — صاحب رتبۂ فنا و بقا
شیخ دین سہل ابن عبداللہ — حجت عارفین حق آگاہ
تستری سے جہان مین ہی مشہور — حق رکھے اسکی قبر کو پرنور
صوفیہ مین بڑا ہی عالم تھا — بلکہ وہ مجتہد تھا اس رہ کا
اور وہ سلطان تھا طریقت کا — اور برہان تھا حقیقت کا
بالیقین اپنے وقت کا تھا امام — خوشہ چین اسکے تھے شیوخ کرام
اور ریاضات مین کثیر اسکے — ہین کرامات بے نظیر اسکے
بے بدل تھا معاملات مین وہ — بھی اشارات اور نکات مین وہ
اور بے مثل تھا حقایق مین — مثل اسکو نہ تھا دقایق مین

پانچ جلدی کی چیزین

علم ظاہر کے عالم و فاضل باب مین اسکے تھے یقین قابل
بلکہ دونو بھی ایک ہین ای یار نہین ہین خلاف کچھ زنہار
اور شریعت ہی مغز اسکا جان یاد رکھ نکتہ یہہ بشرعیان
جبکہ ذوالنون حج کو آیا تھا سہل مکے مین اسکو پایا تھا
تھی اسے یہہ فراست کامل کہ بزرگون نے اس سے ہین ناقل
کہ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ مولا جب ازل مین کہا ہی مین نے بلا
اور بیان یون کیا ہی اپنا حال کہ مری عمر جبکہ تھی سہ سال
میرا ماموں محمد ابن سوار تھا بڑا عابد نکو کردار
اسنے کہتا تھا ای پسر لڑکے کہ تو سوجانہ ساتھ رہ میرے
لیٹ کر مین نے فرش پر اس آن دیکھتا اسکو آشکار وہان
دیکھتا ہون مین عرش کے نیچے سر مرا ہی سجود مین حق کے
پس کہا منہہ سے اور زبان اب یاد حق اسطرح تو کر ہر شب
یعنے اللہ ساتھ ہی میرے اور اللہ دیکھتا ہی مجھے
کرلیا یاد مین نے یہہ کلمات اور پڑہنے لگا اُسے ہر رات
کہا تو سات بار کہہ ہر شب کرو تین لیوے اور جگہ جب
جب عمل یہہ بجا مین لانے لگا دل مین لذت بڑا ہی پانے لگا
مین جو بولا ہون تجہہ کو ای لڑکے تالب گور وہ پڑہا کیجے
مدتین مین اسی مین تھا شاغل اس سے پاتا تھا بس حلاوت دل
کہ رہے کردگار جسکے سات اور اسے دیکھتا ہی وہ ذات
بعد خلوت مین مین نے جا بیٹھا حق تعالی کا ذکر کرنے لگا
خوف اسباب کا بہت ہی مجھے میری ہمت نہ منتشر ہووے
ایک ساعت ہی اس سے مین سیکھو بعد ازان اپنے شغل مین یہی
عمر مین جب مین ہفت سالہ ہوا فضل سے حق کے روزہ رکھتا تھا
اور از فضل قادر متعال جب ہوئی عمر میری بارہ سال
مین نے تب جد و جہد کر بسیار شہر بصرہ کے طرف گیا ناچار
پس گیا مین حبیب حمزہ پاس وہ دیا ہی جواب بو سواس
یکدرم یک بس مین آوے تمام خرچ اسکو ایک سال تمام

کہ شریعت کا اور حقیقت کا شیخ بیشک وہ شہ جامع تھا
نام جسکا یقین حقیقت ہی وہ سمجھ رو غنِ شریعت ہی
شیخ ذوالنون کا مرید تھا وہ طالب صادق رشید تھا وہ
اور کسی شیخ کی بھی صحبت بان اپنی طفلی سے وہ بنا یا جان
کروہ کرتا تھا اسطرح ارشاد خوب تر بات مجھکو بھی وہ یاد
اپنی مادر کے شکم مین بھی بجا وہ ندا مین نے یاد رکھتا تھا
اپنے ماموں کے ساتھ مین نے تب کرتا تھا جاسنے قیام شب
پڑہتا تھا وہ تہجد ہر یکرات مین بھی پڑہتا نماز اسکے سات
کیونکہ تیرے سبب سے میرا دل آہ ہووے ترے طرف شاغل
اپنے ماموں سے بعد یک مدت اپنی ظاہر کیا ہون یہہ حالت
سنکے ماموں مرا کہا در حال کہ کسی سے نہ بول یہہ احوال

اَللّٰهُ مَعِيْ اَللّٰهُ نَاظِرٌ اِلَيَّ اَللّٰهُ شَاهِدِيْ

اور اللہ ہی مرا شاہد کہ وہی لاشریک ہی واحد
بعد ماموں سے اپنے بار دگر حال سے اپنے پھر دیا مین خبر
دی خبر اور مین نے تیسرے بار کہا ہر شب تو بول بیند را بار
جبکہ یک سال یونہی گذرا ہی میرا ماموں نے مجھکو بولا ہی
فضل حق سے بہ دنیا و عقبی اسکا ثمرہ یقین تو پاویگا
پس کئی سال یونہی جب گذرے میرا ماموں نے یون کہا ہی مجھے
کرے کسطرح وہ گناہِ خدا پس تو رہ دور ہر گنہ سے سدا
پس مجھے مدرسہ مین بھیجے مین اپنے ماموں سے یون کہا تب مین
لیجے استاد سے یہہ شرط ضرور ایک ساعت رہون مین اسکے حضور
مدرسہ کو یہہ شرط سے ہی گیا اور قرآن اس سے مین نے پڑہا
اور نان جوین مین کھاتا تھا بس ہی دایا تھا قوت مرا
مسئلہ ایک رو دیا ایسا کہ کسی سے بھی حل نہوتا تھا
اور بصرہ مین جتنے تھے علما انسے پوچھا نہ کوئی جواب دیا
شہر تستر کو بعد ازان آیا اور قوت اپنا اسقدر رلا یا
جو کی روٹی ہی مین کے کھاتا تھا سال اسکے نہ ساتھ رہتا تھا

اور تھا مین ہمیشہ روزہ دار
بعد ازان پانچ روز مین یکبار
اور ہفتاد روز بعد کبھی
اور رکھا امتحان کیا کئی سال
اور سیری کے حال مین قوت
مین کہا ای خدا دو چشم مری
نقل ہی رکھتا تھا وہ نیک انجام
کھاتا رمضان مین اکبار طعام
وہ جو رکھتا تھا سب انہون کے نام
انکو بولا کہ یہہ اٹھا لو اب
اور لایا ہی شکر اسکا بجا
اور کہا اپنے نفس کو ناچار
لاجرم نفس اس سے شرط کیا
کہ تری شرط مین نگاہ رکھا
تا اسیسے با مراد اب کھاؤن
کام یک شخص اس سے لیتا تھا
چھوڑ دے اسکو لے مرے سے کام
اور دیا وقت شام یک درہم
کیجے اقرار صبح سے تا شام
بعد تستر کو جبکہ لوت آیا
پانوں اپنا نہین دراز کیا
اور وہ چار ماہ صبح و مسا
کہا صدمہ تو کچھ نہین پہنچا
پوچھا صدمہ ہی تجھ کو کیا پہنچا
جب کیا ہی حساب شعر سو بیشتر
کہ مرے حال سے خدا سے کریم
دوستی مین تو مغفرت ہی مغز

کرتا تھا تین دن کو مین افطار
وہی وقت سے کرتا مین افطار
وہی کھاتا تھا جو کی یک روٹی
بھوک و سیری مین مین نے اپنا حال
اور گذری ہین جبکہ یک مدت
دونو حالت سے بند کر دیجے
ماہ شعبان مین یادہ صیام
اور کرتا تھا رات دن وہ قیام
وہ کاغذ مین لکھ دیا ہی تمام
حسب فرمان اٹھا لئے وہ سب
کہ کئے ہین قبول وے دینا
کہ تو مفلس ہوا ہی ای بدکار
کہ کوئی چیز مین نہ چاہونگا
اب تلک کوئی شی نہین چاہا
پھر کہ یکے تلک کچھ مانگون
کہا کر ایہی اسکا وہ پوچھا
یک درم دیجے تا نماز شام
نان وہ ہی لیا ہی وہ اکرم
چار پایون کا لیون تجھ سے کام
شیخ ذوالنون کو وہان پایا
اور کسیکا نہین جواب دیا
اپنے انگشت پا کو باندھا تھا
پس وہ درویش سو کے مر گیا
کہا انگشت مین ہی درد برا
پایا اتنے ہی وہ نسیم و بیش
اسکو بخشا ہی آگہی ای فہیم
پس موافق ہی وہ وفا معمور

تین دن بعد اکبار وہی
بعد ازان ساٹھ روز مین یکبار
کبھی چالیس روز و شب مین بجا
رہتا تھا ابتدا مین جب بھوکا
قوت و زور بھوک مین پاتا
بھوک مین سیری اور سیری مین
کہ ہین آثار و حدیث اور اخبار
نقل ہی ملک مال اور اسباب
اور سب شہریون کو جمع کیا
جتنی ہر ایک شخص جو کہ لیا
مال جب خدا کی راہ مین دیا
چاہت مجھ سے کوئی شی اصلا
پس وہ کوفے کو جبکہ آ پہنچا
اب مجھے کیجئے عطا ای جان
بعد کوفے مین جبکہ آیا ہی
کہا یک روز مین ہی دو سو درہم
اسنے یہہ سنکے اونٹ چھوڑ دیا
آگے رکھا اپنے نفس سے بولا
بعد کعبے کو جا کے وہ پہنچا
کہتے ہین چار ماہ تک زنہار
اور یہہ مدت مین وہ کبھی اصلا
ایک درویش دیکھ اسے پوچھا
وہان ذوالنون کو جو دیکھا ہی
پوچھا کب سے ہی دائی پریشان
حال وہ شیخ سہل کا بولا
سو ہماری موافقت اسنے
نقل ہی شیخ سہل نے یکبار

کھاتا تھا نان جو فقط روکھی
اور پچیس دن دیا یون قرار
مغز بادام ایک کھاتا تھا
آپ مین ضعف مین نے پایا تھا
ضعف سیری کے حال مین آیا
بھوک تیر ایسے ہی سدا دیکھین
صوم شعبان کے فضل مین بسیار
کشت و باغ و مواشی اور مکان
جتنیان ان کے روبرو دالا
جو کہ لکھا تھا سہین اسکو دیا
ہی سفر حج کا اختیار کیا
کبھی نہ ہنار تو نہ پاویگا
نفس اسطرح اس سے کہنے لگا
ساتھ ناہی کے ایک پارہ نان
اور وہان ایک اونٹ دیکھا ہی
شیخ اسکو کہا ہی یون ای آدم
شام تک شیخ سے ہی کام لیا
کہ کوئی چیز جب تو چاہیگا
اور مشایخ سے سب وقت کے ملا
نہ لگایا ہی پشت بر دیوار
نہین منبر اوپر سوار رہوا
صدمہ کیا تیرے پیر کو پہنچا
وہ بھی انگشت پا کو باندھا ہی
وہ کہا چار ماہ سے ہی جان
سنکے ذوالنون اسکو فرمایا
کر کے باندھا ہی پیر کو اپنے
شہر تستر کے درمیان ای یار

یکبیک اپنے پاؤن کو کھینچا / بیٹھ دیوار سے لگا بیٹھا
کہا جو چاہتے ہو پوچھو تم / ہو کے حیران یون کہے مردم
اب تلک تو نہین کلام کیا / وجہ کیا اسکا ہی تو اب فرما
کہا زندہ ہی جب تلک استاد / رہے شاگرد با ادب و لشاد
یعنی ذوالنون تھا جو شیخ مرا / دار دنیا سے آج نقل کیا
لکھے تاریخ و وقت سب حضار / اور رکھے اسکا حال استفسار
شیخ ذوالنون مصر کے دریان / نقل اسوقت ہی کیا تھا جان
نقل ہی عمرو لیث نے یکبار / جو تھا حاکم بہت ہوا بیمار
سب اطبا بھی ہوگئے عاجز / نہ علاج اسکا کر سکے ہرگز
سب کہے کچھ نہ کام آوے دوا / بلکہ اب چاہئے کسیکی دعا
مستجاب الدعا ہی سہل ہی اب / سنکے حاکم اسے کیا ہی طلب
جب اولی الامر اسکو بلوایا / شیخ تب اسکے حکم پر آیا
بیٹھ کر اسکے پاس کہنے لگا / کہ ہو مقبول اسکے حق مین دعا
کہ گناہون سے اپنے باز آوے / حق کے جانب رجوع لاوے
جتنے زندان مین قیدیان ہین اب / چھوڑ دے جلد تر تو انکو سب
اور گناہون سے اپنے توبہ کر / کیا حاکم عمل یہ حکم اوپر
شیخ نے کی دعا کہ ای مولا / جو کہ اب تو نے اسکو دکھلایا
زشت جرم و گناہ کی ذلت / میری طاعت کی بھی دکھا عزت
اور باطن کو اسکے بیوسواس / جون انابت کا تو پنایا لباس
عافیت کا لباس یونہی اب / اسکے ظاہر کو تو پنا ای رب
جب مناجات یہ کیا ہی تمام / تب ہی پایا وہ صحت و آرام
وہ کیا نذر مال و زر بسیار / پر قبولا نہین ہی وہ زنہار
اور آیا ہی جلد تر باہر / کہا اسکا مرید ای فاخر
گر تو اسکو قبول فرماتا / قرض ہوتا تھا سب ادا میرا
یون کہا وہ مرید سے سنکر / بول کیا تجھ کو چاہئے اب زر
دیکھا جنگل طرف مرید نے تب / زر خالص وہ ہو گیا ہی سب
شیخ بولا جسے خدا کے ساتھ / حال ایسا یقین ہے دن رات
کسی مخلوق سے وہ کوئی چیز / کرے کیونکر قبول کہا العزیز
نقل ہی جب سماع وہ سنتا / اس مین ہوتا تھا وجد یک پیدا
او پچیس روز تک ای یار / اسمین رہتا تھا وجد لیل و نہار
او پچیس روز تک وہ ہمام / نہین کھاتا تھا ایک لقمہ طعام
رہتا موسم اگر زمستان کا / تو بہت ہی وہ عرق کرتا تھا
کرتے اس سے سوال گر علما / شیخ اسطرح انکو فرماتا
مت کرو اب سوال میرے سے / نفع اب میری بات نا دیوے
اور مین اسکے کرامتین بسیار / گر لکھون انکو ہوویگا طومار
نقل ہی یک مرید سے بولا / کہ تو کر اس مین جد و جہد ترا
اللہ اللہ صبح سے تا شام / تو کہے باللہ دوام روز تمام
پس وہ ہر روز وہی کہنے لگا / اور خو گر اسیکے ساتھ ہوا
بعد ازان شیخ اسکو فرمایا / رات مین بھی تو شغل رکھ اسکا
اسنے راتین بھی شغل اسکا رکھا / پس کئی دن مین ہوگیا ایسا
کہ وہ پاتا تھا آپ کو بمنام / اللہ اللہ ہی بولتا ہی مدام
بعد اسکو کہے بجان و بدل / اب تو ہو یاد داشت مین مشاغل
کئی دن مین ملا ہی اسکو مذاق / ہاتھ اسکو دیا ہی استغراق
اور چھاتری پہ ایکدن چڑھا / اور ناگاہ تب زمین پہ گرا
اور پھوٹا ہی آہ اسکا سر / لہو اسکا گرا زمین کے اوپر
اور زمین کے اوپر ہوا ظاہر / اللہ اللہ ہی نقش ای فاخر
نقل ہی بولا مین نے در صحرا / ایک بوڑھی کو ایکدن دیکھا
ایک عصا بہ وہ سر پہ باندھی ہی / اور عصا ٹیکتی بھی آتی ہی
مین نے سمجھا کہ آہ یہ بوڑھی / قافلہ سے ہی اپنے پیچھے پڑی
جیب مین مین نے ہاتھ ڈالا تب / تا کوئی چیز اسکو دیون اب
اسنے انگلی وہین تعجب کی / جلد تر اپنے دانت مین ہی لئی
ہاتھ لنبا وہین ہوا مین کی / اور یک مشت بھر کے زر لائی
کہی تم لیوین جیب سے لوگو / اور ہم لیوین غیب سے سمجھو
بس یہ بولی سو ناپدید ہوئی / اور مجھے حسرت شدید ہوئی

ہی حسرت مین مینے جاناتھا
کہ تھین ایک شخص کے اطراف
کہی ای سہل جو اٹھاوے قدم
اور اپنی خودی سے بہر خدا
نقل ہی شیخ سہل نے بولا
مین نے موقف مین ناگہان دیکھا
مین کہا یہہ پرندہ خوشتر
اور ایسے مین مینے دیکھا ہی
ورع ہی نام اس پرندیکا
تین سو شخص کو وہان دیکھا
کہے ہم کو برا ہی صبح و مسا
جانو حضرت کے نام سے بھوکا
اور جنت مین کوئی جہا نہین
ختم سب انبیاے اکرم کا
کہا حاصل ہون چار چیزین جب
اور کہتا تھا وہ ذوی الاکرام
قسم دوم وہ ہین جو خلق کے سات
بولتے ہین ہماری حسب رضا
اور بولا یہہ قوم پر مولا
پاوین آرام اسمین گر خوشدل
جانیو وجد اسکا باطل ہی
کہ کبھی آپ کو نہ دیکھے پاک
اور یون بولتا تھا وہ مقبول
کہ تمسک کرین کتاب خدا
خلق ہر چند دین تجھے آزار
اور چھٹوین ہی یہی چیز بجا
اقتدا مصطفی کا در فعال

اور عرفات پر مین جا پہنچا
کعبۃ اللہ کر رہا ہی طواف
دیکھے تا جاکے کعبۂ اکرم
جسنے اپنے قدم اٹھاویگا
ایک شب مین نے خواب مین دیکھا
کہ پرندا سفید یک آیا
کون ہی تب مجھے دیتے ہین خبر
ایک کاغذ ہوا سے آیا ہی
ورع و تقوے کا مرتبہ ہی برا
اور ان سب کو مین سلام کیا
جانتے خوف خاتمے کا تھا
بو محمد کنیت اسکی کیا
مگر اس نام پر ہی کوی یقین
حق تعالی نے پھر اسیکو کیا
طاعت اسکی درست ہوگی نصیب
خلق کے سارے تین ہین اقسام
جنگ کرتے ہین جانیو دیرات
کیون نہ نازل ہوی ہی تیری قضا
اوّلا بھیجتا ہی ایک بلا
تو کرم سے کرین اُنہین واصل
ابھی اس مین وہ نہ کامل ہی
تب وہ عیبون سے اپنے ہووے پاک
کہ ہین چھے چیز سب ہمارے اصول
اقتدا مصطفی کی سنت کا
پر نہ دے رنج انکو تو زنہار
کہ کرین جلد سب حقوق ادا
اور اخلاق مین بھی ہمہ حال

اور پہنچا طواف گاہ مین جب
جاکے دیکھا مین اسکے پاس تبھی
تو بجا لایا چاہئے وہ طواف
تا وہ دیکھے جمال کعبے کا
کہ قیامت ہوئی ہی قائم تب
اور ہر شخص کو پکڑ وہ بجا
اپنے بندون کے سر پہ رب کریم
لے وہ کاغذ مین کھولکر دیکھا
اور کہا مین بہ عالم رویا
اور پوچھا برا ہی دنیا مین
بولا جب چاہا خالق عالم
نہین جنت مین کوئی برگ ایسا
اور آغاز سارے چیزون کا
پس ہوا انکا ہی با اکرام
بھوک پہلی دوم ہی درویشی
قسم اول وہ ہین جو بہر خدا
تیسری قسم اپنے ہی خاطر
تیری خواہش ہماری خواہش کی
گر بلین اس بلا مین وے ناگاہ
اور بولا کہ جسکے وجد پہ آہ
اور یون بولتا تھا وہ رہبر
ذکر حق کے سوا ایک دم بھی
چیز پہلی ہی بس کتاب اللہ
اور کھانا حلال کا تیسرا
پانچوین چیز ہی یہی بضرور
اور بولا ہمارے مذہب کے
اور کھانا حلال کا ہی خاص

مین نے جو دیکھا ہون یہہ معاملہ تب
دیکھتا کیا ہون ہی وہی بوڑھی
کعبۃ اللہ کے پھرے اطراف
کرے کعبہ ہی تب طواف اسکا
لوگ موقف مین جمع آئے ہین سب
دار جنت مین وہ لیجاتا تھا
جان جہان یہہ رکھا ہی عظیم
یہی مضمون اسمین لکھا تھا
ہوا داخل بجنت ماوا
کونسی چیز کا تھا خوف تمہین
روح پھونکے بہ قالب آدم
نہ محمد کا نام جس مین لکھا
نام پر اسکے ہی کئے ہین بجا
لاجرم خاتم النبیین نام
اور قناعت بھی خواری چوتھی
جنگ کرتے ہین اپنے ساتھ سدا
جنگ کرتے ہین حق سے ہی ظاہر
اب مطابق نہ کس لئے ہی ہوی
نہین دیتا انہین وصول کی راہ
گر نہ قرآن اور خبر ہو گواہ
وہی اعمال مین ہی فاضل تر
جو لیا عمر اپنی ضایع کی
دوسری سنت رسول اللہ
رنج دینا نہ خلق کو چوتھا
کہ گنا ہی سے ہون ہمیشہ دور
تین ہی چیز اصل ہین سنئے
اور فعلون مین اپنے سب اخلاص

اور کہا مبتدی کو پہلے شی
او رحرکات بد کو سب چھوڑین
اور خموشی نہ ہاتھ آوے یقین
اور نہ کھانا حلال کا ہوگا
اور یہہ چیزین نہ ہاتھ آوین تجھے
اور بولا عبودیت کا مقام
سب مقامات مین بزرگ مقام
اور بولا وہ صاحب ادراک
اور کہا جسکا دل ہو خاشع تر
پہلے درویش ہو یقین ایسا
چوتہا دشمن کو ہووے دوست تمام
اور کہا جو کریگا ایک بدعت
نور ایمان اُس سے جاویگا
کہا جنت مین جو ہوا داخل
اور کہا کسب پر جو طعن کیا
اور جو صاحب توکل ہین
اور کہا حق کے ہین بہت سے عطا
اور کہا حق کو بھولنے سے زیادہ
تو کبھی اسکی عمر بھر مین اُسے
دل سے مومن کے کوئی جا بہتر
اور جو شی عزیز تر ہووے
بالیقین اپنی معرفت مولا
اور غیر رسول حق بے قیل
پانچ چیزین جو یہہ ہوئین مذکور
یعنے کہتا ہی ای قمر بندے
مین بلاتا ہون تجھکو میری طرف
جب قیامت کے دن تو آویگا

جو ہی لازم سوجان تو یہ ہی
نیک حرکات کی طرف آوین
کہ نہ ہو جب تلک تو گوشہ نشین
نہ او جب تلک ہو حق خدا
یاری جب تک خدا اسے نا چاہے
جان پہلا یہی ہی با اکرام
ہیں وہ ہی سالکونکے حق مین تمام
کئے دو چیز آدمی کو ہلاک
ہو شیطان کا اسکے پاس گذر
کہ وہ آوے نظر تو نگر سا
لاوے دشمن سے دوستی ہی بجا
چھینے جاویگی اُس سے یک سنت
اُسکے ایمان مین ضعف آویگا
امن جانو اسے ہوا حاصل
طعن سنت پہ وہ کیا گویا
نہین جایز ہی کسب اُنکے تئین
دیوے بندونکو ہر زمان مولا
نہین کوئی گنہ ہی رکھہ تو یاد
جانیو چشم زخم نا پہنچے
دل مومن ہی سب مین فاضل تر
رکھین بہتر مکانین ہی اُسے
جانیو اُس مقام مین رکھتا
نہین کوئی ہی رہنما و دلیل
کرین اُن پانچ پر بھی صبر ضرور
نہین انصاف سے یہہ کام رکھے
اور تو جاتا ہی دوسرے کی طرف
کہا میرے پاس عذر لاویگا

وہ ندامت ہی جرم و عصیان سے
اور توبہ نہ چھوڑے تب تک
اور خموشی بھی ہاتھ نا آوے
اور حق خدا بھی نا ہو ادا
یعنے چیزین جو ہو گئین مذکور
کہ اُٹھے اختیار سے اپنے
خوے بد اپنی چھوڑ دیوے تو
ایک تو خواہش اپنی عزت کی
اور بولا کہ پانچ ہین نیک چیز
دوسرا گرسنہ ہو سیر نما
پانچوان رات کو نماز پڑھے
اور جو بدعتی کو دیکھہ ہنسے
کہا سنت یہہ دار دنیا مین
جو مشرف ہو یو ہی سنت سے
اور توکل مین طعن جسنے کرے
ہان ہی جایز بجادہ سنت
وہی بہتر عطا ہی با اکرام
اور فرمایا اسطرح جسنے
اور کہا حق نہین کیا پیدا
کیونکہ حق اپنی معرفت سے بھی
دل مومن سے بھی جگہہ دوسری
اور کہا یاری دینے والا یقین
اور توشہ نہین مگر تقوی
اور کہا کوئی دن نہین اصلا
دیکھہ کرتا ہون یاد مینے تجھے
تا لتا ہون تیرے سے مین آفات
اور بولا خدا کے پاس یقین

م سنہ دوسو تراسی ہجری ۱۲

قطع شہوات ہی اول جانے سے
کہ خموشی نہ لیویگا جب تک
جب تلک تو حلال نا کھاوے
جب تک اپنے نگہہ رکھے اعضا
اپنے تائید حق کی چاہے ضرور
دور ہو اپنے حول و قوت سے
نیک خو سے بدل کرے اسکو
دوسری چیز خوف درویشی
گو ہر نفس سے ای با تمیز
اور غمگین خوشی نا سے اُسے
اور دن کو مدام روزہ رکھے
یعنے جو دیکھہ اسکو خوش ہووے
مثل جنت ہی وار عقبی مین
ہو اایمن تو او بدعت سے
طعن ایمان مین کیا اُسنے
کہ ہو حسب طریقہ سنت
ذکر اپنا تجھے کرے الہام
وہانکے آنکھین حرام سے اپنے
عرش سے لیکے فرش تک اصلا
چیز بہتر نہ خلق کو بخشی
خلق مین گر عزیز تر ہوتی
غیر پروردگار کوئی نہین
اور نہین کوئی عمل صبر سوا
مگر اسمین مدد کرے مولا
اور فراموش تو کرے ہی مجھے
معتکف تو گنہ مین ہی دن رات
بندگی بہتر اُس سے کوئی نہین

کہ جو خواہش ہو نفس کی اپنے
اور بولا کہ ہی وہی صوفی
اور وہ قرب مین خدا کے مدام
اور تصوف کہا ہی جان وہی
اور بولا وہ صاحب جلال
چاہئے اسکو یہہ سمجھ لیجے
یون ترا حال پیش قدرت رہا ہو
اور ایسا کہا وہ قدوۂ دین
دوسری یہہ کہ جبکہ آجاوے
کہا جو صاحب توکل ہین
اور رہیگا مشاہدہ تسرا
اور فرزند انکا ایمان ہی
اور کہا خوف ہی وہی پہچان
اور رجا سے ہنو دیگا واقف
پوچھے یکبار رات دین طعام
پوچھے دوبار رات دین طعام
کہا وہ جانور ہی زشت خصال
کہا ہی چار شی مین تجھ کو نجات
اسنے بولا کہ مین نے چہتا ہون
کہا صحبت کہون خدا کے ساتھ
کہا سنتا ہون شیر آتا ہی
پوچھے سب خلق سے ای با عزت
کیونکہ وے لوگ کوئی چیز کتین
سارے احوال مین بلا تکرار
تھا یقین سہل ابن عبد اللہ
نقل دنیا سے جب کیا وہ سعید
جانشین کون ہو ترا ای امام

بسر اسکا تو خلاف کرے
کہ کدورت سے پاک ہووے سبھی
منقطع ہووے خلق سے بھی تمام
کہ تو کہاوے طعام تھوڑا ہی
کہ توکل ہی انبیا کا حال
کوئی سنت نہ اسکی ترک کرے
پیش غسال جو نکہ میت ہو
کہ توکل کے ہین علامت تین
اسکو تا وسع نا قبول کرے
دیتے ہین تین چیز ان کتین
قرب مین ہی شہود انکا بجا
کہ وہ خوف و رجا کے درمیان نہی
کہ مناہی سے دور ہو ہر آن
مگر اللہ سے جو ہی خائف
کھایا کرنا ہی کیا ای نیک انجام
وہ کہا ہی یہہ مومنون کا کام
کہ وہ کھاتا ہی جانور کے مثال
انیہ کیجے مداومت دن رات
کہ مین صحبت مین آپکے تیرے رہون
کہا ساتھ اسکے اب جی دن رات
کر زیارت وہ تیری جاتا ہی
ہم رکھین کسکے ساتھ کہہ صحبت
نہین ہرگز بری سمجھتے ہین
تجھ کو معذور وے رکھین ناچار
واعظ و عالم خدا آگاہ
کہتے ہین چار سو تھے اسکے مرید
کرے منبر پہ کون تیرے کلام

نفس کو اپنے جو پہچانا ہان
اور پر ہووے وہ تفکر سے
اور اسکی نظر مین ای دانا
اور کیو خدا سے ہی آرام
اور توکل مین جسنے ای مقبول
اور بولا ہی وہ توکل مین
کہ وہ پھیرے اسے جدہر چاہے
یہہ ہی پہلی نشان رہے خوشحال
تیسری جبکہ وہ قبولے گا
کہ حقیقت یقینی ہی پہلی
اور بولا ہی خوف مثل پدر
کہا جس دل مین کبر ہوویگا
اور وہی ہی جا کہ جہد کے سات
کہا جو اتباع سنت ہی
کہا یکبار روز و شب مین یقین
اور کہے تین بار جو کھاوے
کہا ایک شخص اسکو ای ہبر
یعنے بیخوابی اور تنہائی
بولا تب ہم اگر کرین رحلت
کہا گر تو ڈرے درندون سے
کہا ہان ایک سگ بلا و سوس
انکو بولا کہ عارفون کے سات
اور ہر فعل پر سنو بے قیل
یعنے گاہے کسی سے گر ہو قصور
وعظ سے اسکے ایک خلق کثیر
سب سرانے پہ اسکے بیٹھے تھے
شیخ اسوقت چشم کھولا ہی

وہ پہچانا خدا کو اپنے جان
یعنے ہر دم مراقبے مین رہے
ایک ہی ہو وہ خاک اور سینا
اور بھاگے تو خلق سے بھی تمام
چاہیگا اتباع حال رسول
یہی پہلا مقام ہی سو حسین
نہ حرکت ہو نا ارادہ اسے
کہ کسی سے بھی وہ کرے نہ سوال
نہ ذخیرہ اسے کرے اصلا
دوسرا ہی مکاشفہ غیبی
اور سمجھو رجا ہی جون مادر
ہنو خوف و رجا کو اس مین جان
تو اوامر ادا کرے دن رات
جانیو تم وہی فتوت ہی
کھایا کرنا ہی کار صدیقین
باب مین اسکے کیا تو فرماوے
کہ مجھے ایک اب وصیت کر
کم خوری اور سکوت ای بھائی
ساتھ کسکے رہیگا تو صحبت
تو نہ صحبت ہی تیرے ساتھ کبھی
کبھی آتا ہی دوسرے سگ پاس
تم رہو انسے تا ملین برکات
انکے نزدیک ایک ہی تاویل
اسکو تاویل سے رکھین معذور
آئے ہین وہ رہت پرای خبیر
سارے اس طرح شیخ سے پوچھے
اور اسطرح انکو بولا ہی

شادول نام گبر یک ہیگا۔
میرا قائم مقام ہوویگا

تب مریدون نے یون کہے ہین سب
شیخ پر نزع کی ہی حالت اب

اب خلل اسکے عقل مین آیا۔
اس لئے اسطرح سے فرمایا

چار سو مرد عالم عامل
جسکے شاگرد ایسے ہین کامل

باوجود اسکے ایک گبر کو اب
کرے قائم مقام اپنے عجب

شیخ بولا کہ مت پکارو اب
جا بلاؤ شادول کو اب

شخص یک جا سے بلا لایا
شیخ نے شادول کو فرمایا

کہ مین دنیا سے جب کرون رحلت
اور گذر جاوین تین دن مدت

ظہر کے بعد آکے تو ای فلان
چڑھ کے منبر پہ کیجے وعظ بیان

شادول کو یہ جب وصیت کی
دار دنیا سے تب ہی رحلت کی

بعد سہ روز شادول آیا
اور منبر اوپر سوار ہوا

اور کہنے لگا کہ ای مردم
شیخ کا حکم جانتے ہو تم

گویا اس طرح مجھ کو فرمایا
کہا ابھی وقت وہ نہین آیا

کہ یہ گبری سے باز آوینگے تو
نفع اسلام سے اٹھاوے تو

پس مین گبری کو چھوڑ دیتا ہون
اور زنار توڑ دیتا ہون

وہین گبری کلاہ سر سے اتار
توڑ پھینکا ہی جلد تر زنار

اور پڑھا کلمۂ شہادت وہ
پایا دارین کی سعادت وہ

اور کہا حکم شیخ ہی مجھ کو
کہ نصیحت تمہین کرون لوگو

پس مین کرتا ہون یہ نصیحت اب
بھائیو صدق سے سنو تم سب

مین نے توڑا ہون ظاہری زنار
اور ہوا ہون مین کفر سے بیزار

تم اگر چاہتے تو روز نشور
کہ ہون مردان راہ مین محشور

جلد زنار باطنی توڑو۔
ما سوی اللہ سے بھی منہ موڑو

بس یہ کہتے ہی حاضرون پر سب
یک قیامت ہوئی ہی قائم

ایک ظاہر ہوئی عجب تاثیر
نیم بسمل تھے سب امیر و فقیر

نقل ہی شیخ کے جنازے پر
لوگ حاضر ہوئے تھے بس اکثر

سارے روتے تھے درد کرتے تھے
درد سے آہ سرد بھرتے تھے

ناگہان یک جہود نے آیا
تھا وہ ہفتاد سال کا بوڑھا

دیکھ یہ حال ہو گیا حیران
اور جنازے کے پاس آیا دوان

کہا مین حال دیکھتا ہون جو
تم نہ دیکھتے ہو ای لوگو

پوچھے کیا حال دیکھتا ہی تو
تب دیا یون جواب وہ انکو

کہ ملک آسمان سے آکر
اپنے پر ملتے ہین جنازے پر

پس مشرف ہوا وہ ایمان سے
کیا تصدیق ہی دل و جان سے

ابو طلحہ نے سب سے کہتا تھا
سہل جس روز مین ہوا پیدا

ہوا پیدا وہ روزہ دار بجا
روز رحلت بھی روزہ دار ہی تھا

کر نہ افطار صوم وہ کامل
درگہہ حق سے ہو گیا واصل

ایک دن شیخ سہل بحر صفا
اپنے یارون کے ساتھ بیٹھا تھا

مرد ایسے مین یک وہان گذرا
دیکھ کر سہل اسکو فرمایا

کہ بلا شبہ یہ نکو انداز
حق تعالی کے ساتھ رکھتے راز

دیکھنا چاہیے اسکو تب مردم
وہین ایسے مین ہو گیا وہ گم

اور جب سہل نے وفات کیا
قبر پر یک مرید بیٹھا تھا

پھر وہی شخص نے وہان آیا
دیکھ کر وہ مرید کہنے لگا

شیخ مدفون جو ہوا ہی یہان
باب مین تیرے یون دیا ہی نشان

کہ تجھے حق کے ساتھ ای دمساز
متحقق ہی ایک راز نیاز

اب مین دیتا ہون اس خدا کی قسم
کھولا جو تجھ پہ راز ای اکرم

یک کرشمہ تو اس سے بتلا اب
یہ سخن اس سے وہ سنا ہی جب

قبر پر سہل کے اشارہ کیا
کہا ای سہل پڑھ وہ پڑھنے لگا

کلمۂ لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ دلخواہ

گور مین اپنے کر بلند آواز
پڑھنے لاگا ہی سہل نیک انداز

پوچھا ای سہل کو لیتے ہین جو
کلمہ یہ پڑھیگا جو خوش خو

ہو تربت مین اسکے تاریکی
بولے کیا یہ بات ہی سچی

سہل نے قبر سے دیا ہی جواب
کہ سخن یہ صحیح ہی بصواب

ہین کرامات سہل کے اکثر

ذکر شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

قدس اللہ سرہ الانور

شیخ دین ہمدم نسیم وصال
پر شرف محرم حریم جلال

مقتدا تھا رہِ طریقت کا / رہنما تھا رہِ حقیقت کا
اُسکا معروف ہی جہان مین نام / کرخ کے شہر مین تھا اُسکا مقام
اور وہ سردار تھا محبّون کا / اور خلاصہ وہ عارفونکا تھا
اُسکو فتوے مین تھا بلند مکان / اور تو یون تھا عظیم الشان
مادر و پدر اُسکے ترسا تھے / اُسکو اُستاد پاس جب بھیجے
وہ نہ کہہ اولا جو لب کھولا / ہی ھُو اللّٰہُ واحدٌ بولا
بلکہ کہتا تھا وہ خدا ایک ہے / نہین کچھ اس کلام مین شک ہے
گرچہ ہر روز مار کھاتا تھا / پر نہ ثالث زبان پہ لاتا تھا
اُسکو ڈھونڈھے کہین نہین پائے / مادر و پدر اُسکے کہنے لگے
وہی دین ہم بھی لیوینگے آئے / لیک وہ ہم سے آئے بارے
شیخ معروف جا کے اُسکے حضور / پھر ایمان سے لیا ہی نور
پوچھے ماں باپ کون ہی یہ / کہا معروف ہون وہ کھولے در
پدر و مادر بھی اسکے از دل و جان / وہین بے شبہ لائے ایمان
اور بہت سے ریاضتین کھینچا / اور عبادات مین قیام کیا
اور محمد جو تھا ابن منصور / کہ وہ طوسی سے ہی یقین مشہور
اثر یک انہین مین بڑا دیکھا / اور اسطرح اس سے مین نے کہا
کہا ہی فرماتو یون کہا وہ امام / تجھ کو یہہ بات آویگی کیا کام
مین کہا تجھ کو ہی منع کی قسم / کہا ہی وہ بول مجھ سے ای اکرم
جا تا مکے مین آج شب جاؤن / جاؤن کعبے کا تا طواف کرون
جانتے یہہ نشان ہی اسکا / جانا آتا یہہ اسکو آسان تھا
اور مسجد کے درمیان رکھا / یک مصلا بھی مصحف والا
شیخ معروف اسکے پیچھے گیا / اور اس پیرزن سے جاکے ملا
کوئی لڑکا ہی بول کیا تجھ کو / کہ وہ قرآن پاک پڑھتا ہو
علم سے شیخ کے کئی عجب / دی دو نو بھی لا کے تہکو تب
تب وہ بولا وہی شرم سے بھاگی / نہ مصلا وہ زینہار لئی
یک جماعت پہ وہ کیا ہی گذر / مبتلا تھے وے فسق مین یکسر
بیک یارون نے اب خدا کیجے / کہ خدا ان سبھون کو غرق کرے
قطب دوران سرآمد اخیار / اُنکا فیض عارف اسرار
مقتدائے طوائف عالم / مہر اوج لطایف اعظم
اور اسکے کرامتین ہین کثیر / اور اسکے ریاضتین ہین کثیر
اُنس اور شوق کے مقام مین تھا / لطف اور قرب مین بھی تھا یکتا
کہا استاد اب ای لڑکے کہو / صاف ترثالث ثلاثہ بول
جبکہ استاد گرمی کی بسیار / پر نہ معروف نے کہا زنہار
آخر استاد اسکو مارا ہی / تب بھی زنہار وہ نہ بولا ہی
آخر یک روز سخت مار جب / مکتب و گھر کو چھوڑ بھاگا تب
کہ وہ لڑکے نے چاہیگا جو دین / بس اسی دین مین ہے وہ یقین
ابن موسی رضا امام ہمام / نام جسکا علی ہی با اکرام
او کئی دن کے بعد آیا گھر / اور مارا ہی آکے حلقۂ در
پوچھے کس دین پہ ہی ای پسر / کہا دین محمدی کے اوپر
بعد معروف طالب مولا / شیخ داؤد طائی پاس گیا
اس قدر صدق مین گما ہی قدم / کہ اشارالیہ ہوا ہی ہم
کہا یک روز مین نے بغداد / شیخ معروف پاس تھا دلشاد
تیری خدمتین کل بھی مین نے تھا / اور تب یہہ نشان نہین دیکھا
نفع جس بات سے کہ ہووے تجھے / پوچھ وہ بولتا ہون تیرے سے
تب وہ اسطرح مجھکو فرمایا / کہ مین کل شب نماز پڑھتا تھا
چاہ زمزم کے پاس جبکہ گیا / پاؤن پھسلا مین اپنے منہہ پر گرا
نقل ہی ایک روز دجلے پر / گیا ہر وضو وہ نیک سیر
تب وہ مسجد مین آکے یکی ہی / لیگئی مصحف و مصلا بھی
شرم سے خم کیا ہی اپنا سر / پوچھا جا پیر کہ اسکے نظر
نہین بولی وہ تب کہا ہی اسے / دیکھے قرآن تو مصلا لے
اسکو اسطرح وہ کہا خوشحال / لے مصلا تجھے کیا ہون حلال
نقل ہے ایکدن وہ بحر صفا / یک گروہ ساتھ لیکے جاتا تھا
اس جماعت سے جبکہ گذرے مین / اور وہ جلکے کو آکے پہنچے مین
شومیت اُنکی تا اثر یکسر / اُنکا پہنچے نہ وہ سر اُنکو اثر

شیخ بولا اٹھاؤ اپنے ہاتھ
انکو دنیا مین جون کہا شادان
وقت تھوڑا ابھی نہین گذرا
اور روتے قدم پہ اُسکے گرے
کہ مقرر وہ روز عید کا تھا
پوچھا مین کس لیئے ہی تو غمناک
تا وہ بازی مین اسکے ہو مشغول
کیہہ لڑکے کو مین لیجاتا ہون
جو نہی مول لے دیا بھر زور
اور بدلا ہی جلد میرا حال
ہے دجلہ تو ہی بہت ہی قریب
کہا حق کے مواحدے کی نشان
یہہ ہین آثار اولیائے خدا
اور کہا حق مین کوئی بندیکے
اور دروازہ جو بدیکا ہی
اور بولا بہشت کا چہنا
جانئے یک غرور ہی بے ریب
صرف نادانی اور جہالت ہی
یعنے لینا ہی وہ حقایق کا
اور کہا عاشق ریاست کو
کہ کسی سے نہ کوئی شی چاہے
اور کہا خلق کی مذمت سے
پوچھے کس چیز سے بغیر خطر
کوئی دنیا کی چیز تھوڑی بھی
ایک دن خوش طعام کھاتا تھا
نقل ہی بروایت امام رضا
شیخ سرّی کہا اسے آ کر

دیے اٹھائے ہین ہاتھ عجز کے تمام
یونہی عقبے مین کر انہین فرحان
جب وے لوگون نے شیخ کو دیکھا
اور توبہ گنہ سے اپنے کئے
دانے خرمیکے اسنے چنتا تھا
کہا مجھ کو نہین نیا پوشاک
اپنے اس درد و غم کو جاوے بھول
اسکو جامہ نیا دلاتا ہون
تب وہ لڑکا بہت ہوا مسرور
حق نے اس حال کو دیا بحال
پھر یتیم تو کیون کرے ای لبیب
حق مین بندیکے بس یہی ہی جان
کہ ہو حق مین ہی فکر انکی سدا
حق تعالیٰ نے خیر جب چاہے
اسپہ مولا نے باندھہ دیتا ہے
بے عمل ہی گناہ ای دانا
یعنے بیشک یہہ نفس کا ہی فریب
یہہ سفاہت ہے اور حماقت ہی
اور ہی بولنا دقایق کا
ہو حاصل یقین فلاح کبھو
اور تیرے پاس کوئی شی نرہے
جون بچاوے زبان کو اپنے
ہووین ہم دست یا طاعت مین
دلین باقی تمہارے گر ہوگی
پوچھا کرتا ہی نوش کیا فرما
شیعہ اسکے ہو مزاحم آ
کہ مجھے ایک اب وصیت کر

شیخ تب یون لگا ہی کرنے دعا
مستجب ہوے ہین سب اسدم
جلد ابنار باب توبہ ہین
نقل کرتا ہی سرّی سقطی
پوچھا مین وجہ اسکا فرمایا
مین نے چاہا کہ خرما یہہ چن لون
مین نے بولا ای رہبر کامل
پس وہ لڑکے کو اپنے گھر لایا
پس اسیوقت مین بفضل خدا
نقل ہی ایکدن وضو توڑتا
کہا ممکن ہی موت آجاوے
ایسے کامون کا شغل اسکو دے
اور انکا قرار ہو بہ خدا
جانو اعمال خیر کا ہی در
اور بدی جسکے ساتھ جاہیگا
اور بلا حفظ سنت نبوی
اور امید رحمت مولا
اور تصوف کی یون کیا تعریف
اور ہونا ہی اس سے بے امید
اور کہا مین نے جانتا ہون ٹھیک
تا کوئی وہ کرے ترے سے طلب
صبح سے ہر کسیکے ستر و عیان
کہا دنیا کی دوستی لوگو
جو کہ سجدہ بجا لے آوگے
بولا مہمان مین خدا کا ہون
تو تیرے پسلی کو اسکے دو آزار
کہا رحلت کرون مین جبکہ یار

کہ ای پروردگار ارض و سما
ہے اسکا نہ رمز جانین ہم
او رخم شراب پھوڑے ہین
مین نظر آ گیا ز شیخ بہ کی
کہ یہہ طفل یتیم روتا تھا
بیچ کر جو زلے اسیے دیون
رہ یہان سے تو جاکے فارغ دل
اور نئے کپڑے اسکو پہنایا
نور دل مین ہے ترے ہوا پیدا
تب یتیم ہی شیخ جلد کیا
مجھ کو دجلے تلک پہنچا دیے
کہ نہ اسکو وہ فائدہ بخشے
راہ حق مین ہی شغل ہو انکا
کھولتا ہی کرم سے حق اُسپر
جانو بالعکس اسکے ہوویگا
انتظار شفاعت نبوی
بسر بے اطاعت مولا
کیا ظاہر عجیب رمز لطیف
جو خلایق کے ہاتھ ہوای رشید
حق کے جانب یہہ راہ ہی نزدیک
پاوے اس سے تو جلد ورکہہ رب
یونہی ہر دم بجاوے اپنی زبان
صفحۂ دل سے اپنے دور کرو
سجدہ اس چیز کو کئے ہوسگے
جو کہ دیتے ہین بس کھاتا ہون
شیخ معروف ہوگیا بیمار
پیرہن تب یہہ میرے تن سے اتار

جلد تر راہِ حق مین صدقہ دیے
نہ دہیل اس کام مین نہ کچھ کیجے
تا برہنہ مین جاؤن از دنیا
اپنے مادر سے جون ہوا پیدا
یہہ وصیت وہ جو کہ فرمایا
شیخ سری اُسے بجا لایا
نہین تجرید مین تھا اسکو نظیر
خاک مین بھی ہی اسکے یک تاثیر
اب بھی جو اسکی قبر پر جاوے
اور وسیلہ وہ شیخ کا لاوے
اور کرے درگہ خدا مین دعا
کرے حاجت خدا نے اسکی روا
کہ یہہ تریاق ہی مجرب تر
صالحین تجربہ کئے اکثر
اور محمد بن الحسین کہا
شیخ کو مین نے خواب مین دیکھا
پوچھا کیا تیرے ساتھ حق نے کیا
کہا مولا نے مجھ کو بخش دیا
پوچھا مین کس عمل سے بخشا رب
شیخ معروف یون کہا ہی تب
ابن سماک یک کہا تھا بات
کیا اسیر عمل مین صدق کے سات
یعنے بولا تھا وہ کسو خدا
جو بکلی رجوع لاویگا
لینے رحمت سے حق تعالی بھی
لاوے اسکے طرف رجوع تبھی
اور اسکی طرف بھی خلق کو سب
پھیر دیویگا اپنے لطف سے رب
کی ہی بات اسکی میرے دل مین جا
حق کے جانب رجوع مین لایا
سارے شغلون سے دل سے باز آیا
ہان مگر خدمتِ امام رضا
یہہ سخن جا کے اس سے عرض کیا
وہ بھی اسطرح مجھ کو فرمایا
بات یہہ اسکی گر قبول کرے
وہ کفایت کریگی حقمین تیرے
شیخ سری بھی یون کہا دریاب
کہ مین دیکھا ہون شیخ کو درخواب
تھا وہ مدہوش عرش کے نیچے
ایک ندا آئی درگہ حق سے
ای ملک یہہ ہی کون کہیے نظر
کہے یارب تو ہی ہی دانا تر
کیا آگاہ انکو رب جلیل
کہ یہہ معروف ہی سو نبیل
دوستی مین ہمارے ہی پرجوش
جانو اسطرح ہوگیا مدہوش
اور ہمارے ہی وہ لقا کے سوا
نہین زنہار ہوش پاویگا

ذکر شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

وصف مین اسکے بیزبان ہی قلم
قدس اللہ سرہ الاکرم
شیخ اخیار سری سقطی
بحر اسرار سری سقطی
تھا بڑا عارف بلند مقام
وقت مین اپنے صوفیہ کا امام
اور انواع کے علوم و کمال
جانتا تھا وہ صاحب اجلال
درد و اندوہ مین ہی تھا ثابت
اور تھا ایک کوہ حلم و ثبات
اور خزینہ تھا وہ مروت کا
اور سفینہ تھا وہ شفقت کا
اور اشارات اور رموز مین ہان
ایک اعجوبہ تھا وہ عالیشان
پہلے توحید اور حقایق جو
کہا بغداد مین وہی سبھو
اور مشایخ عراق کے اکثر
تھے اسیکے مرید نیک سیر
تھا وہ ماموں جنید کا خوشحال
صاحب حال و قال ذو الاجلال
شیخ معروف کا مرید تھا وہ
سب کمالات مین رشید تھا وہ
اور ملا تھا حبیب راعی سے
بہرہ ور تھا بھی فیض سے اسکے
شہر بغداد مین وہ نیک عنوان
ابتدا مین کہا تھا یک دکان
رہتا پردہ دکان پر لٹکا
اور وہ شاغل نماز مین رہتا
اور ہر روز وہ بصدق و نیاز
پڑہتا رکعات یکہزار نماز
ایکدن ایک شخص آیا ہی
پردہ دوکان سے اٹھایا ہی
کہا آیا ہون مین ز کوہ لکام
کہ فلان پیر نے کہا ہی سلام
شیخ سری اسے کہا ای فہیم
اسنے جو کوہ مین ہوا ہی مقیم
جان یہہ کچھ بڑا نہین ہی کام
بلکہ بازار مین ہی ہوکے مدام
گرچہ کامون مین اپنے ہو شاغل
لیک اللہ سے لگاوے دل
کبھی اللہ سے نہ غافب ہو
اسکو بازار بھی نہ حاجب ہو
نقل ہی شیخ سری سقطی
بیچنے اور خرید مین سبھی
نصف دینار ہی بدہ دینار
نفع لیتا تھا وہ ای یار
اس سے زاید نہ طمع کرتا تھا
طمع کی بو نہ دلمین دہرتا تھا
کہتے ہین ایکدن وہ نیک انجام
ساٹھہ دینار کے لیا بادام
بعد بادام جب ہوے گران
اسکے دلال نے ہوا خواہان
کہا تو دمین نو لگا دینار
دیکھے بادام ہی مجھے دکار
شیخ بولا کہ مین دیا ہون قرار
نصف دینار ہی بدہ دینار
اس سے زائد نہ نفع لیتا ہون
نہین قیمت بڑہا سکے بیتا ہون

تب وہ دلال نے یہہ کہنے لگا
کہ مین نقصان سے نہ بیچونگا
نہ تو دلال نے لیا بیچا
نہ تو سری نے راضی ہوکے دیا
سارے دکان جل گئے یکسان
پر نہین شیخ کا جلا ہی دکان
اور تصوف کی وہ لیا ہی راہ
ترک دنیا کیا ہی بہر اللہ
کہ جو شیخ حبیب راعی تھا
میرے دکان پہ ایک دن گذرا
خیرک اللہ وہ زبان سے کہا
سرد دل پر مرے ہوئی دنیا
دیکھہ اسطرح مجھہ کو حکم کیا
دیجئے اس یتیم کو کپڑا
کہ ترے دل پہ حق بسر و علن
کرے دنیا کو سخت تر دشمن
یمن سے اسکے ہی دعا کے یقین
پھیرا دنیا سے حق نے مجھہ کو مین
تا بحدیکہ یون کہا ہی جنید
ذکر سری کا یون کہا ہی جنید
گذرے نود پہ آٹھہ سال یقین
نہین پہلو لگایا وہ بزمین
شیخ سری نے یون دیا ہی خبر
کہ چہل سال اب گئے ہین گذر
گرچہ فریاد وہ کیا بسیار
پر نہین اسکو مین دیا زنہار
کہین میرے گنہ کی شامت سے
میرا چہرہ سیہ نہو جاوے
مگر از شیخ سری والا
کیونکہ مین جانتا تھا زہد اسکا
اور شیخ جنید نے بولا
ایک دن اسکے پاس مین گیا
ایک لڑکے نے پاس میرے آ
آج اسطرح ہی مرے سے کہا
نیند آئی مجھے مین سویا ہون
خواب مین ایک حور دیکھا ہون
تا نہ کوزے مین سرد ہو پانی
تا بنیاد سے حظوظ نفسانی
شیخ والا جنید کہتا ہی
مین نے آنکھون سے اپنے دیکھا ہی
اور بولا جنید پاک شعار
ایک شب مین جب ہوا بیدار
سو وہ مسجد طرف مین جاؤن اب
در مسجد پہ جا کے پہنچا جب
اسنے اسطرح مجھہ سے پوچھا ہی
مجھہ سے کہا ای جنید ڈرتا ہی
گر تو پہچانتا خدا کو بجا
تو نہ ڈرتا کسی سے اسکے سوا
اس سے بولا کہ چاہتا تھا مین
کہ حقیقت دیکھون سے تیرے مین
دیکھنے سے مرے ہی کیا مطلب
مین جو پایا ہون جواب اسکو تب
کہا غالب انہو جوؤن کبھی
جانتے اب سبب ہی اسکا ہی
وہ کہا مین نہ عہد توڑونگا
مین نہ اپنا قرار چھوڑونگا

نقل ہی ایک روز در بازار
شہر بغداد مین لگی ہی نار
جبکہ دیکھا ہی شیخ نے یہہ حال
دیا فقرا کو اپنا سارا مال
پوچھے ہین ابتدا حال اسکا
شیخ اسطرح ان کو فرمایا
تب کوئی چیز مین دیا ہون آ سے
کہ فقیرون کتئین اسے دیجے
شیخ معروف ایک روز ملا
ایک طفل یتیم ہمراہ تھا
مین نے کپڑے تب اسکو پہنایا
شیخ معروف یہہ کیا ہی دعا
پھیر کر اسکے شغل سے مولا
کرے راحت تجھے کرم سے عطا
تھا ریاضات مین وہ فرد شہیر
کوئی اسکا نہین تھا اسمین نظیر
کہ عبادت کیجیے کامل تر
نہین سری سے کوئی آیا نظر
مرض الموت مین مگر آخر
رکھا پہلو زمین پہ وہ فاخر
چہتا ہی نفس ہے مرا دن رات
کہ کرون نوش سرکہ شہد کے سات
اور ہر روز خوف سے کئی بار
آئینہ دیکھتا ہون مین ناچار
بشر حافی کہا ای پاک خصال
کہ نکرتا تھا مین کسی سے سوال
ہاتھہ سے اسکے کوئی چیز اگر
جا وہ ہوتا تھا اسپہ وہ خوشتر
شیخ سری بہت ہی روتا تھا
پوچھا مین وجہ اسکا تب وہ کہا
کہ مین لٹکاؤن تیرا کوزہ آب
آب تا اسمین سرد ہووے شتاب
پوچھا تو کسکے عقد مین آوے
کہی کوزہ نہ جسنے لٹکاوے
پس وہ کوزہ مرا نکال لئی
مار اسکو زمین پہ پھوڑ دئی
کہ وہ کوزے کے ٹوکرے بزمین
ایک مدت تلک پڑے تھے ہین
دل مین خواہش ہوئی ہی بے زاید
کہ جو شونیزیہ کی ہی مسجد
در مسجد پہ کوئی تھا حائل
خوف اس سے مجھے ہوا ہی دل
مین کہا ہان ترے سے ڈرہی مجھے
تب وہ کہنے لگا ہی میرے سے
پوچھا مین تو ہی کون کیجے بیان
کہا ابلیس مین ہی ہون پہچان
کہا تو جبکہ مجھہ کو یاد کیا
تبھی غافل تھا مین تو حق سے ہوا
کہ مین تیرے سے پوچھنا چاہا
کہا تو غالب کبھی ہو بر فقرا
جب بلاؤن انہین سو دنیا
بھاگتے ہین وہ جانب عقبی

اور بلاتا ہون جب سو عجمی
پوچھا کیا دیکھتا ہی انکو کبھی
بس یہہ بولا سو نا پدید ہوا
وہین زانو سے سر اٹھاکے کہا
کہ نہ جبرئیل کو دکھاوے خدا
گر اجازت ہو مجھہ کو شام و سحر
ایک بودھی تب آئی اسکو نظر
کہ بجالاؤن مین تری خدمت
کہ یہہ دنیا ہی بیوفا ہی جان
کہ ہمارے یہہ روزگار سے اب
نقل ہی ایکشب وہ پاک نصاب
کہ یقین جب خالقِ متعال
یک ندا غیب سے وہین پہنچی
شیخ سری نے سنتے ہی بر خوش
بعد ازان اور ایک آئی ندا
نقل ہی شیخ سری والا
جب بد پاے کو تم نے پہنچگے
اپنے پیری مین لیتا تھا یہہ بات
کہتا سنی سال سے بستر و چہار
پوچھے لوگون نے تب ای شیخ زمان
کہا ایک شخص ہر دکان جلا
کہ نہ غم بھائیونکا مین کھایا
اور کہا چاہتا ہی جسنے یقین
چاہیے کیوے خلق سے عزلت
کہا دنیا فضول ہی یکسر
جامہ ایسا کہ ستر عورت ہو
کہا شہوت سے گر ہو جرم کبھی

بھاگتے ہین مجھ سے جانب مولی
کہا ہان دیکھتا ہون انکو تبھی
مین نے مسجد کے درمیان آیا
جھوٹھہ کہتا ہی وہ عدو خدا
کب وہ ابلیس کو دکھاویگا
مین یہہ جھاڑا کرونگی تیرا گھر
شیخ کا اسنے جھاڑتی تھی گھر
نہین ہرگز تو مجھہ کو دی رخصت
عشق مین یہہ ہماری تھی سوزان
ایک حصہ مجھہ اسکو دیو رب
دیکھا یعقوب کو بعالم خواب
جب ہی حاصل تجھے ہو جمال
اب بچا اپنے دل کو ای سری
مار نعرہ وہین گرا بیہوش
کہ یہہ اس شخص کی ہی جان بزا
یون جوانون کو بولتا تھا سدا
اور قوی سب ضعیف ہو دینگے
اور کرتا تھا ایسے تب طاعات
مین کرتا ہون جانو استغفار
کیا حقیقت ہی اسکی کیجے بیان
بچ گیا ہی ویسے دکان ترا
شکر دنیا پہ مین بجا لایا
کہ سلامت رہے وہ شخص کا دین
دور اس سے رہیگی ہر آفت
اسمین بہتر ہین پانچ چیز مگر
اور مکان لائق سکونت ہو
تو ہی امید اسکے بخشش کی

اور مجھہ کو وہان تو راہ نہین
جبکہ وجد و سماع مین وے گرین
دیکھا سری نے اسمین تھا ہی
کہ جو فقرا ہین صاحب تمیز
نقل ہی اسکی ایک تھی خواہر
شیخ سری نہین اجازت دی
پوچھی خواہر نے اس سے ای بھائی
اور یہہ نامحرم کو لاکے رکھا
اور محروم ہم سے تھی وہ سدا
تب یہہ جھاڑو ہمارے حجرے کی
اور کہا ای خدا کے پیغمبر
پھر یہہ کہا ہی خیال یوسف کا
اول اسطرح اسکو فرماے
سیزدہ روز تک صباح و مسا
جو ہین عاشق ہماری درگہ کے
ای جوانو نہ لیجئے آرام
آہ اسوقت ہو وینگے قاصر
کہ نہین تھی جوان کو طاقت
شکر یکبار ہی مین کرنے سے
کہا بغداد کا جو ہی بازار
سنکے الحمد للہ مین نے کہا
پس اسی شرم سے ہی لیل و نہار
اور دل و تن کو اسکے راحت ہو
اب زمانہ یقین ہی عزلت کا
ایک روٹی کہ جس سے بھوک مٹے
اور وہ علم جس پہ عامل ہو
اور گنہ کبر سے جو ہو ویگا

پس نہون انہہ دست پاے کہین
اور روے رووین مین دیکھتا ہون انہین
سر کو زانو پہ اپنے رکھا ہی
ہین وہ ایسے خدا کے پاس عزیز
گئے سری سے ایکدن ظاہر
اسکی خواہر نے ایکدن آئی
پہلے ہی مین تمہیں سے عرض کئی
شیخ سری نے اسکو فرمایا
اذن چاہی ز بارگاہِ خدا
حق تعالی اسے عنایت کی
شور ڈالا یہہ کیا جہان اندر
کیا ہی درد و ملال یوسف کا
بعد یوسف کو اسکو بتلائے
یونہی بیہوش وہ پڑا ہی تھا
سو کسینے ملامت انہہ کریے
تم جوانی مین اپنے کرلو کام
جونکہ قاصر ہوا ہون مین آخر
رہتا تھا روز و شب وہ در طاعت
لفظ الحمد للہ کہنے سے
ناگہہ اسکو لگی تھی یکدن نار
بعد ازان سو برس مین نے شرم کیا
کر رہا ہون مدام استغفار
اور تھوڑا ہو درد و غم اسکو
وقت یہہ خلق سے ہی خلوت کا
اور پانی پیاس جس سے بجھے
اسپہ جو بس کرے وہ کامل ہو
حق تعالی نہ اسکو بخشیگا

جرم ابلیس کبر سے ہی کیا   اس لئے حق نہین اسے بخشا
اور کہا کوئی باغ مین جاوے   اور شجر اسمین وہ بہت دیکھے
یا ولی اللہ السلام علیک   خوش نہووے وہ شخص انکو دیکھا
فضل کا اپنے نا خیال کرے   بلکہ اس حال پر وہ اپنے ڈرے
کہ جو کچھ اپنے نفس کے مین عیوب   انکو جون چاہئے نہ دیکھے خوب
اور کہا لوگ ہین بہت ایسے   فعل انکا نہ حسب قول رہے
اور بولا کہ قدر نعمت کے   جو نجانے جو حق عنایت سے
اور کہا جو مطیع ہوویگا   اسکا رتبے مین جو ہی اس سے بڑا
اور بولا زبان تری کامل   ہی یقین تیری ترجمان دل
جو ترے دل مین تو رکھیگا نہان   ترے چہرے سے ہوویگا وہ عیان
اسمین گر ورع و زہد پاتے ہین   اسمین آتے ہین ورنہ جاتے ہین
جانے قرآن پاک کے اسرار   کرے اسمین تدبر بسیار
اور سونا بھی اسکا یون ہووے   سانپ کاٹا ہوا ہی جون سووے
کہا بعضے کتب سماوی ہین   انمین بشک و شبہ دیکھا مین
تجھ پہ غالب ہو جبکہ ذکر مرا   تب مین عاشق ہون جانئے تیرا
اور تصوف کا جب کیا ہی بیان   کہا صوفی وہی ہی عالیشان
علم باطن کا یون کرے نہ بیان   جسسے ہو نقض ظاہر قرآن
اور یون زہد کا کیا ہی بیان   کہ یقین زہد کی یہی ہی نشان
بس قناعت کرے وہ لتے پر   دفع ہو جسسے بھوک شام و سحر
اور رہو اسکو فضول سے نفرت   اور رہو دل مین خلق کی الفت
اور کہا آپ مین نہین جو کمال   اس سے آراستہ کر اپنا حال
اور کہا حسن خلق وہ ہی جان   کہ نہ دے خلق کو تو رنج و زیان
نقل ہی ایکدن بصدق و صفا   صبر کا وہ بیان کرتا تھا
کچھ تغیر نہ شیخ مین آیا   اور تقریر وہ نہ قطع کیا
تب کہا آہ مین نے شرم کیا   کہ بیان صبر کا ہی کرتا تھا
مجھ کو تیری ہی عزت و عظمت   دی مناجات سے تیرے دہشت
گر نہ ہوتا ہمین ترا ارشاد   کہ مجھے کیجئے زبان سے یاد

ہوئی شہوت سے زلت آدم   انکو بخشا خدا بلطف و کرم
ہر شجر پر طیور ہین بیٹھے   سب پرندے وہ دیکھ اسکو کہے
بلکہ سمجھے ہی مکر و استدراج   نہو مغرور پہن فخر کی تاج
اور کیا یون بیان استدراج   کہ یہی ہی نشان استدراج
کہا قوت وہی بڑا سمجھو   نفس سے اپنے جو کہ غالب ہو
اور تجھو سے ہی لوگ لائق ہین   فعل اور قول مین موافق ہین
ایسی جگہہ سے جو نہین تھا خیال   آویگا اس جگہہ سے اسکو زوال
جو کہ ہی اس سے مرتبے مین کم   ہوویگا اسکا وہ مطیع بہم
اور چہرہ بغیر شبہ ترا   آئینہ ہی سمجھ ترے دل کا
اور کہا انس اور حیا ہر دو   آتے ہین جو دل کے در تک سمجھو
اور بولا کہ خلق بیچ سبھی   جانئے ہی بڑا فہیم وہی
کہا عارف وہی ہی جسکا طعام   مثل طعم مریض ہووے مدام
اور رہو اسکا عیش و ہر حال   بحر مین ڈوبنے کے عیش مثال
حق نے فرمایا ای مرے بندے   تو مرے ذکر مین مدام رہا ہے
شیخ عطار نے کہا اس جا   کہ محبت ہی عشق کا معنا
معرفت اسکی نا بجھاوے ضرور   کبھی نہ ہارا اسکے ورع کا نور
اور کرامات اسکے با اکرام   رکھے لوگون کو دور تر ز حرام
نفس اسکا طلب سے آوے باز   اور قناعت کے ساتھ ہو دمساز
اور جو کپڑے سے ستر عورت ہو   بس اسی پر سدا قناعت ہو
اور کہا زہد ایک دولت ہی   وہی سرمایۂ عبادت ہی
ظاہرا خلق کو جو بتلاوے   وہ نظر سے خدا کے گر جاوے
اور تو رنج خلق سے کھینچے   اور نہ کینہ رکھے نہ بدلہ لیے
آکے یک بچھو ناگہان ای یار   اسکو مارا ہی نیش کتنے بار
بعد لوگون نے اس سے یون پوچھے   کیون نہین دفع تو کیا ہی اسے
اور مناجات مین وہ کہتا تھا   کہ ای پروردگار ارض و سما
اور بلا شبہ معرفت تیری   ہی ترے ساتھ مجھکو انست دی
تو زبان سے نہ یاد کرتا مین   اسکی طاقت کبھی نہ دھرتا مین

جو زبان کہنے سے ملوث ہو کہو لیکن کیون تیرے ذکر مین اسکو
کہ نہ زنہار مین نے چھپا ہون شہر بغداد مین وفات کرون
ہووے رسوائی تب مری بہجان لوگ کہتے تھے مجھسے نیک گمان
اللہ اللہ خاصگون کو سدا ایسا رہتا ہی دل مین خوف خدا
تم گناہون کو اپنے کیجو یاد عیش و عشرت کو دیجیو برباد
بولتا ہی جنید پاک شعار شیخ سری ہوا جب بیمار
مین نے جب اسکو لے بلانے لگا آہ تب شیخ مجھ کو فرمایا ؟
مین نے یہ پوچھا ہی کیا تیرا احوال تب یہہ فقرہ کہا وہ صاحب حال
یعنے جو ہی غلام ای ماہر وہ کسی چیز پر نہین قادر
کہا صحبت مین خلق کے رہ کے مت ہو محروم حق کی صحبت سے
تیری صحبت بھی نا رکھا ہوتا حق کی صحبت مین ہی رہا ہوتا

ذکر شیخ فتح موصلی رحمة اللہ علیہ

فاتح باب حکمت و عرفان شیخ دین فتح موصلی ذیشان
اسکا ورع و مجاہدہ تھا بڑا اور بہت خوف اسپہ غالب تھا
تاجرون کے مثال پر بستہ رکھتا تھا کیلیون کا یکدستہ
اور مصلے کے آگے رکھتا تھا رکھ کے ایسا نماز پڑہتا تھا
اور کہے اسکو تاجرون سے تما جان لیوے اسکو ایک دنیادار
کہا توان کیلیون سے کھولیگا آپ پر جو ہی اسکو باندھ رکھا
موصلی بولا ایک شب و خواب دیکھا ہون مرتضی علی کا جناب
کہ تونگر جو ہووے با درویش گر تواضع کے ساتھ آوے پیش
نین کیا عرض اور کیجے زیاد تب کیا اسطرح مجھے ارشاد
گر کریگا تو اس سے افضل ہی اس سے افضل ہی اسے اکمل ہی
کہا آئی ہی یہہ صحیح خبر کوئی دے بے سوال گر لاکر
سنکے یہہ اس سے یکدرم ہی لیا اور باقی اسکو پھیر دیا
تھے وہ یکسر جملہ ابدال سب کہے مجھ کو دے ذوی الاجلال
نقل ہی ایک روز یون پوچھا جو کہ بیمار سخت ہوویگا
کہ مرجاویگا یقین بیمار یون کہا تب وہ منبع اسرار

نقل کی ہی جنید بغدادی کہ کہا شیخ سری سقطی
کیونکہ سہا تکا ہی خوف یقین کہ تو لے نہ مجھ کو اسکی زمین
بدگمان تب مرے سے ہووینگے اور کراہت مرے سے لیوینگے
بھائیو بازآؤ غفلت سے لیو عبرت تم اس حکایت سے
لیو خوف اللہ دنیا مین حق امان دیوے تم کو عقبی مین
مین عیادت لیے جو اسکے گیا ایک پنکھا وہان دہرا دیکھا
کہ اسے ای جنید رکھ دیجے آگ بارے سے تیز ہو سلگے

عبداً مملوکا لا یقدر علی شیء

کہتے ہین تب جنید نے چاہا کہ وصیت مجھے تو یک فرما
بات یہہ سن جنید کہنے لگا حکم آگے اگر یہہ فرماتا
پس اسی وقت وہ وفات کیا قدس اللہ سرہ الاصفی
عالم اصل و فرع صاحب دل عارف عصر واصل موصل
تھا شیوخ کبار سے وہ جان صاحب ہمت و رفیع مکان
خلق سے انقطاع رکھتا تھا اور بچتا تھا وہ ریا سے سدا
کہین تشریف گروہ فرماتا کیلیان اپنے ساتھ لیجاتا
تا کوئی قدر اسکی ناجانے صاحب فضل ہی پہچانے
یک ولی ایک روز آیا ہی اور اسطرح اسکو پوچھا ہی
شیخ یہہ بات سن سکوت کیا اور نہین اسکا کچھ جواب دیا
عرض کی مجھ کو یک وصیت کر کیا ارشاد تب مجھے حیدر
رکھے کے امید اجر زاد اور کوئی چیز اس سے اور نہین بہتر
کہہ درویش کا تونگر پر حق تعالی پہ ہی توکل پر
نقل ہی اسکے پاس ای اکرم لایا یک شخص نے پچاس درم
رد اگر اسکو کوئی کردیگا تو خدا پر وہ رد کیا ہوگا
اور کہا تیس شیخ تھے ذیشان مین نے صحبت کیا ہون انسے جان
صحبت خلق سے ہو دور مدام اور کم کیجے شراب و طعام
گر نہ آب و طعام دین اسکو کیا وہ مرجاوے یا نہین بولو
جسکا دل نور علم و حکمت سے اور راقوان سے مشائخ کے

ہو کے خالی تو مزہ ہی جاویگا / کہ یہ ہے شیوہ غذا دل کا
کہ زبان جب کلام سے کم ہوین / تو خدا کا ہی بس وے ذکر کرین
اور کوئی شی طلب کرین وے جب / حق تعالی ہی سے کرین وے طلب
دل مین تب اسکے دوستی خدا / بالیقین ہووے گی وہین پیدا
کہتے ہین شیخ جب وفات کیا / اسکو لوگون نے خواب مین دیکھا
کہ خدا نے مرے سے یون پوچھا / کس لئے اسقدر تو روتا تھا
حق سے بولا ترے گناہون پر / تھا موکل ملک جو شام و سحر
تیرے رونے کے ہی سبب سے جان / ہم کئے عفو سب ترے عصیان

ذکر شیخ احمد حواری رحمۃ اللہ علیہ

صاحب قرب باری تھا / شیخ دین احمد حواری تھا
تھا علوم و فنون مین یکتا / اسکا ہمسر کوئی نظیر نہ تھا
فن اسرار اور حقایق مین / تھا وحید الزمان دقایق مین
تھا کبار شیوخ سے وہ ہمام / نامور تھا وہ در مشایخ شام
تا بحدے جنید بحر صفا / اسکو ریحان شام کہتا تھا
جانئے وہ مرید تھا اسکا / معتقد مستفید تھا اسکا
اسکے باتون مین تھی عجب تاثیر / اس سے پاتے تھے لوگ فیض کثیر
اور درجہ کمال کا پایا / تھا بلند اسکا علم مین پایا
تھے یہ پیر دلیل و راہ نما / اپنے مقصود کو مین جب پہنچا
کیونکہ سالک ہو راہ مین جب تک / رہے حاجت دلیل کی تب تک
قدر و قیمت ہے تب دلیل کی کیا / اسلئے آب مین کتب ڈالا
پر لکھے ہین یہان شیوخ کرام / کہ ہوا اُس سے مسئلہ مین کلام
تھا اُسے حسن اور جمال ترا / اسکے چہرے سے نور تابان تھا
بسکہ تیرے سے ہی ہے حسن مرا / ایک شب خوف سے تو رو دیا تھا
بولتا تھا وہ اسطرح سے سمجھو / جب تلک وہ دل سے نا پشیمان ہو
تب تلک وہ نہین ہے توبہ کیا / نہین توبہ قبول ہوا اُسکا
اور برا جو ہے عارف کامل / وہی پہنچیگا جلد جا منزل
تو بلا شبہ فقر و زہد کا نور / کرے مولا اسکی آل سے دور

اور کہا اہل معرفت ہین وہی / بالیقین فانی الصفت ہین وہی
اور عمل جسکہ کوئی لاوین بجا / تو بجا لاوین محض بہر خدا
اور کہا بر ہوئے انفسانی / جو ہو منقاد حکم ربانی
آرزومند حق جو ہوویگا / اُسنے منہہ غیر حق سے پھیریگا
پوچھے حق کیا کیا ہی تیرے ساتھ / یون کہا اُنکو وہ جلیل الذات
مین کہا تب ای خالق بیچون / شرم عصیان سے اپنے رویا ہون
ہم نے مامور یون کئے تھے ایسے / کہ گناہ ایک بھی ترا نہ لکھے
خوف حق مین ہی تھا وہ شام و سحر / قدس اللہ سرہ الانور
قدوۂ صالحین شیخ کبیر / زبدۂ عارفین امام خطیر
وقت مین اپنے قطب شہر تھا / سالکان جہان رہبر تھا
اور احادیث کی روایت مین / مقتدا سب کا تھا درایت مین
اور طریقت مین بھی رفیع مکان / مرجع خلق تھا وہ عالیشان
کیا خواص و عوام میر و فقیر / مدح مین اسکے تر زبان ہین شہیر
تھا سلیمان جو کہ دارانی / جسکو تھی عارفون مین یکتائی
اور سفیان بن عیینہ سات / وہ رکھتا تھا مصاحبت درذات
علم کا شوق تھا اسے کامل / تھا وہ تحصیل علم مین شاغل
پھر کتابین دیا ہے بحر مین ڈال / اور ایسا کہا وہ صاحب حال
پھر نہین شغل چاہئے انکا / پھر وہی اشتغال ہے بیجا
جبکہ پہنچے بہ منزل مقصود / اور جب پیشگاہ ہووے نمود
انہین لئے ہوئے خلق سے بسیار / آہ کھینچا ہے رنج اور آزار
نقل ہے اک شب وہ نیک لقا / دیکھا ہے یک کنیز کو در خواب
کہا تیرا بڑا ہے حسن جمال / کہی اسطرح تب وہ فرخ فال
مین ملی اپنے منہہ پہ وہ پانی / منہہ مرا یون ہوا ہے نورانی
اور زبان سے ہووے استغفار / اور مظالم سے پاک ہوا ہے یار
اور بولا جو ہے بڑا عاقل / وہی عارف ترا ہو صاحب دل
اور بولا کہ جسنے دنیا پر / گر کرے دوستی سے ایک نظر
اور کہا مزبلہ ہے یک دنیا / جمع آئینگی ہی سگون کی جا

اور وہ شخص سگ سے بھی کمتر / جو کہ بیٹھے متاع دنیا پر
اپنی حاجت سے جبکہ ہووے سیر / سگ لقمے مزبلہ سے کرے نہ دیر

پس جو بیٹھے مدام دنیا پر / فی الحقیقت وہ سگ سے ہی بدتر
اور کہا دوستی حق کی نشان / اسکی طاعت کی دوستی ہی جان

اور کہا معرفت یہ حق کی دلیل / کوئی حق کے سوا نہیں بتفصیل
ڈھونڈھنا ہے دلیل کا سننے / اسکی خدمت کے ہی ادب کے لیئے

باتیں ایسے ہی اسکی ہیں خوشتر / قدس اللہ سرہ الاظہر

ذکر شیخ احمد خضرویہ رحمۃ اللہ علیہ

شیخ عارف مقرب درگاہ / شاہباز ہوائے قرب الہ
احمد خضرویہ اسکا نام / بلخ میں تھا وہ باصفا کا مقام

تھا خراسان کے مشائخ سے / معتبر عارفان راسخ سے
کلمات بلند ہیں اسکے / سخنان سودمند ہیں اسکے

اور ہیں اسکی ریاضتیں مشہور / ہیں تصانیف اسکے فیض سے پُر
یکہزار اسکے تھے مرید ایسے / کہ وہ سب صاحب کرامت تھے

سارے چلتے تھے جانو پانی پر / اور اڑتے ہوا میں وہ خوشتر
کہتے ہیں ابتدا میں وہ ای رشید / تھا یقین حاتم اصم کا مرید

اور حاصل تھی اسکو با عزت / شیخ دین بوتراب کی صحبت
اور چھپا آپ کو وہ حق آگاہ / پہنتا تھا سدا لباس سیاہ

فاطمہ اسکی اہلیہ جو تھی / تھی طریقت میں کاملہ وہ بڑی
بلخ کی وہ امیرزادی تھی / اور وہ دنیا سے باز آئی تھی

بھیجی احمد کے پاس اسنے پیام / کر مرے پدر سے مرا پیغام
نہیں احمد نے جب اجابت کی / بار دیگر پیام یہہ بھیجی

سمجھی مردانہ اس لیئے تجھ کو / کہ ہی البتہ راہ حق میں تو
اس لیئے بولتی ہوں ہوشیار / راہ بر ہو نہ راہ بر زنہار

پدر سے اسکے تب کیا پیغام / وہ قبولا ہی اسکو با اکرام
جان کر اسمیں ہیں وہ فوز و فلاح / دیا احمد کے ساتھ کر کے نکاح

فاطمہ ترک شغل دنیا کر / ہوئی عزلت نشین شام و سحر
بعد احمد نے جبکہ قصد کیا / کہ ملے شیخ بایزید سے جا

ہوئی ہمراہ فاطمہ بھی تب / پہنچے ہیں بایزید کے گھر جب
فاطمہ اسکے پاس آگئے شتاب / اپنے چہرے سے ہی اٹھائی نقاب

کرکے پہلے ادا وہ لفظ سلام / کئی گستاخ وار اس سے کلام
متغیر ہوا ہی احمد نے / کہا اسطرح زن سے وہ اپنے

کیوں تو گستاخ ہو کے بات کئی / فاطمہ سنکے اس سے کہنے لگی
تو ہی محرم مری طبیعت کا / وہ ہی محرم مری طریقت کا

ہیں برابر سے ہوا کو پاتی ہوں / اور اس سے خدا کو پاتی ہوں
مجھ سے وہ بے نیاز ہی کل آج / اور تو میرے ساتھ ہی محتاج

کئی دن وہ رہے ہیں اسکے حضور / آئے ہیں بعد ازاں نیشاپور
اور اس شہر کے خواص و عوام / معتقد اسکے ہو گئے ہیں تمام

یحیی ابن معاذ نیک سیر / ان دونوں میں ہی قصد بلخ کا کر
آگے پہنچا بشہر نیشاپور / سنکے احمد بہت ہوا مسرور

اسکی دعوت کا قصد وہ کرکے / مشورت کی ہی اپنی عورت سے
کہی احمد سے فاطمہ اس دم / چاہیئے اتنے گاؤ اور غنم

مشک و عطر و گلاب ہو اتنا / اور اتنے فلاں فلاں اشیا
چاہیئے اور بیس خر بھی اب / کہا احمد نے خر سے کیا مطلب

تب وہ بولی کہ ایک مرد کریم / آوے مہمان ہو بشان عظیم
تو سگان جو ہیں اس محلے کے / حصہ انکو بھی چاہیئے اس سے

الغرض فاطمہ میں ای بھائی / یہہ مروت تھی یہہ فتوت تھی
شیخ دین بایزید عالیشان / وصف میں اسکے یوں کیا ہی بیان

کہ اگر کوئی چاہے ستر عیان / مرد کو دیکھے در لباس زنان
چاہیئے فاطمہ کو وہ دیکھے / ہمت مرد اسمیں ہی سننے

نقل ہے بولتا تھا وہ ارشد / صاحب فضل شیخ دین احمد
ایک مدت دراز صبح و مسا / نفس کو اپنے قہر کرتا تھا

ایک گروہ مجاہدین یکبار / ہو گئی ہی جہاد پر تیار
ہوئی رغبت بڑی وہیں پیدا / کہ چلوں میں بھی اب برائے غزا

جو غزا کی فضیلتین ہینگے
نفس یون مجھ کو بولتا ہی جو
چاہتا ہی جہاد اسہی لیئے
راض اسپر بہی وہ ہوا ہی تب
تنگ آیا ہی نفس اسہی لیئے
مین نے حیران ہوکے فکر کیا
کہا تنہا ہی مین نے اترو نگا
در دو رقت سے منیج کہا یا مین
حق نے میری دعا قبول کیا
تو جو یون مارتا ہی مجھ کو آہ
چاہا یکبار مارے جاؤ نین
مین نے بولا یہہ نفس ناہنجار
اور تشدد کیا زیادہ مین
مین نگلا نہ پیر سے اسکو
یونہی سکے کو جاکے مین پہنچا
لوگ اس سے ہو ہین آگہہ جب
گیا خدمت مین بایزید کے مین
حال کہا تہا وہ رنج مین تیرا
شیخ بولا کلام سے تیرے
نقل ہی ایک دزد تہا جو جوان
اسکو احمد نے تب کیا ہی خطاب
گر کوئی چیز بہیج دے مولا
اسنے یہہ سنکے وضو کیا ہی تب
کہا احمد یہہ لے ای اہل وفا
ایکشب بہر حق کیا مین کام
اور وہ زر نہین لیا ہی وہ
نقل ہی یک بزرگ نے بولا

نفس کہنے لگا ہی پیر سے
بات یہہ مکر سے نہ خالی ہو
تا وہ افطار اب سفر مین کرے
مین نے اسباب سے کیا ہون تعجب
چاہتا ہی سفر مین سو جاوے
سمجھا رکھتا ہون اسکو جب تنہا
اور لوگون مل نہ بیٹھو نگا
حق کے جانب رجوع لایا مین
صاف اقرار اس سے کروایا
خلق اسباب سے ہین آگاہ
سختیون سے نجات پاؤ نین
ہی منافق برا بسر و جہار
اور مشقت مین اسکو ڈالا مین
تا توکل مرا نہ باطل ہو
حج ادا کرکے جب وہان سے پہرا
پیر سے وہ مرے نکالے تب
مسکرایا وہ دیکھ میرے تین
مین نے اسطرح اس سے تب بولا
آہ آتی ہی بو شرک مجھے
آیا ہی ایک رات اسکے مکان
ای جوان تو لیکے کہینچ تو اب
مت ہو مایوس تجھ کو دیونگا
اور پڑہا ہی نماز ساری شب
طاعت ایک شب کی ہی یہ جزا
سو یہہ حق نے کیا مرا اکرام
دل سے توبہ وہین کیا ہی وہ
کہ مین احمد کو اسطرح دیکھا

مین نے بولا کہ نفس کو گا ہے
مین نے رکھتا ہون جو ہمیشہ صیام
مین کہا نفس کو ای بدکردار
مین نے سمجھا ہون جیکہ استتام
کہا تجھکو رکھونگا مین بیدار
اس لئے ہی وہ تنگ آیا ہی
راض اسپر بہی ہو گیا ہی جب
تا مجھے مکر نفس پر الحال
تا رہے ہر روز مجھ کو تو سو بار
آہ یہہ رنج کب تلک کھینچون
تا یہہ شہرت ہو خلق مین بعید
چاہتا ہی منافقی بہ حیات
راہ مین ایک سخت ترکا نتا
اور ویسا ہی راہ چلتا تھا
تہی مرے پیر کی وہی حالت
زخم اسکا ہنوز باقی تھا
اور پوچھا کہ پیر پر تیرے
کہ یقین مین نے اختیار اپنا
تو بہی کیا اختیار رکھتا ہی
ڈہونڈہا گھر مین بہت نہ کچھ پایا
کر وضو ہو نماز مین شاغل
تا ہمارے مکان سے خالی ہات
صبح کو ایک شخص آیا یار
چور بالنور ہو گیا لرزان
گر عبادت سدا بجالاؤن
اور لایا رجوع سوئے خدا
کہ وہ بیٹھا ہی ایک گرد و مین

طاعتون مین نشاط نا آوے
نہین اسکو دیا ہو نین آرام
نکرونگا سفر مین مین افطار
کر رہا ہون نماز مین ہی قیام
ہو اسپر بہی راض وہ ناچار
خلق سے اختلاط چہتا ہی
عاجز آیا ہون آہ مین نے تب
کرے آگاہ خالق متعال
کھینچتا ہون مین سختیان بسیار
آہ کب تک یہہ آفتین مین سہون
کہ ہوا ہی شہید اب احمد
اور منافق رہے زبعد ممات
ناگہان میرے پیر مین چو با
سوج کر ریم و خون نکلتا تھا
کھینچتا تھا بڑی ہی مین کڑبت
شہر بسطام کو مین جا پہنچا
رنج یک جو سفر مین بہیجے تھے
اسکے ہی اختیار مین سونپا
کیا اسے شرک نین سمجھتا ہی
پس وہ مایوس ہوکے جاتا تھا
ہو دعا و نیاز مین شاغل
تو بچاوے ملول آجکی رات
کیا احمد کے نذر سو دینار
اور کہنے لگا ہی ہو گریان
کیسے عقبے مین نعمتین پاؤن
اور احمد کا وہ مرید ہوا
زہے اسکو لگے ہین زنجرین

اور ملا ایک اُسے اٹھاتے ہین
اور ہوا مین اسے لیجاتے ہین
کہا ایک دوست کی زیارت کو
مین لیے جاتا ہون اب سمجھ لے تو
پھر کسی پاس جاکے ملنے کی
کیا تجھے احتیاج ہووے کبھی

نقل ہے ایک وقت اسکے گھر
ایک درویش نے ہوا مہمان
اور محفل مین تب وہ شیخ زمن
شمع ہفتاد کردیا روشن
کہ تصوف کے ساتھ اب سن تو
نہین نسبت ہے کچھ تکلف کو
کہا احمد جو شمع ہے بہر خدا
مین نے روشن نہین کیا ہوگا
آب اور خاک وال اپر سب
وہ بجھاتا رہا ہے ساری شب
دوسرا روز جبکہ آیا ہے
احمد اسطرح اُس سے بولا ہے
پس وے ہر دو وہان سے اٹھکے چلے
اور کلیسے پہ ایک جا پہنچے
جاکے اُس سے ملا عقیدت سے
اور بٹھایا ہے اسکو عزت سے
اور احمد سے یون کہا ہے تب
کہ تناول طعام کیجے اب
تب وہ کہنے لگا اے ذوالاکرام
مجھ پہ اب عرض کیجیے اسلام
اور ہفتاد شخص ساتھ اُسکے
بہرہ ور ہوگئے ہین ایمان سے
کہ اے احمد ہمارے بہر رضا
شمع ہفتاد تونے سلگایا

نقل ہے اسطرح وہ کہتا تھا
مین یقین سارے خلق کو دیکھا
پوچھا تب ایک شخص نے اسکو
بول اے شیخ پھر کہان تھا تو
کہ وے کھاتے تھے اور سوتے تھے
جست کرتے نہین سمجھتے تھے
اور یون بولتا تھا وہ ذیشان
جو ہے خدمت گذار درویشان
یک تواضع ہے اور حسن ادب
اور سخاوت کا پاویگا منصب
تو ہمیشہ اُسے یہہ لازم ہو
کر وہ پس صدق کا ملازم ہو

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰدِقِيْنَ

یعنی صابر رہے بسر و جہار
نہ شکایت کرے کبھی زنہار
اور بولا ہے وہ گرامی شان
معرفت کی ہے حقیقت جان
اور غیر خدا سے قطع کرے
حرص سے مال و زر نہ جمع کرے
جب محبت سے حق کی بھر جاوے
نور اعضا پہ اسکے تب آوے
اور پوچھے ہین اسکو اے بہر
بولے کیا عمل ہے فاضلتر

شیخ کو دیکھ مین نے پوچھا ہے
بولے اب کہان تو جاتا ہے
مین کہا ایسا رتبہ کامل
فضل حق سے ہے جب تجھے حاصل
کہا اگر مین نہ جاؤن وہ آوے
اجر تب زائرونکا وہ پاوے
اُسکے آنے سے وہ مسرت کی
بس تکلف سے ہی ضیافت کی
کہا درویش نے ایسے اے ہمام
کر نہ آتا ہے خوش مجھے یہہ کام
بس تکلف سے صوفیان ہو دور
بے تکلف سدا ہین بضرور
اُٹھکے بیشک اسے بجھادو اب
وہین اسنے بجھانے لاگا تب
نہ بجھا ایک شمع بھی زنہار
تب وہ حیران ہوگیا بسیار
کہا تو اس سے ہی کرتا ہے عجب
اور عجائب ہین حق کے دیکھ تو اب
قوم ترسا کا جو کہ تھا مہتر
جبکہ احمد اپر کیا ہے نظر
اور یارون کو اپنے یون بولا
جلد سفرہ یہان بچھاؤ لا
کہا احمد کہ دشمنون کے سات
کھاوین کسطرح دوستان ہیہات
عرض اسلام وہ کیا ہے تبھی
بہرہ ایمان سے وہ لیا ہے تبھی
دیکھا احمد نے خواب مین اس شب
اسکو فرمایا اسطرح سے رب
ہم بھی ہفتاد دل یہہ تیرے لیئے
کئے پر نور نور ایمان سے
کہ وے سب مل کے مثل بیلون کے
ایک آخر سے گھانس کھاتے تھے
کہا مین بھی تھا ساتھ انکے ہی
پر تھا مین ان مین فرق یہی
مین نے کھاتا تھا اور روتا تھا
سر بزانو تھا اور سمجھتا تھا
تین چیزون سے وہ مکرم ہو
تین صفتین یہہ دیوے حق اسکو
اور کہا جسنے بات یہہ چاہے
کہ خدا دایم اسکے ساتھ رہے
حق نے قرآن مین ہے فرمایا
ہے یقین ساتھ صادقون کے خدا
اور کہا صبر جو کرے آخر
صبر پر اپنے وہ رہے صابر
صبر تو مضطرونکا ہے توشہ
اور رضا عارفونکا ہے درجہ
حق تعالی کو دل سے دوست رکھے
اور اسکو زبان سے یاد کرے
اور بولا وہ عارف کامل
کہ یقین جایگاہ ہینگے دل
اور باطل سے دل بھریگا جب
ظلمت اعضا پہ اسکے آوے تب
وہ کہا دلکو اپنے رکھے نگاہ
تا نہو ملتفت بہ غیر اللہ

صفت احمد خضرویہ

اور کسی نے وصیت یکجا ہا
اس سے اسطرح شیخ فرمایا

کہ ترے نفس کو تو اول بار
تا وہ بندہ ہو جلد ترا یار

کہتے ہین اسنے وام لیتا تھا
اور مساکین کو وہ دیتا تھا

اسکی رحلت کے وقت بیشمار
قرض ستر ہزار تھے دینار

قرض اپنا وہ مانگنے کے لئے
لوگ سب اسکے پاس جمع ہوئے

تب وہ اپنے اٹھا کے دست دعا
حق تعالی سے عرض کرنے لگا

کہا تو کرتا ہی قبض جان میری
جان میری ہی آہ اب گروی

یا الہی کسیکو قائم کر
قرض وہ تا ادا کرے یکسر

میرے قالب سے جان تب لیجے
فارغ البال مجھ کو کر دیجے

وہ ابھی تو اسی دعا مین تھا
کہ کوئی در پہ اسکے آمارا

قرض خواہون کو سب ہی بلوایا
وام انکا تمام پہنچایا

سب کا سب جب ادا وام ہوا
اسنے مسرور و شادکام ہوا

پس یہہ دنیا سے نقل کی احمد
قدس اللہ سرہ الامجد

ذکر شیخ ابو تراب نخشبی رحمۃ اللہ علیہ

قدوۂ زمرۂ اولو الالباب
شیخ دین بو تراب قدس نصاب

پیشوا تھا رہ طریقت کا
اور سیاح دشت فقر کا تھا

وقت مین اپنے تھا وہ قطب کبیر
تھا خراسان ار شیوخ کبیر

مشتہر ہی مجاہدہ اسکا
اور اسکی ریاضت و تقوی

اور شارات مین شریف اسکے
اور مقالات مین لطیف اسکے

اور کئی سال تک وہ لیل و نہار
سر نہ تکیہ اپر رکھا زنہار

مگر یکبار وہ بہ بیت حرم
بسر سجدہ ہو سو گیا یکدم

کئی جنت کی حور تب جا ہین
آپ کو انسے جلوہ گر کر دین

شیخ بولا بہ حضرت خلاق
اتنا حاصل ہی مجھ کو استغراق

مجھ کو پروا نہین ہی حورونکی
کہے حورون نے ہان ہی الہی

پر جو ہمسر یقین ہمارا ہین
وہ شماتت ہماری کرتے ہین

کہ ترے پاس ہمکو قدر نہین
نہین تو دیکھتا ہی ہمکو یقین

انکو رضوان نے تب جواب دیا
کہ نہ ہرگز یہہ تمسکو دیکھیگا

کہ نہ اسکو تمہاری پروا ہی
غرق بحر شہود مولا ہی

ٹھہرے ہی قریب روز جزا
جب ہو داخل بجنت ماوا

مومنان تخت سلطنت پاوین
شان و عزت سے اسپہ آ بیٹھین

تب ملو انسے آنکر خوشتر
کہا رضوان سے مین نے یہہ سنکر

ہان اگر مین نے آؤن در جنت
تب بجا لائیے مری خدمت

نقل ہی دیکھتا اگر کاہے
کوئی مکروہ اپنے یارون سے

آپ ہی جلد توبہ کرتا تھا
اور رہتا تھا مجاہدہ اپنا

کہتا شومی سے ہی مرے آہ
اس بلا مین پڑا ہی یہہ ناگاہ

ہاتھ ہو گر سوے حرام دراز
تو مرے ہاتھ کو وہ رکھیے باز

نقل ہی اسطرح کیا وہ بیان
عہد ہی حق کے اور مرے درمیان

اور بولا ہی میرے دل نے کبھی
ہوئی غالب نہ آرزو کوئی

مگر یکبار تھا مین در صحرا
آرزو یہہ ہوئی مجھے پیدا

کہ تناول کرون مین اب خوشنما
بیضۂ مرغ نان گرم کے سات

یہہ گذرتے ہی میرے دل مین آہ
ناگہان گم کیا ہون اپنی راہ

ایک قبیلے طرف ہی جا پہنچا
رو رہے تھے وہ لوگ دیکھا

اور وے جبکہ مجھ کو دیکھے ہین
سب کے سب جلد مجھ کو پکڑے ہین

کہ ہماری جو تھی فلانی شی
تو چرایا ہی تو چرایا ہی

وہ کوئی چور نے چرایا تھا
پس وے لوگون نے مجھ کو ہی سمجھا

متفق ہو کے سب صغار و کبار
مارے لکڑی سے مجھ کو دو سو بار

ایک بو دے بعد از ان آیا
اور پہچان مجھ کو رونے لگا

اور انکو دیا مرے سے خبر
رو کے اور عذر چاہتے ہے یکسر

مین کہا بھائیو کہ وقت دگر
اس سے بہتر نہ آیا میرے پر

ایک مدت سے مین نے چہتا تھا
آج پہنچی ہی نفس کو وہ سزا

پس وہ بودے نے اپنے گھر کی طرف
مجھ کو لایا بجاہ و عز و شرف

اور سفرہ وہ لا بچھایا ہی
اور خوان طعام لایا ہی

بیضۂ مرغ و گرم روٹی بھی
لا وہی پیر مرد نے رکھی

چاہتا تھا کرون نہین ہاتھ دراز
غیب سے ایک آئی تب آواز

مار دو سو تو جبکہ کھایا ہی
یونہی ہر آرزو پہ دو سو مار
اسکے یارون نے سب پیکہے
آب شیرین وے بجا ہین سب
اسکے یارون سے ایک شخص کہا
تب وہ کہنے لگا کہ چہتا ہون
قدح تھا وہ سفید شیشہ کا
اور سکے تلک بھی ای آگاہ
وہ رضائے خدا نہ پاویگا
بلکہ اُسکے عمل کے ہی آگے
تین چیزین بھی وے تمہارے نہین
دوست رکھتے ہو روح کو اپنے
اور دو چیز چاہتے ہو تم
اور توکل کا یون کیا ہی بیان
اور تو حق کے ساتھ باندھ دل
اور کہا کوئی چیز ای آگاہ
اور عبادت سے کوئی نافع تر
کیونکہ بے شبہ سارے چیزون کا
اس سے پاوین صدور جو فعال
اور بولا کہ ہر زمانے مین
ہین لیا کلام وے اعلام
کہ رہیگا جو شخص تیرے سا
بس تو محتاج اسکا ہووے کبھی
کہا حاجت مجھے تیرے سے نہین
یعنے رکھتا ہون مین رضا کا مقام
اور کئی سال آہ گذرے پر
اور دست شریف مین تھی عصا

مدعا اپنی بعد پایا ہی
کھاوے پھر پاوے مدعا ناچار
اور وضو بھی وے سب کے سب چاہیے
اور اسی سے وضو کیے ہین سب
کہ پیاسا ہون مین نے آج برا
کہ یہہ پانی مین قدح سے پیوون
اس سے بہتر کبھی نہ مین دیکھا
وہ پیالہ ہمارے تھا ہمراہ
قرب اُسکا نہ ہاتھ آویگا
وہ حلاوت خلوص سے پاوے
تین چیزین وے ہین خدا کے یقین
روح ہی جانو ملک ہے حق کے
نہین پاؤگے اُسکو جانو تم
کہ توکل وہی ہی ستر و عیان
صبر اور شکر مین ہے شاغل
نہین عارف کو کر سکے تیرہ
کوئی طاعت نہ اس سے ہی بہتر
یہی جانو مقدمہ ہی برا
اور گذرینگے اسپہ جو احوال
کام جو جو رواج پاتے ہین
کہ یقین نفع دیوے انکو تمام
اس سے ہر دم رہے تو بے پروا
بس حقیقت یہہ فقر کی ہی وہی
اور نہین تیرے مثل سے بھی یقین
مین فنا ہون رضائے حق مین مدام
یک جماعت وہان کئی ہی گذر
اور بدنا ہی اسکے آگے دھرا

نوش کیجے اُسے بہ حسب مراد
نقل ہی ایکبار جاتا تھا
شیخ نے یک لکیر تب کھینچا
ابو العباس نے کہا یہہ بات
شیخ مارا ہی تب مین قدم
ہاتھ مارا ہی شیخ نے بزمین
پس اس قدح سے پیا وہ آب
شیخ کہتا تھا جسکے دل اندر
اور کہا جو کہ باصداقت ہی
اور بولا کہ تین چیزون کو
نفس کو تم نے دوست رکھے ہو
دوست رکھتے ہو مالکو بھی سدا
ایک شادی ہی دوسری راحت
کہ بہ بحر عبودیت ناچار
گر وہ دیوے تو اسپہ شاکر ہو
بلکہ ہر تیرگی ہو اس سے دور
کہ تو خطرات کو درست کرے
جسکے پہلے درست ہوئے خطرات
سب کے سب ہووینگے درست بجا
اس زمانیکے عالمون کو خدا
اور ایسا کہا وہ عالیشان
اور حقیقت یہہ فقر کی ہی جان
نقل ہی اس سے کوئی پوچھا
اور حق بھی کچھ نہ چہتا ہون
اور پھر کے ایک دشت مین جا
دیکھے کیا ہین وہ کیا ہی قیام
اور لب اسکے خشک ہین ایسان

لیک یہہ بات خوب رکھیے یاد
وہ مریدون کے ساتھ صحرا
سو وہین آب جوش کرنے لگا
مین تھا صحرا مین بو تراب کے ساتھ
چشمہ ظاہر ہوا ہی ایک بہم
جلد نکلا ہی ایک قدح وہین
اور آگے چلے ہین ہم شتاب
گر یہہ دنیا ہو ایک ذرے بھر
اسکو اعمال مین حلاوت ہی
بس سر تم نے دوست رکھے ہو
نفس ہی بندۂ خدا اسے سمجھو
مال بھی ہی یقین ملک خدا
یہہ تو ہر دو ملینگے در جنت
آپ کو ڈال دیوے تو یکبار
پھیر لیوے تو اسپہ صابر ہو
لیوے ہر تیرگی اسی سے نور
خطرہ ہر ایک بھی نگاہ رکھے
اسکے سُدھرے ہر معاملے دوسرے
بس نگاہ انکو رکھ صباح و مسا
بس اسی باب مین کرے گویا
ہی غنا کی یہی حقیقت جان
کہ ترے سا جو ہوویگا انسان
کہ تو رکھتا ہی کوئی حاجت کیا
جسطرح وہ رکھے مین رہتا ہون
کہتے ہین بو تراب نقل کیا
رو بہ قبلہ کھڑا ہی با اکرام
وہ اسی حال مین دیا ہی جان

ذکر ابو تراب نخشبی رح

اور دشتی کوئی درندہ بھی / پاس اسکے نہ آسکا ہی کبھی
خرق عادات اسکے ہین اکثر / قدس اللہ سرہ الانور

ذکر شیخ یحیی معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ

چشمۂ روضۂ رضاے کریم / نقطۂ کعبۂ رجاے صمیم

شیخ یحیی معاذ رازی ہی / اسکو عرفان مین سرفرازی تھی
وہ بڑا ناطق حقایق تھا / ناصح و واعظ خلایق تھا
وعظ اسکا صفا کا شافی تھا / سب کو کافی تھا اور وافی تھا
اسکو وعظ ہی کو بیچتے تھے جان / وعظ مین تھا بڑا جلیل الشان
اور علم و عمل مین اسکا قدم / بسکہ سر و علن مین تھا محکم
اور حقایق مین اور لطائف مین / اسنے مخصوص تھا معارف مین
متصف تھا مجاہدے سے او / مشتہر تھا مشاہدے سے او
اور تھا اسنے صاحب تصنیف / تھا موثر کلام اسکا لطیف
کہہ گئے یون مشایخ والا / کہ ہین خاصان حق سے وہ یحیی
ایک یحیی ز انبیاے کرام / دوسرا یحیی ز اولیاے عظام
انبیا مین ہوا ہی جو یحیی / اسقدر خوف حق کا رکھتا تھا
دیکھکر اسکا خوف صد یقین / اسقدر خوف مین ہوے ہین رہین ١٢٥ ہجری
کہ وے اپنے فلاح کی امید / چھوڑ کر خوف مین ہی مین جاوید
اور یحیی معاذ بحر ہدا / جو ہوا ہی با ولیاے خدا
یے طریق رجا صباح و مسا / اسقدر آسمین ہی سلوک کیا
کہ رجا کا جنھونکو تھا دعوا / ہاتھ کو ان کے خاک مین ہی ملا
جاہلیت کبھی نہ وہ پایا / اور نہ اس سے کبھی کبیرہ ہوا
اور وہ در معاملہ ای یار / اور ورزش مین اسکے لیل و نہار
رکھتا تھا جد و جہد بے غایت / کہ نہ ویسی کسیکو تھی طاقت
پوچھے یارون نے تب ای شیخ انام / تو تو رکھتا ہی اب رجا کا مقام
خایفون کا معاملہ کیسا / شیخ اسطرح اسنے کہنے لگا
چھوڑ دنیا عبودیت کا یہان / ہی بلا شبہ گمرہی کی نشان
جانیو بھائیو کہ خوف و رجا / قصر ایمان کے دو ستون ہین بجا
نہو جب تک عبادت مولا / نہ تو حاصل ہو خوف اور نہ رجا
کہتے ہین از مشایخ والا / بعد خلفاے راشدین کے بجا
جو ہوا ہی سوار منبر پر / سو ہی یحیی معاذ نیک سیر
نقل ہی ایک وزوہ اگر / زیب افزا ہوا ہی بر منبر
شخص حاضر تھے تب چار ہزار / دیکھ انکو اُتر گیا ناچار
کہا مین جسکے واسطے ہی آ / آہ منبر پہ اب سوار ہوا
وہ تو مجلس مین اب نہین حاضر / پھر کہون کسکے واسطے آخر
نقل ہی ایک اسکا بھائی تھا / جاکے مکے مین وہ قیام کیا
اور یحیی کو ایک نامہ لکھا / یہی مضمون اسمین لکھا تھا
آرزوئین تین کی تھی جو قدیم / دیا دو چیز مجھکو رب کریم
ایک باقی جو رہ گئی ان سے / باب مین ان کے تو دعا کیجے
تھی یہی آرزو مری پہلی / کہ مری عمر جو کہ ہو باقی
کوئی افضل جگہ مین جاکے رہون / عمر باقی وہین مین صرف کرون
حق نے پہنچا دیا مجھے بحرم / کہ جو سب مین ہی افضل و اعظم
دوسری آرزو تھی یہہ دائم / کہ خدا مجھکو دیوے یک خادم
میری خدمت کرے وہ لیل و نہار / کرے آب وضو مرا تیار
سو یہان نیک کنیز لایق تر / مجھکو بخشا ہی لطف سے داور
تیسری آرزو یہہ رکھتا ہون / آگے مرنیکے بس تجھے دیکھون
سو ملاقات اب تری یکبار / کرے روزی وہ قادر دادار
شیخ یحیی نے یہہ جواب لکھا / آہ کیا خوب باصواب لکھا
پہلی تو آرزو جو رکھتا تھا / کہ رہون جاکے ایک بہتر جا
بھائی ہو پہلے خلق مین بہتر / پس جہان چاہتا ہی جا کر
آدمی سے ہی جاے کو عزت / آدمی کو نہ جائے سے حرمت
گرچہ کعبے کی جا مکرم ہی / اور بالذات وہ معظم ہی
پر تو بہتر نہ جب تلک ہووے / نفع وہ جاے تجھکو کیا دیوے
اور تو لکھا ہی آرزو دوسری / تھی مرے دل مین ایک خادم کی
ایک لایق کنیز نیک صفات / بس یہان آئی ہیگی میری تمامات

بھائی رکھتا تو گر جوانمردی   اور مروت ترے مین گر ہوتی
پھیر اسکو نہ خدمت مولا   اپنی خدمت مین نا لگا دیتا
اور مخدومی وصف حق ہی جان   وصف بندے کی خادمی ہی پہچان
بندہ اللہ کی صفت چہنی   ہی بلا شک و شبہ فرعونی
بھائی گر حق سے تو خبر دیتا   تو مجھے آہ یاد نا کرتا
جہان فرزند کو کرین قربان   تو برادر کا کیا ہی فکر وہان
حق تعالی کو گر نپایا ہو   تجھ کو میرے سے فائدہ کیا ہو
کہ سمجھ خواب سی ہی یہہ دنیا   اور بیداری ہیگی جون عقبی
کہ ہنسیگا بجان بیداری   اور خوشی اسکو دیویگا باری
نقل ہی شیخ کی تھی یک دختر   مانگی ہی ایک چیز از مادر
کہ ای مادر مین شرم رکھتی ہون   خواہش نفس حق سے اب چاہون
نقل ہی ایکبار اسکا گذر   ہوا ناگاہ ایک قریے پر
کہا یحیی نے بات یہہ سنکر   کہ یہہ قریہ سے خوب اور خوشتر

اِکتفی بالملک عن الملاک

شیخ یحیی بہت ہی تھا کم خوار   لوگ اس سے بجد ہوئے بسیار
تا زیانہ جو ہی ریاضت کا   ہم نہ رکھتے ہین ہاتھ سے اصلا
اور قابو مین اپنے بیٹھی ہی   ہم کو دنیا دغا وہ چہتی ہی
نقل ہی ایک رات بر دستور   شمع روشن کئیے تھے اسکے حضور
شیخ رقت سے رونے لاگا ہی   کہے لوگون نے کیون تو روتا ہی
بلکہ روتا ہون اس لئیے ناشاد   کہ مجھے تا اب یہہ آئی یاد
کہین اسکی ہی بے نیازی سے   گر ہوا آہ ایک ایسی بہی
نقل ہی ایک روز وہ فریشان   کہا پڑھکر یہہ آیۂ قرآن
ایک ساعت کا جانیو ایمان   رکھے بے شک و شبہ ایسی شان
جو ہو ہفتاد سال کا ایمان   کسقدر اسکی ہووے قوت و شان
اور بولا کہ مجھکو حشر مین اب   پوچھے گر کیا تو چاہتا ہی اب
قعر دوزخ مین اب مجھے بھیجے   اور اسطرح حکم فرماوے
اور روے پردون کے درمیان یہان   آتشین تخت ایک بچھا دین اب

جو کہ خادم ہی حقتعالی کا   وہ بنا خادم اُسسے نہ ہوتا
خادمی چاہئیے یقین تجھ کو   لیک مخدومی چاہتا ہی تو
کیا ہو بندے کو بندۂ دیگر   آہ یہہ بات ہووےگی کیونکر
تیسری بات جو لکھا ہی تو   آگے مرنیکے دیکھ لون تجھکو
صحبت اللہ سے تو رکھہ ایسی   کہ نہ بھائی بھی یاد آوے کبھی
گر تو پایا ہی حقتعالی کو   بھائیجان کیا کریگا مجھکو تو
نقل ہی شیخ باصفا یحیی   اپنے یک دوست کو رقیمہ لکھا
جسنے ہوویگا خواب مین گریان   اسکی تعبیر بس یہی ہی جان
خواب دنیا مین بس تو کیجے غم   تا ہنسے آخرت مین ہو خرم
کہی مادر کہ کر خدا سے طلب   اپنی مادر سے یون کہی وہ تب
تو ہی دے مجھ کو تو جو دیویگی   وہ بھی بے شبہ ملک ہی حقکی
یک برادر جو اسکے تھا ہمراہ   کہا کیا خوب و خوش ہی یہہ قریہ
دل ہی اس شخص کا سمجھ لیجو   جو یہہ قریہ سے دل نہ باندھا ہو
نقل ہی کوئی اسکی کر دعوت   لیگیا تھا بغایت الفت
کہ کئی لقمے اور تناول کر   یون لگا کہنے اُنسے وہ رہبر
کہ ہماری ہوائے نفس تو جان   ہی کمین گاہ فکر مین پنہان
چھوڑین گر اسکی یک لگام کو ہم   ہم کو کر دیویگی وہ پل مین ہلاک
چلی شدت سے جب ہوا بالکل   ناگہان شمع ہو گیا ہی گل
شمع پھر ہم کرینگے روشن اب   کہا روتا نہین ہون اسکے سبب
کہ ہمارے دلون مین وہ مولا   شمع ایمان کے جو سلگھایا
شمع ایمان کے بجھیگی تب   مین یہ روتا ہون آہ اسی خوف سے اب

آمنا برب العلمین

کفر دو سو برس کا گر ہووے   اسکو یک پل مین محو کر دیوے
اس سے ستر برس کے جرم و گناہ   کیون نہ ہوینگے محو اور تباہ
مین کہونگا ای قادر بیچون   کہ یہی مین ترے سے چاہتا ہون
کہ یقین آگ کے سراپردے   مرے خاطر وہان کھڑا کر دے
قعر دوزخ مین جا کے ہم پہنچیں   ملکت وہ تخت پر بیٹھین

حکایت یحیی معاذ رازی

در باطن مین جو ہمارے نہان
تو نے رکھا ہی آتش سوزان
حکم فرماوے تو ہم کو تب ہم
کردہ آتش سے تھوڑی بجھینگے ہم
ہووے اُس آگ ہمارے سے زود
دوزخ اور اسکے خازنان نابود
شیخ عطار بولتا ہی بیان
نفس سے گر اسیہ جا ہی تو بیان

جز یا مؤمن فان نورک اطفأ لہبی

یہ حدیث صحیح ہی بے قیل
اس حکایت پہ جانو ہی دلیل
بولتا تھا وہ قدوۂ افراد
خدمت حق سے جیسے ہو دلشاد
شاد ہووینگے اس سے سب ایسا
لاوینگے ساری خدمت کی بجا
اور بولا کہ کھانے پینے کے
نعمتین جو بہشت مین ہونگے
عارفون کو وے نعمتون کی طرف
کب بلاوے وے لذتون کی طرف
پاک ہی اس سے حضرت عزت
کہ کرے انکو اس طرف دعوت
انکی ہی ایک ہمت اشرف
کہ نہ دیکھین وے غیر حق کی طرف
اور بولا کہ حقتعالیٰ کو
جسقدر دوست ابکھیگا تو
اسقدر بندگان حق بھی تجھے
دوست رکھینگے دوست سمجھینگے
اور تو جسقدر خدا سے ڈرے
اسقدر خلق بھی ڈرین تجھ سے
اور تو جسقدر بخواہش دل
کام مین حق کے ہووےگا شاغل
خلق بھی اسقدر رہی مت بھول
کام مین تیرے ہوینگے مشغول
اور بولا بطاعت مولا
جسنے اللہ سے کریگا حیا
حق بھی اس سے حیا کرے دریاب
کہ گناہون پہ اسکو دیوے عذاب
خلق کی ہی حیا حیاے ندم
اور یہی حق کی حیا حیاے کرم
اور بولا وہ معرفت معمور
صحبت تین قوم سے رہ دور
ایک تو عالمان جو غافل مین
اور متصوفہ جو جاہل ہین
اور مداہن جو قاریان ہووین
بس یہ تینون سے احتراز کرین
اور بولا ہین جو کہ صدیقین
وہ تو تنہائی چاہتے ہین یقین
اور لینا یہ خلق سے انست
جانیو اُن کے حق مین ہی وحشت
اور بولا کہ تین ہین خصلت
ہین وے تینو ہی اولیا کی صفت
اولاً یہ کہ سارے چیزون مین
حق تعالیٰ پہ اعتماد کرین
دوسرا یہ کہ سارے چیزون سے
ستر و ظاہر مین بے نیاز رہے
تیسرا یہ کہ سارے چیزون مین
حق طرف ہی رجوع بس لاوین
اور کہا موت بر سر بازار
بیچین لکھ کر طبق مین گر ای یار
تو جو ہین اہل آخرت اے سعید
موت کو ہی یقین کرینگے خرید
اور کہا تین خصلتین ہینگے
جب تلک وے نہ جمع آوینگے
مرد ہرگز حکیم نا ہوگا
ہوشیار و فہیم نا ہوگا
اولاً یہ کہ جب کرے تو نظر
مالدارون تونگرون کے اوپر
تو نصیحت کی چشم سے دیکھے
نہ حسد بلکہ خیر خواہی سے
اور عورات کو شفقت سے
دیکھے ہرگز نہ چشم شہوت سے
اور تواضع کی چشم ہی جان
کرے دایم نظر بدرویشان
انکو ہرگز نہ کبر سے دیکھے
کبر سے جان و دل کو دور رکھے
اور بولا کہ جو یہ تنہائی
کرے حق کی خیانت اے بھائی
تو خدا اسکے عیب کا پردا
جانیو آشکار پھاڑیگا
کہا لوگون سے کم کرو گفتار
باتین اللہ سے کرو بسیار
اور کہا تجھ کو مومنون کے سات
تین چیزین ضرور ہین دن رات
تو نہ پہنچا سکیگا نفع اگر
اسکو پہنچا نہ زینہار ضرر
گر اسے خوش نہ کر سکے تو یقین
کبھی اسکو نہ کیجیئے غمگین
گر ثنا کر سکے نہ مومن کی
بھائی مومن کا تو نہ ہو شاکی
اور بولا کہ احمق کوئی
نہین اس احمقی سے ہوگی بڑی
تخم ریزی یہان سعی مین کرے
طمع دانہ بہشت کی رکھے
اور بولا گنہ سے کر توبہ
آہ گر ہووے پھر ترے سے گنہ
تو ہی ستر گناہ سے بدتر
لگے توبہ کے جو کیا اشہر
کہا مجھ کو عجب اس سے مدام
مرض کے خوف سے جو چھوڑے طعام
اور وہ خوف سے عذاب کے آہ
پر نہین چھوڑتا ہی جرم و گناہ
اور ایسا کہا وہ ذیشان ہی
کہ یہ دنیا دکان شیطان ہی
اسکے دکان سے کوئی شی نہ چرا
کہ ترے پیچھے وہ دوڑ آویگا
اور اسکے عوض مین وہ لعین
تجھ سے چھینیگا آہ تیرا دین

اور شیطان کی ہی خمر دنیا
حشر مین سارے خلق کے درمیان
کہا دنیا کی آرزو ہی جب
کہا عاقل ہین تین شخص نکا
اور راضی جو اپنے ربکو کرے
کوئی ویسی نہین مصیبت ہی
پہلا جو مال اُسنے جمع کیا
اور بولا کہ مال ہی کژدم
کرے تمکو ہلاک زہر اُسکا
کہا دنیا طلب ہو گر عاقل
اور کہا زہد کے حروف ہین تین
دال دنیا کے ترک پر ہی دال
اولا ہی کمی آب و طعام
پوچھے کسطرح ہم پچھانین یقین
بس یہی ہی رضا حق کی نشان
کہا تو کہتا ہی اسکے حقین اب
اسکے تقدیر کا ہو جبکہ ظہور
اور اس سے کسینے آ پوچھا
کہا جب نفس کو ریاضتین
گر یہ درجہ نہین تو پایا ہی
اور تفضیح سے ترے ای یار
نقل ہی شیخ باصفا یحی
قرض کر بارہا جو بخشا تھا
جمعہ کی شب مین وہ بہ عالم خواب
تیری آزردگی ہوئی کس سبب
مومنہ ایک نین لاکھہ درم
کون وہ مومنہ ہی اور کہان

آہ جو یہہ شراب پیویگا
وہ اٹھاوے ندامت و خسران
آہ پھیرے تجھے ز طاعت رب
پہلا تارک جو ہووے دنیا کا
آگے نزدیک اُسکے جانیکے
سخت آفت ہی سخت آفت ہی
چھین لیتے ہین اس سے مال اسکا
پہلے افسون اسکا جانو تم
پوچھے افسون کیا ہی فرمایا
اور کرے ترک اسکو گر جاہل
زا و ہا دال ای نکو آئین
زہد کی ہی یہی حقیقت حال
اور دوام صیام با اکرام
کہ خدا ہم سے رضی ہی کہ نہین
رکھہ تو محفوظ اسکو در دل و جان
شیخ اسطرح کہنے لاگا تب
تب وہ ہوئے ملول اور رنجور
پاوین کب درجہ ہم توکل کا
ڈالیگا سخت تر مشقت مین
تو یہہ دولت نہ ہاتھہ لایا ہی
آہ ایسن نہین ہون مین زنہار
لاکھہ درہم کا قرضدار ہوا
لوگ کرنے لگے تقاضا آ
دیکھا سالار انبیا کا جناب
مین بھی تجکو اور حزین ہو اب
وہان لکھی ہی تجھکو دینگی ہم
ملے کسطرح مجھہ کو اسکی نشان

وہ رہے ایمن جہان مین شر سے
کہا دنیا ہی یک عروس بجا
کہا یہہ شومی تری نہین بدتر
اور کرے قبر کی جو تیاری
اور بولا کہ مالدار کتین
پوچھے وہ کیا ہین آفتین فرما
دوسرا اُسنے جو کمایا مال
گر لگا وینگے ہاتھہ اسکو بجان
کہا کر نا حلال سے پیدا
وہ بھی بہتر ہی حق مین عاقل کے
زا اشارہ ہی ترک زینت کا
اور کہا توبہ نصوحہ کے
اور کم سونا از برای نماز
کہا راضی اگر تو حق سے رہے
پوچھے حاصل نکرے اسکی رضا
کہ وہ انعام حق سے غافل ہی
خواہ نعمت ہو یا مصیبت ہو
چادر زہد بر مین کب ڈالین
حق اگر تین دن ندے تجھہ کو
بیٹھنا زاہدون کے مسند پر
اور پوچھے بعرصۂ محشر
غازیون حاجیون کو فقرا کو
دل کو اسکے کئے تھے مشغول
کہے حضرت نے اسکو ای یحی
اٹھہ یہان سے تو اب خراسان جا
وہ کیا عرض یا رسول خدا
کہے ارشاد اسکو ای یحی

آخرت کے سوا ہو بیدار
اسکا طالب ہی اسکا مشتاق
اسکے پانیکے آفتین ہین وگر
قبر مین پہنچنے کے آگے ہی
سخت تر آہ و مصیبت ہین
شیخ اسطرح انکو فرمایا
ذرے ذرے سے ہووے اسکا سوال
زہر سے اسکے تم کو ہووے زیان
خرچنا نیک کام مین اسکا
ترک کرنے سے اسکو جاہل کے
اور ریا سے ہی جان ترک ہوا
تین چیزین علامتین ہینگے
ورزش طاعت و دعا و نیاز
حق بھی راضی رہیگا تیرے سے
معرفت کا اگر کرے دعوا
اور غبی ہی سفیہ و جاہل ہی
ہو دونو سے راض وہ بد خو
مجلس زاہدونین کب بیٹھین
تنگ اور ناتوان ہووے تو
یہہ علامت ہی جہل کی شہ
کون بندہ رہیگا ایمن تر
زمرۂ صوفیہ و علما کو
تھا وہ از بسکہ اسلئے ہی ملول
کہ تو یون تنگدل نہ ہو اصلا
قرض تیرا ادا کریگا خدا
میرے مانباپ آپ پہ ہو فدا
کہ تو ہر شہر مین اترتا جا

اور سنی بات اپنی دختر کو
پوچھی یہہ نان خشک ہی کیسی
بس یہہ سنتے ہی چلی وہ دختر
وہ کہی تیری بینوائی سے
رہنا گھر مین ترے نہ چہتی ہون
پر مرے باپ سے عجب ہی ترا
آہ آخر وہ ساتھہ ایسے کے
سن وہ درویش ہوگیا حیران
پھر وہ لڑکی کہی کہ گھر مین ترے
نان کہنا ہی گر یہہ جاہے تو
نقل ہی اسکو ساتھہ یحیی کے
لیک گاہے بمجلس یحیی
کئے الحاح لوگ جب بسیار
ناگہان بند ہوگیا ہی کلام
شاہ لوگون کو تب کیا ہی خطاب
فضل تب لگ ہی حق بحال شجع
اور اہل ولایت ای فی نشان
اور کہا نزد بندۂ مولا
اور اسکو کریگا ظاہر جب
پہلے دنیا کی عز و قدر ضرور
گر زر و سیم آوے تیرے ہاتھہ
دوسری مدح و ذم ہی خلق کی
تیسری شہوتین ترے دل سے
اہل دنیا ہون جسطرح شاد ان
جب یہہ باتین تجھے ہوئی حاصل
گر نہ ایسا تو ہووے ستر و حجاب
اور بولا نشان صبر ہین تین

بھیج ڈالا ہی مرد کے گھر کو
کہا کل شب کی رہ گئی باقی
کہ چلی جاؤ اپنے باپ کے گھر
جانئے ناخوشی نہین ہی مجھے
جانا اپنے مکان کو چہتی ہون
کہ مجھے بیست سال اپنے رکھا
بسر کرد یا نکاح مجھے
اور پشیمان ہوا بسر و عیان
مین ہون محتاج یہہ نان رہے
دیجے رخصت یقین ابھی مجھ کو
دوستی تھی جو ایک مدت سے
ہین شاہ شجاع جاتا تھا
ہوا رونق فروز وہ یکبار
ہوے حیران حاضرون نے تمام
کہا نہ آنا مرا تھا محض ہوا
کہ نہ افضل وہ اپکو دیکھے
جو ہین انکا بھی حال یہہ ہی جان
فقر عمدہ ہی ایک سر خدا
اس سے اٹھہ جاوے اسم فقر کا تب
ہووے بے شبہ تیرے دل سے قصور
تب تو اسطرح جھٹکے اس سے ہاتھہ
ایک ہی پاس تیرے ہو ہر آن
دور ہوجاوے دور ہوجاوے
اور جسطرح آپ یہہ ہون نازان
تب تو ہی لاوین ہوا کامل
تو یہہ باتون سے کہا تجھے سرکار
ہی شکایت کا ترک پہلے بغیر

جب وہ لڑکی نے اسکے گھر آئی
آج کے شب کے واسطے ہی جان
وہ کہا مین نے بینوا ہون جب
بلکہ یہہ تیرے ضعف یا ان سے
آج کے واسطے یہہ کل کی نان
کہا دیتا ہون آج تیرے تین
اپنی روزی کے باب مین ہی یقین
کہا کیا عذر اس گناہ کا اب
یعنی رہنا مرا اگر چاہے
سنکے درویش جلد وہ روٹی
اتفاقاً وہ سے ہر دو شیخ زمان
پوچھے لوگون نے کیون نہین آتا
اور کونے مین جاکے یک بیٹھا
کہا یحیی نے کوئی شخص وہ گر
اور شاہ شجاع کہتا تھا
جب کرے اپنے فضل سے وہ نظر
کہ نہ دیکھین ولایت اپنی کبھی
فقر کو بس رکھیگا جو پنہان
اور بولا وہ صدق کے ہی نشان
تا بحدیکہ تجھہ کو نقرہ و زر
جب لگے مٹی ہاتھہ کو تیرے
کہ ہو نفع انکی مدحت سے
شہوتین اپنے جون چلانے سے
ترک شہوات اور ہوسین بھی
تب جو مرد ان ہین اے آگہ
ترسگاری کا یون کیا ہی بیان
دوسری ہی نشان صدق رضا

دیکھی کونے پہ خشک یک روٹی
کر ذخیرہ رکھا تھا مین نے یہہ نان
وہ نہین تو نے دی ہی مجھہ کو اب
اور ضعف یقین سے تیرے
کر ذخیرہ رکھا تو اپنے مکان
ایک پرہیزگار مرد کو مین
اب جسے اعتماد حق پہ نہین
آہ کفارہ ہوویگا یا رب
نان یہہ اب لیجا کسیکو دیے
وہین لیجا کسی فقیر کو دی
جمع آئے ہین ایک شہر مین جان
تو وہ ہر بار عذر ہی لاتا
تب جو یحیی کلام کرتا تھا
ہی تکلم مین مجھہ سے اولی تر
کہ فضیلت وہ پاہو جسکو خدا
فضل جاتا رہیگا وہ یکسر
دیکھین وہ ان رات جسکی عظمت ہی
وہی بندہ امین ہیگا جان
تین ہین یاد رکھہ تو رد کی جان
مثل مٹی کے تجھہ کو آوے نظر
ہاتھہ سے خاک جسطرح جھٹکے
اور نہ نقصان ہو مذمت سے
اور سیری کے ساتھہ کھانے سے
تجھہ کو حاصل ہو اسطرح کی خوشی
رات دن انکا تو ملازم رہ
کہ وہ اندوہ دایمی ہی جان
تیسری ہی نشان قبول قضا

حکایت شاہ کرمانی

اور بولا علامت تقوی کی / ورع ہی و ورع حق کا جو پاسا
اور بولا حرام ہے جسنے / اپنے انکھون کتین نگاه رکھے
اور باطن کو اپنے ای دلشاد / تو رکھے از مراقبہ آباد
اور ہمیشہ حلال ہی کھاوے / تب فراست مین نا خطا آوے
کہ خیانت سے اور غیبت سے / اور رہو دور کذب و تہمت سے
اور رہا جب تو نفس کی چھوڑے / تب یقین تو مراد کو پہنچے
تربت شاه پاس صبح و مسا / اسنے لوگو نکو نان دیتا تھا
اور کہتا تھا اسطرح یا رب / ایک مہمان کو بھیج دے اب
اور ناگاه ایک کتا / در مسجد سے اسطرف آیا
گو دسے شاه کے ہی نیک انداز / جلد ہاتف نے یہ کیا آواز
جب وه مہمان تیرے طرف آیا / تو نے اسکو در سے ہانک دیا
ہر محلے مین جا بہت ڈھونڈھا / پر وه سگ کو کہین نہین پایا
جلد وه نان اسکے آگے رکھا / پر وه کتا نہ التفات کیا
پھر سے دستار بھی اتار لیا / اور کہنے لگا مین توبہ کیا
جب تو مہمان کو بدل جاسے / چاہینگی دل سے مہمان تجھے
یمن سے اسکے حق تجھے بخشا / قدس الله سره الاعلا
شاه بلند ہوا قرب خدا / بحر فیضان لیس ره ہوا
تھا یقین انسے شیخ اعظم / اور ازاولیا سے متقدم
اسکو بخشا تھا ایک ہی بار / در بیان معارف اسرار
تھا بہت سے شیوخ کو دیکھا / اور صحبت وه بوتراب کا تھا
شیخ ذوالنون کا مرید تھا وه / سب کمالات مین زیاده
اور ہمت بلند رکھتا تھا / نیت حق پسند رکھتا تھا
تھا یہی ابتدا حال اسکا / تھا بڑا حسن اور جمال اسکا
ایک قبیلہ جو تھا عرب کا بڑا / اس قبیلے مین وه نزول کیا
ہوگئی اسکی عاشق جان / اور آئی ہی اسکے پاس وه ان
پھر اسکو ملنے سے بھاگا ہی / اور اسی شب مین وه سویا ہی
خواب مین ایک ایسی جا دیکھا / کہ کبھی ایسی جا نہ دیکھا تھا

اور علامت یه ورع کی ہی جان / کہ تو شبہات سے بچے ہر آن
اور سب شہوتو سے سر و علن / تو بچاوے مدام اپنا تن
اور سنت کی تابعداری سے / اپنے ظاہر کو تو سنوار رکھے
نقل ہی ایک روز وه فاخر / اپنے یارو سے یون کیا ظاہر
اور بولا کہ مجھ کو ہے دنیا / تا کہ تیرا قبول ہو توبہ
نقل ہی خواجہ علی ذیشان / کہتے ہین سیرجانی جسکو ایجان
نان و سالن وه ایکدن بہتر / اپنے آگے دهرا تھا سفر پر
تا کہ اب ہم طعام ہو وین ہم / ایک سگ یہ ملے کے کھاوین
دیکھ کے تو اسکے ہانک دیا / ہانکتے ہی وه سگ چلا ہی گیا
کہ تو مہمان طلب کیا ہم سے / ہم نے مہمان ایک اب بھیجے
بس یه سنتے ہی بیقرار ہوا / چو طرف اٹھکے دوڑنے لاگا
بعد صحرا مین جا کے ڈھونڈتا ہی / دیکھا کونے مین ایک سوتا ہی
خواجہ شرمنده ہوگیا بسیار / تب وه کرنے لگا ہی استغفار
سگ کہا مرحبا ای نیک شعار / اب تو خوش رہ ہاں سدا بسر و چار
شاه کرمان کا گر نہوتا سب / دیکھتا جو کہ تو نے دیکھا اب

ذکر شیخ یوسف بن الحسین رحمة الله علیه

قدوة الواصلین قطب زمان / یوسف ابن حسین عالی شان
تھا علوم نفیس سے ماہر / عالم علم باطن و ظاہر
اہل ری اور اہل کوہستان / سب ہی تھے اسکے معتقد جان
اور جو تھا بوسعید خراز / یہ تھا اسکا رفیق اور دمساز
او عمر دراز پایا تھا / ہر کمال اپنے ہاتھ لایا تھا
اور ہین نادر ریاضتین اسکے / اور ہین وافر کرامتین اسکے
ایک جماعت ساتھ وه نکلا / اور نواح عرب مین آپہنچا
تھی امیر عرب کی ایک دختر / جبکہ یوسف پہ وه کی ہی نظر
دیکھ یوسف نے وه انداز / خوف سے حق کے ہوگیا ترسان
اپنے زانو پہ وه رکھا تھا سر / خواب غلبہ کیا ہی تھا اسپر
سبز پوشو کی ایک جماعت بھی / ایک ہی اس مقام مین بیٹھی

اور ایک تخت انکے بیچ مین تھا
کہ یہ اخیار کون ہین جانین
وے بزرگ کون ہین اسکو راہ دیتے
اور یہ تخت پر جو ہی بیٹھا
یوسف ابن حسین کہتا ہی
مین اسی فکر مین تھا غرق
بعد از ان اپنے تخت پر آیا
کہا میر عرب کی وہ دختر
انکو تو خدا پہ ہی سونپا
آج کی رات مین ہی جلوہ دیا
اور وہ جبکہ قصد کی تیرا
دیکھ اس یوسف حسین کو آپ
بس مجھے اور فرشتگونکو خدا
بعد فرمایا یوسف صدیق
اسم اعظم کا علم ہی اسکو
اسم اعظم کا جو ہی خواہان
تھا تو تب اسنے سلام کیا
کہ نتھا اسکو پوچھنے کا مجال
وہ کیا عرض کی سننے آیا ہون
وہ بھی طاقت نہ تھی پایا
کہ جوان کس لیئے ہی آیا تو
پھر بھی یک سال جب گیا ہی گذر
کہ مین اسکے واسطے ہی آیا ہون
بعد از ان ایک نسخہ جو مین
یہ لکھا دو ذیل سے ہو یار
اسنے جو مجھ کو کہا تیرے لیے
[illegible] وہ جب قطع کیا

اسپہ بیٹھا ہی کوئی جوان سلطان
انکا نام و نشان پہچانین
اور تعظیم اسکی سارے کیئے
ہی وہ یوسف پیمبر والا
اسکے یہ مجھ کو گریہ آیا ہی
دیکھا ایسے مین یوسف صدیق
مجھ کو پہلو سے اپنے بٹھلایا
جبکہ مفتون ہو گئی تجھ پر
اور اسے بحق پناہ لیا
اور اس طرح مجھ کو فرمایا
تو بھی اسدم کیا تھا قصد اسکا
چاہی جب دختر امیر عرب
اب زیارت بدل کر بھیجا
کہ ہر یک عصر مین سے مجھ تحقیق
جلد تر اسکے پاس جا تو
مصر جانب مین ہوا ہی روان
شیخ نے اسکو تب جواب دیا
یونہی آخر گذر گیا یک سال
پھر بھی جا خوش ہو گیا ذوالنون
بس وہ گوشے مین ہی خموش رہا
وہ کہا تیری ہی زیارت کو
شیخ پوچھا ہی اسکے نظر
اسم اعظم ترے سے کہ سیکھون
ایک سرپوش [illegible]
اور فلان جا پر تو پہنچا
بعد ازو اسکو یاد کرتے لیجے
[illegible] یہ ہوا پیدا

یوسف ابن حسین جب دیکھا
اس ارادے سے اسکے پاس گیا
پوچھا تم کون ہو کہو اسدم
یوسف ابن حسین سے ملنے
مین ہون کہا جبرئیل اور کون بشر
تخت سے اپنے نیچے آیا ہی
مین کیا عرض یا نبی اللہ
اپنے وہ حسن و جمال کے ساتھ
حق تعالی نے تجھ کو میرے پر
کہا ای یوسف وہی ہی یوسف
پر نگہبان ہماری تھی عصمت
وہ نہ زنہار اسکا قصد کیا
اور بشارت یہ دی کہ تو پہنچے بجا
ہووے بے شبہ ایک شخص نشان
لکھتے ہین جبکہ وہ ہوا بیدار
شیخ ذوالنون پاس جا پہنچا
کنج مسجد مین جا کے بیٹھا ہی
شیخ ذوالنون اس سے پوچھا ہی
پھر بھی یونہی گذر گیا یک سال
دو برس سال جبکہ گذرا ہی
شیخ یہ سنکے بس خموش رہا
یہ جوان کہا کہے تو کچھ حاجت
شیخ نے پھر نہ کچھ جواب دیا
لا کے ذوالنون اسکے ہاتھ دیا
اور اس جا مین ایک شخص رہے
یوسف ابن حسین کا نسخہ لیا
[illegible]

آرزو اسکو یہ ہوئی پیدا
جبکہ نزدیک انکے آ پہنچا
وے کہے سب فرشتگان مین تم
یہان آیا ہی جاننے اسنے
کہ ملے مجھ سے آکے پیغمبر
اور مجھ کو گلے لگایا ہی
کون ہو تین جو دی ہی عزت و جاہ
آئی ہی تیرے پاس جب اس رات
اور فرشتون پہ اپنے وہ تکبیر
جب زلیخا نے تنگ کی مجھکو
کہ وہ مجھکو بچائی باعصمت
اور زندان جو جلد تر بھاگا
ہیں گاہ از برگزیدگان خدا
شیخ ذوالنون اب نشان ہی جان
ہو گیا بیقرار و طالب بسیار
شیخ مسجد مین اپنے بیٹھا تھا
اور یکجہ شیخ نے پوچھا ہی
اے جوان تو کہان سے آیا ہی
شیخ اس سے کیا نہ قال و مقال
شیخ ذوالنون اس سے پوچھا ہی
اور یکجہ بات پھر نہ اس سے کیا
یون کیا عرض شہ وہ در خدمت
اور بھی ایک سال ہی گذرا
اور اسطرح اسکو حکم کیا
یہ پیالہ تو اسکو پہنچا دے
[illegible]
[illegible]

کھولا سر پوش اسمین تھا جو ہا
آہ مین کاش اسکو لیجاتا
کیا مین جاؤن بخدمت ذوالنون
ثانی کا نسبہ ہی لیکے وہ بہر اس
اسم اعظم خدا کا ای ہشیار
موش یک کو ترے دیا تھا ہاتھ
سنکے یوسف یہہ بات شرمایا
اون یہہ ساتھہ بار چاہا مین
بعد اسکے ہوا ہی حکم مجھے
ابتو جا اپنے ملک کو واپس
کہا کرتا ہون سہ وصیت اب
جو کہ تو نے لکھا پڑھا ہو وسے
اور وصیت یہی میانہ ہی
تو کسی سے نہ بول یون پہلا
بعد بولا وصیت آخر
کہا ہان ہوسکے یہہ کہ ترے
درمیان تو نہ دیکھے آپ کتین
لوگ آتے ہین اسکے استقبال
اہل ظاہر لئے تھے خصومت پر
سب کے سب اہل ظاہر تھے
آیا مسجد کو ایکدن بہر نماز
ایک بوڑھی نے یون کہی پکار
پھر تو کس واسطے چلا ہی اب
بعد یونہی بیان کرنے لگا
مین صحبت سے اسکے ابراہیم
دہشت و صبر او وہ قطع کرتا تھا
تھکر تو یوسف بن حسین کے پاس

کود کر جلد تر وہ بھاگ گیا
اور اس شخص کو وہ پہنچا تا
یا کہ اس شخص پاس پہنچاؤن
جاکے پہنچا ہی اسنے رکھکے پا آ
کیا ذوالنون سے تو استغنا نے
تو نہ اسکو صبق کیا ہیہات
اور ذوالنون پاس لوٹ آیا
اسم اعظم مین یون تیرے تئین
موش سے اکس سے امتحان کیجے
صبر کر وقت آنے تک ہی بسر
جسمین ہے تیرے فلاح کا ہی سبب
اسکو دیوے جو تو معمول ہی جاوے
کرا د اگر تو مردانہ ہی
کہ مرا شیخ اسطرح بولا
سب مین چھوٹی تہی یہی ای ماہر
حق تعالی اگر مرا چاہے
کہا ایسا ہی ہان کرونگا میز
شہر مین لائے اسکو باجلال
آہ باندھے کمر عداوت پر
علم باطن سے وہ نہ ماہر تھے
کرسے محفل مین تا بیان آغاز
کیا نہ ذوالنون لیا رستے آواز
سنکے یہہ بات وہ کیا ہی عجب
کوئی حاضر ہوا نہوا پہلا
پایا ہی برکتین بہت ای فہیم
کہ نہین فکر و خوف دہر تھا
جاکے یون ہوکے بلاد سوا

دیکھ یوسف یہہ ہوگیا حیران
آہ میرے سے کیا ہوئی تقصیر
یہی تدبیر ٹھہری آخر تب
دیکھ یوسف کو مسکرایا وہ
وہ کہا ہان تو نے اسکو فرمایا
موش یک جبکہ تو بچا نہ سکا
شیخ ذوالنون اسکو یون بولا
حق تعالی نہ مجھکو اذن دیا
اس لئے تجھکو آزمایا مین
کہا یوسف نے اسکو ای پسر
تک برتری کیا میانہ تک چھوٹی
تا کہ یہہ تیری نظر سے اٹھے
کہ مجھے اور میرے نام کو بھی
خود پسندی ہی خودستائی ہی
کہ تو لوگون کے تئین وصیت کر
کہا رکھہ یاد ایک شرط اب
بس وہان سے وہ ری طرف ہی گیا
سخن آغاز جب کہ اسنے کیا
کیونکہ تب علم کا جو تھا چرچا
پہنچی نوبت یہان تلک آخر
نہین یک شخص کو بھی پایا تب
کہ نصیحت تو ہے حق ہی کرنے
اور حیرت سے ہوگیا دمساز
پس ہمیشہ ہی تھا اسکا حال
اور پایا یہہ درجہ فاخر
اور براہیم اسطرح بولا
کہ تو راندہ گیا ہی ای یوسف

بچھہ اشارہ تھا آہ اسمین نہان
آہ آگے مین کیا کرون تدبیر
کہ اسی شخص پاس جاوے اب
بعد اسطرح اس سے بولا وہ
کہ وہ بے صبری جبکہ تی دیکھا
اسم اعظم تو کیون بچاویگا
کل کی شب مین بدرگہ مولا
یعنے وقت سحر مین ابھی آیا
اور اسطرح تجھکو پایا مین
کہ مجھے ایک اب وصیت کر
وہ وصیت تیری بہی کہکہ ہی
وہ کہا یہہ نہوسکے مجھسے
تو فراموش کردے ای بھائی
کہا مجھسے نہوسکے یہہ بھی
حق کے جناب تو انکو دعوت کر
کہ نصیحت کرے تو خلق کو جب
رہی کہ جب وہ بزرگ او وہ تھا
کہ سنانے لگا بیان حقایق کا
صورت محض تھا نہ معنا تھا
ہوتے کوئی نہ وعظ مین حاضر
لوٹ جانا وہان سے پایا تب
درمیان اسکو نہ تو دیکھے
اور کیا ہی مین بیان آغاز
وہ گذارا ہی یونہی پچاس سال
کہ بلا زاد و راحلہ آخر
ایک شب مین یہہ سنا اس نے ندا
تو چلا یا گیا ہی ای یوسف

اسطرح بولتا ہی براہیم — یہہ ندا جب سنا ہو مین پر بیم
خضر یہہ رکھتے مرتبہ تہی لا — مجھہ پہ شبہہ ہوا وہ بہتان تہا
دوسری بات یہی بہی مین پر رب — پہر سنا ہون وہی ندا عجب
اور ایسا ہوا مین متحیر — بیٹھا وہ شب تمام متفکر
کہ تو یوسف سے بولکہ اب جا — آج گر اس سے جا نہ بولیگا
بس یہہ سنتے ہی مین اٹھا ہون ہم — آیا مسجد کے درمیان پر غم
کہا کوئی بیت یاد ہی تجھہ کو — مین کہا ہان کہ یاد ہی مجھہ کو
ہوا آنکھون سے جسکے آب روان — خون آمیز تہا وہ آہین جان
نہین مجھہ کو ہوئی ہی کچھہ رقت — نہین کچھہ رو دئی مجھے حالت
کہہ مرے خشم ہو گئے بجز حق — اُنہہ طوفان آگیا ہے مین
راست آتی ہی وہ ندا عجب — گہر چلا یا گیا ہی شب بے ریب
شخص وہ بیشک رانده کیون ہو — راہ مین ہیچ مانده کیون ہو
اور مرا اعتقاد سست ہوا — اٹھہ وہان سے گیا سوی صحرا
ای براہیم یوسف ابن حسین — زخم کہا یا خدا کا ہی جسمین
ای براہیم سن سچ حق مین — چاہئے اسقدر قسمہا مین
کیونکہ اسکا مین سمجہ لیجے — جو کہ گرتا ہی بادشاہت سے
اور یہی مقول عبد واحد سے — ماور و پدر اسکے ناخوش تہے
ہوا ایکبار زمین پیر کا گذر — ناگہان بزم شیخ یوسف پر

دعا ہم بلطفہ مکانہ محتاج الیہ

گویا وہ اس سے احتیاج رکہے — کیا بیان ہو وے اسکی حرمت سے
برسے اپنے قبا نکالا ہی — اور کلاہ سر سے نیچے ڈالا ہی
الاستقامت مین ونمک بیہوش — بحر دل اسکی کر رہی تہی جوش

ادرک الشاب لتائب

شیخ یوسف سے بہت شیخ زندہ — آخر اس پاس جاکے جب پہنچا
کہا سمجے ہین تین وہ لگے — اور پہنچا ہی آج تو لگے
الغرض یار مول سے ای رشید — ایک تاجر کیا ہی اسکو خرید
پہر کسی مینہ اعتماد کیا — بو عثمان کے پاس آیا

آہ ایسا ہوا مجہ حال مرا — دل مرا آہ پارہ پارہ ہوا
بولنا اس سے بات یہہ جا کر — تہا گران اس سے اور مشکل تر
مین کیا جلد غسل ہوشیار — اور کیا جان و دل سے استغفار
تیسری بات ہولناک بری — پہر بہی مجھہ کو وہی ندا پہنچی
زخم ایسا تو ایک کہاونگا — کہ نہین اٹہ سکیگا تو اصلا
دیکہا محراب مین وہ بیٹہا — دیکہتے ہی وہ مجھہ کو یون پوچھا
عربی ایک بیت مین نے پڑہا — پڑہنا اسکو بیت یہہ خوش آیا
بس کہا صبح کے لئے تک بہی — پڑہتے تھے تیرے پاس قرآن کو
ایک ہی بیت جبکہ مین نے سنا — رو دیا مجھہ پہ حال ایک ایسا
لوگ کہتے ہین جو مجھے زندیق — انکا کہنا یہہ راست ہی تحقیق
جسنے یک بیت سنکے ہو گریان — اور تغیر نہ پاوے از قرآن
اسطرح بولتا ہی ابراہیم — مین بے حیرت زدہ ہوا پر بیم
اتفاقا مین خضر کو پایا — خضر اسطرح مجھہ کو فرمایا
لیک ہی اسکی جا علیین — مرتبہ اسکا ہی بلند یقین
ہاتہہ رد کا ہی گر رکہے بجبین — تو بہی جا تری ہو وے علیین
وہ نگرتا ہی ان و نس ادب سے — وہ نہوتا ہی دور رحمت سے
کیونکہ فرزند ناخلف کتنین — نہین ماں باپ دوست رکہتے ہین
یوسف ابن حسین ای اکہہ — ستمہ سے تب بولتا تہا یہہ کہہ
یعنی بے شبہہ ما مین کو سب — لطف سے یون بلاوے بے ذنب
عبد واحد نے جب سنا یہہ قال — ہو گیا اور ہی کچھہ اسکا حال
مار کر ایک نعرہ وہ لرزان — چل دیا ہی کسو گورستان
دیکہا یوسف نے اس جوان کو جب — اور ایسا سنا ہی کیفیت آب
یعنی تو یہہ کیا ہی وہ جو جوان — جلد جا اسکے پاس ای جوان
گو وہین لیکے اسکا سر بیٹہا — کہولکر اپنے چشم وہ دیکہا
نقل ہی ایک کنیزک ترکی — جو نہایت وہ خوبصورت تہی
ناگہان اسکو ایک سفر آیا — کہین بکتا کنیز کو جاتا
اور بہت عجز وہ کیا اس سے — کہ اسے شیخ لیجے گہر جتنے سے

وہ شہر گو قبول کرتا تھا
وہ کنیز یک بڑی جمیلہ تھی
ہاتھ سے اسکے سب گیا ہی دل
شیخ بوحفص جو ہی پیر مرا
یوسف بن حسین پاس اب جا
کہ تو صوفی ہوا ہی نکو محض
پس نحو یوسف کے پاس جانا
جبکہ پہنچا اس شہر میں پوچھ
وہ کہا نین کہا کہ کیا ہی سبب
ابو عثمان پھر چلا ہی تبھی
اور لگا پوچھنے کو اسکا نشان
ابو عثمان نے یون کہا اسنے
جبکہ جا گھر کے در پہ پہنچا ہی
یک صراحی بھی یک پیالہ ہی
ابو عثمان اسے سلام کیا
ایسے اسرار وہ کیا ہی بیان
کہ ای خواجہ یہہ تیرے پاک سخن
کیا لڑکا یہہ ہی مرا ہی پسر
اور صراحی جو یہہ بھری ہی یہان
حاجت آب گر کسی ہو وے
بدگمان مجھ سے لوگ رہتے ہین
تا امانت کنیز یک خوشتر
اور بھیجا جو آپکو اب
نقل ہی اسکے چشم میں ای کی
اسکے گھر کوئی نہ تھا سو میں [illegible]
نہیں کرتا تھا وہ سجود رکوع
کہا جو ہی نماز فرض عیان

یہ شنیع جو تھا وہ اصلا
خوبرو اور بہت شکیلہ تھی
آئی ہی یہہ سخت تر مشکل
اس سے یہہ بات بولنا اب جا
اسنے یہہ سنکے اسکے پاس چلا
اور ابا صلاح سے اس شہر
حیف ہی اور عجب ہی ای اتا
آیا ہی شیخ بوحفص کے حضور
ماجرا وہ بیان کیا ہی سب
نہیں ہرگز کیا ہی کچھ دری
کہتے شکوہ ہین لوگ اسکے زبان
یک ضرورت بڑی ہی اس سے مجھے
دیکھا یک پیر مرد بیٹھا ہی
شیخ کے آگے وہ بھی بیٹھا ہی
شیخ یوسف اسے جواب دیا
ہوا بیہوش سنکے بوعثمان
ہین عجائب فیوض کے معدن
بیخبر اس سے لوگ ہین اکثر
وہ ابھی گھر مین تیری تھی جان
تو یہہ کوزے سے آب وہ پیوے
اور کہتے ہین جو کہ کہتے ہین
کوئی ہرگز نہ بھیجے مرے گھر
ہی طریق صلاح مین رکھا
ہوگئی تھی نزدیک سرخی
کیا تھا طاعت کا اسکے ہی حال
یونہی رہتا تھا با خضوع و خشوع
اسکو پڑھتا تھا جو ہی قرآن

الغرض تب کیا ہی قبول کیا
ابو عثمان کی ایک روز نظر
کچھ نہ اسکا علاج ہو جا ہی
پس وہ جلدی سے اسکے پاس گیا
جاکے جب اسکو ڈھونڈنے لاگا
وہ تو ہی ایک ملحد و زندیق
اسکی صحبت سے پاوے گا نقصان
شیخ نے دیکھ کر اسے پوچھا
کیا بوحفص پھر تو جانا ہی
منزلین سخت پار کرکے ملی
جو شکایت کیے تھے پہلے بار
تمنے دکھا تو مجھکو اسکا نشان
ایک امرد جو خوبرو لڑکا
اسکے چہرے سے نور ہی تابان
بعد ازان وہ سخن کیا آغاز
بعد ازان جبکہ ہوش پایا ہی
آہ کیسا ہی پھر یہہ حال ترا
پاس میرے اسے بٹھاتا ہون
جبکہ کوزہ ہمارے پاس تھا
ابو عثمان کہا ای با اکرام
تب کہا یون وہ صاحب اجلال
ابو عثمان جب یہہ بات سنا
وہ ہی اسکو رکھا ملامت مین
یہہ بہت جانکے سے غیر قصور
کبھی پڑھتا تھا جب [illegible]
پیچھے اسکے یہہ کیا عبادت سے
اور ہمیشہ مین چاہتا ہون جب

اور زمانہ مین اسکو بھیج دیا
پیر تری بے اختیار ہی یا پسر
آخر یہہ بات دل مین سوچا ہی
شیخ نے دیکھتے ہی اسکو کہا
اس سے بعضون نے کچھ نہ ایسا
اور لوطی اباحتی تحقیق
اب تو پھر جا میرے ابو عثمان
کہا تو یوسف کے پاس جا کے ملا
اس سے یکبار مل کے آتا ہی
جبکہ جا کر ہوا ہی داخل ری
اس سے بدتر کئے ہین وہ سو بار
تب وہ دکھلانے جاکے اسکا مکان
کہ وہ آگے ہی شیخ کے بیٹھا
اور بزرگی ہی اس سے یک درخشان
ہر سخن مین ہی اسکے راز نہان
اس سے اسطرح کہنے لاگا ہی
کیا یہہ شیوہ تو اختیار کیا
اور قرآن اسے پڑھاتا ہون
خوب وہ ہو دمکے مین اسکو کہا
کیون تو کرتا ہی آہ ایسے کام
اسلئے مین لیا ہون ایسا حال
دست اور پا کو اسکے بوسہ دیا
خلق کی اسطرح شکایت مین
آیا تھا اسکے چشم مین یہہ فتور
پاؤن پڑا اسے تب کہ [illegible]
نہ رکوع و سجود و قرات ہی
کہ ادا مین کرون نماز شب

حق تعالی کی عزت و عظمت　　آہ کرتی ہی مجھکو بیطاقت
نہیں تکبیر کا بھی ہو یارا　　صبح تک یہی ہی ہو حال مرا
نقل ہی وہ جنید کو کیا　　نامہ اسنے ہی لکھا ای یار
لذت نفس جب تو چاکیگا　　کوئی لذت نہ پھر تو پاویگا
حق تعالی کی یک صفت ہی　　حقتعالی کی وہ ودیعت ہی
اور امت مین ویسے لوگ بجا　　صوفیان ہینگے خاصگان خدا
حق مین ان صوفیون کے آفت ہے　　بالیقین موجب کدورت ہے
اور فراموش جسنے کر دیے　　ذکر اور رہنگا ذکر مین حق کے
اور بندے کو جو محبت ہو　　حق تعالی کے ساتھ ای لوگو
اور بولا علامت صادق　　ہینگے دو چیز ہی بہت لائق
اور ساطر جسے وہ کہتا تھا　　بحر توحید مین جو ڈوبیگا
تشنگی اسکی ظاہر و باطن　　نہ سوا حق کے ہوویگی ساکن
گریہ کرتا ہون مین جہند فور　　کہ ریا کی دل سے ہووے دور
اور کہا زہد کی نشانی ہی　　کرے مفقود کو طلب کبھی
اور کہا غایت عبودیت　　ہی یہی یاد رکھ ای باعزت
جو فکر سے اسکو پہچانا　　وہ عبادت کریگا لیے ادا
چونکہ سب مین شریف اور فاخر　　ہیگا درویش صادق و صابر
قول سے خلق کو نصیحت کی　　فعل سے نفس کو نصیحت بھی
جبکہ رحلت کیا وہ دنیا سے　　اسکو لوگون نے خواب مین دیکھے
پوچھے کیا تھا سبب تو وہ بولا　　مین کسی سے کبھی نہ ہزل کیا

ذکر شیخ ابو حفص حداد رحمۃ اللہ علیہ

فخر عباد عابد صادق　　شیخ زہاد و زاہد عاشق
تھا یقین بادشاہ مشایخ کا　　اور پشت و پناہ مشایخ کا
وقت مین اپنے بے نظیر تھا وہ　　اور فضایل مین سب سے شہیر تھا وہ
ایک عجوبہ زمانہ تھا　　کشف عرفان مین یگانہ تھا
ابو عثمان مرید تھا اسکا　　معتقد مستفید تھا اسکا
اور جب بغداد و گیا تھا اسکے ہی　　جا زیارت کیا مشایخ کی

باندھ رکعت کرون مین جبکہ قیام　　بس گذرتی ہی شب یہین تمام
صبح ہوتی ہی جبکہ آخر کار　　فرض پڑھتا ہون جانیو ناچار
ذایقہ تیرے نفس کا صلا　　نہ چکھا وے کبھی تجھے مولا
اور بولا کہ امتین ہو وین　　جانیو تم ہر ایک امت مین
انکو دیتا ہی ایک عزت و شان　　انکو رکھتا ہی خلق سے پنہان
انکو لڑکون کی جبکہ صحبت ہو　　عورتون کی بھی جب رفاقت ہو
اور کہا جو کریگا ذکر خدا　　غیر کا ذکر بھول جاویگا
تب عوض ہووے سارے چیزونکا　　حق تعالی کرم سے اپنے سدا
نہ کوئی حال اس سے ہی بہتر　　حقتعالی کے پاس شام و سحر
ایک تنہائی خلق سے و ذات　　اور چھپانا بھی خلق سے طاعات
تو زیادہ ہو تشنگی اسکی　　اور اسباب وہ ہنووے کبھی
اور بولا بہت ہی بہتر چیز　　ہینگی اخلاص پن جانیو عزیز
جبکہ یک جہت سے نکالون یقین　　آگی ہی دوسری جہت سے وہین
جب تلک جو کہ چیز ہی موجود　　کرے اس چیز کو یقین مفقود
کہ تو ہی حال مین دل و جان سے　　بس خوشی سے اسیکا بندہ رہے
اور کہا لوگ مین ترا ہی ذلیل　　صاحب طمع ہی اسی سے قتیل
نقل ہی وقت نقل جب پہنچا　　کہا یارب کہ مین صباح و مسا
یہن سے خلق کی نصیحت کیے　　بخشدے جرم نفس کو میرے
پوچھے تیرے سے کیا کیا مولا　　کہا تو لانے مجھکو بخش دیا
اسلیے فضل کر مجھے بخشا　　قدس اللہ سرہ الاعلا
تھا وہ اولیائے صاحب حال　　پیشوائے رجال بحر کمال
مقتدائے اکابر اوتاد　　قطب عالم ابو حفص حداد
زمرۂ صوفیہ کا تھا سردار　　معتقد اسکے تھے شیوخ کبار
کیا ریاضت مین اور کراماتین　　کیا مروت مین اور فتوت مین
تھا صاحب کشف صاحب الہام　　تھا بلاشبہ وہ بلند مقام
اور تھا شجاع از کرمان　　آ زیارت کیا ہی اسکی جان
تھا ہی ابتدا حال اسکا　　اسکے توبہ کا جو سبب ٹھیرا

[illegible]

کہ وہ عاشق ہوا کنیزک کا ایک / اور نہ ہوتا عبادت یا ولیک
اور صبر و قرار اس سے گیا / بعضے لوگون نے دیکھہ اسکو کہا
امی فلان در نواح نیشاپور / ایک ساحر جہود ہی مشہور
جاو گر اسکے پاس تو ای خبیر / وہ کرے تیرے کام کی تدبیر
شیخ ابوحفص اسکے پاس گیا / اور سب حال اپنا اس سے کہا
یون کہا وہ جہود نے سنکر / کہ چہل روز تک بشام و سحر
نکرے کوئی نیک نیت بھی / نکرے اور کوئی عبادت بھی
تو سمجھہ مین کرونگا ایک جادو / جس سے مقصد کو اپنے پہنچے تو
سنکے بوحفص آہ یونہی کیا / اور رہا پاس اسکے جب وہ آیا
تب وہ ساحر نے وہ طلسم کیا / لیک زنہار کچھہ اثر نہوا
کہا چالیس روز کے اندر / کوئی نیکی ہوئی ترے سے مگر
خوب اب یاد کرکے کہہ دیجے / شیخ بوحفص یون کہا اس سے
کہ یہ چالیس روز مین تو کبھی / نہین میرے سے کچھہ ہوی نیکی
مگر یک روز رہ سے آتا تھا / سنگ یک راہ مین پڑا دیکھا
تب کیا دور اسکو مین رہ سے / تا کسیکے وہ پیر کو نہ لگے
سنکے حیران ہوگیا ہی وہ / اس سے یون بولنے لگا ہی وہ
کہ چہل روز تک بسر و عیان / جس خدا کا ہوا تو بے فرمان
اس قدر نیک کام تیرا اب / آہ ضایع نہین کیا وہ رب
پس ہوا اس خدا کا بے فرمان / اسکا محکوم رہ تو از دل و جان
آہ بوحفص نے یہ سنتا ہی / دلمین آتش ہی اسکے یک سلگی
وہین توبہ کیا بخوف و خشوع / اور لایا طرف خدا کے رجوع
وہی آہنگری وہ کرتا تھا / اور رکھتا تھا حال اپنا چھپا
اور دینار ایک کر پیدا / صدقہ ہر روز کرتا بہر خدا
اور بیوہ جو عورتین رہتے / انکے گھر پر ہمیشہ وہ جاتے
پیسے باہر سے ڈال دیتا تھا / بعد ازان کر ادا نماز عشا
حسب حاجت گدائی کر لاتا / اسپہ کرتا تھا اپنا افطار
اور جو حاجی حوض مین دہوتے / تو کرے اسکے جو ترے رہتے
چونکہ انکو آپ دہوتا تھا / اسکا سالن کبھو وہ ہوتا تھا
ایک مدت تلک وہ نیک سیر / کیا گذران یونہی شام و سحر
بعد یک روز وہ دکان اپنا / بس لٹاہی دیا ہی بہر خدا
بعد خلوت نشین ہوا ہی جا / دل لگایا مراقبے مین سدا
سخت تر کھینچتا ریاضت وہ / اور لاتا بجا عبادت وہ
اور ہمسایگی مین ہی اسکے / استماع حدیث کرتے تھے
اسکو بولے کہ تو بھی آکر / اور سنا کر یہان حدیث اثر
اسنے بولا زعرصہ سی سال / آہ مین چاہتا ہون ہر حال
تا عمل یک حدیث پر مین کرون / آہ امکان یہ نیاتا ہون
پوچھے وہ کونسی حدیث ہیگی / انکو بولا وہی حدیث یہی

من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ

یعنے اسلام مرد کی خوبی / ای مسلمانو جانو یہی ہی
کہ کرے ترک اسنے ایسا کار / کہ نہ نفع اسکو سر و جہار
نقل ہی ایکدن مع یاران / وہ بیابان طرف ہوا ہی روان
خوش ہوا وقت انکا ای جانی / یک ہرن کوہ سے ہی تب آئی
اور نزدیک شیخ کے آکر / گود مین اسکے راکہی اپنا سر
منہہ پہ اپنے طمانچے وہ مارا / اور ہو بیخود پکارنے لاگا
بس وہ آہو گئی ہی اپس تب / شیخ آیا ہی اپنے حال مین جب
پوچھے یارون نے سبب اسکا / شیخ اسطرح انکو فرمایا
کہ ہوا وقت خوش ہمارا جب / بات خاطر مین میری آئی یہ تب
کاش یک گوسفند آوے یہان / اور کرین آج ہم اسے بریان
تاکہ یارون نے جو ہیچ جا خراب / مستقر وہ ہوویں آج کی شب
بات یہ میری دلمین آتے ہی / یہ ہرن کوہ سے وہین آئی
کیسی ہی ای شیخ جسکو یا مولا / رہے حاصل معاملہ ایسا
پھر وہ کہو اسطرح کرے فریاد / اور آہو کو ہانک دی تا شاد
کہا آہو وہ کوہ سے آکر / گود مین پھیر رکھی اپنا سر
ورنہ مجھے آہ یہ ہوا ہی تبھی / دیوین جب ہر مراد بندگی

حق مین جسکے نہین وہ بہتر
جانتا تھا خیر حق مین گر اسکے
شیخ تو عاقی تھا اور عجمی
عربی جانتا نہین وہ جب
تب مریدونکو اپنے ہو خوشحال
شیخ بو حفص نے بفضل ربی
آکے بعضے اکابر بغداد
تم عبارت زبان کی کہتے ہو
جو فتوت کہ تو کیا ہووے
سکے بو حفص نے کہا شاد ان
آپ انصاف سے ہی کام کرے
شیخ بو حفص با وجاہت تھا
اور نہین اسکو دیکھ سکتے تھے
حکم کرتا تھا بیٹھنے کا جب
جب یہہ حالت جنید نے دیکھا
نقل ہی ایک مرید تھا اسکا
پوچھا بو حفص سے بلا وسواس
کہ جوان یہہ بہت مودب ہی
اپنے سترہ ہزار دینار ین
ابھی امکان یہہ نہین ہی آسے
اور ہر دن طعام اور حلوا
گر تو کمیا ر آوے نیشاپور
ای ابو حفص کیا کیا ہو نہین
جو تکلف کریگا ای ہشیار
یعنی جب آوے اپنے گھر مہمان
جب تکلف کریگا یا مہمان
رہنے مہمان کے ساتھہ جو اپنا

بلکہ وہ مانگتا ہی اسکو نہ در
نیل کرتا دوان کباب کے لئے
سب مرید دکوتب یہہ فکر ہوئی
چاہئے ترجمان و سر اب
جلد بھیجا ہی اسکے استقبال
کی ہی آغاز تب زبان عربی
کئے اس سے سوال ای الشاہ
پس بلا شک و شبہ تم ہی کہو
اسکو ہرگز نہ آپ سے دیکھے
کہ بہت خوب یہہ کیا تو بیان
خود نہ انصاف چاہے دیگر وہ بیچے
اور ترا اصحاب جہان جب تھا
خوف اسکا بہت وہ رکھتے تھے
وے مودب ہو بیٹھتے تھے تب
شیخ بو حفص سے ہی کہنے لگا
وہ بہت شیخ سے مودب تھا
یہہ جوان کب سے ہی تمہارے پاس
خوب لایق ہی اور مہذب ہی
خرچ ڈالا ہمارے ہی وہ مین
کہ کوئی بات ہم سے وہ پوچھے
پاس اسکے جدا ہی لاتا تھا
تو سکھاونگا مین نے تجھکو ضرور
کہا بو حفص نے تب اسکے تئین
سنو جوانمردو وہ ہنوز ہنار
تو نہ زنہار اسیہ ہو گران
اسکا آنا یقین ہی تجھپر گران
وہ جوانمرد ہو دیکھا کیف

جو کہ فرعون مانگ لیتا تھا
نقل ہی جب حج کا قصد کیا
کہ خراسان کے جو شیوخ کبار
اور شیخ جنید پاک سیر
جا کے وے اسکو جب بلالائے
دیکھ اسکی جو صفائی پیشان
کہ کسے کہتے ہین فتوت اب
تب کہا ہی جنید معرفت شناس
اور جو تیرے ہووے امر تمام
پر مری پاس پوچھا ای دانہ
خوش ہو بولا جنید صاحب دل
نہ مریدون کو اسکے تھا امکان
دست بستہ ہو سب کھڑے رہتے
اور بو حفص مثل یک سلطان
کہ مریدونکو خوب اپنے سب
جب نظر اسپہ ہی جنید کیا
کہا دس سال سے ہی پاس مرے
شیخ بو حفص نے کہا ہی کہ ان
اور سترہ ہزار کے دام
نقل ہی شیخ شبلی والا
شیخ بو حفص وقت رخصت کے
میزبانی بھی اور جوانمردی
کہ تکلف بہت کیا ہی تو
چاہئے اسطرح کی مہمانی
جو کہ نہ صحبت اسکے ہیچ کبھی
اسکے جانے سے بھی مرشد ہوگا
بعد شبلی کے گرمت اگر جو ر

حق تعالی اسکو دیتا تھا
تا بہ بغداد آکر پہنچا
جو کہ پہنچے یہہ اکابر ہی سردار
اسکے آنے کی جب سنا ہی خبر
اور آ خانقاہ مین پہنچے
اہل بغداد ہو گئے حیران
بولے شیخ یون کہا ہی تب
کہ فتوت وہی ہی میرے پاس
نہ کبھی مین کیا ہون ایسا کام
بس فتوت کا ہی ہی معنا
اپنے یارونکو اسپہ ہو عامل
آگے اسکے سخن مین کھولے زبان
اسکے بحکم بیٹھتے ہی تھے
بیٹھتا با وقار و عزت و شان
تو نے شاہی کے ہین سکھایا ادب
ہی ادب اسکا اسکو خوش آیا
تب کہا ہی جنید یون اس سے
کہ مقرر یہہ نیک بخت جوان
بھی وہ خرچ ہماری ہی مین تمام
اسکو مہمان چہار ماہ کیا
بولا اسطرح شیخ شبلی سے
بات یہہ سن کے تب کہا شبلی
یہہ تکلف نہ چاہئے ہم کو
کہ ہو سب وقت اسکو آسانی
اور جانے سے اسکے ہو خوشی
اور جانے سے اسکے خوش ہوگا
جبکہ پہنچا ہی جا بہ نیشاپور

اور تھے چالیس شخص ساتھ انکے
کہا شبلی نے یون کہا تھا تم
شیخ بوحفص نے کہا ہی تب
پوچھا شبلی نے کیا ہی انکا سبب
تم ہہ چالیس تن جو آئے ہین
محض اللہ کی رضا کے لئے
وہ جو چالیس تھے برائے خدا
اور بغداد مین جو تو نے کیا
اور کہتا ہی بوعلی ثقفی
جو ہی میزان کتاب و سنت کا
اسکو پوچھے ولی حق اندر
گر سخن کو نے اسکو جانیگا
اور پوچھے اُسے ای شیخ بزرگ
اُس سے پوچھے عبودیت کیا ہی
حکم جس چیز کا کئے ہین تجھے
پیش درگاہ پاک رب غنی
کہا قوت کرامتو نکا دے
پوچھے کسکو بخیل کہتے ہین
حالت احتیاج مین ای یار
آپ پر سب امور دنیا مین
جو کہ محتاج ہو وے دنیا کا
اور بولا وسیلہ بہتر
پیروی بھی سنن کی روز و شب
جانیو وہ فریب کھایا ہی
ولعین جو خیر و شر سے پنہان
اور جو دیتا ہی اور لیتا ہی
اور بولا وصول قرب تو کام

اگر میرے حفص کے ہی جا ترے
کر تکلف نہ چاہئے ہمکو
کر تو اتنا کہ یہ سب بجھا دے اب
کہ نہین دیکھتے ہین چراغ یہ سب
سب یہ بھیجے ہو خدا کے ہین
ہر فرستادہ خدا کے لئے
انکو زنہار تو بجھا نہ سکا
وہ مقرر ہی خاطر تھا
کہ ابوحفص نے کہا ای ثقفی
اُسمین تحقیق سے نہ تو لیگا
کہا خموشی ہی یا سخن بہتر
تو دل و جان سے وہ چاہیگا
کیون تو دنیا کو اب رکھے دشمن
تب وہ ایسا زبان پہ لایا ہی
پس ملازم سدا اُسی کا رہے
کرے ظاہر شکستگی اپنی
پھر کے غایب ہو کرین اس سے
کہا اسطرح سے تب انکے تین
پس نکر ترک تو کبھی ایثار
بلکہ تو ہی امور عقبی مین
اور تو متوجہ ہو وے سوے خدا
انسے ہی قرب خالق اکبر
اور قوت حلال کی بھی طلب
دام مین نفس کے وہ آیا ہی
دیکھ سکتے ہین اس چراغ سے جان
جانیو اسکو مرد آدمی ہی
ذکر کرتے ہین آہ خلق تمام

شیخ بوحفص منبع تقدیس
پیر تکلف تو کس لئے یہ کیا
شیخ شبلی بہت ہی چند کیا
انہین سب ایک ہی چراغ بجھا
یعنے جہان گھر جو آتا ہی
مین نے اتنے چراغ سلگا یا
جو کہ غیر واسطے لگا یا تھا
پس ہی وہ سب تکلفات سے جان
جسنے احوال اپنے اور افعال
اسکو مردون سے مت شمار کرو
کہا جو کچھ سخن کی آفت ہی
کہ وہ دو عمر نوح کے مقدار
کہا ہر دم ہر یک گناہ مین یار
کہ ترے واسطے رہے جو چیز
اور پوچھے ہین کہا ہی فرو درویشی
اور پوچھے ہین لوگ کہ اے عزیز
جان ایسے کو بولتے ہین ولی
حالت احتیاج مین عقیل
کہا ایثار ہی وہی ای فہیم
اور بولا کرم وہی ہی بجا
کہ تجھے احتیاج حق کے سات
حق مین بندے کے فقر دایم ہی
کہا ہر حال و ہر زمانہ مین بھی
اور کہا خوف ہی چراغ دل
کہا جو دیوے اور دے گو یقین
جو کہ کچھ دیوے نذر تو بغیر
پہر مری اکرم ہی ہی بجا

کیا روشن چراغ یکتا لیس
کہ ہین لیتے جو چراغ سلگا یا
نہ بجھا نہین بہ چراغ سوا
شیخ بوحفص نے تب اس سے کہا
سو وہ بھیجا ہوا خدا کا ہی
مرے خاطر ہی روشن ایک کیا
وہی یک تیر تا تھی ہی بجھا
یہ تکلف نہین ہی تو پہچان
ہر زمان ہر مکان و ہر حال
اور اسکا نہ اعتبار کرو
اور خموشی مین جو کہ لذت ہی
جیوے دنیا کے درمیان تا چاہ
وا لے دنیا ہی بندگو نکو چارہ
ترک کر دیوے اسکو تو ای عزیز
انکو اسطرح سے کہا ہی تبھی
کہ ولی کسکو بولتے ہین یقین
رکھ معظم اُسے بستر و جلی
ترک ایثار جو کرے ہی بخیل
کہ تو بجا یو انکو اپنے و تقدیم
پھینک دین آگے اُسکے دنیا
ہی ہر حال ہر زمان و قرات
اس سے بہتر نہین ہی کوئی شی
نکرے جو مخالفت اپنی
روشنی اس سے دل کو ہو کامل
مرد پورا ہی جانو اسکو یقین
آہ اس شخص مین نہیں کچھ خیر
ظاہرا باطنا صباح و مسا

کہ مجھے راہ ایسی بتلاوے　　کہ وہ درگہ مین مجھکو پہنچاوے
اور کہا جیسے جانتا ہوگا　　کہ اشارہ ویسے ہکو دے جزا
او راس سے حساب لیوینگے　　اسکا بدلہ شتاب دیوینگے
پھر وہ بامین گناہ نا چھوڑے　　شیفتہ حظ نفس نا چھوڑے
تو بلاشبہ اسنے شام و سحر　　حال اپنے وسے رہا ہی خبر
کہ بہ بعث و حساب شرعیان　　مین بتلا یا ہون جانیو ایمان
اور کہا چاہتا ہی جو عاقل　　کہ تواضع کی صفا او بدل
تو ہے صالحون کی صحبت مین　　رہے پیوستہ انکی خدمت مین
اور بولا کہ روشنی تن کی　　ہو عبادت سے ہی سمجہ ای کی
روشنی جان کی استقامت سے　　استقامت بہ از کرامت سے
کہا تقوی حلال محض مین ہو　　یہی تقوی ہی نیک تر سمجھو
اور ایسا کہا ہی وہ بصواب　　کہ تصوف تمام ہی آداب
کہا شایستہ یک عمل جو کرے　　تو بھلائے ہین وہ عمل اس سے
او ربولا وہی ہی نابینا　　کہ جو اشیا سے حق کو پہچانا
حق سے اشیا کو وہ نہین دیکھا　　شخص ایسا نہو ویگا بینا
بلکہ بینا وہی ہی جسکی نظر　　حق تعالی سے ہووے اکوان پر
کوئی اس سے وصیت اک چاہا　　تو وہ اسطرح اسکو فرمایا
وہ ملازم تو ایک ہی در پر　　تا کہ کھل جاوین تجھ پہ سارے در
ایک سردار کا ہو تابعدار　　تا ہون تیرے مطیع سب سردار
اور مجھسے یون دیا ہی خبر　　کہ مین بائیس سال شام و سحر
شیخ بوحفص کے تھا صحبت مین　　رہا خوش حال اسکی خدمت مین
مین نہ دیکھا کبھی وہ نیک نہاد　　کہ بہ غفلت کیا ہو حق کو یاد
بلکہ کرتا وہ یاد حق کو جب　　حال تغیر اسکا پاتا تب
کیونکہ کرتا تھا یاد حق وہ فہیم　　بسبیل حضور اور تعظیم
ایسی آتی تھی اسمین تب تغیر　　ہوتی اور دونین اسکی تب تاثیر
نزع کے وقت مین وہ کہتا تھا　　یاد کر آہ اپنے جرم و خطا
چاہئے اب ہے شکستہ دل　　رکھے امید عفو بھی کامل
پوچھے کس چیز سے ای بیچارا　　منہہ تو لایا ہی اب کسو خدا
وہ کہا جانب غنی قدیر　　منہہ اگر لاوے یک فقیر حقیر
آہ عجز و نیاز و فقر سوا　　کہا وہ ملاویگا کہا وہ لاویگا
پس اسی حال مین وہ نقل کیا　　قدس اللہ سرہ الاو کی

ذکر شیخ حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ

پیر ارباب وقت و صاحب حال　　شیخ اصحاب شوق بحر کمال
شیخ حمدون قصار جسکا نام　　وقت مین اپنے تھا شہیر امام
تھا وہ اس قوم کے اکابر سے　　عمدہ صوفیان فاخر سے
ورع و تقوی کے ساتھ تھا موصوف　　علم فقہ و حدیث مین معروف
تھا بغایت مجاہدہ اسکا　　اور معظم معاملہ اسکا
اور اسکا یقین کلام تمام　　تھا موثر سدا دلونمین تمام
اور مذہب تھا اسکا ثوری کا　　اور مرید اسنے بوتراب کا تھا
پیر تھا وہ بن المبارک کا　　جو کبار محدثین سے تھا
اور ملامت مین خلق کے ظاہر　　مبتلا تھا مدام وہ فاخر
اور مذہب ملامتی مشہور　　اس سے پھیلا بشہر نیشاپور
مجتہد تھا بڑا طریقت مین　　معتمد تھا بڑا شریعت مین
اور تھا اسنے صاحب مذہب　　معتقد اسکو جانتے سب
بیٹھے اسکے جو ماجرے ہین　　سو قصاری انہوں کو کہتے ہین
کیا کلمو آہ اسکا مین تقوی　　کہ وہ تھا اپنے وقت مین یکتا
کیا یک دوستکے بیان کہ شب　　نزع مین تھا وہ دوست اسکا جب
جبکہ اسنے وفات پائی　　شمع وہ جلد تر بجھایا ہی
پوچھے کسو سے بجھایا تو　　شیخ اسطرح سے کہا انکو
کہ یہ روغن چراغ کا تھا حلال　　تھا بلاشک یہ پیشتر دوست کا مال
اب ہوا اسکے وارثونکا بھی　　مال موروث ہی یتیمون کا
اب نہین پہنچتا ہی جا تو ہمین　　مال سے انکے فائدہ لیوین
متصل ہی جبکہ کاروبار اسکا　　فضل سے حق کے ہی بلند ہوا
اور ہوا منتشر کلام اسکا　　اور شہر لیا ہی نام اسکا

تب اکابر تھے جو نیشاپور ر
اور بھی جتنے ایمہ مشہور ر

کہ ہی تیرے سخن مین نفع کثیر
اور اس سے کہا وہین ہی تا شیر

کیونکہ افسوس ہے یہ پیر اول
جاہ دنیا کے ساتھ ہی مایل

جو سخن فائدہ نہ بخشیگا
بولنا علم کا ہی استہزا

ہو خموشی سے اسکے دین حاصل
اُسکے کہنے سے ہو خلل زایل

پوچھے کیا ہی صلاحیت کی نشان
یون کہا تب صلاحیت کا بیان

اور اسے فکر یہ بھی ہا ہو تب
کہ مین کیا اسکے بعد بولون اب

درمیان انکو نہ دیکھے وہ
دور اپنی خودی سے ہووے وہ

کہا انکا کلام قدس انجام
تھا یقین بہر عزت اسلام

اور ہمارے کلام کا مطلب
اب ہی دنیائے بیوفا کی طلب

اور کہا جسمین نیک ہو خصلت
اس سے ہرگز نہ لیو تم فرقت

اور کہا ایک دن کہ تم کو سب
مین یہ کرتا ہون وصیت اب

اور بولا کہ صوفیون کے سات
تم نے صحبت کرو سدا اوقات

اور بولا سلف کی سیرت پر
جو ہمیشہ یقین کریگا نظر

اور بولا کہ بس وہی ہی تجھے
جو بلا رنج آوے ہاتھ ترے

اور کہا اپنے نفس کو جسنے
نفس فرعون سے بھلا جانے

اور بولا فقیر کو ہی ضرور
کہ تواضع کے بہر سے لے نور

وہ تواضع کو چھوڑ دیوے جب
گو یا چھوڑا وہ نیکیون کو سب

اسلئے ہی سمجھ شیخ کبار
اور بزرگان واقف اسرار

اور کہا اصل ہی سارے دردونکا
جانتے ہی یقین بہت کھانا

کہا خواہش کیجو دنیا کی
آہ گر آخرت سے پھیریگی

اور کہا رکھ حقیر دنیا کو
اور بندہ اس سے پھیر اپنا تو

یون کہا ہی ابن المبارک ہی
کہ مجھے شیخ یہ وصیت کی

اس سے لوگون نے یون سوال کیا
بندہ کہتے ہین کسکو اب فرما

اور ہرگز نہ آپکو پوچھے
اور ہمسایہ کو نہ دوست رکھے

پوچھے کہتے ہین ہو کسکو فقیر
شیخ بولا وہی ہی وہ یقین

[illegible] ہاتھ مین پھیرے
استقدر بھی یہ معتقد ہے

کہے تو وعظ برملا ای بوالبر
حق کے بندون کو تو نصیحت کر

شیخ مسطح یہ کہنے لگا
وعظ کہتا نہین ہی مجھکو روا

تم کو میرا کلام نفع نہ دے
اور لوگون مین تمہین اثر نہ کرے

ہان ضرر اور ہی اسکے کلام
فائدہ پاوین جس سے لوگ تمام

نہو حاصل صلاحیت جب تک
نہین جایز کلام ہی تب تک

کر کیا ہووے جو سخن یکبار
بار دیگر نہ پھر کہے زنہار

کہ سخن اسکا چاہئے از غیب
آوے جو غیب سے کہے لاریب

اس سے پوچھے جو ہی سلف کا کلام
اسمین یہ ہی ہے نفع تمام

اور ہی نجات نفسانی
اور ہی رضائے ربانی

اور جتنے ہین نفس کی عزت
اور سب خلق مین قبولیت

کیونکہ جو اسکے برکتین ہوگے
کچھ انہون سے تمہین بھی پہنچینگے

یعنے صحبت مین عالمون کے رہو
اور برداشت جاہلون کی کرو

کہ ہر ایک کام کو انہون کے پاس
عذر و تاویل ہی بلا وسواس

جانے مردان حق کا وہ درجہ
اور ہو اپنے قصور سے آگہ

ہان زیادہ ہی چاہئے مین رنج
ہی قناعت مین عافیت کا گنج

جانیو کبر آشکارا ہی یہ
نہین سالک کو سزاوار ہی یہ

ہو تواضع فقیر مین جتنا
مرتبہ اسکا ہو بلند اتنا

کہا میراث زیر کی ای یار
ہی بلا شبہ عجب و پندار

بیشتر دیکھ زیرکون کتین
آہ اس سے دور رکھتے ہین

اور کسی مین ہی آہ آفت مین
اس سے لازم ہی احتراز یقین

دنیا یا آخرت مین [illegible]
جانو کرویگا اسکو خوار و ذلیل

تب نظر آوے تو بزرگانی
پیش دنیا طلب و دنیادار

تا بمقدور اپنے تو کوئی مر
مت ہو دنیا کے واسطے برہم

کہا بندہ وہی ہی ای لوگو
کہ وہ پوجے یقین خدا ہی کو

کہ اسے لوگ [illegible] پوجین
بیکسی اپنی بندگی سو جین

کہ رضا ہے خدا مین جگہ کر رہے
اسپہ اید تو اعتماد رکھے

اور ہو کسے جب کے ہین سوال
یون کہا ہی جہان وہ اہل کمال

ذکر شیخ حمدون قصار رح

کہا گر دس ہزار درہم کا | وام دیوے یہ تیرے ہوویگا
فضل سے اپنے جگہ جاتا خدا | وام تیرا وہ سب کریگا ادا
کہا ابلیس و دنیا کے یار | تین چیزون پہ شاد ہین نپٹ
دو ہیں اک فقر پر مریگا جو | تیسرا فقر سے ڈریگا جو
غرض اس سے کئے ہین لوگ اگر | اپنے لوگون کو کچھ وصیت کر
اور شیخ بن المبارک سے | یون کہا ہی وہ نزع مین اپنے
سن تھا وہ سو یہ جبکہ نود و ایک | جام رحلت پیا ہی تب نیک

ذکر شیخ منصور عمار رحمۃ اللہ علیہ

گنج اسرار شیخ دین منصور | ابن عمار کرمت معمور
تھا ز سادات صوفیان کرام | اور رکھا آن شیوخ عظام
کہتے ہین وعظ مین کوئی دیگر | نہین اس سے سخن کہا بہتر
معرفت اور معاملہ مین بجا | حظ وافر اسے دیا تھا خدا
اور شہر مرو سے تھا وہ فہیم | بعد بصرے مین آ ہوا ہی مقیم
اور لکھا تھا اسمین بسم اللہ | وہ اٹھا یا اسے بعزت و جاہ
اس لئے اسکو کھا لیا ہی شتاب | پس اسی شب مین یہ دیکھا خواب
لایا وہ حق طرف رجوع بہم | اور رکھا ہی سلوک مین وہ قدم
پس کیا ہی وہ موعظت آغاز | بسکہ اس فن مین ہو گیا ممتاز
دے بدست غلام چار درم | کہا لا نقل اب خرید بہم
پوچھا مجمع یہان یہ کیسا ہی | کہے منصور وعظ کہتا ہی
کیونکہ اس مجلس فساد سے اب | تنگ آیا ہی دل مرا یا رب
ایک سایل نے آ وہان در حال | اہل مجلس سے تب کیا ہی سوال
اب یہ سایل کو جلد دیوے لا | مین کرون اسکے حق مین چار دعا
شیخ منصور نے اسے پوچھا | بولے کیا تو چاہتا ہی دعا
دوسری خواجہ کو میسر لطف | کرے توبہ نصیب جلدی اب
چوتھی مجھ پر بھی میسر خواجہ پر | اور یہ حاضرین پر یکسر
کر یقین وہ غلام سو سو بار | گیا وہ اپنے خواجہ پاس
خبر اس حال سے دیا ہی غلام | ماجرا وہ سب کہا ہی غلام

نہ کسی پر نظر رکھے ای سعید | اور ہو وعظ سے نا امید
کام دنیا تو نہ دنیا حق پر | ہی تدابیر سے ترجیح
پہلے تو مین کہ تا کہ مومن ہی | جب کہ مستقل اسکو ہووے خوشی
کہا ابن المبارک ای ہشیار | شیخ حمدون جیسے ابرار
کہا اسے تونگری کا قدر | ہی مجھے فقر سے زیادہ تر
کہ مین فقر سے جب کرونگا وہ عادت | مجھ کو ہرگز نہ کچھ ضرورت
حق رکھے اسکو خلد مین خرم | قدس اللہ سرہ الاکرم
قدوۂ اتقیائے عالیجاہ | زبدۂ عارفان حق آگاہ
تھا نگین خاتم ہدایت کا | اور امین عالم ولایت کا
وعظ و تذکیر مین تھا فرد شہیر | موعظت مین نہین تھا اسکا نظیر
اور تھا سب علوم مین فاضل | اور حق کے رموز مین کامل
کہا خراسان اور عراق مین سب | مستند تھا وہ صاحب منصب
اور سبب تھا یہ اسکے توبہ کا | ایک کاغذ وہ راہ مین پایا
پاک جگہہ نظر نہ آئی اسے | تا یہ کاغذ وہ جا مین رکھے
کی تو حرمت ہمارے نام کی جب | کھولے ہم تجھ پہ باب حکمت اب
ایک مدت ریاضتین کھینچا | ایک رتبہ بلند تر پایا
نقل ہی ایک رات ایکجوان | کرکے مجلس فساد کی ایجان
گیا تب وہ غلام در بازار | لوگ دیکھا کہ جمع ہین بسیار
دل مین بولا کہ مین بھی جاؤن اب | اور یہ مجلس سے فیض پاؤن اب
آہ اسطرح بولکر در دل | مجلس وعظ مین ہوا داخل
شیخ حضار سے کہا اس دم | کون ہی تم سے اب چار درم
لا دیا تھا جو غلام چار درم | اوسکے اسکو مین پائی ہم
وہ کہا مین مرے چار مراد | پہلی یہ ہی کہ ہو وہین آزاد
تیسری یہ کہ یہ چار درم | پھر ہو مین یہ کہ حق کرم
کرے رحمت کرم سے اپنے خدا | شیخ یہ سن کے تب کیا ہی دعا
پوچھا وہ کیون تو دیر سے آیا | اور جا غلام سے تو کیا لایا
چار درہم مین سے حق مین پایا | شیخ والا کیا چہار دعا

پوچھا کیا ہی وہ دعا کہا وہ تب / پہلے آزاد ہی دیو مجھ کو رب
مجھ سے ہا اور تجھ سے حاضرون تمام / کرے رحمت کرم سے رب انام
کہ گواہ حق کو اب کہا ہون نہین / تجھ کو آزاد کر دیا ہون مین
تو چھا ہا عوض چار درم / مین دیا تجھکو چار سو درہم
اور جو طاقت تجھے ہی مرتا ہہر / اسمین قاصر ہون باطن و ظاہر
اس لئی کے ساتھ تو ایجان / کام اپنا کیا ہی تا امکان
ہم کریمی کے ساتھ اپنے اب / کئے رحمت نزول تم پر سب
ایک رقعہ کسینے لاکے دیا / اور یہہ شعر اسمین لکھا تھا
یعنے وہ متقی نہین اصلا / کرے لوگون کو حکم تقوی کا
آپ کہا تا نہین وہ از بہار / آپ سب سے زیادہ ہی بیمار
کہ مرا علم اور قول مرا / تجھ کو بے شبہ فایدہ دیگا
شیخ نے یون کہا ہی لکھ بہر / نکلا مین گھر سے ایک شب باہر
جو مرے سے گناہ ہوا یا رب / نہین تیری مخالفت کا سبب
لاجرم ہو گیا مرے سے گناہ / مین نے اب چاہتا ہون تیری پناہ
گر مجھے تو کرم سے نا بخشئے / کون سا ہی بخشنے کو مجھے
شیخ بولا کہ مین سنا یہہ جب / مجھ کو رقت بڑی ہوی ہی تب

اور توبہ ترے نصیب ہے / چار درم عوض مجھے بخشئے
سنکے یہہ خواجہ بات آہ کیا / اور اسطرح اس سے آگہ ہنسے لگا
اور توبہ کیا ہون آج ہی / کہ گنہ پھر نہین کرونگا کبھی
مین نے امکان جو کہ رکھتا تھا / ای فلان اس قدر بجا لایا
اور ایسی وہ خواب دیکھا ہی / ہاتف غیب اسکو کہتا ہی
ہم ہین قادر ہماری قدرت مین / ہی ہر یک چیز جو کرنا ہی گرین
نقل ہی اکدن وہ بحر ہدا / بیٹھہ مجلس مین وعظ کہتا تھا
وغیر یامر الناس بالتقی / طبیب یداوی الناس و ہو مریض
حال ہوا اس طبیب کا کیا / کہ وہ دیتا ہی دوسرونکو دوا
شیخ اسکو کہا ہی یہہ سنکر / کہ عمل کر تو تیرے قول اوپر
اور نکرنے سے مین عمل اعلان / نہین ہنار کچھ ترا نقصان
گھر یہہ مین ایک شخص کے گذرا / اسمین کوئی دعا یہہ کرتا تھا
یہہ مرے نفس کی ہی تلبیس / اور اسپر مرد کیا ابلیس
گر نہ تو دستگیر ہو میرا / کون پھر دستگیر ہو دو سرا
یہہ گنہ کس کے پاس لیجاؤن / اور مین کس سے مغفرت چاہون
اور اسی حال مین بسوز و گداز / مین نے تیرا منا کیا ہون آغاز

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ○ بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ یا ایہا الذین امنوا قوا انفسکم و اہلیکم نارا وقودہا الناس والحجارۃ الایۃ

یعنی ای مومنو بچاؤ اب / آپ کو اور اپنے لوگ کو سب
شیخ کہتا ہی جبکہ صبح ہوئی / مین نے گذرا ہون پھر کہان پہ وہی
وجہ رونیکا اس سے مین پوچھا / مجھ سے وہ پیر مرد یون بولا
ایک آیت کسینے زمین پڑھا / مارا نعرہ پھر جان اپنی دیا
نقل ہی جو خلیفہ تھا ہارون / کہا مین یک سوال کرتا ہون
شیخ منصور نے کہا اس سے / کہا ہی تیرا سوال کہہ دیجے
شیخ یہہ سنکر جب خموش ہوا / اور اٹھا کے رہ سے لوٹ آیا
کہ اطاعت بہت سے کرتا ہی / پھر وہ حق سے بہت ہی ڈرتا ہی
وہی سب خلق مین ہی جاہل تر / کہ جو عاصی ہی بیخوف جتنے تذر

نار دوزخ سے جسکے کو لتیان / ہین بلاشبہ سنگ و انسان
لوگ کرتے تھے اسمین آہ و فغان / اور بعد اسکے یک گھڑی امتحان
کہ مرا آہ ایک لڑکا تھا / غایت خوف حق سے شب کو ہوا
کہا منصور آہ مین مارا / بخشے اسکو کرم سے اپنے خدا
اور مہلت سے تین دن بعد / دیجئے تین دن نہین اسکا جواب
پوچھا عالم ترین خلق ہی کون / اور جاہل ترین خلق ہی کون
اور ہارون کو کہا ہی خطاب / کہ یہہ تیرے سوال کا ہی جواب
وہی عالم ترین خلق ہی جان / کثرت طاعت کی یہی ہی نشان
اور اسطرح سے وہ کہتا تھا / پاک ہی خدا نے ہمت

یقین عارف نے ... کو بجا
اور متوکل کون ہے دل کو بچا
اور جو دل ہی اہل دنیا کا
ایک عارف بجو ہی جانو تم
شغل اسکا مجاہدہ ہی بجا
طاعت حق ہی اسکی عرفت
فقر و مسکینی اور درویشی
اور بولا کہ بندگون کے دل
اور بولا اسنے بلا و سوا
اور کہا ذکر حق گیا وہ بھول
اور بلا شک متابعت اسکو
سو ہی نزدیک وہ شخص یقین
اور کہا کہ جسنے بانکو مزور
پوچھا کیا تیرے ساتھ حق نے کیا
کہا لوگون کو زہد سکھلاتا
لیک مین جب کہ وعظ کرتا تھا
بعد لوگون کے وعظ کرتا تھا
اور کیا حکم مجھکو یون خداوند
لیا وہ پایا یہہ رتبہ بہتر
شیخ والا امام رضا صدر
اولیاے کبار سے تھا وہ
اور علوم ظاہر و باطن
اور وہ عمر زیادہ پایا تھا
اور تھا وہ محاسبی مرید
ان بزرگون سے سب طے تھا وہ
دیکھ احمد کی بس کاوت کو
اور شارت اسکے طاہر مین

وہ مقدس محق ذکر کیا
وہ کیا منبع رضا ہی سدا
اسکو ٹھہرا دیا ہی طمع کی جا
اور عارف بحق ہمی ہی وہ دم
شغل اسکا طلب فنا کی سدا
اور اسکا مقام عزلت ہو
ہو وے جبکے آرزو اسکی
وصف وہ حی یقین کے کامل
حق مین بندے کے بہترین لباس
جو ہوا ذکر خلق مین مشغول
حق مین تیرے جز بلا ہی بگی
مبتلا ہووے در مصیبت دین
عذر کرنے سے تا رہے تو دور
کہا مولا نے مجھکو فرمایا
پر نہین آپ زہد کرتا تھا
پہلے کرتا تھا تیری حمد و ثنا
حق نے فرمایا ہان تو ہے ستا کیا
کر تو اب بیٹھکے وہ کرسی
قدس اللہ سرہ الانور
پیشواے امام صاحب قدر
اور شیوخ خیار سے تھا وہ
بس وہ رکھتا تھا رتبہ فاخر
فخر زاہدان کا تھا لایا تھا
عصر کا اپنے تھا وہ فرد وحید
فیض انسے بہت لیا تھا وہ
سر بسر تیری فراست کو
کلمات لطیف ہی اسکی

اور دل زاہدون کو وہ ملا
اور فقر اسکے دل کو میوہ و بار
اور اسی طرح وہ کیا ہی بیان
شغل اسکا یقین یا منت
اور کہا ہی شک ... شخص جو ا
آخرت جانو اسکی ہمت ہو
اور تایب ہو جرم جاوید
آہ دنیا ہو و لیکن جبارہ یاب
ہی تواضع شکستگی ہی بجا
اور کہا نفس کی سلامت ان
اور کہا جسنے نفس دنیا کے
ترک دنیا کی آرزو کردے
شیخ منصور جب وفات کیا
بولے کیا تو ہی ہی اب منصور
مین کیا عرض ہان خداوندا
بعد تیرے حبیب پر ہی دو
تب کیا حکم یون فرشتون
کر فرشتون مین ... تیری حمد و ثنا

کر دیا ہی محل توکل کا
ہی قناعت کی جاے ٹھہرایا
کہ ہین عارف دو قسم پہچان
شغل اسکا بجا عبادت ہی
کہ بفضل خدا جو صبح اٹھا
موت مین ... اسکی ...
رحمت حق کی وہ رکھے امید
روح کی وصف ہووے روح بجا
اور عارف کے حق مین تو یہی
ہی اسکی مخالفت مین جان
جسنے گھبرا کے جزع و فزع کر
تا غم عمر سے رہائی ملے
بو الحسن کو خواب مین دیکھا
مین کیا عرض ہان الہی بخشو
شیخ ہی یہہ بات تو جو فرمایا
بھیجا کرتا تھا مین سلام و درود
کہ وے کرسی کہ تو یہان ... کر
خلق دنیا مین ذکر کرتا تھا

ذکر شیخ احمد بن عاصم الانطاکی رحمۃ اللہ علیہ

اس شیخ احمد جو عاصمی ہی
حق نے بخشا تھا اسکو عالی ...
اور ریاضات مین ہی فرد شہیر
بعضے اتباع تابعین کو یقین
اور فضیل عیاض شیخ جہان
جسکو ہی عارفون مین سرثانی
اور مزاج اسکا رہتا تھا
کہا تو مشتاق خدا کا ہی

مین احمد کا جو کہ ناظم ہی
اور انواع علوم مین ...
اور ہین اسکے مجاہدات کثیر
اور پایا تھا وہ محقق دین
بشر حافی و سری ذیشان
اور سلیمان سے تھا و ارانی
اسکو جاسوس لکھا تھا
جیسا اس کیسے پوچھا ہی

کہا احمد نے یہ تھے وہ پوچھا
جو کہ غایب ہی جبکہ حاضر ہو
پہلے حق کی نگاہ کی آیا ہے
تیسرا ہو جو اسکی طاعت مین
کہا وہ فکر مین امر ہے
اسکو دیکھین تو وہ نہ دیکھے کبھی
اور برآوے جبکہ اسکی مراد
اسکی پوچھے کہ کیا ہی خوف رجا
اور علامت رجا کی ہی کہ طلب
خوف رکھتا ہوں یا ہو اونکو نہان
اور بولا نجات ہو اسکو
اور بیزار خلق سے ہووے
اور بولا جو ہووے عارف تر
اور کہا فقر تو وہ ہی نافع تر
تا جو نعمت خدا نے دی ہی تجھے
کہا اخلاص ہی وہ نافع تر
اور تواضع بزرگتر وہ رہے
اور زیان کار وہ گنہ ہی بڑا
اور بولا امام کل علوم
اور بولا یقین ہی یک نور
کہ جہان تک ہین آخرت کے امور
پس وہ پردے سبھی نکلجاوین
بات یہہ تو کبھی دوست رکھے
اور ثواب عمل غیر خدا
کہا باقی رہے جو گنتے دن
اور بولا ہی وہ دو اول
تیسری چیز شکم خالی ہو

کیونکہ مشتاق ایسے ہی ہے کا
بول پھر شوق کسکے خاطر ہو
کہ ہے ثابت یقین بسبر و جہار
فقر و وسعت مین ہیچ و دو جہان
بس مراقب وہ صبح و شام رہے
اور پکار تو تاسنے وہ یقین
تو اسی پر ہو وے بس شاد
کہا ہین اسکے علامتین فرما
بس یہہ ہر دو بلند ہین منصب
پر نہین خوف حق سے وہ گریان
جو ہمیشہ رہے سے ڈرتا ہو
اور اخلاص ہے خدا کے لئے
اسکو ہووے بہت خدا کا ڈر
کہ تو غافل ہو خوش رہا اسیر
ہو مددگار شکر مین اسکے
کہ کرے دور تجھ سے شام و سحر
کہ کرے دور کبر تجھ سے
جو عبادت کہ جہل سے ہو ادا
ہی عمل بالیقین تو کر معلوم
دل مین بندے کے جسکا ہو ظہور
دیکھے اس نور سے ہی سب کو ضرور
بلکہ اس نور سے وہ جل جاوین
کہ کرین یاد اس عمل سے تجھے
نہ کسی سے طلب کرے حاشا
بس رہے روز وکو اب غنیمت گن
بالیقین پانچ چیز ہین کامل
کم تری جس سے قدر عالی ہو

دیا اسکو جواب وہ سنکر
معرفت کیا ہی جو تو پوچھے ہے
دوسرا انقطاع ہی کامل
اور بچنے اس سے عرش عدت سے
اور خلوت بھی اسکی ہو بسیار
یک مصیبت اگر اسے پہنچے
اور ہرگز وہ گھٹی تا دنے
وہ کہا خوف کی ہی ہی نشان
پس جو ہی صاحب رجا ادب
سنگے ہر دو دروغ گو کذاب
اور کہا چار ہر کے ہین نشان
اور ہو احتمال ظلم یقین
کہا اصلاح دل تو کرتا ہے
اور نافع وہی ہی عقل سلیم
اور رہے نفس کی مخالف ہو
ہر تصنع کو اور زینت کو
اور غصہ جو ہووے تر مین تو وہ
کہ جہالت سے ہووے جو عصیان
اور علم ان کے سب امام ای یار
اور رہ سکو ہر پاک کو مولا
درمیان اسکے او عقبے کے
اور اخلاص ہی ہی اکمل
اور دنیا مین اس عمل سے بسیار
ہی یہہ اعمال مین جو اخلاص
عمر باقی کو نیکو مین گذار
پہلی نیکو کی ہمنشینی جان
اور سپرو تی ہی جان شہی کار

ہوتا ہی اشتیاق غایب پر
وہ کہا اسکے تین در بے مین
ماسوا اللہ سے ہو خالی ان
کہ محبت کی کیا علامت ہی
اور خموشی ہو اسکو لیل و نہار
تو وہ غمگین اسینہ ہووے
اور نہ امید وہ کسی سے رکھے
کہ رہے خوف حق سے وہ گریان
ایک اس شخص مین نہین ہی طلب
حق دکھاوے اسکو گمراہ عوام
پہلے ہی اعتماد حق پر جان
محض وہ از پی کرامت دین
تو زبان کو بہت نگاہ رکھے
کہ شناسا کرے تجھے ہی فہیم
اسکی خواہش نہ رہے کبھی اسکو
اور ہر یک پاک نیت کو
بس وہ غصے کو مار دیو زود
ہی عزیز اسکا اس سے تر کہ جان
ہی عنایت خدا کی سر چہار
کرے اسواسطے یقین پیدا
جتنے حایل ہوں بین پردے
کہ بجالاوے تو جو نیک عمل
لوگ تجھ کو بزرگ کر مین سب
کہ یقین جس سے متصف ہی دل
پہلے کہ تا جرم ماضیہ بخشا
دوسری ہی تلاوت قرآن
تیسرے ہی وہ تہجد ای مسان

پانچین وقت سحر روتا ہی — ظلمت جرم اپنی وہ دھوتا ہی
تیسرے اور خلق کے جو ہین میان — بس وہی شغل ظاہری ہی جان
اُسکے یارون مین ایک شب سنے — تیس یا چند شخص جمع ہوے
شیخ نے انکو پارہ پارہ کیا — ایک ٹکڑا ہر ایک کے آگے رکھا
تھا دھرا وہ بھی وہ ہر ایک ٹکڑا — کوئی یک شخص بھی نہ کھایا تھا
سب مریدون کو اپنے وہ دولت — تربیت اسطرح کیا تھا جان

ذکر شیخ عبداللہ خبیق رحمۃ اللہ علیہ

قطب تمکنت سرآمد عرفا — رکن سنت امام اہل ہدا
صوفیہ کے وہ زاہدون سے تھا — اور مشایخ کے عابدون سے تھا
اور اکل حلال مین مدام — بسکہ رکھتا تھا احتیاط تمام
پایا تھا صحبت اُسکی عبداللہ — فیض پایا تھا اُس سے تمام نگاہ
اور وہ رکھتا تھا فقر کے درمیان — وہ بلا شبہ مذہب سفیان
اسطرح فتح موصلی نے کہا — بار اول جو اُسکو مین دیکھا
یعنی چشم و زبان و دل ہی جان — جو تھی خواہش ہی نفس کی پہچان
اور زبان سے نہ ایسی بات کہے — کہ خلاف اسکا تیر دل مین رہے
خواہش نفس کو تو اپنے بچا — جو وہ چاہتا سو تو نہ دیتا جا
بس اسی مین تری سعادت ہی — ورنہ تیری سمجھ شقاوت ہی
نفس کی ساتھ جب ہوئی صحبت — ہو گئی تب وہ موضع شہوت
کہ نہ ڈر دیوے تجھکو وہ فردا — کرے تجھکو تباہ روز جزا
کہ وہ فردا تجھے کرے خوشحال — حشر کے آفتون سے لیو سنبھال
کہ تجھے معصیت سے باز رکھے — طاعت حق مین سرفراز رکھے
اور کہا جو ہیبت سے باطل ہے — ذوق طاعت سے انہو وہ بیدل
حزن اس چیز پر جو فوت ہوئی — اور غفلت مین عمر جو گذری
اور بولا تھا کہ قسم مین تین — قسم اول یہی ہی انسے یقین
شخص وہ سر ہی کہ کرے جو گناہ — اور کہے اُس گناہ سے توبہ
دوسرا یہ ہی جانتا ہو جہان — کہ برا ہی گنہ کسینے دو عصیان
سینہ ... ہی اسکے معنی وہ — قدس اللہ سرہ الفاخر

اور کہا عدل ہی دو قسم ای — ظاہری باطنی ای نیک سیر
تیرے اور حق کے درمیان جو ہے — ہی وہی عدل باطنی سمجھے
لالکے سفرہ بچھائے ہین اسدم — لیک اسوقت وشیان تھین کم
اور نہین تھا چراغ روشن تب — بعد اسکے چراغ لائے جب
کیونکہ از راہ نیت ایثار — نہین کھایا تھا کوئی بھی ہشیار
ایسے ہی ہین مناقب احمد — قدس اللہ سرہ الامجد
در یکتائے بحر دین متین — آفتاب سمائے صدق و یقین
نام نامی ہی جسکا عبداللہ — جسکو کہتے خبیق ای آگاہ
اور متورعون مین تھا فایق — اور متوکلون مین تھا سابق
جو کہ تھا شیخ یوسف اسباط — ذات والا تھی جسکی فیض مناط
اور سمجھ اصل مین وہ کوفی تھا — بعد انطاکیہ مین آکے رہا
کلمات لطیف ہین اُسکے — اور رموز شریف ہین اُسکے
مجھکو بولا کہ ای خراسانی — چار چیزون کی کر نگہبانی
اپنے آنکھون سے منکرات اپر — نہ کسی وقت پر کرے تو نظر
اور حسد اکبر اور خیانت سے — پاک اور صاف رکھ تو دل کو تیرے
گر نہ تیرے مین ہوئے یہ وصف چہار — خاک سر پر ترے ہو اوس چہار
اور کہتا تھا وہ دلون کو خدا — موضع ذکر اپنی ٹھہرایا
اور بولا تو غم نہ کھا زنہار — مگر اُس چیز کے لئے ناچار
اور کسی چیز پر نہو مسرور — مگر اس چیز پر بھی خوش ہو ضرور
اور بولا کہ خوف نافع تر — ہی وہی حق مین تیرے شام و سحر
اور نافع بہت ہی ہی جا — کرے آسان کچھ کام تجھپہ بندا
اور نافع ترین خوف ہی او — کہ وہ دایم حزین رکھے تجھکو
عمر باقی رہی ہی جو تیری — فکر لازم کرے وہ اسمین بھی
کہ کوئی ایک عمل خیر کرے — اور توقع قبولیت کی دہرے
اور وہ وعدہ گنہ آلہی سے — بسکہ امید مغفرت کی رکھے
اور نہ توبہ گنہ سے کرتا ہی — آرزو مغفرت کی رکھتا ہی

ذکر سید الطایفہ شیخ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

معتقد ہے محققین کیا ر
رازدان علوم ستر و جہار
وقت مین اپنے خلق کا ہادی
تھا وہ شیخ الشیوخ عالیشان
اور تھا مفتی فروع و اصول
اور امامت پہ اسکے با اکرام
اور انگشت اعتراض بھلا
مستند اہل شرع کا تھا تمام
تھا محقق بڑا شریعت مین
اور اسکی طریق بالتحقیق
وقت مین اپنے وہ سر عرفا
جو اشارات کا ہی علم بڑا
کفر و الحاد و زندقے کے ساتھ
وہ مصاحب محاسبی کا تھا
شیخ سری سے یون کئے ہین سوال
وہ کہا ہان یہہ بات ظاہر ہی
اور شیخ جنید بحر صفا
فقر مین اور مجاہدے مین بھی
اب جب یہہ کوہ کی حالت تھی
ایک دن سنئے وہ اشرف
پیر کے پاس جا کے یون پوچھا
تیرے ماموں پاس مین بھیجا
اپنی عمر عزیز کا مایہ
کہا ای بابا پیر کا ہمین نے
اسکے تب گھر کے در پہ جا پکارا
لیجئے کھول اپنے در کو شتاب
کہ جو تیرے پیر ہی نے غضب کیا

رہنما ہے مدققین خیار
زبدۂ واصلین قطب مدار
شیخ والا جنید بغدادی
اور امام ائمۂ دوران
سخن اسکا جہان مین تھا مقبول
بدل و جان متفق تھے تمام
کوئی اسکے سخن پہ رکھہ سکا
اور تھا سارے صوفیہ کا امام
اور تھا مجتہد طریقت مین
صحو کی تھی یقین طریق انیق
مرجع جملہ مشایخ تھا
وہی اول جہان مین نشر کیا
اسکو منسوب کر دئے ہیہات
صحبت پاک اسکی پایا تھا
کہ ای شیخ جلیل صاحب حال
کہ ہر ایسے جنید فاخر ہی
وا اٹھا درد و شوق و عشق کا
ذوق عین مشاہدے مین بھی
اسمین ظاہر بڑی فراستی تھی
جبکہ آیا ہی اپنے گھر کی طرف
کہا یہہ سونے کا ہی سبب فرما
آہ ہرگز نہ وہ قبول کیا
آہ اسمین ہی مین صرف کیا
کہ مین ویسا ہون اب مجھے لے
اُسنے اندر سے کون ہی پوچھا
شیخ سری نے یون دیا ہی جواب
گھر باپ نے ہی عمل کیا

قدوۂ عارفان صاحب دل
سید الطایفہ ابو القاسم
اور بہا تاج حقیقت کا
سب علوم و فنون مین کامل
معتقد اسکے تھے تمام فریق
سخن پاک اسکا ای اکرم
کوئی نہ بولا خلاف سنت کی
اسکے القاب ہین بزرگ تمام
اور اکثر شیوخ پاک سیر
اور طریقت مین آئی ہی نکو عنوان
اور تصانیف اسکے ہین بسیار
بار ہا حاسدان بد اندیش
تھا وہ حالانکہ تابع سنت
شیخ سری کا بھانجا تھا وہ
کہا ہی پایا کوئی مرید بھلا
جانئے اسکا درجۂ والا
کشف توحید و معرفت مین بجا
تھا بلا شبہ آیت کبریٰ
زیرک و تیز فہم اور ہشیار
دیکھا والد کو اپنے روتا ہی
پدر نے اسکا یون کہا ای پسر
اسلئے آہ رو رہا ہون مین
وائے آخر مرا وہ مال تمام
ہاتھ مین تب جنید کے وہ دیا
کہا مین ہون جنید آیا ہون
کہ نہین چاہئے مجھے یہہ درم
کہا اسنے تب جنید نے جب

شیخ اشیاخ و اصل بر سبیل
ملک کشف رموز کا حاکم
اور سلطان تھا طریقت کا
سر و ظاہر مین تھا بڑا فاضل
سب تہہ مین تھے اسکے بالتحقیق
تھا طریقت مین حجت محکم
لیک جو کو فی الحقیقت ہے
جن سے کرتے تھے یاد با اکرام
جانتے تھے اسکے مذہب کو
مستند ہی اسکا مذہب جان
در بیان حقایق و اسرار
وشمی سے ہین آئے اسکے بیشتر
رائج شرع و حامی ملت
اور مرید رشید اسکا وہ
پیر سے برتر کے درجۂ والا
تیرے درجے سے ہی یقین بالا
بس وہ شان بلند رکھتا تھا
اور نہ کوئی عدیل تھا اسکا
اور تھا با ادب وہ بیشمار
اشک سے منہ کو اپنے دھوتا تھی
آج مال زکوۃ سے کچھ زر
تھم حسرت سکے بہرا ہون نہین
دوست حق کے یہ کسی آیا کام
اپنے ماموں کے گھر وہ لیکے گیا
اور یہہ مال زکوۃ لایا ہون
شیخ بولا کہ اس خدا کی قسم
شیخ سری نے اسکو پوچھا تب

کہا کی حق نے فیض پیر سا تھ / اور کیا عدل پیر پر ساتھ
اور پھر یہ پیر بہ عدل کیا / کیا مشغول اسکو اور دیا
پھرے والدے چاہتا ہی بہر بات / کہ یہ پہچانے مستی کو ذکر کوات
ای پسر ابن کو تھے آگئے / مین کیا ہون ہمہ قبول تجھے
اور واسے اپنے دل مین کہ دیا / نظر الطاف کی ہی اسیر کیا
دیکھے مین مسجد حرام اندر / چار سو شیخ بیٹھے ہین اہل شہر
شیخ سری نے یون کہا ہی اسے / تو بھی کچھ بول اسمین آی ہی زرکے
بعد بولا وہی ہی شکر بجا / کہ جو نعمت دیا ہی تجھکو خدا
چار سو پیر ہی ہوئے خرم / آفرین اسپہ سب کئے اسدم
اور کہے ای پسر قریب ہی کہا / کہ ترا حصہ تجھکو دے رحمان
با ادب اسسے تب جنید کہا / کہ یہی ہیہ فیض تیری صحبت کا
اور پھر ون دکان مین جب آیا / چھوڑ دیتا دکان کا پردا
اور بعد از دکان چھوڑ دیا / سب علاقون سے دلکو توڑ دیا
اسکے خلوت مین بیٹھ گیا / پاسبانی ہی دل کی کرنے لگا
تا سوا حق کے کوئی چیز دگر / کبھی گذرے نہ اسکے خاطر پر
عرصہ تیس سال تک وہ سدا / جب عشا کی نماز پڑھتا تھا
اور عشا کے وضو سے ہی نماز / پڑھتا ہر روز صبح کی وہ نماز
گہ مین منصور سے ہوا ہمراز / وہین ہاتف سے آئی یہ آواز
مین بیٹھے یہ سیکھے ہو گیا لرزان / اور کہنے لگا کہ ای رحمان
اپنی ہستی پہ جو رکھا ہی نظر / اور کیا چاہئے گناہ دگر

من لم یکن للوصال اهلا فکل احسانه ذنوب

جو مخالف تھے اسکے زشت سیر / باندھتے تھے اسکی دشمنی مین کمر
تب شہ و بولا کہ بے سند لوگو / کسطرح منع کر سکین بولو
ایک کنیز کہ تھی سن خلیفے کی / خوبرو اور بہت جمیلہ تھی
دیکے دینار اسسے تین ہزار / تھا حریم خواہش بسیار
خوب اسکو سنوار ہو سنگار / بھیجے مین اسکو پس جنید کے پاس
اپنے چہرے سے تب نقاب اٹھا / اسکو بیٹا تو بیٹا اللہ اوا

کہا تجھ پر یہی ہی فضل خدا / کہ یہی جنید شی حق نے تجھکو دیا
خواہ اسکو قبول کریجے / اور نہ چاہے تو اسکو رد کیجے
یہہ سخن جبکہ اسکو خوش آیا / اپنے یون جانے کو فرمایا
بول اسطرح جلد کھولا در / اور لیا اسسے وہ زرکوکا تر
ہفت سال عمر تھی جنید کی جب / لیگیا حج کو اپنے ہمراہ تب
بحث یک مسئلہ مین تھا اس آن / چار سو قول وہ کئے مین بیان
حکم اسکا جنید یہ سنکر / ایک ساعت وہ تحیر کیا ہی سر
اسمین عاصی ہی اسکا نام دیے / اسکو وجہ گنہ نہ ٹھہراوے
اور اسطرح کہے ہین سب / اس سے بہتر نہ کہہ سکینگے سب
شیخ سری نے تب کہا اسکو / ای پسر یہہ کہان سے پایا تو
بعد بغداد کو وہ جب آیا / آبگینہ فروشی کرنے لگا
اور پھر بیٹھا وہ چار سو حضرت / بس گذارا ہی یونہی یک مدت
شیخ سری کے آستانے پر / بے تکلف بنا کے اپنا گھر
اپنے ہیں مراقبے مین بجا / کھینچ سجادہ اپنا پھینک دیا
گذرے چالیس سال یونہی تصور / وہ مراقب تھا وہی گوشہ نشین
صبح تک پاؤن پیکر رہتا / اللہ اللہ بولتا رہتا
کہا چالیس سال جب گذرے / آہ تب یہ گمان ہوا ہی مجھے
اب وہ پہنچا ہی وقت ہا ہوشیار / کہ دکھاوین ترا مجھے زنار
کیا گناہ ہی جنید کا فرما / کہا چھپا ہی کیا گناہ دوسرا
اسسے شدید لکے آہ یک بیچا / اور بے اختیار کہنے لگا
بس اسی گھر مین بیٹھ کر تنہا / کہتا تھا اللہ اللہ ساری رات
قصہ اسکا بری عداوت سے / مین خلیفے تلک بھی پہنچائے
کہے لوگون نے اسکے سن باتین / پڑھتے ہین اس فساد و فتنہ
تھی بہر صورت اس سے کوئی ناتی / بس خلیفے نے اسکا تھا عاشق
بس خلیفے کے حکم ور آ پر / اسکو پہنا جواہر و زیور
اور سنبھلا ہے بیتی کر اسے / جائے جب اسکے پاس تو پہنچے
اور اسطرح اس سے کا / کہہ دے پاس حال ہی بیتا

مجھ کو تو گستے آئی ہی نفرت
ایک خادم کو اسکے ساتھ دی
پڑی بے اختیار اسپہ نظر
اور وہ روتی تھی مگر کرتی تھی
پھر کہتے ہی وہین گری ہی وہ
وہین یک دل مین اسکے سلگی نار
وہ بھی مشکل ہی ہی وہی دیکھیگا
بولا ای شیخ آج دل تیرا
شیخ بولا کہ مومنون پہ بھی
انکو یک آن مین کرے برباد
کاروبار جنید با عزت
اور جو کرتے تھے امتحان اس سے
ہم سخن مین زبان نہین کھولے
اور بولا یہہ قیل و قال ہم
اور کرنے سے ترک یہہ دنیا
اور بولا کہ یہہ رہ والا
اور بائین طرف بھی ای نگاہ
تا گرے مین وہ شبہ کے نہ گرے
پہلی تکبیر کوئی وقت کبھی
مین قضا وہ نماز کرتا تھا
مین وہ خطرہ سے جلد باز آتا
بیٹھنے سے تمہارے ساتھ اگر
اور منقول ہی وہ شیخ ہمام
بھائیون کی مساعدت کا ثواب
اسلئے ایکہزار اسی اکرم
کہ مرے ساتھ وہ مسائل پاک
کہ مسائل ہو وہین سے مشہور

چاہتی ہو نہین اب تری صحبت
دیکھنا حال اسکا آگے کہے
شیخ گھر مین جھکایا سر
درد و حسرت سے آہ بھرتی تھی
اور اسیوقت مر گئی ہی وہ
اور پشیمان ہو گیا بسیار
دیکھیگا اپنے وہ کئے کی سزا
آہ یہہ بات کسطرح چاہا
کیا ہی تیری شفقت ایسی ہی
کرے ہم سب کسون سے یہہ بیداد
بعد اسکے لیا تری رفعت
تو وہ پائے ہزار چند اس سے
تیس ابدال جب تلک نہ کہے
جنگ سے جنگ مین نہ لائے ہم
اور کرنے سے ترک مافیہا
بس اسکو ہی سازوار بجا
ہو یقین سنت رسول اللّٰہ
اور اندھیرے مین کوی بدعت کے
نہین ہرگز مرے تصنیفات ہوئی
جلد اسکو ہر اکے پڑھتا تھا
سجدۂ سہو تب بجالاتا
نفل ہوتی نماز فاضلتر
رکھتا تھا نافلہ مدام صیام
کم نہین اجر صوم سے دریاب
جو کیا تھا جنید اسکو رقم
تمنے مدفون کیجئے در خاک
خلق کے ہاتھ نا لگین بعزور

تا عبادت مین لاگے میرا دل
پس وہ آئی جنید پاس شتاب
پس کنیزک نے بان کھولی ہی
سر اٹھا شیخ آہ آہ کہا
وہین خادم نے جلد تر جا کر
کہا ایسون کے ساتھ جو ہمیشہ
پس اٹھا اور جنید پاس آیا
مار دے ایسی مسلقا کو اب
کہ ہماری یا صفتین ایسے
ہم ہین کیا چیز بلکہ یہہ ہی جائز
اور یک اسکا شہرۂ اعظم
بعد راہ کلام پر آیا
خلق کو حق طرف بلانے پر
بلکہ ہم چھوڑنے سے آب طعام
ہم کو یہہ کام ہاتھ آیا ہی
وا ہے ہاتھ جسکے شام و پگاہ
روشنی مین یہہ دو نو شمع کے ہات
نقل ہی یون کہا وہ شیخ کرام
مجھکو کوئی خیال دنیا کا
جنت و آخرت کا گر خطرا
کہا یک نے زاہنے یارونسے
مین نہ آ بیٹھتا تمہارے ساتھ
اسکے یارونسے گر کوئی آتا
جو تھا شیخ کسائی پاک صفات
تھے کسائی کے پاس وہ حاضر
اور بولا جنید تو سن بات
نقل ہے وہ سر آمد عرفا

ذوق طاعت مین ہو مجھے حاصل
اور منہہ سے اٹھائی اپنے نقاب
اور وے باتین تمام بولی تھی
اور اسکے طرف تو پھونک دیا
اس خلیفے کو یہہ پائی خبر
آہ ایسا بد نہ آوے پیش
اور اسطرح اس سے کہنے لگا
اگر وہین ایسی مال کو اب
ہمنے چالیس سال جو کھینچے
یفعل اللّٰہ ما یشاء کی نشانی
منتشر ہو گیا ہی در عالم
اور اسطرح سے وہ فرمایا
ہی بلا شبہ اب تو لایق تر
اور کرنے سے ترک خواب و منام
ہمنے اسپر مجال پایا ہے
ہو بلا شبہ بس کتاب اللّٰہ
ہو وے وہ رہروان بسر و عیان
عرصۂ بیست سال تک بدوام
گر کسی یک نماز مین آتا
دل مین کیسے خطور گر کرتا
سب مریدو نکے دستار و نسے
نہین مجلس یہہ خالی از حسنات
کرتا افطار اور فرماتا
رابطہ تھا اسے جنید کے سات
اپنے رحلت کے وقت وہ فاخر
کہ مین کہتا ہون وہ ستر یہہ بات
پہنا کرتا تھا جامۂ علما

ایک شخص تجھکو بیٹھا تھا فقیر ہی طریقت کے پیشوا کبیر
اسکو بولا ہی تب حق سے اگر کوئی کام آوے بڑا تو سے
میرے باطن مین جو کچھ ہے پیدا آہ ہر آن آرہی ہی صدا
جب ہوا ہی جنید کا چرچا اور اسکا سخن قلیم ہوا
تب تو وہ میچ پیتے ہی پیش ذکر اسکا تین کیا ہی بہت
آخر کہیا سات [illegible] بعالم خواب فضل حق سے ہو اسعادت یاب
کہ تو لوگون پہ وعظ بولا کر خلق کو حق طرف بلایا کر
دیکھا سری ہی اپنے در پر کھڑا دیکھتے ہی جنید کو بولا
فضل حق سے بڑا کلام نجات خلق کی ہو نجات کا سامان
بعد اسکے مشایخ بغداد ہین سفارش کئے ای نیک نہاد
حکم حضرت کا ہی ہوا ہی جب وعظ کہنا ہی تجھکو لازم اب
کہا مین حق کو خواب مین دیکھا حق تعالی نے مجھکو فرمایا
سر منبر پہ با خلوص نیاز تا کرے وعظ بولنا آغاز
لیک یہہ شرط ہی ای اگر چاہو کہ نہ چالیس شخص سے ہون زیادہ
تب تھا ایک شخص ذیشان وہین فی الحال سب ہین جان
لوگ اسکو کہتے کہ ماند و خبر آہ پہنچا دیے ہین انکے گھر
تو مہتر تھا ایک تب انکا مرنسون کے لباس مین آیا

اتقوا فراسة المؤمن فانه ينظر بنور الله

کیونکہ ہے مشتبہ تھا ایمان نور حق سے ہی دیکھتا ہی جہان
ہان یہہ ہی قول سید ابرار اب مسلمان ہو تو توڑے زنار
سنکے حیران ہوا ہی وہ ترسا وہین ایمان صدق لایا
چند وعظ آنے ہی کیا ہی بعد موقوف کر دیا ہی وہ
کہا میر کلام ای تو گو تم کو آتا ہی عجز شرق نہین مجھکو
پوچھی مدت سے ہین [illegible] بعد دو سال کے وہ جا
ہو گیا ہی کلام [illegible] وعظ اور ارشاد دیکھے [illegible] کیا
ایک مدت ہیان تو وہ [illegible] کرون تا تین [illegible] کچھ ظاہر
شیخ پوچھا ہون ایک قسم غایت اشتیاق رغبت سے

کہ مرقع ہی بس روا تجھے سب کی یہی آرزو کہ تو پہنے
تو مرقع بنا کے لوہے کا پہنا مجھکو تا جد اگر تا

ليس الاعتبار بالخرقة انما الاعتبار بالحرقة

شیخ سری نے اسکو بولا تب وعظ آغا نہ کیجیے تو آب
کہ مین کس طرح اے شعبان کو ولی شیخ کے باوجود وعظ کرون
پایا حضرت کی دولت بیت اسکو ارشاد یون کئے حضرت
جب اٹھا اپنے خواب سے جو شتر جا کہ سری کو جا کے دیوے خبر
کہا تجھے انتظار تھا اسکا حکم ہووے بر عالم رویا
ہی مریدون نے پہلے تجھے کہا پر نہین کہ وعظ تو شروع کیا
انکا کہنا ہی تو عدول کیا مین کہا تو نہین قبول کیا
پوچھا سری سے اس نے ای فخر خواب یہہ تجھے کیون ہ اظہار
ہم نے بھیجے رسول کو [illegible] تا کرے اب جنید کرامو
کرکے اس دم جنید استغفار کہا کہتا ہون وعظ اب جا [illegible]
ہوئے چالیس شخص حاضر تب وعظ بولا وہ روز اول جب
اور بائیس شخص نے پر جوش پاکے تاثیر ہو گئے بیہوش
اور یکدن مسجد جامع وعظ کہنے لگا وہ ای سامع
اور سب کہنے لگا ہی ای ہبر کہ ہی بیشک یہہ قول پیغمبر
لیے حضرت نے ہین یہہ فرمائے ڈرو مومن کی تم فراست سے
ہو کے آگاہ تھا حال اسکے اسکو بولا جنید ای لڑکے
آیا ہی وقت تیرے ایمانکا یہہ ہی بے شبہ فضل رحمانکا
حال مجلس مین یک ہو ہی عیان اور برپا ہوا ہی شور و فغان
جا ہے ہر چند لوگ [illegible] پر نہ بولا ہی [illegible] زبان
کر نہ سکتا ہون اب نہین [illegible] کر نہ سکتا ہون [illegible]
[illegible] خواہش کسیکے خوشی سر منبر یہہ ہی سوا ر بولا
نقل ہی ایکدن [illegible] کہینے یو ہی خواجہ جنید سے بولا
اسکو ایسا جنید بولا ہی ای جوانمرد دیکھا جو کہتا ہی
ایک مدت تھا ہی [illegible] ہو دون جامہ [illegible] خرقہ پوش

آہ وہ وقت [illegible] کیا ہو | آہ بیمار کر نہ سکتا ہون
نقل ہی یک مرید کا احوال | کہ رسول [illegible] رفع جناب
لایا ایسے مین کوئی استفتا | اور فتوی یہ رسول سے چاہا
کر اسے [illegible] | کیا [illegible] بھر فتح باب
کہنے ارشاد وہ رسول انام | جیسے ہے شب انبیا کا تمام
سو مجھے یک جنید سے سنتا | وہ میسر ہی صباح و مسا
نقل ہی درد ایسکے سر مین تھا | فاتحہ پڑھکے اسپہ دم وہ کیا
کہ ہمارا کلام صرف کرے | اسطرح باب نفس مین ترے
آیا ہی یک طبیب نصرانی | بولا آنکھو کو مت لگا پانی
کیا آنکھین مین گر تجھے درکار | تو نہ پانی انمین لگا نہ بیار
کر وضو وہ کیا نماز ادا | اور لیشب سو گیا صباح اٹھا
کہ ہماری رضا تو کرے طلب | نہین پروا کیا ہی چشم کی جب
دوسرے دن جب طبیب آیا ہی | اسکے آنکھین درست پا گئی
تب مسلمان ہو گیا وہ طبیب | کیا اسکے خدا بلند نصیب
اور حقیقت مین تھا مرض مجھ کو | مین نہین واقعی طبیب ہی تھی
نظر آیا ہی راہ مین ابلیس | بھاگتا تھا وہ معدن تلبیس
کہا اے شیخ مین سنا ہون جان | جبکہ آتا ہی خشم مین انسان
کہ مین شیطان کو راہ مین پایا | بھاگتا بیقرار جاتا تھا
یون کہا تب جنید اسکے ساتھ | کیا نہین جانتا ہی تو یہ بات
بلکہ بر افزون قادر متعال | ہم یہ ہوے نمود خشم کا حال
دوسرے اپنے حظ نفس لیئے | آہ اسکے تھین خشم مین سکنے
یعنے شیطان سے نہ بچا | مانگنے کا جو حکم ہی آیا
ہم نے پہنچتے مین حکم سے ہی جا | ورنہ ہی دور ہم کو ہی شیطان
دیکھو ابلیس [illegible] | ورنہ مسجد کے جا کر اتھا مین
[illegible] | ایک وحشت ہوئی [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | تب کہا [illegible]

یک ساعت مین کسطرح حاضر | رہوں تجھ پاس عجز کر و اظہر
بیٹھے ہین یک جماعت [illegible] | اور وہان [illegible] جنید بھی حاضر
تب رسول خدا بصد تشریف | ہین [illegible] کئے جنید طرف
یا رسول اللہ آپ دیکھی ان | فتوی کیون [illegible] جنید ان
ہی مباہات ساری [illegible] | فخر ہی یا ہی اہل [illegible]
دیکھنے اب جنید کا رتبہ | کس بلندی مین ہی بفضل الہ
یک آواز غیب آئی تب | کیا نہ رکھتا ہی شرم تو نے اب
نقل ہی ہر فروغ شیخ کے آنکھ مین | آہ یکبار رو رو کرتے تھین
یون کہا ہی جنید نے اسکو | پھر مین کسطرح سے کرونگا وضو
بول کر اسطرح گیا وہ طبیب | ہوا وقت نماز جبکہ قریب
آنکھین اچھی ہی ہو گئین لا ریب | اور یہ آواز آئی ہی از غیب
اہل دوزخ کی سب نجات اسدم | گر تو کرتا طلب تو دیتے ہم
پوچھا تو اسکا کیا علاج کیا | قصہ گذرا ہوا وہ اپنا کہا
کہا یہ ہی علاج ربانی | نہین ہی یہ علاج انسانی
نقل ہی یک بزرگ قدس شناس | ایک دن جلد یا جنید کے پاس
پاس وہ جب جنید کے آیا | حالت خشم مین اسے پایا
اسپہ غالب ہو تب یقین شیطان | پر ہوا اسکا اک غلط عیان
تو تو حالانکہ خشم مین ہی اب | کیا ہی کہ اسکے بھاگنے کا سبب
ہمنے غصے مین گر کبھی ہی تیز | نہین اپنے سے آپ ہی پرہیز
بھاگے شیطان اسلئے ایسا | ہم سے بھاگے نہ وہ کبھی ایسا
گر تعوذ کا حکم نا آتا | مین زبان پر آعوذ نا لاتا

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

نقل ہی یون کہ ایک صوفی [illegible] | کہ مجھے آرزو تھی یہ بسیار
دوسرے یک [illegible] نظر آیا | اور وہ شیخ مری طرف آیا
[illegible] | اسنے اسطرح [illegible]
پوچھا اسکا ہی شغل [illegible] | [illegible] کیا جنید [illegible]
[illegible] جیسے روتے | مین [illegible] مسجد [illegible]

مین یہہ سنتے ہی ہو گیا حیران
جہوٹہ کہتا ہی ای عدو اللہ
جبکہ پیر نے سنا یہہ جواب
نقل ہی پاس اسکے کوئی آ
شیخ ایسا دیا جواب اسے
اور اگر تو اٹھاوے انکا بار
کہا یک اژدہا اگر ہو بلا
مجھہ کو اسطرح تو لیتے ہین نہان
شیخ ابن شریح نے یکروز
کہا اسکے سخن مین باعزت
کہا وہ کچھہ نہ جانتا ہون نہین
اور اسکی زبان پر وہ کلام
تو یہ ہر بار وہ بلاغت سے
نقل ہی ایک شخص نے ای یار
اسکو بولا جنید ای سایل
دیکھہ اسکو جنید نے پوچھا
وہ کہا ہان کہا لجا یہہ بہی
نقل ہی ایک روز کوئی آ
اور رکھتا ہی کسب کی طاقت
اور اسی شب یہہ خواب مین دیکھا
اسکا سرپوش جب اٹھایا مین
دیکھہ کر اسکو مین یہ کہنے لگا
اس طرح تو لیتے ہی مین سمجھا
خوف اسکا مجھے ہوا بسیار
پھر وہ سائل کو ڈھونڈھتا نکلا
چن کے پانی سے وہ اٹھاتا تھا
خطرہ جو دل مین کل ترے گذرا

اور تردد مین پڑ گیا ہون نہان
تو کیا ہی خلاف حکم اللہ
کیا آواز ایک ہو بیتاب
تنگ ہو اسطرح سے کہنے لگا
گر تو ایسے برادران چاہے
تو ہین ویسے برادران بسیار
لقمہ پہلا مین ہوونگا اسکا
بندگی تیری اسقدر ہی کہان
گذرا مجلس سے اسکے ای فیروز
مین نے پاتا ہون یک بری صورت
لیک اتنا پہچانتا ہون نہین
بس چلاتا ہی قادر علام
بولتا دوسری عبارت سے
اسکی مجلس مین لقمہ کھڑا ایکبار
جب وہ دلمین ہو شاد تب ہو دل
کیا تو رکھتا ہی اور اسکے سوا
کہ سزاوار اسکے ہی تو ہی
جبکہ مسجد مین ہی سوال کیا
پھر اٹھاتا ہی کس لئے ذلت
یک طبق اپنے پاس رکھے لا
سربسر اس طبق مین دیکھا مین
گوشت مردے کا کھاؤ مین کیسا
اسکی غیبت جو مین نے دلمین کیا
اسی ہیبت سے ہو گیا بیدار
اور دجلے پہ اسکو مین پایا
آہ لذت سے اسکو کھاتا تھا
آج کہا اس سے تو نے توبہ کیا

تب ندا غیب سے یہہ آئی مجھے
بندہ سچا اسیکا گر ہوتا
اور کہا مجھہ کو تو جلا ڈالا
آہ دینی برادران بصواب
باربردار ہووین وے تیرے
نقل ہی ایک روز رونے لگا
آہ یہہ عمر اسقدر میری
کہ ہماری بلا کا ہو شایق
اس سے پوچھے جنید کا یہہ کلام
پوچھے کہتا ہی جو جنید یقین
کہ جو اسکا کلام والا ہی
اور منقول ہی کہ در توحید
کہ کسیکا بھی فہم نت ای یار
اور بولا کہ کیجئے ارشاد
نقل ہی ایک شخص نے ای یار
وہ کہا ہان تو اور پوچھا ہی
مین نے پایا کہ کچھہ نہ رکھتا ہون
دل مین گذرا جنید کے ہی مین
ایسی خواری کا آہ لیکر حال
اور سرپوش اسپہ ڈھانپا تھا
آہ سائل نے مر گیا ہی وہی
تب کہے ای جنید پیر اسکو
خطرۂ بد وہ جبکہ لایا مین
اور اٹھا مین وضو بھی جلد کیا
لوگ بھاجی جو لاکے دہوتے تھے
مین نے نزدیک جبکہ اسکے گیا
مین کہا ہان کہا وہ باعزت

بول اسطرح ای جنید اسے
تو نہ کرتا خلاف حکم اسکا
بس یہہ بولا سو ناپدید ہوا
اس زمانے مین ہوگئے نایاب
سچ ہی نایاب ہوگئے ایسے
پوچھے کیا ہی سبب یہہ رونیکا
چاہئے مین بلا کے ہی گذری
ابھی اس امر کے نہین لایق
کیون تعجب پاتا ہی کہہ ای شیخ ہمام
کہا وہ کہتا ہی علم سے کہ نہین
دبدبہ یک بڑا ہی رکھتا ہی
جبکہ کرتا سخن وہ فرد وحید
خوب اسکو نہ پہنچتا زنہار
کون سے وقت بہیج ہو دلشاد
لایا پاس اسکے پانسو دینار
کہا زیادہ اور بھی تو چاہتا ہی
کچھہ نہ چاہتا ہون کچھہ نہ چاہتا ہون
کہ ہی یہہ شخص تندرست یقین
کیون یہہ لوگون سے کر رہا ہی سوال
کہے مجھہ کو جو اس طبق مین ہی کیا
نعش اسکی ہی اس طبق مین دہری
کیون وہ مسجد مین کل ہی کہایا تو
مجھہ کو ماخوذ اسپہ کرتے ہین
اور دو رکعتین نماز پڑہا
اور اسکے پڑے تھے جو ریزے
سر اٹھا دیکھہ مجھہ کو یون بولا
اب تو جا اور پڑہتا ہی یہہ آیت

وَهُوَ الَّذِی یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ

اور منقول ہی کہا وہ حجام
موتراشی مین تھا وہ خواجہ کے
وہ کہا ہان کرونگا مین اول
حقتعالی کا جبکہ آیا نام
پس باکرام مجھکو بٹھلایا
دیکھا اسمین کئی قراضہ تھے
مین نے نیت کیا یہہ دلین تب
تھوڑے ایام پس ہین گذرے
اُسنے پوچھا مجھسے یہہ کیا ہی چیز
وہ اسیدم تجہی کو دیتون لائی
کہ مری موتراشی کر ﷲ
کیا تو ایسے کو ہی کہین دیکھا
نقل ہی ایک چورے رات شب
اتفاقا وہ شیخ دوسرے روز
مشتری بولتا تھا اسکتین
شیخ بولا مین آشنا ہون بجا
اہل دنیا سے ایک شخص نے آ
کہ وہ درویش لوٹ آیا ہی
شیخ نے دیکھتے ہی یہہ حالت
کہ یہہ درویش کو بلا فی الحال
نہین فقرا کو نعمت دینا
ایک حالت ہوی اُسے پیدا
اور دجلے پہ بیٹھ کرای یار
بعد ازان خانقاہ مین آیا
نہین چاہا ہی دل ترا زنہار
تو کسی جا پر نہ پہنچیگا

سیکھا اخلاص مین یک حجام
مین نے اسطرح جا کہا ہون اسے
لایا آنکھون مین آب وہ اکمل
سارے موقوف مین رکھونگا کام
اور وہ سر پہ میرے بوسہ دیا
مجھکو بولا خوشی سے یہہ لیجے
دیوے پہلی فتوح مجھکو جو رب
ہدیہ آیا ہی مجھکو بصرے سے
مین نے اسکو کہا ہون تب ای عزیز
تب وہ حجام یون مرے سے کہا
مین نے ﷲ ہی کردیا دلخواہ
کہ وہ کر ایک کام بہر خدا
آیا چوری کو گھر جنید کے جب
ہوا بازار مین ہی جلوہ فروز
آشنا ایک چاہتا ہون نہین
تب خریدار نے خرید کیا
ایک درویش کو ہی بلوایا
سر پہ زنبیل یک اُٹھایا ہی
آہ آئی بڑی اُسے غیرت
اسکو اپنا بنا دیا حمال
یہ ہی انکو تو نعمت عقبی
جلد تر وہ جوان توبہ کیا
ایک یک پھیکنے لگا دینار
دیکھ اسکو جنید فرمایا
کہ وہ پانی مین ڈال دین یکبار
اور مقصود کو نہ پاویگا

اور کہا ای جنید آیندہ
یعنی مکے کو مین گیا تھا جب
کہ ای حجام تو زبہر خدا
اور خواجہ کو یون کہا ہی تب
کام تیرا ابہی ناتمام رہا
موتراشی مری خوشی سے کیا
اور حوایج مین اپنے خاطر خواہ
اس سے زنہار کچھ نہ لیون مین
ایک تھیلی بھری ہوئی تھی زر
ایسی نیت کیا تھا مین سنئے
کہا نہین شرم ہی خدا سے تجھے
پھر مجھے کوئی چیز اب دیکے
پھر کے وہ مزد اسکی لیتا ہی
گرچہ وہ چوطرف بہت ڈھونڈا
پیرہن ہاتھ مین لے یک دلال
وہ کہے ہی یہہ ملک ہے اسکے
نقل ہی ایکدن وہ پاک انصاب
اپنے ہمراہ لیگیا ہی اُسے
اُسمین انواع کے ہین مطعومات
کہا زنبیل اسکے سر سے اُتار
گرچہ درویش کو نہ نعمت ہے
اور منقول ہی کہ ایک جوان
اور رجو رکھتا تھا سب وہ ترک کیا
الف دینار الف با رباب
ایک قدم مین چلے جو راہ ہم
پس تو اس راہ مین بھی ہر یک گام
پس تو بازار کو ہی جا بشتاب

ایسے خطرون سے دلکو رکھے نگاہ
ایک حجام کو مین دیکھا تب
موتراشی مری کریگا کیا
وقت تھوڑا تو ٹھہر جائیے اب
بعد تیرا بھی کام کرونگا
بعد کاغذ وہ ایک مجھکو دیا
صرف کیجے اسے تو شام و پگاہ
سب یہہ حجام کو ہی دونین
لیگیا اسکے پاس مین خوشتر
ہووے پہلی فتوح جو کہ مجھے
تو تو اُس روز یون کہا تھا مجھے
کیا عوض اسکا چاہتا ہے کرے
اجر اسکا برباد دیتا ہی
پر اُسے ایک پیرہن ہی ملا
تھا کھرا اچھا ہوا فی الحال
تو بلا شبہ لیونگا مین اُسے
بیٹھا تھا ایک جامع احباب
دیکھے پھر بعد ایک ساعت کے
اور وہ خواجہ ہی پیچھے اسکے ساتھ
پھیک دیوے برو دنیا دار
لیکن ای حق نے انکو ہمت سے
آیا تھا مجلس جنید مین جان
الف دینار بھی وہ لے آیا
ڈال فارغ ہوا ز روے حساب
تو وہ چلتا ہی در ہزار قدم
کرسے ایسا ہی گزر و شمار
اور وہان خوب دیکھ جرح و حساب

حکایت

نقل ہی یک مرید تھا اُسکا
پس صحبت سے ہی گذارلیا
کہ ہر یک شب مین یک شغر وہی
پس وہ ہوتا خوشی سے سوار
نظر آتے تھین حورین ہر
صبح تک اسہی سیر مین رہتا
پھر وہ بیدار جبکہ ہو جاتا
بات یہ پہنچی ہی جنید کو جب
اور کیا حال ہی ترا پوچھا
پڑھہ تو لاحول اس جگہ تین بار
وہ چلا با تکبر و پندار
اور لاحول جو پڑھا سہ بار
اسکو تنہا وہین کہ چھوڑ دئیے
استخوان پلید مردے کے
اور وہ اپنی چھوڑ دی خلوت
سمجھا حق مین مرید کے پر عیب
نعرہ مارا ہی یک مرید اسکا
دور پیر سے تجھہ کو کر دونگا
نہین طاقت اسے رہی بہلا
نقل ہی یک مرید سے یکبار
شیخ کا بھی گمان ہوا جو گنہ
اور تب اس سے چوک کے فطر
شیخ اس سے کہا تب اے بھائی
کو دکان بھی تمام ای نادان
یہ سخن اسکے دل مین جا پہنچا
ناگہان یک گناہ کا خطرا
بسکہ حیران ہو گیا ہی وہ

اُسنے اسطرح آہ سوچ کیا
اور گوشہ مین جاکے بیٹھہ گیا
اسکو اسوار اسپہ کر آئے
وہ لیجاتے پکڑکے اسکی مہار
اور پاکیزہ نعمتین بہتر
اس سے لذت بہت ہی پاتا تھا
صومعے مین ہی اسکو پاتا
آٹھہ وہین اسکے پاس آیا تب
اسنے احوال سب بیان کیا
دیکھہ یہ بات بھول مت زنہار
دل مین رکھتا تھا شیخ سے انکار
ازرہ امتحان پڑہا ای یار
شور کرنے لگے فرار ہوئے
اپنے دیکھا دہر ہوے آگے
کیا لازم ہی شیخ کی صحبت
ایسی تنہائی زہر ہی بے ریب
شیخ سختی سے اسکو منع کیا
شیخ سے پیر کلام کرنے لگا
اسہی مجلس مین وہ ہلاک ہوا
یک ادب ترک کچھہ ہوا تھا جا
ناگہان یک نظر کیا اسیر
جو زمین کے اوپر ٹپکتے تھے
کیا تو کرتا ہی جلوہ آرائی
ذکر مین ہین سر برابر جان
سو اسی وقت مین وہ جان دیا
اہ خاطر مین اسکے ہی گذرا
اور حیلے بہت کیا ہی وہ

کہ مین درجہ کمال کا پایا
آخر ایسا ہوا ہی حال اسکا
کہتے اب تجھہ کو ہم لیجاتے ہین
اور ایسے مکان مین پہنچاتے
آب شیرین کے باصفا نہرین
بعد ہوتا تھا اسکو غلبۂ خواب
یک رعونت اُسے ہوی پیدا
اور دیکھا ہی خوب اسکا حال
شیخ فرمایا اسکو آجکی شب
حسب عادت وہ او شتلے آئے
لیجاکے جب اس مقام مین پہنچا
پس وہان تک جو لیگئے تھے اسے
اسکو مزبلہ مین پایا وہ
ہوکے اپنی خطا پہ وہ آگہہ
اسکی خدمتمین رہ کے لیل و نہار
نقل ہی ایکدن وہ شیخ ہمام
اور اسطرح اسکو فرمایا
وہ جوان آپکو بچاتا تھا
دلق مین اسکے جنے ہین نظر
شرم سے وہ نکل گیا سنلیز
ہیبت شیخ سے گرا ہی وہین
الحمد للہ نقش ہی فاخر
یعنے مین اس مقام کو پہنچا
مرد کو چاہئے یہ بات مزود
نقل ہی یک مرید تھا اسکا
آئینہ مین کیا وہ جبکہ نگاہ
کوئی حیلہ بھی فائدہ نہ دیا

چاہئے اب کہ مین ہون تنہا
حال اسکا ہی یون تباہ ہوا
باغ جنت تجھے وہ کہاتے ہین
کہ یہ چیزین اُسے نظر آتے
ہر طرف اسکو تب نظر آتین
سوتا اس باغ مین ہی اسنے شتاب
کہ وہ اسطرح سب سے کہنے لگا
کبر و پندار سے ہی مالامال
جاکے پہنچیگا اس مقام مین جب
اسکو اسوار کرکے لیکے چلے
اور لاحول تین بار کہا
جبکہ لاحول تین بار سُنے
اور خواری بڑی اٹھایا وہ
پس وہین صدق سے کیا توبہ
پانے لاگا فیوض ستر و جہار
اپنی مجلس مین کر رہا تھا کلام
نعرہ گر دوسرے بار ماریگا
نہین نعرہ زبان پہ لاتا تھا
راکھ سب ہو گیا تھا وہ جلکر
پہنچا شونیزیہ کی مسجد مین
اور سر اسکا پھٹ گیا ہی وہین
اسنے ہونے لگا ہی تب ظاہر
لوگ یہ بات جان لیون بجا
کہ وہ پہنچے ز ذکر تا بہ ذکور
کہ وہ بصرہ مین گوشہ بیٹھا تھا
آہ منھہ اسکا ہو گیا تھا سیاہ
اسکا چہرہ نہین سفید ہوا

وہ ندامت سے بہت ہی پاتا تھا منہ کسیکو نہیں دکھاتا تھا
یونہی سب چہرہ جب سفید ہوا دل سے خوشحال وہ مرید ہوا
پوچھا تو کون ہے وہ بولا ہے یہ نہیں خط جنید لایا ہے
اسمین لکھا تھا بس یہی مطلب کہ تو عزت کی بارگاہ مین اب
تین دن سے بھی صبح تا شام مجھکو دہونیکا ہی لگا تھا کام
نقل ہے ایک پیر تھا اسکا سب سے بڑھکر اسکو چہیتا تھا وہ
کہ زیادہ ہے اسمین فہم و ادب ہم اُسے چاہتے ہین اسی سبب
ہاتھ ہر یک مرید کے بھی بچا ایک چاقو بھی ایک مرغ دیا
سب مریدون نے وہ کہیں جا کر اور وہ ذبح کرکے لائے ہین
شیخ نے اس مرید سے پوچھا کہا سبب ہے کہ تو نہ ذبح کیا
تب کہا شیخ سب کو ای محرم فہم کیسا ہے اسکا دیکھو تم
نقل ہے شیخ کے تھے آٹھ مرید تھے وہ سے آٹھون بھی خاص اور شہید
کہا خادم کو اپنے شیخ ای یار کیجیے سامان سفر کا اب تیار
جانب روم ہے روانہ ہوا جلد کر قطع منزلین پہنچا
ہاتھ سے ایک گبر کے ای رشید ہوئے آٹھون مرید بھی شہید
نظر آئین مجھے بلندی پر خوشنما نون عماریان بہتر
یک عماری جو رہ گئی باقی کہا شاید ہماری ہی ہوگی
اور مرید سے یون کیا ہے بیان وہ عماری یقین مری ہے جان
عرض یہ ہان کیجیے مجھ پر مجھکو اسلام سے مشرف کر
قوم سے اپنے آٹھ کافر کو مارتا الا ہے آٹھ فاجر کو
جان یکھے اسکی اس عماری مین یون عماری بھی پدید ہوتین
عزم کر حج کا جب وہ نیک نہاد جبکہ پہنچا ہے آپکے تا بغداد
کہ تو آیا کہان سے فرما دے کہا آیا ہون مین گیلان سے
تب کہا ہے وہ سید ذیشان کہ ہون اولاد مرتضی سے جان
راہ حق مین سدا بسر جہاد جانتے مارتا تھا دو تلوار
تو جو اس مصطفی کا ہے فرزند وہی شمشیر خدا کا ہی لبند
کہ بہت سنتے ہی گر پڑا بزمین اور غلطان ہو گیا بزمین

بعد ستر روز تک یہی تھا اسکا تھوڑا تھوڑا سفید ہونے لگا
شخص لے سے مین ایک آیا ہے حلقہ در پہ اُسکے مارا ہے
جلد تر اُٹھکے در کو کھولا وہ اور وہ مکتوب پڑہکے دیکھا وہ
ور مقام عبودیت و نزات کیون نہ رہتا ہے تو ادب کے سات
تا سیاہی تری سپیدی سے فضل سے حق کے سب بدل جاوے
اور بعضوں کو رشک اسکا تھا شیخ اسطرح انکو فرماتا
امتحان اسکا یک کرونگا اب حال تا جان لیوین اسکا سب
اور کہا ذبح ایسی جا یہ کرے کہ یقین کوئی اُسکو نا دیکھے
پر وہی یک مرید جب آیا ذبح نا کر وہ مرغ ہی لایا
کہا مین جس جگہہ جاتا ہون حاضر و ناظر اسکو پاتا ہون
سب کے سب تب کئے ہین استغفار اور کئے اُسکے فضل کا اقرار
سو کہا تو تن مرید نیک نہاد کئے ہین ایکبار عزم جہاد
اور رہیا ہوا ہے سامان جب شیخ ہمراہ انکو لیکر تب
صف سید امین جب بکھرے بیزار جنگ طرفین سے شروع ہوا
شیخ اسطرح سے دیا ہے خبر کہ ہوا مین کیا ہون مین نے نظر
روح ہر یک مرید کا لیکے یک عماری مین لا کے رکھتے
مین نے پھر جنگ کرنے لاگا ہے پھر وہی گبر پیش آیا ہے
اب تو واپس ہو جانب بغداد دیجے زینت بہ مسند ارشاد
مین نے خوش ہو اُسے کیا تلقین وہ مسلمان ہوا بصدق و یقین
بعد ازان آپ بھی شہید ہوا دو جہان مین بھی وہ سعید ہوا
نقل ہے یک بزرگ سید تھا ناصری اسکو بولتے تھے بجا
وہ زیارت کیا جنید کی جا اسمین اسم جنید نے پوچھا
بعد پوچھا جنید نے اس سے کسکی اولاد سے ہے کہہ دیجے
اسکو بولا جنید اے سید کہہ یقین تیرا والد امجد
قتل کرتے تھے ایک سے کفار اور تو کیچھ بھی نفس کو لا
مارتا ہے تو کونسی شمشیر اسکی [illegible]
اور بے اختیار رہ روتا تھا اشک سے اپنے منہ کو دہوتا تھا

صفت شیخ جنید بغدادی

اور اسطرح سے وہ کہتا تھا
شیخ بولا ہی اسکو ای اکرم
اسنے بولا کہ بس تمام ہوا
ہی از انجملہ بولتا تھا وہ
ایک علم عبودیت کی شناخت
اور بولا کہ خلق پر یکسر
جو چلے آپ کی مبارک راہ
نہ پڑا ہووے جو کتاب اللہ
اقتدا اسکا نا کرین زنہار
کہا دریا چار ہی ہینگے
جان و دنیا ہی بحر ہی پہلی
اور ہی ابلیس تیسری دریا
بس انہین کشتیونمین ہو کے سوار
فرق بین یہی ہی سن العزیز
گر یہ بعد از ہوا ایک مدت کے
اسکی دعوت کو تو نہ مانے جب
دشمنونکی ترے اعانت کر
اور کہا دوستان حق کا دل
جو بچھائیگا اپنے نفس کو ہان
اور آشنو تن ہو اسکا مدام
ہی یقین سے زمانہ وحشت
اور یقین سے نہ خوف حاصل ہو
جسکو حاصل نہ ہووے سر و عیان
اور گئے ہین جو تشنگی سے مر
اسکو نقصان نہ پہنچاوے
خواہ مخواہ اسکو دیوے نقصان
اور کہا نفس سے ہی جسکی حیات

کہ یہان تھا ای شیخ حج میرا
تیرا سینہ ہی خاص حق کا حرم
اسمین ہی حاصل مرام ہوا
لب یہہ معنے مین کھولتا تھا وہ
دوسری علم ربوبیت کی شناخت
بند ہین سارے راستے اسپر
وہی پہنچے بہ بارگاہ الٰہ
اسکے احکام سے نہین آگاہ
کہ نہین ہی وہ لایق اینکار
درمیان حق کے اور بندے کے
بالیقین نفس ہی اسکی ہی کشتی
اسکی کشتی ہی بغض اس سے سدا
چار دریا سے جلد پار ہووے
نفس چاہتے ترے سے کوئی چیز
نفس اپنی مراد کو پہنچے
باز آتا ہی وہ ترے سے تب
وہ ہلاکت سے یہ تیر باندھے کمر
جان سر خدا کی ہی منزل
اسپہ ہووے عبودیت آسان
اور مدام اسکے دلکو ہو آرام
وہی عاقل ہی کیونکہ جو غفلت
خوف سے جب تلک شاغل ہو
شخص ویسا ہی کہ تونے جان
مرد ایسے ہین جنہونے فاضلتر
جب تلک حرص سے وہ گذر
پس ہو دور حرص سے ہر آن
جاوے کی وہ حیات ہی ممات

آب مرا ہتا ہو حق کی طرف
غیر محرم سے اس حرم کو بچا
کلمات جنید عالی سے ہے
اپنے بندون سے خالق متعال
اور جو کچھ ہی فقط قسم سوا
مگر یک راہ احمد مرسل
راہ حضرت کی جسنے چھوڑیگا
نہ لکھا ہو حدیث پیغمبر
کیونکہ بیشک حدیث اور قرآن
اسنے جب تک نہ یاد ہوویگا
اور سمجھ خلق بحر ہی دوسری
خواہش نفس بحر ہی چوتھی
اور کہا نفس کے ہوا جس میز
اور کرے منع اسکو تو ای یار
اور دعوت کرے تجھے شیطان
پر نہین نفس باز آتا ہے
اور کہا مرد نا ہو صوفی سے
ہووے جس دل مین الفت دنیا
اور کہا جسنے چاہتا ہی یقین
چاہیئے ویسے شخص کو یہہ سدا
اور بولا کہ آہ علم جسے
عمل سے ورع ورع سے اخلاص
کہا مردان وے ہو گئے در باب
اور بولا تمام یہہ دنیا
حسب مقدار رو از غرض ما
کہا گر ہو سکے تو اپنے گھر
ہو وہ جسکی حیات ہو حق سے

گر مری رہنمائی ای اشرف
اسمین آنے نہ دے اسے اصلا
لفظ کوئی مگر سے نہ خالی ہی
چاہتا ہی وہ علم در ہر حال
جانو وہ سب ہی حظ نفس کا
خلق پر سب کھلی ہی ای اکمل
کبھی منزل کو وہ نہ پہنچیگا
نہ رکھے سیرت نبی سے خبر
ہینگے اصل اصول علم جان
درگہہ حق تلک نہ پہنچیگا
اسکی کشتی ہی خلق سے دوری
اسکی کشتی مخالفت اسکی
اور شیطان کے وساوس مین
اور کرے وہ معاودت ہر بار
اور کرے تو خلاف اسکا عیان
ہاتھ تجھ سے نہین اٹھاتا ہی
بلکہ ہوتا ہی مرد سیرت سے
اسمین ہرگز نہ آوے سر خدا
کہ سلامت سدا ہو اسکا دین
کہ رہے سارے خلق سے وہ جدا
تا بحد یقین نا پہنچے
اور خلاص سے شہود خاص
کہ یقین سے چلے ہین سر آب
ایک ہی شخص نے اگر پایا
حرص کو اسکے دل مین جب جانا
رکھے سفالین ظرف ہی یکسر
زندگی رب کے سبب خلق سے

تو ہونا قبل حیات طبعی سے
آہ عبرت کی جسکو نا ہو نظر
حق نیوشی نہ چاہیے جسکے کان
اور کہا حق مین جسکے بیان
اور بولا مرید کو پہلے
اہلیہ جو مرید نہ رکھیگا
اور مرید دن کے ولیکن ہو دنیا
کہا درخشان ہی عاسے بدون زمین
ایک خطرہ ہی حق کے جانب سے
دوسرا خطرہ ہی فرشتے سے
زیب و زینت طرف بلاوے وہ
ہر گنہ اور ہر رزالت پر
اور جو شہر ہین نعمتین آخر
کہ نہتی جسمین الفت دنیا
اور ہو اندوہ اسکا ای مسعود
اور ہو اسکے صبر کا اسلوب
اور مناجات مین خلوص اسکا
یہہ ہی معنا کہا تصوف کا
اور تصوف کہا ہی سن ایکی
اور بولا ہزار سال بجا
ایک لحظہ مین جو کہ فوت ہوا
یعنے جو الف سال مین پایا
ایک لحظہ حضور آن درگاہ
اور بولا کہ اولیا پہ یقین
اور بولا یقین عبودیت
دوسری اقتدا کے پیغمبر
نفس کو اپنے اہل نعمت سے

طرف اپنے حیات اصلی کے
کو رو ویسے سے ہی یقین بہتر
گرچہ ہی بے شبہ اس سے بہتر جان
خیر جا ہیگا خالق اکوان
کچھ زیادہ نہ علم سکھلاوے
یا جو کاغذ مین علم لکھیگا
تلخ یوں سے ہی زیادہ بجا
جون ستارون سے آسمان تمیز
مالک خلق ذو المواہب سے
وہ بلاوے طرف عبادت کے
ناز و نعمت طرف بلاوے وہ
حسد و حقد اور عداوت پر
ہین اُسی سے نکالتے باہر
اور تھا وہ مطیع حکم خدا
مثل اندوہ حضرت داؤد
امثل صبر حضرت ایوب
ہو خلوص محمدی سے بجا
کہ تصوف سنو وہی ہی بجا
پہلے یک ذکر بعد وجد ہی ایک
حق طرف تو توجہ لاویگا
جانئے وہ زیادہ اس سے تھا
ایک لحظہ مین اسقدر رہا تا
جو کہ ضایع ہوا ترے سے آہ
سخت تر اس سے کوئی امر نہیں
ہی معتبر میان دو خصلت
در جمیع امور شام و سحر
تو یقین نا کبھی شمار کرے

فی الحقیقت یہی حیات ہی جان
ذکر حق مین جو نہین زبان گویا
بندگی مین ہو وے جسکا بدن
صوفیان پاس ہے اسکو ضرر
ہان جو حاجت ہے نماز کو خاص
کام ویسے سے کچھ نہ بن آوے
معرفت حق کی آوے لیکن جب
اور بولا ہی وہ گرامی ذات
سو وہ بندے کو انتباہ طرف
خطرۂ نفس جان تیسرا ہی
اور چوتھا ہی خطرہ شیطان
کہا صوفی ہی جانو مثل زمین
کہا صوفی وہی ہی دل جسکا
اور تسلیم اسکی ہووے قبیل
اور ہو فقر اسکا صبح و مسا
شوق اسکا بھی ایسا سمجھو
اور تصوف ہی ہی تو دزات
کہ خودی سے ترے تجھے مارے
بعد اسکے نہ یہہ نہ وہ ہی جان
کبھی یک لحظہ اس سے بعد اسکے
کہ ہوا تھا جو وہ تجھے حاصل
اور دوسرا یہہ قول کا معنا
طاعت آن ہزار سال ایکجان
کہ سب اوقات مین گرے دیکھیگا
ایک تو صدق اختیار ہی کرنا
اور یون شکر کا کیا ہی علین
اور بولا ہی عقد زہد یہی

جو نہ ایسی ہی وہ ممات ہی جان
ہی بلا شبہ اس سے گنگ بھلا
مرد وہ بہتر ہی اس سے ستر وطن
خود نما قاریون سے راکھے دور
فاتحہ اور سورۂ اخلاص
چاہیئے اسکو شغل اور رہے
ہو وے شیرین زیادہ شہد سے تب
کہ ہین سب چار قسم کے خطرات
کرے دعوت مدام کی اشرف
کہ وہ دنیا طرف بلاتا ہی
کہ بلاتا ہی وہ تجھے ہر آن
سب نجاسات سے وہ الین یقین
ہو براہیم کے یقین دل سا
مثل تسلیم پاک اسمعیل
اشبہ فقر حضرت عیسیٰ
سر بسر مثل شوق موسی ہو
بے علایق رہے خدا کے ساتھ
اور وہ اپنے ساتھ زندہ رکھے
جیسا پہلے تھا نہین ہی ہان
اگر تو غفلت سے آہ منہہ پھیرے
مدت الف سال مین کامل
یہہ بھی ہی یاد رکھہ تو ای دانا
ہو نہ سکتا ہی جبران نقصان
اپنے اوقات کو جو رکھے نگاہ
ساتھ حق کے بہ شکار و نہان
کہ وہی شکو ہی بغیر گمان
کہ معتبر تو ہو وے دست تہی

شغل سے بھی اسکے خالی ہو ہر زمان میں یہ تیرا حالی ہو
کہے اس جگہ تو یہی بات سالک جو کہنے میں آوے تو تعات
اس جگہ کر یہ جان کی پروا بے کسی میں جو کسب کرے گا وا
کہا یک دن جو حال صادق کا تھا تو چالیس بار یہ دیکھا
کہا فقر اصادق ای فیشان جو ہین انکی ہی نشان ہی جان
کوئی اسنے معارضہ بھی کرین تو کرین صبر اور خموش ہین

قال اللہ تعالی الذین صبروا وعلی ربهم یتوکلون

جیسے ہونگے آگے تو موجود تھا تو بے شبہ با خدا و دود
بلکہ تیرا سکون دل ہی بجا وعدۂ حق یہ ہی صباح و مسا
اور کسی حال میں وہ بدلے اور ترا دل نہ اس سے خالی رہے
نہ کبھی عزم رزق لاوے تو اور نہ اندوہ رزق کھاوے تو
اور جو کچھ پاس ہے رکھتا ہو بذل کردیوے بالضرور اسکو
حق پہ کرے اعتمادی و اتا دوسروں سے رہے تو مستغنا
کہ سخاوت ہی اور الفت ہی اور نصیحت سے اور شفقت ہی
عابد زشت خو کی صحبت سے اسکی قربت سے اسکی انس سے
اور بولا رضا بستر و عیان بالیقین رفع اختیار ہی جان
فقر بحر بلا ہی ای عاقل اور اشکال سے ہو خالی ار
کہا تو ہوگئے ہین معانی تین ہی ندامت سمجھ تو پہلی تمیز
اور یون فکر کا کیا ہی بیان کہ حقیقت ہی ہی ذکر کی جان
ہو رعد کو کے مشہور اندر ہو وے فانی ذکر میں یکسر
جلے آب پر ہوا مین اڑے معتقد اسمین ہوں کہ ہوں اسکے
کہا ایسی مرید کو ہان ہی بکیر و بہلاکت کفر ہی جان
سنتا ہی وہ سماع کو جب آوے یک اضطراب اسمین تب
تب ہو گئین ہین سب دو چین اس خطاب خدا کے لذت مین
کہا وہ تو ہی خطاب نہین اسلیے ہو وے اضطراب انگیز
کہا ولکر اپنے کرتا صفات سیکھنا پاک نیچیر ہو معاف
حصول مقامات روحانی اور ہو رکن علم حقانی

اور حقیقت ہی صدق کی بولا عقدۂ رمز صدق یون کھولا
جو صوفی کہنے مین ہی بوجہ شدید ہو وے تیرے نجات کی امید
صدق مین ہی کمال پاتا ہی اسمین اسکا بلند پایہ ہی
اور ریا کا رکا نہ بدلے حال رہے چالیس سال یک سوال
نہ زبان سے سوال مین کھولین اور کسی سے معارضہ نہ کرین
اور توکل ہی صبر کا غایت جیسے حق نے کہا درین آیت
اور توکل وہی ہی سن یہ بات کہ تو اسے رہے خدا کے سات
اور توکل نہ کسب سے اے جان اور نہ وہ ترک کسب سے پہچان
اور کہا ہی یقین وہی ای یار علم یک تیرے دل مین ہووے قرار
اور وہ یہ کیا یقین کا بیان کہ یہی ہی یقین بغیر گمان
اور کہا ہی وہی جوانمردی دیوے بار اپنا غیر پر نہ کبھی
اور تواضع سمجھ کہا ہی وہی نہ تکبر کرے کسی پہ بھی
اور اسطرح وہ کہا ای عزیز خلق بے شبہ مین جہاں ہی چیز
کہا فاسق جو نیک خصلت سے جانئے بہتر اسکی صحبت سے
اور بولا سمجھ وہی ہی حال آوے دل مین ترے رہے نہ بحال
اور بولا رضا وہی ہی یقین کہ تو نعمت گنے بلا کتین
اور رو رباب صوم فرمایا صوم یک نصف ہی طریقت کا
عزم ترک گناہ ہی دوم اور مظالم سے پاک ہووے سیوم
کہ یہان تک ہو ذکر ای فاخر بسکہ فانی ہو ذکر مین ذاکر
اور بیان مکر کا کیا یہ جان کہ مقرر وہ مکر ہی پہچان
مکر کہتے ہین اسکو واقف کار یہ نہین ہین کمال کے آثار
اور پوچھے کہ آدمی در ذات رہے آرام اور سکون کے سات
کہا میثاق مین تھی جو بلا جب خطاب الست فرمایا
جبکہ سننے تھے سماع بیان وہی لذت ہو یاد انکو بجان
اور لوگونے اسکو پوچھے ہین کہ تصوف ہی کسکو کہتے ہین
بشریت کے صفات کو ارین اور ہو آتی عشق کی چھوڑین
احمد ہین جو اولی تو کلام مین تکفا انکو شام و سحر

اور الست کی خبر خواہی سب اور وفانی ہی انسے روز شب
بس تصوف اسیکو کہتے ہین یاد رکھ یہہ جو کچھ کہا ہو نہین
کہا یہہ بات پوچھ مت زنہار دو رہو اس سخن سے تو بسیار
پھر کیا ہی رویم نے الحاح تب کہا ہی جو شیخ اہل فلاح
حق سوا کوئی انکو نا جانے انکو غیر خدا نہ پہچانے
کہا صوفی کے حق مین ہی ارشاد بخل ہی ہی سمجھ نہایت بد
کہا بندے کے سب صفات نہان ذلت و ضعف عجز کے ہین جان
جسنے وے وصف کر گئے جا باوجود یکہ گم ہوا ہی سدا
پھر بھی سایل ہوئین ای ستفید کہا انکو یقین ہی توحید
اپنے حرکات اور سب سکنات فعل حق سے ہی جانے سب اوقات
شرط توحید تب بجا لا یا رمز توحید کا تبھی پا یا
کہ ہی اللہ پاک کو ہی بقا اور ہی اسکے ماسوا کو فنا
اس سخن کی دلیل بھی لایا یسے تب یہہ حدیث فرمایا
اور پوچھے ہین جب تفکر سے وہ کہا چند وجہ ہین اسکے
بس علامت ہی ہی انکی بجا معرفت اس سے ہووے گی پیدا
جانیو زین تفکر و الا ہووے پیدا محبت مولا
یک تفکر صفات نفس مین جان اور جو اسپر خدا کا ہی احسان
اور یہان گر کوی سوال کرے حق کے وعدے مین فکر کرنے سے
کرم حق پہ اعتماد ہو جب ہووے ہیبت اسے یہی پیدا تب
پوچھے بندہ عبودیت مین کب پاوے تحقیق کا ترا منصب
اور ہی انکا ظہور حق سے تمام اور ہی حق کے ساتھ انکا قیام
کرکے ایسا عبودیت کا بیان کی تلاوت یہہ آیت قرآن
جبکہ بندے نے از رہ تصدیق خوب باتین یہہ سب کیا تحقیق
اور پوچھے مراقبہ ہی کیا وہ کہا انتظار ہی اسکا
جیسے ڈرتا ہو کوئی شبخون سے کبھی آرام سے نہ وہ سووے
اور کہے خوف کیا ہی ای اکرم کہا ڈرنا عذاب سے ہر دم
کہا مانگین جو خلق تیرے سے وہ خوشی سے تو اپنے انکو دے

رہین قایم سدا شریعت پر اور کرین اتباع پیغمبر
اور شیخ رویم نے پوچھا کہا تصوف کی ذات ہی فرما
بلکہ رہ ظاہر تصوف پر ذات سے اسکے تو سوال نکر
صوفیان ہین وہ قوم پاک صفات کہ وے قایم ہین بس خدا کے ساتھ
پوچھے سارے برا لوگون سے بھی کونسی چیز ہی بہت ہی بری
اور پوچھے ہین لوگ اس سے آ کہا ہی توحید اب ہمین فرما
اور صفات خدا مین عزت کے اور قدر و جلال و علت کے
وہ موحد ہی وہ موحد ہی وہ موید ہی وہ موید ہی
کہ کچھ شرح اسکی اب فرما تب وہ اس طرح انسے کہنے لگا
کہ نہین کوئی اسمین اسکا شریک جب تو جانیگا اس طرح سے ٹھیک
اور پوچھے جب از فنا و بقا انکو اسطرح تب وہ فرمایا
کہا محبوب کے جو ہین صفتین وے محب کے صفات ہو جاوین

فاذا احببته کنت له سمعا و بصرا

کہ تفکر ہی یک وہی سمجھو کہ وہ آیات مین خدا کے ہو
اور تفکر ہی ایک یہہ تو جو ہووے مولا کے نعمتون مین جو
حق کے وعدے مین ہی تفکر جو اس سے ہیبت خدا پیدا ہو
اس تفکر سے ہو یقین پیدا دائما در رکھے خدا سے حیا
حق سے ہیبت ہو کس لئے پیدا دیوینگے ہم جواب یہہ اسکا
کہ ہمیشہ خدا سے خوف رکھے اور رجا و طرف کہا ہو نکے
کہا بندے نے جب کہ جانیگا کہ ہی ہر چیز بھی ز ملک خدا
اور انکا یقین ہو جو سمجھی ہی مقرر طرف خدا کے ہی

فسبحان الذی بیدہ ملکوت کل شیء والیہ ترجعون

تب صفت عبودیت کی کا وہ خدا کے کرم سے پاوےگا
کہ ہی جس چیز کے قطع کا ڈر اسکے آنیکے وقت لے ہی نظر
فان تقت حق کہا ہی قرآ اسکا معنا ہی فانتظر ایمان
اور لوگون نے اس سے یون پوچھا کہا شفقت ہی خلق پر فرما
اور انپر نہ والے ایسا بار انکو طاقت نہ جسکی ہووی ہار

ورد انسے کہین وے باتین
کہ تو ہر وقت اور ہر ساعت
کہا درویش جو رہے راضی
کہا نیکی جو تیرے ساتھ کیا
جانو بندہ وہی ہی نیک نہاد
کہا دنیا دون کو جب چھوڑے
اُس سے پوچھے کہ ہی تواضع کیا
کہا حق مین عوام کے در باب
اور حق مین بھی خاص بندون کے
اور کرامت پہ اپنے کر نا نظر
کہ وہ ہووے حلال سے مایل
اور ذلت یہی ہی عارف کی
دل مین مومن کے اور منافق کے
دل منافق کا بدلے نا زنہار
کہ قیامت مین ای مرے مولا
کہتے ہین وقت اسکی رحلت کا

رحلت حضرت جنید بغدادی

انگلیونکا خلال بھول گئے
کہے ای پیشوا طریقت کے
پھر یہہ کیا وقت ہی سجود کا
اور اُسیدم تلاوت قرآن
کہا پھر وقت میرے حق مین دگر
اپنی ہفتاد سال کی طاعت
پر بجا ون ہوا وہ کیسی ہی
آگے میرے رکھے ہین ایک راہ
بعد از ان ختم کر دیا قرآن
تنگ ایسے مین ہو گیا ناگاہ
بعد تسبیح وہ شروع کیا

کہ جو با تو تکو وے نہ جان کہین
کیونکہ حجاب اپنے نفس سے عزلت
خلق مین سب سے عزیز تر ہی وہی
اور بے شبہ اسکو بھول گیا
غیر کی بندگی سے ہو آزاد
اور رعایت یہہ نفس کی تو رے
تب وہ اسطرح انکو فرمایا
بس یہی ہینگے سخت تین حجاب
تین مین نیکون کے ہی پردے
ہین یہہ تینو حجاب خاصون کے
آہ سوے حرام ای عاقل
صاحب قرب ذو المعارف کی
فرق کیا ہی سو اس سے جب پوچھے
آہ ہفتاد سال مین یکبار
کیجیے محشور مجھہ کو نا بینا
آہ جسدم قریب آ پہنچا
جب وہ بولا تو پھر کے کروائیے
ای مددگار شرع و ملت کے
سنکے یہہ بات انکو بولا تب
اُسنے آغاز کر دیا ہی جان
کونسا اس سے ہووے اولیٰ تر
نظر آتی ہی یون وہ رین ساعت
قطع کی آہ یا کہ وصل کی ہی
پر نہین جانتا ہون مین نے آہ
اسکے برکات سے لیا فیضان
سب لگے کہنے بولئے اللہ
انگلیون سے بھی عقدہ کرنے لگا

پوچھے تنہائی رہت آو کب
اور پوچھے عزیز تر انسان
اور گذارش کئے ای باعزت
پوچھے بندہ ہی کون فرماب
اور پوچھے خدا کو پا نیکا
بندہ اسوقت حق کو پاویگا
عجز سے اپنا سر جھکا تا ہی
نفس ہی اور خلق و دنیا ہی
دیکھنا ایک اپنی طاعت کا
اور ایسا کہا وہ باعفت
یہی ذلت ہی اہد ونکی بجا
کہ اٹھا کر کریم سے وہ نظر
کہا مومن کا دل ای نیک شعار
اور مشغول ہی وہ مرد خدا
تا نہ دیکھا ہو آہ جسنے تجھے
کہا مجھہ سے وضو کرا و اب
پس وہ سجدے مین گرکے ای یار
وہ عبادات اور وہ طاعات
اس سے محتاج تر بھی وقت دگر
اُس سے بولا ہی یک مرید تب
کہ اسیوقت مین بہ حکم خدا
مثل یک تارکے وہ لگتی ہی
ایک جانب مرا آوے نظر
کہ ملک حکم حق سے میرے تئین
سورۂ بقر میر کیا آغاز
کہا بھولا نہین ہون مین نے فقیر
اور کیا عقد و انگلیان و چہار

یون دیا ہی جواب اسکا تب
کون ہی سارے خلق کے درمیان
کہ رکھین کسکے ساتھہ ہم صحبت
انسے اسطرح وہ کہا ہی تب
کونسا رستہ ہی اب فرما
تب یہہ دولت وہ ہاتھہ لاویگا
اور اپنی خودی کھپاتا ہی
مانع بارگاہ مولا ہی
دوسرا اجر آن عبادت کا
یہی عالم کی ہی سمجھ ذلت
کہ ہون اغنیا سے سو فنا
آہ دیکھے کبھی کرامت پر
ایک ساعت مین بدلے ستر بار
یون مناجات بیچ کہتا تھا
مین بھی دیکھون نہ شخص کو ویسے
حاضرون نے وضو کرائے تب
رونے لاگا ہی انکو زار و نزار
آگے بھیجا تو اپنے سب اوقات
نہین آیا کبھی جنید ا پر
پڑہتے ہے ای شیخ کیا تو قرآن اب
ہین صحیفہ لپیٹتے میرا
اور رہا بھی اسے ہلاتی ہی
ملک الموت دوسرے جانب پر
کونسی راہ سے لیجاتے ہین
پڑہا ہفتاد آیتین بہ نیاز
کہ ولاتے ہین یاد میرے تئین
اور سبحہ کبھی کیا ای یار
شہادت کی انگلی ۱۲

اور پورا پڑھا ہی بسم اللہ   جان دی باندھ چشم آگاہ
ہاتف غیب سے یہہ آئی ندا   ہان خبردار ہاتھہ رکھہ اپنا
سو ہمارے لقائے پاک سوا   چشم ہرگز نہ وے کھلین اصلا
کیا قوت بہت نہ کھول سکا   غیب سے تب بہی ایک آئی ندا
اور جنازہ اٹھائے جب اسکا   ایک کبوتر سفید تب آیا
دیکھہ لوگون نے گرچہ جہد کیا   کہ اترا دین اسے وے نہ اترا
چنگ میرا تو عشق سے اسکے   اب جنازے سے اسکے ہین باندھے
اور تمہارا یہہ زحمت وغوغا   گر جنازے پہ اسکے نا ہوتا
خواب مین کوئی اسکو دیکھا ہی   اور اسی طرح اس سے پوچھا ہی
کہا اسطرح وہ خدا آگاہ   کہ وے ہر دو مقرب درگاہ
پوچھے مجھہ سے ہی کون تیرا رب   کر نظر اپنے مین ہنسا ہون تب
جانیو مین بلا کہا تھا تب   یعنے ہان تو ہی ہی ہمارا رب
جسنے سلطانکو دیا ہو جواب   کب ڈرے وہ غلام سے بصواب

اَلَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَھُوَ یَھْدِیْنِ

اور کہے وہ ابہی بستر دہبار   ہی محبت کی شکر مین سرشار
کہ ترے ساتھہ کیا کیا مولا   کہا رحمت کیا ہی مجھہ پہ خدا
گئے برباد کام نین آئے   ہم نہ کچھہ اس سے فائدہ پائے
اور حریری نے یون کہا بصواب   کہ مین دیکھا جنید کو در خواب
کہا رحمت خدانے مجھہ پہ کیا   اور مجھہ کو کرم سے بخشدیا
جو گذارے تھے ہم پہ نیمہ شب   وہی بخشے ہین نفع ہمکو اب
اس سے یک مسئلہ کوئی پوچھا   شیخ شبلی نے تب یہہ نظم پڑھا
یعنے رکھتا ہون چین شرم حجاب   دیتون تا اسکی قبر پاس جواب
حال موت وحیات کا ایجان   ہی بزرگون کے پاس بس یکسان
پھر ایجاز اب رکھا ہون قلم   قدس اللہ سرہ الاعظم
شمع بزم ہدایت عالم   زبدۂ مجمع شیوخ حرم
تھا وہ مسادات قوم سے ای یار   محتشم تھا ز صوفیان کبار
اور اسکا کلام ہیو سو اس   بسکہ مقبول تھا سبون کے پاس

جیا اغتسال غسل مین اسکے   پانی آنکھون مین اسکے پہنچاوے
کہ ہمارا جو ہے مبارک نام   جسنے باندھا ہو اپنے چشم تمام
انگلیون سے جو عقد باندھا تھا   وہ بہی غسال کھولنا چاہا
نام پر جو ہمارے عقد کیا   نہ کھلین وہ ہمارے حکم سوا
اور جنازے پہ اسکے اترا ہی   ایک کہنے پہ اسکے بیٹھا ہی
یہہ ندا غیب سے ہی آئی تب   اسکو بیچ مین نہ ڈالو اب
آج قالب جنید کا لوگو   ہاتھہ کرتے ہو یون کہے ہی بوجھو
قالب پاک اسکا عشق باز   کر تا بیشک ہوا مین اب پرواز
آتے ہون منکر و نکیر شتاب   کہا دیا انکا تو ای شیخ جواب
جب وے ہیبت سے اور وہ ہو   قبر مین جلد آئے پاس میرے
کہا جس نے حق ہی پوچھا تھا   کہا تمہارا مین رب ہنین ہو نجا
آج پہر تم نے پوچھتے ہو آ   کہ تو کہہ کون ہی خدا تیرا
ای ملایک مقرب بیچون   اب اسی کی زبان سے کہتا ہون
بس مرے پاس سے وہ با حرمت   گئے درگاہ پاک مین حضرت
اور کوی اسکو خواب مین دیکھا   اور اسطرح سے اسے پوچھا
وے اشارات بس تمہارے سب   وے عبارات بہی ہمارے سب
ہم نے خاموش ہو گئے ناچار   دیکھین کیا ہو نتیجہ آخر کار
اور پوچھا خدا کے موجودات   بولے کیا کیا ہی تیرے سات
کوئی شی ہی نہ نفع کی صورت   دی ہی ہمکو مگر وہ دو رکعت
نقل ہی شیخ شبلی فیروز   اسکی مرقد کے پاس تھا یکروز
انی لاستحییت فی التراب   کما کنت استحییت فی حیاتی
شرم تھی اس سے جو مجھین حیات   ہی وہی شرم اب بہی بعد ممات
ہین مناقب جنید کے بسیار   اس سے زاید لکھون تو ہو طومار

ذکر شیخ عمرو بن عثمان مکی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ دین عمرو بن عثمان   جو ہی مکی سے مشتہر بجہان
اسکے تھے سب مطیع اور منقاد   اس سے پاتے تھے فیض اور ارشاد
اور بہ ورع وریاضت واخلاص   حقتعالی کیا تھا اسکو خاص

اور حقایق کے ساتھ تھا موصوف
اور لطایف کے ساتھ تھا معروف

اور تھے اسکے صفات لطیف
اسکی تھی بس مفید پر تصنیف

اور آگے جنید کے ایجان
دیکھا تھا بوسعید کو بھی عیان

نقل ہی وہ حسین بن منصور
جسنے حلاج سے جو ہی مشہور (خواجہ ۱۲)

کیا تو لکھتا ہی وہ کہا ہی تب
کہ مین وہ چیز لکھ رہا ہون اب

بات یہ جب سنا ہی اس سے عمر
ہو خفا بد دعا کیا اسپر

کہتے ہین وہ مصیبتین اکثر
پایا حلاج نے جو شام و سحر

نقل ہی گنج نامہ وہ آگا (نام کتاب ۱۲)
رکھکے یک وزن زیر سجادہ

کہا افسوس لیگئے ہین ابھی
لگے دیکھا وہ لیگئے تھے تبھی

اور سردار پر اسے کھینچین
اور اسے آگ مین جلا دیوین

اور جو تھا گنج نامہ مذکور
تھا ہی اسمین جانے مسطور

سب ملایک گئے ہین اسکو سجود
مگر ابلیس نین کیا مردود

جبکہ سجدے مین ہین سر آنکھون سے
مجھ پہ لعنت کرینگے اس سے مگر

ستر آدم اگرچہ وہ دیکھا
لیک آخر نہین وہ سجدہ کیا

نہین ابلیس جو کیا سجدہ
دیکھا انکو بشر ہی تھی گمراہ

حکم پر جب نہین کیا ہی سجود
ہوا درگہ سے اسلئے مطرود

کرنہ دیکھے وہ ایک شخص سوا
شرط ہی کاٹ دیوین سر اسکا

کہ تجھے قتل سے بچالیجے
ایک مہلت مجھے عطا کیجے

درگہ حق سے تب ہوا یہ عتاب
ہوا اسطرح اس لعین کو خطاب

دینے تجھکو دئے ہین ہم مہلت
لیک دیوینگے خلق مین شہرت

اور درگاہ سے ہی تو مطرود
اور ہی مخذول و لعنتی مردود

در کتاب محبت ای اکرم
سب وہ مضمون یون کیا ہی رقم

اور انکو کرم سے اپنے خدا
روضۂ انس مین ہی لینے لکھا

اور تب اپنے لطف سے مولا
درجۂ وصل مین ہی انکو رکھا

کلمہ با صفا محبت کا
انکو سب چند بار سنوایا

ہی دلون کے اوپر کیا ظاہر
انکو سب انس سے کیا ماہر

سب ہوے اکوان مین چنے ہین نظر
آپ سے بالیقین گرامی تر

سکر ہرگز کبھی نہ وہ پایا
حالت صحو مین ہی تھا وہ سدا

اور ارادت مین وہ گرامی فخات
منتسب ہی یقین جنید کے ساتھ

اور تھا پیر حرم وہ عالیشان
سال ہا اسمین معتکف تھا جان

اسنے کچھ ایک رموز لکھتا تھا
شیخ نے اسکو دیکھ کر پوچھا

جس سے قرآن کے ساتھ ہے یقین
کرون اکثر مقابلہ ای امین

اور ماسے اپنے پاس اسلام
بس چلا ہی دیا ہی ہو برہم

تھا اسکے دعا بد کا سبب
کہ کیا تھا قبول اسکو رب

جب طہارت کے واسطے ہی گیا
دل مین خطرہ یہ اسکے تب گذرا

کہا وہ گنج نامہ جسنے لیا
اسکے کٹ جاوین ہاتھ و دو پا

اور اتار دیوین اسکو دار پر
سخت پہنچا ہے اسکو رنج و ضرر

جبکہ اس کالبد مین آدم کے
حکم سے حق کے نفخ روح کئے

کہ یقین جان وہ یون مین یکبار
لیک سر نا جھکاؤنگا نہین زنہار

اور ریاکار و فاسق و طاغی
اور بولینگے مجھکو سب باغی

ستر ابلیس کو بھی ای اکرم
خوب دیکھے مین حضرت آدم

لیک ہرگز کمال آدم پر
نہین اسکی پڑی ہی آہ وہ نظر

کہے ہم گنج تک کمے مین نکالک
شرط یہ اسکی ہی پائی ادراک

تا نہ غمازی وہ کرے اصلا
شور و فریاد تب وہ کرنے لگا

گنج آنکھون سے میرے جو ہین رکھے
نہ سلامت رہینگے چشم مرے

۱۴۵

إِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ

کہ ہی کذاب بالیقین یہ لعین
کوئی سچا نجانے تجھکو کہین

گنج نامہ ہی عمر کا تھا
جو وہ شیخ جلیل لکھا تھا

آگے جاؤن کے برس تھے ہزار
کیا پیدا دلونکو حق ای یار

آگے جاؤن کے الف سال بجا
کیا مولا نے خلقت سر ہا

اور مہر و زمین کیا داور
تین سو ساٹھ بار انپہ نظر

انس کے بھی لطیفہ والا
تین سو ساٹھ تک یقین مولا

تین سو ساٹھ با کشف جمال
کیا سرپہ تجلی با اجلال

اور کسی کے تئین نہین پاسے
شکر مولا کا سب بجالائے

پس خدا نے امتحان کیا / سر کو انکے اسیر جان کیا
یعنی سر کو مدام لگے خدا / انکے زندان جان مین رکہا

جان کو تن کے غل مین قید کیا / اور دل کو انہون تن مین رکھا
اور عقل لطیف کو رحمان / بہی مرکب کیا ہی انہین جان

بعد انکے طرف کرم سے خدا / انبیائے کرام کو بہیجا
اور وساطت سے انکے رب انام / اپنے پہنچا دیا انہین احکام

پس ہر یک فرانسے صبح و مسا / ہوا اپنے مقام کا جویا
جب کیا انسے حق نے حکم نماز / ہو گئی تن سے نماز مین دمساز

آیا دل منزل محبت مین / جان قربت مین سر ہی وصلت مین
نقل ہی ایک نامہ نامی / یک مبارک صحیفہ شامی

کعبۃ اللہ مین وہ لکہا ہی / اور سوئے عراق بہیجا ہے
نام سے وہ جنید و شبلی کے / اور لکہا نام سے حریری کے

کہ بعد سلام با اکرام / جانیو ای برادران کرام
تم ہین ملک عراق کے پیران / رہنما خلق کے ہین سردہیان

جو زمین حجاز جا ہیگا / اور شہود جمال کعبہ کا
اسکو تم اسسے مطلع کیجے / اسکو اسباکی خبر دیجے

لَمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ
اور قرب با طرد رکہہ رب / شوق سے جسے چاہتا ہی

اسکو اسباکی خبر دیجیو / یہہ خبر اسکو جلد تر دیجیو
لَمْ تَكُونُوا بَالِغِيهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَرْوَاحِ

اور اس خط محترم کے اخیر / باشرف اسطرح کیا تحریر
ہی یہہ خط از عمرو بن عثمان / جو شیخ حجاز ہی عیان

کہ وہ باخود ہین او ردر خود ہین / اور بے شبہ سب کے برخود ہین
تہ سے گرامی حجاز کے لوگو / کوئی ہمت بلند رکھتا ہو

چاہیئے وہ یہہ راہ مین آوے / فیض اس راہ پاک مین پاوے
آتشین کوہ دو ہزار برے / بحر مہلک بہی ہی ہزار ایسے

جانیو ہین یہہ راہ مین دایم / یار ہونا وہ سب سے ہی لازم
گر یہہ درجہ بلند رکہتے ہو / تو مقرر یہہ راہ مین آؤ

گر نہ طاقت ہو مت کرو دعوا / نہین ہوگے سے نفع کچھہ اصلا
جب یہہ نامہ جنید کو پہنچا / سب مشائخ کو اسنے جمع کیا

اور وہ پڑھکے سبکو سنوایا / اور اسطرح انکو فرمایا
آتشین کوہ سے مراد ہی کیا / کیا سمجھتے ہو کچھو ایما (اشارہ)

سب کہے اس سے نیستی ہی مراد / نیستی سے ہی پاوے راہ رشاد
ایک دن دو ہزار بار بجا / جو ہو نیست ہست نا ہوگا

اور نہ پہنچے بدرگہہ عزت / اور حاصل نہ اسکو ہو قربت
تب کہا ہی جنید عالیشان / آہ وہ دو ہزار بار کہان

مین نے یکبار ہی بغیر خطر / عمر بہر مین نہ لیگیا ہون سر
اور حریری کہا ای حق آگاہ / ہوئی ہے سے قطع تموی راہ

یہہ بہی ہی ایک دلالت حق واد / نہ چلا مین تو ایک قدم سے زیاد
اور شبلی نے آہ آہ کیا / اور رو رو کے بولنے لاگا

ہو خوشی جسکو ای سرخیار / کہ تو تیک کوہ سے ہوا ہی پار
ہی حریری کا حال بہی محرم / کہ چلا ہی یہہ راہ تین قدم

مین تو افسوس ہین تلک اصلا / گرد اس راہ کی بہی نہین دیکہا
نقل ہی جب عمرو بن عثمان / وارد اصفہان ہوا ایکان

یک جوان اسکے ساتھہ ہی یار / ناگہان ہوگیا ہی وہ بیمار
ہوئی بیماری طول اسکی جب / آنے پرسش کو لوگ اسکے تب

وہ جوان شیخ کو اشارہ کیا / تا وہ قوال سے کہے لیا
تا کہے ایک بیت وہ قوال / شیخ قوال سے کہا درحال

کہ وہ اس بیت کو پڑہے یکبار / انہنے یہہ بیت تب کہا ناچار
مالی مرضت فلم یعدنی عاید / منکم و مرض عبدکم فاعود

وہ جوان مرد جبکہ اسکو سنا / تبہی صحت اسے دیا ہی خدا
پدر اسکا بہت ہی شاد ہوا / شیخ کے بیہی اسے سپرد کیا

وہ جوان صاحب کمال ہوا / از بزرگان اہل حال ہوا
اور لوگون نے شیخ سے پوچہا / بس یہہ بیت کا ایک معنا

فاقہ سے وقت سخت تھا مجھ پر
پڑ رہی منزل جبکہ میری نظر
نظر آیا ہی ایک نخلستان
نفس دیکھ کر ہوا شادان

میں نے سنگ خشک جلد کھایا تب
کہ یہ منزل میں میں نے اتروں اب
قبر بالو میں ایک تب کھودا
اور یہ اسمیں اُتر کے بیٹھ گیا

تھا سوار ایک تب وہاں آیا
اُسے ہی منزل میں نزول کیا
پاس میرے جو سے لوگ آئے ہیں
پر بجبر وہ مجھے لیجاتے ہیں

پوچھا معلوم کیوں ہوا یہ تمہیں
کہ میں پوشیدہ ہوں فلاں جا میں
کہتے آتے تھے ہم نے در صحرا
ایک آواز تب سنے ایسا

کہ ولی ایک زاویے میں خدا
ایک بار کے غار میں ہی ترا
جلد لوگو یہاں سے جاؤ تم
اُس ولی خدا کو پاؤ تم

ہم نے یہ سنکے جلد آئے ہیں
اور یہ جنگل میں تجھ کو پائے ہیں
اور کہا ایک روز میں یکبار
کھاتا تھا میں طعام کم مقدار

اور بیابان قطع کرتا تھا
تھا یہ معمول چند روز مرا
اتفاقاً اسی سفر میں یقین
تین دن قوت کچھ ملا ہی نہیں

اور جب روز چہار واں آیا
ضعف میرے میں یک ہوا پیدا
اور طبیعت کی طعام طلب
میں نے بیٹھا ہوں ایک جگہ تب

یہ ندا آئی ہی ز ہاتف غیب
کیا تو چاہتا ہی بولئے بے ریب
کیا ہی مطلوب یک سبب ایسا
جس سے اب دفع ہووے ضعف ترا

یا تجھے ہی طعام ہی درکار
اختیار ایک کیجئے ناچار
میں کیا عرض تب بخشئے یارب
وہ سبب جس سے ضعف دفع ہو اب

ایک قوت وہیں بفضل خدا
ذات میں میری ہو گیا پیدا
بی طعام و شراب صبح و مسا
پھر چلا میں نے منزلیں بارہ

اور بولا کہ میں نے جانا تھا
ایک دن بر کنارہ دریا
اور میں دیکھا وہاں ای صاحب ہوش
کہ جوان ایک ہی مرقع پوش

اور مجبور تھا ایک لٹکایا
دیکھ کر اسکو میں نے دل میں کہا
ہی عیاں اس جوان کا سیما
نہیں ہی اسکا معاملہ ایسا

ہووے معلوم دیکھنے سے ہی
یہ جوان ہی رسیدگوں سے ہی
اور نظر جب کروں میں مجرہ پر
طالب علم سا یہ آوے نظر

پس میں نے دیک اسکے جا پوچھا
اے جوان بول کیا ہی راہ خدا
کہا دو راہ ہیں سوئے خدا
لوگ چلتے ہیں جو صباح و مسا

ایک ہے راہ خواص با اکرام
اور سمجھ دوسری ہی راہ عوام
لیک از راہ خاصگان بسبب
جانتے کچھ تجھے نہیں ہی نصیب

تو جو چلتا سو ہی یہ راہ عوام
اور تو سمجھا ہی از یقین تمام
کہ یہ ترا معاملہ الحق
ہی بجا علت وصول بحق

اور مجرہ کو جانتا ہی حجاب
غور کر اسمیں از طریق صواب
اور اس طرح سے وہ فرمایا
ایکدن میں گیا تھا در صحرا

جو تھے چرتے اُنکے دس کتے
دیکھ میری طرف ہیں رخ لائے
جبکہ نزدیک میرے پہنچے آ
میں مراقب ہو جلد بیٹھ گیا

ایک کتا سفید انمیں تھا
دوسرے کتوں پہ تب وہ حملہ کیا
دور میرے سے انکو کر ڈالا
اور میرے سے وہ جدا نہ ہوا

دور تک وہ رہا میرے ہمراہ
بعد دیکھا تو گم ہوا ناگاہ
اور بولا کہ اپنے لطف سے رب
کسی بندے کو دوست رکھے جب

اسپہ دیوانہ ذکر کا کھولے
اور فردانیت میں لاوے اُسے
اور محق جلال و عظمت بھی
کرے مکشوف اسپہ جب تو بھی

پس مع بندے کی جب پڑے گی نظر
اسکی عز و جلال و عظمت پر
تب نہ باقی رہیگی اسکی خودی
اور حفظ خدا میں آوے تبھی

اور کہا ذکر کے ہیں قسمیں تین
ایک وہ ذکر زبان ہی اُسنے یقین
اسطرح سے کہ دل میں غفلت ہی
جاننے یہ تو ذکر عادت ہی

دوسرا ذکر یہ ہی اے ماہر
کہ زبان بھی ہو ساتھ دل حاضر
بالیقین ایسے ذکر میں دریاب
ہووے حاصل کمال اجر و ثواب

تیسرا ذکر ہی یہی کامل
ہو زبان گنگ اور ذاکر دل
قدر اس فکر کی بغیر خدا
نہ کوئی جانتا ہی حق کے سوا

اور لوگوں نے اس سے یوں پوچھے
کہا جو عارف ہی وہ کبھی روے
کہا وہ راہ میں رہے جب تک
روے عارف یقین سو تب تک

جب حقایق مین قریب آکے پہنچے
اور علم معانی جب چکھے
کہ یہ ورد اسکا نایل ہو
اسکو مین سکون حاصل ہو
کلمات اسکے ایسے مین اعلا
قدس الله سره الاولا

ذکر شیخ ابو الحسین النوری رحمة الله علیه

بحر اجلال قبلہ انوار
صاحب حال نقطہ اسرار
لذت عجب جسکو نوری ہی
شیخ مین ابو الحسین نوری ہی
وقت مین اپنے وہ یگانہ تھا
باشرف قدوه زمانہ تھا
اور تھے نادر ریاضتین اسکے
اور گرامی تھین حالتین اسکے
اور تھے عالی معاملات اسکے
اور بلند تھے بہت نکات اسکے
اور عجب اسکے رمز تھے اکثر
اور رکھتا تھا ایک صحیح نظر
اور کیا تھا عطا اسے حقایق
لطف سے یک فراست صادق
عشق ایک باکمال تھا اسکا
شوق اور ذوق بھی تھا اسین ہمدا
اسکی تقدیم پر بسر عیان
مشفق تھے سبھی شیوخ زمان
اور اسے کہتے تھے امیر قلوب
قمر الصوفیہ بھی ہی کہتے خوب
اور تھا وہ مرید سری کا
ہمنشین احمد حواری کا
اور اقران سے جنید کے تھا
اور طریقت مین مجتہد تھا بڑا
اور تھا از اکابر علما
از خیار مشایخ عظما
اور طریقت مین صحبت قاطع
رکھتا تھا وہ دلایل ساطع
اسکے مذہب کے درمیان تفصیل
ہی تصوف کو فقر پر تفضیل
اور اسکے معاملات عظام
ہی موافق جنید کے ای ہمام
اور طریقت سے اسکے ای فاخر
یہہ بھی ہی ایک نکتہ نادر
کہ جو صحبت رہے بلا ایثار
ویسی صحبت حرام ہے ای یار
کہا درویش لوگ کی صحبت
فرض ہی ناپسند ہی عزلت
اور نوری ہوا جو اسکا لقب
جان لیجے یہی ہی اسکا سبب
بات کرتا اندھیری شب مین جب
نور اسکے زبان سے یک تب
ہوتا تھا جلوہ گر بغیر قصور
جس سے ہوتا تمام گھر پر نور
اور فراست کے نور سے اکثر
دیتا اسرار باطنی سے خبر
اور ہی یہہ بھی وجہ در صحرا
صومعہ ایک اسنے باندھا تھا
اور پڑھتا نماز ساری شب
خلق آتے تھے دیکھنے کو تب
نور یک دیکھتے تھے وے ایسا
کہ وہ بالائے صومعہ جاتا
ابو احمد کہا عبادت مین
رات اور دن خدا کی طاعت مین
پر وایسا نہین نظر آیا
مین کسی شخص کو نہین دیکھا
کہتے ہین ابتدا مین وہ فاخر
گھر سے آتا تھا صبحدم باہر
کہتا جاتا ہون مین سوے دکان
اور لیجاتا تھا اپنے ساتھ یک نان
نان محتاج کو وہ پہنچا تا
آپ مسجد کے درمیان آتا
ظہر تک وہ نماز پڑھتا تھا
بعد اسکے دکان طرف جاتا
ہوتا سب گھر کے لوگ کو یہہ گمان
اسکے کھانے مین آئی ہی وہ نان
گذرے ہین بیس سال زین منوال
کوئی جانا نہین ہی اسکا حال
نقل ہی اس طرح سے کہتا تھا
سالہا مین مجاہدات کیا
جانب خلق پشت اپنی کیا
اور بہت سے ریاضتین کھینچا
راہ مجھ پر نہین کھلی زنہار
مین نے کہنے لگا ہون تب ناچار
وہ کرون کام جس سے بر آوے
یا مراقب اسی مین گھٹ جاوے
تن سے اسطرح لیکے کہنے لگا
تو جو چاہا سو سالہا کھایا
اور دیکھا سنا گیا آیا
اور سویا اٹھا بھی عیش کیا
اور چلایا ہی اپنی تو شہوت
سب یہہ تاوان تھا رایگان ہیہات
اب تو کوئے مین تجھکو ڈالونگا
تا ادا تو کرے حقوق خدا
گر ادا وہ کرے تو با فرحت
تو ہوا ایک صاحب دولت
ورنہ ایسا ہی اے حق مین ہا
پس مین چالیس سال یونہی کیا
اور بلا شبہہ یہہ سنا تھا مین
دل تو اس طایفہ کے ناک مین
کہ جو دیکھین سنین و نیک شعار
جانین انکے رہو نا اور پہرا
ہیچ اپنے مین یہہ نپایا جب
اس طرح دلین اپنے بولا تب
انبیا اولیا کے قول جلیل
سارے سچے ہین راست بین تحصیل
پر جسمین آپ مین نہین پایا
ہی مقرر یہی سبب اسکا
کر جو مین نے مجاہدہ یہہ کیا
مگر اسمین ریا کو دخل ہوا

پس ہی یہہ خلل تر سے یقین
کہ مرا نفس میرے دل کے ساتھ
کہ جو کچھہ آہ دل مین آتا ہی
نفس بھی اس سے حصہ لے اپنا
انیس جس چیز سے وہ لیتا تھا
نقل ہی آہ جب غلام خلیل
اور خلیفہ کے پاس جا کے کہا
بات کرتے ہین وے نہان تحقیق
خاص ہین یہہ چند شخص بے تکرار
ابو حمزہ رقام اور شبلی
جب خلیفے نے انکو سب دیکھا
شیخ نوری نے ایک جست کیا
دیکھہ ارکان دولت اسکو تب
شیخ نوری کیا ہی یون اظہار
چند انفاس میری عمر کے سب
ایک دم یہہ حیات دنیا کی
جانیو تم مرا خدمت ہی
دیکھا انصاف و صدق اسکا جب
ور قاضی سے یون کہا تب
ور قاضی یہہ جانتا تھا بات
ور سنا تھا کلام نوری کا
نہین ہرگز وہ دے سکیگا جواب
کہا دیوین وہ بیس دینارین
پس سے شبلی نے یون کہا تحقیق
سب خوشی سے رہ خدا مین دیا
کہا شبلی یہہ اسکا ہی ہے بلا
جبکہ قاضی نے وہ سنا ہی جواب

اور وے اقوال مین خلاف نہین
ایک ہی ہوگیا ہی سب جہات
لذت یک نفس سے نفس پاتا ہی
پرورش ہو رہا ہی صبح و مسا
اسی سے مین اسکو صبر دیتا تھا
دشمن صوفیہ ہوا بے قیل
یک جماعت ہوی ہی اب پیدا
لوگ ہینگے یہہ ملحد زندیق
جو کہ ہین اس گروہ کے سردار
اور نوری جنید بغدادی
قتل کا انکے جلد حکم کیا
انکو اسکے روبرو لالا
حال سے اسکے کرنے لاگے عجب
کہ طریقت مین ہی مرے ایثار
جانیو جو رہے ہین باقی اب
آخرت کے ہزار سال سے بھی
اور عقبی سرا قربت ہی
وہ خلیفہ بہت کیا ہی عجب
کام مین انکے فکر کیجے اب
کہ مقرر جنید پاک صفات
روبرو حاضر ہونے کے کہنے لگا
پس کیا ہی سوال اس سے شتاب
نصف دینار بھی یا وہ دین
کہ بلاشبہ حضرت صدیق
اس سے واپس کوئی چیز لیا
بیس دینار کیون نگاہ رکھا
منفعل اور خجل ہوا ہی شتاب

اور تامل بہت کیا مین جب
نفس جب دل کے ساتھ ہوا ہے یک
مین نے دیکھا نہ بارگاہ خدا
جب ہا تو مجھکو آگہی اسپر
جب کئی روز یونہی گذرے ہین
ساتھ ہر یک بزرگ کے آخر
رقص کرتے سرود گاتے ہین
قتل کا حکم انکے دیجے اب
جبکہ اسطرح سے وہ عرض کیا
یک جماعت بھی انکے یاروں کی
آہ جلاد کھینچ کر صمصام
اور بجاے رقام آ بیٹھا
اور پوچھے تو کیون کیا سبقت
ہاو وے دنیا مین دوست تر خوشی
چاہتا ہون بشوق ستر جہان
ہی بلاشبہ دوست تر مجھہ پاس
بندہ خدمت سے پاویگا قربت
کہا تاخیر قتل مین کیجو
اسکو قاضی کہا بغیر دلیل
ہی تمامی علوم مین کامل
کہ یہہ شبلی تو ہی یقین مجنون
بیست دینار جسنے رکھیگا
پوچھا قاضی نے کیا ہی اسکی سند
نقد چالیس الف دینار
پوچھا قاضی نے اسکو ای جلد
بعد نوری سے یک سوال کیا
بعد نوری نے اسکو یون بولا

خوب ظاہر ہوا یہہ اسکا سبب
ہی اشتی ہی اس سے آفت دیکھ
دل مرا ایک حظ جو پاتا تھا
باندھا اسکے خلاف پر مین کمر
مجھہ پہ اسرار کھلنے لگے ہین
یک خصومت کیا ہی وہ ظاہر
کفر باتین زبان پہ لاتے ہین
منتشر انکا تا ہو مذہب
تب خلیفہ نے انکو بلوایا
ان بزرگون کے آہ ہمراہ تھی
کیا پہلے ہی قصد قتل رقام
بسکہ خوش وقت اور خندان تھا
ابھی پہنچی نہین تجہ ہی نوبت
سو وہ دنیا کی زندگانی ہی
کہ کرون بھائیون پہ وہ ایثار
کیونکہ دنیا جو ہی بلا و سواس
اس ذریعہ سے پاوے وہ دولت
اور قاضی طرف رجوع کرو
منع انکو نکر سکین بے قیل
عصر مین اپنے ہی ترا فاضل
کوئی بات اس سے فقہ کی پوچھو
بولئے دیوین کیا زکات اسکا
کون ایسا ہوا ہی ای امجد
پاس اپنے رکھا تھا جو ای یار
نصف دینار دیوین کیون نہ امید
شیخ نوری تبھی جواب دیا
پھر ای قاضی یہہ تب پوچھا

پر نہ پوچھا ہی کچھہ خدا کا ذکر
اسکے خاصان با صفا کا ذکر

اور انکا سکون اور حرکات
ہی شب و روز بس اسیکے سات

ایک لمحہ بھی گر نہووے شہود
تو اسی دم وے ہووینگے نابود

بس یہی علم علم والا ہی
وہ نہین علم تو جو پوچھا ہی

اور خلیفہ سے یون کہا تحقیق
کہ اگر یہہ ہین ملحد و زندیق

پس خلیفے نے انکو بلوایا
اور تلطف سے انکو یون بولا

یہی حاجت ہماری ہی تجہسے
تو فراموش ہمکو کردیوے

کرے اپنے سے گر تو ہمکو جدا
وہی مثل قبولیت ہی بجا

سنکے رویا بہت وہ بارقت
اور عزت سے دی انہین خلعت

درگہہ حق مین کر رہا تھا دعا
مین نے سننے لگا ہون کان لگا

عاصیونکو اگر بروز حساب
گر تو چاہے کہ دوے سقر مین عذاب

اور ہی قادر یقین تو اسپر بھی
کہ بھرے تو سقر پر ایسے ہی

کہا جعفر یہہ جب سنا ہون مین
متحیر بہت ہوا ہون مین

اور بولا کہ یون کہا ہی خدا
بولدے بوالحسین کو تو جا

نقل ہی لوگ قادسیہ کے
ایسی آواز ایک رات سنے

اس جگہہ ہین جو رندگان کثیر
یا تو تم اسکو جاکے بے تاخیر

غار مین کوہ کے وہ بیٹھا ہی
وہ نہایت خطر کی جگہہ ہی

اس سے پوچھے یہہ حال کیسا تھا
شیخ نوری نے انسے کہنے لگا

جبکہ نزدیک شہر کے پہنچا
باغ خرمے کا ایک مین دیکھا

مین نے اسطرح تب کہا اسکو
کہ ابھی آرزو رکھا ہی تو

نقل ہی ایکدن وہ بحر صفا
ایک چشمہ مین غسل کرتا تھا

ابھی نکلا نہین تھا وہ از آب
لوٹ آیا وہ چور نے بشتاب

کہ مرا لادیا ہی وہ کپڑا
یا الہی تو ہاتھہ دے اسکا

اور نوری کہا رہ اسلام
باندھے ہین خلق پر خدا کے تمام

کہا صوفی وہی ہی جان اسکی
پاک ہوا ز کدورت بشری

صف اول مین تا وہ پہنچے جا
اور پایا ہو درجہ اعلا

کہا صوفی وہی ہی سن اے عزیز
بند مین اسکے نا ہو کوئی چیز

ایسے مردان حق ہین نیک انجام
کہ اسیکے ہی ساتھہ انکا قیام

اور اسیکے ہی ساتھہ انکی حیات
ہین اسیکے شہود مین ذرات

انکی دید و شنید و خور و خواب
لینا دینا اسی سے ہی در باب

جبکہ قاضی نے یہہ سنا باتین
ہو گیا غرق بحر حیرت مین

یہی کرتا ہون مین نے حکم یقین
کہ موحد کوئی نہین بزمین

کہا ہی حاجت کہو تمہاری اب
اس سے اسطرح کہنے لاگے تب

کر نہ اپنی قبولیت سے تو شاد
اور نہ رد سے بھی ہمکو کیجیے یاد

اور مانند رد ہی تیرا قبول
اس سے خاطر ہماری ہو ملول

اور کہتا ہی جعفر خدری
کہ تھا خلوت مین ایکدن نوری

اسطرح بولتا تھا عجز کے سات
ای خداوند کل موجودات

ہی یہہ قدرت بغیر شبہ تجھے
کہ تو دوزخ کو خلق سے بھر دے

اور سب خلق کو بلطف و عطا
کرے داخل بہ جنت ماوا

اور اسی شبلی کو خواب مین دیکھا
کہ کوئی میرے پاس ہی آیا

کہ شفقت جو خلق پر ہی تجھے
اسلئے ہم نے تجھکو بخش دئے

کہ ولی یک زمانے وکیلے خدا
آج بیٹھا ہی جا درین صحرا

لوگ یہہ سنکے جلد دوڑے ہین
اور جنگل مین جاکے دیکھے ہین

عجز و الحاح وے بہت ہی کئے
اور واسے شہر مین بلالائے

تھا کئی روز مین نے در صحرا
اور نہین کچھہ طعام مین پایا

نفس میرا لگا ہی کرنے طلب
اور چاہنے لگا میرے سے رطب

تجھکو تو اونگا مین یہہ جنگل مین
تا درندے ہی تجھکو کھا جاوین

ناگہان وہ نزدیک وہان آیا
اور جامہ ہی لیگیا اسکا

ہاتھہ اسکا ہوا تھا خشک تبھی
دیکھہ اسکو دعا کیا نوری

حق تبھی یہہ دعا قبول کیا
ہاتھہ اسکا وہین درست ہوا

نہو جب تک مطیع پیغمبر
نہ کشادہ وہ راہ کا ہو در

آفت نفس سے مصفا ہو
اور ہوا سے خلاص پایا ہو

اور آرام اسکو ہو با حق
اور چھوٹا ہو غیر سے مطلق

اور بلا شبہ بند مین اسکے
جانئے کوئی چیز نا ہووے

کرامات شیخ ابوالحسین نوری کی

اور تصوف کیا رسوم نہیں نہ رسوم اور وہ علوم نہیں
رسم ہوتا اگر یہی پاک صفات تو وہ آتا مجاہدے سے ہاتھ

علم ہوتا اگر وہی عاقل ہوتا تعلیم سے یقین حاصل
یہی تصوف سمجھ پاک اخلاق حق کے اخلاق سے کہنے مشتاق

وہ نہ حاصل رسوم سے ہووے اور نہ کامل علوم سے ہووے
اور تصوف کہا ہی آزادی اور یہی جانو جوانمردی

اور ہووا وہی تصوف ہی کہ کرے ترک بس تکلف ہی
اور وہ دشمنی ہی دنیا کی اور یقین دوستی ہی مولا کی

نقل ہی ایک شخص نابینا اللہ اللہ زبان سے کہتا تھا
دیکھ کر اسکو کہا ہی نوری نے کہا تو اللہ پاک کو جانے

جاتا تھا اگر خدا کہتین کب تو رہتا جہاں مین زندہ یقین
بولا بیہوش ہو کر گرا ہی وہ ہوش مین بعد ازان تھا ہی وہ

چلو ویا ایک وہ بیابان مین جا کے پہنچا ہی ایک نیستان مین
اور پھرتا تھا مین چھوٹ قرار پیر و پہلو مین اسکے چوبے خار

اور جاری ہوا تھا خون اسکا اور جو ہے یہ خون ٹپکتا تھا
نقش اللہ اسپہ ہی فاخر صاف ہوتا تھا جلد تر ظاہر

کہا بوہر اسکو جنگل سے جبکہ اسکے نکالنے لائیے
کہے اسکو کہ بولا ہی آگاہ کلمہ لا الہ الا اللہ

کہا جاتا ہون مین اسی جاگا پس اسی جا پہ وہ وفات کیا
اور شیخ جنید فرمایا جبکہ نوری جہاں سے نقل کیا

پیر حقیقت مین صدق کی ای یار نہیں ہرگز کوئی کیا گفتار
کہ وہ صدیق تھا زمانہ نیکا قدس اللہ سرہ الوالا

ذکر شیخ عثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ

مہر اوج حقایق و عرفان بحر اسرار شیخ دین عثمان

قطب دوران محقق اشہر حیری سے جو ہی جہان مین شہر
تھا خراسان کے مشایخ سے معتبر صوفیان پراسنے سے

اور عالی ہمم رفیع مکان اور مقبول کل اہل زمان
تھے بہت سے کرامتیں اسکے اور تھے نادر ریاضتین اسکے

وعظ مین ایک شان رکھتا تھا اور تھا اسکے شاگردین الا
اور طریقت کے علم مین تھا شہیر اور شریعت مین تھا عدیم النظیر

باتین اسکے تھی بڑی تاثیر اسکے قائل تھے سب فقیر و امیر
اور طریقت مین جسکو تھا منصب عہد مین اسکے کوئی نہیں تھا

کہ جہان مین ہین تین مرد خدا اب نہیں انکا مثل ہی جو تھا
یعنے عثمان ہی نیشاپور ابو عبداللہ شام مین مشہور

سید الطایفہ سرا مجاد شیخ والا جنید در بغداد
اور خراسان مین یقین عثمان بس تصوف کیا ہی ظاہر جان

جو ہویہ شیخ صاحب دل صحبت ان سب کی اسکو تھی حاصل
وے جنید رویم ہین بے مین تیسرا شیخ یوسف ابن حسین

اور تیسری ہی جانو چارم مین تھے پیر اسکے جانو تم
یحیی ابن معاذ ہی اول کہ بڑا تھا محقق اکمل

ہو رشاہ شجاع کرمانی ہی یقین اسکا مرشد ثانی
شیخ بو حفص جو کہ تھا حداد تیسرا پھر اسکا ہی کہ یاد

اسکا منبر شہر نیشاپور رکھتے تھے وعظ کے لئے مشہور
پس وہ منبر پہ اسنے ہو سوار بس تصوف کے بولتا اسرار

بیٹھتا اپنے حال کا یکجان شیخ عثمان عین کیا ہی بیان
طفلگی مین بھی جانو نیز اول تھا حقیقت کے ہی طرف مایل

اہل ظاہر سے ایک نفرت تھی دل مین اس بات کی ہی رغبت تھی
کہ ہین جسپر عوام خلق سبھی چیز اسکے سوا کچھ ہوگی

بین شریعت کے او کچھ اسرار پاؤ انکو تلاش کر بسیار
نقل کرتے ہین ایکدن عثمان جا رہا تھا سو وہ برستان

اور وہتے ساتھ اسکے جا غلام ایک وہی تھا ای نکو انجام
دو و سہ تیسرا حبشی اور وہ تھا غلام کشمیری

ایک تین وہ وات تھی ای یار اور وہ نہ یافت ایک تھی ستار
خز کا ایک جبہ گران قیمت اسنے پہنا ہوا تھا با عزت

گیا ناگاہ کاروان مین نظر   پشت زخمی تھا ایک باندہ خر
خر نہ رکھتا تھا اسقدر قوت   کہ کرے دفع اسکو با رغبت
شیخ عثمان کو اُسپہ رحم آیا   اِسلئے تب غلام سے پوچھا
خطرہ دل مین یہ کرے جو خطور   کرون تائید اسمین تیری ضرور
کھول زربفت اپنی وہ دستار   باندھا ہی اسکو تنگ سا ہی یار
ابھی عثمان نہ گھر کو پہنچا تھا   حق تعالی سے اسکو جذب ہوا
جب سنا ہی کلام یحیی کا   جلد تر اسپہ فتح باب ہوا
اور بہت سے ریاضتین کھینچا   اسکی صحبت سے فیض یک پایا
کئے اس سے حکایتین و جب   مایل اسکی طرف ہوا وہ تب
پر نہ شاہ شجاع بار دیا   اور اسطرح اسکو فرمایا
جسنے پرورد رجا ہووے   اس سے ہرگز سلوک نا ہووے
لیک اسکی رجا ہی تحقیقی   اور تیری رجا ہی تقلیدی
بیس دن تک وہ شاہ کے در پر   معتکف وہ رہا ہی شام و سحر
ایک مدت وہ اسکے پاس رہا   فایدے اس سے وہ بہت پایا
شہر کرمان سے نکل بضرور   جب روانہ ہوا نیشاپور
کہتے ہین شاہ پہنتا تھا قبا   گیا بوحفص اسکی بہت ثنا
لیک شاہ شجاع کی حشمت   اسکو قالی تھی آہ و ہیبت
شیخ بوحفص پاس آ رہے   رنج کچھ شاہ کو نہی ہووے
اور شاہ شجاع آخرکار   قصد رجعت کا جب کیا ای یار
شیخ بوحفص اس سے بو ماہر   کہا شاہ شجاع سے آخر
اسمین میری خوشی ہی ای انا   بات شاہ شجاع یہہ سنا
بعد ازان شاہ نے روانہ ہوا   ابوعثمان اسکے پاس رہا
نقل ہی یون کہا ہی بوعثمان   کہ جوانی مین میری ای ذیشان
اور اسطرح مجھکو فرمایا   بار دیگر تو میرے پاس نہ آ
مین اسیکی طرف نہ پہنچا گیا   ہو گیا لاعلاج تب بس یا
سو برو اسکے ایک جا ہی بنا   رات اور دن اسی مین رہتا تھا
جبتک اسطرح مجھکو دیکھا ہی   پاس اپنے مجھے بلایا ہی

پیٹھ پر اسکے بیٹھ یک کوا   چونچ سے توڑتا تھا گوشت اسکا
اسکے مجروح پشت تک پہلا   اسکا ہرگز نہ بس پہنچتا تھا
کس لئے ہی تو تیرے ساتھ بھلا   اس سے تب وہ غلام یون بولا
خز کا جبہ تو مین نکالا ہی   پشت پر خر کے وہ اترا ہی
اور وہ خز بار حال سے تب   حق مین اسکے دعا کیا از رب
یحیی ابن معاذ رازی پاس   گیا شوریدہ حال بوسواس
اپنے ما باپ سے ہوا ہی جدا   اسکی خدمت مین ہی رہنے لگا
جو تھا شاہ شجاع باخلاص   پاس سے آئے اسکے چند اشخاص
شیخ یحیی سے تب وہ اذن لیا   شہر کرمان کی طرف آیا
کہا یحیی نہی ہی وہ مقام رجا   خولیا ہی جاسے تو بھی بجا
کہ رجا مین کریگا جو تقلید   کاہلی اسمین آویگی ای سعید
شیخ عثمان سنکے یہہ گفتار   ہی تضرع بہت کیا ناچار
جہد یہہ اسکا دیکھکر بسیار   بار اسکو دیا وہ آخرکار
شیخ بوحفص کی زیارت کا   جبکہ شاہ شجاع عزم کیا
شیخ عثمان بھی اسکے ساتھ ہوا   اور بوحفص پاس جا پہنچا
شیخ بوحفص کے طرف ہی دل   ابوعثمان تھا بہت مایل
ابوعثمان نے یہہ چہتا تھا   کہ ہو وہ پیش یک سبب ایسا
کیونکہ وہ دیکھتا تھا شام و سحر   کام بوحفص کا ہی بالا تر
ابوعثمان لاعلاج ہوا   آپ بھی اسکے ساتھ عزم کیا
چند روز اسکے جو انکو بوسواس   تو اگر چھوڑ دیوے میرے پاس
ابوعثمان طرف کیا ہی نظر   اور بولا اسے اجابت کر
پس جو تھا دیکھنا وہ دیکھا ہی   اور جو پانا تھا اسنے پایا ہی
شیخ بوحفص مجھ پہ غصہ ہوا   آہ اپنے سے مجھکو دور کیا
دل نہ چاہا مرا برائی شرف   کہ کرون اپنی پیٹھ اسکی طرف
اور غایب نظر سے اسکے ہوا   مین نے تب زار زار روتا تھا
ڈال سوراخ ایک دیوار   اسکو مین اس سے دیکھتا ناچار
اپنی دختر مجھے دیا بفلاح   کیا پھر اسنے اسکا عقد نکاح

نقل ہی اسکو [illegible] بلا کر
ابو عثمان پاس [illegible] گیا
پھر بھی اسکو وہ بلایا ہی
پھر بلایا تو پھر بھی آیا ہی
تیغ با تیغ پانچ دہلایا
دست و پا اسکے پھٹکنے زدن
آہ مجھکو بہت ستایا مین
کہ سگون سے بھی ہو گا ایسا کام
ہم تو اس کام مین بغیر گمان
اپنی جرأت سے جلد توبہ کیا
تب جواب ہی دیئے کوئی اٹھا
وہ مرید انکو یون کہا ہی تب
یہ سنا اور تھا بسر و عیان
نقل ہی یک جوان جاتا تھا
بال ٹوپی مین کر دیا پنہان
تب شفقت سے پاس اسکے جا
حق نے توفیق اس جوان کو دیا
اور خرقہ بھی اسکو پہنایا
حال مردان حق کا اسپر
ابو عثمان مغربی ای شریف
آہ سب عمر مین نے جو چاہا
کام ہوتا ہی ان بغیر ازل
کہ اٹھین لوگ واسطے اسکے
سنکے یہ بات وہ سکوت کیا
مجھ سے وہ مسئلہ جو پوچھتے
نہ اٹھین تو اسے ملالت ہو
کہتا تھا اسطرح بروز و شب

[illegible]
[illegible]
ابو عثمان پاس آیا ہی
کہا پھر شیخ کیا تو کہتا ہی
پر تغیر نہ ہین کچھ آیا
ہو اسے اختیار تب گریان
پر تغیر نہ مجھ مین پایا مین
کچھ تعجب کا یہ نہین ہی مقام
آہ کتون سے مین برابر جان
اور اسکا وہین مرید ہوا
طشت یک گرم آگ کا ڈالا
اس سے کچھ مت کرو تعرض اب
ڈال دی مین مجھ پہ آتش سوزان
ہاتھ مین یک رباب رکھا تھا
آستین مین کیا رباب نہان
شیخ اسطرح بولنے لاگا
شیخ کے ہاتھ پر کیا توبہ کیا
اور کیا بارگاہ حق مین دعا
کیا وارد ہی اپنے فضل سے رب
لایا ایسے مین ہی وہان تشریف
ایک ساعت مین یہ جوان پاک
کام آتا نہین فقط ہی عمل
تو اسے بات یہ پسند آوے
اور اسکا نہ کچھ جواب دیا
یہی اسکا جواب ہی سننے
ویسے نادان کو یہ کہہ کچھ تو
صحبت حق سے سیکھے کچھ ادب

[illegible]
ای شیخ [illegible] نہین [illegible]
کہا یہ [illegible] ہی مجھے اکثر
پھر جو جاتا تو شیخ کہتے جا
پر بھی ہوئے [illegible] چین [illegible]
بعد اسکے وہین پہ سر کو گرا
تب کہا اس سے شیخ بو عثمان
کہ بلاوے تو وہ بھی آتے مین
میزبان جسکا یہ ستا ہی کلام
نقل ہی ایک معتقد عثمان
وہ پڑا سر پہ شیخ کے ہمدم
بلکہ یہ جانئے بلا و سو اس
راکھ ڈالے سو یہ عنایت ہی
اور اسوقت تھا بہت ہشیار
اور اب ہوا خیال اسے
ای برادر تو خوف مت کر اب
شیخ نے اسکو غسل دلوایا
یا الٰہی یہ کچھ کیا ہون مین
دیکھ وہ حال شیخ بو عثمان
شیخ اس سے کہا ہی ای بی نشان
ابھی [illegible] جسکے ہوئے خبر
نقل ہی یک مرید پوچھا ہی
نہ اٹھین تو اسے نہ آوے خوش
یک جماعت کے ساتھ بیٹھا تھا
گر اٹھین لوگ واسطے اسکے
کہ وہ [illegible] بار ترسا
اور صحبت سے [illegible] ذات

[illegible] وہ روت [illegible]
اسے [illegible] ہوئی [illegible]
اب تو پھر جا [illegible] کر
[illegible] ایسا ہی [illegible]
اسنے حیران ہو گیا بسیار
اور اسطرح سے وہ کہنے لگا
کہ ابھی یہ کام ہین ہو آسان
ہائے [illegible] تو پھر کیے جاتے ہین
معتقد اسکا ہو گیا بہ تمام
معہ یاران تھا راستے سے روان
سب مریدون نے ہو کے پرہم
کہ کرین ہم ہزار شکر و سپاس
ایک دولت ہی ایک فضالت
دیکھا ناگاہ شیخ کو ای یار
آپ پر شیخ احتساب کرے
بھائیان ایک ہین مجھ سے سب
اور اسے خانقاہ مین لایا
اب تو کر سرفراز اسکو یقین
متعجب ہوا ہی اور حیران
آتش رشک مین ہو نہین سوزان
نہین نازل ہوئی ہی ای بہتر
حق مین ایسے کے کیا تو کہتا ہی
بلکہ اسبات سے وہ ہووے ترش
ایک دن اسطرح سے فرمایا
بات اسکو اگر یہ خوش آوے
ہم کو اس سے پناہ دیوے خدا
یقین پیغمبر خدا کے سات

[illegible] کی صحبت
[illegible] کہا اسکی صحبت
او صحبت [illegible] ہمیں
اور جاہل سے رکھین صحبت
قوم کے [illegible] سے نیک بات
آخر عمر مین سنو اسکے
جو سنے نا عمل کرے اسیر
کہا تب تک نہ مرد ہو کامل
اور بولا سنو برے زمین
دوسرا وہ مرید ہی سمجھو
اور بولا ہماری اصل اصیل
اور کہا جو خلاف سنت ہی
فقر مولا کے ساتھ ای دانا
اور بولا خدا کا شکر و سپاس
اور تواضع کی اصل سن اے عزیز
اور ساتھ حق کے احتیاج اپنا
اور ہی وہ حلال مین قربت
کہ رہے تو مطیع اور ورے
اور رکھے قبول کی امید
اور فقرا کے ساتھ بسر و عیان
اور جو شخص غیر حق سے ڈرے
نہ رکھے غیر حق سے بھی امید
نقل ہی ایک شخص ای فرزانہ
اور ادب سے آئے سلام کیا
شوق سے آکے جب سلام کیا
اپنے مادر کو چھوڑ بن بجور
او رپہنچا ہی آ بفرغانہ

ظاہر و باطن اتباع سنت سے
رکھے اور ہمیشہ خدمت
رکھے البتہ پاک وہ جبین
برو عا و شفقت و رحمت
کرے اسیر عمل وہ پاک صفات
نفع اسکا اسے یقین پہنچے
تو حکایت کیا وہ یک از بر
کہ برابر ہو چار چیز بدل
تین چیزین عزیز تر ہین تمیز
کہ یقین جسکے دل مین طمع ہو
ہی یہی اس طریق مین تقلیل
وہ ریا کی یقین علامت ہی
دوسرا غیر حق سے استغنا
عامیون سے ہو بر طعام لباس
ہین حقیقت مین بس یہی سہ چیز
یاد رکھے مدام صبح و مسا
زہد سے دو جہان مین ہی عزت
کہین مردود آہ ہو جاوے
پاوے وہ حشر مین عذاب شدید
ہان تو دل کے ساتھ ہر آن
خوف حق کا نہ اسکے دل مین رہے
رکھے امید حق سے ہی جاوید
عزم حج کا کیا ز فرغانہ
ابو عثمان نہین جواب دیا
ہی عجب نہین جواب دیا
کرین کیسے کہ حج کا قصد ز دو سر
ملا مادر سے جاوہ فرزانہ

ظاہری علم کے لزوم سے سات
صحبت اپنے عیال و اہل کی بھی
اور گناہون سے احتراز رکھین
اور ایسا کہا وہ فرد وحید
تو وہ علم شریف کا یک نور
اور سنے گر مرید سے دوسرا
اور اسکو وہ بھول جاویگا
سو یہی ہین جو چار چیز بجا
اولا ہی وہ عالم ہشیار
تیسرا ہی وہ عارف آگاہ
کہ خموشی کی وصف لیوے سدا
اور ایسا کہا وہ اہل فلاح
حق تعالی کا خوف ہی سیوم
اور معانی جو دلین آوین خاص
کہ کرے بندہ اپنے جہل کو یاد
اور کہا زہد فرض ہی بحرام
اور بولا نشان سعادت کی
اور شقاوت کی بس یہی ہی نشان
اور بولا کہ اغنیا کے ساتھ
کہا دنیا سے جو رہیگا شاد
ہی موافق وہی سمجھ لیجے
اور دینے ہوا سے نفس اپر
جبکہ پہنچا ہی آ بہ نیشاپور
اسکو گذرا یہ خطرۂ باطن
ابو عثمان یون کہا ہی آہ
حج تو ایسا کبھی نہین بہتر
اور تھی جب تلک بقید حیات

قرب بو حج پاوے تب برکات
رکھے صبح و مسا بہو خوشنودی
رہین اس طرح انکی صحبت مین
کہ کبھی گر کوئی مرید سعید
کرے البتہ اسکے دلین ظہور
نفع اس سے بھی اسکو پہنچیگا
اور نہ کچھ نفع اس سے پاویگا
عزت و ذلت اور منع و عطا
کہ کرے اپنے علم سے گفتار
کرے بے کیفیت ہو وصف اللہ
اور کفایت کرے بعلم خدا
چار چیزون سے دل کی ہو اصلاح
اور تواضع ہی جانو چارم
کرین شکر و سپاس سینہ خواص
اور کرے یاد اپنے جرم زیاد
اور سنت مباح مین ہی تمام
ای برادر تو یاد رکھ یہی
کہ خدا کا تو ہووے نافرمان
بس تو عزت کے ساتھ رہ و نجات
حقتعالی سے ہو ویگا ناشاد
کہ کبھی وہ نہ غیر حق سے ڈرے
لیوے حق کی رضا بشام و سحر
ابو عثمان کہے ہی آیا حضور
ایک مومن کو دوسرا مومن
کرین اس طرح حج بیت اللہ
پھر گیا ہی وہ مرد بیسکر
اسکا خدمت گذار رضامند تھا

سنت کا خلاف نفاق کی علامت ہی

جنکہ رحلت کنی ہی اسکی ہان
پھر وہ آیا ہی نزد بو عثمان

اسکو تعظیم سے لے آیا ہی
اور تکریم سے بٹھایا ہی

اسکے لڑکے نے بیقرار ہوا
اور پوشاک اپنا پھاڑ لیا

آہ سنت کا جو خلاف ہی جان
وہ علامت نفاق کی ہی پہچان

کل اناء یترشح بما فیہ

ذکر شیخ ابو عبداللہ جلا رحمۃ اللہ علیہ

تھا وہ از عمدۂ مشایخ شام
اور مقبول صوفیان کرام

وہ حقایق مین اور معارف مین
اور بے مثل تھا لطایف مین

فضل سے حق کے اسنے پایا تھا
فیض اسنے بہت اٹھایا تھا

تھا یہی ابتدائے حال مرا
پدر و مادر سے اپنے مین نے کہا

لیکے رخصت اُنھون سے مین گیا
ایک مدت کے بعد پھر آیا

پوچھے ماں باپ کون ہی پر
مین نے بولا کہ ہی تمہارا پسر

راہ حق مین جو چیز دیوین ہم
اسکو زنہار پھر نہ لیوین ہم

اور کہا ایک روز مین دیکھا
کہ جوان ایک جمیل تھا ترسا

آیا ہی تب جنید نیک نہاد
مین نے اسکو کہا کہ ای استاد

کہا یہہ ہی فریب نفسانی
اور یہہ ہی ایک دام شیطانی

اور نظر یہہ نہین ہی عبرت کی
یہہ نظر ہی تری حضرت کی

اسپہ کرنے سے اسطرح تو نظر
آویگا ایک عذاب تیرے پر

سالہا مین نے آہ روتا تھا
دم بدم غم کے تخم بوتا تھا

پھر کیا فضل قادر منان
یاد آیا ہی پھر مجھے قرآن

وقت ضایع نہ اپنا کرتا ہون
اسمین بس احتیاط دھرتا ہون

بات یہہ سنکے وہ سکوت کیا
جلد باہر گیا ہی پھر آیا

چار نو چار دانگ روپے کے
آ موجود پاس تھے میرے

اسلئے اسکو مین نے صدقہ دیا
اسسے خالی ہو جلد تر آیا

نقل ہی اسطرح وہ کہتا تھا
جب مدینہ کا قصد مین نے کیا

اور مدینہ مین جلکہ جب پہنچا
اور از بسکہ ناتوان ہوا

اور کیا عرض ای شہ کونان
مین نے آیا ہون پکا مہمان

ابو عثمان جب اُسے دیکھا
جلد تر اٹھ کے اسکے آگے گیا

نقل ہی وقت نقل بو عثمان
موت کے جب کے تھے ظہور نشان

بو عثمان کو کیا نصیحت ہی
ای پسر یہہ خلاف سنت ہے

جو نکہ فرماتے ہین رسول خدا
پس حدیث شریف ہی یہہ نیز

پس اسی وقت مین وہ جان دیا
قدس اللہ سرہ الاصفا

بحر فیضان مقرب درگاہ
ابو عبداللہ عارف باللہ

کلمات رفیع تھے اُسکے
اور اشارے بدیع تھے اسکے

اور ذوالنون شیخ مصری کو
بو تراب و جنید نوری کو

نقل ہی بو عمر دمشقی سے
کہ کہا وہ سنا ہون مین اُس سے

کام مین حق کے چھوڑ دیو مجھے
وے کہے ہم نے تجھ کو چھوڑ دیئے

پاس اپنے مکان کے آیا مین
در پہ تب اپنے گھر کے ہا ایز

وے کہے ہم کو ایک تھا لڑکا
ہم نے چھوڑا اُسے براہ خدا

بول اسطرح پدر اور مادر
نہین کھولے ہین مجھ پہ ہرگز در

دیکھ حیران ہو گیا تھا مین
اسکے آگے کھڑا رہا تھا مین

مجھکو افسوس ہی کہ ہنہہ ایسا
جلے نار سقر مین روز جزا

کہ تجھے اسطرح لکھایا ہی
تجھکو اسبات پر لے آیا ہی

دیکھ سجدہ ہزار عالم مین
کیا عجیب و غریب کچھ کم ہین

بول اسطرح جب وہ شیخ گیا
آہ قرآن مین نے بھول گیا

اور اللہ سے مدد چاہا
اور اپنے گنہ سے توبہ کیا

کوئی دم تب سے مین کسی شی پہ
کر نہ سکتا ہون زنہار نظر

نقل ہی ایکبار لوگ اُس سے
حالت فقر سے سوال کئے

پوچھے جاتیکا وہ جواب کیا تھا
شیخ اسطرح انکو فرمایا

شرم آئی مجھے کہ وہ رکھکر
فقر کی بات لاؤن پھر لب پر

اپنے لب تا جواب مین کھولون
نکتۂ فقر صاف تر بولون

راہ مکہ کا رنج و درد دیکھا مین
اور رفاقت ہی کھینچا مین

روضۂ با صفا کے پاس گیا
مرقد مصطفی کے پاس گیا

پس وہین نیند مجھ کو آئی شتاب
دیکھا حضرت کو مین بعالم خواب

قدس یک نان کا رسول خدا خواب مین ہی گئے مجھ کو کھلا
ہوا ایسے مین خواب سے بیدار تھا یہہ اعجاز سید ابرار
کہا اسنے نہ کچھ رہے باقی کہ وہ بالکل خدا مین ہو فانی
ابو عبد الله یون جواب دیا کہ ملک جو ہی بائین جانب کا
کہا زاہد وہی ہی جسکے بار ایک ہو مدح اور مذمت نار
اور موحد وہی ہی سب افعال دیکھے الله سے ہی ہر حال
نا حقیر اسکو وہ نظر آوے دل پہ تنہائی اس سے اٹھ جاوے
کہا جو فقر ہووے بے اسباب ہی تصوف فنا ہی بوجہ صواب
اور تواضع ہی شکر عزت کا صبر تو شکر ہی مصیبت کا
اور محتاج خلق کا بھی کرے اس سے ہم کو خدا پنہ دیوے
موت کے بعد بھی وہ خندان تھا چہرہ پاک اسکا شادان تھا
بعد ازان اسکے نبض دیکھا جب کہا بے شبہ یہہ ہی مردہ اب

ذکر شیخ ابو محمد رویم رحمة الله علیه

تھا وہ از جملہ شیوخ کبار اور ممدوح سب کا تھا ای یار
سب گواہ اسکے تھے فضیلت پہ متفق اسکے تھے امامت پہ
اور مقرر بہ مذہب داؤد تھا بڑا وہ فقیہ فیض آمود
سب فنون و علوم مین یکتا اور بشارہ الیہ قوم کا تھا
اور سند مین اسکے تھے احوال اور تھا کھینچا ریاضتین بکمال
اور طریقت مین ای نکو اطوار بس تصانیف اسکے ہین بسیار
ذکر کوئی طعام کا اصلا نہین دل کے اوپر سے گذرا
اور کہا ایک روز در بغداد مین تھی گذرا ہون اونچا دلشاد
ایک لڑکے نے کھول در کو شتاب لا دیا مجھ کو ایک کوزہ آب
لو پیتا ہی کہا وہ دکو آب مین نے سنتے ہی یہہ بوجہ صواب
نقل ہی کسی نی آگے کیا ہی سوال بولا ہی شیخ کیا ہی تیرا حال
کہ رہتا دین ہی اسکا اسکی ہوا آہ ہمت بھی اسکی ہو دنیا
نہ تو عارف ہی نا تقی ہی وہ نا تقی ہا ورنا نقی ہی وہ
شیخ بولا کہ معرفت اپنی فرض سب پر کیا ہی ہی غنی

تھوڑی وہ پی گیا مین تشنہ تھی اور باقی تھی ہاتھہ مین آدھی
نقل ہی لوگ اس سے پوچھے سب مرد پر اسم فقر آوے کب
اور لوگون نے اس سے یون پوچھا مرد کس وقت تائب ہووے گا
جیسے دن تک کبھی شام و سحر نہ لکھے کچھ گناہ بھی اسپر
کہا [illegible] وہی ہی سن لیجے اول وقت پر جو فرض پڑھے
اور زاہد وہی ہی نیک خصال دیکھے دنیا کو جو بچشم زوال
کہا تو ہی نہ جسکو ہووے ملام اسکی درویشی ہے تو محض حرام
اور جو شکر معرفت کا ہی وہی بے شبہ جان تو ہی ہی
قصد کرنا بھی رزق پر تیرا تجھے مولا سے دور کردیگا
نقل ہی اسنے جب وفات کیا غایت فرح سے وہ ہنستا تھا
دیکھہ اسکو طبیب بولا ہی کہ بلا شبہ یہہ تو زندہ ہی
اسکے ہی بہتیگی فضیلتن اکثر قدس الله سره الانور
قدوة الاتقیا ولی الله بو محمد رویم حق آگاہ •
وقت کا اپنے تھا امام شہیر معتقد اسکے تھے صغیر و کبیر
اور تھا وہ جنید کا ہمراز اور فضل و کمال مین ممتاز
علم تفسیر مین وہ ذوالاکرام بسکہ رکھتا تھا ایک حظ تمام
اور یقین وہ بلند ہمت تھا اور بڑا صاحب فراست تھا
اور اکثر کیا تھا سیر و سفر وہ بلا نقد و زر توکل پر
نقل ہی یون کہا وہ صاحبدل عرصہ بیس سال سے کامل
مگر حاضر ہوا ہی وہ در حال کہ تھا یہہ فضل قادر متعال
تشنگی مجھہ پہ کئی ہی غلبہ تب مین کیا آب ایک گھر سے طلب
اور عجب سے کہا وہ شوخ پی کہ بلا شبہ جو کہ صوفی ہی
دیکھو پانی کیا ہو تنک مین کبھی نہار پیر پیا ہی نہین
کہا کس طرح حال ہو اسکا اور کیسا ملال ہوا اسکا
اور ہرگز نہین وہ نیکو کار اور ہو تجھے مین خلق سے فرار
اس سے پوچھے کہ اولاد اور کہا کیا چیز فرض ہی خدے پر
جو کہ قرآن مین ہی فرمایا وہ ہی یہہ آیت شریفہ پڑھا

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

هر وہ جو موجب شریعت ہو — تو یقین باعث سعادت ہو
جانئے یہہ تو ایک نعمت ہی — حق کے جانب سے ایک رحمت ہے
بالیقین یہہ جو ہی صحبت سے — ہر وہ لیوین تو ایک آفت ہی
انکی صحبت مین ہی سلامتی — باعث خیر اور برکت ہی
اور انکی طلب ہی صدق دوام — معرفت حق کی ہی انکو تمام
اور کبھی گر کرے خلاف انکا — نور ایمان اس سے لیوے خدا
اور لا فقر و افتقار کے ساتھ — ہو علاقہ یقین اسے در ذات
اور خصلت یہہ تیسری سمجھو — اعتراض اور اختیار نہو
اور ایسا کہا وہ فرد وحید — کہ حقیقی وہی ہی جان توحید
اور اپنے جفا سے ای گیانی — بس فنا مین اسیکے ہو فانی
اور بولا وہی ہی انس بجا — کہ ہو وحشت تیرے مین پیدا
اور کہا انس کی وہی ہی صفت — کہ تو غیر خدا سے لے خلوت
بھید اپنا بچاوے وہ اشرف — اور رکھے گوش اپنے نفس طرف
اور کہا زہد ہی وہی ای خبیر — کہ یہہ دنیا ہو تیرے پاس حقیر
کہا خایف وہی ہی سن بیچ — کہ کبھی غیر حق سے وہ نہ ڈرے
نقل ہی وہ معین شرع تمیز — آخر عمر بیچ اپنے یقین
اور کیا ہی قبول امر قضا — اس سے مقصود تھا یہی اسکا
یون کیا ہی جنید صاف دل — جانیو ہم ہین فارغ شامل
اسکا ایسا تھا رتبہ برتر — قدس اللہ سرہ الانور
قطب عالم سر آمد عرفا — گوہر بحر علم و صدق و صفا
تھا وہ سلطان عارفان جلیل — اور برہان سالکان سبیل
اور بعلم سرایر تنزیل — اور بعلم معانی تاویل
اور لطافت بیان مین ایسی — تھی اسے نہین کسیکو تھی ویسی
کہتے ہین وہ جنید کا تھا مرید — اور مرید وہین تھا سعید رشید
دیکھے آ اسکے صومعہ مین جب — صومعہ کی زمین ہلی ہی تب
بولا ایک بات یاد آئی مجھے — وہی اس روز منہ پہ لائی مجھے

کہا عجب ہی یہ خالق و ادار — تجھے گفتار ایک اور کردار
جبکہ تیرے سے پیر لین گفتار — رکھین باقی تیرے مین کردار
اور کردار تجھ سے گر لیوین — اور گفتار چھوڑین تیرے مین
اور بولا کہ خلق سے یکسر — صحبت صوفیان ہی ہی بہتر
کیونکہ سب کی طلب ہی ظاہر شرع — انکی مطلوب ہی حقیقت و فرع
اور جو چیز وہ کی انکو ہی تحقیق — نکرے انمین انکی جو تصدیق
اور بولا تصوف ای دلبر — جان دینی ہی تین خصلت پر
اور یہہ خصلت ہی دوسری ای یار — ہو محقق ببذل اور ایثار
اور تصوف وہی کہا سنئے — نیک افعال پر قیام کرے
کہ تو اپنے ہوا سے باز آوے — اور فانی ولا مین ہو اسکے
کہا توحید ہی وہی ای یار — بشریت کے محو ہو آثار
ماسوی اللہ سے ای نیک خصال — بلکہ تیرے بھی نفس سے ہر آن
پوچھے کہتے ہین کسکو بول فقیر — تب وہ اسطرح سے کیا تقریر
اور فرایض خدا کے لاوے بجا — نا ہو اسمین قصور کچھ اصلا
اور آثار بھی جو ہین اسکے — سب وہ سنت بجا وین سچے دل سے
اور کہا وہ رضا ہی جم خوشحال — کرے احکام حق کا استقبال
اہل دنیا مین ہو گیا نہان — اور خلیفہ کا معتمد ایجان
وہان یک اسکو بنا وہ خوب — اس وسیلے سبب سے ہو محبوب
اور اگرچہ رویم ہی مشغول — لیک فارغ ہی جانو وہ مقبول

ذکر شیخ ابن عطا رحمۃ اللہ علیہ

پیشوائے مشایخ ذیشان — شیخ ابن عطا فخار زمان
اور یگانہ علوم شرع مین تھا — اور بمعنی اصول و فرع مین تھا
کوئی بھی آنگے از شیوخ کرام — اسکے مانند نہین کیا ہی کلام
رکھتے تھے اسکو محترم اقران — معتقد اسکے تھے بسر و عیان
نقل ہی ایک حاجت ای بھائی — اس سے ملنے کے واسطے آئی
اور وہ رو رہا ہی زار و زار — پوچھے روتا ہی کیون ای نیک شعار
گرد اس صومعہ کے پھرنے لگا — اور وہ آہ و زاری کرنے لگا

پوچھے کیا بولے ہی اسکا سبب
بعد ازان بین ایک ہزار درم
تب بھی وہ انکو نہیں قرار ہوا
سو ابی اسیوا مین روتا ہون
کہا آگے جو مین نے پڑہا تھا
یسے غفلت سے پڑہتا تھا تب
ایک سفر مین تھے پدر کے ہمراہ
کچھہ نہین بولتا تھا ابن عطا
جانب پدر کر کے منہہ اپنا
تو نہین کھولتا ہی اپنی زبان
جب اسیکی یقین مشیت ہی
جب سنا ہی وہ تو یہہ بات
آگے ہی کہتا یون ای شیخ اگر
کس لئے صوفیون نے ای فاخر
شیخ نے یون دیا ہی اسکا جواب
اسلئے لفظ خاص لاتے ہین
کہا ہر علم کو ہی ایک بیان
ہر طریقت کے ساتھہ با اخلاص
کہا آداب سے سخن کے یقین
ساری طاعات مین وہی ہی تر
پوچھے طاعات مین ای نیک سیر
کہا لغزش ہوی جب آدم سے
کہتے ہین وحی اپنے بھیجا رب
حقتعالی کہا ہی انکو ہم
بنی آدم کو بھی چہانین تمام
بولا جب خلق سے کنارا لے
بس رہا ظاہر مین خلق کے ساتھہ دوم

واسطے اسکے کہنے لگا تب
کیا اللہ صدق ای اکرم
یاد آتے ہی زار زار ہوا
عقل اور ہوش اپنی کھوتا ہون
ختم یک بار تدبر مین کرتا تھا
اور تدبر سے پڑھ رہا ہون اب
کرے جو رونے اپنے آنا گاہ
کر نظر آسمان پہ ہستا تھا
رونے لاگا ہی اور کہنے لگا
جانے ہی وہ رد کی تو ہی خندان
لب کشائی کی کسکو طاقت ہی
قتل سے اسکے ہی اٹھایا ہاتھہ
مارا جاتا نہ کوئی تیرا پسر
ایسے لاتے ہین لفظ بس نادر
کہ یہی چاہتے ہین وہ بعوض اب
نہین لاتے ہین لفظ عام کتین
اور یہی ہر بیان کو ایک زبان
یہی بلاشبہ یک عبادت خاص
کرے آراستہ جو اپنے تئین
کہ تجھے عجب کا جو دیوے ثمر
بول طاعت ہی کونسی بہتر
اسپہ اشیا تمام مین رونے
کہ نہین وسنے کس لئے اے تراب
عز و اجلال کی ہی میری قسم
مین تمہارے بناؤنگا غلام
بولے پھر تو کس کے ساتھہ رہے
اور بہ باطن خدا کے ساتھہ مدام

کر تمی لڑکا ای جبکہ پیر بتین
تا وہ اجر و ثواب صدقہ کا
آہ کیا حشر مین ہو حال مرا
پوچھے ہر روز کس قدر قرآن
اب تو پڑہتا ہون نہین چودہ سال
نقل تھا اسکے سات فرزند پسر
باندھہ ویکر سے چشم یک یک کے
نون پسر قتل ہو گئے ہین تب
ای پدر رہبر کیا نہین ہی تجھے
شیخ بولا اسے ای جان پدر
وہی جانے یقین وہی دیکھے
ایک حالت ہوی ہی اسپہ نزول
نقل ہی ایک رمز اس سے
سننے والونکو حبس و وحشت ہو
کہ کوئی بھی سمجھتا نہین کے سوا
اور کلام اسکا ہی بہت عالی
ہر بیان کو بھی یک عبارت ہی
فرق جو کر سکیگا نہین بجا
جان اور دل کو اسکے رب غفور
اور بہتر سمجھہ وہی ہی گناہ
شیخ بولا مراقبہ بدوام
پر نہ رونے ہین اپنے سیم و زر
کہ عاصی ہوا وہ جب تیرا
اول اور اعتبار عجز و نکا
نقل ہی اس سے کوئی یون پوچھا
پوچھا پھر کیا کرو نہین ہے فرما
نقل ہی ایکبار ابن عطا

ایک کبوتر لیا کسیکا مین
اسکے مالک کو بخشدے تو خدا
کیا خدا کو جواب دیونگا
بول پڑتا ہی تو ای بد اندیشان
پہنچا ہون تا بشو انفعال
تب تھے سب عقاب و جمال و ہنر
قتل پھر ہر کو آہ کرتے تھے
پہنچی وہ سوین کی آکے نوبت جب
جان دئے آہ نون پسر نے تب
ہوا یہہ کام کسکی خواہش پر
گر وہ چاہے وہی بچالیوے
یون لگا کہنے ہوکے مضطر زود

کلام شیخ ابن عطارح

کئی متکلمین نے یون پوچھے
وحشت و فکر اور کدورت ہو
راز انکا نہ جان لین اصلا
لطف سے کوئی بات نہین خالی
ہر عبارت کو یک طریقت ہے
یہی اسیکو کلام کرنا روا
دیونگا نور معرفت سے نور
کہ کرے جسکے بعد ازان تو بہ
بسکہ بہتر ہی طاعتون مین تمام
رحم لاتے نہین ہین کچھہ اسپر
ہم نہین روتے اسیلئے بولا
مین تمہارے سے ہی تر ہاؤنگا
کہ مین خلوت مین بیٹھہ جاؤن جا
شیخ بولا کہ وہ صباح ہو مسا
اپنے یارون سے اسطرح پوچھا

کس عمل کے سبب سے نزد خدا
ہوئے سالک کا مرتبہ والا

کہے اصحاب نے جو ہی شیخ تمام
پایا کثرت صلوٰۃ و صیام

کوئی بولا مجاہدے کے سبب
کوئی بولا محاسبے کے سبب

کوئی بولا کہ بذل مال کرے
مال و زر صرف بے ملال کرے

شیخ ابن عطا نے فرمایا
کہ بلندی نہیں کوئی پایا

مگر از خوئے خوش بلندی لی
نیک خلقی سے سب نے بلندی لی

نقل ہی جبکہ شیخ کو بہتان
کے منسوب زندقیت

جا بجا بات اسکی پہیلائے
اور خلیفے تلک بھی پہنچائے

ابن عیسیٰ جو تھا وزیر اسکا
متغیر ہوا با بن عطا

آہ اسیر کیا ہی ظلم و جفا
نا سزا باتیں اسکے حق میں کیا

شیخ ابن عطا بھی سنتے ہی
بات اسنے کیا کہ خفی سے

شیخ پر وہ وزیر غصہ ہوا
آہ ظالم نے ایسا حکم کیا

موزہ اب اسکے پاؤں سے کھینچ
اور سر پر شیخ کے مارین

آہ مارے ہیں ایسا اسکے تئین
کہ وہ بیہوش ہو گیا ہی وہین

تب وہ ظالم کے حق میں ابن عطا
بد دعا دی کہ یہ خدا مین کیا

اور بولا کہ دست و پا تیرے
اسی جہان میں ہی حق کترواوے

یہ دعا کی کہ وہ گرامی شان
دی تھا خدا پہ اپنی جان

ایک مدت کے بعد ای اکرم
وہ خلیفے نے اسپہ ہو برہم

ہاتھ اور پیر اسکے کٹوایا
بس وہ خوار و ذلیل ہو کے موا

ایک بعضے مشائخ والا
حرف رکھتے ہیں یہ با بن عطا

کس لئے بد دعا وہ اسپہ کیا
بلکہ اچھی دعا وہ کرتا تھا

عذر اسکا بھی یون کئے تحریر
کہ ستمگر بڑا ہی تھا وہ وزیر

اسلئے اسپہ بد دعا کیا
تا بچین اس سے بندگان خدا

اور فراست سے جان لی یہ بات
کیا کرین ظالمون نے اسکے سات

بس قضائے خدا پہ ہو راضی
لی ہی اسکی خوشی سے ہمراہی

حق ہی اسکی بیان کیا گویا
اور تھا درمیان وہ حاشا

ایک عطا نے کہا ایسا
کہ وہ بے شبہ نیک ہی جاہا

کہ یہ دنیا کی اس خرابی سے
بس شہادت نہ تھا دعا اسکے لئے

کیونکہ جو رنج اس جہان کا ہی
رنج عقبیٰ کے آگے آسان ہی

پس وہ بے شبہ خیر ہی جاہا
قدس اللہ سرہ الاذکا

ذکر شیخ ابراہیم بن داؤد الرقی رحمۃ اللہ علیہ

قبلۂ اتقیائے پر تکریم
گنج عرفان شیخ ابراہیم

کہی داؤد اسکے پدر کا نام
بہی رقی سے ہی با شہرہ تمام

تھا یقین از اکابر علما
مقتدائے مشائخ والا

ذی کرامات تھا وہ عالیشان
ذی ریاضت تھا و نیک عنوان

ہی نہایت بلند اسکا کلام
تھا وہ از کمل مشائخ شام

تھا جو شیخ جنید پر تکریم
اسکے اقران تھا یہ ابراہیم

تھا زیاران شیخ عبد اللہ
جسکو کہتے جلاء ہی حق آگاہ

اور رہا یا تھا اسنے عمر دراز
اہل تقوے میں تھا بہت ممتاز

نقل ہی ایک زیرک و بشر
ایک سحر میں تھا ای نیک اندیش

دیکھ ایک شیر قصد اسکا کیا
اور نزدیک اسکے آ پہنچا

دیکھ کر اسکو منہ زمین پہ رکھا
جلد وا بس مع جلا ہی گیا

کہ ابراہیم کا جو تھا خرقہ
سو وہ خرقے سے لیکے ٹکڑا

اپنے مجھے یہ وہ سعادتمند
تب لگا یا تھا جان بیک پیوند

سیجھا اجرت سے اسکے ہی وہ شیر
یون گیا ہی چلا کے دیر

اور اسطرح شیخ کہتا تھا
حق کی قدرت ہی اسکا سدا

اور کشادہ میں چشم بھی ہی
ایک بہ ... ہی ... ضعیف

اور کہا دوستی حق کی نشان
بندگی اسکی ہی بہتر و عیان

اور یہی ہی نشان ہمت رسول
ہی اسکی متابعت مقبول

خلق میں سب ضعیف تر ہی او
ترک شہوات سے جو عاجز ہو

اور وہی اثر ہی بس اس قائم
ترک شہوات پر جو ہی قائم

کہنے انسان کی جتنی ہی ہمت
اتنی مقدار اسکی ہی قیمت

اگر یہ دنیا ہی اسکی ہمت ہی
جانو اسکی کچھ قیمت نہی

گر رضائے خدا ہی ہمت ہو
اسکی قیمت کو تو بتا یہ حد

اور نہ شغل ہی ہی جسمین تمام — اسپہ فنا مین ہی جسکا رتبہ تمام
اور نہ عبادت کی جگہ ہو جو طلب — رنج اور شغل کا ہی جو سبب
ایک فقرا کی ہی یہ صحبت — دوسری اولیا کی ہی یہ حرمت

ذکر شیخ یوسف اسباط رحمۃ اللہ علیہ

تھا مقرر دہن اشرف زہاد — صوفیہ مین اکرم عباد
اور اسے تھا ورع مین کمال — اور نہایت تھا سبہی مین کمال
انقطاع اسکو خلق سے تھا تمام — اور ملا تھا وہ از شیخ کرام
لیک اس سے وہ کچھ نہ کہاتا تھا — اور کچھ خرچ مین لاتا تھا
حال سے اپنے یون دیا ہی خبر — کہ چہل سال گذرے ہین مجھ پر
خرقہ کہنہ ہی میرا رہتا تھا — دایما اسپہ اکتفا کرتا
کہ مین سنتا ہون آج دین اپنا — دو ہی حبہ سے کہ بیچ دیا
اسکی قیمت وہ سو درم ہی کہا — دو درم سے وہ چیز تو ناکہا
دوسرے بار نامہ ایک لکہا — نامہ اسکے اسطرح لکہا
بس وہ نادان کیا ہی استہزا — کچہ وہ قرآن کی نہ قدر کیا
وے اگر ہوویں اسکا سو عیان — ہم کو زاید گنہ سے ہین نقصان
تو بہلائی سے اسنے عفو کیجیے — حق سے امید کسطرح رکہیے
تو مین کرنے سے اجتناب چاہو — دوست رکہتا ہون اس عملکو ریا
کیجیے لازم تو آپ پر تقوی — رکہہ سدا اپنے دلمین خوف خدا
رہ مراقب تو اسطرح اسے — غیر حق کوئی نا تجھے دیکھے
بڑی غایت ہی کہا تواضع کا — شیخ یوسف نے اسکو فرمایا
اور کہا ورع جسکا ہو تقوی سے — اسکو زاید عمل کی ہوین جزا
اور نشان ہی یہی تواضع کی — مان لے حق سخن کسی سے بہی
اور جو رتبہ مین ہی ترے سے بڑا — عزت و حرمت اسکی لاو بجا
اور نعمت جو ہووے تجھکو عطا — شکر اسکا مدام لاو بجا
اور ستارے تو نگر دیکھے اپر — بس تکبر کرے تو شام و سحر
ایک تھے جو تو دیکھ ہی ہو جود — اور مسکین ترک کے ہوس مغرور
اور جو ہووے صفائی معنا — اور معرز غرض سے ہو نا

کلمات شیخ یوسف اسباط رح

اور بولا کہ جو کفایت ہی — مجھکو پہنچے بعزت رحمت ہی
بولا دنیا مین ہی وہ چیز بس — تیسری چیز کی نہ کیجیے ہوس
ہین کلام اسکے ایسے ہی بہتر — قدس اللہ سرہ الفاخر
متقی اور مخلص محتاط — شیخ عارف ہی یوسف اسباط
زمرہ تابعین مین عقیل — فرد کوئی نہین تہا اسکا مثیل
اور رہا اسکے یقین مین عجب — ہین مقالات اسکے مالب
پایا میراث گروہ اکرم — جانو ستر ہزار نقد درم
بن کہنورے کے نیچے صبح و شام — اسکی مزدوری لیکہا تہا نام
مین نہ پایا بہن نہ پایا کبہی — عاریت کا نہ اپنے ملک بہی
تہا حذیفہ جو مرعشی ای یار — اسکو یوسف نے یون لکہا یکبار
یعنے بازار مین تو جا بعزیز — ہی خریدا کسی سے کوئی چیز
تجہکو پہچانتا تہا اسنے — دو درم کی ہی وہ دیا ہی تب
کہ جو بندے نے ہی پڑہا قرآن — پہر یہ دنیا کو دیکہا ہی حرامان
اور کہا خوف ہی مجہے ہر حال — ہم جو کرتے ہین روز و شب اعمال
اور بولا کسیکے دلمین ای یار — محترم ہو وہین درہم و دینار
اور بولا کہ سے گر یکبات — کام یک بہر حق ہو صدق کی سات
اور لکہا تہا اسیکو یہ مضمون — کہ وصیت تجہے مین کرتا ہون
اور جو سکہلا ہین تجہے ایمان — کر عمل اسپہ تو ستر و عیان
اور شبلی نے یون دیا ہی خبر — پوچہے یوسف نے کہ کیا حج اگر
کہ پرستے پہلے حسیا اپنی نظر — آپ سے اسکو جان لین بہتر
اور رہا اضع اگر منقی ہو — پاوے اجر کثیر اسپہ سنو
اور جو ورہ مین ہی تیرے کم — کر سے عزیز تو اسکے ستر و حرم
اور سن سے اگر کبہی قصور — احتمال اسکا تو کرے ضرور
اور جفنا کرے اپنے تو — حق کے جانب رجوع کاوے تو
اور ملا یسا کہا وہ نیک آئین — زہد کے دس علامتین ہین یقین
اور بکاڑ دین حرمت سے جو — اور رہا پہر بہت سود و دو
اور کرے احترام مستحق کا — اور رہا جو عمین بلاو بجا

نفس عشق کی کہی جب کی تشریح — اور حقوق تعالیٰ کی ہو تا اثر
اور تفتیش سے بھی حق کی — اور تفویض شیخ نور ہے
اور طلب ہو رضائے رحمان کی — اور شکر کا [illegible] بھی
اور مباہات و فخر سے بھی تمام — لیوے دوری بغیر شبہ تمام
چیز ایسی کو وہ پسند کرے — حق تعالیٰ کے وہ پسند رہے
کم و زیادہ بھی ہو جو اس میں — جانے وہ حق کے ہی ہر تمیز
خلق سے انقطاع کر دیوے — دل لگاوے وہ جس میں خدا ہی ہے
قول اور فعل کا ہو یکہی قصد — اور اپنی ثنا کرے نہ طلب
قہر کرنا بھی اپنے نفس پر — یہہ علامات صدق میں کبیر
کہ جو چیزوں کی حق چاہی ہے ان — دل سے اسپہ سدا ہے شاد ان
انکو سونپے اسی سے ہر دو جہان — دل کے کان و نفس کے درمیان
اور قدم رکھنا ہو ربوبیت — باہر آنا بھی از ربوبیت
اور یقین اعتبار بھی جو ہوتی — اور علاقوں کا سلسلہ توڑیں
اور حقایق کے درمیان ہو دخول — اور دقایق کی معرفت کا حصول
اس عمل کے سوا نہیں جو شغل — اور کہا انس کے ہیں پانچ نشان
اسکو لذت ہو فکر میں حق کی — اور ہو راحت مجاہدین میں نفس سے
اور بولا ہے یہ حیا کی نشان — بالیقین انقباض دل ہی جان
بات کہنے کی اسکے بغیر قصور — وزن کر دیکھنا سخن کو ضرور
اور فرج و شکم بھی گوش زبان — اپنے رکھنا جگہ پہ ستر عیان
نیہہ دنیا پہ جو مساعد کریں — گور اور مردگوں کو یاد کریں
کہ ہر ولی بہ وقت رحمت میں — موت کو اپنے آپ سے نزدیک
اور کرے خدا سے انس نسبت — اور تفکر کے وقت میں فرحت
ہیں کلام اسکے ایسے کثیر — قدس اللہ سرہ الاکرم
قدوہ صاحبان ہمت کمال — زبدہ عارفان صاحب حال
سخت تھے مجاہدات اسکے — اور تحمل مراقبات اسکے
اور عمر جو کہ تھا بن العثمان — [illegible] مشتہر جہان
وہیں خلیفہ کے کیا رحلت — حق تعالیٰ کی اسپہ ہو رحمت

ایک تفسیر سنا ہے یہ ہیں جمع رنگ — ہے یہ شبہات [illegible]
اور یقین نہ کہے تو شبہات — [illegible] اور دن نظر [illegible]
پھیرنا منہ کو اور منع آفات — اور رہنا بھی ہو دور [illegible]
اور مراقب ہو جو ہو ابی لبند — یہہ ہیں اسکے سمجھ علامت چند
اور کرنا وہ عزم نیک سدا — بالیقین نہیں رضائے خدا
حق تعالیٰ کے سامنے ہو مدام — دل کو اسکے سکون و آرام
کہا صادق کے ہیں چھ نشان — کر برابر سمجھ وہ دل میں یہاں
اور ریاست بھی جو ہو دین [illegible] — کریں دنیا پہ آخرت کو قبول
اور توکل کے بیٹھے یہ آثار — اسپہ سمجھے عمل [illegible]
اور جو اسکو غیب سے پہنچے — اسپہ اصلی وجان و دل رہے
یعنی کل فرش اسکا تا ایک آئین — جان لیں رنج سے ملا ہی نہیں
یعنی ہرگز نہ لیویں فرعونی — چھوڑ دیویں جو ہو کبر منی
نہ رکھیں خلق سے کبھی تمہید — بلکہ حق سے رکھیں توکل تمہید
اور بولا عمل ہو کر ایسا — کہ کوئی جانتا ہی یوں گویا
پہلے دن رات اسکو خلوت ہو — خلق سے اسکے دل کو وحشت ہو
مارنا چنگ حق کی طاعت میں — رات اور دن سدا عبادت میں
اور جو دیدار حق کی عظمت سے — ہی حیا کی سمجھ علامت ہی
عذر کرنا پڑے جو کام اپر — دور رہنا وہ کام سے اشہر
اور جو ہی حیا میں [illegible] — ترک آرائش اسکی کر دنیا
شوق کی تھی علامت و آثار — یوں کیا ہی بیان جو نیک شعار
اور صحبت میں اپنے ستر وطن — رکھیں اپنی حیات کو دشمن
اور بولا تلاش قوت حلال — ہی یقین فرض تجھ یہ در ہر حال

ذکر شیخ ابو یعقوب بن اسحٰق النہرجوری رحمۃ اللہ علیہ

ابو یعقوب ہی بن الاسحاق — پیشوائے مشایخ آفاق
اور اسکے نفیس ہیں کلمات — ہی بھرے فایدہ ہر ایک بات
فیض صحبت میں جو سنا اسکے — بنتا تھا وہ حرم میں برسوں سے
ایک ساعت بھی کبھی صلا — نہ جدا تھا نہ طاعت مولا

اور سدا جسے ہی جو حق کا مل
اسکو یکدن بارگاہ خدا
نعقق ہی اس سے پوچھا کوئی
کہا ایک شخ کہ جواب بہا
شیخ بولا کئے وکہ ہر دو خطا
بس تضرع سے اور زاری سے
اسنے بولا کیا مین بسیاہی
کشتی اس بحر کی ہی جان تو ہی
اور تو گر جو مال سے ہوا
حق سے یاری بجا ہے جو سرا
اور جو تو نعمت کا جب کرے شکر
کر تو کم خواب ہو وے اور بکر خدا
بندگی مین ہی حق کے صبح و مسا
سو وہ کذاب مدعی ہی یقین
ایک شادی ہی حق کی طاعت مین
تیسری یاد آوے مولا جب
پہلی طاعت مین جمع اسکے رہے
تیسری کوئی شی کا نا ہو یاد
اس سے پوچھے کہ جو ہی عارف تر
جب نہو غیر حق پہ اسکی نظر
والا آتش مین اسکو جب نمود
نفس سے اپنے تب غائب تھا
جب توکل مین پاؤن کہ وہ باب
اور آتش نہو دے انکو ضرر
پوچھے لوگ اس سے ای جد اکا
اور کہین عالم کا ہی استقلال
جب نہ [illegible] سوال وہ [illegible]

نہین ہوتا تھا ایک وہ مشغول
اسکی باطن مین ہی کچھ ہی ہنوز
دل مین پاتا ہون کچھ تغیر سختی
کہا دوسرا سفر تو کر لازم
تاکہ کیجے علاج یہ اسکا
در گہہ حق مین یہ دعا کیجے
سختی وہ دل کی تیرے سو دور ہوئی
اور مسافر ہین سارے خلق خدا
سو وہ درویش ہی ہمیشہ کا
تو ہمیشہ کا ہی اسے خذلان
تب پاتی رہے وہ نعمت جان
اور ہمیشہ کرے تو کم گفتار
جو خدا کی رضا نہ وہ ہوئیگا
اسکے دعوے اوپر گواہ نہین
دل لگے اسکی جب عبادت مین
بالیقین خلق جو نجات ہین سب
نہ عبادت مین کچھ قصور کرے
مگر اللہ جس سے ہو وحشت
کیا تاسف کرے کسی شی پر
کیون تاسف کرے کسی شی پر
پوچھا [illegible] سے زود
نظر اسکو نہیں ہے غیر خدا
تب علامت [illegible] سات
تیر بھی ناگہ لگی انپہ اثر
پا مین کس طرح ہم خدا کی
اور [illegible] ہر حال
تب کہا ہی بہ آیت قرآن

اکثر اوقات مین وہ رہتا تھا
ای خداوند جب یقین ہی [illegible]
دو چیز گم ہوئی تجھ سے کہ [illegible]
یہہ دونو کام مین کیا ہر دم
شب کو جب خلق ساری ہو آرام
مین ہون حیران تیری کلام اندر
کہتا تھا ایک بحر ہی یہہ جہان
کہا سیری طعام کی جو لیا
حاجتین اپنی خلق سے جو کہہ
کہا نعمت کو وہ نہین ہی لا
کہا اصل سیاحی دل شاد
اور شہوات اپنی چھوڑے تو
اور فنا و بقا مین ہر ساعت
اور بولا ہی یون وہ شیخ زمان
دوسری جبکہ حق سے قربت ہو
اور بندہ جو حق سے ہو وے شناس
دوسری دنیا و اہل دنیا سے
کہا عارف بڑا وہی ہی جان
کہا عارف وہی جو کہ اہل یقین
اور توکل وہی کہا ای فہیم
کہا ہی حاجت تری تو بول [illegible]
کہا اہل توکل ایسے ہین
والین آتش ہی [illegible] اگر
بعضے اوقات [illegible]
وہ کہا [illegible]
[illegible]

خاص وقت التجا و دعا
کام رحمت سے کیا ہی بندہ کو
مشہوات انسے ہین [illegible]
پر وہ سختی ہوئی نہ دل [illegible]
تب اکیلا ہی جا تو مسجد مین
ای خدا میری دستگیری کر
آخرت اسکا ہی کنارا جان
ہی ہمیشہ کا وہ سمجھو کا
وہ ہمیشہ کا بے نصیب رہا
تو کرے جیسا شکر حق ہر حال
نہی ہی حج ب اسکو رکھے یاد
سلسلہ شہوتکا توڑے تو
ساتھ صحبت جسکے نہو عبودیت
تین خصلت مین ہی حقیقی جان
اور سب بندگون سے فوقیت ہو
یہہ نشان اسکے تین ہین سمجھ
دائما صبح و شام و [illegible]
حق تعالی مین جو رہے حیران
غیر حق کو وہ دیکھتا ہی نہین
جو کیا ہی جناب ابراہیم
کہا حاجت مجھے تیرے سے نہین
جب توکل خدا پہ کرتے ہین
تو نہ زنہار ہو وے انکو خبر
کاٹے [illegible] تیغ [illegible] ہین
[illegible]
کہا [illegible]

تلک امة قد خلت لہا ما کسبت ولکم ما کسبتم

یعنے انکی جو یک جماعت تھی — دار فانی سے وہ گذر ہی گئی
اور یہان جو کہ تم کماؤ گے — تم جزا اُس عمل کی پاؤ گے

ذکر شیخ سمنون محب رحمۃ اللہ علیہ

عصر مین اپنے وہ یگانہ تھا — قدوہ کمّل زمانہ تھا
تھے اشارے لطیف تر اسکے — اور لطایف شریف تر اسکے
تھا محبت مین بے نظیر وہ جب — نام سمنون محب ہے اسکا لقب
اور وہ اقران سے تھا جنید کے جان — فیض پایا تھا انسے سر عیان
کہ محبت کو وہ دیا تقدیم — معرفت کی اپر سمجھ ای سلیم
قاعدہ اور اصل راہ خدا — ہی محبت ہی اسکے پاس بجا
ہو محبت مین جب تلک کامل — نہ وے حال و مقام ہوون نائل
ہوا ایک شہر پر جب اسکا گذر — لوگ اس شہر کے ملے اکثر
وعظ کہنے لگا ہی ہو سو اس — پر نتھے سامعین دقیقہ شناس
کئی تاثیر اسکی جب باتین — آئین جنبش مین سارے قندیلین
نقل ہی ایکدن وہ شیخ زمن — جب محبت مین لگا کرنے سخن
پھر اتر سر سے ہاتھ پر آیا — گود مین اسکے بعد آ بیٹھا
چونچ سے اسکے خون ہوا تھا روان — بس وہین گر پڑا دیا ہی جان
کرنے سنت کی پیروی بنکاح — آخر عمر مین کیا ہی نکاح
اس سے سمنون کو تری الفت — ہوئی پیدا بوجہ بشریت
واسطے ایک قوم کے اسجا — ایک جھنڈا لئے ہین لا برپا
اور وہ جھنڈے کے نور سے انجان — بس منور ہی حشر کا میدان
کہے جھنڈا یہہ انکا ہی یا رب — جو محبان حق کے ہین احباب

یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ

شیخ یہہ بات سنکے ہو خوشدل — آپ بھی انمین جا ہو داخل
شیخ سمنون وہ نے لگا تب — کس لئے مجھکو ہانکتا ہی اب
کہا سمنون اسکو ای صاحب — کہ مجھے لوگ بولتے تھے محب
آئی تب یہہ ندا کہ ہاتف غیب — کہ محبون سے ہی تو تھا بی ریب
تھی وہ فرقے جان محبون کے — نام کو تیرے محو کر ڈالے
جو بجا لائے ہین وے نیک عمل — بس جزا اسکی پائینگے وہ کل
اسکے ایسے نکات ہین اکثر — قدس اللہ سرہ الانور
رہنمائے مسالک عرفان — شیخ سمنون محب گرامی شان
بالیقین ذات باصفا اسکی — بس محبت مین ایک آیت تھی
عصر کے سب مشایخ کامل — تھے یقین اسکے فضل کے قائل
صحبت شیخ سری سقطی — شیخ سمنون محب کو حاصل تھی
اور محبت مین ایک مذہب خاص — جان وہ رکھتا تھا صاحب اخلاص
جو ہین وے سر شیوخ عالیشان — انکا مذہب ہی اسکے عکس مین جان
کیا مقامات اور کیا حالات — کرین اس سے نزول پس درجات
نقل ہے کہ کرکے حج بیت اللہ — جبکہ رجعت کیا وہ حق آگاہ
ہوئے مشتاق سارے وعظ کے جب — چڑہا منبر پہ لاعلاج ہو تب
تب قنادیل کی طرف رخ لا — چند باتین کیا وہ بحر ہدا
مار کر ایک دوسری کو وہین — پارہ پارہ ہو سب گرے بزمین
ایک پرندے نے تب ہوا اتر — سر پہ بیٹھا ہی شیخ کے آکر
پس زمین کے اوپر وہ بیچارہ — اسقدر اپنی چونچ سے مارا
نقل ہی جب شباب انکو تھا — اسنے اپنا نہین نکاح کیا
اسکی بی بی سے یک لڑکی ہی — عمر جب تین سال اسکی ہوی
سو اسی شب وہ خواب دیکھا ہے — کہ قیامت کا روز آیا ہی
اور وہ جھنڈے کے نیچے با اکرام — لوگ اس قوم کے کھڑے ہین تمام
شیخ سمنون وہ دیکھکے پوچھا — کہ یہہ جھنڈا ہی کون لوگونکا
وے محبان خدا کے ہین ایسے — شاہ نہین جن کے ہین یہہ فرمائے
دوست جو حق کے دوستو ہین — وہی سب اس علم کے نیچے ہین
اُنسے یک شخص آکے ای ماہر — چاہا سمنون کو کرے باہر
بولا سمنون کہ وہ صاحب دل — تو نہین ہی یہہ قوم مین داخل
پر مرے دل سے ہی خدا آگاہ — میری نیت سے ہی بصد آگاہ
لیک جسوقت ہو گیا مائل — تیری دختر طرف ہی تیرا دل
آہ سمنون جب یہہ بات سنا — حالت خواب مین ہی رونے لگا

اور اٹھا ہاتھہ التجا کے تب
بس اسیکو یہہ راہ سوجھی تو اٹھا
اہل خانہ کہے جھاڑی پر
نقل ہی جو کہ تھا غلام خلیل
بیچا دنیا سے آہ اپنا دین
تا مشایخ کی شان عز و وقار
شیخ سمنون کی و لیے عزت
تب غلام خلیل ہو مضطر
قابو یہہ وہ ڈھونڈھتا تھا پر وسو
بھیجا سمنون پاس اسکو وہین
بعد ازان وہ جنید پاس گئی
پھر غلام خلیل سے ملکر
سن خلیفے نے اسکو غصہ ہوا
گرچہ وہ چاہتا تھا یہہ دل سے
ہو گیا لا علاج و عاجز جب
ہاتھہ سے ملک تیرا جاویگا
شیخ سمنون کو بلایا ہی
جب غلام خلیل یہہ دیکھا
آخر عمر مین خدا اے امام
ایک تھا شیخ با صفا دلدار
شیخ سمنون پہ اتہام کیا
اسکے اعمال سے بھی یک حصہ
بات یہہ جب سنا غلام خلیل
اور جو مال و منال رکھتا تھا
شیخ عطار بولتا ہی بیان
انکی جو فضل کا کرے اقرار
کہا ذکر خدا مین ہووے مدام

آہ کہنے لگا ای میرے رب
تھی مقبول ہو گئی وہ دعا
جانئے اب جری تھی وہ دختر
بد گہر بد صفات تھا بے قبیل
پایا دنیا کی عزت و تمکین
تا خلیفے کے پاس ہو زنہار
جبکہ بغداد مین لئی رفعت
باندہا ہی اسکی دشمنی پیکر
کرے رسوا اسے خلیفے پاس
دیوے تا وہ فریب اسکو تسکین
مدعا اپنا ہی بیان کئی
باندہی بہتان آہ سمنون پر
قتل سمنون کا ارادہ کیا
قتل کا اسکے حکم کر دیوے
سو گیا بیقرار ہو اس شب
دیکھہ اپنا کیا تو پاویگا
عز و حرمت سے پیش آیا ہی
اور اسکا حسد زیادہ ہوا
مبتلا کر دیا اسے بہ جذام
یہہ حکایت کسینے اس سے کیا
اسنے اچھا نہین یہہ کام کیا
پہنچتا تھا انہوکو صبح و پگاہ
بس پشیمان ہوا غلام خلیل
صوفیہ کے ہی پاس بھیجدیا
دیکھئے صوفیہ کی عزت و شان
رتبہ کیا اسکو دیویگا دادار
جو نکہ کہتا ہی قادر علام

کہ حقیقت مین وہ مصری دختر
گھر مین یک شور و غل پڑا ہی جب
ناگہان پاس سے گر پڑی ہی وہ
وے تصوف سے اپنی وہ شہرت
معتمد اسکے پاس ہو کر خوب
کوئی راغب ہو وے انکی طرف
اور اقطار مین ہوا مشہور
رنج بیحد ہی اسکو پہنچا یا
ایک زن کو بڑا تھا حسن و جمال
چاہی سمنون سے جاوہ اپنا نکاح
وہ بھی نہین التفات فرمایا
اسنے یہہ سنکے ہو گیا مسرور
شیخ سمنون کو کیا ہی طلب
بند لیکن ہوئی ہی اسکی زبان
خواب مین کوئی آکہا اس سے
صبح دم جبکہ ہو گیا بیدار
اور بہت اس سے معذرت چاہا
باندہا پھر اسکی دشمنی مین کمر
رنج سمنون کو جو دیتا تھا
سنکے اسطرح اسنے کہنے لگا
اسکو اشیاخ با صفا کے سات
حقتعالی اسے شفا دیوے
اور علانیہ جلد توبہ کیا
پر قبولے نہین ہین وے زنہار
انکے انکار سے جو باز آوے
کہتے ہین رتبہ محبت سے

مانع راہ ہو وے میری اگر
ہو کے بیدار کہا ہی پوچھا سبب
اور اسیوقت مر گئی ہی وہ
جا خلیفے کی پائی ہی قربت
کہا اس سے شیوخ کے وہ عجیب
رہے پس آپکا ہی عز و شرف
جا بجا اسکا ذکر تھا مذکور
اور بہت اسپہ آفرین باندہا
اور وہ رکھتی تھی زیور و زر و مال
پر قبولا نہین وہ اہل فلاح
بلکہ ہی دور اسکو کروایا
جا خلیفے سے تب کہا ہی ضرور
اور جلاد کو بلایا تب
نہین پایا کلام کا امکان
قتل سمنون کو اگر تو کرے
وہ پشیمان ہو گیا بسیار
عز و اکرام سے روانہ کیا
اسکی بدخواہی مین تھا شام و سحر
انتقام اسکا یہہ خدا نے لیا
یک طریقت مین نا پسند تھا
اسطرح جب نزع تھا درات
اسکے اعمال تا انہین پہنچے
اور ندامت کی جلد راہ لیا
اسکو واپس کئے ہین کر انکار
یون خدا اسکو سرفراز کرے
شیخ سمنون سے سوال کیے

[illegible]

اذکروا اللہ ذکرا کثیرا

کہا جو حق کے دوست ہے بیچ مین
بالیقین تھے وے اشرف ارین
دوستان حق کے ہی سنگے حق سات
جو نکہ فرمائے شاہ موجودات

المرء مع من احبه

پس محبان خدا کے سر و عیان
حق کے ہی ساتھ مین ہر دو جہان
اور محبت کہا بہت ہی شریف
اور نہین کوئی چیز اس سے لطیف
اور پوچھے محب یہ دنیا مین
کس لئے بول آفتن لادین
کہا دعوا یقین محبت کا
کہین ہر سفلہ نا کرے املا
جب بلا دیکھے بھاگ جاوے تمام
اور جو صادق ہی دل لاوے قیام
اور جب فقر سے کئے ہین سوال
کہا اسطرح تب وہ بحر کمال
شیخ سمنون کہا وہی ہی فقیر
کہ جیسے فقر سے ہو انس کثیر
نقد سے جون ہو انس جاہل کو
انس جون مال سے ہو غافل کو
نقد سے ہو فقیر کو وحشت
جیسے جاہل کو فقر سے وحشت
اور تصوف ہی کہا ای عزیز
نہ تیری ملک ہو کوئی چیز
اور نہو ملک تو کسی شی کا
تو خدا کا ہو اور خدا تیرا
ہین کلام اسکے ایسے ہی انور
قدس الله سره الازهر

ذکر شیخ ابو محمد مرتعش رحمة الله علیه

صاحب زہد و صاحب تقوی
ذوالکمال و مدارج علیا
زبدۂ سالکان پاک سیر
بو محمد ہی مرتعش اشہر
سب مشائخ مین فرد الوقت تھا وہ
صوفیون بیچ معتبر تھا وہ
اور بحر و بر مین بشام و سحر
کئی ملکون کا وہ کیا تھا سفر
اور بڑے خدمتون سے تھا مشہور
اصل مین تھا وہ شہر نیشاپور
شیخ بوحفص کو وہ دیکھا تھا
پایا تھا مین اسکی روایت کا
ابو عثمان و جنید کے سات
فیض صحبت وئی تھی اسکو ہات
بعد شونیزیہ مین آکے رہا
وہین دنیا سے انتقال کیا
نقل ہی اسنے بولا ایک سال
مین توکل پہ حج کیا خوشحال
بعد ازان جبکہ مین نگاہ کیا
وجہ اسکا ہوئے نفس سے تھا
پوچھے کسطرح وجہ یہہ جانا
تب دیا یون جواب وہ دانا
کہی یک روز یون مری مادر
پانی اب یک گھڑا تو لا ای پسر
بات یہہ مجھپہ تب ہی آئی گران
کہ بجا لاؤن مان کا یہہ فرمان
مین نے سمجھا کہ سیزدہ سالہ
جو کیا حج کعبہ والا
آہ تھی وہ ہواے نفسانی
نہ براے رضاے ربانی
گر کیا ہو تا وہ براے خدا
ہوتی مطلوب گر رضاے خدا
مان کی خدمت مین بھی سعادت تھی
نفس پر کس لئے گران آئی
اس مشقت کو جانتا آسان
حکم مادر کو جانتا یہہ گران
بالیقین مکر نفس کا ہی سبب
سر سے اسکے پناہ دے یا رب
نقل ہی ایکدن وہ نیک نہاد
گذرا در یک محلۂ بغداد
ہوئی اسیر پیاس غالب تر
پہنچا پس یک مکان کے در پر
وہ کھڑا رہکے اس جگہہ بیتاب
اہل خانہ سے تب ہی چاہا آب
ہاتھ مین لیکے ایک کوزۂ آب
ایک لڑکی نے جلد آئی شتاب
دیکھ کر آہ اسکا حسن و جمال
اسکا مفتون ہو گیا در حال
کوزۂ آب لیکے اس سے پیا
اور در پر اسکے بیٹھ گیا
بعد آیا ہی صاحب خانہ
تھا وہ ہشیار اور فرزانہ
بو محمد نے اس سے بولا تب
مین کیا تیرے گھر سے آب طلب
ایک لڑکی نے لاکے آب دی
اور مرے دل کو اپنا صید کی
صاحب خانہ جبکہ تھا عاقل
اسکو سمجھا یہہ شیخ ہی کامل
پس کہا وہ تو ہی مری دختر
تیری خواہش اگر ہے اے پسر
تجھکو دیتا ہون کر نکاح اسے
تا ہو دارین مین فلاح اسے
بو محمد یہہ سنکے شاد ہوا
اور اسبات کو قبول کیا
پدر دختر کا ہو بہت خوشدل
کر کے بالفور یک بڑی محفل
وہین عقد نکاح اسکا کیا
اور ضیافت کیا خوشی کی ادا
اور یہ حمام جلد بھجوا کر
بو محمد کو غسل دلوا کر
خرقہ اس سے وہین نکلوایا
جامۂ فاخرہ پہنوایا
شیخ حجرہ مین جب ہوا داخل
نہین عورت طرف ہوا مائل
ہو گیا ہی نماز مین مشغول
اور دعا و نیاز مین مشغول

اور ایسے مین ہو وہ ناشاد کے — کرنے لاگا ہی نالہ و فریاد
پھینک ڈالا نکالکر وہ لباس — پہنا خرقہ وہی بلا وسواس
پوچھے کیا حال ہی تجے فرمایا — تیرے باطن مین یہہ ہوی ہی بدا
توجو پہنا تھا صالحونکا لباس — تجھہ سے کھینچا گیا بلا وسواس
آشنائی کا بھی لباس یقین — تیرے باطن سے ہمنے لیوین چھین
دیکھے پانی پہ ہم نے چلتا ہی — اور دیکھے ہوا مین اڑتا ہی
کہ خلاف اپنی وہ ہوا کا کرے — اپنے شہوات نفس کو چھوڑے
نقل ہی یون کہا وہ قدوہ دہر — کہ مقرر مرے عمل سے یقین
تو وہ بیشک فریب پایا ہی — نفس اپنا خطر مین ڈالا ہی
جونکہ فرمایا قادر یزدان — کی تلاوت یہہ آیت قرآن
پوچھے مولا کی دوستی کامل — بندہ کس چیز سے کرے حاصل
ہیںگی دنیا وہ چیز نامرغوب — بالیقین وہ خدا کی ہی مغضوب
اپنے صاحب کو گفتگو سے تمام — کرے غایب وہ ای نکو انجام
پھر وہان سے اُسے وہ لیجاوے — تا رہے حق ہی اور وہ نہ رہے
کیا ارشاد انکو بوسواس — جاؤ تم صدق دل سے اسکے پاس
اور مجھے چھوڑ دیجیو اسیر — کہ تمہارے لیے وہ رہے بہتر

ذکر شیخ ابو عبداللہ محمد بن محمد فضل رحمۃ اللہ علیہ

تھا خراسان کے مشایخ سے — اکمل عارفان راسخ سے
تھا مرید اسنے خضرویہ کا — اور وہ ترمذی کو دیکھا تھا
جونکہ نامہ اسے لکھا یکبار — کہ شقاوت کے کیا ہین کہہ آثار
پہلی اسکو خدانے علم دیا — اور محروم وہ عمل سے رہا
تیسری صالحونکی صحبت ہے — پر نکرتا وہ انکی حرمت
ابو عبداللہ کی ہی خدمتمین — رہتا سب عمر فیض صحبت مین
ابو عبداللہ بلخ مین ای پر — پایا لوگون سے ہی جفا بسیار
بد دعا انپہ وہ کیا ہی تب — کہ کیا ہی وہ عرض یون یارب
بلخ مین بعد اسکے بالتحقیق — پھر نہ کوئی ہوا یقین صدیق
ہووے کس چیز سے تو فرما اب — انکو ارشاد یون کیا ہی تب
کہ وہی خرقہ لامرادی تو — اور یہہ پوشاک فاخرہ لیو
اپنی زن کو وہین دیا ہی طلاق — باہر آیا لیا ہی اس سے فراق
یک نظر تو کیا جو غیر طرف — ہاتھہ سے اپنے کھو دیا یہہ شرف
اور وہی شوق گر دہر نگا تو — اور نظر دوسری کریگا تو
نقل ہی اس سے یون کہے یکبار — کہ فلان شخص ہی نکو اطوار
کہا یہہ بات سنکے وہ تحقیق — کہ خدا اسکو دیوے یہہ توفیق
ہی یہہ بہتر ہوا مین اڑنے سے — اور پانی اوپر بھی چلنے سے
تا رسے مین نجات پاؤنگا — یا بہشت برین مین جاؤنگا
فضل حق پر جو اعتماد کرے — حق اُسے تب بہشت مین بھیجے

قُل بِفَضلِ اللّٰهِ وَبِرَحمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَليَفرَحُوا

کہا مولا جسے رکھے دشمن — بس کہے آپ بھی اسے دشمن
اور تصوف کی یون کیا تعریف — کہ یقین وہ ہی ایک حال لطیف
اور بلا شبہ ایک دم مین آئے — بارگاہ خدا مین پہنچاوے
نقل ہی اسکے معتقد باادب — ایک وصیت ہین اس سے کیے طلب
جسکی صحبت تمہارے حق مین بجا — ہووے بہتر ہے صبح و مسا
اسکے ایسے کلام ہین الطف — قدس اللہ سرہ الاشرف
صاحب وجد و عشق و قربت و وصل — ابو عبداللہ بن محمد فضل
بس ریاضت مین بعدیل تھا وہ — اور فتوت مین بےمثیل تھا وہ
ابو عثمان کو اسکے ساتھہ مدام — تھا رسوخ اور اعتقاد تمام
شیخ ایسا لکھا جواب اسے — تین آثار ہین شقاوت کے
دوسری ہو عمل کی بھی توفیق — پر نہ اخلاص اسمین ہو تحقیق
ابو عثمان نے یہہ کہتا تھا — مین یہہ قوت اگر رکھا ہوتا
تا میر اسرار باطنی ہی جو — اسکے دیدار سے منور ہو
اور زبان طعن کی دراز کئے — لوگ اسکو بہت ہی رنج دئے
صدق انسے اٹھا تو بے تاخیر — کی اجابت دعا یہہ رب قدیر
نقل ہی اس سے یون ہو سایل — کہ سلامت صدور کی حاصل
کہ بہ حق الیقین قیام کرے — اور بڑا اسکا اہتمام کرے

کہ حقیقت مین یک حیا ہی وہ
بالیقین موضع ثبات ہی وہ

جب تلک عین الیقین نہوا اول
نہ ہو علم الیقین بھی اکمل

ہوا معلوم پس کہ علم یقین
بعد عین الیقین ہوا ہی امین

ہمت و اجتہاد سے ہوگا
متردد ہو در صواب و خطا

وہ بلا شبہ و ریب دیکھیگا
اس سے یک اطمینان لیویگا

بعد باہر اسے جو لے آوین
اور یہہ آفتاب و کھلاوین

ملکہ اسکا ہویگا کامل
علم اسکا اسے ہو تب حاصل

اور بولا بگوشۂ خاطر
ہو بدنیا مرید جب ناظر

اور کہا چار چیز ای ہمام
جان لوگون سے ہو جدا اسلام

دوسری جو نجانتا ہووے
کرے اسیر عمل جہالت سے

چیز چوتھی یہی ہی سن لیجے
علم پڑہنے سے لوگ کو روکے

عین سے علم لام سے ہی عمل
کہ عمل ہی ضرور ای اکمل

اور بولا بزرگ تر مردم
اہل عرفان مین ہین یہ جانو تم

اور بولا محبت ای ہشیار
ہی بلا شبہ جانئے ایثار

اولا وصل ہووے ذکر دوام
اور خوش حال ہووے اسے مدام

تیسری چھوڑ دیوین سب اشغال
محو نسبت مین حق کے ہو ہر حال

جو کہ قرآن مین کہا ہی رب
آیت پاک یہہ پڑہا ہی تب

بعد علم الیقین اُسے دیوین
اس سے عین الیقین کو تا دیکھین

کعبۃ اللہ جو نہین دیکھا
ہو علم الیقین اسے اسکا

اور عین الیقین کے آگے
جاننے علم ایک جو آوے

آوے علم الیقین جب ای یار
اس سے عین الیقین کے اسرار

جون کوئی چاہ مین پڑا ہووے
اور اسی چاہ مین پڑا ہووے

دیکھ وہ آفتاب بے حیرت
جب وہ دیکھا کریگا یکدیگر

پس اسی علم سے وہ نیک شعار
دیکھیگا آفتاب کے اسرار

تو طرف اس مرید کے مت دیکھ
کہ یقین وہ نہین مرید ہی نیک

اولا جو کہ جانتا ہووے
جبکہ اس پر کوئی عمل نکرے

تیسری جو نجانتا ہی یقین
شوق دل سے نہ ہووے تا اسکے تئین

کہا ستہ حرف علم ہین ای فہیم
یعنے ہی عین اور لام اور میم

میم سے ہووے مخلص ای ذیشان
اپنے علم و عمل مین ستر و عیان

جو ہو ثابت بہت شریعت مین
اور حضرت کی حفظ سنت مین

اور اسکے چہار معنے ہین
خوب تر یاد رکھ تو انکے تئین

دوسری ذکر حق سے با تکریم
اسکو حاصل ہوا ایک انس عظیم

چوتھی حق کو ہی اختیار کرین
اسکی نسبت مین جان نثار کرین

قل ان کان اٰباءکم وابناءکم واخوانکم
وازواجکم وعشیرتکم واموال ن اقترفتموها وتجارۃ تخشون کسادها و
ومساکن ترضونها احب الیکم من اللہ ورسولہ وجهاد فی سبیلہ فتربصوا
حتی یاتی اللہ بامرہ واللہ لا یهدی القوم الفاسقین۝

پس محب حق کے جو ہین نیک نہاد
دوست رکھتے ہین حق کو سب سے زیاد

ذکر شیخ ابو الحسن بوشنجی رحمۃ اللہ علیہ

جسکو تھی راہ حق مین یکرنگی
شیخ دین بو الحسن ہی بوشنگی

تھا مشائخ مین وہ بڑا عالم
تھا طریقت کے ملک کا ناظم

ابو عثمان اور ابن عطا
اور جریری کو اُسنے دیکھا تھا

اسنے بوشنج سے عراق کو جا
سالہا دراز اُسمین رہا

پھر وہان سے گیا بہ نیشاپور
اور گذارا وہین وہ عمر غفور

اسکے باتین لطیف ہین انور
قدس اللہ سرہ الازہر

صادق کار دیدہ صاحب دل
زاہد عصر عارف واصل

تھا خراسان کے اکابر سے
پیشوایان ذو المفاخر سے

تھا ہمیشہ بعالم تجرید
بسکہ ثابت قدم وہ فرد وحید

اور دیکھا تھا بو عمر کو وہ
اور کئی شیخ معتبر کو وہ

بعد بوشنج کو وہ آیا جب
اسکو زندیق کہنے لاگے تب

وہان موسوم زہد سے وہ ہوا
ہوا اسکا وہان بڑا چرچا

نقل ہی گم کیا تھا اپنا خر / ایک بقال شہر کا اسشہر / پکڑا وہ بوالحسن کا دامن آ / کہنے لاگا کہ دیجے خر میرا
شیخ کہنے لگا ہی اسکتین / کہ ترا خر بچانتا ہون مین / تو نے غلطی سے مجھکو پکڑا ہی / کیون تو ناحق مجھے ستاتا ہی
پر نہین مانتا تھا وہ بقال / شیخ نے تب بدرگہہ متعال / ہاتھہ اپنے اٹھا کیا ہی دعا / گم ہوا تھا سو خر وہین آیا
عذر بقال کرنے لاگا وہین / مین نے یہہ بات جانتا تھا یقین / کہ نہین تو لیا ہی میرا خر / نہین یہہ شان تیری ای سرور
لیک مجھکو بدرگہہ مولا / بالیقین آبرو نہین اصلا / مین نے سمجھا کہ جب کرے تو دعا / خر مرا تب مجھے خدا دیگا
نقل ہی ایکدن وہ جاتا تھا / ایک ترکی نے آ اسے مارا / لوگ اسکو کہے کہ ای ناداں / یہہ فلان شیخ ہی شہیر جہان
آہ یہہ تو نے کیا حرکت کی / اسنے سنتے ہی یہہ ندامت لی / شیخ کے پاس دوڑ آیا ہی / عذر خدمت مین اسکے لایا ہی
شیخ اسکو کہا کہ فارغ رہ / کہ نہین ہمکو ہی ترے سے گلہ / وہ حرکت ہوی جو تیرے سے / ہم تیرے سے نہ دیکھتے ہین اسے
وہ حرکت یقین جہان سے ہوی / وہان ہرگز غلط نہووے کبھی / نقل ہی ایکروز ای دانہ / جاکے بیٹھا تھا وہ بر پاخانہ
بات گذری یہہ اسکے خاطر مین / پیرہن یہہ فلان فقیر کو دین / وہین خادم کو اپنے بلوایا / پاپخانے کے پاس وہ آیا
پیرہن اپنا اپنے تن سے نکال / دیا خادم کے ہاتھہ مین فی الحال / اور کہا یہہ فلان فقیر کو دے / کیا خادم نے عرض یون اس سے
پاپخانے سے آئے تک باہر / کیون نہ تاخیر کی تو اے فاخر / شیخ بولا مجھے یہہ خوف ہوا / تا نہ شیطان ہو راہزن میرا
کہین لیجاوے یہہ مری نیت / اور آجاوے دوسری نیت / نقل ہی اس سے یون کئے ہین سوال / بولا ای شیخ کیا ہی تیرا حال
وہ کہا حق کے نعمتین کہاتے / بالیقین گھٹ گئے یہہ دانت مرے / اور شکایت مین حق کے میری بال / تھک گئی ہی بغیر و شبہ و گمان
اور پوچھے ہین لوگ اس سے / کہ مروت ہی کیا بیان کیجے / کہا جو کچھ کئے ہین تجھہ پہ حرام / دور رہنا مدام انسے تمام
کہ ملک جو ہین کاتب اعمال / تا مروت ہو انسے خوش منوال / اور اسطرح اس سے پوچھے ہین / کہہ تصوف تو کسکو کہتے ہین
کہا نہین ہی حقیقت اب اسکی / مگر اسکا ہی نام ہی باقی / آگے اسکے نہین تھا اسکا نام / پر حقیقت تھی اسکی باکرام
اور تصوف سے پوچھے دوسری بار / کہا اسطرح تب وہ نیک شعار / کہا کرنا قصیر اپنی امل / اور کرنا مداومت بہ عمل
اور بولا کہ ہی وہی توحید / کہ تو جانے بصدق دل ای سعید / نہین مانند اسکے کوئی ذات / کرے اس اعتقاد پر تو ثبات
کہا اخلاص ہی وہی خوشحال / نہ لکھین جسکو کاتب اعمال / یعنے باطن مین وہ ہے پنہان / نہ تباہ اسکو کر سکے شیطان
اور ہرگز کوئی بنی آدم / اسسے آگھہ نہوسکے کوئی دم / اور پھر پوچھے کہ ہی توکل کیا / انکو اسطرح تب وہ فرمایا
کہ تو آگے سے کہاوے اپنے نان / لقمہ چھوتا لیا کرے بدہان / اور لقمے کو خوب تر جانے / دیر اور اطمنان سے کہاوے
اور جانے جو حصہ ہو تیرا / فوت تیرے سے وہ نہووےگا / کہا جو آپ کو رکھیگا خوار / کرے اسکو بلند حق ای یار
آپ کو جو عزیز رکھیگا / خوار اسکو خدا نے کردیگا / اور جاہا کسینے اس سے دعا / یہہ دعا اسنے تب خدا سے کیا
کہ خدا اپنے لطف ورحمت سے / تیرے فتنے سے ہی بچاوے تجھے / نقل ہی ایکرات ایک درویش / آنکر اسکی قبر پر دلریش
آہ جاتا تا خدا سے ہی دنیا / شیخ آ اسکے خواب مین بولا / قبر پر جب ہمارے آوے تو / حق سے دنیا کبھی نچاہے تو
جاتو دنیا ہی ہان اگر جاہے / قبر پر خواجگان دنیا کے / قبر پر جب ہمارے آویگا / یہہ دعا کر ببارگاہ خدا

حقتعالی کرم سے از کونین
قطع ہمت تری کرے بیچمین

ذکر شیخ محمد علی حکیم الترمذی رحمۃ اللہ علیہ

ہی محمد علی حکیم سلیم
ترمذی سے ہی مشتہر وہ فہیم

اور بشرح معانی ای اکرم
تھا یقین ایک آیت اعظم

اور تھی اسمین شفقت وافر
اور اخلاق و ستبر فاخر

سب علوم و فنون مین فاضل
اور ظہور و بطون مین کامل

اہل ترمذ سے بس جماعت ایک
کرتے تھے اسکا اقتدا نیک

علم تھا اسکا علم ربانی
بہرہ ور تھا بفیض حقانی

ستر و ظاہر مین مجتہد تھا وہ
اور مقلد نتھا کسیکا وہ

اسکو کہتے تھے اولیا کا حکیم
کہ تھی حکمت مین اسکو شان عظیم

صحبت انکی یقین وہ پایا تھا
فیض انسے بہت اٹھایا تھا

کیا اس سے مناظرہ یکبار
متحیر ہوا ہی وہ بسیار

شہر ترمذ مین اسکے عصر مین ہان
شخص ایسا نہین تھا کوئی جان

اور تھا اہل شہر سے محجوب
ذکر مولا کا اسکو تھا مرغوب

یہہ بھی عازم ہوا ہی ساتھ انکے
دوسرے شہر کی طرف جاوے

کہی مادر اسے ای نور بصر
کہ ضعیفی تری ہی اب مجھ پر

پس مجھے کسپہ چھوڑ کر جاوے
کون خدمت مری بجا لاوے

کیا ناچار تب وہ ترک سفر
اور گئے دو رفیق وہ ملکر

بیٹھہ کر زار زار روتا تھا
اور کہتا تھا درد سے ایں

ہوسکے وے آوین عالم و فاضل
آہ رہ جاؤن یعنی مین جاہل

پوچھا روتا ہی کیون بدرد و ملال
تب وہ ظاہر کیا ہی اپنا حال

کہ اسی جا سبق مین وے یون تجھے
جلد تر تو انہون سے بڑھ جاوے

یونہی وہ تین سال درس دیا
علم مین اسکو بس کمال ہوا

شیخ بولا یہہ دولت والا
والدہ کی رضا سے مین پایا

کہا ابوبکر اس طرح سن تو
کہ مقرر ہر ایک شنبہ کو

اور ابوبکر نقل یہہ لایا
شیخ یکروز مجھکو فرمایا

پس چلا اسکے ساتھ مین بتعجیل
نہین تھوڑی بھی کچھ تو ہی سے دلیل

ایسے اسکے کلام ہین اے علی
قدس اللہ سرہ الولا

حامی دین معاون سنت
فخر دوران مزین ملت

تھا شیوخ کبار سے ای یار
اسکی شہرت تھی چو طرف بسیار

اور احادیث کی روایت مین
تھا یگانہ وہ حفظ سنت مین

اور تھین اسکی ریاضتین بسیار
اور فضل و کرامتین بسیار

بھی شریعت مین اور طریقت مین
مجتہد تھا خیار ملت مین

اور مدار اسکے جان مذہب کا
بیشک و ریب علم پر ہی تھا

اور وہ رکن رکین ملت تھا
بالیقین وہ حکیم امت تھا

صاحب کشف و صاحب اسرار
اور حکمت کے اسمین تھے انوار

خضر و یہہ بھی بوتراب جو تھا
اور ابن جلا جو تھا تسرا

ساتھہ یحیی معاذ کے بھی یقین
تھا کلام اسکو ای نکو آئین

اور تصانیف اسکے ہین اکثر
اور مسند اوسکے ہین اور اشہر

کہ وہ سمجھے کلام کو اسکے
اور سر مرام کو اسکے

اسکی لڑکائی مین دو شخص ای یار
طلب علم پر ہوئے تیار

اپنی مادر کے پاس جا کر تب
کی اجازت سفر کی اس سے طلب

اور کہی تو ہی ایک میرا پسر
نہین تیرے سوا کوئی دیگر

اپنی مادر سے جب یہہ بات سنا
درد دل اسکو یک ہوا پیدا

گذرے جب پانچ ماہ بعد ازان
وہ گیا ایک دن بگورستان

عمر ضایع مری ہی در تعطیل
ہین وے میرے رفیق در تحصیل

ایسے مین ایک پیر نورانی
ہوا ظاہر بحکم ربانی

تب کہا ہی وہ پیر پاک سیر
کہ ہمیشہ یہان تو آیا کر

شیخ اسباقکو قبول کیا
اور ہمیشہ وہین وہ جاتا تھا

ہوئی معلوم پس اسے یہہ بات
کہ یقین خضر تھا وہ پاک صفات

بعد آتا تھا خضر ای اکرم
واقعے کہتے پوچھتے باہم

خضر آتا تھا جان پاس اسکے
بیٹھہ کر ہر دو بحث کرتے تھے

کہ تجھے ایک جا لیجاؤن
مین گذارش کیا کہ حاضر ہون

یک بیابان مین جا پہنچے ہم
اور ناگاہ اسمین دیکھے ہم

سبز تھا ایک درخت اسمین ہرا ❊ تخت زر اسکے نیچے ایک دھرا
اور پانی کی ایک نہر روان ❊ پاس تھی اس درخت کے ایجان
پاہن یک شخص جامۂ زیبا ❊ با شرف تخت پر وہ بیٹھا تھا
شیخ نے جا اُسے کیا ہی سلام ❊ وہ اٹھا دے جواب با اکرام
اسکو اکرام سے ہی بلوایا ❊ تخت پر اپنے اسکو بٹھلایا
لوگ پھر ہر طرف سے آنے لگے ❊ شخص چالیس آکے جمع ہوئے
تخت پر جو بزرگ بیٹھا تھا ❊ جانب چرخ یک اشارہ کیا
تب ہوا ہی طعام یک نازل ❊ وہ تناول کئے ہین سارے مل
شیخ تب اس سے یک سوال کیا ❊ وہ معظم اسے جواب دیا
کہا باتین جواب مین بسیار ❊ کچھ نہ سمجھا ہون اس سے مین زنہار
شیخ پھر اس سے ہی لیا رخصت ❊ تا کرے اپنے گھر طرف رجعت
بعد مجھکو کہا کہ اب تو جا ❊ فضل حق سے تو اب سعید ہوا
ایک ساعت ہی بعد گذرے جب ❊ ہم نے ترمذ مین آکے پہنچے تب
پوچھا ای شیخ کونسی تھی وہ جا ❊ اور وہ مرد کون تھا فرما
کیا ارشاد تب وو شیخ جلیل ❊ کہ تھا وہ دشت آل اسرائیل
اور وہ مرد باصفا ای یار ❊ ہی یقین اس زمانہ کا قطب مدار
کہا مین یک گھڑی مین کیونکر یا ❊ پہنچے ور دشت آل اسرائیل
کہا ہی تجھکو پہنچنے سے کام ❊ اور نہین پہنچنے سے کیا ہی مرام
اور حقیقت سے اسکے کیا سروکار ❊ ہوا خاموش مین نے تب ناچار
نقل ہے شیخ نے یہ فرمایا ❊ کہ مین ہر چند بات یہ چاہا
کہ مرے نفس کو مطیع کرون ❊ طاعت ایزدی مین اسکو کہون
بات یہ ہو سکی نہین ای رشید ❊ آخر اس سے ہوا ہون نا امید
کہا شاید یہ نفس کو مولا ❊ کیا دوزخ کے واسطے پیدا
پانون اس دوزخی کو مین کیونکر ❊ بس گیا مین کنار جیحون پر
تھا مرا ایک دوست اسکو کہا ❊ دست و پا باندھ میرے وہ باندھا
اور وہ دوست جب وہانسے گیا ❊ مین نے پہلو پہ لوٹنے لاگا
تا کہ جیحون مین اپکو ڈالون ❊ اور پانی مین غرق ہو جاؤن
اور ناگاہ تب جو مارا آب ❊ دست و پا میرے کھل گئے بیتاب
اور ایسے مین موج یک آئی ❊ اور کنارے پہ مجھکو پہنچائی
مین نے امید اپنی تب چھوڑا ❊ اور تسبیح بول کہنے لگا
ای مرے خالق ای مرے مولا ❊ نفس اب کیا ہی یہ پیدا
نہ تو جنت کے ساز وار ہی وہ ❊ نہ سزاوار دار نار ہی وہ
اور جب مین ہوا ہون ناامید ❊ تب برکت سے اسکے رب وحید
راز میرا ہی مجھ پہ کھول دیا ❊ مین جو چاہا تھا اسکو بتلایا
اسی ساعت کے پس برکت سے ❊ اسی حالت کے مین حرمت سے
غایب اپنے سے ہو گیا ہون مین ❊ بالیقین جب تلک جیا ہون نہین
اور ابوبکر یون دیا ہی خبر ❊ کہ سو ایک روز وہ رہبر
کہ تصانیف سے ہی وہ اپنے ❊ دیا یک جزو ہاتھ مین میرے
اور بولا کہ جزو یہ لیجا ❊ اور جیحون مین اسکو ڈال کے آ
مین نے دیکھا تو یہین لکھا تھا ❊ مغز بے شبہ سب حقایق کا
دل نہ چاہا ہی آہ میرا تب ❊ کہ وہ پانی مین ڈال دون اب
مین لیجا اسکو اپنے گھر مین رکھا ❊ کہا پانی مین ڈالکر آیا
شیخ پوچھا کہ تونے دیکھا کیا ❊ مین نے بولا کہ کچھ نہین دیکھا
شیخ بولا کہ تو نہین ڈالا ❊ جلد جا اب تو ڈال دیکر آ
بات یہ سنکے مین کیا ہون عجب ❊ اور وہ جزو لیگیا ہون تب
اور جیحون مین اسکو ڈالا ہون ❊ وہین جنبش مین آئی ہی جیحون
ایک صندوق سر کھلا آیا ❊ اور وہ جزو جلد اسمین پڑا
بعد سر اسکا بند ہوا ای یار ❊ اور جیحون بھی ہی پانی قرار
قصہ یہ شیخ سے مین آکے کہا ❊ کہا ہان اب تو ڈال کر آیا
مین کہا ہی تجھے خدا کی قسم ❊ کہا ہی یہ بھید تو ای ہمدم
کہا مین صوفیہ کے علم مین ہان ❊ ایک تصنیف اب کیا تھا جان
کشف و تحقیق اسکی ای شیدا ❊ پر ہی سارے عقول پر دشوار
ہان مرا بھائی خضر پاک نسب ❊ وہ مرے سے یقین کیا تھا طلب
اسکے فرمان سے ہی یک ماہی ❊ بس وہ صندوق جان لائی تھی

اور وہ پانی کو حکم حق کا ہوا   جلد پہنچاوے خضر کو وہ لجا
خضر آ جلد سب نکالا ہی   اور نزدیک اسکے لایا ہی
شیخ کہتا تھا مین کوئی تصنیف   نہین اسواسطے کیا ای شریف
تنگ جب ہوتا وقت مجھہ پہ یقین   اس سے ہوتا تھا انکو تسکین
نقل ہی اسکے وقت ای ماجد   شہر مین اسکے ایک تھا زاہد
جھونپڑی شیخ ایک رکھتا تھا   کچھہ نہ رکھتا تھا اور اسکے سوا
اور نہین تھا وہ جھونپڑی کو در   شیخ نے آکے جب کیا ہی نظر
دیکھا اس روز آکے ستر بار   کہ گئی ہو وہ خود ہی ای ہشیار
کہ ہین تشریف مصطفی لائے   اور اسطرح اسکو فرمائے
ایک کتے کے واسطے آخر   کرے ایسی مسامحت ظاہر
آہ اس شیخ کا جواب سلام   نہین دیتا تھا وہ ای نیک انجام
عمر باقی اسکی خدمت مین   وہ گذارا ہی فیض صحبت مین
لطف و مہر و شفقت وافر   کرتا اس روز ہم پہ وہ ظاہر
یا الہی مخالفت تیری   ہی کسی امر مین پیر سے ہوی
یا الہی مین اس سے توبہ کیا   اب تو انکو صلاح پہلے آ
نقل ہے شیخ ایک مدت سے   چاہتا تھا کہ خضر کو دیکھے
کپڑے بچے کے دہوئی اسکا آب   طشت مین تھا بھرا ہمہ پیشاب
وہ پھاڑی سے ڈالدی ناگاہ   وہ نجاست پڑی ہی شیخ پہ آہ
وہ کہا تو جو بار کھینچا ہے   پس سے اسکے مجھکو دیکھا ہے
ایک دن ایک سے بچاتا تھا   شیخ تھا خوبرو جمیل بڑا
دیکھہ اسکو بلائی وہ بدکار   ملتفت وہ نہین ہوا زنہار
انکو خوبتر سنواری وہ   طرف اس باغ کے سدہاری وہ
ہی کیون بھاگتا ہی یون ترسان   دیکھہ کھو دیو گئی مین اپنی جان
درد مین اسکے جان دی ہی وہ   عشق مین اسکے ہی موئی ہی وہ
کیا اپنا مطالعہ حالات   آہ تب اسکو یاد آئی وہ بات
اسکی حاجت مین گر دیا ہوتا   بعد توبہ بھی کر لیا ہوتا
کہا ای نفس بے حیا بدکار   کیا ترے آہ زشت مین آثار

نقل ہی ایکبار تصنیفین   اپنے تو ڈالا ہی سارے پانی مین
اور بولا اسے ہنو تو طول   آپکو رکھہ یہہ شغل مین مشغول
کہ کہین یہہ فلان بنایا ہی   ایسا خطرہ نہ مجھکو آیا ہی
نقل ہی یک ہزار پر یکبار   دیکھا خالق کو خواب مین ای یار
شیخ پر اعتراض کرتا تھا   اس سے نین اعتقاد دہرتا تھا
جبکہ واپس ہوا ہی وہ حج سے   کتی یک اسمین قوالی تھی بچے
نہین جاتا کہ اسکو جاتا کے   سمجھا شاید کہ خود بخود جاوے
پس وہ زاہد جو اسکا منکر تھا   ہی اسی رات خواب یہ دیکھا
ای فلان کیا تو اسکا ہی ہمسر   اور کرے اعتراض تو اسپر
دائمی چاہے گر سعادت تو   کر ادا اسکی جا اطاعت تو
دیکھہ یہہ خواب ہو گیا مضطر   اور آیا ہی دوڑ شیخ کے گہر
اور کرتے ہین نقل اسکے عیال   آیا غصہ مین جب وہ با اجلال
کچھہ نہ کھاتا تھا اور روتا تھا   اور کرتا تھا یون خدا سے دعا
سو اسیواسطے یقین انکو   لایا میری مخالفت پر تو
ہم بھی تب جلد توبہ کرتے تھے   باز اسکے خلاف سے آتے
نہ ملاقات اسکی ہوتی تھی   کہتے ہین یک کنیز تھی اسکی
شیخ جمعے کے دن لباس اجلا   پہن مسجد طرف ہی جب نکلا
وہ کیا صبر اور کچھہ نہ کہا   وہین فی الحال خضر کو دیکھا
نقل ہے اپنے وہ جوانی مین   اسکے ہنگام کامرانی مین
ایک عورت ملی اسے در حال   صاحب عز و مال و حسن و جمال
یہہ خبر اسنے ہی سنی یک روز   شیخ یک باغ مین ہی جلوہ فروز
بھاگنے لاگا شیخ دیکھ اسے   پیچھے لاگی ہی وہ بھی تب اسکے
تب بھی ہرگز نہ التفات کیا   ایک دیوار کود پار ہوا
بعد ازان شیخ جب ہوا بوڑھا   کیا یک دن محاسبہ اپنا
کہ وہ عورت جو میری ہو مفتون   آخر اپنا جو کر لئی ہی خون
جب یہہ خطرہ اسے خطور کیا   وہین پر خوف و بیقرار ہوا
نہ جوانی مین یہہ گناہ ہوا   اب ترا حال یہہ تباہ ہوا

صبر فضیلت

اس بدعا پہ مین تو ای نیک انجام / بعد ایسے ریاضتون کے تمام
نفس پر زجر کرنے لاگا ہی / درد سے آہ بھرنے لاگا ہی
بعد ستہ دن لعالم رو یا / پایا ہی رویت رسول خدا
غم نکر اسکا جمع خاطر رہ / کام مین اپنے تو نہ قاصر رہ
نقل ہی یون کہا وہ پاک شعار / کہ مین بیمار ہو گیا یکبار
کہا ہے ہو سکے مجھ سے جو خیرات / اب وہ موقوف ہو گئے ہیہات
کام جو ہو ویگا ترے سے یقین / کام سا وہ کبھی ہمارے نہین
کہا یہہ سنکے مین نے ترک کیا / اور وہین دل سے اپنے توبہ کیا
اور آداب ظاہری اکثر / وہ بجا لایا ہو وے شام و سحر
اور انوار بخشش رحمان / پاوے بس اپنے دلمین وہ رخشان
اور منشرح اسکا ہو سینہ / ہو وے یک فیض جسکا گنجینہ
جبکہ یہہ باتین اسکو حاصل ہو / تب وہ کامل ہوا و مکمل ہو
جو فتوحات و حکمتین فاخر / اسکو اس راہ مین ہوئین ظاہر
جب سنین خلق اسکا حسن کلام / اور کرین اسکا عزت و اکرام
نفس پھر اسکا ہو ویگا مغرور / آہ پھر آویگا بدی پہ ضرور
ابتدا مجاہدے مین بجا / لذت اپنے مین وہ جو پایا تھا
جونکہ یک ماہی دام سے کودے / جا کے دریا مین جلد تر وہ گرے
نفس توحید کی فضا تک جا / جبکہ پہنچا ہوا یکبار بجا
اور ہو ویگا وہ بڑا مکار / صید کرنا ہی پھر اسے دشوار
نفس ہی ایک دشمن مکار / اس سے بیفکر تو نرہ زنہار
اور شیطان نہان ہو بیٹھا ہی / دشمنی وہ بھی تیری چہتا ہی

حکایت

اور وہ اس مین پرائے سے / اور ہوئے دور ایک دوسرے سے
ایک مدت نہین ملے ہر دو / وایا دردمین رہے ہر دو
کہین یکدن گئے تھے آدم جب / وہین ابلیس جلد آیا تب
اور کہا اسکو رکھ تو یک ساعت / کہ مین آتا ہون جاکے با سرعت
پوچھے یہہ کون ہی کہین حوا / کہ ہی ابلیس کا ہی یہہ بیٹا

ترک عصیان پہ یہہ پشیمانی / کھینچتا ہی یہ محض نادانی
بیٹھا ہی تین دن غم اسکا مین / اور اسی درد و رنج و ماتم مین
دئے تسکین اسکو سرور مین / کہ ترا ای فلان قصور نہین
اسکے تب دل کو اطمینان ہوا / فارغ البال شادمان ہوا
میرے اوراد اور وظایف / اس سے موقوف ہو گئے ہین سب
تب یہہ آواز غیب سے آئی / ای محمد یہہ کیا ہی بات تری
تسے غفلت سے ہو وے تیرا کام / اور یہی صدق سے ہمارا کام
اور اسطرح سے وہ کہتا تھا / جبکہ سالک ریاضتین کھینچا
اور اخلاق پاک کی تہذیب / فضل حق سے ہوئی ہوا اسکو نصیب
اور اسکے سبب سے اسکا دل / پاوے پھر ایک وسعت کامل
اور توحید کی فضا مین یقین / آوے اس صفا کا نفس وہین
چھوڑ کے خلوت کو تب وہ پاک نہاد / کیو راہ ہدایت و ارشاد
کرے اسکا بیان لوگون سے / خلق کے ساتھ اختلاط کرے
اور اسکو بزرگتر جانین / قدر و عزت کو اسکے پہچانین
شیر سا ایک جست لاویگا / اور گردن پہ اسکے بیٹھیگا
وہی لذت ہو پھر زیادہ تر / اسکا میدان ہو کشادہ تر
غوطے ایسے وہ بحر مین مارے / کہ اسے پھر کوئی پکڑ نہ سکے
پھر بدی پر اگر وہ باندکر / تو وہ اول ہو ویگا بدتر
او لاتو کیا اسے مغلوب / اب وہ کر دیویگا تجھے مغلوب
اور یہہ آفت جو ہم کئے ہین بیان / یاد رکھ اس سے کر حذر ہر آن
یہہ حکایت تو یاد رکھ مت بھول / ای محمد حکیم سے منقول
جبکہ جنت سے آدم و حوا / ہین نکالے گئے بحکم خدا
کیونکہ آدم نے ہند مین اترا / اور جدے مین حضرت حوا
بعد ہر دو ملے بفضل خدا / اور توبہ ہوا قبول انکا
نام اسکے پسر کا تھا خناس / اسکو لایا جناب حوا پاس
کہہ کے اسطرح وہ گیا اسدم / بعد تشریف لائے ہین آدم
چھوڑ کے مجھ پاس وہ گیا ہی کہین / آویگا کوئی دم مین پھر وہ لعین

سکے آدم نے یہ ہوا ہین ملول — پوچھے تو کیون گئی ہی اسکو قبول
تو کرتے تو کرتے بھی اسکے کئی — ایک یک جھاڑ سے وہ لٹکائے
اپنے بچے کو وہ کیا ہی طلب — اس سے حوا نے یون کہین ہین تب
یہ سخن جب سنا ہی وہ مردود — اپنے بچیکو وہ پکارا زود
وہ گیا اور یونہی دوسری بار — لاکے بچے کو اپنے وہ بدکار
ہی اسکو نہ چھوڑ پھر اسدم — کہ خفا مجھ پہ ہو وینگے آدم
پھر کے آدم نے آکے جب دیکھے — اور حوا پر ہین غصہ سے گئے
پھر کے بچے کو اسکے مار دئے — اور اسکو جلاکے راکھ کئے
ڈال یون راکھ وہ گئے ہین جب — وہ شقی لعین نے آیا تب
پھر پکارا ہی وہ شقی نے اسے — اسکے ذرات سارے جمع ہوئے
بار سیوم بھی آہ وہ ملعون — کہا حوا سے چھوڑ جاتا ہون
سخت تر اسکو وہ دیا ہی قسم — ہو نہین راضی وہ لا علاج اسدم
جانے اللہ ہی بھید بس اسکا — ضمن مین اسکے کیا نہان ہوگا
ہوے دلگیر پیچ کھائے ہین — اور جوش غضب مین آئے ہین
جلد آدم نے اسکو ذبح کئے — اور تب اسکا قلیہ بنوائے
بعد ابلیس پھر کے آیا ہی — اور بچے کو اپنے مانگا ہی
لیا مقصد مرا ہوا حاصل — اب ہوا مطمئین میرا دل
اپنا مقصود مین نے پایا اب — وہی قرآن مین کہا ہی رب
یعنے تم جانو ہی وہی خناس — ڈالے سینہ مین خلق کے وسواس
کہا جو ہین صفات نفسانی — چاہیئے انکو سب کرے فانی
جون مکاتب پہ ایک درہم بھی — گر ہو باقی نہو وے آزادی
جسکو بالکل گئے رہین آزاد — اسکو مجذوب کہتے ہین کہریاد
جبتک کچھ بھی نفس باقی ہی — وہی آزادی حقیقی ہے

یجتبی الیہ من یشاء و یہدی الیہ من ینیب

ہوے ہین اہل ہدایت اسکا — جو انابت سے ڈھونڈہین اسکی راہ
حصہ ثالثہ نبوت سے — کرکے احسان کسیکو دیوینگے
نصف سے بڑھکے پاوے جو اکمل — سب مجاذیب مین سے وہ افضل

اور بہت خشم مین وہ آے ہین — بس وہ بچے کو مار ڈالے ہین
پھر کے آدم چلا گئے ہین کہین — بعد آیا ہی وہ شقی لعین
دیکھ آدم نے اسکو غصہ ہوئے — اور بچے کو تیر قتل کئے
ہو گئے جمع اسکے سب اعضا — اور بے شبہ جلد زندہ ہوا
کہا حوا سے چھوڑ جاتا ہون — رکھ اسے پھر مین جلد آتا ہون
وہ بہت عجز و انکسار کیا — الغرض چھوڑ دیکے اسکو گیا
کہے ابلیس ہے وہ زشت صفات — آہ سنتی ہی کیون تو اسکی بات
ڈالے ہین آدہی اک دریا مین — اور ڈالے ہین آدہی صحرا مین
اور بچے کو اپنے ہی مانگا — اسکا احوال سب کہین حوا
مثل اول کے جلد زندہ ہوا — پاس ابلیس کے ہی آبیٹھا
نہین راضی ہو نہین ہین وہ زنہار — کئین اسبات سے بہت انکار
پھر کے آدم نے آکے جب دیکھے — اور حوا سے اسطرح بولے
کہ تو یون دشمن خدا کی بات — سنتی ہی اور نہ سنتی میری بات
اپنے بچے کو اسنے تیسری بار — لایا ہی صورت غنم بنای یار
آدہا قلیہ تو آپ کھائے ہین — آدہا حوا کو بھی کھلائے ہین
کہین حوا نے اسکا سب احوال — سنکے یہ بات ہو گیا خوشحال
کہ تھا مقصود بس یہی میرا — کرون سینہ مین آدمی کے جا

الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ والناس

ہووے وہ نوع جن و انسان سے — تم پناہ مانگو ویسے شیطان سے
ایک بھی باقی گر رہے اے یار — نہین آزاد ہوویگا زنہار
آہ بندہ وہ یک درم کا رہے — بس وہ پابند اس الم کا رہے
نفس کی بندگی سے چھوٹے جب — ہوویگا جذب اسکو حاصل تب
جونکہ قرآن مین وہ رب عباد — جانئے اس طرح کیا ارشاد
ہین وہی اہل اجتبا سمجھو — پائے ہین جذبۂ الٰہی جو
اور مجذوب جو کہ کامل ہین — جان انکو کئی منازل ہین
اور کرین نصف سے کسے امداد — اور کسے نصف سے بھی یون زیاد
خاتم الاولیا وہ ہو ویگا — بہتر اولیا وہی ہو جب

جو کہ حضرت محمد عربی
یونہی مجذوب و ولی اللہ
گر کہے کوئی اولیا کتین
کہ یہہ فرمائے ہین رسول خدا
ایک درجہ یقین نبوت سے
بھی جوانمردی اور تقوے سے
اور یہی ہی یقین جوانمردی
اور آزاد ہی وہ باکرام
اور عاقل یقیناً ہی ہی ترا
اور ایسا کہا وہ باعزت
اور دنیا ہو جسکی ہمت آہ
اور کہا زہد یہی جو نادان
اور بولا عبودیت کے یقین
وہ صفات ربوبیت اندر
نفس جب انکو نہ پہچانے
ایک ساعت مین ایک شیطان ہے
اور بولا خدا ہی ضامن جب
اور اکثر مراقبے کی بات
شکر اسکا نعمتین جسکے
کہین ہرگز نہ جاسکے باہر
کہ ہو ذکر خدا سے انس مدام
متجلی کبھی ہوا نہ مگر
قول ایسے ہی اسکے ہین خوشتر
شیخ عباد گنج علم و حکم
تھا بڑا اسکا ورع اور تقوی
اور ادب اور معاملہ مین بجا
اور محمد حکیم کی صحبت

ہینگے سردار انبیا کے سبھی
خاتم اولیا ہی ای آگاہ
کیون نبوت سے حصہ ہو یقین
خواب یک جزو ہی نبوت کا
پاویگا وہ خدا کی رحمت سے
کہتے ہین اس سے جب سوال کئے
پکڑے دامن تو کسیکا بھی
طمع جسکو نہ کردی ہو غلام
کہ ہو پرہیزگار بھر خدا
دین ہی جسکی ہووگی ہمت
دین بھی اسکا جلد ہووے تباہ
کرے بے علم اکتفا ایمان
جو کہ اوصاف ہین اای نیک آئین
ہووے نادان اور جاہل تر
پھر وہ مولا کو کس طرح جانے
جو کرے آہ تیرے ساتھ بدی
بالیقین رزق بندگو نکا سب
اسطرح بولتا تھا وہ وزرات
نہ کبھی منقطع ہین تیرے سے
ہی وہ مولائے باطن و ظاہر
بس ہے اسکے ذکر مین ہی دوام
در زمان شریف پیغمبر
قدس اللہ سرہ الازہر
فخر زہاد عارف اکرم
اور یقین تھا وہ زہد مین یکتا
نہین کوئی نظیر تھا اسکا
پایا تھا بلخ مین وہ باعزت

اور خاتم ہین انبیا کے سب
ویسا مجذوب اہل کشف و شہود
شیخ عطار بولتا ہی بیان
اور فرمایا یک درم ز حرام
پس یہہ اوصاف جو کہ ہین فاضل
کہا تقوی وہی ہی و زجرا
اور کہا وہ عزیز ہی ای یار
اور خواجہ وہی ہی باتوقیر
اور وہ اپنے نفس کا ہی حساب
اسکے دنیا وہی جتنے ہوین کام
شومیت سے اسیکی ہمت کے
وہ بلاشبہ نہ قسمین پڑے
جو چھپانت سے اسکے جاہل ہی
باوجود بقاے نفس کے تو
کہا سولا ند کے بھی پکڑو نین
اور نا کر سکینگے سو شیطان
پس یہہ لازم ہی بندگونکو بھی
رہ مراقب تو اسکا شام و سحر
اور خاضع اسیکا رہ ہر دم
اور ایسا کہا ہی وہ ای زکی
اور کہا اسطرح وہ اکرم ہی
خاتم الانبیا شفیع انام

ختم کی آپ پر نبوت رب
جا نو ہوویگا مہدی موعود
ہم جواب اسکا دیوینگے یہہ عیان
خصم کو پھیر دیویگا جو ہمام
رہے مجذوب کتین حاصل
کوئی دامن ترا نہ پکڑے آہ
نہ جسے معصیت کئی ہی خوار
کہ نہ شیطان کیا ہو جسکو اسیر
رات اور دن لیا کرے بعوام
یمن سے اسکے دین ہو وین تمام
شومیت سے اسیکی نیت کے
علم بے زہد کام نا آوے
علم سے اسکے جسنے غافل ہی
چاہتا ہی پچھانے مولا کو
اسقدر ناتبا ہی قوال سکین
جو کرے نفس تیرے ساتھ نہان
کہ ضمانت دلین توکل کی
کہ نہ غائب ہے جسکی تجھسے نظر
مملکت سے تو جسکے ایک قدم
ہی حقیقت یہی محبت کی
کہ خدا کا جو اسم اعظم ہی
آپ پر حق سے ہو صلوۃ و سلام

ذکر شیخ ابو بکر وراق رحمۃ اللہ علیہ

بحر فیضان مجرد آفاق
اور بہ تجرید و عالم تفرید
کشتۂ نفس تھا وہ صاحب دل
خضر دیکھے تھا وہ یاروں سے

شیخ والا ابو بکر وراق
تھا زمانے مین اپنے فرد وحید
سب کمالات مین وہ تھا کامل
اسکے یاروں سے دوستدار ہوے

ور ریاضات ورد و آداب — کہین تصنیف وہ بہت سے کتاب
اور ہر روز سوی گورستان — جایا کرتا تھا وہ گرامی شان
ایک دن اپنے در سے وہ فاخر — پیر اپنا رکھا ہی جب باہر
پوچھا چیتا ہی کیا میری صحبت — کہا ہان یہہ ہی شوق یکدت
بعد اسطرح اس سے فرمایا — ایک مدت سے تو نے چیتا تھا
دیکھنے ایک جزو قرآن کا — تو ہمیشہ جورہ مین پڑہتا تھا
صحبت خضر ہی جب ایسی ہو — صحبت اوروں سے تو کیسی ہو
ہی یقین سب امور سے اشرف — رکھتی ہی سارے کام پر وہ شرف
دیکھا ایک روز اسنے روتا ہے — اور تب رنگ اسکا پیلا ہی
آج کے دن یقین مرا استاد — ایک آیت مجھے دلایا یاد

یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبًا

پس یہہ آیت کے خوف سے ای یار — وہین لڑکا وہ ہوگیا بیمار
قبر پر بیٹھ پدر تب اسکا — آہ روتا تھا اور کہتا تھا
کبھی قرآن تو نے ختم کیا — اور تیرے مین کچھ اثر نہوا
وہ کہا خیر دنیا و عقبی — مین نے تھوڑے ہی دل مین پایا
اور وہ بولا کہ رہ مین مکے کے — ایک عورت ملی ہی پیر سے
کہی غربت سے پاکے وحشت آب — اسکی کرتا ہی تو شکایت اب
آہ مین اس سے جب سنا یہہ بات — ایسی بیطاقتی دنی ہی ہات
اور ایسے مین گم ہوئی وہ ویز — پھر مجھے وہ نظر نہ آئی کہین
ایک امرا ہین دوسرے علما — اور ہین تیسرے یقین فقرا
گر تباہ اہل علم ہووین کہین — ہوویگا تب تباہ خلق کا دین
اور بولا کہ نفس کا غلبہ — ہووے شہوات سے ہی آگہ
اور تاریک جبکہ ہووے دل — دشمنی تب ہو خلق سے حاصل
اور وہ چھوڑ دیکے راہ وفا — کرے آغاز خلق پر بھی جفا
کوئی فتنہ نہین ہوا ہی کبھی — پر ہوا اختلاط خلق سے ہی
ہان مگر خلق کے ملاپ سے جو — رات اور دن لیا کنارا ہو
کہا اب ایک سنگ لیکے بخیر — توڑ دو اس سے اپنے ہر دو پیر

نقل ہے ایک عمر صبح و مسا — خضر کی آرزو مین رہتا تھا
جانے آنے مین اسنے پڑہتا تھا — دایا ایک جزو قرآن کا
ایک نورانی پیر کو دیکھ — پیر اسکتین سلام کیا
پیر اسکے ہوا ہی ساتھ روان — باتین کرتا تھا راہ کے درمیان
کہ کسی وقت مین مجھے دیکھے — اور صحبت تو میرے ساتھ رکھے
آج صحبت جو یہہ میری پایا — اسکے پڑہنے سے بے نصیب ہوا
پس سمجھے کہ عزلت ای بھائی — اور تجرید اور تنہائی
نقل ہی اسکو ایک لڑکا تھا — اسکو وہ مدرسہ مین ہی بھیجا
پوچھا اسکو یہہ کیا ہی حال ترا — تب وہ لڑکے نے اس سے کہنے لگا
اس سے پایا ہون یک بڑی ہیبت — ہی وہ قرآن کی یہی آیت
یعنے محشر کے دن کی ہیبت سے — جو ہین اطفال پیر ہوویگے
کیا رحلت یہہ دار فانی سے — انس لی دار جاودانی سے
ای ابو بکر یہہ ترا لڑکا — ایک آیت یہہ سنکے جان دیا
نقل ہے کوئی اسکے پاس آیا — اور اس سے وصیت یک چاہا
خلق کا اختلاط و کثرت مال — دیکھے ہر دو جہان مین رنج و وبال
پوچھی مجھ کو تو کون ہی مین کہا — ایک مرد غریب ہون تنہا
انس کیا حق سے نین لیا ہی تو — تنگ غربت سے جو ہوا ہی تو
کہ قدم اپنا ایک اٹھاؤ نین — اور پیچھے وہ زن کے جاؤ نین
اور کہتا تھا یون وہ قدوۂ دین — کہ مین لوگون کے سب گروہ ہین تین
جانو امرا تباہ ہووین جب — ہو تباہ خلق کی معاش بھی تب
گر ہون فقرا تباہ ای عاقل — ہوویگے تب تباہ خلق کے دل
جب ہوا تیری غالب ہوویگی — ہوویگی اس سے دل کی تاریکی
اور ہو خلق بھی عدو اسکے — دشمنی کرتے جاینگے اس سے
اور کہا از زمانۂ آدم — جانو بے شبہ و ریب تا این دم
اور آدم کے وقت سے تا حال — کوئی سالم نہین رہا خوشحال
اور کوئی اسکے پاس آیا ہی — یک وصیت بھی اس سے چاہا ہی
اور چاکو بھی ایکلے ایجان — کاٹ دے جلد اس سے اپنی زبان

اسنے یہ سنکے ہوگیا حیران ۔ اور بولا یہ کسکو ہو امکان
اور ہمت کے کان اسکے مدام ۔ ہی سنے غیب سے خدا کے کلام
پاؤن کو اور زبان کو ای شاد ۔ تو نرکھ کاٹنے سے یہ ہی مراد
ذکر اور فکر مین رہے شاغل ۔ ذکر ہووے زبان سے فکر بدل
کہ نبوت کے بعد حکمت سے ۔ جان اسکی بڑی فضیلت ہے
بات کرنا بقدر حاجت ہی ۔ ہی حکمت یہی سعادت ہے
اور بولا کہ آٹھ چیز مدام ۔ خلق سے چاہتا ہی رب انام
ایک فرمان حق کی ہی تعظیم ۔ اور شفقت ہی خلق پر ای فہیم
اور ہی رفق خلق سے ای عزیز ۔ اور چاہے بدن سے بھی دو چیز
اور دو چیز خلق سے چاہے ۔ ہین وے چیزین ہی سمجھ لیجے
اور بولا جو مرد نالایق ۔ نفس پر اپنے ہوویگا عاشق
کہا گر پوچھین طمع سے ایسا ۔ بولئے کون پدر ہی تیرا
پوچھین گر کہا ہی کہ ترا غایت ۔ کہے حرمان ہی مرا غایت
کہ یقین بولتا ہی یون شیطان ۔ مین شہ ایسا ہون احمق و نادان
بلکہ ہینگی حلال جو شہوت ۔ پہلے دیتا ہون اسکی ہی رغبت
اور معاصی پہ خوب ہووے دلیر ۔ ڈالون وسواس کافری پہ دلیر
گر تو صحبت اغنیا کی جانیگا ۔ اور انگشتین چھپانیگا
حقتعالی ہی پہلے سیر سات ۔ دوسرا نفس ہے ترا بد ذات
رہ موافق خدا کے ساتھ ضرور ۔ جو کرے وہ قبول کر بسرور
اور دنیا سے کر مدام حذر ۔ اور سب خلق پر شفقت کر
کہا چھوڑے نہ خلق کو جب تک ۔ انس حق کی نہ طمع کہہ تب تک
جب ریاست کا چاہیگا تو کم ۔ تو نہ رکھ طمع حکمت و الہام
ہو نہ شاہی خراج سے یہان ۔ اور رہنا اس سے حق تیرے تو ہان
جو اٹھے صبح ناچ کے زبان ۔ غیبت و لغو و فحش سے ہر آن
اور جو ہووے صبح کو بیدار ۔ ہووے شاغل بند کرو استغفار
کہا رکھ صدق سے تو ہر آن ۔ جو تیرے اور حق کے ہی درمیان
اور بولا یقین ہی یک نور ۔ ہووے بندہ منور اس سے ضرور

کہا جسکی زبان سرای یار ۔ کرے تعلیم غیب سے گفتار
اسکے جو ظاہری ہین گوش و زبان ۔ گنگ اور کر یقین کہ ہے ہر آن
بیٹھے خلوت مین نکہین جاوے ۔ بات کوئی زبان پہ نالاوے
اور کہا انبیا کے بعد بجا ۔ بلکہ فاضل ہی درجہ حکما
اور یہی نشان حکمت کی ۔ ہی خموشی یقین سمجھ ای زکی
عارفونکا سکوت نافع تر ۔ بات خوشتر ہی انکی ای دلبر
چاہتا ہی وہ دل سے دو ہی چیز ۔ سو وے دو چیز ہین یہی ای عزیز
اور دو چیز زبان سے ای یار ۔ ایک توحید حق کا ہی اقرار
اور لا اس سے حق کی طاعت ہو ۔ مومنون کی مدام اعانت ہو
ایک ہی صبر حکم حق کے سات ۔ دوسرا حلم ہووے خلق کے سات
ہووین عاشق بھی اسکے یکبارگی ۔ جلد کبر و حسد بھی اور خواری
دیویگی وہ جواب بے تاخیر ۔ کہ مرا پدر رشک ہی در تقدیر
اور اسطرح وہ دیا ہی خبر ۔ کہ کہا ایک بزرگ پاک سیر
دل مین مومن کے در شرع و حال ۔ وسوسہ کافری کا دیون ڈال
جبکہ ہووے حریص وہ اسیر ۔ اور ہوا سے یہ ہووے غالب تر
اور کہا پانچ چیز سب اوقات ۔ ہین مقرر مدام تیرے سات
رستگاری کی تجھ پہ دولت ہے ۔ ورنہ تجھکو یقین ہلاکت ہی
تیسرا شیطان نفس ہے چوتھا ۔ پانچوین ہینگے سارے خلق خدا
نفس سے کر خلاف سر و علن ۔ اور شیطان کا تو رہ دشمن
گر کرے ایسا پاویگا تو نجات ۔ دو جہان مین نہ پاویگا آفات
دل ہو شغلونکا جب تلک جامع ۔ عبرت و فکر کا ہو طالع
اور اس طرح وہ کہا کہ یاد ۔ وہی درویش دو جہان مین ہو شاد
اور کہا دیکھتا ہون مین مدام ۔ کون کھاوے حلال کون حرام
اس نشان سے مین جانتا ہون یہ ۔ قوت کھایا ہی یہ حرام یقین
تب سمجھتا ہون مین بہ فرخ حال ۔ ہی تناول کیا طعام حلال
تیرے اور تیرے نفس کے درمیان ۔ جو ہی کر صبر آپ سے و عیان
متقی لوگ کے مدارج پر ۔ وہی پہنچاوے اسکو آسان تر

پوچھے اس سے گر زہد کیا ہی یقین — وہ کہا زہد کے جو حرف ہین تین
زاسے ہی پہلے ترک زینت کا — دوسرا ہاسے ہو وے ترک ہوا

ترک دنیا سے دل ہی پہچان — زہد کی ہی یہی حقیقت جان
کہا حق کی جسے پہچانت ہو — اسکو حق کی بری خشیت ہو

اور توکل کا یون کیا ہی بیان — کہ بکدر نہووے کوئی آن
کہ جو چیزین گئے ہین اس سے گذر — نہ تاسف کرے کبھی اُن پر

اور جو چیزین ہین ہو نہ آئے ابھی — نکرے انتظار اُنکا کبھی
اور کہا جسنے اپنے سارے کام — دیکھے بے شبہ آسمان سے مدام

صبر اُسنے کریگا ستر عیان — جسنے دیکھے زمین سے ہو حیران
نقل ہے اُسنے جب وفات کیا — اُسکو لوگون نے خواب مین دیکھا

زار اور ناتوان ہی روتا ہی — پوچھے رونیکا یہ سبب کیا ہی
کہا نکیرین نے بہ گورستان — جا نیو دفن اب کئے ہین جہان

وس جنازے جو اس مین آئے ہین — اور مدفون کرکے جاتے ہین
ایک کو بھی اُنھون سے ایمان پر — نہین پایا مرا ہوا اس شہر

اور کوئی اسکو خواب مین دیکھا — پوچھا پیر سے کہا کیا مولا
کہا درگہ مین مجھ کو بلوایا — ایک نامہ وہ میرے ہاتھ دیا

مین نے وہ نامہ لیکے پڑہنے لگا — آکے جب ایک گناہ پر پہنچا
ہو گیا ہی سیہ وہ نامہ سب — کچھ نہین آگے پڑھ سکا ہون تب

اور ایسے مین آئی ہی یہ ندا — ہم نے ڈھانپے ہین وہ گناہ ترا
کہ ہمارا کرم نہین چہتا — اس جہان مین کرین تجھے رسوا

فضل سے اپنے مجھ کو بخشے ہم — قدس اللہ سرہ الاکرم

ذکر شیخ عبداللہ منازل رحمۃ اللہ علیہ

میزبان منازل عرفان — رازدان سرائر وجدان
عارف واصل خدا آگاہ — ذو الکرامات شیخ عبداللہ

وہ ملامت کی تیر کا تھا ہدف — اور کرامت کے ورع کا تھا وہ صدف
تھے جو اہل ملامت اے پریشان — وہ یقین انکا پیشوا تھا جان

تھا توکل و ورع مین یکتا — اور یقین تھا وہ تارک الدنیا
اور خلایق سے منہ پھرایا تھا — حق کے جانب رجوع لایا تھا

شیخ حمدون جو تھا فرد و وحید — تھا یہ اُسکا سچا مرید رشید
تھا زمانے مین اپنے وہ فاخر — عالم علم باطن و ظاہر

اور حدیثین بہت لکھا تھا وہ — راویون سے بہت سنا تھا وہ
وقت مین اسکے اور کوئی دگر — بوجہ اس سے نتھا مجرد تر

جو کہ یک روز بوعلی ثقفی — بات یک کرتا تھا جب اتقی
اس سے عبداللہ یون کہا ای یار — کہ تو رہ موت کے لئے تیار

بوعلی نے کہا ای عبداللہ — تو بھی اسکے لئے ہو تیار رہ
سنکے یہ اپنا ہاتھ تکیہ کر — اسپہ عبداللہ اپنا رکھا سر

اور بولا کہ مر گیا مین اب — وہین بے شبہ مرگیا وہ تب
منقطع ہو گیا وہ جب دیکھا — کر سکا مین مقابلہ اُسکا

بوعلی صاحب علایق تھا — اور رہے وہ تھا شیخ عبداللہ
شیخ عبداللہ یون کہا اتقی — کہ یقین شیخ بوعلی ثقفی

جبکہ کرتا کلام ای ماہر — سو وہ کرتا تھا اپنے ہی خاطر
واسطے خلق کے کرتا تھا — فکر اپنی ہی آپ دہرتا تھا

اور وہ بولا زبان سے اپنے یقین — جو عبادت کریگا تو ای امین
چاہئے وہ تیری ہی حالت ہو — اپنی حالت سے ہی حکایت ہو

نقل ہے کوئی مسئلہ پوچھا — شیخ نے اسکا تب جواب دیا
اسنے بولا کہ بول اے سر بار — یون کہا اسکو تب وہ نیک شعار

مین پشیمان اس سے ہون سننے — کیون کہا ایک بار بھی مجھ سے
اور کہتا تھا وہ وہ نہین جسے — حصہ یک فقر اور محبت سے

پر خشیت سے کچھ بنایا ہے — تو وہ جان فریب کھایا ہی
جو لیا فقر بر ضرورت ہی — کچھ نہ اس فقر کو فضیلت ہے

ہان حقیقت یہی فقر کی پہچان — کہ کرے انقطاع از دنیا
اور کہا جو چکا ہو با رغبت — بالیقین لذت عبودیت

نرہیگا وہ عیش و عشرت مین — روز و شب وہ رہے عبادت مین
اپنے ہر کام مین بوجہ خضوع — لا تا اللہ کی طرف ہی رجوع

یہہ علامت عبودیت کی ہی   یہہ بنا اصل معرفت کی ہے
جبکہ خادم کی وہ تلاش کیا   جا تو وہ حد بندگی سے گرا
صابرین اور صادقین کہا   قانتین اور منفقین کہا
سب مقامات کا یہہ ختم ای یار   حقتعالی کیا یہہ استغفار
تا وے سب سے سدا بسر و جہار   کرے درگاہ حق مین استغفار
خلوت غیر کسب سے بہتر   ہی یقین یاد رکھ ای نیک سیر
تو اشہد مکے مین اور برکات   آخر عمر تک رہین و نزات
کہ جو رکھتا ہی حق سے تو امید   دیوے تیرے تئین وہ رب وحید
آہ مجھکو وہ معرفت ہے کہان   کہ مین امید کا ہون پھر خواہان
خواب مین کوئی کہے مجھے اگاہ   کہ تو یون بولدے یہ عبداللہ
خواب یہہ مین کہا یہ عبداللہ   کہا یہہ سنکے وہ خدا اگاہ
منتظر یک برس سے ہے ہر آن   ہی مطول یہہ مدت ہجران
اور شہد مین اسکا دفن ہوا   قدس اللہ سرہ الاصفی
صاحب قال خواجۂ درویش   وارث حال حاضر بے خویش
وقت مین اپنے مشتہر تھا وہ   اہل عرفان مین معتبر تھا وہ
تھا وہ یاروں سے بو تراب کے ہان   اور اقران سے تھا جنید کے جان
اور ریاضات اسکے کامل تھے   اور تھے فاضل معاملات اسکے
شیخ والا عمرو بن عثمان   ہو زیارت کا اسکے بس خواہان
اور رکھتا تھا تیس ہزار درم   دیا راہ خدا مین وہ اکرم
اور مین جبکہ فخر ڈھونڈتا ہون   مین اسے فقر مین ہی پاتا ہون
اور قلت حساب کی چاہا   سو خموشی مین اسکو مین پایا
نقل ہی یون کہا ہی وہ خوشخو   تم نے کیا جانتے ہو ای لوگو
جو کہ بیماری تم نے پائے ہین   اور عیادت کو لوگ آتے ہین
کہا لبیک ایک دن ناگاہ   اور وہین سر رکھا وہ حق اگاہ
کر تبسم کہا وہ حق اگاہ   اب تو بولا مجھے کہ پڑھ کلمہ
کہ سوا حجاب عزت کے   درمیان اسکے اور تمھی کیر
بو الحسن نیلا زرا بد و تا تھا   قدس اللہ سرہ الاذکی

کہا بندہ وہی ہی ای سالم   ڈھونڈتا ہے اپنے لئے نہ کہ خادم
کہا انواع کی عبادت کا   ذکر قرآن مین کیا مولا
اور مستغفرین بالاسحار   بعد فرمایا خالق جبار
دیکھے تا بندہ اپنے تقصیرات   اپنے سب قول و فعل مین ...
کہا تفویض ای گرامی ذات   و ایا کسب اور ہنر کے سات
کہا یک دم ہی بسکہ عمر مین سب   بیشک وہ بی ریا درست ہو جب
نقل ہے ایک مرد نے یکبار   حق مین اسکے دعا کیا ای یار
تب وہ بولا ہی معرفت اول   اور ہی امید بعد ای اکمل
نقل کرتا ہی اسطرح احمد   شیخ اشہر جو تھا ابن الاسود
کام کا اپنے کر تصیبا تو   بعد یک سال کے مرگیا تو
کہ بڑی ہی دراز یہہ مدت   آہ اتنی کسے ہو اب طاقت
غرض یکسان جب کیا ہی مرور   اسکی رحلت ہوئی بہ نیشاپور

ذکر شیخ علی سہل اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ

جسکو عرفان مین نکتہ دانی ہی   وہ علی سہل اصفہانی ہے
ساتھ خواجہ جنید کے ای شریف   اسکے ہینگے مکاتبات لطیف
اور حقایق مین ہر سخن اسکا   ہی بلند اور ارجمند اسکا
اور طریقت مین بھی نشان علا   جانو اسکا بیان شافی تھا
جانب اصفہان آیا ہے   اور ملاقات اسکی پایا ہی
وہ کہا مین تونگری چاہا   وہ بلا شبہ علم مین پایا
اور رہا عافیت کا مین خواہان   اسکو پایا مین زہد کے درمیان
اور رحمت کو جبکہ ڈھونڈتا مین   ناامیدی مین اسکو پایا مین
کہ یہہ دنیا سے جب اٹھونگا مین   تم موئے سابقین مرونگا مین
بلکہ جس دم مجھے کرینگے طلب   مین اجابت وہین کرونگا تب
تھا وہان بو الحسن مزین جب   کیا تلقین اسے شہادت تب
اب قسم ہی خدا عزت کی   اور اسکے جلال و عظمت کی
بالیقین اور کچھ نہین جاہل   وہین دنیا سے پس ہوا ناقل

ذکر شیخ خیر النساج رحمۃ اللہ علیہ

حارس عقل و شرع با اجلال
عارف اصل و فرع بحر کمال

تھا بہت سے شیوخ کا استاد
کہ وہ پائے تھے اس سے راہ رشاد

اس میں تھا خلق و حلم بغایت
تھا مہذب وہ صاحب عزت

شیخ شبلی و شیخ ابراہیم
یعنی ابن خواص با تکریم

بھیجا شبلی کو وہ ملک انفاس
سید الطائفہ جنید کے پاس

اور ابو حمزہ ساکن بغداد
اسکا کرتا تھا احترام زیاد

کہ گیا ہی وہ جبکہ حج کا سفر
گذر اسکا ہوا ہی کوفے پر

در پہ کوفے کے جب وہ آپہنچا
اسکو تب ایک شخص نے دیکھا

پوچھا کہا تو غلام ہی ایجان
کہا ہاں میں غلام ہوں ہاں ہاں

بول کہا تجھ کو میں نگاہ رکھوں
تیرے خواجہ کے پاس پہنچاؤں

کہا تو آج سے مرا ہی غلام
خیر ہی آج سے ہی تیرا نام

اسکے ہمراہ اسکے گھر کو گیا
اور نساجی اسکو سکھلایا

نام وہ خیر لے پکارتا جب
اسنے لبیک بولتا تھا تب

معذرت اس سے کرنے لاگا ہی
اور بہت عفو اس سے چاہا ہی

پایا ایسا وہ رتبہ والا
کہ جنید اسکی قدر کرتا تھا

اور جاتا تھا گاہے دجلے پر
ماہیاں اسکے ہوتے فرمانبر

کھا دی یک پیرزن کی پیکن
بُن رہا تھا وہ صاحب باطن

تب یہاں گر تجھے نہ میں پاؤں
بول ای شیخ کسکو پہنچاؤں

شیخ حاضر وہاں نہیں تھا جب
اسنے دجلے میں ڈالدی ہی تب

جب سنے یہہ مشایخ اخیار
نہیں اسکو پسند کئے زنہار

شیخ عطار نے کہا بصواب
ہو سکے دوسروں کو یہہ حجاب

نقل ہی اسطرح دیا وہ خبر
کہ تھا یک رات میں نے اپنے گھر

میں وہ خطرے کی کی نفی ای یار
گذرا خاطر میں یونہی تا ستر بار

پوچھا خطرہ جو پہلے تو پایا
گھر سے باہر نکلتے آیا

ایک درویش مجھ کو پکڑا ہی
اور اسطرح کہنے لاگا ہے

کہ بڑی مجھ پہ آئی محنت ہی
آہ یہہ سخت تر مصیبت ہی

میں کیا اسکا حال استفسار
پایا تھا وہ فتح یک دینار

رہنمائے زمان گرامی شان
خیر نساج معدن عرفان

وعظ میں اور معاملے میں بجا
بسکہ اسکا بیان شافی تھا

اسمیں ورع و مجاہدہ تھا کثیر
اور بڑا تھا وہ صاحب تاثیر

ہر دو مجلس میں اسکے توبہ کئے
معتقد اسکے جان و دل ہوئے

سو اسی واسطے جنید مدام
اسکا کرتا تھا عزت و اکرام

اور ہوا ہی جو خیر اسکا لقب
جانئے اب یہی ہی اسکا سبب

وہ جو پہنا تھا ایک مرقع تب
پارہ پارہ وہ ہو گیا تھا سب

کہ مسافر سیاہ فام ہی وہ
سمجھا بھاگا ہوا غلام ہی وہ

پوچھا خواجہ سے کہا تو بھاگ آیا
کہا ہاں تب وہ شخص اس نے کہا

کہا چھپتا ہوں ایک مدت سے
میرے خواجہ سے کوئی ملا دے مجھے

جبکہ مومن کہے نہ جھوٹھ بجا
بات کا اپنے نہیں خلاف کیا

سالہا اسکا کام کرتا تھا
پاس اسکا مدام وہ رہتا تھا

وہ فراست بھی اور صدق و آب
اور عبادات اسکے دیکھا جب

پس وہ کوفے کے شہر سے نکلا
اور مکے کو جلد جا پہنچا

اور وہ مقبول بارگاہ خدا
کبھی جولاہگی بھی کرتا تھا

اور تقرب وہ اس سے ڈھونڈتے تھے
لاتے چیزیں بنی بھی واسطے اسکے

کہی بدہیا کہ اسکی مزدوری
جب یہاں گھر سے میں نے لاؤنگی

کہا دجلے میں ڈال ای مائی
وہ گئی اور مزد جب لائی

شیخ آیا ہی پاس دجلے کے
ماہی وہ لا دئی ہی جلد اسے

کہا بازی میں وہ بڑا ہی عیان
جانئے یہہ حجاب کی ہی نشان

پر نہ اسکو حجاب تھا اصلا
جوں سلیمان کو حجاب نہ تھا

میری خاطر میں تب کیا ہی گذر
کہ ہی خواجہ جنید اب در پر

بعد ازاں میں نے آیا ہوں باہر
در پہ خواجہ جنید تھا حاضر

نقل ہی یوں کہا ہی وہ فیروز
ایک مسجد کو میں گیا یک روز

کہ مرے حق میں کر دعا ای شیخ
کر خدا پاس التجا ای شیخ

کہ بلا آہ مجھ سے پھرے ہیں
عافیت ایک مجھ کو بخشتے ہیں

اور کہا ہی وہی عمل بہتر
دیکھے تو حسین بنا عجز و قصور

شیخ

نقل ہی اسکی عمر تھی ایکبار ایک سو بیس سال کی بیشمار
سایہ ڈالا ہی اسپہ عزرائیل سر اٹھایون کہا وہ شیخ جلیل
تو بھی مین ہیسے بندۂ مامور حکم جو ہی بجالے آوین ضرور
اور مجھ کو ہی ہی حکم ہوا کہ کرون وقت پر نماز ادا
اور مجھ کو ہوا جو حکم خدا آہ اس دم وہ فوت ہوگیا
پس وضو اور نماز پڑھی فہیم ہوا بالفور جان بحق تسلیم
کیا مت پوچھو امن مولا سے ایک چھوٹا پلید دنیا سے

ذکر شیخ ابو حمزہ خراسانی رحمۃ اللہ علیہ

تھا خراسان کے مشائخ سے تھا کبار شیوخ راسخ سے
اور وہ در توکل و تجرید تھا زمانے مین اپنے فرد وحید
سنگے اسکے فضیلتین بسیار اور بیٹھا تھا خلوتین بسیار
نقل ہی ایکبار وہ رہبر چلا صحرا مین یک توکل پر
اور کسی پر نہ التفات کرے نہ رفاقت کسی کی ساتھ کرے
رو یا کچھ دی تھی اسکی خواہر نے سو وہ ڈالا تھا جیب مین اپنے
شیخ وہ یاد کرکے شرم کیا اور اپنے سے آپ کہنے لگا
کہا نہ قادر ہی پھر وہ رب کریم تیرا معدہ نگاہ رکھے بے سیم
رہ مین یک چاہ تھی وہ اسمین گرا پر اسے کچھ خلل نہین پہنچا
شیخ خاموش اسمین بیٹھا تھا شخص ایسے مین یک وہان آیا
اجنبی کوئی نا گرے اسمین پس ہی لازم کہ اسکو بند کرین
نفس کرنے لگا ہی در فغان بولا حق نے کہا ہی در قرآن
بوحمزہ کہا ہی تب ای یار عجز و سالوس نفس سے زنہار
جو نگہبان رہے برون چاہ ہو نگہبان وہی درون چاہ
ایسے مین ایک شیر آیا ہی اور سر چاہ جلد کھولا ہی
ابو حمزہ کو تب ز ہیبت تام جلد تر اسطرح ہوا الہام
اسنے پکڑا وہ شیر جستکیا پس وہ سالم وہ چاہ سے نکلا

یا ابا حمزہ الیس هذا احسن نجيناك من التلف بالتلف

کہ ہلاکت تیری تھی جسکے ہاتھ ہاتھ سے اسکے ہم دی ہین نجات

جبکہ وقت وفات آ پہنچا وقت عشا وہ نماز مغرب کا
کہ تجھے بخشے خالق داور وقت تھوڑا ہی اب توقف کر
کہ ہوا ہی یہی تجھے فرمان کرے بے شبہ قبض میری جان
حکم جو کچھ ہوا ہی تیرے پر فوت ہوئیگا وہ نہین ہی خطر
پس تو کر صبر ای نکو انداز تا ادا مین کرون وضو و نماز
خواب مین اسکو دیکھ کر پوچھے کہ خدا کیا کیا ہی تیرے سے
شکر کرتا ہون اسکا مین ہر دم قدس اللہ سرہ الاکرم
قدوۂ عارفان ربانی شیخ بو حمزۂ خراسانی
اور یقین وہ بلند ہمت تھا اور بڑا صاحب فراست تھا
اور ریاضات اسکے تھے اکثر اور کرامات اسکے تھے اشہر
بوتراب و جنید سے تھا ملا اور صحبت مین اسکے بیٹھا تھا
اور کیا تھا وہ نذر یہہ حق سے کہ کوئی شی کسی سے نہ مانگے
اور اسباب کچھ نہ ساتھ رکھا ڈول و رسی بھی وہ نہ رکھتا تھا
تب توکل و شیخ گیا ای شاد اس سے چھننے لگا ہی اپنی داد
کہ رکھا ہی نگاہ جو قادر آسمان بے ستون ہی ظاہر
پس وہ رویا نکال پھینک دیا اور آگے وہ راہ چلنے لگا
ایک ساعت گذر گئی ہی جب نفس فریاد کرنے لاگا تب
دیکھ اس چاہ کو کہا وہ آہ ہی گذرنے کی راہ مین ہی چاہ
کئی کاٹتے وہ جلد تر لایا اور سر چاہ اس سے ڈھانپ دیا

ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکۃ

پھر توکل کبھی نہو باطل گر توکل خدا پہ رہ خوشدل
پس طرف قبلۂ توکل کے متوجہ ہوا ہی وہ دل سے
اور سر چاہ ہاتھ سے پکڑا چاہ مین اپنے پیر لٹکایا
کہ یہہ عادت کا ہی خلاف بجا تو پکڑ استوار اسکے پا
ابو حمزہ سنا ہی تب یہ ریب یہہ ندا صاف تر ز ہاتف غیب
جب توکل کیا ہی ہم پر تو چاہ مین ہم نگہبہ رکھے تجھ کو
بعد منہ خاک پر ملا وہ شیر اور گیا ہی چھپا نہ کرکے دیر

اور یکدن جنید شیخ زمن
دیکھا ابلیس کو برہنہ تن
لوگ کے دوش اور گردن پر
جست کرتا ہی خلق کے تن پر
شیخ کہنے لگا اسے ای لعین
کیا تجھے لوگ سے یہ شرم نہین
کہا ای شیخ یہ نہین انسان
بلکہ انسان ہین وے نیک عنوان
کہ ہی شونیزیہ کی جو مسجد
اسمین بیٹھے ہین سارے وے امجد
وے جگر کو مرے جلاتے ہین
مجھہ پہ تلوار وے چلاتے ہین
جب مسجد کو جاکے پہنچا بز
ابوحمزہ کو اسمین دیکھا مین
سر کو زانو پہ رکھکے بیٹھا تھا
سر اٹھا کر مریسے کہنے لگا
کہ وہ ملعون مرے سے جھوٹھ کہا
ہی حقیقت مین وہ برا جھوٹا
اپنے ولیون سے خالق داور
کبھی ابلیس کو نہ دیوے خبر

نقل ہی باندہتا تھا وہ احرام
رہتا تھا ایک گلیم مین ہی مدام
سال مین ایک بار ہی آخر
آتا احرام سے یقین باہر
پھر کے احرام باندہتا فی الحال
اور یونہی گذارتا یکسال
لوگ اس سے ہوے ہین سایل جب
انس کہتے ہین کسکو بولا تب
خلق کے ساتھ اپنے جینے سے
وہ بلاشبہ تنگدل ہووے
اور بولا کہ جسکے دلمین خدا
دوستی اسکے موت کی بخشا
اسکے دشمن ہون فانیات تمام
دوست ہون اسکے باقیات تمام
اور توکل کا یون کیا ہی بیان
کر توکل یقین وہی ہی جان
کہ اٹھے جسنے صبح کو دلشاد
شام سے کچھہ اسے نہ آوے یاد
اور ایسا ہی جبکہ شب آوے
صبح کی فکر وہ نہ کچھہ لاوے
اس سے کوئی وصیت ایک چاہا
شیخ اسطرح اسکو فرمایا
یہہ سفر ہی ترا بڑا ای یار
کیجے تیار توشہ بسیار
اسنے رحلت کیا بہ نیشاپور
قبر بوحفص پاس ہے معمور
ہین مناقب وہ شیخ کے اکثر
قدس اللہ سرہ الاطہر
قطب ابرار قدوۂ اخیار
بحر اجلال مخزن اسرار

ذکر شیخ احمد مسروق رحمۃ اللہ علیہ

صاحب قرب و عاشق و معشوق
ذوالکمال احمد مسروق
اہل عرفان فرید دہر تھا وہ
اور محقق وحید عصر تھا وہ
تھا مشایخ سے وہ خراسان کے
تھا کبار شیوخ دوران سے
طوس کے شہر سے تھا وہ رکھیاد
بعد رہتا تھا آکے در بغداد
سب کے وہ اتفاق سے ای یار
تھا بلاشک اولیائے کبار
اور قطب مدار کی صحبت
بھی وہ پایا تھا صاحب دولت
بلکہ تھا آپ ہی وہ قطب زمان
قطبیت مین تھا وہ جلیل الشان
لوگ اس سے ہوئے ہین یون سایل
قطب کہتے ہین کسکو ای کامل
بات یہہ سنکے کچھہ نہ فرمایا
ہان اشارے سے بلکہ بتلایا
کہ وہی قطب ہی بغیر گمان
بس یہی کہہ کر رہا خموش ایجان
اور چالیس تن نکو اطوار
اہل تمکین سے جو تھے ای یار
خدمتین انکے سب کیا تھا وہ
فایدے انسے بس لیا تھا وہ
ظاہری باطنی علوم مین سب
بس وہ رکھتا تھا ایک بڑا منصب
اور تقوی مجاہدے مین عجب
بھی وہ رکھتا تھا رتبۂ اعلا
صحبت پاک شیخ سری کی
پایا تھا وہ محاسبی کی بھی

نقل ہی اسطرح وہ فرمایا
ایک بوڑھا ہمارے پاس آیا
تھا وہ شیرین کلام خوش گفتار
اسطرح بولنے لگا ہی پکار
یارو دل مین تمہارے خطرہ جو
اب کریگا گذر وہ مجھہ سے کہو
آیا دلمین مرے کہ ہی وہ جہود
تب حریری سے مین کہا یہ ورود
بات اسپر گران یہ آئی تب
کہا مجھہ کو نہ بول اس سے تو اب
مین نے کہنے لگا اسے ای خبیر
کہ نہین ہی کچھ سوا آگزیر
مین نے اس مرد کو کہا ناچار
کہ تو اسطرح سے کہا ای یار
گذرے خاطر مین اب تمہارے جو
وہ بلاشبہ اب ہر ایسے کہو
یہی خاطر مین میرے گذرا زود
کہ بلاشک و ریب تو ہی جہود
بات پیر سے اسنے یہہ سنکر
ایک ساعت وہین جھکایا سر
بعد ازان سر اٹھا کے کہنے لگا
کہ بلاشبہ تو یہ راست کہا
اور پڑہا کلمہ شہادت وہ
لایا ایمان با صداقت وہ
بعد بولا پھر امین دیتا سب
اور بہت دیکھا ملت و مذہب

بعد سمجھا ہوں میں نے کوئی شئ ۔ گر ہی البتہ اسی قوم میں ہی
اور کرتا تھا شیخ یوں ارشاد ۔ گر سوا حق کے کوئی ہووے شاد
اور نہ جسکو خدا سے نسبت ہو ۔ اسکی نسبت تمام وحشت ہو
حق ہی محفوظ انکو رکھیگا ۔ زشت افعال سے بچاویگا
اور کہا ہی یہی بڑا تقوی ۔ کہ نہ دیکھے کبھی سوئے دنیا
اور دل میں نہ اسکی فکر کرے ۔ اور زباں سے نہ اسکا ذکر کرے
ہو موقت خدا کی جسکو یاد ۔ اُسپہ غالب کوئی ہو نہار
انس نیکو نکو نا ہو مولا سے ۔ ہو نہ نسبت پہ زشت دنیا سے
کہ بنایا بہشت پہلے خدا ۔ بعد دوزخ کو وہ کیا پیدا
اور کہا جو ہی معرفت کا شجر ۔ اسکو فکرت کا آب میں خوشتر
جو محبت کا ہی شجر دریاب ۔ اسکو یوں موافقت کا آب
تب تلک چاہئے جو کرامت ہی ۔ وہ ابھی بر سر جہالت ہی
گر ارادت وہ تب تلک چاہے ۔ ابھی مبتدی ہیں ہی غفلت کیے
ہیں کلام اسکے ایسے ہی اشرف ۔ قدس اللہ سرہ الاشرف
شیخ ملت و قطب دولت و دین ۔ شیخ عبداللہ رکن شرع مبین
ذو الکرامات شیخ عبداللہ ۔ تھا سر اتقیائے عالیجاہ
اور مریدوں کی تربیت میں بکا ۔ عصر میں اپنے وہ یگانہ تھا
اور وہ در توکل و تجرید ۔ تھا زمانے میں اپنے فرد و حید
وہ براہیم وہ گرامی شان ۔ جو ہیں شاخیں اسیکے اصل کی جان
ایک غواص بحر عرفانی ۔ ہی براہیم جو ہی شیبانی
تھا یہ دونو کا پیر وہ اکرم ۔ اس سے پائے تھے بس وہ فیض اتم
ایک سو بیس سال با اجلال ۔ عمر دی اسکو قادر متعال
پہنچا جسکو دھرکا ہات ۔ نہیں کھاتا تھا وہ گرامی ذات
جہاں اسکے مرید وہ پاتے ۔ شیخ کے واسطے وہ لے آتے
رہتا احرام باندھکر ہی سدا ۔ کبھی میلا نہ اسکا ہوتا تھا
نقل ہی وہ کہا مجھے یکگھر ۔ جب طلا ہی ز ترکۂ مادر
وہ ورا ہم کر سے باندھا تھا ۔ ایک صحرا میں آگے جب پہنچا

پس تمہارے امتحان کیا ۔ امتحان کو تمہارے حق پایا
اسکی شادی تمام غم ہووے ۔ اسکی ساری خوشی الم ہووے
اور دیکھیگا جو دل خدا کے ساتھ ۔ تو جو اعضا کے اسکے ہیں حرکات
اور تقوی میں جو ہی عالیشان ۔ اسکو تقوی بہت ہی ہو آسان
گوشۂ چشم سے بھی اپنے گر ۔ لذتوں پر کرے نہ اسکے نظر
اور کہا دیکھنے سے باطل کے ۔ معرفت جاویگی ترے دل سے
اور بولا کہ داغ وحشت کا ۔ دے چکے ہیں پر چہرۂ دنیا
اور بولا کہ خوف رب عباد ۔ چاہئے بالیقین ہے تجھے زیاد
نار پر جب تلک نہ گذریگا ۔ نہ بہشت بریں میں پہنچیگا
اور جو ہی درست توبہ کا ۔ آب دیویں اُسے نہ اسکا
اور کہا درجۂ انابت میں ۔ پیر ثابت نہ جب تلک ہوویں
اور جب تک مقام توبہ کا ۔ استوار و درست نا ہوگا
اور کہا زہد ہی وہی العزیز ۔ پادشاہ نا ہو اُسپہ کوئی چیز

ذکر شیخ عبداللہ بن احمد مغربی رحمۃ اللہ علیہ

احمد مغربی اک نیک سیر ۔ جانتے ہیں وہ باصفا کا پدر
اور وہ استاد اولیا کا ۔ معتمد سارے اصفیا کا تھا
لوگ کرتے تھے اسکا بس اکرام ۔ اور پاتے تھے اس سے حظ تمام
ظاہر و باطن اندر رای اقل ۔ فرد ویسا کوئی نہ تھا کامل
اسکے فضل و کمال سے اشہر ۔ یہہ دونو فرد تھے ہیں خبر
دوسرا شیخ مغفل اخلاص ۔ ہی براہیم ابن خواص
ہیں کلام اسکے بر تر و اشہر ۔ ہیں بر ایں اسکے واضح تر
کاروبار اسکے ہیں عجیب و کثیر ۔ نہ سماویں پر حیطۂ تقریر
گھانس کے بیج ہی وہ کھاتا تھا ۔ عمر اسپر بسر لجاتا تھا
رہتا دائم سفر میں وہ آگاہ ۔ اسکے یاران بھی ہمیشہ تھے ہمراہ
ناخن و بال اسکے ای سرفراز ۔ نہیں بڑہتے تھے اور نہ ہوتے دراز
اسکو بیچا و درم سے میں بیچا ۔ اور حج کا ارادہ کرکے چلا
ایک اعرابی آملا یا ہے ۔ اور اس طرح مجھکو پوچھا ہے

گر ترے پاس کیا ہی کہہ خادم / کہا مجہہ پاس ہین پچاس درم
کہا دے مجہہ کو مین دیا یونہی / اسنے دیکھا تو وہ پچاس ہی تہے
اونٹ کو اپنے جلد ٹہلایا / مجہہ کو اسپر سوار کروایا
زر بہی واپس مراد پایا ہی سب / مین نے پوچہا کہ کیا ہی اسکا سبب
اسنے بولا کہ رستے ہی ترے / تجہہ پہ آتا ہی رحم ولیکن مرے
پس برسا تجہہ کو آیا ہی / میری صحبت دراز پایا ہی
ہوا آخر ز اولیاے کرام / اسپہ رحمت خدا کی ہووے مدام
نقل ہی اسکو تہے چہار پسر / وہ سکہاتا تہا سبکو کسب و ہنر
کہا ایک شخص نے ای ذوالاکرام / نہین لایق ہین انکو ایسے کام
کہا وہ سیکہنا یہہ کسب و ہنر / جانیوالے حق مین ہی بہتر
تا مرے بعد سارے لوگو نہین / شان بتلاکے یہہ نہ فخر کرین
نہ کہین ہم فلان ہین ابن فلان / اور نہ کہاوین وے جگر صدیقان
اور ایسا کہا ہی وہ رہبر / سارے اعمال مین ہی فاضل تر
رکہنا معمور اپنے سب اوقات / ہی یقین در مراقبہ و نزات
اور سے صبح تو وہ فرمایا / کہ کرے بندگی کا جو دعوا
ابہی باقی ہی اسکی کوئی مراد / تو وہ جہوٹا ہی خوب رکہو یاد
ہان پسند تب ہو بندگی اسکی / کہ مرادات سے وہ اپنے سبہی
بالیقین ایکبار فانی ہو / اور مراد خدا سے باقی ہو
کہا لوگون مین سب زیادہ خوار / وہی درویش ہی بسر وجہا
کہ کرے وہ مداہنت و نزات / اہل زر اور تونگرون کے سات
کہا درویش جو ہین اہل یقین / وہ خدا کے امین ہین بزمین
اور بندون پہ حق کے حجت ہین / اور وہ صاحب برکت ہین
کہ برکت سے انکے ہی مولا / ٹالتا ہی جہانیون سے بلا
اور جو درویش جان اور دل سے / حب دنیا سے احتراز کرے
گرچہ اسمین ہے فضائل اعمال / نہ ادا ہووین مطلقا و سوال
ہی وہ متعبدونسے فاضل تر / باندہا ہو جو مجاہدے مین کمر
اور بولا کہ مین نہین دیکہا / کوئی مصحف زیادہ از دنیا
کہ کرے خدمت اسکی تو جب تک / وہ بہی خدمت تری کرے تب تک
اور جب اسکو چہوڑ دیوے تو / چہوڑ دیتا ہی وہ بہی تب تجہہ کو
اور بولا نہین کوئی زیرک / مگر یہہ طایفہ ہی ہی بیشک
کہ وہ سب کو جلاتے ہین / اور حیات ابدی پاتے ہین
ایسے اسکے کثیر ہین کلمات / طور سینا پہ وہ کیا ہی وفات
اور مدفون ہوا ہی اسیجا / قدس الله سره الاعلی

ذکر شیخ ابو علی جرجانی رحمة الله علیه

عمدۂ اولیاے عالیشان / زبدۂ اصفیائے قدس شان
فاتح باب رمز پنہانی / شیخ دین بوعلی جرجانی
تہے خراسان کے جو شیوخ کبار / امین ذوالقدر تہا وہ پاک شعار
اور تہا اسکو مجاہدے مین کمال / نہ ریاضات مین تہا اسکو مثال
مشتہر ہین مصنفات اسکے / معتبر ہین معاملات اسکے
اور ملفوظ اسکے ہین منقول / ہین لطیف و مفید اور معقول
اور وہ تہا شیخ ترمذی کا مرید / عارف پر کمال و فرد رشید
بولتا تہا وہ صاحب تمیز / عقد توحید ہی سبب سے ۳ چیز
ایک ہی خوف دوسری ہی رجا / تیسری ہی محبت والا
خوف پیدا ہو دیکہنے سے وعید / اس سے ترک گناہ ہو جاوید
اور وعدے کے دیکہنے سے پہچان / ہووے احسان نیک پر میلان
اور اس سے رجا بہی پیدا ہو / وہ رجا دن بدن زیادہ ہو
منت حق جو آپ پر دیکہے / تو زیادہ اسیکا ذکر کرے
ہین جو خوف خدائے داد ہی / وہ یقین نار یک منور ہی
ہی رجا نور یک منور جان / نور انوار ہی محبت ہان
اور سعادت کی یہہ خوش نشانی / کہ ہو بندہ پہ بندگی آسان
اور سنت کی پیروی ای جان / اسپہ افعال مین نہو دشوار
اور محب خدا کو نکاہ ہو دن رات / نیک خصلت برادرون کے سات
مال جو دیوے خدا کی رہ مین مدام / کرے کام مومنین مومنون کے قیام
کہا بدبخت ہی وہی آخر / کہ کرے اپنے معصیت ظاہر

حق تعالی کیا ہو جبکو نہان / کرے بیخوف ہو اسکو عیان
اور کہا ہی ولی وہی گیانی / گر وہ ہو بے حال فانی

اور حق کے مشاہدے مین بقا / اسکو حاصل رہے صباح و مسا
اور علون کا اسکے تولی / حقتعالی رہے بسترو جلی

اور نہ اُسے کچھہ نہ اختیار رہے / یہی حال اسکا برقرار رہے
اور کہا ہی وہ عارف کامل / کر دیا ہو خدا کو اپنا دل

اور اپنے بدن کو وہ خوشخو / خدمت خلق مین ہی سونپا ہو
اور بولا کہ معرفت کا کمال / حسن ظن ہی تھا ورستعال

بدگمان رہنا نفس سے ہر آن / بس یہی اصل معرفت ہی جان
جو ملازم ہو حق کی درگہ پر / کھولگیا اسپہ حقتعالی در

کرے حق پر جو صبر در حال / اسکو حاصل خدا کا ہو وصال
اور بولا تو استقامت کر / اور نہ تو خواہش کرامت کر

کر کرامت ہی چاہے نفس ترا / استقامت طلب کرے مولا
اور سرّ عبودیت ہی رضا / اور کرنا ہی صبر در اسکا

اور تفویض اسکا ہان گھر ہی / اور سمجھہ مرگ اسکے در پہ ہی
اور سرا مین یقین فراغت ہی / اور گھر مین سمجھہ تو راحت ہی

اور کہا بخل کے حروف ہین تین / پہلے بے نے سمجھہ بلا ہی یقین
اور رضے سے سمجھہ تو خسران ہی / لام سے لوم (ملامت) جان ہر آن ہی

بخل ہے نفس پر بلا آخر / اپنے انفاق مین بھی ہی خاسر
اور ملامت کیا گیا ہی سدا / بخل مین اپنے وہ صباح و مسا

ایسے اسکے کلام ہین الطف / قدس اللہ سرہ الاشرف

ذکر شیخ ابوبکر کتانی رحمتہ اللہ علیہ

شمع افروز عالم توفیق / جلوہ آرای کعبہ تحقیق
ناودان فیوض ربانی / شیخ بوبکر جو تھا کتانی

تھا وہ ازکمل شیوخ حجاز / شیخ مکے کا تھا وہ معدن راز
ورع و تقوی مین زہد و عرفان مین / تھا وہ یکتا شہود وجدان مین

تھا ولایت مین صاحب تمکین / اور تھا صاحب مقام یقین
مشتہر تھا بہت فراست مین / ذوالتصانیف تھا طریقت مین

اور رہین اسکے مجاہدات کثیر / اور ریاضات مین ہے فرد شہیر
تھا وہ سارے علوم مین ذیشان / خاص علم حقایق و عرفان

نوری و بوسعید کی صحبت / اور جنید سعید کی صحبت
ایک مدت تلک وہ پایا تھا / فیض اسنے بہت اٹھایا تھا

بولتے تھے اُسے چراغ حرم / تھا وہ گل چین فیض باغ حرم
تھا مجاور حرم کا وہ دن رات / رہا ایسا ہی اپنے تا بہ وفات

اول شب سے تا باخر شب / پڑھتا تھا وہ نماز ہی باادب
اور قرآن ختم کرتا تھا / اسکا ہی اہتمام دھرتا تھا

اور بارا ہزار ختم الجان / وہ کیا تھا طواف کے درمیان
اور رکھے مین ہی وہ تا سی سال / بیٹھا تھا زیر ناودان ہر حال

اور یہہ مدت مین وہ وضو کیا بار / کرتا تھا رات دن مین بسی یار
اور یہہ تیسی سال مین وہ نیک نصاب / کبھی ہرگز نہین کیا تھا خواب

ابتدا مین وہ اذن سفر حجاز / چاہتا ماں سے دی وہ پاک انداز
پہنچا صحرا مین جب وہ با فرحت / ہوئی اسپر پدید یک حالت

کہ اسے غسل کا ہوا ہی سبب / دل مین اسطرح اپنے سمجھا تب
کہ مگر شرط سے نہ آیا ہون / پس یہی لازم یہان پھر جاون

پس نکر دیر وہ وہین سے پھرا / در پہ جب اپنے گھر کے آپہنچا
کی نظر جبکہ اپنی مادر پر / بیٹھی تھی اپنے گھر مین وہ منتظر

اسنے پوچھا ہی اپنے مادر سے / کہا اجازت نہ تو دی ہی مجھے
کہی ہان مین تجھے اجازت دی / پر سوا تیرے گھر نہ دیکھہ سکی

پس وہین در کے پیچھے مین بیٹھی / اور نیت مین اپنے دل مین کئی
کہ نہ مین جب تلک تجھے دیکھون / نہین نہار اس جگہہ سے اٹھون

پس کئی انتقال مادر جب / فارغ البال ہو گیا ہی تب
پس گیا ہی وہین سوئے صحرا / اور جنگل مین ہی مقیم ہوا

بولتا ہی کہ مین نے در صحرا / ایک درویش کشتہ دیکھا
کہ موا تھا وہ اور ہنستا تھا / دیکھہ مین وہ رہا عجب مین پڑا

مین نے اسطرح اسکو پوچھا ہی ۔ کیا تو مردہ ہی اور ہنستا ہی
بو الحسین مزین آئی ہی دلبر ۔ دیکھے اسطرح دیا ہی خبر
جب لب حوض کے اوپر پہنچا ۔ اسطرح دلمین اپنے کہنے لگا
تب کنارے سے حوض کے ای ہمام ۔ آئی آواز مجھکو ای حجام
جلد تر سر اٹھاکے مین دیکھا ۔ شیخ بوبکر تب نظر آیا
کیا بوبکر سے دلمین غبار ۔ تھا نہان کچھ ز حیدر کرار

لا فتیٰ اِلّا علیٌ ولا سیفَ اِلّا ذوالفقار

پر فتوت کا مقتضا تھا یہی ۔ کہ وہ حق اپنا دیوے اسکو ہی
خلش اسبات کی تھی دل پہ مرے ۔ کئی ایام اس مین ہی گذرے
ایک شب اسمین مین نے خواب کیا ۔ اور مبارک یہہ خواب مین دیکھا
سوئے بوبکر تب اشارہ کئے ۔ اور حضرت یہہ کون ہی کہو مجھے
پھر اشارہ کئے بسوئے عمر ۔ مین کہا یہہ عمر ہی ای سرور
پھر اشارہ کئے ہین وہ اشرف ۔ حضرت مرتضیٰ علی کی طرف
پھر کرم سے بہ حیدر کرار ۔ بخشے مجھکو برادری سالار
بس روانہ ہوئے شہ کونین ۔ معہ شیخین اور ذوالنورین
مین بھی ہین ہمرکاب ہوا ۔ پہنچے ہین کوہ بوقبیس پہ جا
میری خاطر مین جو کہ تھا وہ غبار ۔ کچھ نہ باقی رہا ہی تب زنہار
ہو ایک وقت میرے دل پہ گران ۔ دیا یک چیز مین اسے اس آن
وہ گرانی ہوئی نہ دل سے دور ۔ اپنے گھر اسکو لیگیا بضرور
کہا یہہ کام نا کرون زنہار ۔ مین نے الحاح تب کیا بسیار
اسکو شہرا دیا ہون وہ لیسا ہی ۔ تا گرانی مرے سے دور ہوئی
اور دو سو درم زر وجہ حلال ۔ پاس میرے فتوح تھے فی الحال
اور کہا اسکو ای کرم گستر ۔ صرف کر اپنے کام مین یہہ زر
دیکھے ستر ہزار مین وہ بار ۔ یہہ خریدا رہون وقت آئی ہشیار
بولا اسطرح مجھ سے جلد اٹھا ۔ اور مصلا جھٹک کے اپنا چلا
نظر آئی ہی مجھکو تب جیسی ۔ نہین دیکھا ہون نہین کبھی ویسی
نقل ہی یک مرید تھا اسکا ۔ اسسے جسوقت حال نزع مین تھا

اسکے بیہتاب وعکبا ہی تیمی ۔ ہی محبت خدا کی ایسی ہی
مین توکل پہ قطع دشت کیا ۔ کچھ نہین زاد کا حلا بھی تھا
کہ تعین نہ زاد و راحلہ کے بغیر ۔ قطع صحرا کیا ہو نہین بالخیر

لا تحدث نفسک بالاباطیل

وہین توبہ کیا ہو نہین بخشوع ۔ اور لایا طرف خدا کے رجوع
کیونکہ فرماتے ہینگے پیغمبر ۔ تھا نہین انکے یہہ صحیح خبر
تھا معاویہ گرچہ باطل پر ۔ اور حق پر تھا بالیقین حیدر
اس جدال و قتال کے درمیان ۔ کسقدر لوگ دے چکے ہین جان
دو جبل جو کہ ہین صفا مروا ۔ درمیان انکے تھا مکان میرا
کہ ہین رونق فزا رسول اللہ ۔ اور ہین چار یار بھی ہمراہ
مین کیا عرض از رہ تحقیق ۔ یا رسول خدا یہہ ہی صدیق
پھر اشارہ کئے سوئے عثمان ۔ مین کہا یہہ ہی جامع القرآن
میری خاطر مین تھا جو وہ خدشہ ۔ اسلئے تھا علی سے شرمندہ
تا جناب امیر اور یہہ فقیر ۔ کئے ہمدو معانقہ ای خبیر
بعد مجھکو علی نے فرمایا ۔ جائین تا کوہ بوقبیس پہ آ
کوہ پر بوقبیس کے چڑھ کر ۔ کعبۃ اللہ پر کئے ہین نظر
اور اسطرح وہ خبر ہی دیا ۔ میری صحبت مین ایک شخص تھا
تا گرانی وہ دور ہو جاوے ۔ اور سبک تر وہ ہووے دل پہ مرے
اور اسکو کہا کہ تو اسدم ۔ رکھ مرے چشم و سر پہ اپنا قدم
بعد وہ شخص لاعلاج ہوا ۔ چشم و سر پہ مرے وہ پیر رکھا
اور بے شبہ دوستی اسکی ۔ تب مرے دلمین خوب جا لگی
لیگیا اسکے پاس مین اٹھا ۔ اور مصلے کے پاس اسکے رکھا
گوشہ چشم سے مجھے دیکھا ۔ اور اسطرح مجھ سے کہنے لگا
کہا تو چیتا ہی اسقدر زر سے ۔ آہ مغرور مجھکو کر دیوے
اسکی بے شبہ عزت و حرمت ۔ اور میری اہانت و ذلت
پیسے چھینتا تھا اپنے جیب و درہم ۔ ذلت اپنی جو دیکھا ہون اسدم
چشم کو اپنے تب وہ کھولا ہی ۔ اور کعبے طرف وہ دیکھا ہی

لات مارا ہی ایک اونٹ آ سے — وہین آنکھین نکل گئے اسکے
کو ہتی مکاشفات عجب — اسپہ مشہور ہوگئے تھے اب
کہ حضوری و رتبت کی خبر — کسی بندے کو ہو برحمت رب
نقل ہی ایک پیر فرخ پی — ہی شبیہ کے ورسے آیا ہی
شیخ بو بکر پاس آیا ہے — اور اس طرح اسکو بولا ہی
ہو وہان جمع لوگ بیٹھے ہین — اور حدیث رسول سنتے ہین
تب ابو بکر اس سے پوچھا ہی — کہ روایت وہ کس سے کرتا ہی
اور زہری سے بو ہریرہ سے — وہ سنا حضرت علی سے
وہان سنتے ہین وے جو باسناد — یہان سنتے ہین ہم بلا اسناد
شیخ بولا یہہ فقرۂ عربی — یعنی حَدَّثَنِی قَلْبِی عَنْ رَبِّی
اسکو پوچھا ہی تب وہ پیر جلیل — بول رکھتا ہی کیا تو اسپہ دلیل
خضر کہنے لگا تب اسکے سات — اتنلک مین نے جانتا تھا یہہ بات
اور ابو بکر مجھکو پہچانا — لیک اسکتین نہ مین جانا
پر نہ انکو پہچانتا ہون مین — حال انکا نجانتا ہون مین
آہ کھینچا ہی اسکے تن سے ردا — اور بازار مین اسے لایا
ہو پشیمان وہ ترنا آیا — شیخ کو تب نماز مین پایا
شیخ فارغ ہوا نماز سے جب — ہی وہ طرار رونے لاگا تب
شیخ بولا کہ ہی خدا کی قسم — خالق ارض اور سما کی قسم
کہا یارب لیا تھا وہ جو ردا — اب وہ واپس لے آکے مجھکو دیا
وہین فی الحال فضل حق سے — اسکے دو ہاتھ مین درست ہوے
مین تھے اسکو تو کون ہی پوچھا — اسنے بولا کہ مین ہون تقوی
وہین ظاہر ہوئی ہی یک عورت — زشت تھی اور سیاہ و بدصورت
یعنی خندہ ہون مین نے پھر پوچھا — کیجے ظاہر کہان ہی تیری جا
بعد مین جبکہ خواب سے جاگا — ولیکن نیت یہہ استوار کیا
اور بولا بعالم رویا — ایک شب شاہ انبیا کا لقا
اور یکبار رات بھی ہوئی رویت — تب کیا عرض مین نے درخدمت
کہے حضرت سے یہہ دعا ہر دن — بس چہل بار تو پڑھا کر گن

باطن شیخ مین وہ ہین لاریب — یہہ ندا آئی ہی زپردۂ غیب
اسنے کعبے طرف کیا ہی نظر — سو بہ تادیب ہو گئی اسیر
دیکھنا بیت کا تبای وہ ساز — جاننے بالیقین نہین جواز
تیری شان و شکوہ لکھتا تھا — اور ڈالا تھا اپنے بر مین ردا
کیون نہ جانا ہی تو ای شیخ فہیم — اب بہ سوے مقام ابراہیم
آیا ہی یک بزرگ پاک شعار — کر رہا ہی روایت اخبار
وہ کہا راویان اس شہر سے — عبد رحمان سے اور معمر سے
کہا بو بکر نے ای پاک نہاد — یہہ تو لایا ہی تو بے اسناد
اسنے پوچھا تو کس سے سنتا ہی — کس چمن سے یہہ پھول چنتا ہی
یعنی سنتا ہی دل مرا ای ہمام — بے وساطت مرا ہی رب سے کلام
کہا اسکی ہی دلیل ہی جان — کہ ہی بیشک تو خضر عالیشان
کہ نہین ہے کوئی ولی خدا — پر مین انکو پہچانتا ہون بجا
اب مین سمجھا کہ اولیا حق کے — ہین بہت اور وے جانتے ہین مجھے
نقل ہی ایک دن نماز مین تھا — ایک طرار آ اسکے پاس آیا
تا کہ بازار مین اسے بیچے — تب وہ دونو ہاتھ اسکے خشک ہوے
ڈالا چادر کو اسکے کاندھے پر — اور بیٹھا وہین جھکا کر سر
شیخ رونیکا وجہ پوچھا ہی — اسنے سب سرگذشت بتلا ہے
نہ خبر ہی مجھے لیجانے سے — اور نہ آگاہ ہون اسکے لانے سے
تو بھی یارب لیا ہی جو اس سے — اسکو یارب کرم سے واپس دے
اور کہا مین بعالم رویا — یک جوان جمیل کو دیکھا
پوچھا رہتا ہی تو کہان ای فہیم — کہا آنکھین تو نہین مین تن مقیم
پوچھا مین کون ہی تو اسکنیز — اسنے بولی کہ معصیت ہو نہ تیز
کبھی رہتی ہون مین نے صبح و مسا — دل مین اہل نشاط کے ہی سدا
کہ نہ مین نے کبھی ہنسون زنہار — لیک غالب ہو جب ہنسی بسیار
پایا مین نے پچاس بر یکبار — پوچھا حضرت سے مسئلے یکبار
یا نبی کیا دعا کرون اب — تا مرے دلکو مار دو یا رب

یا حی یا قیوم یا لا الہ الا انت اسئلک ان تحیی قلبی بنور معرفتک ابدا

اور کہا ایک روز یک درویش
بعضے یاروں سے اپنے ملا کر آہ
اور اسیر یہہ صاف لکھا تھا
اسکا یہہ قول با کرامت ہی
اور کہا زہد ہی وہی رکھیہ یاد
اور صبر و رضا مین کامل ہو
خُلق جسکے زیادہ ہووے بجا
اور بولا وہی ہی صوفی جان
اور توبہ ہی جان استغفار
دوسری دل سے یہہ کرے نیت
اور چہارم ادا کرے ناچار
وہ گلادیوے سب ریاضتین
جون چکھا یا تھا لذتِ عصیان
اور آخر مین سقم ہی بھاری
اور حقیقت مین بوجہ را ہی عاقل
اسمین ستر یہ ایک باب ایجان
اور کہا ذکر حق کے لقمے کو
عذر چھینے مین اور دعا مین تب
اور ایسا کہا ہی نیک اعمال
آج عاقل نہین ہی وہ غافل
سووے تب خواب کا ہو جب غلبہ
اور کہا تن سے رہ تو دنیا مین
اور بولا کہ دین حق کی بنا
حق ہی اعضا پہ عمل ہی [illegible]
جو کہ ہے شبہ سر و رفاز
اور ہو صدق عقل سے ہی بجا
اور بولا بدون حق ہے قیل

آیا ہی تیرے پاس بس قول بشر
مین کیا اپنے بھوک سے شکوہ
کہا بجانے ہی بھوک تیری خدا
انس مخلوق کی عقوبت ہی
کہ نہ کچھ یاوے اور رہے دل شاد
گرچہ ذلت کا اسمین حاصل ہو
پس تصوف زیادہ ہی اسکا
جانے طاعت کو اپنے جو عصیان
شرط توبہ کے چھے ہین ای ہشیار
کرے عصیان طرف نہ پھر رجعت
جو مظالم ہین خلق کے ای یار
حق کی طاعات کی مشقت مین
بس یہہ چھے چیز بھی ضرور ہین جان
یعنے آخر مین ہیگی بیماری
خوب اسکا یقین ہو کامل
ہی حیا کے ہی درمیان پہچان
بس وہان یقین سے کھاوے تو
جانیو اسکے کھولتا ہی لب
بندگی کا لباس ہی خوشحال
جو تھا نزدیک آج ہی عاقل
کھاوے جب سخت اسپہ ہو فاقہ
اور رہ اپنے دل سے عقبی مین
یاسنے ہم تین چیز پر ہی بجا
صدق ہی عقل پر ای نیک سلوک
ظن و تحکم کیے ہین بالظاہر
صدق ہرگز نہووے عقل سوا
نہین حق پر ہی کوئی چیز دلیل

اور رو رو کے اسطرح بولا
پھر مین بازار کی طرف جو چلا
کہ شکایت تو اسکی کرتا ہی
اہل دنیا کا قرب ہی عصیان
اور کرے جد و جہد کو لازم
اور تصوف کا یون کیا ہی بیان
اور بولا محبت ہی ایثار
کہ گنہ ہی سمجھ اسے ناچار
اول اس سے ہوئے ہو جو عصیان
تیسری فرض جو کہ چھوڑا ہو
پنجم اسکا بھی گوشت اور چربی
اور ششم الم دہ طاعت کا
کہا اول تو وجد ہی شیرین
اور توکل بھی اصل مین پہچان
اور عبادت کے بھی یقین ابواب
کہ خدا سے حیا کرے بدوام
اور بولا کہ مغفرت کا در
کہا جو عجز لاوے نزد خدا
جسکو مولا نے وقت قسمت کے
اور بولا مرید کو ای عزیز
جب ضرورت ہو تب کلام کرے
اور کہا چاہے حق سے جب تو فتوح
ایک تو حق ہی عدل ہی دوم
جو کہ حق ہی بغیر ظاہر کے
اور ہی عدل ان پر ای کامل
صدق سے حشر مین جمع ہووے سوال
کہا بار الہی ایک حق کا یقین

کہ مین دو روز سے نہ کچھ کھایا
ایک درہم پڑا ہوا دیکھا
شرم مولا سے کچھ نہ دھرتا ہی
میل انکی طرف ہی ذلت جان
اور رہے در مجاہدہ دایم
کہ تصوف تمام خلق ہی جان
اپنے محبوب کے لئے ای یار
کرے اس سے مدام استغفار
ہون پشیمان اسپہ جو عصیان
بضرورت ادا کرے اسکو
کہ جو مال حرام سے ہو اگی
اپنے تن کو گھلا کرے بہر خدا
اور ہی درمیان تلخ یقین
علم کی ہی متابعت ایجان
سارا اعتقاد پر ہین دو در باب
بندگی مین ہے اسیکے مدام
جب خدا کھولے اپنے بندونپر
ہو عنایت بھی حق کی اسپہ بجا
کر دیا دور اپنی رحمت سے
ہینگے لازم مدام یہہ تین چیز
بس یہہ سہ چیز پر قیام کرے
ابتدا کر عمل سے ہی تحقیق
اور بلاشبہ صدق ہی سوم
نہ ادا ہو سکیگا تیرے سے
قسمت عدل کر سکے ہی دل
عاقلون سے ہی ہوویگا دجال
کہتے ہین باد صبح اسکتین

کرامت شیخ ابو بکر کتانی رح
توبہ کے چھ شرطین ہین
عبادت کے اوپر تین ... ہین
صدق کے تین قسم ہین

اور وہ محروم ہی عرش کے نیچے — صبح کے وقت میں یقین جیسے
وہیں جگہ میں خصال کے — وہی بار اٹھا کے بٹھا دیے
تشکر کی بجائے میں بھی استغفار — ہی گناہ یعنی جان بے تکرار
کہ تو ہی شیخ کیا عمل ہی کیا — جس سے ایسے مقام کو پہنچا
تو نہ کہتا تھا یہ سخن زنہار — خیر کہتا ہوا بس سنو ناچار
دل سے میں غیر حق کو دور کیا — غیر حق کو رہی نہ دل میں جا

ذکر شیخ عبداللہ خفیف رحمۃ اللہ علیہ

نام نامی ہی جسکا عبداللہ — بن محمد خفیف حق آگاہ
ظاہری باطنی علوم میں سب — پیشوائی کا تھا اسے منصب
ایک شان عظیم رکھتا تھا — اور وقار فخیم رکھتا تھا
اور طریقت میں مجتہد تھا برا — مذہب خاص میں رکھتا تھا
ہر چہل روز میں بوجہ لطیف — کرتا تھا ایک مستقل تصنیف
سب وے مقبول اور ہیں مشہور — اور ہیں فیض کثیر سے معمور
ہیں وے باہر بشر کی امکان سے — اور زیادہ ہیں شرح و تبیان سے
کوئی اسکا نظیر اور ہمسر — نہیں تھا اسکے عصر میں دیگر
اور وہ سلطان زادگوں سے تھا — اور مشاہیر عہد گون سے تھا
اور جنید و جریری ابن عطا — اور وہ شیخ رویم کو دیکھا
ابتدا میں جو دین کا درد کثیر — جبکہ اسکا ہوا ہی دامن گیر
پڑھتا تھا دس ہزار بار ای یار — یہی معمول اسکا تھا بسیار
مدت بیس سال وہ فاخر — پہنا تھا ایک پلاس سے ظاہر
اور ہر سال میں [illegible] — بیٹھتا تھا چار اربعین بیقرار
آخر اربعین میں ہی آخر — کیا دنیا سے نقل وہ فاخر
پیر طریقت کے سالکوں سے تھا — لیک تھا وہ بھی ایک بزرگ ترا
وہ مرقع نہ پہنتا تھا کبھی — اہل ظاہر کے تھا لباس میں ہی
اور بلا شبہ پہنتا اسکا — ہی نہ ہرا اور اک کو باب فرما
[illegible] — [illegible]
اور جو ہی خفیف اسکا لقب — ابن جب کا [illegible] ہی سبب

سحر کے وقت عابدان خدا — جو کریں گریہ اور استغفار
اور بولا بجائے استغفار — شکر کرتا گناہ ہی ای یار
نقل ہے اسکی موت آئی جب — لوگ اس طرح اس سے پوچھے تب
شیخ کہنے لگا کہ موت مری — جانو گر قریب نا ہو تی
کہ چہل سال میں نے پہنا نی — اپنے دل کی کیا ہوں قربانی
پس کیا ہی وفات وہ اکرم — قدس اللہ سرہ الافخم
شیخ دین برگزیدہ درگاہ — خاص و مقبول بارگاہ اللہ
تھا وہ شیخ المشائخ اعظم — قطب دوران یگانہ عالم
جو تھے اہل طریقت اہل شرف — تھا وے سب کا رجوع اسکی طرف
اور اسکے تصنیفات ہیں کثیر — جسمیں قاصر ہی خامہ تحریر
اور حقایق کے علم میں ای یار — ہر چہل روز میں وہ پاک شعار
اور یونہی علوم ظاہر میں — وہ کیا ہی بہت سے تصنیفیں
اور وہ جو مجاہدات کیا — اور جو جو ریاضتیں کھینچیں
اور بعض حقایق و اسرار — بخشا تھا جو نظر اسے دادار
اور فارس میں اسکے بعد بھی — نہیں اسکا خلف رہا کوئی
اور اکثر سفر وہ فرد و حید — کر چکا تھا بعالم تجرید
اور حلاج کو بھی دیکھا تھا — فیض اسسے بہت وہ پایا تھا
قل ہو اللہ کا سورہ باانداز — ایک رکعت کے درمیان نماز
اکثر اوقات صبح تا شام — پڑھتا ایک الف رکعتیں وہ مدام
اور کبھی وہ بلا سبب فایض نور — نہیں کرتا تھا اپنے تن سے دور
اپنے رحلت تلک وہ باتقدیر — کیا تھا پورے اربعین چالیس
کہتے ہیں اسکے وقت تھا ایک پیر — ار گرد وہ محققین کبیر
رہتا پارس کی ملک میں وہ بھی — کہتے اسکو محمد ذکری
لوگ پوچھے شیخ عبداللہ — کیا ہی بشرط مرقع آئی اگر
کیا جو خرقہ مرقع کی — اسکو بیشک محمد ذکری
اور جسم لباس میں آدم — وے ادا [illegible] نہ ہم
[illegible] — لیکے تھا [illegible] دیا خطار

بس ہکسطرح سبک حساب تھا وہ
وہ منقہ وہین لے آیا ہی
نہین اس شب مین وہ حلاوت تھی
کتنے دانہ توکل منقے سے
کہا دیکھا تو نے مین ضعف کثیر
دوست ہوتا مرا اگر تو نے
کہا چالیس سال کے ایام
اور یہہ عرصہ مین نعمت دنیا
باوجود اسکے مین جیا ایسا
چلدیا ہون بفضل رب عباد
اور بغداد سے مین جب نکلا
چشمہ تب یک نظر پڑا مجھ کو
عرض مین نے کیا ہون حق سے آہ
اور تو رکھتا ہی جبکہ مین یہہ سنا
اور آواز ایک آئی تب
چاہ پر جلد مین نے لوٹ آیا
تب تلک مجھہ کو احتیاج وضو
دیکھتے ہی جنید مجھ کو کہا
اور اسطرح وہ کہا ای یار
مصر کو جا کے انکو دیکھا مین
مین کہا تم کو ہی قسم بخدا
آہ دنیا یقین بہت تھوڑی ہی
ہی فراغت مگر تجھے حاصل
مین جو بھوکا تھا اور پیاسا تھا
ظہر کی اور عصر کی بھی نماز
لب پہ یہہ سن جو انکی بات آئی
ہان مصیبت جو پایا ہین سے ای یار

اور سبک بار ہا صواب تھا وہ
شیخ نے اسکو لیکے کہا یا ہی
نہ عبادات مین وہ لذت تھی
پھر افطار لا دیا ہی مجھے
اسلئے یک کیا زیادہ ای پیر
مجھکو دیتا تو لاکے پیچھے دانے
ہوی شہرت مری خاص و عام
مجھکو بخشا ہی بقدر مولا
کہ نہین صاحب نصاب ہوا
جبکہ پہنچا ہون آگے در بغداد
ایک صحرا مین آنکر پہنچا
پانی پیتی تھی اسمین یک آہو
اس ہرن سے بھی کم ہی عبداللہ
بالیقین وقت خوش ہوا میرا
ہم نے کئے امتحان ترے سے اب
اسکا پانی بھی اوپر آیا تھا
نہین نہ ہمار پسر ہوئی نہی کبھو
کہ اگر صبر تو کیا ہوتا
کہ مجھے یون نشان دینے یکبار
وے دو نور و بقبلہ بیٹھے ہین
ای بزرگو جواب دو میرا
اور تھوڑی ہی اس سے باقی ہی
کہ ہی تیرے سلام مین شاغل
بھوک اور پیاس اپنی بھولگیا
ساتھ انکے ہی مین پڑہا نماز
ہم نہین اہل مصیبت ای غافل
چاہیئے ایسے کچھہ کرین گفتار

اپنے خادم کو ایک شب وہ کہا
یک حلاوت جو اسنے در طاعات
اپنے خادم کو تب بلایا ہی
کہا خادم سے آٹھ دانے سب
شیخ بولا نہین تو دوست مرا
پس اسے آپ سے کیا ہی جدا
میرا اکرام لوگ کرتے ہین
جسکا حد و حساب ہی دشوار
اور کہا ابتدا مین پھر خدا
اس قدر عجب میرے سر مین تھا
رسن اور دلو تھے مرے ہمراہ
مین نے سن چاہ پر گیا بشتاب
تب یہہ آواز آئی ہی کہ ہرن
رسن و دلو پھینک ڈال وہان
جب کیا صبر لوٹ جا تو شتاب
مین نے پانی پیا وضو بھی کیا
اور سکے سے لوٹ کر ای شاد
تیرے زیر قدم سے ہی بشتاب
مصر مین ایک پیر و ایک جوان
تین بار انکو مین سلام کہا
سر اٹھایا نہ وہ جوان شریف
لے یہہ تھوڑی سے حصہ بسیار
بس یہہ بولا سو وہ جھکایا سر
ہوئی مجھ کو ربودگی یک تب
بعد اسکے کہا ہون مین انسے
آہ ہم کو زبان پند کہان
مین ہان مین سوز پاس انکے

پھر افطار اب منقہ لا
یا تما تھا فضل حق سے در برسات
اور اسطرح اسکو پوچھا ہی
شیخ پوچھا کہ کیا تھا اسکا سبب
بلکہ بے شبہ میرا دشمن تھا
دوسرے خادم کو یک کیا پیدا
سب مرا پس دیکے وہ نے ہین
کہہ نہ سکتا ہون اسکا مین مقدار
قصد کر حج کا جبکہ مین نکلا
کہ نہین مین ملا جنید سے جا
تشنگی مجھ پہ تب کئی غلبہ
اسکا نیچے اتر گیا ہی آب
دیکھ رکھتی نہین ہی دلو رسن
اور آگے ہوا ہون جبکہ روان
اور اب نوش کرو چاہ سے آب
اور مدینہ تلک وہان سے گیا
جبکہ پہنچا بہ مسجد بغداد
اس بیابان سے نکلتا آب
بیٹھے ہین اب مراقبے مین جان
پر انھون نے نہین جواب دیا
تب کہا ہی مجھے ای ابن خفیف
جان فرصت غنیمت ای ہشیار
پھر مراقب ہوا وہ نیک سیر
تجھ میرا تھا وہ لئے ہین سب
کہ مجھے پند ایک اب دیجے
کہ ہماری زبان ہے گنگ بیان
ہم نہ کچھ کھائے اور نہین سوتے

عزم رجعت کیا ہون نے جب / پھر کیا ایک پند نے طلب
صحبت ایسے کی کر تلاش اب جا / دیدے جسکے یاد آوے خدا
پند تو اسکے حال سے پاوے / تاکہ پند اسکے قال سے پاوے
دشت مین ایک دیکھا تھا ابر / اور یہہ حالت عجیب دیکھا مین
چشم کورون پہ اک اسکی لا / کر لگاوین تو ہوتے تھے بینا
مین کیا ہون عجب یہہ کرکے نظر / کہ ہین بے شبہہ یہہ تو باطل پر
کہ ہین تشریف لائے شاہ ہدا / مین کیا عرض یا رسول خدا
کہ ترے واسطے ہی مین آیا / مین نے اپنا وہ شبہہ عرض کیا
کہ بر باطل ریاضتین جو کہ بشر / کھینچتے ہین یہہ اسکی ہی تاثیر
کیسے ہووینگے اسمین تاثیرات / اور کیسے وہ دیوینگے ثمرات
پائے اشرف سے اپنے ای یار / کئے حضرت نے ہی مجھے بیدار
کہ یقین جسنے راہ نیک جانے / اور اس راہ کا سلوک کرے
کہ کسیکو نہ دے عذاب ایسا / سخت تر اسکو ہو عقاب ایسا
اپنے انگشت پا پہ کرکے قیام / ہین گذارے نماز با اکرام
پس یہہ سنت کی پیروی چاہا / کہ کرے آپ یہہ نماز ادا
پھر کے حضرت نے خواب مین آنیکے / اور اس طرح اسکو فرمانے
نقل ہی نیم شب مین وہ کیا / اپنے خادم سے یون کہا ای یار
کہا خادم نہین ہی کوئی زن / لیک دختر ہی ایک نیک چلن
ہفت مہ اسپہ جب گئے ہین گذر / اس سے پیدا ہوا ہی ایک پسر
کر وہ دختر سے چاہتا ہون فراق / بھیج دیتون مین اسکو دیکے طلاق
جب ملک مین جہا نہین جو تھا / نان ونفقہ مین اسکو دیتو تھا
اس سے اب جو فراق لیتا ہی / اور اسکو طلاق دیتا ہی
اور سب خلق تب ہراسان ہین / غرق مین غرق اور ترسان ہین
مثل ہارے کے دل سے گذرا / خواب سے جبکہ مین نے جاگ اٹھا
پیر مقصود جبکہ ہاتھ آیا / پس اسے مین اب طلاق دیا
چھوڑ تو دینا وہ جبکہ توبہ کیا / حال اسکا کمال کو پہنچا
اور چہل سال کی تھی یکزن جب / وہ بھی اس شیخ کے نکاح مین تھی

وہ جوان اپنا سر اٹھایا ہی / اور زبان پر سخن یہ لایا ہی
ہیبت اسکی ہی پیر و کلین پر / پند تجھکو زبان فضل سے دے
نقل ہی اسطرح خبر وہ دیا / روم کو ایک سال مین نے گیا
ایک راہب کو لوگ لاتے ہین / وہ ہوا تھا اسے جلاتے ہین
گر وہ بیمار لوگ کو دیتے / تو مرض سے شفا وے پاتے تھے
پھر یہہ کہا ہی معاملہ یارب / خواب دیکھا ہون مین نے ایسی شب
یہان تشریف کس لئے لائیے / مجھکو حضرت نے تب یہہ فرمائے
کہے تاثیر تو جو وہ دیکھا / ہی نشان صدق اور ریاضت کا
راہ حق مین ریاضتین ایسے / نہایت صدق سے جو کھینچینگے
اور بولا کہ سید الابرار / خواب مین آئے دوسری بار
مین اور سب نبی طرف دیکھا / کئے ارشاد تب رسول خدا
پھر اگر وہ سلوک چھوڑیگا / حق اسے وہ عذاب دیویگا
اور کہا مین نے خواب مین دیکھا / کہ شہ انبیا حبیب خدا
شیخ در فن اتباع سنن / جب یگانہ تھا اور شہیر زمن
ایک رکعت تو وہ کیا ہی ادا / دوسری رکعت نہ کر سکا ہی ادا
کہ ہی مخصوص وہ نماز مجھے / تو بھی ویسی نماز مت پڑھیے
ڈھونڈ کر ایک زن کرلا بعلاج / تاکرون اسکے ساتھ اپنا نکاح
کہا اسے لاؤن بولا جالیے آ / وہ لے آیا نکاح اس سے کیا
اور وہ طفل انتقال کیا / شیخ خادم کو اپنے فرمایا
یا مرے سے طلاق وہ لیوے / گر وہ چاہے مری ہی گھر مین رہے
پوچھا خادم نے اس مین رمز ہی کیا / نیم شب مین تو جو زن چاہا
کہا اس شب مین خواب مین دیکھا / کہ قیامت یقین ہوئی برپا
ناگہان ایک طفل نے آیا / اور ہاتھ اپنے باپ کا پکڑا
چاہتا مجھکو بھی ہوئے ایک پسر / تا مجھے کام آوے در محشر
نقل ہی تھا وہ شاہزادہ جب / چار سو عورتین تھین اسکے سب
اعتقاد اس سے خلق دھر رکھتے / اور تقرب وہ اس سے کرتے تھے
وہ تو تھی ایک وزیر کی دختر / سب مین تھا اسکا رتبہ برتر

ایک دن اسکے عورتین ساری   ایک دوسرے سے پوچھنے لاگے

دیکھے سب یون کہے ہین یکسر   اسکی صحبت سے کچھ نہین ہی خبر

عورتین اس سبب سے پوچھین سب   اسنے اسطرح اسنے بولی تب

ایکدن مجھ کو یون تونے دی خبر   شیخ آتا ہی آج تیرے گھر

لایا تشریف جبکہ وہ فاخر   مین نے کھانا کئی ہون حاضر

اور وہ آستین مین اپنے لیا   اپنے سینہ پہ اور شکم پہ ملا

کیون نہین پوچھتی ہی تو اے دم   کیا سبب یہہ گرے پڑے ہین شکم

شدت صبر ہی بس میری   یہہ شکم پر گرے پڑے جھنگے

دل سے نفرت ہین اپنے دہرتا ہون   اور بدل اسپہ صبر کرتا ہون

مین نے کچھ کر سکی نہین جرأت   تھین یا منا اسکے مغایت

اسکے سر پر سیاہ تھی دستار   خرقہ و پیرہن بھی اور ازار

اسکے باطن کے درمیان غیرت   وہین پیدا ہوئی ہی بآسرعت

کہا باطن جو تھے عذر میرے   یعنی یہہ نفس اور ہوا میرے

أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوَاهُ

پھر کے مجلس مین اسکو بلوایا   پھر بھی باہر ہی اسکو کروایا

شیخ اٹھکر سر پہ اسکے بوسہ دیا   اور یون عذر کرکے کہنے لگا

کئے ہفتاد باریون باہر   کچھ تغیر نہین ہوا ظاہر

اسکو ہوئے گئے بہت اسہال   ہو گیا ہی فریشۃ وہ در حال

آخر شب مین لیک آئی بھائی   شیخ کو تھوڑی نیند کچھ آئی

تجھ پہ لعنت ہو اب گیا ہی کہان   شیخ نے جاگ کر ہوا ہی وہان

دوسرے دن کہے مین اسکے مرید   کہ وہ ایسا کہا ہی لفظ شدید

شیخ بولا سنا مین ای یارو   کہ وہ بولا کہ تجھ پہ رحمت ہو

کرتے تھے مسخری وہ شیطان   اور بلاشبہ اسپہ ہنستے تھے

کہا صوفی وہی ہی اہل وفا   صوف پہنا کرے یقین بصفا

اور تصوف کہا تو یہی ہی بھلا   کہ مقدر کا جبکہ ہووے نزول

اور کرے قطع دشت و کوہستان   اور بعوض کرے شادان

اور تقوے کا یون کیا مذکور   کہ وہ پیغیبرون کے پیش تو دور

شیخ خلوت مین تھا اک رات   تو تو کیسا گذارتا ہی رات

وہ جو تھی وزیر کی بیٹی   اسکو البتہ آگہی ہو گی

آوے جس دن شیخ میرے مکان   مجھ سے بولو وہ بولتی ہی جان

مین نے کھانا پکائی با فرحت   اور دونی خوب آنکو زینت

ایک ساعت وہ مجھ کو دیکھا ہی   بعد ازان ہاتھ میرا پکڑا ہی

تھے اتھارا گرہے شکم پہ تیرے   بعد کہنے لگا ہی یون مجھ سے

وجہ اسکا مین اس سے پوچھی تب   مجھ کو اس طرح سے کہا وہ جب

ایسے کھانیکی بوج لذت سے   ایسے چہرے پہ ایسی زینت سے

بول اسطرح سے اٹھا ہی وہ   اور گھر سے نکل گیا ہی وہ

نقل ہے ایکبار اسکے مکان   آیا ہی ایک مسافر ذیشان

سب یہہ کپڑے سیاہ تھے اسکے   بسکہ دیکھا ہی جبکہ شیخ نے اسے

کر تعجب وہ اس سے پوچھا ہی   کیون تو کپڑے سیاہ پہنا ہی

مر گئے اسلئے یہہ پہن لیا   اور یہہ آیت شریف پڑھا

شیخ بولا کرو اسے باہر   جلد تر اسکو کر دئے باہر

یوہی اسکو کئے ہین ستر بار   متغیر نہ کچھ ہوا زنہار

کہ لباس سیاہ یہہ ای یار   ہی سزاوار تجھ کو ستر وچہار

نقل ہی ایک مسافر آیا ہی   اور اسکے مکان مین اترا ہی

طاس بول و براز کا ناچار   شیخ اسکا اٹھایا پنجاہ بار

شیخ سویا تھا وہ پکارا ہی   غصہ ہوکر یہہ ہانک مارا ہی

طاس اسکا وہ جا اٹھایا ہی   لاکے باہر وہ پھینک ڈالا ہی

صبر و آرام ہم مین کچھ نہ رہا   اسپہ آئی شیخ تونے صبر کیا

نقل ہی اسطرح سے فرمایا   صوفیون کتین جو مین دیکھا

آج ایسے ہین صوفیان زمان   اسنے کرتا ہی مسخری شیطان

اور ہوا کو جنکا ہے طمع جفا   اور ہین پشت ڈالکے دنیا

جان اور دل سے اسپہ صبر کرے   اور خوشی سے وہین آئیوے

کہا ایمان دل کی ہی تصدیق   جو ہو مکشوف غیب سے تحقیق

حق جو چیزون سے دور رکھتا ہی   بس یہی جان لیو تقوی ہی

اور قناعت وہی کہا بھجو
کہ ترے ہاتھ مین نہین ہی جو
تو نہ ہرگز کرے طلب اسکی
نہ رکھے فکر روز و شب اسکی

اور جو چیزین کہ ہاتھ مین ہی ترے
دو یا اس سے بے نیاز رہے
اور کہا زاہد ہی وہی ای عزیز
ملک سے جا تو جب ترک کی چیز

مجھکو اس سے حصول راحت ہو
دل کو حاصل تری فراغت ہو
اس سے سایل ہو عبودیت
کب ہو کامل ای حسن حکمت

وہ کہا کاروبار اپنے سب
اپنے مولا پہ سونپ تو جب
اور بیٹا کی ہو جب تنزیل
کرے بے شبہہ ہمین صبر جمیل

اور اس سے کہے کہ یک درویش
رہا بھوکا جو تین دن درویش
گھر سے باہر وہ اپنے پس نکلے
اور لوگون سے اسقدر مانگے

کہ اسے جسقدر ضرورت ہو
اس سے اسکی قضائے حاجت ہو
اسکو کہا تو یقین جوان شتاب
کہا ویسا تو شخص ہے کذاب

نقل ہی جبکہ اسنے رحلت کی
اپنے خادم کو یہ وصیت کی
کہ گنہگار لاکلام ہون مین
آہ بھاگا ہوا غلام ہون مین

میری گردن مین پانو نہین ای خیر
ڈال دے جلد طوق و زنجیر
اور مرے ہاتھ باندھ پشت اوپر
اور پتہا مجھکو روبقبلہ کر

مگر اللہ نے قبول کرے
اور مجھے اپنے لطف سے بخشے
نقل دنیا سے وہ کیا ہی جب
اسکا خادم کیا ہی عزم یہ جب

کہ وصیت کو اسکے لاوے بجا
ہاتف غیب سے ہوئی یہ ندا
دیکھ ای بیخبر تو ہو ہشیار
کام ایسا کبھی نکر زنہار

کہا تو چاہتا ہی اب ای تمیز
کہ یقین جان کہ ہی ہمارا عزیز
ویسے بندے کو اب ذلیل کرے
باز آیا وہ اس ادا سے

دفن اسکو کئے بعد تو شرف
قدس اللہ سرہ الاشرف

ذکر شیخ ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ

شیخ عارف محقق کامل
ذو الکرامات واصل بوصل
تو کشاف حقایق و عرفان
بو محمد جریری ذیشان

وقت مین اپنے وہ یگانہ تھا
اشہر و اکمل زمانہ تھا
تھا یقین سب علوم مین کامل
خاص علم اصول مین فاضل

فقہ مین مفتی و امام تھا وہ
صاحب عز و احترام تھا وہ
پیشوا تھا رہ شریعت مین
اور استاد تھا طریقت مین

تا بحدیکہ یون جنید کہا
کہ وہی ہی ولی عہد میرا
صحبت تستری وہ پایا تھا
فیض اس سے بہت اٹھایا تھا

کہا لکھون غایت ادب اسکا
روز اور شب ادب کا وہ اسکا
مدت بیست سال وہ بنیاز
نہین خلوت مین اک کیا ہی دراز

کہ بخلوت ادب بہ شام و سحر
حقتعالی کے ساتھ ہی بہتر
نقل ہے اسنے مدت یکسال
رہا مکے کے درمیان جو یکسال

اور یہ مدت مین وہ نہین سویا
اور ہرگز کبھی نہ بات کیا
نہ لگایا ہی پیٹھ بر دیوار
پیر لینے کیا نہین زنہار

شیخ کتانی یون کہا کہا
کس شرسے یہ ہو سکیگا گا
وہ کہا صدق باطنی میرا
مجھکو اس کام پر ہی لے آیا

جب سدہارا جنید دنیا سے
اسکو جگہہ پہ اسکے بٹھلائے
کہا یک روز ایک باز سفید
نظر آیا مین جا اگر تا صید

کہا چالیس سال صیادی
پھر نہ پایا ہون مین نے اسکو کبھی
پوچھے قصہ ہی کہا تو کہہ اسکا
تب وہ اس طرح انکو فرمایا

عمر کے بعد یک جوان ایک روز
تھا مسافر ہوا ہی جلوہ فروز
آیا ہی خانقاہ کے در سے
اجنبی تھا وہ ہم اسے دیکھے

بال بکھرے تھے سر برہنہ تھا
رنگ تھا زرد اسکے چہرے کا
تب وضو وہ کیا ہی خیمہ جا
اور دو رکعتین نماز پڑھا

سر گریبان ہوا وہ نیک انجام
یونہی بیٹھا ہی تا نماز شام
بعد ازان جب نماز شام ہوا
پھر وہ یونہی مراقبہ بیٹھا

جو خلیفہ تھا اسکے گھر کا شب
صوفیو کو ہوی تھی دعوت سب
مین نے تب اسکے پاس جا کہا
اور اسطرح اس سے کہنے لگا

کہ خلیفہ ہمین بلایا ہے
کہا ضیافت کرو بھی آتا ہی
کہا آتا نہین مین اسکے بیان
چاہیے مجھکو ایک پارۂ نان

مین نے سمجھا ہون اپنے دل اندر
پھر وہان سے مین آگے جب دیکھا
لائے تشریف ہین بعزت و جاہ
ایک خلیل خدا ہین ابراہیم
پاس حضرت کے مین نے جلد گیا
مین کیا عرض یا رسول اللہ
پارۂ نان تجھ سے یک چاہا
اور در خانقاہ کی آواز
مین کہا ایعزیز تھوڑا ٹھہر
آہ جسوقت کوی یک درویش
اسکی تب آرزو تو پہنچا وے
نقل ہی یک فقیر تھا آزاد
کہ زمستان ہو یا یہ تابستان
اُسکے آگے مدام شام و سحر
یک جماعت بھی مجھ کو آئی نظر
یک فرشتے نے میرے پاس آیا
انکو دنیا کے درمیان بالخیر
آہ مین جبکہ خواب سے جاگا
نقل ہی ایکدن وہ جب صادل
گم ہوا ہی ای شیخ دل میرا
اور بولا معاملہ دن رات
دوسرے قرن مین صباح کا
تیسری قرن مین معاملہ جان
اور اسمین معاملہ ای امین
دیکھئے اب معاملہ ای ہمام
جو کہ ہی اپنے نفس کا آرام
کہا ثمرہ یقین کا ہی اخلاص

تو مسلمان ہی یہ شخص مگر
وہ مراقب ہی یونہی بیٹھا تھا
سرور انبیا رسول خدا
دوسرے موسیٰ بھی ہین خدا کلیم
اور آداب سے سلام کیا
آہ میرے سے کیا ہوا ہی گناہ
نہ دیا اس سے تو نے بخل کیا
آئی ہی میرے کان مین بغراز
کہ تو چاہا سو لاؤن مین بالخیر
چاہئے تیرے سے چیز نیک و لریش
نہین تب تک خیال مین لاوے
رہتا تھا وہ بہ مسجد بغداد
کرتا تھا اکتفا اسی پر جان
پہنتا تھا لباس مین بہتر
کہ وہ بیٹھی ہی ایک سفرے پر
ہاتھ میرا پکڑ کے کہنے لگا
نہین تھا ایک پیرہن کے بغیر
ہو پشیمان وہین یہہ نذر کیا
وعظ کی منعقد کیا محفل
کر دعا تا وہ پیر دیوے خدا
قرن اول مین دین کے تھا ساتھ
تھا بلاشک معاملہ بوفا
تھا مروت کے ساتھ ہی بجہان
تھا معز حیا کے ساتھ تمیز
ساتھ ہیبت کے کر رہے ہین تمام
تا کرے فرق بس تو اسمین امام
شک کا ثمرہ ہی پالے اس غلام

نہین کرتا موافقت ہم سے
مین نے جا اپنے فرش پر سویا
اور حضرت کے ساتھ ہین دو پیر
اور صد و بیست اور چند ہزار
نہین حضرت نے التفات کئے
کئے ارشاد سرور اکوان
خواب سے مین ہوشیار ہوا
مین نے دیکھا ہون تب وہی جوان
وہ جوان تب مری طرف دیکھا
اور صد و بیست و چند ہزار رسول
ہیگا دشوار یہہ تو کام بڑا
کہتے ہین ایک پیرہن کے سوا
لوگ پوچھے ہین اس سے اسکا سبب
ایک شب اپنے خواب مین دیکھا
بیٹھنا انمین جا کے چاہا مین
تو نہین ہی یہہ قوم مین داخل
حال تیرا نہین ہی جب ویسا
جب تلک مین جہانمین جیونگا
تب وہ مجلس مین یک جوان اٹھا
کہا ای یار آہ ہم بھی سب
بعد باقی نہین رہا وہ حال
بعد وہ بھی یقین اٹھا بجہان
بعد وہ بھی یقین جہان سے اٹھا
بعد وہ بھی اٹھا ہی دنیا سے
آہ رکھا صبر ہی وہین سمجھین
ہر دو حالت مین ہووے صبر و سکون
شکر کا یہہ کمال ہے سمجھے

پس گیا مین نے گھر خلیفے کے
اور دیکھا بعالم رویا
حق نے بخشا ہی جنکو شان کبیر
آئے ہین انبیائے قدس شعار
روئے اشرف مرے سے پھیر لئے
دوستون سے ہمارے ایک جوان
اور بہت غم سے زار زار ہوا
خانقاہ سے نکل ہوا ہی روان
اور اسطرح مجھ کو فرمایا
آ سفارش کرین تو ہووے قبول
بس یہہ بولا سو وہ چلا ہی گیا
نہین تھا اسکو پیرہن دوسرا
انسے اسطرح سے کہنے لگا تب
کہ ہون داخل بجنت ماوا
شوق سے جا کے انمین بیٹھا مین
پھر تو ہوتا ہی انمین کیون شاغل
انمین شامل تو ہو سکے کیسا
نہ رکھون ایک پیرہن کے سوا
اور اسطرح سے ہی کہنے لگا
اس مصیبت مین مبتلا ہین اب
آیا اس حال مین قصور و زوال
نہین باقی رہی وفا کی نشان
اور آیا ہی قرن جب چوتھا
آہ اب لوگ ہو گئے ایسے
حال نعمت مین اور محنت مین
نہ مشقت مین نفس ہو محزون
شکر سے اپنے عجز کو دیکھے

کہا خطرات نفس سے بھی عوام
کریں لازم مجاہدہ بدوام
اور فکرت کے ساتھ ہر حال
کریں دائم مجاہدہ بہ ابدال

اور زہاد جو ہیں با شہوات
کریں جنگ و مجاہدہ بہ وزرات
اور جو ہیں تابعان نیک صفات
کریں حرب و جدال بانزلات

اور مریدان مجاہدہ و نزات
کریں لذات او منی کے سات
اور جو بندہ کو حق نے ای آگہہ
اپنے انوار سے کرے زندہ

پھر وہ بندہ ابد تلک ای یار
لطف سے حق کے نا مرے زنہار
جسکو ماریگا اپنے خذلان سے
پھر ابد تک اسے نہ زندہ کرے

کہا حضرت نظر کئے ہیں بحق
حقتعالیٰ کو دیکھے ای اصدق
ہوئے باقی اسیکے ساتھ وہ جان
بے جہت اور بلا زمان و مکان

ہوا حاصل حضور انکو جان
نہیں باقی رہا حضور و مکان
اپنے اوصاف سے مجرد ہو
ہوئے باقی خدا کے ساتھ ہو

ایسے اسکے مقال ہیں نادر
قدس الله سره الفاخر

ذکر شیخ ابوالعباس قصاب رحمة الله علیه

قدوہ عارفان پاک انفاس
قطب اصحاب شیخ ابوالعباس
تھا یقین اپنے وقت کا صدیق
اسکو عرفان میں تھی بڑی تحقیق

جو کہ ہینگے عیوب نفسانی
اور آفات اسکے پنہانی
جاننے میں تھا ہی اسکے بجا
تھا وہ بے شبہ ایک اعجوبہ

اور انواع کے ریاضت میں
بھی کرامت میں اور فراست میں
حق دیا تھا بلند شان اسے
حامل مملکت اسے کہتے

تھا ابو الخیر بوسعید کا پیر
اہل دل پائے اس سے فیض کثیر
نقل ہے یوں کیا تھا وہ ارشاد
شیخ دین بوسعید کو یہ یاد

کہا اگر لوگ یوں کہیں تجھ کو
کہا خدا کو پہچانتا ہے تو
تو نہ کہہ میں پہچانتا ہوں ہاں
بولنا اسطرح سے شرک ہے جان

اور نہ کہہ میں پہچانتا بھی نہیں
اسطرح بولنا ہے کفر یقین
یہہ دو باتوں سے تو نہ کھولے لب
بلکہ اسطرح سے تو بولے تب

عرفنا الله تعالیٰ ذاته بفضله

معرفت اپنی ذات کی مولا
فضل سے اپنے ہی ہیں بخشا

اور بولا کہ تیرے حق میں خدا
گر یقین ایک خیر چاہیگا
تیرے اعضا میں ایک علم رکھے
تیرے اعضا ترے سے لیلیوے

تا کہ تیرے سے نیست تجھکو کرے
نیستی تیری تجھکو بتلاوے
اور ہستی میں اپنے ای ماہر
نیستی تیری تجھ پہ ہو ظاہر

بس تر صفات سے اپنے
تو بلا شبہ خلق میں دیکھے
اور میدان میں حق کی قدرت کے
خلق کو ایک گوشے سا دیکھے

اور تو سمجھے کہ گوئے پلٹنا نا
صاحب گوئے کو ہے ای دانا
اور بولا کہ ہر کسی نے بھی
چاہتا ہے خدا سے آزادی

میں نہ آزادی چاہتا ہوں سنو
بندگی چاہتا ہوں ای لوگو
کیونکہ بندے نے بند میں اسکے
جانیو تم سلامتی پاوے

اور نہ آزاد کو سلامت ہے
بلکہ در معرض ہلاکت ہے
اور کہا مرشد و نبی ای دانا
پر ترے حق میں ہیں ترے آئینہ

ہے ہدایت کا تیرے جتنا نور
اسقدر اسمیں دیکھئے تو ضرور
اور بولا مرید نیک انجام
کرے خدمت میں پیر کے جو قیام

بات یہہ اسکے حق میں ہے بہتر
نفل سو رکعتوں سے افضل تر
اور سالک نے جبکہ ای کرم
ایک لقمہ طعام کھاوے کم

نفل پڑہنے سے وہ تمامی رات
جانو افضل ہے اسکے حق میں یہہ بات
اور کہا دو ہی چیز کے درمیان
طاعت و معصیت میں پیر عیان

یعنے جسوقت میں کہ کھاتا ہوں
سب معاصی اسمیں پاتا ہوں
اور نہ کھاؤں تو دیکھتا ہوں تمہیں
اصل سب طاعتوں کا آپ میں ہی

اور کہا مصطفیٰ رسول امین
فی الحقیقت نہیں ہے مومن یقین
بلکہ تیری نظر کا حصہ ہاں
بس حقیقت میں اب ہوا ہے جان

اور بولا کہ حقتعالیٰ کے
ہیں سمجھ بعضے بندگان ایسے
کہ یہہ دنیائے پر مذمت کو
اور اسکی تمام زینت کو

خلق و دنیا کے ساتھ چھوڑے ہیں
اسکی الفت کا رشتہ توڑے ہیں
آخرت اور بہشت کو اسکے
سب مطیعوں کے ساتھ چھوڑ دئیے

چھوڑتے دونو کو وے نکو اطوار ساتھ بولا کے بس لئے ہین قرار
جانیو بندگان حق کو ٹھیک درگہ حق سے کرتے ہین نزدیک
کہ یقین تیرا باطن و ظاہر روشنی اس سے پاوے ای ماہر
کہ بلا شبہ آہ جسکا دل عشق دنیا طرف رہے مایل
جاوین اہل بہشت بہشت اندر اور جاوین سقر مین اہل سقر
کہا انکو نہ جا ہی دنیا مین اور نہ جگہ ہی انکو عقبی مین
شیخ کی جست و جو مین مجھے بسیا وہ نہ عرصا تھین طاز نہار
شیخ بولا ہین جبکہ ہم نابود پاوین کسطرح ہمکو پھر موجود
نقل ہی ایک روز تنہا تھا جبکہ خلوت مین اپنے بیٹھا تھا
شیخ نے جب سنا ہی لفظ صلا کہا مجھہ پر ہی سخت تر یہ بات
بول اسطرح سے اُٹھا بہ نیاز اُسکے باہر ادا کیا ہے نماز

اور بولا کہ صحبت نیکان اور جتنے کہ ہین بزرگان
اور کہا رہ تو اسکی صحبت مین جان و دل سے اُسکے معتقد تھین
کہا دنیا پلید ہی ای سعید اور اس سے بہت وہ ہی پلید
نقل ہی لوگ اس سے یون پوچھے کہ قیامت کا روز جب آوے
اور جو ہم لوگ ہی پشیمان ہمکو فرمائے رہینگے کہان
نقل ہی کوئی خواب مین دیکھا کہ قیامت کا روز ہی آیا
خواب سے جبکہ اُسنے جاگ اٹھا شیخ سے جا کے خواب عرض کیا
اُس سے حق کی پنہ مین ہم آوین کہ ہمین کوئی حشر مین پاوین
تب موذن نے ای نکو اطوار کہا قد قامت الصلوٰۃ پکار
کہ یقین صدر پیشگاہ سے آہ جاؤن اسوقت پھر سوے درگاہ
ہینگے اسکی فضیلتین وافر قدس اللہ سرہ الفاخر

ذکر شیخ ابو اسحق ابراہیم بن احمد الصوفی الخواص رحمۃ اللہ علیہ

شیخ دین سالک رہ تجرید رہ نوردِ منازلِ تفرید
تھا زمانہ مین اپنے وہ یکتا اولیا مین وہ برگزیدہ تھا
اور کہتے تھے اسکو سب ای انیس کہ یہ متکلمین کا ہے رئیس
اور شیخ جنید و نوری کے تھا وہ بیشک اخص اقران سے
اور علم معاملات مین وہ اور حقایق مین اور نکات مین وہ
جب وہ زنبیل بنتا تھا یقین بولتے تھے خواص اسکتین
سن ہجری تھا وہ صد و نود رے مین رحلت کیا ہی وہ امجد
نام شہر ۱۲
بات اسکی نہ مین قبول کیا کیونکہ مجھکو بڑا ہی خوف ہوا
اور دل مین پھر کبھی حاشا غیر حق کو نہووے ہرگز جا
اور یون بولتا تھا ای لوگو یہ نہ دیوین نشان توکل کو
غلبہ وجد مین تھی وہ بی بی اور بیخود تھی سر برہنہ تھی
ناگہان جب مجھے وہ آئی نظر مین کہا اسکو ڈھانپ اپنا سر
مین نے بولا کہ عشق ہی مجھہ مین جو ہی عاشق نہ بند کرے تمکین
اُسنے بولی کہ مین ہون مست یقین مست تھا نہیے نہ اپنے سر کتین
یون کہا مین نے جبکہ ای بھائی اسنے فقرہ زبان پہ یہ لائی

صاحب قرب بارگاہ کریم قطب آفاق شیخ ابراہیم
تھا طریقت مین صاحب اجلال اور حقیقت مین تھا وہ اہل کمال
تھی توکل مین اسکو شان علا وہ توکل پہ دشت پھرتا تھا
اور وہ پایا تھا جانتے بسیار صحبت و خدمت شیوخ کبار
تھا بلاشبہ صاحب تصنیف اور لکھا بہت رموز لطیف
راہ تجرید اور توکل پر قطع صحرا کیا تھا وہ اکثر
بولتا ہی کہ خضر عالیشان میری صحبت کا جب تھا خواہان
تا توکل کے درمیان میرے کہین ہرگز خلل نہ کچھہ آوے
اور وہ بااین ہمیشہ رکھتا تھا دلو و مقراض و سوئی اور تاگا
اور بولا کہ مین نے در صحرا ایک عورت کو ایکدن دیکھا
اور یک درد شور ای ماہر تھا وہ عورت کے حال سے ظاہر
وہ کہی ای خواص صبح و مسا رکھہ نگاہ اپنی چشم کو تو سدا
لیک ناگاہ اب یہ میری نظر پڑی بے اختیار ہی تجھہ پر
مین کہا کس شراب خانے سے بول مستی یقین یہ آئی تجھے

ھل فی الدارین غیر اللہ

مین نے پوچھا اُسے کہ ای عورت
کہا تو چہتی ہی اب مری صحبت
نقل ہی پوچھا ایک نے ایجان
بول کہا ہی حقیقت ایمان
کیونکہ اب جو جواب تُون تجھے
وہ کہونگا یقین عبارت سے
مین نے رکھتا ہون قصد کہ کا
ای فلان تو بھی ساتھ میرے آ
پس وہ سائل نے بولتا ہی یقین
ہوا ہمراہ اسکے مین نے وہین
مجھہ کو یک قرص نان دیا تھا
اور یک نان آپ لیتا تھا
شیخ کو جبکہ اسنے دیکھا ہے
اپنے گھوڑے سے جلد اُترا ہی
اسپ پر اپنے پھر چڑہا ہی وہ
راہ اپنی وہین لیا ہی وہ
شیخ اسطرح مجھہ کو فرمایا
کہ ہی تیرا جواب اب پہنچا
میری صحبت مرے سے وہ جاملا
پر نہ یہہ بات مین قبول کیا
اور ہرگز کبھی بہ غیر خدا
نہ مرا اعتماد ہوا اصلا
یک پرندے کی شکل پر وہ بجا
مین نے دیکھا ہوا مین اُترتا تھا
وہین نزدیک میرے وہ آیا
اور اس طرح مجھہ سے کہنے لگا
مین نہ اُسپر کیا سلام اول
تا توکل مین نا ہو تیرے خلل
ناتوانی سے مین زمین پہ گر
ناگہان ایک شخص کو دیکھا
خوب رو ایک مرد تھا ای یار
اور تھا ایک اسپ پر وہ سوار
تھوڑے عرصے مین دیکھتا کیا ہون
کہ مین مکے مین جاکے پہنچا ہون
مجھہ کو اسطرح تب کہا وہ سوار
کہ تو گھوڑے سے اب اُتر ای یار
اور کہا دشت مین مین جاتا تھا
پاس جا ایک درخت کے پہنچا
لنگ تھا ایک پیر مین اُسکے
پس وہ آئی ہی جلد پاس مرے
زخم یک اسکے ہاتھ پیر تھا برا
اور وہ ہاتھ اسکا سو جھلتا تھا
بعد ازان اُٹھہ کے وہ وہان سے گئی
ایک ساعت کے بعد پھر آئی
اور کہا ایک دشت مین یکبار
کر توکل چلا تھا مین ای یار
دیکھا مین جوان ترسا تھا
اور رفاقت ہی وہ مری چاہا
کہا آتا ہون مین بھی تیرے ساتھ
نہین خالی ہو فائدے سے یہہ بات
مین ہون بھوکا تو اپنے مولا سے
مانگنے کوئی چیز تا دیوے
بس یہہ ترسا کے آگے آئی اور
مجھہ کو زنہار شرمسار نکر

وہ کہی مین نمرد جیتی ہون
ہان بلکہ مین نے فرد جیتی ہون
شیخ کہنے لگا کہ اسکا جواب
نہین رکھتا ہون مین نے اب دریاب
مین سے چہتا ہون جاننے بصواب
دیون تجھہ کو معاملہ سے جواب
تا جواب اس سوال کا تیرے
راہ مین باصواب تو پاوے
آب وہ قرص نان ای فاخر
ہوتے ہر روز غیب سے ظاہر
ناگہان ایک روز در صحرا
دیکھا یک پیر مرد نے پہنچا
ایک دوسرے کو وے سلام کئے
ایک ساعت دونو کلام کئے
شیخ سے مین نے تب سوال کیا
کون یہہ پیر مرد تھا فرما
مین نے پوچھا وہ کسطرح ای خبیر
وہ کہا خضر تھا یقین یہہ پیر
تا توکل مین اب مرا ای یار
آہ آوے خلل نہ کچھہ زنہار
اور کہا ایک بار در صحرا
مین نے جاتا تھا خضر کو دیکھا
مین نے اسکے طرف ہوا مایل
تا توکل نہو مرا باطل
ملتفت ہو تا گر تو میری طرف
مین نہ آتا اُتر کے تیری طرف
اور کہا مین سفر مین تھا یکبار
تب ہوی مجھہ کو تشنگی بسیار
میرے چہرے پہ مارتا تھا آب
دیکھا مین چشم کھول اپنے شتاب
اور آب خنک وہ مجھہ کو دیا
اپنے پیچھے وہ مجھہ کو بٹھلایا
بعد ازان اور تھوڑے سفر مین
جاکے پہنچا ہون مین مدینے مین
جاکے بر روضۂ رسول انام
عرض کیجے مرے طرف سے سلام
تھا وہان ایک چشمہ پانی کا
مادہ شیر ایک تھی اس جا
اور میرے سامنے وہ سوئی تھی
اور آواز کرکے روئی تھی
کھول کر ہاتھ اُسکا دیکھا مین
اور یک خرقہ اسپہ باندہا مین
اور تھے اسکے ساتھ دو بچے
وے مرے گرد آکے پھرنے لگے
اور وہ جنگل مین ناگہان دیکھا
یک جوان آکے مجھے سلام کیا
مین کہا اب جہان مین جاتا ہون
راہ تجھہ کو وہان بتاتا ہون
پس یقین ساتھ روز ہم نے چلا
آٹھوین روز وہ مرے سے کہا
مین کیا عرض تب ای رب کبیر
حرمت وجاہ سے محمدؐ کے
حق اجابت کیا ہی میری دعا
یک طبق غیب سے وہین اُترا

آسمین تھے نان و ماہی بریان
بعد ازان ہم وہان سے آگے چلے
دیکھے اپنے عصا پہ ٹیکا تب
مین نے حیران ہو گیا ہون تب
پھر وہ بولا کہ کر تناول تو
وہین نے مارا اپنا تو تر دیا
یا الٰہی بحق پیغمبر
کیا نازل یہہ نعمتین ہین سب
حج بیت اللہ جب کیا ہی ادا
نظر آیا ہی ایک ویرانہ
ہاتف غیب سے ہوئی یہہ ندا
ایک درویش اسطرح سے کہا
مین کہا تو امیر ہی میرا
پہلی منزل گئے ہین جب یکجا
آپ ہی جاکے لکڑیان لایا
چھوڑتا ہی تنہا مجھے اصلا
راہ مین ایک روز ای بھائی
اور وہ سر پہ ہی امر پکڑا
جبکہ لازم ہی شرط لاؤن بجا
اُسنے یہہ بات بھی قبول کیا
کیونکہ تابع ہی تو امیر کا ہی
غرض ایسا ہی آہ ہم پہرو
یون مجھے بولنے لگا ای پیر
نقل ہی یون کہا خواص نے
نفس میرا بہت ہی وہ چاہا
دیکھا ایک شخص کو پڑا ہی نحیف
اور اُسے کاٹتے ہین ٹڈے بسیا

کوزۂ آب اور کچھ رعیان
اور ایسا ہی ساتھ دن گذرے
وہ جوان اپنے ہی ہلایا لب
وہ کہا آ یہہ نوش فرما اب
دیؤن اب دو بشارتین تجھ کو
صدق دل سے شہادتین تو لا
اسکے آگے مجھے خجل مت کر
آئیے کیجئے تناول اب
وہ مجاور ہوا ہی مکے کا
شب گذارا وہان مین ای فلان
کہ ای بندے نہ خوف کر اصلا
کہ مین صحبت خواص کی چاہا
اور رہونگا مطیع مین تیرا
وہ کہا مجھ کو بیٹھ جا تو یہان
آپ ہی بیٹھ اگ سلگایا
جلد وہ کام آپ کرتا تھا
ایک بارش ہی سخت تر آئی
شام سے صبح تک ہی یونہی کھڑا
اسلئے کچھ نہ بول سکتا تھا
ہم نے منزل مین جاکے جب پہنچا
یون کہے سے وہ کہنے لاگا تب
جبکہ پہنچے ہین جاکے مکے کو
کہ ہی یہہ بات تجھ پہ لازم تر
تھا مین جنگل مین شام یکبار
لیک جب ترش تھے نہین کھایا
دست دیا اسکے ہو گئے ہین ضعیف
اُنسے پاتا ہی وہ بہت آزار

ہم دو نو مل کے اسکو کھاتے ہین
ساتوین روز مین نے اس سے کہا
غیب سے دو طبق مین آئے شتاب
مین خجالت سے وہ نہین کھایا
یہی ہیگی بشارت اول
اور بشارت یہہ دوسری ہی کہا
اس دعا کے ہی بس برکت سے
ہم دو نو مل کے بس وہ نوش کئے
اور بولا کہ مین چلا یکبار
ایک بڑا شیر ہی وہان آیا
کہ مین آئے فرشتے ستر ہزار
وہ کہا ہم دو نو ایک ہو امیر
وہ قبولا یہہ بات میرے سے
سخت تر تھا وہ موسم سرما
یونہی جو کام رہ مین پیش آتا
بولتا شرط ہی ہو نہین امیر
ایک مرقع جو بر مین تھا اُسکے
مین بہت اس سے شرمسار ہوا
دوسرا روز آیا جب ای خبیر
وہی خدمت ہی پھر وہ کرنے لگا
اپنی خدمت امیر سے جب لون
شرم کر اس سے مین نے بھاگا ہی
ایسی صحبت تو دوستون سے رکھے
اسمین دیکھا انار کے تھے شجر
اس سے جب آگے چلنے لاگا ہون
اور ہین کیڑے بدن مین اسکے پڑے
رحم بہت اسپر مجھے آیا

شکر حق کا بجالے آتے ہین
تو بھی اپنا کرشمہ کچھ بتلا
نان و ماہی طلب وہ کوزۂ آب
تب وہ راہب نے مجھ کو کہنے لگا
مجھ کو تر ہوا اشہاد ای اکمل
ور گہہ حق مین جب کیا تو دعا
حق تعالیٰ نے اپنی رحمت سے
بعد مکے کو جاکے پہنچ گئے
ایک جنگل کے درمیان ای یار
خوف یک اس سے دلین مین پایا
کہ نگہبان ہو تیرے لیل و نہار
تا چلین اسکے موجب تدبیر
پس وہان سے چلے مین ہم آگے
پانی سیند ہا ہی آپ ہی تنہا
اور وہ کرتا قصد مین لاتا
رہے فرمان پذیر تو ای خبیر
وہ نکالا ہی جلد تر تن سے
مضطرب اور بیقرار ہوا
مین کہا آج مین ہونگا امیر
دیکھ اسطرح اس سے مین نے کہا
تب مخالف امیر کا ہوون
پھر منا مین مجھے وہ پایا ہی
جیسی مین نے رکھا ہون تیرے سے
اور لگے تھے انار ترش اُنپر
ایک وادی مین جا پہنچا تو
شہد کے کھمیان مین گھر نے اُسے
اسکے نزدیک جاکے مین نے کہا

کیا کرون اب دعا مین حق سے مین — اسے تا حق تجھے رہائی دے
وہ کہا مین نہ چاہتے ہون اب — مین کہا کس لئے وہ بولا تب

لان العافیة اختیاری والبلاء اختیاره وانا اختار اختیاره علی اختیاری

یعنی آرام اختیار مرا — اور بلا اختیار ہی حق کا
میری خواہش پہ حق کی خوشی اگر — مین قبولا ہون جان لے اب تو

مین کہا یہ جو گھرے ہین زنبور — کیا تیرے سے کرون مین انکو دور
کہا خواہش انار شیرین کی — جو کہ ہی ای خواہش تجھ کو بری

آپ سے اسکو دور کرو اب — تندرستی مری تو چاہے تب
حق سے ایسا تو ایک اچھا ہے — کہ وہ کچھ آرزو کبھی نہ کرے

مین نے بولا یہ آرزو ہے انار — اور میرا یہ نام بھی ای یار
ہوا معلوم کیون ہوا ہی تجھے — تب وہ کہنے لگا ہی ہر کے سے

حقتعالی کو جو پچھا نیگا — اسپہ پنہان نہ کچھ رہے اصلا
مین نے پوچھا کہ تجھ کو یہ زنبور — اور یہ کیڑے جو کاٹتے ہین فجور

بولئے حال ہی تیرا کیسا — سنکے یہ بات وہ جو ہیسے کہا
کہ یہ زنبور اور یہ کیڑے — مارتے نیش کاٹتے ہین مجھے

لیک جب چاہے قادر متعال — مین دل و جان سے اسپہ ہون خوشحال
اور کہتا تھا یون خواص ای یار — کہ مین لیل و نہار سر تا جہان

چاہتا ہون ز بارگاہ صمد — بس یہ دنیا مین ایک عمر ابد
بندگی مین خدا کے ای عاقل — جان اور تن سے تا رہون مشغول

جنتی سارے جاوے جنت مین — اور رہون مشغول اسکی نعمت مین
اور فراموش وے کرین حق کو — بھول جاوین وہ رب مطلق کو

اور رہون اس بلا دنیا مین — ذکر مولا مین یاد مولا مین
جو ہین آداب شرع رکھکے نگاہ — رہون طاعت مین حق کے شام و پگاہ

کہا عالم نہین ہی وہ ہیہات — کہ بہت جسکو ہووین معلومات
بلکہ عالم وہی ہی ای سامع — کہ رہے علم دین کا تابع

اور کرے اقتدا وہ سنت کا — علم اسکا اگرچہ ہو تھوڑا
اور بولا تمام علم یقین — جمع دو بات مین ہی ہی لی مین

ایک تکلیف جسکی وہ مولا — نہین تجھکو دیا رہے اصلا
تو تکلف کرے نہ اسمین کبھی — اور وہ بات دوسری یہ ہی

فرض تجھ پر کیا ہی وہ جسکو — کبھی ضایع کرے نہ اسکو تو
نہ کرے اسمین تو کبھی تقصیر — بس یہی علم کی ہی شان کبیر

اور بولا یقین خدا کی طرف — جو اشارہ کریگا ای اشرف
اور با غیر قادر بیچون — پھر اگر لیویگا وہ چین و سکون

تو بلیات اسپہ حق لاوے — مبتلا اسمین وہ کریگا اسے
جلد توبہ اگر کرے اس سے — وہ بلیات اس سے دور کرے

اور وہ غیر حق کے ساتھ مدام — لیویگا گر سکون اور آرام
حقتعالی نے خلق کے دل سے — اپنی رحمت یقین ہی دور کرے

آہ اسوقت کردگار اسے — طمع کا ایک لباس پہناوے
خلق سے طمع تب کریگا وہ — انسے امید بس دھریگا وہ

نہ شفقت کرینگے خلق اسپر — مضطرب وہ رہیگا شام و سحر
جب تلک وہ جہان مین جیویگا — آہ سختی سے ہی گذاریگا

موت بھی اسکی ہو بدشواری — اور دیکھیگا وہ بہت خواری
آخرت مین اسے ندامت ہو — بس تاسف ہو اور حسرت ہو

کہا دنیا مین جسپہ ہون گریان — آخرت مین رہیگا وہ خندان
اور کہا صبر کیا ہی سب طاعات — ہووے تجھ کو عبودیت مین ثبات

لیک حسب کتاب و سنت ہو — بسر موجب عشرت ہو
اور بولا دوا دل العزیز — ہا مین بلا شک و شبہ ہیچ چیز

اول ہی تلاوت قرآن — اور تدبر ہوا اسمین از دل و جان
دوسری اپنے شکم کو بدوام — بس تو خالی رکھے نہ آب و طعام

تیسری رات مین نماز پڑھے — طاعت حق مین تجھ قیام کرے
اور چوتھی بوقت صبح سدا — درد و زاری سے بس کرے تو دعا

پانچوین صالحون کی صحبت ہو — اور نیکون کے ساتھ قربت ہو
نقل ہے آہ اپنے سینہ پر — مارتا بلتا تھا یون مضطر

آہ دایم وہ دیکھتا ہی مجھے
اور نہین دیکھتا ہون مین تجھے

کہا مادر کی شکم مین بچا
اور وحوش وطیور در صحرا

دیکھ قرآن مین کہا ہی رب
بس تلاوت کیا یہہ آیت تب

نقل ہی رنج شکم سے ای یار
آخر عمر مین ہوا بیمار

رات اور دن کے درمیان باہم
غسل کرتا تھا ساٹھ بار مدام

پھر اُسے آہ جب حدث ہوتا
جا تبھی جلد غسل کرتا تھا

وہ کہا پارۂ جگر بریان
تبھی حاضر کئے مین لاجولان

لوگ جب اسکو مردہ پائے ہین
نعش اسکی اٹھائے آئے ہین

زیر بالین اسکے پارۂ نان
تھی دہری اور یک جگر بریان

وہ توکل پہ نا موا ہوتا
مین نماز اسپہ نا پڑا ہوتا

شیخ بولا کہ طاعتین بسیار
گرچہ مین نے کیا تھا لیل ونہار

پر طہارت کے اور وضو کے سات
کہ عبادت کے واسطے خوشنود تا

اسلئے ایک درجۂ بہتر
جو ہی درجات خلد مین برتر

ای براہیم یہہ بلند مقام
ہم جو تجھکو دئے ہین با اکرام

درگہہ پاک مین ہمارے اب
آج حاضر ہوا ہی تو بہ ادب

مین نے یہہ سنکے خواب سے جاگا
قدس الله سره الاصفی

قدوۂ عارفین صاحب حال
سر و سر حلقۂ گروہ رجال

عہد مین اپنے بے نظیر تھا وہ
اور ریاضات مین شہیر تھا وہ

اور مقبول سب کا تھا وہ ہمام
اور کرتے تھے اسکا سب اکرام

دار فانی سے تب کیا رحلت
حق تعالی سے اسپہ ہو رحمت

اور مسافر اگر کوئی آتا
اسکو اسطرح سے وہ فرماتا

اور مسافر ہی تو رہیگا اگر
تو نہ آ خانقاہ کے اندر

تو بلاشبہ تب جدائی تری
بس ہمین بیقرار کردیگی

حقتعالی سے دل لگا تو اب
ہو تو میری دعا سے حاجت تب

وہ گیا خلق سے کنارا لیا
بیٹھا عزلت مین وصل خدا سے لگا

لیا مولا کے ساتھ ہی آرام
اور یہہ درجے کو پہنچا اسکا کام

شیخ کے صومعہ طرف یکسر
تب وے آنے لگے ہین جو منتظر

نقل ہی کوئی اُس سے پوچھا ہی
بولئے تو کہان سے کھاتا ہی

ای برادر جہان سے کھاتے ہین
بوجھ کھاتا ہون بس وہین سے مین

وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

مسجد شہر ری مین تھا وہ تب
رنج پاتا تھا وہ بروز و شب

بعد ہر غسل کے زبہر خدا
وہ دو رکعت نماز پڑھتا تھا

اُس سے لوگون نے یون سوال کئے
بول کس شے کی آرزو ہی تجھے

آہ وہ جبکہ غسل کرتا تھا
غسل ہی مین یقین وفات کیا

اور مکان مین رکھے ہین اسکے لا
آگے تب یک بزرگ نے دیکھا

کہنے لگا یہہ نان کا ٹکڑا
نہ یہان یونہی گرد ہرا رہتا

یک بزرگ اُسکو خواب مین دیکھا
پوچھا کیا حق نے تیرے ساتھ کیا

اور توکل کی رہ لیا تھا مین
موت تک اسمین ہی رہا تھا مین

دار دنیا مین جو کیا تھا مین
اس طہارت سے ہی سدا ہارا مین

حقتعالی مجھے کیا ہی عطا
اور ایسی کئے ہین ایک ندا

یہہ سبب ہے کہ پاک حالت سے
پاک حالت سے پاک نیت سے

یہان پاکون کو رتبۂ والا
کرتے ہین ہم کرم سے اپنے عطا

ذکر شیخ ممشاد دینوری رحمۃ الله علیہ

تھی طریقت مین جسکو ناموری
شیخ ممشاد جو تھا دینوری

اور صحبت بہت مشایخ کی
فضل سے حق کے اسکو حاصل تھی

جبکہ ہجرت سے دو صد و نود ٢٩٩
اور نوان تھا سال ای امجد

نقل ہی اپنے خانقاہ کا در
بند رکھتا مدام شام و سحر

کہ اگر تو رہے مقیم یہان
آ مرے خانقاہ کے درمیان

کیونکہ تو چند روز رہ اس جا
پھر کرے جبکہ قصد جانیکا

نقل ہی اس سے کوئی چاہا دعا
شیخ ممشاد اسکو یون بولا

اُسنے پوچھا کہ یہہ خدا ہی کہان
شیخ بولا کہ جا رہے تو جہان

مدعا اپنا پس وہ پایا ہے
اور مقصود ہاتھ لایا ہی

سخت تر ایک وقت آ پہنچا
دیکھ لوگون نے اسکو گھبرایا

اپنا سجادہ ڈال کر بر آب
دیکھے وہ شخص آرہا ہی شتاب

اس سے ممشاد یون کہا یہی سوال / کہا ہی یہہ اب تو بول اپنا حال
پہنچی اس حد کو اب مری حالت / اب مجھے غیر سے نہین حاجت
اسلئے مین ہوا حزین و ملول / اور ہوا اُس سے دل مرا مشغول
اب ترا قرض ہم کرینگے ادا / تب مرے دل کو یک سکون ہوا
اور اسکے بلند ہین کلمات / فائدہ مند ہیگی ہر یک بات
جانیو بعض ایسے ہین مردم / نفس انکا ہی بت ہی جانو تم
اور بعضون کے حق مین شام و سحر / بت ہی اُنکی تجارت اور ہنر
ایک یک بت سے ہین لگاتے دل / پوجنے مین اُسیکے ہین شاغل
اور نہ اپنے عمل طرف دیکھین / نہ کبھی اُنپہ اعتماد کرین
اور بولا مرید کے آداب / ہی یہی یاد تم رکھو بصواب
نفس کی خواہشون سے شام و پگاہ / بالضرور آپکو وہ راکھے نگاہ
حال اور علم سے مگر اپنے / وہین بے شبہ خالی ہووینے
جانیو اُس سے فائدے کامل / مجھ کو ہوتے تھے بالیقین حاصل
اُسکی ہستی بھی اور اُسکی خودی / ایک ذرہ بھی گر رہے باقی
کہا صحبت مین صالحون کے ای یار / ہووے پیدا اصلاح دل ناچار
اور بولا تجھے فراغت دل / بالیقین اس مین ہوویگی حاصل
ہاتھ اُس سے یقین اٹھاوے تو / اُسپہ میلان دل نہ لاوے تو
جمع بے شبہ گر کریگا تو / اور یہہ دعوا بھی گر رکھیگا تو
او رجۂ عارفین کو ای یار / نہین پہنچیگا تو کبھی زنہار
اور ضمانت پہ حقتعالی کے / دل ترا استوار رہنا ہووے
کہا ارواح انبیاے کرام / حال کشف و شہود مین ہین تمام
اور تصوف کا یون کیا ہی بیان / ہی وہ اسرار کی صفائی جان
اور صحبت رکھے تو خلق سے جب / رکھے بے اختیار ہی حق تب
اور مجہول ایسی تو لیوے / کہ کوئی خلق سے بچانے تجھے
اور کہا ہی وہی توکل جان / جس طرف دل لگا ہو ترے میلان
اور کہا شرط فقر یہہ ہی جان / جبکہ بھوکا تو ہوویگا ای میان
کیونکہ سب چیز سے یقین یک چیز / دیوے درویش کو خدا عزیز

کہا جس طرح تو نے حکم کیا / دل لگا حق کے ساتھ مین بیٹھا
نقل ہی شیخ یون کہا ہی یار / قرض میرا بہت ہوا یکبار
خواب مین اسطرح کہے اسکو / کہ ای ممشاد خوف مت کر تو
پس کسیکا نہ مین حساب کیا / جو کہ چاہتے تھے مین نے دیا تھا
کہا اصنام خلق کے یکسر / جانیو ہینگے چند قسم اُپر
اور بعضونکو مال اور اولاد / ہین صنم اُنکے حق مین اکہو یاد
اور صلات و زکات اور صیام / بعض لوگون کے حق مین ہین اصنام
چاہئے اُن بتون سے ہو بیزار / نکرین غرہ اُنپہ وے زنہار
آوے جو چیز نفس کو خوشتر / تو ملامت وہین کرین اُسپر
کہ بجا لاوے پیر کی حرمت / بھائیون کی نگاہ رکھے عزت
اور کہا مین نے کوئی پیر کے پاس / نہ گیا ہون کبھی بلا وسواس
گوش کرتا تھا اسکے مین کلمات / اور لیتا تھا اُس سے مین برکات
اور کہا جسنے ایک پیر کے پاس / جائیگا بہر نفع بے وسواس
دور ہو اُسکی فیض صحبت سے / اسکے اقوال کی برکت سے
صحبت مفسدین مین کہیا د / ہووے پیدا یقین دل کا فساد
اہل دنیا فضول دنیا پر / ہاتھ مارے ہین جو کہ شام و سحر
اور بولا کہ حکمت و اعمال / اولین آخرین کے با اجلال
اولیاے کرام کے حالات / بالیقین آئنے ہینگے تیرے بات
جب تلک دل ترا ہو ساکن / ساتھ حق کے بظاہر و باطن
درجۂ عارفین صاحب دل / نہ تجھے ہووے تب تلک حاصل
اور ارواح پاک صدیقین / حقتعالی کے قرب مین ہین یقین
برضاے خداے عز و جل / ہووے سترو جہار تیرا عمل
اور کہا ہی تصوف ای ماہر / کرنا اپنی تونگری ظاہر
اور جو چیزین تجھے نہ آوے کام / ہاتھ رکھے یقین تو اُس سے تمام
اور کبھی نفس جو ترا چاہے / سب وے چیزین کو جو سو ہی دیوے
تب کہہ ارہ کہ تو [illegible] / اگر نہ قوت سے تو سو جاوے
قوت وہ دیوے یا خدا دیوے / یا اجل آوے تب وہ مر جاوے

نقل ہی وقت تو وہ یار
اسطرح بولنے لگا ہی پکار

مین نے اسکے طرف نظر نہ کیا
گوشہ چشم سے بھی نہین دیکھا

اور ہرگز کبھی نہ چاہا ہون
کہ وہ دل گم کیا ہوا پاؤن

کلمات اسکے ایسے ہین اعلا
قدس اللہ سرہ الاولا

بحر عرفان و قدوۂ آفاق
قطب اکوان شیخ ابو اسحاق

وقت مین اپنے شیخ مطلق تھا
صوفیہ کا امام برحق تھا

تھا بڑا اسکا ورع اور تقوی
نہین کوئی نظیر تھا اسکا

اہل آداب و فقر بر الحق
ہی براہیم ایک حجت حق

حال سے اپنے یون دیا ہی خبر
کہ چہل سال تک بشام و سحر

اور جو خلق کے ہین ماکولات
یعنے کہاتے ہین لوگ جو دن رات

اور نہ ہرگز بڑے ہین بال مرے
اور ناخن نہین دراز ہوے

سقف بیت الحرام کے سوا
کسی سائے کے نیچے نہین آیا

اور وہ یون خبر دیا ہی یار
مین نے تھا شام مین یکبار

کاسہ عدس تب لے آئے ہین
اور اسیدم مجہے کہلائے ہین

مین نے انپر کیا ہون جبکہ نظر
دستے مجھہ کو خبر ہی اسمین خمر

پس وہ ہر بھے وے جتنے خم شراب
مین نے اوندھے کیا ہون انکو شتاب

پہلے اسواسطے رہا خاموش
بعد پہچان کر ہوا پرجوش

مار دو سو وہ مجھہ کو مروایا
بعد زندان مین مجھہ کو بھجوایا

ابوعبداللہ مغربی یکروز
وہان ناگاہ ہوا ہی جلوہ فروز

تب رہائی ہوی ہی میری یقین
خدمت شیخ مین گیا ہون مین

کہا مین عدس کھایا تھا بسیار
اسلئے مار سے مجھہ کو دو سو مار

پہلے جا بر مزار پیغمبر
کرتا تھا وہ زیارت اطہر

پھر مدینے طرف وہ لوٹ آتا
اور زیارت نبی کی کرکے ادا

کہا یکروز جاکے در حمام
غسل کرتا تھا مین ای نیک انجام

غسل ظاہر مین کب تلک تو رہے
اپنے باطن کو غسل اب دیجے

مین کہا تو ہی کون کہہ ای جوان
کہا ہی جن یا ملک ہین یا انسان

جو کہ ہی زیر باب بسم اللہ
مین کہا اسکو تب کہ ای صبحگاہ

عرصہ تین سال سے ہی یقین
عرض کرتے ہین مجہہ پہ خلد برین

اور تیس سال سے بھی ہی مردم
دل کو اپنے کیا ہون مین نے گم

چاہتے ہین تمام صدیقین
کہ کرین دل کو گم خدا مین یقین

ذکر شیخ ابواسحاق براہیم الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ

بلبل روضۂ خدا دانی
ہی براہیم شیخ شیبانی

تھی ریاضت مین اسکو شان کبیر
اور ہین اسکے مجاہدات کثیر

اسطرح بولتا تھا عبداللہ
جو تھا ابن مبارک ای آگاہ

وجد کامل مراقبہ بدوام
جانو حاصل تھا اسکو بااکرام

ابوعبداللہ مغربی کی بجا
مین نے خدمت یقین بجا لایا

اس چہل سالین کبھی ای عزیز
مین نہ کھایا ہون اسنے کوئی چیز

اور نہ خرقہ مرا پرانا ہوا
اور نہ میلا ہوا ہی اور نہ پھٹا

اور ہشتاد سال تک حاشا
اپنی شہوت کی چیز نہین کھایا

آرزو عدس کی ہوی پیدا
اسکی خواہش کیا ہی نفس مرا

بعد بازار کی طرف مین گیا
ظرف کتنے دہرے ہوے دیکھا

مین نے بولا ہون اپنے دل مین تب
مجھہ پہ ہی احتساب لازم اب

اسکا مالک نے یون گمان کیا
کہ مقرب ہون مین نے سلطان کا

پاس حاکم کے لیگیا ہی مجھے
اور احوال سب کہا اس سے

رہا زندان مین مین یکمدت
اور کھینچا ہون مین بہت زحمت

پاس حاکم کے وہ گیا ہی تبھی
اور اسنے مری سفارش کی

شیخ پوچھا کہ کیا ہوا تھا تجھے
قید خانے مین جو تجھے ڈالے

نقل ہی جبکہ وہ خدا آگاہ
کرتا تھا قصد حج بیت اللہ

بعد مکے طرف وہ جاتا تھا
حج کعبہ بجا لے آتا تھا

پس وہ کرتا سلام عرض جناب
قبر اشرف سے آتا اسکو جواب

ماہ رو یک جوان نظر آیا
اور ایسا مجھے خطاب کیا

ماسوا اللہ سے تو اپنا دل
پاک کرنے مین ہو جھٹ شاغل

کہا تیسون سے مین نہین ہون بجا
بلکہ ہون مین وہ نقطۂ والا

کہ ہی تجھہ کو بہی مملکت یہہ تمام
تب کہا ہی وہ لیکے میرا نام

کر تو اپنے پنہ سے باہر آ
تب یہہ سب مملکت تو دیکھیگا

حقتعالی کی تو عبادت خاص
بس ادا کر بہ غایت اخلاص

اور اسطرح سے وہ فرمایا
جسنے اخلاص کا کرے دعوا

مبتلا اسکو تب کریگا حق
اسکے پردے کو پھاڑ دیگا حق

اور کہا خدمت شیوخ کرام
ترک کر دیویگا جو بد انجام

بس وہ دعوی سے اسکے آئی بجائی
ہووے تفضیح اور رسوائی

اور بولا کہ ہی وہی سفلہ
جسنے ہو ویگا عاصی مولا

گر کسیکو عطا کریگا وہ
اسپہ منت یقین رکھیگا وہ

اور ہی تقوی میں عزت آئی بجائی
اور قناعت میں ہیگی آزادی

اسکی جن جاوے موضع شہوت
اسکی دنیا میں نا رہے رغبت

اور اس از پے خدا اسکے سوا
کوئی آگاہ یقین نہیں ہوتا

اور مشغول ہووے در طاعت
دیوے اسکے عوض میں حق جنت

دی عوض میں اسکے اسکو دیو خدا
اپنا دیدار بیچگون فردا

مُخَالِفُ الْوَقْتِ مِنْ سُوْءِ الْاَدَبِ

آہ کس طرح پس کروں میں دعا
کروں کیونکر خلاف وقت بھلا

حقتعالی کو یاد رکھ بدوام
اسکو ہرگز نہ بھول جا ای ہام

باتیں ایسی ہیں اسکے نافع تر
قدس اللہ سرہ الازہر

شاہباز ہوائے قرب خدا
بحر اجلال مہر اوج رضا

تھا وہ از جملۂ شیوخ کبار
پیشوائے طوایف اخیار

تھا یگانہ معاملات میں وہ
اور یکتا مشاہدات میں وہ

اصل فارس سے اسکا تھا مشہور
اور وہ رحلت کیا بہ نیشاپور

سال ہجرت سے تین سو چالیس
منقضی ہو گئے تھے جب آئی انیس

نقل ہی اسطرح وہ کہتا تھا
ایک حکمت ہی جانو سب دنیا

اور کہا حق سے تم رکھو صحبت
اور اگر تم کو یہہ نہو طاقت

اسکی صحبت سے برکتیں کامل
تم کو مولا سے تا کریں واصل

خلق کے سامنے کم رہا کیجو
انکی انست میں دلکو مت دیجو

نیکی و خیر غیر میں دیکھے
اور بد تر وہ آپکو سمجھے

کرتا تھا شیخ اسطرح ارشاد
چاہے گر ہووے کون سے آزاد

ہو محقق عبودیت میں جب
ہووے آزاد ما سوا سے تب

اور اگر نا عمل کریگا وہ
نفس کو بے عمل رکھیگا وہ

ہووے رسوا وہ پاس اقران کے
پاس قران کے اور وہ اخوان کے

جھوٹے دعوے میں جا بنو بولا
مبتلا آہ اسکو کر دیگا

کہا رخصت میں ہووے جو مایل
تو رہیگا وہ عاطل و باطل

دل میں اسکے رہے نہ خوف خدا
اسلئے اس سے ہو گناہ سدا

اور بولا شرف بڑا ایمان
ہی تواضع کے درمیان ہے جان

اور بولا کہ خوف حق آئی یار
لیویگا جب کسیکے دلمیں قرار

اور بولا توکل آئی دمساز
درمیان عبد و رب کے ہی یک راز

اور کہا کوئی بندۂ داور
رہے سجدے کے درمیان اکثر

اور مسلمان بھائیوں کا لقا
دیکھے جو بندہ از برای خدا

نقل ہی اس سے کوئی جا مدعا
اسکو اسطرح تب وہ فرمایا

یعنے کرنا خلاف وقت کا اب
ہی بلا شبہ جان سوء ادب

اور وصیت کیا ہی کوئی طلب
اسکو اسطرح وہ کہا ہی تب

اور یہہ طاقت اگر نہووے تجھے
نہ فراموش موت کو کیجے

ذکر شیخ ابو بکر صیدلانی رحمۃ اللہ علیہ

بلبل باغ نکتہ دانی ہی
شیخ بوبکر صیدلانی ہی

اور تھا وہ بڑا حسین و جمیل
وقت میں اسکا کوئی نہیں تھا عدیل

ورع و تقوی میں تھا بہت ہی شہیر
نہیں رکھتا تھا ہمیں اپنا نظیر

شیخ شبلی تھا معتقد اسکا
محترم اسکو جانتا تھا سدا

دار دنیا سے تب وفات کیا
ہو سدا اسپہ رحمت مولا

حصہ ہر ایک شخص اس سے ہی پار
پاویگا اپنے کشف کے مقدار

راکھو صحبت وہ باحقیقت سات
جسکو صحبت رہے خدا کے سات

اور کہا بھائیو خدا کے سات
تم زیادہ رہا کرو دن رات

اور بولا کہ خلق میں یکسر
جانیو شخص ہے وہی بہتر

اور سمجھے وہ اپنے یوں دلمیں
حق کو پانے کے میں بہت لائیں

ذکر شیخ ابو بکر صیدلانی رح

حق کو پانے مین ہی جو راہ مری / راہ یہ شخص یکسا کیجے دوسری
اور سب حال مین کہا وہ پیر / دیکھے بس اپنے نفس کی تقصیر
اور احسان قادر متعال / کرے بندہ مشاہدہ جلال
اور بولا کہ چاہیئے دن رات / تیرے حرکات اور سب سکنات
ہووے ہمسر و جار ہمسر خدا / کرے اس سے طلب خدا کی رضا
گر نہ ایسا تو احتیاط کرے / عمر ضایع ہی تیری سن لیجے
بولا عاقل وہی ہی نیک شعار / قدر حاجت پہ جو کرے گفتار
اور جو حاجت سے ہو زیادہ بات / وہ اٹھاوے ضرور اس سے ہات
اور کہا یہہ مرید کی ہی نشان / دور ہو غیر جنس سے ہر آن
اور ہمجنس اسکا جو ہووے / روز و شب اسکی ہی طلب مین رہے
کہا ممکن نہین ہی یہہ تجھہ کو / نفس سے اپنے باہر آوے تو
ہان مگر جبکہ ہووے فضل خدا / نفس سے اپنے باہر آویگا
ماسوی اللہ سے منہہ تو پھیرے جب / حق طرف ہی توجہ لاوے جب
ہووے آسان تب تجھے یہہ کار / نفس سے تیرے ہو تجھے چھٹکار
اور کہا نعمت عظیم و جلیل / باہر آنا ہی نفس سے بے قیل
کیونکہ خالق ہی خلق کے درمیان / نفس ہی یہہ بڑا حجاب ہے جان
پس حقیقت کبھی ہو ظاہر / پر مرے نفس جبکہ ای ماہر
کہا عقبے کے جو ہین دروازے / مرگ دروازہ ایک ہی انمین سے
بندہ درگاہ حق مین نا پہنچے / کبھی ہرگز مگر اسی در سے
اور بولا کہ تجھہ کو ہی یہہ ضرور / گر کسی کام پر نہو مغرور
شاید اس کام مین مکر ہی / پس تو دوری غرور سے لیجے
کہا ہمت نگاہ رکھہ ای یار / سارے چیز و نگاہ ہی اسی سے دار
کہتے ہین اسکا جب وفات ہوا / اسکے یارون نے اسکو دفن کیا
سر مرقد پہ ایک لوح رکھے / اور اس پر وے نام اسکا لکھے
دوسرے روز ہو گیا وہ گم / دوسرا لوح پھر رکھے مردم
گم ہوا یونہی وہ بھی دوسرے بار / پھر رکھے پھر گیا ہی تیسرے بار
دیکھہ حیران ہو گئے ہین سب / پوچھے ہین بوعلی سے اسکا سبب
کہا دنیا مین وہ گرامی شان / بسکہ رکھتا تھا آپ کو پنہان
تم نے چاہے کہ نام اسکا اب / کرین مشہور آہ خلق مین سب
کیا مخفی اسے خدا آخر / قدس اللہ سرہ الفاخر

ذکر شیخ ابو حمزہ محمد بن ابراہیم البغدادی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ دین سالک حظیرۂ قدس / ذوالکرم خازن ذخیرۂ انس
کنیت اسکی ہی ابو حمزہ / اور محمد ہی نام ای آگہہ
تھا یقین دو جہان سے وہ آزاد / وطن اسکا تھا جانیو بغداد
اور تھا اکمل مشایخ سے / حفظ وافر کلام مین تھا اسے
تھا وہ شیخ محاسبی کا مرید / پایا تھا اس سے تربیت وہ رشید
اور صحبت اسے میسر تھی / خیر نساج و شیخ نوری کی
اور صحبت بہت مشایخ کی / فضل سے حق کے اسکو حاصل تھی
در علوم حدیث اور تفسیر / اسکو مولا دیا تھا شان کبیر
شہر بغداد مین ای فرخ پی / جو کہ یک مسجد رصافہ ہی
انمین اکثر وہ وعظ فرماتا / ایک عالم کو فیض پہنچاتا
اور اس عصر مین امام اجل / تھا بہ بغداد احمد حنبل
کوئی اشکال گر ای نیک اندیش / اسکو یک مسئلے مین آتا پیش
تب وہ اشکال وہ امام ہدا / طرف اسکے رجوع لاتا تھا
حق تعالیٰ بیان شافی ایک / اسکو بخشا تھا اور کلام نیک
دو سو اسی پہ جب تھا نوان سال ۲۸۹ / تب کیا ہی وہ نوش جام وصال
نقل ہی ایکدن وہ رمز شناس / آیا شیخ محاسبی کے پاس
اور دیکھا رکھا ہی وہ تشریف / اور پہنا ہی جامۂ لطیف
ایک پرندہ سیاہ وہ دیکھا / ایک پنجرے مین تب مقید تھا
ایک آواز وہ کیا ناگاہ / وہین نعرہ کیا ابو حمزہ
اور کہنے لگا ہی وہ لبیک / اور یا سیدی کہا وہ نیک
وہین شیخ محاسبی نے اٹھا / ایک چاکو ہی جلد تر لایا
اور چاہا وہ اپنی چاکو سے / ابو حمزہ کو جان سے مارے

سب مریدون نے بیقرار ہوے — اور سب شیخ کے قدم پہ گرے
کرکے الحاح ہاتھ سے اسکے — جلد جا کوہین وہ نکال لئے
ابو حمزہ کو یون کہا وہ ہمام — کہ اے مردود جلد لا اسلام
سب مریدون نے جب سنی یہہ بات — اس سے کہنے لگے ہین عجز کے ساتھ
کہ اسے جانتے ہین ای اکرم — اولیائے موحدین سے ہم
شیخ کہنے لگا ہی ای لوگو — نیک ہی جانتا ہون مین اسکو
اسکے باطن کو دیکھتا ہون بحق — حق کی توحید مین ہی مستغرق
پر کوئی قول و فعل اہل حلول — کس لئے اس سے ہووے نامقبول
ایک آواز چڑپرندے کے — کس لئے بولو وجد آیا اسے
متجزی نہین ہی حق تو یقین — اتحاد و حلول اسکو نہین
اور بغیر کلام رب انام — دوستون کو نہ اسکے ہی آرام
اسکے اسلام و اتقیا و سوا — انکو نہین وقت وصال ہی اصلا
ابو حمزہ نے سنکے کہنے لگا — اصل مین مین یقین درست ہی تھا
لیک یک فعل مردم گمراہ — جبکہ صادر ہوا ہی مجھہ سے آہ
مین بلاشبہ اس سے باز آیا — اور اس فعل سے مین توبہ کیا
نقل ہی یون کہا ابو حمزا — حقتعالی کو مین یقین دیکھا
مجھہ کو ارشاد یون کیا مجھہ — کہ نہ وسواس کا تو تابع ہو
جو بلا آوے خلق سے تجھہ پر — اسکا حامل تو ہووے شام و سحر
ابو حمزہ جب اس سے لب کھولا — اور یہہ بات خلق سے بولا
جب سنے ہین عوام وہ یکبار — آہ اسکو بہت دئے آزار
نقل ہی یون کہا وہ صاحب دل — کہ ہی فقرا کی دوستی مشکل
دوستی پر انہون کے باتحقیق — صبر نا کرسکے بجز صدیق
اور بولا کرم سے اپنے الہ — جسپہ ظاہر کریگا اپنی راہ
اسپہ اس راہ کا سلوک اے جان — حقتعالی کرے یقین آسان
اور بولا کرم سے اپنے خدا — تین چیزین یہہ جسکو دیویگا
دور اس سے رہین بہت آفات — وہ بہت آفتون سے پاوے نجات
شکم خالی ہو ایک ای سامع — دوسرا اسکا دل رہے قانع
تیسرا فقر اسپہ دایم ہو — یہی چیزون مین بس وہ قائم ہو
اور بولا کہ نفس جب تیرا — جب ترے سے سلامتی پایا
تو بلاشبہ جان حق اسکا — تب ہوا ہی یقین ترے سے ادا
جب ہون سالم ترے سے خلق خدا — حق انہون کا ترے سے ہووے ادا
اور کہا جو ہی صوفی صادق — یہہ ہی اسکی علامت لائق
پہلے عزت بڑی وہ پاویگا — بعد اسکے وہ خوار ہوویگا
اور تونگر رہیگا وہ پہلے — اور درویش ہووے بعد اسکے
اور اول وہ ہوویگا ظاہر — بعد پوشیدہ ہووے وہ فاخر
اور ہووے جو صوفی کاذب — ہووے بالعکس اسکے ای صاحب
اور خبر اپنے حال سے وہ دیا — مجھہ پہ جسوقت فاقہ آتا تھا
مین نے یون اپنے دل مین کہتا تھا — کہ یہہ آیا ہی آج ہدیہ ترا
اور جب سوجھتا تھا مین اکثر — وہین آتا تھا خوب مجھہ کو نظر
کہ یہہ فاقے کے واسطے اصلا — کوئی میرے سوا نہین اولی
بس مین لیتا خوشی سے اسکو فقر — اور رہتا تھا اس سے مین مسرور
نقل ہے وہ محقق اشہر — بسکہ کرتا کلام ہی بہتر
آئی ہاتف سے ایک یہہ ندا — کہ بہت خوب ہی کلام ترا
اور خاموش تو رہیگا اگر — ہی وہ بہتر کلام سے بہتر
بس یہہ سنتے ہی وہ سکوت لیا — اسی ہفتے مین وہ وفات کیا
نقل ہی تھا وہ روز جمعہ کا — تب وہ مسجد مین وعظ کہتا تھا
ایک وارد ہوا ہی اسپہ ورود — وہین کرسی سے وہ گرا ہی زود
اور اسی حال مین وفات کیا — قدس اللہ سرہ الاصفی

ذکر شیخ ابو علی دقاق رحمة اللہ علیہ

شیخ دوران سر آمد عشاق — قطب آفاق بو علی دقاق
کہ وہ سلطان تھا طریقت کا — اور برہان تھا حقیقت کا
اور بشرح حدیث اور تفسیر — اور تقریر وعظ او تذکیر
ایک شان بلند رکھتا تھا — رتبۂ ارجمند رکھتا تھا
اور رہے اسکے ریاضتین بسیار — اور اسکے کرمین بسیار

کیا لطائف مین او حقائق مین — تھا یگانہ فنِ دقائق مین
پھر مرید رشید تھا اسکا — اور محب سعید تھا اسکا
جبکہ تھا اسمین درد و شوق ترا — اور سوز و گداز و ذوق ترا
کہتے ہین اپنی عمر مین وہ سبھی — نہ لگا یا زمین پہ پیٹھ کبھی
کہ کہا ایک از شیخ کبار — کہ مین شہر مرو مین تھا یکبار
مین کہا ای لعین ای مردود — کیا ہوا تجھکو بول بولا زود
آرزو مین اسیکے جلتا تھا — آہ جلتا تھا اور گلتا تھا
اور شیخ علی فارمدی — جو تھا خلقِ کثیر کا ہادی
مگر اتنی ہی بات بولونگا — لب اسی عرض مین مین کھولونگا
معتقد اور محب مین اسکا ہون — کچھ نہ اسکے سوائے رکھتا ہون
دشت مین جو درخت ہی خود رو — کہ کسی نے نہ اسکو پالا ہو
اور وہ گرچہ بار بھی لاوے — لیک اُس پھل مین کچھ مزہ سے
تربیت سے جو اسکی صبح و مسا — آہ گر خوب پرورش ہووا
پس کہا مین لیا یہہ ارشاد — از ابوالقاسم نصیر آباد
اور لیا ہی وہ شیخ سری سے — اور لیا ہی وہ شیخ کرخی سے
اور کہا جب تلک نہ غسل کیا — پاس مین اپنے شیخ کے نہ گیا
بعد اسکے سفر کیا بسیار — خاص حرمین کا سفر ای یار
نقل ہی ایکدن برہنہ تھا — نہ میسر اُسے ہوا کپڑا
اسکو بھیجا تا ایک شخص آکر — جمع آئے ہین خلق تب اکثر
لیک ہرگز نہین قبول کیا — اور کسی طرح انکو فرمایا
پھر وے بولے کہ وعظ فرما — شیخ اسبابکو قبول کیا
جانب رست وہ اشارہ کیا — اور تکبیر ایک بار کہا

واللہ خیرٌ و ابقی۔

رضوانٌ من اللہ اکبر

شخص کتنے وہین وفات کئے — پس جنازے اٹھائے ہین انکے
وہین منبر سے شیخ نے اُترا — اور وہان سے نکل چلا ہی گیا
گیا شہر مرو طرف وہ مرو — بعد آیا ہی سوی نیشاپور

شیخ ابوالقاسم نصیر آباد — جو شیخ زمان کا تھا استاد
اور بہت اولیا کو دیکھا تھا — انکی خدمت بجائے آیا تھا
نوحہ گر قوم کا اسے ای یار — بولتے تھے یقین شیخ کبار
پہلے شہر مرو مین ہتا تھا — اسپہ تب ایک واقعہ ہی کھلا
دیکھا ابلیس کو کہ وہ ناپاک — ڈال لیتا تھا اپنے سر پہ خاک
سات لک سال سے ہی مین نے سنا — منتظر تھا جو ایک خلعت کا
ایک آتا فروش کو امروز — آہ بخشے وہ خلعت فیروز
کہتا تھا حشر مین مجھے ہیہات — کچھ نہ حجت ہی از برای نجات
کہ جو تھا شیخ بوعلی دقاق — جسکو تھا قرب درگہ خلاق
نقل ہی وہ محقق آفاق — کہتا تھا شیخ بوعلی دقاق
برگ لاتا ہی گرچہ وہ بسیار — پر نہ لاتا ہی بار وہ زنہار
یونہی صحبت مین پیر کے جو مرید — نہ ہوا اسکے تربیت سے رشید
جانو ویسے مرید سے زنہار — کچھ نہ بن آوے کار ستر و جہار
اور لیا وہ ز شبلی ہادی — وہ لیا از جنید بغدادی
اور رداؤد سے لیا وہ ہمام — وہ لیا ہی ز تابعین کرام
نقل ہے پہلے وہ سرع فا — وعظ شہر مرو مین کہتا تھا
اور زیارت بہت مشائخ کی — اکثر اولیاے راسخ کی
آیا در خانقاہِ عبداللہ — نام جسکا عمر ہی ای آگاہ
کہے اکثر بزرگ صاحب حال — تا ہو درس علوم مین شاغل
جانو درس مناظرے کا باب — اب مرے سے نہ ہو سکے زنہار
لار کھے اسکے واسطے منبر — اسنے بیٹھا ہی اسکے منبر پر
جانب جیب ہی پھر اشارہ کیا — اور پڑھا ہی یہہ فقرہ والا
پھر وہ قبلہ طرف توجہ لا — ہی یہہ فقرہ زبان پر لایا
ایک حالت عجب ہوی پیدا — خلق سے آہ ایک شور اٹھا
ایک جانب تھے خلق زار زمین — اور اٹھاتے تھے یک طرف نعشین
گرچہ دہونڈتے وہان سے بسیار — لیک پائے نہین کہین زنہار
ایک درویش یون کہا ای یار — اسکی مجلس مین مین گیا یکبار

دیکھا دستار مین نے یک طرح — خوش نما شیخ کے ہی سر پہ دھری
بعد مین شیخ سے سوال کیا — کر توکل ہی کہا تو اب فرما
سر سے دستار پس نکالا ہی — اور میرے طرف وہ ڈالا ہی
تب مجھے آرزو ہوی یہہ فور — کہ مین جاؤن بشہر نیشاپور
ایک جنات کی گروہ یہان — ہین بہت تیرے وعظ کے خواہان
نقل ہے ایک شخص نے آیا — اور یون شیخ سے ہی کہنے لگا
وہ کہا گر تو دور سے آوے — راہ یہہ تیرے ہاتھ نا آوے
تب تو منزل مین ہوویگا واصل — تیرا مقصود ہوویگا حاصل
اُسنے بیمار ہو گیا ہی جب — وہ عیادت لے گیا ہی تب
وہ کہا نیم شب مین مینے اٹھا — اور اسوقت پر وضو مین کیا
پشت کو میرے ایک تاب ہوا — سخت تردد ایک ہوا پیدا
شیخ یہہ سنکے یون کہا ہی کلام — اس فضولی سے اب تجھے کیا کام
بلکہ اول تجھے یہی ہی ضرور — کرے دنیاے دون کو دل سے دور
تو تہجد مین ہووے شاغل جب — ہوگا بیمار درد پشت سے تب
درد سر اُسکا اس سے نا جاوے — صحت اس سے کبھی وہ نا پاوے
ہاتھ اُسکا نہ پاک ہوویگا — جب تلک ہاتھ ہی نہ دھوویگا
اور کہنے لگا ہی وہ دانا — دو مجھے ایک گوشۂ خانہ
کرکے خالی اُسے دئے یک گھر — اس مین داخل ہوا وہ نیک سیر
مین نے تب اس سے ہو گیا نہان — اور لگایا طرف اسیکے کان
مین پھرا اور وہی وہ کہتا تھا — اور اُسی مین وہ جان اپنا دیا
جاکے دیکھے نہ نعش تھی اُسکی — ہم کو حیرت بڑی ہی ہاتھ دہنی
ایک ندا غیب سے ہی آئی تب — کہا تو ایسیکو ڈھونڈھتا ہی اب
اور حور و قصور بھی ڈھونڈنے — لیک ہرگز اُسے نہین پانے
جبکہ اسطرح مین کیا ہون دعا — ہاتف غیب سے یہہ آئی ندا
نقل ہی یون کہا وہ پاک شعار — کہ مجھے درد چشم تھا یکبار
ایک مدت کے بعد ای بھائی — ناگہان مجھکو نیند ہی آئی

اَلَیْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

ہوا بے اختیار میرا دل — تب وہ دستار کی طرف مائل
کہا دستار سے تو لوگون کیسے — رشتۂ طمع اپنی قطع کرے
نقل ہی شیخ یون کہا یکبار — ہوا شہر مرو مین مین بیمار
آئی ہاتف سے یہہ ندا ہی تب — تو یہان سے نہ جاسکیگا اب
کر انھون کیے لئے توقف اب — تا وے تیرے سے فیض لیوین سب
کہ بہت دور سے مین آیا ہون — تا زیارت تری بجالاؤن
نفس سے بلکہ اپنے ایکقدم — ای برادر اٹھاؤ تو جبدم
نقل ہی یک مرید تھا اسکا — وہ تونگر تھا اور تاجر تھا
شیخ اس سے کیا ہی استفسار — کس سبب سے ہوا ہی تو بیمار
تا تہجد وہین کرون مین ادا — ہوؤن شاغل بطاعت مولا
اور عارض ہوا ہی مجھکو بخار — اسلئے ہو گیا ہون مین بیمار
کہ اٹھے نیم شب مین کرکے وضو — اور تہجد بھی تب گذارے تو
کہ یہہ دنیا پلید ہے مردار — دل مین جگہہ نہ اسکو ہو زنہار
جانئے جسکو درد سر ہوگا — پیر پر اسکے گر کرینگے طلا
ہاتھ جسکا نجس ہے ای یار — دھووے گر اسکی آستین بسیار
نقل ہی ایک روز یک درویش — آیا ہی خانقاہ مین دلریش
تا وہ گوشہ مین ہین مین پاؤن — اور اسی مین ابھی مین مرجاؤن
دور لوگون سے ہوگیا وہ جب — اللہ اللہ کہنے لاگا تب
وہ کہا ای ابو علی تو جا — مجھکو مشغول اب نکر اصلا
ہم نے غسال کو بلائے ہین — اور کفن جلد تر منگائے ہین
مین کیا عرض ای خدائے جہان — یہہ ترا دوست اب گیا ہی کہان
ملک الموت جسکو ڈھونڈتا ہی — لیک اُسکا نشان نپایا ہی
پھر کیا عرض مین خداوندا — کیجے ارشاد وہ کہان ہی گیا

فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُقْتَدِرٍ

ایک مدت مین رنج پایا تھا — خواب ہرگز نہ مجھکو آتا تھا
ہوا ایک لحظہ خواب سے وسنان — وہین یہہ آئی غیب سے آواز
بس یہہ سنتے ہی مین جاگ اُٹھا — وہین جاتا رہا وہ درد مرا

پھر کبھی درد چشم کا زنہار
اور بعد اسکے راہ پایا مین
ایک ظلمت وہین بری ناگاہ
نقل ہے شیخ کے تھے بعضے مرید
اور رہے جن کے مزاج نازک تر
نقل ہی اسطرح وہ فرمایا
اور خلوت مین بیٹھیگا جو عزیز
تو نمایش کے واسطے ای یار
علم تھوڑا بھی اسکو ہی کافی
اور مقصود علم سے ہی عمل
شیخ جب رستہ سے جاتا تھا
اور استنے دیا مجھے اطفال
جو کہ داعی تھا اسکو فرمایا
اصل مین شیخ کو تو گھر ہی تھا
اور اس پیرزن کے گھر آیا
شیخ کے ہین بلند تر کلمات
اور کہا تو مدام رہ ایسے
اور بولا کہ غیر حق کے ساتھ
اور کہا جسکو اپنے پیر کے ساتھ
شیخ کے ساتھ جو علاقہ رہے
کہا جسکو شروع مین رکھا یاد
پس سوا شیخ کے گزیر نہین
اور بولا ہی وہ قیامت مین
کیونکہ بے شک و شبہ روز حساب
کیسے ہین یہ مصیبتین ہر دو
اور جو شخص ترک شبہ کرے
اور بولا مخالفت حق کی

فضل حق سے نہین ہوا ای یار
اور یک لشکری کو دیکھا مین
دل پہ پیدا ہوی ہی تیرا آہ
کہ ہوا اُنکے تھے قوی شدید
کر تار فق و ملائمت اُنپر
فن بقال جسنے چاہیگا
جانیو اسکو بس ہے تھوڑی چیز
علم تب اسکو چاہئے بسیار
جس سے حاصل ہو قلب کی صافی
اور تواضع بھی چاہئے اکمل
رہ مین یک پیرزن کو وہ دیکھا
آہ آخر ہو کہا ہمارا حال
خوان تیار کرکے یک لے آ
اور نہ اہل و عیال بھی اصلا
اور اسکو کیا کرم سے عطا
اسکی ہینگی مفید ہر یک بات
مردہ ہو اپنی قبر مین جیسا
انس حاصل جسے رہے دن رات
گر کبھی یک خلاف دیوے بات
وہ علاقہ تب اُس سے کٹ جاوے
گر نہ ہو ویگا پیر اور استاد
نہ چلے راہ جسکو پیر نہین
اہل دوزخ ہون جو مصیبت مین
اہل دوزخ کا فوت ہووے گا
فرق دونون مین کرکے تو دیکھو
بالیقین وہ بہشت مین پہنچے
ایک دم بھی جو عمر بھر مین کبھی

اور کہا ایک وقت پر تنہا
آہ تھوڑا مجھے وہ آب دیا
اس سے گذرے ہین مجھکو سال
وہ زمستان مین بولتا اُنکو
بولتا ہر کسی سے اس رہ مین
اُسکو اسباب چاہئے بسیار
یعنے بہر ریا و عزت و جاہ
اور عمل کے لئے پڑ ہیگا جو
بندگی کے شرایط کامل
نقل ہے ایک روز باحرمت
عرض کرتی تھی حق سے وہ بیداد
شیخ یہہ بات سنکے گذرا ہے
سنکے داعی بہت ہوا شادان
خوان یک لا کے تب کئے حاضر
دیکھئے باوجود آن عزت
نقل ہی یون کہا ہی وہ رہبر
اور گذرے ہون آپہ چون رونہ
انس ویسے کو ساتھ مولا کے
تو طریقت مین وہ نہ کامل ہو
گرچہ ہو ایک جا مین ہی ہر دو
اسکا انجام کار نا ہو بھلا
گرچہ رتبہ ملے نہایت کا
آج دنیا مین خوب رکھو یاد
اور رہم سے شہو و خدمت خلق
اور کہا جو حرام چھوڑیگا
اور جسنے کریگا ترک فضول
ویسے بندے کو دہ بہشت برین

یک بیابان مین مین جاتا تھا
مین نے وہ آب لیکے اس سے پیا
اب تلک ہی وہ میرے دل پہ بحال
غسل تم آب سرد سے کیجو
حسب طاقت مجاہدہ لیوین
ایک خروار کے رہے مقدار
علم پڑھتا ہو جسنے خاطر خواہ
توشہ تا آخرت کا حاصل ہو
جان کے اسپہ ہووے تا عامل
اسکو شہر مرو مین تھی دعوت
گرسنہ مجھکو تو رکھا ہی اب
گھر مین جا نیز بانکے بیٹھا ہی
کہ لیجاتا ہی اپنے گھر یہہ خوان
اپنے سر پر لیا ہی وہ فاخر
تھی تواضع کی اُنہین ایسی صفت
کسی بندے سے مت خصومت کر
یون تو ہوتی ہے فیض اندوز
جانیو بالیقین ضعیف رہے
اور طریقت اُسے نہ حاصل ہو
قطع نسبت ہو پیر سے اسکو
رشد اسکو نہوویگا اصلا
چاہئے تب بھی شیخ راہ نما
ہی مصیبت ہماری اس سے زیادہ
فوت ہوتا ہی آج ہی مطلق
وہ سقر سے نجات لیویگا
درگہ حق مین ہووے اسکا وصول
فضل حق سے اگر لیجا وین یقین

ذکر وفات شیخ ابو علی دقاق رح

[illegible]

حسرت اسدم کی ہووے جب اسیر
وہی جنت ہو اسکے حق مین سقر

گروہ بندے کو ڈالین دوزخ مین
اور یکدم وہ اسپہ کشف کرین

اور کہا اگر عذاب دیوے خدا
ہی وہ اظہار اسکی قدر کا

کہا بدبخت ہی وہی سمجھے
بیچے دنیا سے آخرت کو جو

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ الخ

اور آیا کہ نستعین اندر
جانئے امر ہی حقیقت پر

ہی سوال اسکو چاہئے جو دنیا
اور دعا اسکو چاہئے جو عقبی

اور بولا سخاوت ای ذیشان
بالیقین تین قسم پر ہی جان

حقتعالی کو نفس پر اپنے
جو خوشی سے یقین قبول کرے

اپنے دل پر قبولے حق کو جو
صاحب جود ہی اسے سمجھو

کہا حق بات جو نہ بولیگا
حق سخن سے خموشی لیویگا

اور کہا دایا حذر کیجے
آفت صحبت سلاطین سے

اور یکبار وہ گرامی شان
کی تلاوت یہہ آیت قرآن

اور یہہ آیت کا یون کہا معنا
کہ تو دہونڈ ہے پناہ ای دانا

اور بولا کہ جو تونگر ہین
صاحب حال و صاحب زر ہین

وہ دیانت ہی وہ دیانت ہے
اسکا بالعکس بس خیانت ہے

خواہش نفس کی کرے نہ طلب
طالب حق رہے بروز و بشب

کیونکہ حضرت نے دل ہوے تمام
دل تو بیدار ہی رہا ہے بدوام

کہ مین دیکھا ہون خواب کے درمیان
کہ ای رب کیسے تجھے کیا قربان

خواب ایسا نہ دیکھے وہ یکشب
کیجے قربان مین ہون جان عرب

نقل ہی در اخیر عمر بجا
ورد اتنا اسے ہوا پیدا

وہ ہماری جواب بھی اشہر
اسکی تربت کے جو برابر ہی

کرکے منہ اپنا آفتاب طرف
اسطرح بولتا تھا وہ اشرف

ملک و ملکوت مین گذر تیرا
آج کسطرح پر ہوا ہر جا

ورد انگیز ایسے ہی گفتار
کرتا تھا آہ صبح تک بسیار

نقل ہے در اخیر عمر ہمام
ہوا ایسا بلند اسکا کلام

مجلس وعظ بیچ ای اکرم
لوگ تھمنے لگے ہین اسکے کم

اور سب عمر مین بصدق و صفا
ایکدم بندگی کیا ہو ادا

اسقدر اسکو اسکی فرحت ہو
حق مین اسکے وہ نار جنت ہو

اور کسی کو اگر وہ بخشیگا
ہی وہ اظہار اسکی رحمت کا

کہا آیت یہہ آہ جسنے سنے
جان دینے سے کیون وہ بخل کرے

کہا ایاک نعبد ای یار
ہی شریعت کا حفظ سر وجہا

اور کہا رہتے تین ہیں یکجا
یک سوال اور ہی دعا و ثنا

اور اس شخص کو ہی جانو ثنا
جو ہی بے شبہ طالب المولی

یک سخاوت ہی جو دہی ایثار
اور ایثار ہی سمجھ تیسرا

جانیو صاحب سخا ہی وہی
رتبہ پہلا ہی بس سخا کا یہی

جان پہ حق کو قبولے جو ای یار
ہی بلاشک وہ صاحب ایثار

بس وہ شیطان گنگ ہی ای یار
نہین کرتا ہی حق کو وہ اظہار

راسے ہی انکی رائے اکرونکی
انمین صولت بھی شیر کی ہوگی

وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ

دائما از فراق و قطعیت
چاہیے درگاہ حق سے یہہ حاجت

لوگ ایسے بہ نسبت درویش
گر تواضع کے ساتھ آوین پیش

اور بولا کہ ہی مرید وہی
رہے بیدار اور نہ سووے کبھی

بعد معراج سید الابرار
ہی روایت نہ سوے ہین نہار

اور منقول ہی کہ با ابراہیم
کہے اپنے پسر سے جب ای فہیم

کہا اسکے نے تب یہہ عرض جناب
ای پدر آپ گر کرتے خواب

کہا اسرار ہے یہان بیدار
ہی یقین آخرت مین با ابصار

کہ ہر شب وہ عارف رہبر
لاتا تشریف اس ہماری پر

کہ ہی بیت الفتوح اسکا نام
اس ہماری پہ آ وہ نیک انجام

کہ تو ای مملکت کے سرگردان
آج کسطرح تھا بسر عیان

کہین مشتاق اس حبیب کا تو
کہا کسی جا پر ہی پایا تو

پھر پس جب طلوع کرتا تھا
تب ہماری سی وہ اترتا تھا

خلق کو اسکے چہرہ کا ای یار
نہین امکان تھا یقین نہ نہار

کبھی ستر کبھی اٹھارا کسے
شخص نے اپدیقین خدا آکسے

جو تھا شیخ شہیر عبد اللہ
جسکو انصاری کہتے ہیں آگاہ
سخن بو علی ہوا عالی
اسکی مجلس ہوئی خلق سے خالی
تب وہ کہتا تھا یون خداوندا
حشر کے دن مجھے نکر رسوا
یا الٰہی اگر تو چاہیگا
کہ کرے خواہ نخواہ مجھے رسوا
آہ ہم سے ہوئے ہین اتنے گناہ
ہوا او فرد ہمارا جس سے سیاہ
پس تو ای خالق سفید و سیاہ
فضل و رحمت سے کیجیے ہم پر نگاہ
وہ نہ تیری طلب سے آوے باز
گرچہ جانے یقین وہ [illegible] باز
اور کہتا تھا وہ ای رب کبیر
فضل سے گرچہ مجھکو تو بخشے
تب بھی حسرت ہو مجھکو اسکی وفور
جو کیا تیری بندگی مین قصور
نقل ہے شیخ وہ بن ابو القاسم
جسکو کہتے قشیری ای سالم
کہ ترے ساتھ کیا کیا بولا
تب قشیری سے بو علی بولا
لیک مین یک گنہ سے شرم کیا
اسلئے مجھکو عرق مین دیکھا
آہ تھا وہ یہی گناہ مرا
کہ مین لڑکائی جبکہ رکھتا تھا
اور کوئی اسکو خواب مین دیکھا
کہ وہ مضطر تھا اور روتا تھا
کہا ہان چاہتا ہون ای ماہر
پر نہ اپنی صلاح کے خاطر
اور عصا اپنا ہاتھ مین لیکر
مارون لوگون کے جاکے گھر اوپر
تم نہین جانتے ہو ای مردم
کون سے چیز سے ہین قاصر تم
اور کوئی خواب مین اسے دیکھا
اور پوچھا کہ کیا ہی حال ترا
ذرہ ذرہ وہ مجھکو بتلائے
کر حساب اسکا عفو فرمائے
ایسے اسکے منام ہین اکثر
قدس اللہ سرہ الانور
فرد وہ واصلین و ولی صفی
شیخ اخیار بو علی ثقفی
خاص علم حدیث مین یکجان
عالمون مین تھا وہ گرامی شان
سارے فضل و کمال مین عجب شان
تھا بلاشبہ وہ امام زمان
مجمع صوفیہ مین ایک ہے
ایک رتبہ بلند پایا ہی
شیخ بو حفص اور حمدون کی
صحبت پاک اسکو حاصل تھی
تین سو بیس پر تھا آتوان سن
وہین رحلت کیا وہ فرد زمن
ایکدن اسنے ایک لیکے پتھر
جبکہ پھینکا ہی یک کبوتر پر

اندرین باب یک لطیفہ عجب
وہ کیا یعنی یون کہا ہی کہ جب
نقل ہی جبکہ وہ خجستہ خصال
پہلے رکھتا تھا ایک غلبۂ حال
کہ مین تیرے سے بر سر منبر
آہ مارا ہون لاف با اکثر
بیٹھ این اہل بزم ہی اور
مجھکو بارے نہ تو فضیحت کر
تو کیا فضل ہم پہ ای بولا
تو ہمارے ہی تو سفید کیا
اور کہتا تھا وہ خداوندا
جسنے تحقیق تجھکو جانیگا
گرچہ ہرگز تجھے نہ پاویگا
پر طلب سے نہ دل اٹھاویگا
اور مجھکو بہ جنت الماوی
کرے یک درجۂ بلند عطا
اس سے ہوتا بلند مرا پایہ
آہ پایہ وہ مین نہین پایا
بو علی جب جہان سے نقل کیا
خواب مین دیکھ کر اسے پوچھا
مین کیا جس گناہ کا اقرار
وہ گناہ بخش ہی دیا غفار
گوشت چہرہ کا سب میرے گرا
تب تلک عرق مین ہی مجھکو دیکھا
ایک امرد پہ مین کیا تھا نظر
نظر آیا تھا وہ مجھے بہتر
پوچھا دنیا مین کیا ہوا ہی تجھے
کہا تو دنیا مین آنا پھر چاہے
بلکہ اسواسطے مین چہتا ہون
کہ بلاشبہ مین کمر باندھون
اور لوگون سے یون کہون مین پکار
خواب غفلت سے ہو اب بیدار
حب دنیا سے جلد باز آؤ
حشر مین تا ابد نہ پچھتاؤ
کہا اعمال میرے نیک اور بد
کہ ہوئے تھے مرے سے جو سرزد
سب معاصی میرے کئے مغفور
کئے مجھکو کرم سے بس مسرور

ذکر شیخ ابو علی محمد بن عبد الوہاب الثقفی رحمۃ اللہ علیہ

ظاہری باطنی علوم مین سب
بس وہ یکتا تھا کمال اسکو رب
تھا بڑا اسکا زہد اور تقوی
اور مقبول اسکا تھا فتوی
جب تصوف طرف ہوا مایل
تب وہ ہر بات سے اٹھایا دل
کلمات شریف رکھتا تھا
اور اشارے لطیف کہتا تھا
جانیو تم لشہر نیشاپور
وہ بڑا شیخ وقت تھا مشہور
نقل ہی ایک تھا کبوتر باز
اسکا ہمسایہ تھا ای پاک طراز
ناگہان آہ وہ پتھر اسکا
آ پیشانی پہ شیخ کے ہی لگا

پھوٹ پیشانی خون ہو ہی اہی روان / لوگ یہ دیکھ ہو گئے لرزان
چاہے حاکم کے پاس لیجاوین / اور سزا اسکی اسکو دلواوین

شیخ نے انکو منع فرمایا / ایک لنبی ہی چوب منگوایا
بھیجا ہی اسکے پاس وہ لکڑی / اور بھیجا اسے پیام یہی

کہ پتھر پھینک مت کبوتر پر / اس پتھر سے تو انکو ہانکا کر
نقل ہی شیخ نے یہ فرمایا / ایک دن ایک جنازہ مین دیکھا

تین مرد اور ایک زن ملکے / وہ جنازہ اٹھائے جاتے تھے
جسطرف وہ اٹھاتی تھی عورت / مین اٹھایا ہون جا برغبت

جلکے جب مقبرے کو ہم پہنچے / اور موئی کو ہم نے دفن کئے
اور پوچھا ہون مین نے تب انسے / کیا نہ ہمسایگون ہے اسکے

کہ جنازے کے سامنے آوین / اور جنازے کو اسکے کاندھا دین
کہے ہمسایگان ہین اسکے کثیر / پر یہ میت کو جانتے ہین حقیر

کیونکہ بے شبہ یہ مخنث تھا / کوئی اسواسطے نہین آیا
آہ یہ بات مین سنا ہون جب / رحم اسپر ہی مجھ کو آیا تب

ایک ٹکڑا مین نانِ گندم کا / چند درہم بھی مین نے انکو دیا
اور اسی شب کو خواب مین دیکھا / خوب صورت ہی ایک شخص آیا

اسکا چہرہ ہی بدر سا انور / اور پہنا لباس سے بہتر
اور تبسم کیا ہی ہو شادان / کہا مین ہون وہی مخنث جان

خلق مجھ کو کہے ہین جبکہ حقیر / مجھ پہ رحمت کیا ہی رب قدیر
نقل ہے یون کہا وہ شیخ جلیل / گر کرے سب علوم کی تحصیل

اور صحبت رکھے صباح و مسا / باگروہ مشایخ و صلحا
جو ہی مردون کا رتبہ والا / وہ نہ پاویگا وہ نہ پاویگا

جب تلک آتش ریاضت مین / نفس کو اپنے ڈالے محنت مین
ہو ریاضت بھی اکی ہی عاقل / حسب فرمان مرشد کامل

یا کوئی ہو امام تقوی کیش / یا کوئی صالح نکو اندیش
ہووے ایسے کا تابع کامل / اور نصیحت پہ اسکے ہو عامل

سالک راہ حق جو ہووے یکسر / پیشوا ایک چاہئے رہبر
تا کر آداب جو ہین صحبت کے / اسکو بتلاوے اور سکھلاوے

اور کرے منع اس سے منہیات / اور ترغیب دین پہ ماموراتا
جو ہین آفت عمل کے اور عیوب / کرے آگاہ اسکو انسے خوب

نفس کے مکر اور رعونت سے / دے خبر اسکو اسکی آفت سے
جب تلک ایسا نہووے راہ نما / نہ درست ہو معاملہ اسکا

اور بے شبہ اقتدا اسکا / کبھی ہرگز بغیر نہین ہے روا
کہا جسکے صحیح ہو افعال / متبع ہو سنن کا ہر حال

بالیقین اسکو چاہئے اول / صدق و اخلاص سے ہو مکمل
کیونکہ اخلاص سے ہی باطن کے / ہووے اعمال ظاہری اچھے

اور بولا کوئی عمل نہ کرو / کہ نہ جب تک خلوص نیت ہو
عمل خالص بھی حسب سنت ہو / اس عمل مین بڑی برکت ہو

اور بولا کہ مرد کو ہی ضرور / چار خصلت سے وہ نہ ہووے دور
ایک تو صدق ہووے در اقوال / دوسرا صدق ہووے در اعمال

تیسرا صدق ہو مودت مین / چوتھا ہو صدق ہی امانت مین
اور کہا علم ہی حیات دل / اس سے ہی نور چشم کا حاصل

ایسے اقوال اسکے ہین وافر / قدس اللہ سرہ الفاخر

ذکر شیخ ابو علی احمد بن محمد الرودباری رحمۃ اللہ علیہ

معدن علم و حلم شیخ کبیر / صاحب حال و قال فرد شہیر
شیخ دین بوعلی گرامی شان / کہتے ہین رودباری جسکو جہان

کاملون سے وہ تھا طریقت کے / شہسوارون سے تھا فتوت کے
تھا کرامات مین اور نامی / مشتہر علم اور ریاضت مین

اصل بغداد سے ہی تھا اسکا / بعد ساکن ہوا ہی مصر مین آ
تھا مشایخ مین وہ بہت ہی شریف / اسکے اقوال مین شریف و لطیف

پایا تھا وہ جنید کی صحبت / شیخ نوری کی صحبت و قربت
اور بہت اولیا کو دیکھا تھا / فیض انسے بہت اٹھایا تھا

سنہ صد و بیست و ہشت تھا جب / مصر مین وہ گیا ہی رحلت تب
نقل ہی اسطرح وہ فرمایا / ایک درویش نے وفات کیا

ذکر شیخ ابو علی رودباری

ہم نے جب اُسکو دفن کرتے تھے
دیکھے ہم چشم کھولتا ہی وہ
مین کہا اُسکو ای جلیل الذات
اور کہا آی ابو علی سُن تو
نقل ہے شیخ بو علی ای سر
نفس کو اپنے ہی وہ بحر صفا
اور کرے وہ سلوک شام و سحر
پھر وہ شاکی ہو بھوک سے ای یار
اور تصوف سے یون دیا ہی خبر
کر رہے مجھکو چلاوے وہ سو بار
سو پرندہ گھر اُترینگا جب
جبکہ بندہ گرے یہہ دونون سے
اور محبت کا ہی وہی منصب
اور وہی ہی یقین نافعتر
اور خوف و رجا دونو باہم
سر بسر تب عبودیت کا نام
کہا اظہار معجزات خدا
کہ مقامات اپنے اور حالات
کہا وہ دل جسکا خالی ہو جاوے
روح سے اسکے ای نکو انجام
اور بولا کہ تین چیز کے ساتھ
اور تیسری فساد صحبت سے
کرے غیبت بھی پاسینگا جو
اور تابع جو نفس کا ہوگا
ایک نعمت کہ جسکا شاکر ہو
کہا ہر شی کو ایک شی اعوذ ہی
اُسکے خاطر جو چاہا رب انام

اُسکے چہرے کو خاک پر رکھے
اور اسطرح بولتا ہی وہ
کہا یہہ مرنیکے بعد بھی ہی حیات
حشر مین گر ہو آبرو مجھہ کو
ہی تصوف کی یون کیا تعریف
دیوے طعم ﷲ و طعم جفا
سرور انبیا کی سنت پر
تو اسے بیچ دین سوے بازار
معتکف ہووے دوست کے در پر
تب بھی نا جاوے تو کبھی زنہار
پر بھی اُسکے گھر تے رہینگے تب
آہ تب شرک مین وہ جاکے گرے
دیوے محبوب کو تو اپنا سب
جس سے عظمت ہو حقکی پیش نظر
مستقر تیرے دل مین ہوین ہر دم
ہم سے ساقط ہو بالیقین تمام
انبیا پر ہی جو کہ فرض کیا
کرین پوشیدہ احتیاط کے ساتھ
حبّ دنیا سے اور ریاست سے
ہووین ظاہر مکاشفات عظام
اُٹھتے ہین جا بہت آفات
بس یہہ ہر ایک سخت آفت سے
اور روکھے حرام و باطل کو
اس سے ہووے فساد صحبت کا
یا ہو منت کہ جسکا ذاکر ہو
بس چیا دل کی نیک و اعوذ ہی
بس وہی چاہے وہ بھی اس سے مدام

تا بلطف و کرم غفور و رحیم
جسنے عزت دیا مجھے بتقبیل
کہا ہان جو ہین دوستان خدا
تو بافضال حضرت باری
کہ تصوف وہی ہی ہو سو اس
دلکو اپنے اٹھاوے دنیا سے
کہا گر یک مرید ہو ایسا
تا وہ بازار مین گدائی کرے
آستانے پہ اسکے راکھے سر
اور کہا خوف اور رجا ہر دو
ایک بازو جب اُسکا تو ٹیکا
اور حقیقت یہہ خوف کی ہی کہا
نہ ترے پاس کچھہ رہے اصلا
اور جو کچھہ سوا ہی حق کے
کہا دیدار حق اگر گا ہے
یعنے زائل ہو جبکہ رویت رب
فرض یوہی کیا ہی با انام
چشم اغیار تا نہ انپہ پڑے
اُسکے دل مین پدید ہو حکمت
اور بولا سماع مین ای یار
لیک بیماری طبیعت ہی
مال شبہہ و حرام کھاوے جب
مرض اُسکو لزوم عاد تھا
اور بولا کہ چار نفس سے ہان
ایک محنت کہ جسپہ ہو صابر
اور کہا ہی وہی مرید ای یار
اور جوان مرد تو وہی ہی بجا

اُسپہ رحمت کرے بفضل عمیم
کہا لجاتا ہی اسکے پاس ذلیل
ہین وے زندہ بغیر شبہ سدا
دیونگا مین یقین تجھے یاری
پہنے صوفی صوف کا ہی لباس
ڈال دے اسکو پیٹھ کے پیچھے
کہ رہے پانچ روز تک بھوکا
کر گدائی شکم کو اپنے جبر
نہ وہان سے کبھی اٹھاوے سر
جون پرندے کے پر ہین دو سمجھو
دوسرا بازو نہ کام آویگا
کہ کبھی نا ڈرے ز غیر خدا
جو ترا ہی اسی پہ ہووے فدا
وہ تجھے خورد تر نظر آوے
ہووے زائل یقین ہمارے سے
آہ زندہ نہ ہم رہینگے تب
بالیقین اپنے اولیا پہ تمام
کوئی زنہار انکو نا دیکھے
اور ہوا اسکے نفس سے خدمت
ہین بلا شبہ آفتین بسیار
اور دوسری لزوم عادت سے
اُس سے بیمار ہو طبیعت تب
ہووے بیشک و شبہ تب پیدا
بندہ خالی نہووے کوئی آن
یا ہو ذلت کہ ہووے سب سے مستغنی
اپنے خاطر نہ چاہے کچھ زنہار
کہ نہ کچھہ چاہتا ہے وہ خدا کے سوا

کہا نیکون کی ابتلا ہیہات — ہمنشینی ہی ناکسون کے سات

بیٹھی تھی خواہر اُسکی بالین پر — گود مین اُسکے اپنا رکھا سر

کہ ای خواہر خدا کے فرمان سے — کھولے ہین آسمان کے دروازے

اور جو ہین فرشتگان سما — مجھکو اس طرح کر رہے ہین ندا

اور حورین بہت کھڑے ہین سنوار — ہم یہ کرتے ہین جنتون کو نثار

بِحَقِّكَ لَا أَنظُرُ إِلَىٰ غَيْرِكَ

ایک عمر دراز بس ہر دم — منتظر ایک امر کے تھے ہم

ویسا امر عظیم آیا ہیہات — دیوین کسطرح ایک شہوت سات

ذکر شیخ ابو الحسن علی بن ابراہیم الحصری رحمۃ اللہ علیہ

تھی مشایخ مین جسکو ناموری — شیخ والا ابو الحسن حصری

اور بہ تحقیق و طاعت و احوال — اور اشارات مین تھا اُسکو کمال

تین سو ایک سال نو دیر — جب روان تھا ز ہجرت سرور

نقل ہی یون کہا وہ صاحب دل — کہ وہی ہیگا صوفی کامل

اور اپنے امور بھی یکسر — سونپ دیوے یقین خدا ہی پر

ایک رفع حدث ہی ای مردم — اور ثبات قدم ہی جانو تم

اور جو جانا بھی جو بجانا ہی — پانچوان اسکو بھول جانا ہی

اور بجانے جو بات ای عاقل — ہو اسکے طلب مین تو شاغل

کہا بندے کو رب موجود آ — چھوڑ دیوے اگر اُسیکے سبات

اور توفیق حق کی جب ہو رفیق — اس سے ظاہر ہون طاعتین تحقیق

جو ہین حکمت کے چشمۂ فاخر — تیرے دل سے ہووینگے ظاہر

الفس حج سے بھی ہووے فاضل تر — اور کرنے سے ہی سفر بہتر

اور اُسکے صفات اسکے حجاب — بس یہہ فقرہ وہین تربا شتاب

اور بولا تصوف ای عاقل — ہی بلاشبہ و شک صفائی دل

کہا موجود کون ہو جب تک — بالیقین تفرقہ رہے تب تک

اور حقیقت تو جمع کی ہی یہی — کہ نہ دیکھے سوائے حق کے کبھی

کلمات اسکے ایسے ہین خوشتر — قدس اللہ سرہ الانور

فرد یکتا شیوخ زمان — ابو عثمان مغربی ذیشان

کلام شیخ ابو الحسن علی ح

نقل ہی موت اُس معظم کی — آہ جس دم بہت قریب ہوئی

اور آنکھین وہ اپنے کھولا ہی — اپنی خواہر سے یون وہ بولا ہی

اور سنوارے ہین جنتین یکسر — انکو کرتے ہین جلوہ گر مجھ پر

ایسی جا ہم لیجاوینگے تجھکو — کہ نہ خاطر مین تیرے گذرا ہو

ہین ہمارے طرف بہت مائل — لیک کہتا ہی یون ہمارا دل

یعنے تیری قسم ہے ای داور — نہ کرون تیرے غیر پر مین نظر

آہ وہ امر ہم نہ کھووینگے — کبھی رشوت کو ہم نہ دیوینگے

بس اسی حال مین وفات کیا — قدس اللہ سرہ الاصفیٰ

رازدان علوم ربانی — دُرِّ کانِ فیوض حقانی

وقت مین اپنے تھا وہ شیخ عراق — تھا بلاشبہ قدوۂ آفاق

اصل بصرے سے اسکا تھا لاکن — بعد بغداد مین ہوا ساکن

شہر بغداد مین کیا رحلت — حقتعالیٰ کی اُسپہ ہو رحمت

کہ سوا حق کے چین اور آرام — نہ اُسے کائنات سے ہو تمام

کہا توحید مین ہمارا حال — پانچ چیزین ہین ای نکو منوال

اور وطنون کا چھوڑنا تیسرا — جو تھا احوال سے ہی ہونا جُدا

یعنے جو جانتا ہی تو ای ہمام — اوّلا اُسکو بھول جاوے تمام

ماسوی اللہ کو تو جاوے بھول — رہے مطلق خدا سے ہی مشغول

اُس سے حق کی مخالفت بعید — اور عصیان بہت سے ہو سرزد

جب تلک وہ اُس ستم کے سرکو — تیغ انکار سے نہ کاٹتے تو

اور بولا بہ فکر و اندیشہ — ایک گھڑی کا مشاہدہ تیرا

کہا صوفی یقین وہ ہی ہی بجا — وجد اسکا جو ہوا اُسکا

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ

کہ صفا [illegible] — بالیقین غیر حق کی اُلفت سے

جبکہ [illegible] ہی ہر — حقتعالیٰ ہو تب یقین ظاہر

اور اسکے سوا [illegible] نہ کلام — اور اسکے سوا نہ لے آرام

ذکر شیخ ابو عثمان بن سلام المغربی رحمۃ اللہ علیہ

تھا رفیع المکان طریقت مین — اور یگانہ رہ ریاضت مین

ذکر اور فکر مین تھا فرد کبیر
اور انواع علم مین تھا شہیر

تھا تصوف مین صاحب تصنیف
جانتا تھا بہت رموز لطیف

اور بہت سے مشایخ والا
جو تھے اسوقت انکو دیکھا تھا

اور حرم مین بھی مجاور تھا
ایک مدت تلک صباح و مسا

اور بلندی حال مین ای خبیر
کوئی ہرگز نہین تھا اسکا نظیر

نقل ہی عمر یک صد و سی سال ۱۳۰
اسکو بخشا تھا قادر متعال

سن ہجری تھا تین سو ستر
اور زیادہ تھے تین سال اُسپر

تب وہ رحلت کیا بہ نیشاپور
ہی وہین اُسکی مرقد پرنور

نقل ہی بیس سال با اجلال
اُسنے عزلت کیا باقوال حال

اور اکثر پھرا ہی وہ صحرا
نہ کہین جنس آدمی وہ سنا

اور بہت محنت و مشقت سے
کثرت طاعت و ریاضت سے

بدن اسکا گلا تھا اور آنکھین
آہ ایسے مغاک مین تھین گئین

کہ بلاشبہ بشکل انسان سے
نہین اسکو پہچان سکتے تھے

پھر اشارہ ہوا ہی یون اسکو
خلق سے اب مصاحبت کرتو

پس کیا ہی وہ قصد تکیے کا
اور نزدیک جا کے جب پہنچا

جو مشایخ حرم مین حاضر تھے
کئے معلوم وے فراست سے

پس وے نکلے ہین اسکے استقبال
اسکا کر احترام اور اجلال

دیکھے صورت گئی ہی اسکی بدل
ہی نہایت حقیر وہ اکمل

پس لگے کہنے ای ابوعثمان
یون کیا بیست سال تک گذران

جسمین عاجز ہین خلق یہہ ساری
اب خبر ہمکو دیجئے بارے

کس لئے تو گیا ہی کیا دیکھا
اور کیا پایا کس لئے آیا

کہا مین نے گیا تھا شکر کے سات
اور دیکھا ہون تشکر کے آفات

اور نومیدی مین نے پایا ہون
عجز کے ساتھہ پھر کے آیا ہون

اسہی خاطر گیا تھا مین سن لو
تا کرون قطع اصل ای لوگو

ہاتھہ میرا نہ شاخ تک پہنچا
غیب سے مجھہ کو ایسی آئی ندا

سن یہہ فرمان ای ابوعثمان
پھرے اطراف شاخ کے ہی بیان

رہا ہمیشہ خیال مستی مین
اسہی مستی مین اسہی پستی مین

قطع کر دینا اصل کا اصلا
جانئے یہہ نہین ہی کام ترا

مین نے یہہ سنکے ناامید ہوا
اور وہان سے ہوا علاج پھرا

نقل ہی یون کہا وہ صاحب راز
جب کیا مین مجاہدہ آغاز

تھا بلاشبہ ایسا میرا حال
ایسا آتا تھا بار بار خیال

کہ مجھے آسمان سے بزمین
گر گرا دیوین ایکبار یقین

بات یہہ دوست تمہی پاس مرے
مجھہ کو آب و طعام دینے سے

جب مین کرتا تھا ذکر رب ودود
حالتین ایسے ہوتے مجھہ پہ نمود

کہ کرامات جانتے دوسرے
مین سمجھتا برے گناہ اُسے

اور نہ چہتا کہ خواب آوے مجھے
تا نہ غفلت ہو ذکر مولا سے

مجھہ پہ ہوتا تھا جبکہ غلبۂ خواب
چڑھتا تھا ایک پہاڑ پر مین شتاب

ایک قدم کے برابر ایک پتھر
جو کہ تھا اُس پہاڑ کے سر پر

بیٹھتا اس پتھر پہ جا ضرور
خواب تا میرے چشم سے ہو دور

مین اگر اُس پہاڑ سے گرتا
تو کڑے تو کڑے مین ہو جاتا

وہان گرنے کے خوف سے ای یار
خواب آتا نہ تھا مجھے زنہار

کبھی اُسپر بھی خواب آتا جب
ہو کے بیدار دیکھتا مین تب

کہ معلق ہوا مین ہون ناگاہ
حقتعالی رکھا ہی مجھہ کو نگاہ

نقل ہی ایک دن وہ بحر صفا
اپنے خادم سے اسطرح پوچھا

پوچھے گر کوئی تجھہ سے ای مسعود
کہ ہی کس حال تیرا معبود

کہا تو دیگا جواب اسکا بھلا
کہا خادم جواب یہہ دونگا

کہ اسی حال پر ہی رب میرا
کہ وہ جس حال پر ازل مین تھا

شیخ بولا کہ گر وہ پوچھیگا
کہ وہ کس حال پر ازل مین تھا

کہا خادم کہونگا میرا رب
تھا اسی حال پر ہی جیسا اب

شیخ یہہ سنکے ہو گیا شادان
کہا اچھا کیا ہی تو یہہ بیان

ہو شگاف ہوا معنی علمی
عبد رحمان جو کہ تھا سلمی

بولتا ہی کہ مین نے ای فیروز
ابوعثمان کے پاس تھا یک روز

اسکے نزدیک ایک کنوا تھا
کوئی آب اس سے کھینچے نا لگا

ہونے لاگی ہی چرخ سے آواز
پوچھا پیر سے تب وہ صاحب راز

چرخ کہا بولتا ہی ہر ای یار
مین کہا کچھ نہ جانون مین نہار

اور اسطرح سے وہ فرمایا
کرے جسنے سماع کا دعوا

اسکا دعوا دروغ ہی سمجھو
سر بسر بے فروغ ہی سمجھو

ہی وہ یک بحر سا بکلم خدا
اس سے نہرین روان ہین ہر جا

ایک ذرہ بھی جو جہان مین ملے
اسکو وہ جان کیو اور دیکھے

ذکر مین ذوق اسقدر ہووے
غیبت ہووے وہ مرگ بھی جاوے

اور کہا جسکو انس ہو دن رات
ذکر حق اور معرفت کے ساتھ

کیونکہ شوریدہ جو کہ ہی اسباب
سب وے اٹھ جاوے درمیان سے حجاب

کہا جنت کے ہین دو چیز دلیل
وہ حقیقت مین ہین دو چیز جلیل

خاتم الانبیا رسول خدا
جبکہ رحلت کئے سوے عقبی

شکر حق اب ہی وہ ہمارے ساتھ
فیض پاتے ہین اس سے ہم دن رات

اور کہا جسنے چھوڑ صحبت کو
جب کرے اختیار خلوت کو

مگر اللہ کا ہی یاد رہے
یاد سے حق کے ہی وہ شاد رہے

گر نہ حاصل ہو اسکو ایسی صفت
حق مین اسکے بلا ہی وہ خلوت

کیونکہ دعوا ہی اسکو ستر دچار
کرے اپنے گنہ کا وہ اقرار

حق کرے اسکے دلکو نابینا
بلکہ اس دلکو مار دیویگا

اغنیا کے طعام پر ای یار
تو نہ پاوے فلاح وہ زنہار

اور بولا جو جاہل و غافل
ہووے احوال خلق مین شاغل

اور کیا یون مجاہدہ کا بیان
پاک کرنے مین دل کے ای نادان

وہ کہے مین تو ضعف رکھتا ہون
نہین اسکو نکال سکتا ہون

ناتوانی کا عذر یون لاکر
کرے تاخیر جسقدر وہ بشر

اور بولا کریگا جسنے سفر
جانو واجب یہہ بات ہی اسپر

اور بولا کہ جانیو حاشا
کسی مومن کو یہہ نہین ہی روا

اور کہا حق صحبت مومن
ہی یہہ لازم بظاہر و باطن

اور جو چیز اسکے پاس رہے
کبھی ہرگز نہ اسکی طمع کرے

عذر یک لاوے گر وہ پاس ترے
اسکو البتہ تو قبول کرے

اور رہے تو مطیع اسکا سدا
نہ بناوے مطیع اسے اپنا

کہا وہ ذکر حق مین ہی پہچان
اللہ اللہ بولتا ہی جان

اور بصوت درختو باد و طیور
گر نہ حاصل ہو اسکو حظ و فور

اور کہا ایک بندۂ فاخر
جب حقیقت مین ہو ویگا ذاکر

اس سے ایک نور جو دیا ہی رب
اس سے اکوان وہ دیکھتا ہی سب

پس حج ہمیگی حقیقت توحید
یہان کامل ہوی بوجہ سدید

اس حلاوت کا وہ نہ حامل ہو
اسکی طاقت نہ اسکو حاصل ہو

موت سے اسکے انس ہووے نہ کم
بلکہ صد چند ہو زیادہ بہم

صرف باقی رہے محبت ہی
تا ابد ہووے انس و راحت ہی

کہ نبوت ہی ایک جانو تم
اور نبوت کی ہی حدیث دوم

مرتفع ہو گئی نبوت جان
اب نبوت کی ہی حدیث نہان

ذکر سے اور مجاہدے سے ہی بس
اسکی ہم کو ملے رہ اقدس

چاہئے یاد کوئی شی کا بھی
آوے ہرگز نہ اسکے دلمین کبھی

سب ارادت بھی ہو دل سے جدا
چاہے دل سے مگر رضاے خدا

اور کہا مدعی سے ای لبر
بوجہ عاصی ہی بالیقین بہتر

کہا فقرا کی چھوڑ کر صحبت
اغنیا کی جو لیویگا قربت

شہوت نفس اور حرص کے ساتھ
کرے جسنے دراز اپنا ہات

عذر اسکا قبولے نا داور
مگر وہ شخص جو کہ ہی مضطر

اسنے ضایع کریگا اپنا حال
اور حسرت کا پاویگا وہ ملال

گر کسی شخص کو یہہ حکم کرے
اس شجر کو نکال دے جڑ سے

اسکا قوت ہو مجھ کو حاصل جب
اسکو جڑ سے نکال دیون تب

اس قدر یہہ ضعیف تر ہووے
دن بدن سخت وہ شجر ہووے

سفر اپنی ہوا و شہوت سے
کرے اول بری ضرورت سے

کسی مخلوق کے کہو آگے
اسکو خوار اور ذلیل کرے

جو [illegible] لیئے
وہی مومن کے واسطے چاہئے

اور [illegible] تجھ پہ جور و جفا
تو تحمل کرے بصدق و صفا

اور انصاف اسکا [illegible] تو
نہین انصاف اس سے چاہے تو

اس سے پہنچیگا جو تجھے ای یار
اسکو جانے بزرگی اور بسیار

اور جو دیوےگا اسکو تو ای خبیر
اسکو جانے تو اندک او حقیر

شکر کرنے مین اسکے آئی ہمہ
آپ کو جانے عاجز و قاصر

کہ علایق کو توڑ دیوے تو
اور خلایق کو چھوڑ دیوے تو

کہا یہہ شوق کی علامت ہے
جب سے دوست تجھکو راحت ہی

کلمات اسکے ایسے ہین برتر
قدس اللہ سرہ الازہر

مقتدائے محققین زمان
پیشوائے شیوخ عالیشان

عہد مین اپنے نامور تھا وہ
سب مشایخ مین معتبر تھا وہ

ورع اور معرفت مین بھی کہ سلیم
ایک حاصل تھی اسکو شان عظیم

رہتا تھا سر بجیب در ہر حال
یوہی گذرے ہین مجھپہ بارہ سال

نقل ہی یون کہا کہ خلق تمام
یہی رکھتے ہین آرزو بدوام

ایک ساعت خدا کو جو دے وقت
بس مجھے چھوڑ دیوے غیرت

آہ یہہ میری آرزو تا حال
بر نہ آئی ہی ہی اسیکا ملال

اور تصوف کا یون کیا ہی بیان
کہ رکھے اپنا حال تو پنہان

نقل ہی اس سے کوی جا یا دعا
کہا خوش موت تجھکو دیوے خدا

نہین لیتا تھا وہ درم زیاد
اور ہوتا تھا اسپہ وہ دلشاد

ایک درہم کی نان سے آتا
ایک درویش ساتھ مل کھاتا

نقل ہی یک مرید تھا اسکا
جبکہ اسپر زکوٰۃ واجب تھا

کہا جس سے قرار دل کو برتنے
ہووے بے شبہ اسکو ہی دیجے

تن برہنہ تھا اور تھا مضطر
وہ اسیکو دیا زکوٰۃ کا زر

اسی اندھے کو راہ مین دیکھا
دوسرے اندھے کے ساتھ کہتا تھا

گانے والی فلانی جو زن ہے
مین پیا اسکے ساتھ مل کے وہ مے

یہہ سخن وہ مرید جبکہ سنا
مضطرب اور بیقرار ہوا

وہ ابھی کچھ نہین کلام کیا
ایک درم شیخ نے اسکے ہاتھ دیا

شیخ سیتا تھا جو کلاہ سدا
[illegible] بھی اسی [illegible] سیتا

وہ درم بس اسیکے ہاتھ دیا
اور وہ علوی اسیکے پیچھے گیا

ایک بطیخ وہ مونی جو رکہا تھا
اسکو وہ سب زمین پہ ڈالدیا

بول کہا حال ہی ترا تو چھپا
تب وہ علوی نے اس سے کہنے لگا

اور بولا وہی ہی شکر بجا
کہ جو نعمت کہ تجھکو دیوے خدا

اور تصوف کا یون کیا ہی بیان
کہ تصوف یہی ہی تو پہچان

اور حقایق کا اتصال تجھے
ہو بلا شبہ بر کمال تجھے

موت کو دوست رکھے از تہ دل
تا ہو دیدار حق تجھے حاصل

ذکر شیخ ابو العباس نہاوندی رحمۃ اللہ علیہ

گوہر مخزن خردمندی
ابو العباس ہے نہاوندی

اور تمکین مین بفضل خدا
ایک قدم استوار تھا اسکا

نقل ہی یون کہا وہ بحر صفا
کہ ریاضت مین جب شروع کیا

جب رہا اس مین اسقدر شاغل
تب کھلا مجھپہ ایک گوشہ دل

ایک ساعت بھی انکا ہووے خلا
اور مجھکو یہہ آرزو ہی سدا

آپ کو آپ ہی مین تا دیکھون
کہ کہان ہون مین اور کیا شی ہون

کہا ساتھ حق کے تم رہو ہشیار
کم رہو ساتھ خلق کے ناچار

بھائیون پر بھی اپنے شام و پگاہ
بذل کر دیو اپنی عزت و جاہ

نقل ہی وہ کلاہ سیتا تھا
بیچتا دو درم سے اسکو لجا

پہلے ملتا جو اس سے ای اکرم
اسکو دیتا تھا جلد ایک درم

بعد ازان دوسری کلاہ کا کام
کرتا آغاز وہ نکو انجام

ایک دن شیخ سے کیا یہہ سوال
کہ کسے دیوین مین زکوٰۃ کا مال

سنکے یہہ بات وہ مرید چلا
ایک اندھے نے اسکو رہ مین ملا

دوسرے دن بھی ناگہان وہ مرید
جب اسی راہ سے چلا ای سعید

کل کسی نے مجھے دیا تھا زر
مین نے اس سے خرید کے خمر

کل کی شب ہم دونو تھے بیدار
اور نشہ مین اسکے تھے سرشار

اور گیا جلد تر وہ شیخ کے گھر
تا یہہ پہنچاوے جا کے اسکو خبر

کہا جا اور جو پہلے تجھکو ملے
یہہ درم تو اسیکو اب دیجے

گھر سے باہر وہ جبکہ آیا ہی
ایک علوی کو رہ مین پایا ہی

تھا پرانہ جو ایک ویرانہ
اسپہ جا کر کہا ای دیوانہ

کہا دیکھ اسکو وہ مرید بہم
تجھکو دیتا ہون مین خدا کی قسم

مین بھی اہل و عیال سب لیکر
جانے ساتھ دن ہین مجھ

اور ذلت سوال کی ہرگز — ہم نہ کھینچیں آپ پر جائز
ہم پہ جب حال مجھسے کا تھا — اِس پرندے کو میں اٹھایا تھا
مجھکو حاصل ہوا یہہ درہم جب — میں یہان لاکے اسکو ڈالا اب
شیخ فرمایا دیکھتے ہی اُسے — نہیں حاجت ہی کو لینے کی ترے
اصل میں مال و زر ترا ہی خراب — اس لئے وہ پیا ہی اس سے شراب
ایک علوی مستحق کو خدا — اپنے فضل و کرم سے پہنچایا
نقل ہی روم میں تھا ایک ترسا — وہ فراست کا جبکہ ذکر سنا
ایک مرقع ہی جلد پہین لیا — ہاتھ میں اپنے ایک لیا ہی عصا
جب رکھا خانقاہ میں اپنا پا — شیخ نے دیکھ تو اسکو کہنے لگا
تب وہ ترسا وہاں سے نکلا ہی — اور خداوندی پاس آیا ہی
مدت چار ماہ تک ای ہمام — خانقاہ میں کیا اسکے مقام
بعد جانیکا جبکہ قصد کیا — شیخ اسطرح اسکو فرمایا
کہ تو ہم پاس آوے بیگانہ — اور جاوے یہاں سے بیگانہ
اور رہا شیخ کی ہی خدمت میں — اور باندھا کمر ریاضت میں
شیخ دنیا سے جب وفات کیا — وہی قایم مقام اسکے ہوا

ذکر شیخ ابوعمرو ابراہیم الزجاجی رحمة الله علیه

جو زجاجی سے ہی جہان میں شہیر — صوفیہ میں تھی جسکو شان کبیر
قوم میں جو شیخ تھے کامل — انکا مقبول تھا وہ صاحب دل
دیکھا تھا وہ جنید کو ای جان — اور تھا شاگرد شیخ بوعثمان
اور مجاور رہا وہ مکے میں — اور رحلت کیا وہ مکے میں
نقل ہی بوعمرو کو عنوان — اور ابوالقاسم گرامی شان
راگ سنتا ہی کس لئے فرما — تب وہ اسطرح اس سے کہنے لگا
جان اس سے سماع ہی بہتر — غیبت اس سے بھی ہی یقین بدتر
کہ جو حرکت روا نہیں ہر حال — اس سے بہتر ہی غیبت صد سال

ذکر شیخ ابوالحسن صایغ رحمة الله علیه

وہ جو تھا ہر دو کون سے فارغ — شیخ دین شیخ بوالحسن صایغ
ابوعثمان مغربی ای یار — بارہا بولتا تھا لیں دینار

اور یہہ ویرانے پر جو میں گذرا — یہہ پرندہ مرا ہوا دیکھا
تا اسے اپنے گھر لیجاؤں میں — اور دے بھوکوں کو سب کھلاؤں نہیں
سن مریدا یہہ عجب میں ہوا — اور خدمت میں شیخ کے آیا
جبکہ تیرا معاملہ دن رات — ظالموں او رفاسقوں کے ہی سات
اور میں نے یقین کسب حلال — جو کمایا تھا پاک تھا وہ مال
اور مردار کے بھی کھانے سے — مجھسے میں یقین بچایا اُسے
اور رہا کہ امتحان کرے — اور کسی شیخ سے اُسے دیکھے
جو کہ تھا خانقاہ بوالعباس — اسمیں آیا ہی وہ بلا وسواس
کہ ای بیگانے کیا ہی کام تجھے — آشنایوں کے شہر کو بیچ سے
خانقاہ میں اسکے اُترا — شیخ نے دیکھ اسکو کچھ نہ کہا
ساتھ سب کے وضو وہ کرتا تھا — اور بظاہر نماز پڑھتا تھا
حق نان و نمک ادا کر ای جان — اور مردی کی یہہ نہیں ہی نشان
جب وہ ترسا نے یہہ سنا ہی کلام — لایا تصدیق سے وہیں اسلام
اور کیا مجاہدہ بسیار — ہوگیا ہی نزار و کیا کیا ر
قدس الله سره الاعظم — روح الله روحه الاکرم
زبده عارفین پر تکریم — شیخ دین بوعمرو ہی ابراہیم
ورع اور معرفت ریاضت میں — محترم تھا بہت کرامت میں
تھا تصوف میں صاحب تحقیق — اور اسکو تھی اسمیں نظر دقیق
اُسکے شاگردوں سے وہی فاخر — ہی مرو کو گیا ہی جو آخر
اور اس وقت تھا سن ہجری — تین سو کے اوپر تھے اڑتیسی
ایک دن مجلس سماع میں تھے — بوعمرو یوں کہا ہی تب اس سے
ایک جگہ پہ آ بیٹھ کے ہم — کریں غیبت بھی اور سنیگے ہم
[illegible] — کہ حرکت ہو ہم سے ایک ایسی
[illegible] — [illegible] سره الفاخر
[illegible] — [illegible] و بحر علم و وفا
[illegible] — اور تھا مصر میں وہ فرد کبیر
ابو یعقوب نہرجوری سے — میں نے نورانی تر نہ دیکھا کسے

اور بہت بلند شخص دگر ... بوالحسن کے سوا نہ آیا نظر
شہر دینوریج مین دیکھا ... کہ کسینے نماز پر ہمت تھا
جب تامل سے مین کیا ہون نظر ... شیخ دین بوالحسن تھا وہ ہبر
کہ سب احوال مین دل وجان سے ... حقتعالی کا تو گواہ رہے
اور کسی چیز سے پناہ نہ لے ... اور نہ قوت طلب کسی کر سے
کہا کہتا ہی یون خدا کے جہان ... پس پڑہا ہی یہہ آیت قرآن
یعنے انپر ہی تنگ تر یہہ زمین ... باوجود اس کشادگی کے یقین
ہر دو عالم سوا بستر و عیان ... چاہتے ہین وہ ایک اور جہان
شوقِ محبوب کے ہی اگ مین سب ... لذت ایسی وہ لیوین روز و شب
اور بولا تو دوست رکھنا ترا ... ہی وہ موجب تری ہلاکت کا

ذکر شیخ ابو القاسم نصر آبادی رحمۃ اللہ علیہ

جسکو تھی دو جہان سے آزادی ... جسکو کہتے ہین نصر آبادی
اور سارے علوم کے درمیان ... تھا مشار الیہ وہ بجہان
اور طریقت مین رتبۂ کامل ... فضل سے حق کے تھا اُسے حاصل
بعد شبلی کے وہ ذوی الارشاد ... تھا خراسان کے لوگ کا اُستاد
رودباری و مرتعش کو بجا ... اور بہت اولیا کو دیکھا تھا
اور مکے مین وہ مجاور تھا ... ذو الکرامات ذو المفاخر تھا
دیکھا ایک شخص تپ زمین کے اوپر ... پس تڑپتا ہی اور ہی مضطر
جب گیا اسکے پاس آئی صدا ... آئی اسکے شکم سے یک آواز
اور رسالے مین اُسکے بس کلمات ... ہی نہایت مفید ہر ایک بات
طرف آدم کے پہلی نسبت سے ... حق کے جانب ہین دو سری نسبت
تب مقرر ہوے تو در شہوات ... مبتلا ہو ویگا وہ در آفات
اور مقامات کشف پاوے تو ... وہ وقت [illegible]
اور جو ہیگی وہ س[illegible] ... [illegible]
اور نسبت جو [illegible] ... [illegible]
جبکہ بندے کی نسبت آئی ا[illegible] ... [illegible]

يَا عِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ [illegible] تَحْزَنُونَ

نقل ہی اسطرح کہا نمشاد ... ذو الکمال و ہدایت و ارشاد
ایک گرگسن ہی تب نظر آیا ... سایہ انداز اسکے سر پہ تھا
کہا مولا کی معرفت کی نشان ... ہی یہی جاننے بستر و عیان
شکر نعمت مین حقتعالی کے ... عجز اپنا ہی دا یا دیکھے
اور لوگون نے اُس سے یون پوچھا ... کہا صفت ہی مرید کی فرما

ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ

نفس بھی اُنکے تنگ ہین اُنپر ... یہہ صفت ہی مرید کی خوشتر
کہا اہل محبت ای لوگو ... ایسے ہوتے ہین تم یقین سمجھو
لذت اہل بہشت ہین جیسی ... بلکہ لذت زیادہ اُنسے بھی
کلمات اسکے ایسے ہین خوشتر ... قدس اللہ سرہ الانور
ذو الکمالات عارف عالم ... شیخ والا گہر ابو القاسم
سب مشائخ مین وہ معظم تھا ... وقت کا اپنے قطب اکرم تھا
خاص علم حدیث مین ای شریف ... معتبر تر کتب ہین اسکے لطیف
اور یک سوز و درد و شوق ترا ... حقتعالی نے اسکو بخشا تھا
اور تھا وہ مرید شبلی کا ... اس سے فیض کثیر پایا تھا
ورع و تقوی مجاہدے مین وہ ... تھا یگانہ مشاہدے مین وہ
نقل ہی یون کہا وہ بحر صفا ... مین نے مکے مین ایکدن گذرا
مین نے چاہا یہہ دیکھ کر اُسدم ... کرون الحمد پڑھ کے اسپر دم
آئی فلان چھوڑ دے یہہ کتے کو ... کیونکہ یہہ اہل بیت کا ہی عدو
کہا وہ ایک باسعادت سے ... کہ تو ہی درمیان دو نسبت کے
ای برادر یقین سمجھ جسدم ... تیری نسبت ہو جانب آدم
جب ہو حق کے طرف تری نسبت ... تب تو پاوے ولایت و عصمت
ہوی مذکور پہلی نسبت جو ... بشریت کا اس سے پانا ہو
آویگی جب قیامت ای اکرم ... منقطع ہوگی نسبت آدم
وہ تغیر پذیر نا ہو گی ... کچھ تبدل اسمین آوے کبھی
ہی وہ بندیکا یہہ محل سمجھین ... اپنی رحمت سے اسکو فرماوین
یعنے فرماوے ای مرے بندو ... آج کے دن نہ خوف ہی تم کو

اور رہا جیسے کہ ہم سمجھا ہون تمہین
الحسین شیطان کا وسوسہ آئی بار
کہا اصحاب کہف کو ایمان
اور کہا اتباع سنت سے
اور مواظب ہو جب نوافل مین
لیوے دوری ہو اور بدعت سے
اور دہوند ہین نہ رخصتین بعقیل
اور بولا کہ شکر نعمت پر
شکر منعم کا مان کریگا جو
اور بولا وہ مخزنِ عرفان
اور تو جا سکے جہان چاہے
کہ ہو جسکام مین خدا کی رضا
ایک معظم سے مقبرہ ایسا
سب وے اہل قبور با عزت
ابو عثمان مغربی آئی یار
جو کہ تھا شیخ دین ابو القاسم
کہ جنازے یہان لے آتے ہین
کہ نہ لایق جو اس جگہ کے رہین
اور کرین دفن جنکو دوسری جا
آتے جاتے ہین یہہ جنازے جو
پس کہا اسکو آئی بوعثمان
آہ جب وہ سنا ہی یہہ گفتار
شہر بغداد مین وہ آیا ہے
اور ابو القاسم گرامی ذات
نقل ہی اسکو خواب مین دیکھے
بلکہ مجھکو ندا کئے ایسا
لحد مین مجھکو جب رکھے ہین لا

تم نہ زنہار ہوؤ گے غمگین
اور طبعی منازعت زنہار
کیجے ہو لسطے جوانمردان
حقتعالی کی معرفت پاوے
تب محبت کا ہاتھ آوے ثمر
خواہش نفس کی کدورت سے
اور زنہار نا کرے تاویل
جو بجا لاویگا بشام و سحر
معرفت اور محبت افزون ہو
تیر از ندان ترا ہی تن ہی جان
ہو مانع بھی کوئی چیز تجھے
ہاتھ لاوے وہی صباح و مسا
کہ جب آویگا دن قیامت کا
جاوینگے بے حساب در بہشت
جب سنا یہہ حدیث ثبت اخیار
کہا یک روز اسکو ای سالم
اور یہان سے اٹھا لیجاتے ہین
یہان وے لیسون کو لاکے دفن کرین
اور وے لایق ہون اس جگہہ کیجا
وہی بے شبہ ہین سمجھ لیجو
تو جو کھودا ہی ایک قبر یہان
بیٹھی خاطر پہ اسکے ایک غبار
پھر وہان سے گیا ہی جانب ری
وار دنیا سے جب گیا ہی وفات
پوچھے حق کیا کیا ہی ساتھ ترے
وصل کے بعد اور فضل ہی کیا
بارگاہ احد مین مین پہنچا

اور بولا کہ ساتھ بولا کے
جانو ہرگز کبھی اثر نہ کرے
کہ بلا واسطہ بغیر گمان
اور فرایض کریگا جبکہ ادا
اور بولا کتاب و سنت پر
کرے پیرون کی حرمت و توقیر
پوچھے تقوی ہی کیا وہ فرمایا
اپنے فضل و کرم سے رب عباد
کہا رحمت ہی ایک ظرف ترا
تو وہ زندان سے باہر آوے جب
کہا چاہیگا جو رضائے خدا
نقل ہی یک صحیح آئی خبر
چار گوشون کو اسکے پر سنگے
جانیو تم وہ مقبرہ ہی بقیع
قبر ہی یک بقیع مین کھودا
یہان کھودا ہی کوی قبر مگر
مین نے پوچھا ہون کیا ہی یہہ احوال
نعش وے لیسون کے سب اٹھاتے ہین
ویسے نعشون کو اس زمین سے اٹھا
بیگمان کل کی شب [illegible]
دفن اس مین کرینگے مجھکو ضرور
پس ہوا اب اتفاق یقین
[illegible]
ہاتھ کے اسکے [illegible]

اپنی نسبت کو جو درست کرے
اسکے حق مین وے شور و شر کرے
حقتعالی پہ لائے ہین ایمان
پاوے وہ قربت کا رتبہ والا
کرے سالک قیام شام و سحر
رکھے معذور خلق کا یکسر
کرے پرہیز ما سوا سے سدا
اسکی نعمت یقین کریگا زیاد
لیک ہی وہ عتاب سے بھی بھرا
تجھکو رحمت بڑی ملیگی تب
سوا سے چاہئے یہہ بات سدا
کہ کہے ہین خدا کے پیغمبر
اور جنت مین پہیک ہوینگے
اسکو حق سے عطا ہی شان رفیع
تا کرے دفن اسمین اسکو لیجا
کہ مین دیکھا ہون اپنے خواب اندر
وہین مجھکو خبر دئے فی الحال
دوسری جاے مین لیجاتے ہین
دفن کرتے ہین اس مکان مین لا
مین نے دیکھا ہون [illegible]
دفن ہوویگا تو بہ نیشاپور
کہ نکالے وہان سے اسکو کہین
[illegible] وہین ہو معتبر
[illegible]
[illegible] بعد وصال
قدس اللہ سرہ الانور

ذکر شیخ ابو الفضل حسن سرخسی رحمۃ اللہ علیہ

ہی ابو الفضل کنیت اسکی / اور حسن اسکا نام ہی ای سی
ورع و تقوی مین اور محبت مین / متفرد تھا وہ فتوت مین
اور بڑا عارف معارف تھا / اور کاشف بڑا حقایق کا
تھا ابو الفضل اسکا پہلا پیر / اس سے پایا تھا وہ فیوض کثیر
باندہو گھوڑے پہ آپ ہمارے زین / لاتے گھوڑے کو باندھ زین چین
اور کرتا زیارت اسکی ادا / دور ہوتا تھا قبض تب اسکا
حکم کرتا تھا اسکو وہ رہبر / جا ابو الفضل کی زیارت کر
نقل ہی بو سعید سے پوچھے / کہ یہہ دولت ملی کہان سے تجھے
مین سنے تھا دو سیر کنارے پر / پڑی ناگاہ اسکی مجھ پہ نظر
اور امام خرامی نقل کیا / مجھ پہ جب حال کو دکھاتا تھا
توت کے یک درخت پر مین چڑھا / دانے اسکے مین توڑنے لاگا
مین نے سمجھا کہ اسمین شبہ نہین / بسکہ غایب ہی آپ سے وہ یقین
پس کیا ہی بلند اپنا سر / از رہ انبساط وہ رہبر
نہ دیا مجھکو ایک دانگ نہ ر / اس سے تا اپنا مین مند اوپر
برگ اور شاخ ہر شجر کے وہین / حکم سے حق کے ہو گئے زرین
اور کرتا تھا وہ نماز ادا / پوچھے تو کیون نماز نہین پڑہتا
ہاتھ اسکا وہین پکڑ لیکے / ایک کوئین کے پاس لائے اسے
آہ وہ دلو لیکے اپنے ہاتھ / یونہی بیٹھا ہی سبزہ انبات
شیخ بو الفضل نے کہا اسکو / اب یہان سے لجاکے گھر مین کھو
نقل ہی پاس شیخ کے آیا / آیا لقمان سرخسی یکبار
کہا وہ ہوندہے جو اسکے ترک مین / جانتے [illegible]
کہ یہہ میرے سے [illegible] / [illegible]
تو بلاشک [illegible] / جانتے [illegible]
نقل [illegible] / [illegible]
نعش میری رکھے جنازے پر / [illegible] سرخس

الا من عاش بالله لا یموت ابدا

معدن فیض مخزن عرفان / مجمع فیض منبع احسان
وقت مین اپنے وہ یگانہ تھا / مرجع کل زمانہ تھا
اور ہین اکثر کرامتین اسکے / اور بہت ہین فراستین اسکے
شیخ دین بوسعید با حرمت / جسکی بو الخیر بھی ہی کنیت
نقل ہی شیخ بوسعید کو جب / قبض ہوتا تو حکم کرتا تب
تب وہ گھوڑے پہ اپنے ہوکے سوار / آتا نزد مزار شیخ ای یار
اور مریدون سے بوسعید کے بھی / کرتا جب عزم حج نفل کوی
تا ترے دل کا جو کہ ہی مقصود / یمن سے اسکے ہووے حاصل زود
کہا بو الفضل باصفا یک روز / جبکہ یک نہر پر تھا جلوہ فروز
یمن و برکات سے اسکے ہی / مین نے پایا ہون نعمتین سبھی
یک محلے مین مین نے گذر اب / مجھکو شوق توت کی تھی دلین طلب
شیخ بو الفضل تب وہان گذرا / اس شجر پر مجھے نہین دیکھا
اور اسوقت پر بجان و بدل / حقتعالی کے ساتھ ہی مایل
عرض کرنے لگا ای رب انام / گذرے یک سال سے زیاد ایام
ایسا کرتا ہی دوستونکے ساتھ / شیخ بو الفضل جب کیا یہہ بات
نقل ہی ایک شخص والہ ہوا / شہر سرخس مین ہی وہ رہتا تھا
کہا پانی کہان ہی ای مسلمان / تا وضو کرکے اب پڑہون نماز
اور وہ کوئین کے پاس بٹھلائے / دلو پانی کا اسکو بتلائے
اور ہرگز نہین ہلا ہی وہ / مست و مدہوش ہی ہا ہی وہ
کہ شریعت سے وہ ہوا ہی دور / پس اسے گھر مین کیجیو مستور
جزو یک اسکے ہاتھ مین دیکھا / پوچھا تو ڈھونڈہتا ہی اسمین کیا
کہا پھر یہہ خلاف ہی کیونکر / کہا تجھکو خلاف آوے نظر
اپنی مستی سے اب تو ہو ہوشیار / ہوشیار ہی جلد ہو بیدار
اور معلوم تجھکو ہوگا تب / کہ ہی کیا میری اور تیری طلب
دیکھا یہہ خواب مین نے کل کی رات / کہ کیا ہی تو نوش جام حیات
حال اپنا تو خواب مین دیکھا / کہ نہ مرتے ہین ہم کبھی اصلا
نقل کرتا ہی بوسعید ای یار / شہر سرخس کو مین گیا یکبار

کہا بو الفضل رات آئی جب　　رات بردہ ہی پڑھ تو قرآن اب

یُحِبُّہُم وَ یُحِبُّونَہٗ

نہ مشابہ تھی ایک سری رات　　نہ مکرر تھی اُسمین کوئی بات

شب رفت و حدیث ما بپایان نرسید　　شب را چہ گنہ حدیث ما بود دراز

مت کرو انتظار مستقبل　　تم رہو نقد وقت بس اکمل

ایک تو حسن افتقار ای یار　　حقتعالی کے ساتھ ستر و جہار

دوسری حسن اقتدا ہی سدا　　با رسول خدا صباح و مسا

نقل ہی اسکی موت آئی جہانی　　بالیقین جب قریب تر آئی

کہ فلان جا ہے اولیاے کرام　　جو ہین مدفون بعزت و اکرام

کہا مین کون کس شمار مین ہون　　کہ بزرگون کے پاس ہون مدفون

کہ ہین مدفون اس جگہ بہ تقبیل　　عاصیان اور کمینگان ذلیل

جا تو پانی کے جو پیاسے ہین　　پانی اکثر انہین کو دیتے ہین

اپنے یارون کو یون وصیت کی　　پس یہہ دنیا دون سے رحلت کی

ذکر شیخ ابو العباس السیاری رحمة اللہ علیہ

بحر فضل و کمال قدوۂ ناس　　قدوۂ ناس شیخ ابو العباس

تھا شریعت کے علم کا عالم　　اور طریقت کے ملک کا حاکم

اور وہ اپنے وقت کا تھا امام　　معتقد اسکے تھے خواص و عوام

وہ محدث تھا اور فقیہ وحید　　تھا ابو بکر واسطی کا مرید

اور علم و ریاست و شاہی　　اس معظم کے خاندان مین تھی

اور میراث پدر سے ای یار　　پایا تھا نقد و جنس وہ بسیار

اور دو موے شریف شاہ انام　　جو تھے اسمین لیا بصدق تمام

شیخ بو بکر واسطی کے ساتھ　　پس وہ رہنے لگا سدا دن رات

کہ گروہ ایک صوفیہ کی ہی جان　　کہ جنہین بولتے ہین سیاران

تھا ریاضات مین وہ فرد شہیر　　تھا اسوقت کوئی اسکا نظیر

ہاتھ بقال کے دیا پیسے　　جو زنا اس سے وہ خرید کرے

شیخ اسطرح اسکو پوچھا ہی　　جو زجس جس کو تونے دیتا ہی

کہا ہر ہر کے واسطے اصلا　　حکم کرتا نہین ہون مین ایسا

مجھ پہ جب شیخ کا ہوا فرمان　　مین پڑھا ہون یہہ آیت قرآن

جب یہہ آیت سنا وہ فرد خبیر　　ساتھ سو وجہ سے کیا تفسیر

شب گئی صبح آئی پہ تا خیر　　اور آخر نہین ہوی تفسیر

نقل ہی اسطرح کیا ارشاد　　کبھی ماضی کو مت کرو تم یاد

نقل ہی یون کہا وہ با تمیز　　ہین حقیقت عبودیت کے دو چیز

یہہ اصول عبودیت ہی جان　　اسمین ہی حسن عاقبت ہی جان

نفس کو اسمین کچھ نہ رغبت ہی　　اور اسی مین بڑی سعادت ہی

اُسکے یارون سے تب جو تھے حاضر　　یون کہے عرض اس سے ای فاخر

حکم گر ہو تو ہم اسی جا مین　　نعش تیری لجا کے دفن کرین

بلکہ اُس کس تک پر لجا کے مجھے　　کھود کر قبر دفن کرو ہیجے

کہ وے رحمت سے ہین خدا کے قریب　　بخشش حق یقین ہوا انکے نصیب

اور جو ہو وین صاحبان کرم　　دیوین محتاج کو ہی ام و درم

مولد و مدفن اسکا ہی سرخس　　قدس اللہ سرہ الاقدس

نادر دان حقایق و عرفان　　راز دان معارج وجدان

کہ جسے بولتے ہین سیاری　　تھا وہ مقبول درگہ باری

او رہبت اولیا کو دیکھا تھا　　اور آداب اُنسے سیکھا تھا

فتح باب حقایق ای اکمل　　کیا شہر مرو مین وہ اول

اور تھا وہ امیر زادون سے　　عمدگون سے نکو نہادون سے

اور مرو مین بہ عزت و تکریم　　نہ کسی کو بھی اسپہ تھی تقدیم

سب وہ راہ خدا مین صرف کیا　　ایک حبہ بھی کچھ نہ اس سے رکھا

یمن و برکات سے اُسیکے خدا　　وہین توبہ اسے نصیب کیا

حقتعالی کے فضل سے آخر　　پایا ایسا وہ رتبۂ فاخر

اُسی [illegible]　　[illegible] مین ذو الاکرام [illegible]

نقل [illegible]　　ایک [illegible]

[illegible]　　[illegible]

[illegible]　　[illegible] ہی

[illegible]　　ہم ایسا کیا ہون اب [illegible]

کیا مین اپنے علم کو حاشا / کبھی وجو نہ پر نہ پہچونگا
کہا میری معاش ای لوگو / اُسکی درگاہ ہی اب سمجھو
اور ایسا ہی رزق کی وسعت / جیسے چاہے کرے بلا علت
کیا بندے نے جو کہ عزت پر / جان اور دل سے اپنے ہو خوشتر
اسکا ایمان است ہوویگا / خوبی دو جہان وہ کھوویگا
حکمت و علم حضرت باری / کرے اُسکے زبان پر جاری
ذکر ہی سارے عالمین کتین / اور رہی عزم فاسقون کو یقین
وہ جو کہ گروہ ایک لکھتا ہو / اس سے غایب کرے وہ جلکو
آہ اسوقت جو کہ اسکا رہے / خواہ نخواہ اس سے وہ گریز کرے
شیخ کہنے لگا معارف سے / باہر آتا ہی معرفت سنئے
اور بولا کہ کوئی غافل کو / نہین لذت مشاہدہ مین ہو
اُس سے پوچھے مرید صبح و مسا / کس یا صنعت مین ہیچ رہنا
اور رہنا ہی بھی ہے جس دور / رہے صحبت مین صالحون کے حضور
کر دو روے شریف پیغمبر / وہ جو برکات کے ہین وہ گوہر
حکم یارون نے جو کہ پائے ہین / یہہ وصیت بجا و لائے ہین
اور زیارت کے واسطے اُس شہر / جاتے ہین اُنکے پاس خلق کثیر
ہوتے ہین حاجتین روا اُنکے / لوگ پاتے ہین تجربے ایسے
تذکرہ اولیا کا ای اکرم / شیخ عطار جو کیا تھا رقم
شیخ عطار کا بھی کچھ احوال / بیان لکھتا ہون دیکھ یا اجلال
ہی نفحات مین کیا جو بیان / نقل کرتا ہون مین اسے بیان
وہ نور و منازل عرفان / شہسوار مراحل وجدان
بحر اسرار شیخ دین عطار / بحر اخبار شیخ دین عطار
شیخ [illegible] / [illegible]
[illegible] / [illegible]
روح [illegible] / [illegible]
[illegible] عطار / [illegible]

نقل ہی کیا اُس سے لوگ یون پوچھے / کہ ہی تیری معاش کس جا سے
جیسے چاہے [illegible] معاش تنگی ہے / بے سبب اور بغیر علت کے
کہا ظلمت سے طمع کے بعد ور / جا وے یک شاکر بندے کا نور
یون ہی ذلت بپا ہے اپنے ای یار / ہووے بندہ نہ جب تلک صابر
کہا دل اپنا جو نگاہ رکھے / صدق سے ساتھ حقتعالی کے
کہا خطرہ ہی اغنیا کو جان / اولیا کو ہی وسوسہ پہچان
اور بولا کہ ایک بندے پر / حق کرے جبکہ نیکوئی سے نظر
اور غضب سے کریگا جبکہ نظر / ایسی حالت نمود ہو اُس پر
اور اُس سے کسی نے پوچھا ہے / دے خبر ہمکو معرفت کیا ہی
کہا توحید تو یہی ہی بجا / گذرے دل پر ترے نہ غیر خدا
کہ ہی حق کے مشاہدہ مین فنا / اسمین لذت وہ پائیگا کیسا
وہ کیا شرع کے اوامر پر / رہے صابر مدام شام و سحر
نقل ہی جب جہان سے رحلت کی / اپنے یارون کو یہہ وصیت کی
اس گنہگار کے دہا مین رکھو / کفن پہنا کے بعد دفن کرو
آج بھی اُسکی مرقد فاخر / دیکھو شہر مرو مین ہی ظاہر
اور اسکا سدا وسیلہ لا / حق تعالی سے مانگتے ہین دعا
بس مجرب تر اسکی ہی مرقد / قدس اللہ سرہ الامجد
تھا یہین تک سو ترجمہ اسکا / حق کی تائید سے تمام ہوا
شیخ عارف محقق جامی / قدس اللہ سرہ السامی

ذکر شیخ فرید الدین عطار نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ

فرد یکتا فرید ملت و دین / سر اہل شہود و کشف و یقین
اصل اسکا ہی شہر نیشاپور / علم و عرفان مین تھا وہ مشہور
تھا وہ شیخ جلیل در بغداد / شمع بزم ہدایت و ارشاد
[illegible] سے کہتے ہین وہ ویسی تھا / مستفیض فیوض قدسی تھا
[illegible] منصور کا گرامی شان / بعد یک سو کہ پاس سال کے جان
وجہ توبہ یہہ اسکی ہی ای یار / کرا اوایل مین شیخ دین عطار
ایک درویش ایک دن آیا / اُس سے راہ خدا مین کچھ مانگا

گرچہ سب ایل ہوا ہی وہ کئی بار ۔ عجز و الحاح بھی کیا بسیار
جبکہ مایوس ہو گیا درویش ۔ آخر الامر یون کہا درویش
کہا عطار تو مرے جیسا ۔ مین بھی مر جاؤنگا سمجھ ویسا
شیخ عطار نے کہا ہی ہان ۔ کہ ترے سا ہی مین مرونگا جان
جلد اُسکو زمین پر رکہا ۔ اور اُسپر رکہا ہی سر اپنا
دیکھا عطار جبکہ یہہ حالت ۔ ہاتھ اسکو دئی بڑی حیرت
اور رکھتا تھا جسقدر زر و مال ۔ راہ حق مین لٹا دیا فی الحال
ہوا یکبار تارک الدنیا ۔ اور ہوا دل سے طالب المولیٰ

فصل ہی با صفا جلال الدین ۔ پیر رومی فخار اہل یقین
آکے پہنچا بشہر نیشاپور ۔ جا کے عطار سے ملا بضرور
اپنا اسرار نامہ منظوم ۔ رمز و اسرار کا ہی جسمین ہجوم
شیخ رومی وہ نسخہ والا ۔ پاس اپنے ہمیشہ رکھتا تھا
منطق الطیر اسکی ہی جیسی ۔ مثنوی آپ بھی لکھا ویسی
گرد عطار گشت مولانا ۔ شربت از دست شمس بود نوش
جتنے ہین غزلیات مین لایا ۔ مثنویات مین بھی فرمایا
سن پاک اسکی ای نکو خصال ۔ ایک سو کے اپر تھے چودہ سال
اس معظم کی مرقد پر نور ۔ مشتہر ہی بشہر نیشاپور
ذکر اسکی اگر شہادت کا ۔ اور بعضے کتب مین یون ہی لکھا
اسکا لشکر تو ظلم گستر تھا ۔ اُسکا ہر لشکری ستمگر تھا
لشکری اسکا ایک نا ہنجار ۔ بدگہر بدسیر و بداطوار
سر بجیب مراقبہ تھا وہ ۔ غرق بحر مشاہدہ تھا وہ
پوچھا تو کون ہی کہا وہ خبیر ۔ مین ہون یک بندۂ ذلیل حقیر
آہ لایا ہی جلد کھینچ اسے ۔ سر بازار تا اُسے بیچے
عرض اس سے کیا بدرد و ملال ۔ آہ ای شیخ کیا ہی تیرا حال
اپنے حجرے مین ایکساعت مین ۔ لیا ذکر خدا سے غفلت مین
دوست کے یاد سے جو غافل ہو ۔ اسکو بیشک سزا یہہ حاصل ہو
مین ہی لیتا ہون ہیچ اسکو مجھے ۔ دیو نہ دینار یک ہزار مجھے
پر نہ وہ ملتفت ہوا ہرگز ۔ اُسکو صدقہ نہ کچھ دیا ہرگز
کہ ای خواجہ یہہ چھوڑ کر زر و مال ۔ کسطرح تو مریگا آخر حال
کہا درویش نے یہہ سن اُسکو ۔ کہا مرے سا یقین مریگا تو
کہتے ہین ایک کاسہ چوبین کا ۔ تب وہ درویش کے جو ہاتھ میں تھا
اور اللہ بولکے لیتا ۔ اور اُسی وقت اپنی جان دیا
حال اسکا بدل گیا ہی ہم ۔ کیا دوکان درہم و برہم
اور وہین توبہ نصوح کیا ۔ اور اُس راہ مین قدم رکھا
جلد تر صاحب کمال ہوا ۔ قدوۂ اہل حال و قال ہوا
بلخ سے قصد کرکے مکے کا ۔ اپنی لڑکائی مین ہی جب نکلا
تب معمر تھا شیخ دین عطار ۔ لطف رومی پہ تب کیا بسیار
عارف روم کو عنایت کی ۔ اور اُسپر بہت شفقت کی
اور حقایق مین وہ گرامی تھا ۔ کرتا تھا اقتدا اُسیکا جان
وہ جو عطار سے ہی فیض لیا ۔ ہی اشارہ یہہ شعر مین لایا
اور رموز و حقایق و اسرار ۔ اور مواجید و ذوق کے گفتار
دوسرون کے کلام بیچ کہین ۔ جانیو اتنے پائے جاتے نہین
سن ہجری تھا ششصد و [illegible] ۔ تب شہادت وہ پایا با تقدیر
اُسپہ رحمت خدا کی ہو ذرات ۔ ہوی آخر عبارت نفحات
جبکہ چنگیز خان بظلم و فور ۔ کیا تسخیر شہر نیشاپور
حکم سے بادشاہ کے [illegible] ۔ لوٹنے لاگے ہین وہ شہر تمام
حجرۂ شیخ کی طرف آیا ۔ اور اکیلا اسیکو ہی پایا
ہاتھ اسکا پکڑ کے وہ فاجر ۔ آہ حجرے سے لایا ہی باہر
جب وہ مردود [illegible] ۔ وہین باندہا ہی شیخ دو ہات
[illegible] ۔ [illegible] دیکھ سبزا رہوا
[illegible] ۔ اور غفلت کی [illegible]
[illegible] ۔ [illegible]
[illegible] ۔ [illegible]
[illegible] ۔ [illegible] اسکو [illegible] وہ ظالم

عمر شیخ فرید الدین عطار ۱۱۴ سال

دوسرا دوست اٹھا ای نہین
اسکا ہر معتقد جو آتا تھا
تب وہ بلکا دینے قبول کیا
بات یہہ سنکے اُسنے طمع کیا
اپنی قیمت پہ تو نے فخر کیا
شیخ توبہ کیا وہین درحال
ہوئی مضطر وہ اسکو دیکھتی جب
جب سنی ہی وہ پیرزن ایسی بات
کہا غصہ ہوا اسکو ای یہہ سیا
شیخ کہنے لگا اسے ای عزیز
اور ایسے مین حکم حاکم سے
اس یہہ سنتے ہی وہ ہوا برہم
آہ جب سر سے تن ہوا ہی جدا
الغرض قتل کرکے وہ مردود
اور اس شیخ کے ہی چوپے پر
ہاندی وہ شہر تی تھی اُسپر
نہین کھانے کی کوئی شی ظاہر
ہاتھ مین لیکے آہ اپنا سر
اُسکی جگہہ پہ رکھا اپنا سر
قدرت حق سے جوش آیا ہی
خوف و دہشت سے ہوگیا ترساں
الغرض قتل شیخ کا مذکور
یک باغی [illegible]
[illegible]
الغرض شیخ باصد [illegible]

مین تجھے دیتا ہون بیس سو دینار
قیمت اسکی بڑہا کے جاتا تھا
اور وہ قیمت کو بیچتا جاتا
اور وہ قیمت پہ وہ نہ اسکو دیا
اب نہ کوئی تجھے خریدیگا
عزو جاہا زفاو متعال
پوچھی کیا حال ہی پہر فرما
یون کہی ہی وہ لشکری کے ساتھ
کیا نہین عقل تجھہ مین ہی ہی جا
کہ ہون مین ایک بندۂ ناچیز
چو طرف یہہ منادی کرنے لگے
تیغ اپنی وہین کیا ہی علم
شیخ اُنگلی لہو مین اپنے ڈبا
حجرۂ شیخ مین گیا ہی زود
اپنی ہاندی رکھا ہی وہ لاکر
ہوگئی روح شیخ کی مضطر
مین ضیافت سے اسکے ہون قاصر
شیخ کی نعش آئی بیشگم
تھی اُس بخیر کو اُس سے خبر
قہر حق کا خروش آیا ہی
بید سا جلد ہوگیا لرزان
[illegible]

نہ دیا اسکو وہی زشت نہاد
زر کے دینار ستر ہزار آخر
شیخ بولا کہ ٹھہر ایک گھڑی
ہاتف غیب سے وہین شتاب
فخر سے اپنے جلد توبہ کر
ایسے مین ایک پیرزن آئی
کہا احسان ہی یہہ خدا کا بڑا
کہ اگر شیخ کو مجھے دیجے
بڑی قیمت کا یہہ غلام ہی جان
میری قیمت نہ اس سے ہو افزون
کہ کسیکو نہ کوئی قتل کرے
اور چلائی ہی شیخ پر شمشیر
فارسی ایک رباعی تب ہی لکھا
جبکہ وہ زشت کیش ہوگا تھا
تین پائے جو ہو وہین چولہے
کہ وہ جہان گھر مین آیا ہی
آپ ہی جب پکانا وہ چاہا
وہ جو پایہ شکست تھا اسکا
ابھی آتش نہین تھا سلگھا
اُسنے دیکھا ہی یہہ کرامت جب
چاہا حجرے سے نکلے جلد ابھی
وہ تو آتے ہین سب عجب و مرید
[illegible] سب زار زار رونے لگے
[illegible] نہ کئے ہین جب تیار
[illegible] شخص اسکے قاتل کی
[illegible] سے ہی اسکو اُٹھا
تھا بڑا اسکا علم و فضل و کمال

پس لگی ہونے قیمت اسکی تب
اسکی ٹھہری ہی قیمت ایسی جب
اور قیمت زیادہ ہووےگی
شیخ پر آئی یہہ ندائے عتاب
ورنہ پاویگا اسکا رنج و ضرر
تو برا بہر کے گھانس وہ لائی
بیچے یہہ شخص نے جو مجھ کو لا
اسکی قیمت مین گھانس یہہ لیجے
لے اسطرح کیون تجھے ارزان
اسی قیمت سے بیچ دیجئے نہ دو
اور کسیگا نہ مال بھی کوئے
مارا ڈالا ہی اسکو بے تقصیر
اپنے سینہ پہ جلد تر لکھا
تب پکانا طعام ہی چاہا
ایک پایہ شکست تھا اُن سے
اور نہ اب طعام پایا ہی
اسکو چولہا نتا ہوا ہی ملا
ہاتھ سے اپنے اسکو دور کیا
بلکہ سلگھا ہوا آگ جیتا تھا
قہر مولا کی یہہ علامت جب
گر پڑا اور مرگیا ہی تبھی
دیکھے وہ باصفا ہوا ہی شہید
اشک سے اپنے منھہ کو دھونے لگے
خلق تب جمع آئے ہین بسیار
مثل کہتے کہ ہوگئی ہی تبھی
پھینک ڈالے ہین وہ جلد جیسے
ہین تصانیف اُسکے [illegible]

خاص اسکا یہ نسخہ پرنور — تذکرہ اولیا کا ہی مشہور
گذرے جو اولیاے متقدم — کیا احوال انکا اسمین رقم
لیک احوال غوث اعظم کا — جو نہین اس کتاب مین لایا
مگر اسکا سبب یہی ہی جان — کہ تھا ساتھ اسکے وہ قریب زمان
یعنے جب چار سو اکہتر ۴۷۱ — سن تھا جاری ز ہجرت سرور
ہوا پیدا وہ غوث فرخ پی — سن میلاد اسکا عاشق ہی
اور سن جب تھا پانسو بارا ۵۱۲ — شیخ عطار نے ہوا پیدا
عمر جب غوث کی تہی اکتالیس ۴۱ — ہوا پیدا وہ معدن تقدیس
غوث اعظم کا جب ہوا ہی وصال — عمر عطار کی تہی پنجاہ سال
شیخ کو با جناب غوث یگان — دیکھئے اسقدر رہا قرب زمان
اور وہ اس کتاب کا بہی بنا — ذکر متقدمین پر ہی کیا
غوث کے آگے تا بہ یکصد سال — جو ہوے اولیاے فرخ فال
ذکر انکا لکھا ہی اسمین ای میر — تابعین تبع تابعین ہین کثیر
اسلئے ذکر غوث اعظم کا — نہین ہی اس کتاب مین آیا
پر مین چاہا کہ ترجمہ میرا — ہو خالی ز ذکر غوث ورا
اسکے احوال پاک کے برکات — رہین وابستہ اس کتاب کے سات
اور ہو اس کتاب کو زینت — یہن سے اسکے ہو قبولیت
کیونکہ اللہ کا ہی وہ محبوب — اسکی حرمت سے پاون یہہ مطلوب
اب بہ تائید قادر علام — کرون آغاز اسکا ذکر بہ نام
اور گر چاہے قادر بیچون — ایسے ہی ختم یہ کتاب کرون

ذکر سید الاولیا سلطان الاصفیا غوث الثقلین محبوب سبحانی قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

سید الاولیا گرامی شان — سند الاصفیا بلند مکان
مقتدائے محب و محبوبین — پیشوائے خیار صدیقین
گل سرسبد گلشن حسنین — قرۃ العین سید الثقلین
باغ دایم بہار شرع رسول — نیر اوج مرتضی و بتول
شیخ اشیاخ سید السادات — قطب اقطاب منبع برکات
غوث ثقلین مہر اوج ہدا — محی دین نائب رسول خدا
گوہر بے بہائے بحر حسن — فخر اہل زمین فخار زمن
قطب ربانی غوث صمدانی — پیر بغداد شاہ جیلانی
بحر فیض علوم مصطفوی — گنج نقد رموز مرتضوی
شیخ جن و ملایک و انسان — مسند آرائے منصب فیضان
جسکا نام و لقب بشان جلی — ہر مکانین ہے علوی و سفلی
مشتہر مہر سے بھی ہی مدام — رضی اللہ عنہ بالاکرام
اللہ اللہ مادر گیتی — ایک مدت سے جو عقیمہ تھی
جنی ایسے پسر کو با توقیر — اولیا مین نہین ہی جسکو نظیر
اور عرش برین صباح و مسا — قرن ہاے کثیر دور کیا
اور بہت مدتون تلک یکجان — رہا پیر فلک یہ سرگردان
اور یہہ گردش مین بھی پیر ہوا — پشت کو اپنی ہی خمیدہ کیا
اور مدت تلک یہ شمس قمر — کئے لاکھون سے دور شام و سحر
ابر نیسان بھی بارہا برسا — بارہا بحر کو بھی جوش آیا
تا کہ از قدرت [illegible] — ایک ایسا ہوا ہی در یتیم
اولیا مین نہین ہی جسکا مثیل — اصفیا مین نہین ہی جسکا عدیل
[illegible]
جو بزرگان دین ہوئے ابرار — علما اور محدثین کبار
[illegible]
عربی فارسی مین اکثر ہین — سارے عرب و عجم مین اشہر [illegible]
[illegible]
مستند معتبر ہی وہ مرغوب — ہی وہ بیشک قلوب کی محبوب
[illegible]
اسکا احوال کثرت مشحون — مختصر کچھ بیان مین لکھتا ہون
[illegible] بار سو [illegible]

شہر جیلان مین تب ہوا پیدا
بو محمد ہی کنیت اسکی
با امام حسن نسب اسکا
تھا اسے عرصۂ شہود مین جبر
نسب اس سید کا بیشک و مین
جسکا دادا حسن امام زمان
جسکے تھے اسپہ دودہ کے ایام
نقل ہی شبہ جب پڑا یکبار
بول کہا آج روزہ رکھین ہم
سو سمجھتی ہون مین نے ای لوگو
نقل ہی غوث سے کوئی پوچھا
نظر آتے تھے تب فرشتے مجھے
کہ سرک جاؤ جلد ای لڑکو
سنکے حیران ہوگیا وہ حال
کہ یہ لڑکے کو بس خدای کریم
ہووے تمکین مین وہ عقل السلیم
غوث اعظم نے یون دیا ہی خبر
کہ تھا ابدال وقت سے وہ ہمام
کہ مین لڑکون کے ساتھ ملکر جب
بس یہ گھبرا کے بھاگ جاتا نیز
نقل ہی اسکی عمر فرخ فال
تب یہ عرفات ... مقام
[illegible]
اور ... مین ...

دو جہان اسکے ہو گئے شیدا
لقب اسکا ہی محی دین ای نیک
پہنچے دس واسطون کے ساتھ بجا
کنیت اسکی ہیگی ام الخیر
منتہی ہووے با امام حسین
جسکا نانا حسین عالیشان
تب بھی کہتا تھا فضل حق سے صیام
ماہ رمضان کے درمیان ای یار
انسے بی بی نے یون کہی اکرم
ماہ رمضان کا ہی یہ دن ہو
کب تو سمجھا کہ ہون ولی خدا
مجھکو گھیرے ہووے رہتے تھے
اس ولی خدا کو جگہ دو
اور کیا انسے یک ملک سے سوال
دیویگا عنقریب شان عظیم
ہو محبوب حق سے کوئی آن
برس چالیس جب گئے ہین گذر
اسپہ رحمت کرے خدای انام
قصد کرتا تھا کھیلنے کا تب
گود مین اپنی مان کے آتا مین
جسکو ... تھی تا اٹھارہ سال
ہوئے مشہور ... اسکا نام
[illegible]

عبد قادر ہی اسکا اصلی نام
اسکے والد کا نام موسی ہی
والدہ تھی جو غوث اعظم کی
فاطمہ اسکا نام ہی یعنی
نسب ایسا کسے میسر ہی
اپنی وہ حالت رضاعت سے
ماہ رمضان مین دن کو مسعود
اسکے سارے اکابر جیلان
آج کے دن ہوا یہ طفل صغیر
بس خبر آئی ہی یہ ای فیروز
کہا جب مین تھے دس برس کا ہوا
ہوتا داخل مین مدرسہ مین جب
ایک دن ایک بزرگ وہان آیا
کہ معظم یہ کون ہی لڑکا
حقتعالی عطا کریگا اسے
اور اسے حق سے قرب اعظم ہو
مجھ پہ اس مرد کا کھلا ہی حال
نقل ہی اپنے بچپنے کا حال
وہین آئی تھی یہ ندای غیب
مین ابھی وہ صدا یہ خلوت نیز
بام پر اپنے ایک روز چڑھا
بس وہین آ ... روح طلبی
... لوا یہ سونپ دا اسدم
... علم کی کرون تحصیل
... ماؤن کہی ہی ای فرزند
... جب لیا ہی نام خدا
... ہر خدا اجازت مین

اور ہی جیلی سے ستھیب ہمام
ابی صالح سے وہ لگتی ہی
وہ بڑی عارفہ ولیہ تھی
تھی ز اولاد جعفر صادق
کون اسکا عدیل و ہمسر ہی
تھا مؤید بیقین کرامت سے
نہین پیتا دودھ اپنے مادر وہ
مادر غوث سے ہوئے پرسان
جانیو تم نہین پیا ہی شیر
کہ تھا رمضان کا وہ ہلال روز
وایا مدرسہ کو جاتا تھا
سارے لڑکون کو کہتے تھے تب
ناگہان یہ سنا ملک کی زبان
وہ فرشتے نے یہ جواب دیا
وہ عطا منع نا کرے گا ہے
وہ ترقی مین قرب ہر دم ہو
اس فرشتے سے جو کیا تھا سوال
غوث اعظم کہا برین منوال
کہ تو اب آمرے طرف ہے بیب
سن ہا ہون ہے سدا یہ ساعت مین
اتفاقا وہ روز عرفہ تھا
وہین پیدا ہوئی ہی اسکے تبھی
اور اجازت سفر کی دیکرم
اور ملون صالحین سے بے قیل
کہ تو ہے جگر کا ہی پیوند
مین ہوئی جان و دل سے اسپہ فدا
تجھکو دیکھونگی در قیامت مین

اور رہتی یک جا کہ لوگ جیلان کے — دوستونکو وداع کرتے تھے
عہد و پیمان بہت لئی اس سے — کہ وہ ہر حال مین ہمیشہ سچ ہی کہے
جب وہ بغداد مین ہوا داخل — نور اسکو ہوا بڑا حاصل
خانقاہ و مدارس و مسجد — اس سے پائے تھے رونق زاید
کہ تھی اس مدرسہ کو شان کبیر — مرجع سارا امیر و فقیر
صرف مال خطیر کر اپنا — مدرسہ وہ بڑا کیا تھا بنا
لوگ دور و دراز ملکو نسے — بہر تحصیل علم آتے تھے
شیخ دین بوسعید علامہ — مخزن علم حبر فہامہ
غوث اعظم اسی سے ای دمساز — درس قرآن کا کیا آغاز
سیکھا سارے قواعد تجوید — خوب تحقیق اسکی کی ای رشید
اور فقہ و اصول و فرع بجا — بعد قرآن کے اسی سے پڑہا
اور علم حدیث ای امجد — کیا حفاظ معتبر سے سند
اور دوسرے محدثین کبار — اوستادون سے اسکے مین ای یار
علم مین فرد بے عدیل ہوا — کوئی اسکا نہین مثیل ہوا
مسند آرای درس خود ہی ہوا — اسکا رونق عجب زیادہ کیا
بیٹھ کر بیچ مسند تدریس — درس دینے لگا وہ با تقدیس
اختلاف مذاہب فقہا — کرتا ثابت حجج سے اسکے بجا
درس بیندرا علوم کا وہ مدام — دیتا تھا طالبون کے تئین دوام
جلد اسکے جواب لکھتا تھا — ہوتے حیران دوسرے علما
درس و فتوے کا فتح باب کیا — ایک عالم کو فیضیاب کیا
تھی بڑی اسکے علم کی دریا — جسکا ساحل نظر نہ آتا تھا
نقل ہے یون کہا ابوالعباس — جو تھا فاضل بڑا وہ نکتہ شناس
اسکا قاری جو تھا گرامی شان — تب پڑہا ایک آیت قرآن
پہلے یک وجہ جب بیان کیا — ابن جوزی سے مین نے یون [illegible]
یونہی سنتا تھا مین بشوق تمام — وجہ گیارا بیان کیا وہ [illegible]
اور وہ ہر بار مجھ سے کہتا تھا — کہ مین یہہ وجہ جانتا ہون [illegible]
کیا تو یہہ جانتا ہی وہ بولا — یہہ نہین جانتا ہون [illegible]

آئی تھی اس مقام تک خاتون — درد و دق سے تھی بہت محزون
پس حوالے خدا کے کر دل شاد — اسکو رخصت کئی سوئے بغداد
اور اس شہر کے در و دیوار — دینے لاگے ہین جلوہ انوار
مدرسہ ایک تھا نظامیہ — بہر درس علوم دینیہ
ایک سلطان تھا نظام الملک — صاحب شان تھا نظام الملک
اسکی شہرت بڑی تھی در اقطار — علم کا اسمین گرم تھا بازار
اور اکثر محققین نبیل — کئے اس مدرسے مین ہی تحصیل
اسمین تب اوستاد اول تھا — اوستادونمین سب وہ اکمل تھا
کہ روایت سے اور روایت سے — پڑہا قرآن وفور رغبت سے
ساتون قرات بھی جلد ضبط کیا — پوری اس علم مین وہ داد دیا
اور جو یحیی تھا پسر ذکریا — پڑہا اس سے علوم ادبیہ
ابوالخطاب اور ابو یعلی — اور ابو ذکریا بھی اور فرا
جب ہوا سب علوم فضل مین طاق — اسکا شہرہ ہوا ہی در آفاق
پس بلا شک وہ مدرسہ ای خلیل — کر دئے ہین اسیکے سب تحویل
اور اسکی ہوی بڑی تشہیر — دور سے آنے لاگے خلق کثیر
علم دین یعنے فقہ و فرع و اصول — اور تفسیر اور حدیث رسول
ساتون قرات سے درس قرآن کا — ظہر کے بعد سب کو دیتا تھا
اور اکثر سوال آتے تھے — شرق اور غرب بحر اور بر سے
تھوڑے عرصے مین وہ بفضل خدا — درجۂ اجتہاد کو پہنچا
اسکا فتوی تھا جانیو اکثر — مذہب شافعی و حنبل پر
دیکھ اسکو تبسے [illegible] اقلام — بحر حیرت مین تھے غریق تمام
[illegible] — [illegible] بعض [illegible] کے اہل
[illegible] — [illegible] شروع کیا [illegible]
[illegible] — [illegible] کیا ہی بیان

ابن جوزی سے پوچھا مین ہر بار
گرچہ علامہ وہ بڑا تھا شہیر
کرتے ہین اب رجوع حال طرف
ابن جوزی بھی بیقرار ہوا
مخزمی سے جو بھی جہان مین شہیر
فیض پایا ہی اپنے ہی جد سے
کہا مین ابتداے حال اندر
کچھ نہ پہچانتا تھا خلق کو مین
راہ حق انکو مین دکھاتا تھا
کہا ہوتا ہون مین رفیق ترا
پس وہ بٹھلایا یک جگہ مجھکو
سال مین ایکبار وہ آتا
تب یہہ دنیا بھی شہوتین اسکے
اور شیاطین مہیب شکل سے آ
لیک اپنے کرم سے تب اور
اسکو کرتا تھا مین تمام ای یار
انھین رہتا تھا مین نے لیل و نہار
اور یک سال کچھ نہ کھایا یون
ناگہان مجھکو احتلام ہوا
شب مین چالیس بار یونہی ہوا
شب مین چڑھتا تھا سپ مین گیار
کبھی غالب نفس [illegible]
[illegible]
[illegible] ایک پہر [illegible]

تو بھی کیا جانتا ہی یہہ اسرار
پر تھا حیران مثل یک تصویر
پس پڑہا ہی وہ کلمۂ اشرف
جلد جبہ کو اپنے چاک کیا
وقت مین اپنے تھا وہ قطب کبیر
سید الانبیاے امجد سے
تا بہ پچیس سال شام و سحر
وے نہ پہچانتے تھے کیر تین
اور سبق عشق کا پڑہاتا تھا
لیک اس شرط سے کرو صلاح
اور بولا یہان سے مت اٹھیو تو
اور اسطرح مجھکو فرماتا
شکل لے میرے پاس آتے تھے
لڑنے مین انپر فتح پاتا تھا
اسپہ دیتا تھا مجھکو فتح و ظفر
نہ او ہو رامین چھوڑتا زنہار
کھینچتا تھا ریاضتین بسیار
کچھ نہ کھایا ہون اور نہ سویا ہون
غسل کر جلد مین نے پھر سویا
مین بھی چالیس بار غسل کیا
[illegible] کے مجھے ہنار
[illegible]

وہ کہا مین نکاشنا ہون یقین
غوث اعظم نے کہنے لاگا تب
شور محشر کا ہوگیا برپا
نقل ہی خرقہ وہ طریقت کا
گرچہ ظاہر مین وہی شیخ اسکا
کیا ریاضت کا اسکے ہو و بیان
وہ جو جنگل عراق کا ہی بڑا
جنیون کی جماعتین لاریب
اور تب خضر آمر یسے ملا
کرے کوئی دم خلاف مرا
بول اسطرح وہ گیا درحال
کہ مین آنے تلک تو بیٹھ یہان
شہوتون پر نظر وہ کرنے سے
لے مرا نفس شکل یک آتا
حالت ابتدا مین شغل کوئی
بیشتر کرخ اور مداین مین
یک برس تک وہی غذا تھا مرا
اور ایوان جو تھا کسری کا
پھر ہوا احتلام دوسری بار
اور نوشیروان کی وہ ایوان
اور کسی وقت مین برہنہ پا
اور سیاحت مین مجھپہ آئی بہار
[illegible] حال جب نکلتا
[illegible] حال مجھپہ تب آیا
[illegible] حال اندر
[illegible] ہی تا بہ پندرہ سال
[illegible] تا صبح تک دائم

اور نہ دیکھا کبھی سنا بھی نہین
قال ہم مجھ پوچھتے ہین جواب
اور ہر فرد بھی تڑپنے لگا
شیخ دین بوسعید سے پہنا
لیک باطن مین وہ بفضل خدا
یہان عاجز ہی خامۂ اصحاب
مین سیاحت اسی مین کرتا تھا
اور آتے تھے تب رجال الغیب
مین نہین آگے اسکو دیکھا تھا
مین نے اس شرط کو قبول کیا
وہین بیٹھا تھا مین نے تا سہ سال
مین تہا اسکا تابع فرمان
حقتعالی رکھا نگاہ مجھے
کبھی روتا کبھی تو لڑتا تھا
جبکہ کرتا تھا مین شروع کبھی
تب جو ویرانے اور کھنڈر بن شہیر
کوئی شی جو پڑی ہوی پاتا
مین نے یک رات اسمین خواب کیا
پھر کیا غسل نہر مین ای یار
ان دنون مین جو تھی بہشت زمین
بر سر خار مین نے چلتا تھا
ہوتے حالات فاخرہ ظاہر
دوسری جا مین آپ کو پاتا
ملک شستر مین آپ کو پایا
مین نے چالیس سال تک خوشتر
پڑھ عشا کی نماز ہی خوشحال
رہتا یک پاؤن پر کبھی قائم

جناب غوث اعظم کی ریاضت کا بیان

تا مجھے نیند کچھ نہ تب آوے — اور نہ پڑھنے میں کچھ خلل آوے
ختم اس حال میں کیا قرآن — آئی سستی نہ کچھ مرے درمیان
اور نہ پاتا تھا تب کوئی شئی بھی — بھوک تھا اُسپہ تال دو دن اپنی
اُسمیں رہنے سے ہی مرے ہر دم — اُسکو کہتے تھے لوگ برج عجم
کہ نہ جب تک مجھے کھلاوینگے — اور نہ جب تک مجھے پلاوینگے
بعد ازان آب و نان کوئی لا — رکھکے مرے پاس وہ گیا ہی چلا
اور باطن سے تب مرا تھا شاد — آئی الجوع کی وہیں فریاد
شیخ دین بوسعید تب آیا — اور یہ آواز کسکا ہی پوچھا
کہا باب ازج کے پاس تو آ — گیا تشریف لیکے کہ ایسا
خضر تب آکے مجھکو فرمایا — کہ بلاتا ہی بوسعید تو جا
کہا بلانا مرا نہیں بس تھا — کہ تجھے خضر نے بھی آکے کہا
ہاتھ سے اپنے مجھکو کھلوایا — بعد خرقہ مجھے پہنوایا
حضرت غوث کی کیا خدمت — اور دیکھا ہوں میں وہیں مدت
جاتا خلوت میں اپنے بعد عشا — کوئی اُسپاس پھر نجاتا تھا
اُس سے ملنے خلیفہ آکئی بار — شب میں ہرگز نہیں ہی پایا بار
رہتا دو ثلث شب تلک کامل (یاد حق) — حقتعالی کے ذکر میں شاغل
کبھی اُرتا ہوا میں یون لاریب — کہ وہ ہوتا نظر سے تیر غیب
اور قرآن یہان تلک پڑھتا — کہ گذر جاتا ثلث وہ دوسرا
پھر وہ ہوتا مراقبائی اکرم — وا ایا تا طلوع فجر بہم
اسکو تب ایسے گھیرتے انوار — دیکھ سکتے نہتے جسے ابصار
اور آواز السلام علیک — مین نے سنتا تھا [illegible]
صبح کی کرنے پس نماز ادا — ہوتا باہر وہ [illegible]
آیا بغداد جب وہ با جلال — عمر تب [illegible]
جانے منقضی ہوئے ۳۰ سی سال — یا کہ یک [illegible]
بعد ازان بر ہدایت و ارشاد — ہوا مامور حق [illegible]
نقل ہی ابتدا میں وہ بعزو — جبکہ ہوتا کلا[illegible]
کہ وہ بے اختیار ہو جاتا — اور نہ امکان سکوت کا پاتا

اور میں یک خطر کا یہ چرا — اور وہاں ایک پاؤن پر ہی کھڑا
اور کبھی تین دن سے میں بھوکا — تا بہ چالیس روز رہتا تھا
برج یک کہنہ دور شہر سے تھا — میں نے گیارہ برس تلک اسمیں رہا
اور اُس برج میں ہی میں نے کیا — عہد حق سے کیا تھا یہ ہی بار
میں نہ کھاؤنگا اور نہ پیونگا — یونہی چالیس دن کچھ کھایا
گرچہ شدت بہت تھی بھوک کی تب — میں کہا عہد حق نہ توڑونگا ب
لیک تھا جبکہ فضل حق مجھ پر — میں نے ہرگز نہیں ہوا مضطر
میں کہا نفس کی یہ ہی فریاد — لیک ہی روح قرب حق سے شاد
میں کہا دل میں اپنے نا جاؤن — حکم مولا نہ جب تلک پاؤن
میں گیا منتظر کھڑا تھا وہ — دیکھتے ہی مرے سے بولا وہ
پس مجھے اپنے گھر میں لیگیا — اور سفرہ وہاں جہیا تھا
شیخ بو الفتح یون کہا ای [illegible] — کہ میں چالیس سال لیل و نہار
کہ ہمیشہ وہ از وضوی عشا — کرتا تھا صبح کی نماز ادا
پھر نماز صباح کے خاطر — آتا خلوت سے اپنے وہ باہر
اور دیکھا ہوں میں ای اہل [illegible] — کہ وہ پڑھکر نماز اول شب
کبھی ہوتا تھا اسکا تن لاغر — اور رہوتا بدن کبھی اکبر
پھر وہیں کرکے وہ قیام دراز — پڑھتا قرآن با خشوع و نیاز
کرتا تطویل پھر سجود انند — خوب رکھتا منہ زمین کے اوپر
اور رہے دم بہ بارگاہ خدا — کرتا الحاح و زاری اور دعا
[illegible] — کہ وہ ہوتا نظر سے تب غایب
[illegible] — [illegible]

بعد ہوتا تھا اژدحام ایسا
کرسئ وعظ اسکی پس آخر
اور وے لوگون کا تب حساب و شمار
وعظ آغاز جب وہ کرتا تھا
اور سکتہ کسیکو ہوتا چار
اور تجلی کے نور سے دمساز
اور کوئی چھوڑ دنیا و عقبی
بسکہ ہر ایک وعظ مین اسکے
کہتا الحمد للہ بھی سہ بار
بعد کہتا حقایق و اسرار
ہوتی برپا وہین قیامت تب
اور سنتے تھے اسکا وعظ و بیان
اور آتے تھے جو رجال الغیب
جو کھڑا رہین اہل محفل کے
پھر وہ کرتا نزول کرسی پر
اور محفل مین چار سو علما
کہ نصارا یہود سے رکھ یاد
اور منقول یہ بھی کہ وہ رہبر
اور جہان مین نہین ہے کوئی ولی
ہوتا [illegible] و ترسا [illegible]
[illegible]

مجمع خلق خاص و عام ایسا
لانے لاگے ہین شہر تکیے باہر
پہنچا ستر ہزار تک ای یار
دھوم ہوتا تھا آہ محشر کا
اور رہوتا تھا کوئی نقش دیوار
ہوکے کرتا ہوا مین کوئی پرواز
وہین ہوتا تھا طالب المولی
شخص دو تین جان دیتے تھے
وقفہ ہر بار کرتا تھا ای یار
کہ نہ گاہے کوئی سنا زنہار
کچھ نہ تھی کسی مین طاقت تب
دور و نزدیک خلق سب یکسان
اور ارواح اور ملک لا ریب
کہتا اسرار انکے سب دلکے
ہوا ایسا علانیہ اکثر
بیٹھ لکھتے تھے وعظ پاک اسکا
لائے ایمان پانسو سے زیاد
ایک دن اسطرح دیا یہ خبر
مگر آیا ہی وہ ابصد قابلی
مسلمان [illegible]
[illegible]

کوئی جا کوئی مسجد اور مکان
خلق آنے لگے ہین تب ایسا
کیا الکھون اسکے وعظ کا بیان
کوئی غلطان زمین پہ بیہوش
کوئی روتا تھا تلملاتا تھا
کوئی ہوتا تھا تارک الدنیا
اسکی تاثیر پاک ای ماہر
اور پھر وعظ وہ صفا پرداز
چڑھتا کرسی پہ جب وہ عالیشان
اور کہتا کہ چھوڑ کر ہم قال
سب کے سب وجد و حال پاتے تھے
ہوتے ظاہر مین خلق جو تھا
سو بہی انکا شمار بس دشوار
اور کبھی وعظ مین وہ صاحب راز
علما اور مشایخ فاخر
پاتے جب اسکے وعظ کی تاثیر
چھوڑ رہزنی بھی بدعتی فاسد
کہ نہین کوئی بھی خدا کا ہی
جو ہین تن جسد سے آئے بیان
قیلولی یون خبر دیا ای یار
لاؤ [illegible] انبیا ایجان
[illegible] اور جنات
[illegible] دایم
[illegible] کثیر
[illegible] اسکا
[illegible] تھی نود سال
عہد وہ آپ جو تھا اسکا پسر

اور کافی نہ تھا کوئی میدان
جو طرف سے پیادہ اور سوار
مین یہان خاص مرد زبان لرزان
کوئی مبہوت اور کوئی مدہوش
گویا دل آگ مین جلاتا تھا
اور ہوتا تھا طالب عقبی
طاقت بشریہ سے تھی باہر
کرتا تھا حمد و نعت سے آغاز
کرتا اکثر علوم دین کا بیان
کرتے ہین اب رجوع جانب حال
اور خودی کا زوال پاتے تھے
سو تھا ستر ہزار انکا شمار
نہ حساب انکا ہوسکے زنہار
تن سے کرتا ہوا مین بس پرواز
رہتے تھے اسکے وعظ مین حاضر
پاتے ہین خلق اس سے نفع کثیر
کئے توبہ ہین لاکھ سے زاید
پر وہ محفل مین پیر آیا ہی
آئے ہین مردگان روح روان
وعظ مین غوث کے تھا مین بیان
کرتے تھے مثل باد کے جولان
آ رہے ہین بہت ادب کے ساتھ
کرے مجلس یہ آپ پر لازم
نہ سما وین بحیطۂ تحریر
پہ جہند و شصت و ایکسال مین تھا
تھا وہی سال اسکا سال وصال
یون کیا عرض اس سے تب ای میر

کیا کرون میں بعد اب فرما | غوث اعظم نے اسکو فرمایا
اور نکہا اسکے غیر سے امید | آپ کو اسپہ سونپ دے جاوید
رہ تو توحید حق پہ لیل و نہار | کیا تکرار اسکی وہ سہ بار
آس سے خارج نہو کوئی چیز | مرتبہ اسکا ہو بلند و عزیز
ہون پہ باطن تمہارے غیر کے سات | اب وہ ظاہر ہین مجھ پہ پاک صفات
اور جگہ بھی ان پہ ای یارو | تم نے اسوقت پر نہ تنگ کرو
بخشے اب مجھ کو اور تمہین رحمان | اور کرے ہم پہ فضل اور احسان
آہ آیا ہی جبکہ دوسرا روز | آہ وہ روز تھا الم اندوز
رو دی اُسپہ حالت سکرات | تب لگا کہنے وہ جلیل الذات
اور زندہ ہی وہ ہمیشہ کا | ور نہین اسکو موت کا اصلا
پس فصاحت سے کلمہ طیب | پڑھنے لاگا کمال صدق سے اب
دار جنت طرف گیا ہی ہم

کیجے لازم تو آپ پر تو ای | اور کسی سے نہ در خدا کے سوا
حاجتین اپنے کر طلب اس سے | تکیہ اُسکے نہ غیر پر کیجے
اور کہا جسنے اپنے رب کے سات | دل لگاویگا خوب تر اوقات
بعد فرمایا حاضرون کو سب | دور اسوقت مجھ سے ہوؤ اب
اور جگہ چھوڑ دو ان کے واسطے اب | اور رہو انکے ساتھ تم با ادب
اور دیتا وہ جواب سلام | اور یون بولتا تھا با اکرام
اب وداع ہو تم بنام خدا | یکشب و روز یونہی کہتا تھا
گیا رہوین تھی ربیع آخر کی | بہ نجصد و شصت و یک سن ہجری
جاہتا ہون مدد وہ رب سے اب | کہ وہی سارے خلق کا ہی رب
ہی وہ ایسا عزیز اور قادر | کہ ہی بندون پہ ہو سکا قادر
الله الله پھر کہا سہ بار | پیستا آواز پس ہوا ای یار
قدس الله سرہ الاعظم

اختتام این کتاب فیض نصاب و مناجات بدرگاہ رب وہاب جل عظمتہ

شکر للہ یہ حدیقہ خوش | جسکا ہر گل ہی خرم و دلکش
شکر للہ یہ فیض کا گلشن | جس سے ہوتے ہین چشم دل روشن
شکر للہ یہ گلبن فیروز | لیا رنگ بہار آج تک ہم روز
شکر للہ یہ رسالہ خوب | جس سے حق کی طرف ہو جذب قلوب
شکر للہ یہ نامہ فیضان | جس سے قرب خدا کا ہو سامان
شکر للہ یہ کتاب ہمام | مخزن ذکر اولیائے کرام
بسکہ یہ حسن اتفاق ہوا | کام یہ حسب اشتیاق ہوا
سن ہجری تھا یکہزار و دو صد | اور اسی پہ چار ای امجد
زینت اختتام پائی ہی | خلعت ا[illegible] پائی ہی
وہ قوی اس حقیر احقر سے | بندۂ نا[illegible] سے
یہ اسیکے ہی فضل کا سامان | ورنہ [illegible]
اولیا کرام کے کلمات | انکے اقوال [illegible]
صاحب حال ہی وہ جانیگا | اسکی لذت [illegible]
جبکہ یہ دو جلو نکا قصہ ہی | عارفون کا طلون [illegible]
ترجمہ اسکا یہ کیا ہون جان | گنج مقصود سے دیا ہون نشان

شکر للہ یہ روضۂ انور | دید جسکے کشف ہون اسرار
شکر للہ یہ قدس کا گلزار | جسپہ بلبل اہل دل ہین نثار
شکر للہ یہ صحیفۂ نور | ظلمت نفس جس سے ہو وے دور
شکر للہ یہ نسخہ کامل | جس سے ہو حق کی معرفت حاصل
شکر للہ یہ شاہد دلبر | دلربائی مین جو ہی بے ہمسر
حسن انکا جھلکے جو ہو [illegible] | ہون رخشان در مفاخر [illegible]
کہ وہ عرفتقا روز جمعہ کا | [illegible]
ایسی تاریخ [illegible] | [illegible]

قصد اپنے سلوک آسان ہو / نہ کبھی انکا دل ہراسان ہو
جو تھا اصل کتاب کا مضمون / کچھ نہیں اس سے مین نے چھوڑا ہون
پاکر جو بات آئی تھی / مین نے چھوڑا ہون لا علاج وہی
جو بزرگون کے اسمین ہین کلمات / اور ہین جو لطائف و نکات
قصص انکے مفید اور پرنور / اور انکے عمل جو ہین مذکور
سالکو تم پڑھو سنو یہ کتاب / تم پہ ہو ویگا فتح باب شتاب
جس ولی خدا کا ذکر سنین / گویا بیٹھے ہین اسکی صحبت مین
سمجھو صحبت ان بزرگون کی / اس ذریعہ سے ہاتھ آویگی
بھائیو اسمین خوب غور کرو / کیسے برکات اسمین ہین سمجھو
تم ادب سے پڑھو ادب سے سنو / فیض کے پھول اس چمن سے چنو
انکا ذکر شریف ہووے جہان / رحمت حق کا ہو نزول وہان
دیکھو پھر گنہ خدا سے ڈرو / نیت پیروی تم انکی کرو
آخرت کی طرف رغبت ہو / اور مولا کا دل سے طالب ہو
تم کرو بارگاہ حق سے دعا / تا کرے اسکو مستجاب خدا
نہین میرے گناہ کو حد و شمار / غرق بحر گنہ ہون سر و جہار
بخشدے مجھکو اپنی رحمت سے / سید الانبیا کی حرمت سے
بس یہی تک ہے تری زیارت / دو جہان کی مجھے سعادت دے
آہ یہ عمر میری پنجاہ سال / خواب غفلت مین ہی گئی پامال
بلد جو ہو سکے تیرا لطف و کرم / ہی [illegible]
[illegible]

اور رہے انکا ہو شوق انھین / اور یہ باتون سے ہو وے ذوق انھین
ہان مگر در مواضع نادر / جو تھا فہم عوام سے باہر
اور خواص و عوام کو یکسان / فائدہ اس کتاب سے ہی جان
اس سے لذت خواص لیوینگے / اس سے عشاق جان دیوینگے
اس سے نفع کثیر لیوین عوام / بلکہ نافع خواص کو ہو تمام
ہو و تم اس کتاب کے عامل / قرب حق تم کو ہو ویگا حاصل
جبکہ مذکور ان کے ہون کلمات / گویا سنتے ہین انکے ارشادات
اللہ اللہ کیا یہ نعمت ہی / اور کیسی بڑی یہ دولت ہے
مت پڑھو اسکو قصہ خوانی سا / مت سنو اسکو تم کہانی سا
کیونکہ ہی ذکر دوستان خدا / وے ہو حق کی دوستی مین فدا
پس وہ مجلس مین ہو سراپا گوش / با ادب تم اسے سنو با ہوش
جو قدم انکی پیروی مین رکھا / دل پہ ہو انکے سرو تر دیا
جب پڑھو گے سنوگے تم یہ کتاب / تب وسیلہ انھون کا لاکے شتاب
یا الٰہی یہ بندۂ احقر / ہی تیرے بندگون مین ادنی تر
ہی غفور و رحیم تیرا نام / بخشدینا ہی خاص تیرا کام
[illegible] مین تک لیجا مجھکو / کعبہ پاک شہر دکھا مجھکو
اور مدینہ مین دے تو مجھکو ممات / کرم ابعث مصطفے کے سات
[illegible] عمر آہ کھویا مین / خواب غفلت مین آہ سویا مین
کبھی اس عمر مین نہ رنج دیا / نقد راحت کا ہی تو گنج دیا
[illegible] بخشش اب تلک کیا مجھکو / مین جو مانگا وہ سب دیا مجھکو
[illegible] ای میرے مولا / لاکھ سے ایک کا نہ شکر ہوا
[illegible] و غفلت / تیری طاعت سے کیا مجھے نسبت
[illegible] ن مین / آہ کیون منہ تجھے دکھاؤن مین
[illegible] رسول / مین دل و جان سے کیا ہون قبول
[illegible] ہوی تقصیر / بخش جرم کبیر و جرم صغیر
[illegible] مرت مجھے / بخشدے مجھکو اپنی رحمت سے
[illegible] مجھکو نفرت دے / اپنا ہی خوف اور خشیت دے

دور کر سب کدورتین یا رب
سب رذایل سے مجھ کو رکھیے دور
کسی مخلوق کا نکر محتاج
زہد و صبر و تحمل و تسلیم
اور ذکر و فریب نفسانی
تزکیہ نفس کا عطا کیجے
اور پلا مجھ کو اپنے عشق کا جام
ہوش بر دم سدا نظر بقدم
اور مرے چشم دل کو ای مولا
معرفت اپنی کیجے مجھ کو عطا
اور جس وقت اس جہان سے اٹھون
اللہ اللہ کون ہون کیا ہون
مین کہان یہ دعا کہان یا رب
فضل کو تیرے کچھ نہین علت
کام بندے کا مانگنا ہی سدا
کر مجھے اپنے [illegible]
کیا ارشاد تو ہی اُدْعُونِی
مجھ کو امید ہی اجابت کی
اہل و اولاد کو مرے دایم
اور عطا کیجے انکو رزق حلال
غایت جود و لطف سے تیرے
دینی بھائی بہن کو میرے سب
دیجے پرہیز فسق و بدعت سے
کلمہ طیبہ سے تر ہو زبان
اور بزیر لواے مصطفوی
لطف سے تا نہ عقل میرا
گرچہ کچھ نہین ہو کیا مونہہ [illegible]

دور کر سب مصیبتین یا رب
دل فضائل سے کر ما پر نور
رکھہ توکل کا میرے سر پہ تاج
اور قناعت کی دیجے شان عظیم
اور زصدمات شر شیطانی
تصفیہ قلب کا مجھے دیجے
دے مجھے اپنے اُنس مین آرام
لطف سے کر عطا مجھے ہر دم
کر عنایت وہ نور اور جلا
قرب بے کیف دیجے اپنا
بس ترے ہی شہود مین جا دون
اور کیا اپنے رب سے چہتا ہون
اس طلب کی کہان زبان یا رب
جسکو جو چاہے دیوے از منت
اور دینا ہی کام مالک کا
[illegible]
اور کہا اِسْتَجِبْ لَکُمْ ای غنی
ہی رجا تیرے لطف و رحمت کی
دین اسلام پر تو رکھہ قائم
عافیت انکو دیجے ہر حال
پدر و مادر کو بخشدے تیرے
شرع پر مستقیم رکھہ یا رب
بہرہ ور دے انکو [illegible]
کر سے [illegible]
جا دے [illegible]
دا اپنے [illegible]
ہے ترا فضل ہی مین چہتا ہون

عافیت جسم و جان کی کر کے عطا
رکھے دنیا مین جب تلک مجھ کو
اہل دنیا سے مجھ کو دوری دے
خلق سے دے نہ اختلاط مجھے
مجھ کو محو ذکر رکھہ تو شام و سحر
روح اور سر سے اپنے ذکر مین رکھہ
واردات و مقام اور حالات
اور مجھ کو سفر وطن مین دے
کہ تری ذات پاک ہو مشہود
دے مجھے درجہ فنا فی اللہ
قبر اور حشر مین ای رب ودود
کیا یہہ باتون سے ہی مجھے نسبت
لیک بے شبہ جبکہ تو ہی کریم
جبکہ ایسا ترا کرم دیکھا
یا الٰہی ترا ہی بندہ ہون
[illegible]
مانگنے مین نہ شرم کچھ لائے
اپنے فضل و کرم سے ای داور
عمر مین انکی تو برکت دے
انکو علم و عمل مین کر ممتاز
اور جو مین مرے استاد و پیر
خویش و احباب [illegible]
اس جہان [illegible] مجھے [illegible]
[illegible] مجھ کو
انکی [illegible] مین
اور [illegible] ہوا تس مین
[illegible] دوستان مین کر

رکھہ عبادات مین اپنے مجھ کو سدا
لطف سے اپنے تب تلک مجھ کو
اپنے نور کی مجھے حضوری دے
آپ سے ہی دے ارتباط مجھے
دے وہ دو نو یہ مجھکو فتح و ظفر
روز اور شب شہود و ذکر مین رکھہ
کر عطا مجھ کو اپنے لطف سے سات
مجھ کو خلوت تو انجمن مین دے
غیر تیرا نظر سے ہو مفقود
دے مجھے رتبہ بقا باللہ
بس تجلی ہی ہو ترا مشہود
آہ کبر ہی اس مین کیا جرأت
بندگون پر ترا ہی فضل عمیم
کیا بے اختیار مین یہہ دعا
سر سے پا تک اگر گندہ ہون
[illegible]
بر سر مانگتا ہون تیرے سے
کر روا میری حاجتین یکسر
اور روزی مین انکے وسعت دے
اور سعادت سے دو جہان کی
دیجے انکو جزاے خیر کثیر
مرد و عورات مومنون کو تمام
ساتھہ [illegible] اشقیا یا رب
وار جنت و مین دیکھا مجھ کو
کر تو [illegible] مجھے [illegible] قیامت مین
[illegible]
مجھ کو [illegible]

اور جنت مین مجھ کو دیجے گذر
ساری اصحاب کی برکت سے
انکے ازواج باصفا یارب
کیجے انکے قبور کو پرنور
حشر تک فیض اسکا باقی ہو
انکو اور مجھ کو مومنون کو سب
[illegible] اسکی مرقد پر
اس ترے نام کی برکت سے

اپنے دیدار سے مشرف کر
تیرے سب اولیا کی حرمت سے
تا وہ وان تیرے فیض کے ہین جب
دیجئے انکو سب جزا و فور
ختم فیضان کی یہ ساقی ہو
بخشدے اپنے لطف سے یار
ابر رحمت مدام شام و سحر
رنگ و بو قبول اسکو دے
صلوات و سلام یا اللہ

اور کر اس کتاب کو مقبول
خاص انکے طفیل اے غفور
انکے ارواح پاک سے ہر آن
اور ہمیشہ ازین کتاب تمام
صدق سے جو پڑھین سنین ہین کمال
اور مصنف کو اسکے اے مولا
بس ترے نام پاک پر یارب
بھیج اپنے حبیب پر بدوام
و بمدام صبح و شام یا اللہ

از طفیل رسول و آل رسول
جو ہوئے اس کتاب مین مذکور
دیجئے میرے روح کو فیضان
فیض پہنچا تو مومنون کو تمام
نیک توفیق انکو دے تو تمام
ہم سے پہنچا جزا نیک سعد
ختم کرتا ہون اس کتاب کو آب
آل و اصحاب پر بھی اسکے تمام

تمت

خاتمة الطبع الحمد للہ والمنہ یہ کتاب ہدایت نصاب نور بخش قلوب اصفیا مسمی بہ تذکرۃ الاولیا جو حضرت جلیل المرتبت رئیس العارفین رئیس المتصوفین قدوۃ المقربین زبدۃ السالکین پیشوائے زاہدین سرگروہ متقین فرید الملۃ والدین حضرت **شیخ فریدالدین عطار** رحمۃ اللہ الغفار کی فارسی مین عمدہ تصنیفات سے تھی اور سیرت صحابہ و تابعین و تبع تابعین پر کاملین کے احوال مع... [illegible] ...پر حرف ستی سو مدنون جناب فیض مآب فضیلت انتساب کشاف غوامض معقول و منقول حلال معضلات فروع و اصول مفسر کلام ربانی محدث لاثانی تاریخ احکام کتاب و سنت قاطع مراسم شرک و بدعت عالم خوش تقریر فقیہ معتبر فاضل شہیر واعظ بے نظیر بلبل بستان قرآن [illegible] گلستان نبی و امر ماحی ضلالات وغی حضرت مولانا **شاہ عبدالحی صاحب** قادری الحنفی [illegible] نے نظر بر افادہ عام و فائدہ تام کے ترجمہ بزبان ہندی منظوم کیا تھا اور اسکو دو جلد قرار [illegible] جلد دوم [illegible] حسب خواہش خیر خواہ خلق اللہ تاجر عبید اللہ [illegible] **صدیقی** مالک و مہتمم مطبع انوار عظیم نے اپنے مطبع خیر [illegible] ہوئے ہین احسب الفرمان مترجم ممدوح خواہش [illegible] **عبدالرحمن عرف غلام حسین** [illegible] **الدین صاحب** کے اہتمام سے محمد [illegible] مہر کی [illegible] مطبع کی [illegible]